

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.znzlibrary.com/>

<https://www.znz.today>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10)

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

باس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

[Novel Name : Yaar E Sitamgar](#)

[Jaan E Aziz Novel By Dua Khan](#)

[Lams E Junoon By Zoya Ali Shah](#)

[Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra](#)

[Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer](#)

[Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah](#)

[Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt](#)

[Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi](#)

[Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal](#)

Novels Categories

[Web Special](#)

[Short Novels](#)

[Long Novels](#)

[Digest Novels](#)

[Romantic Novels](#)

[Facebook Novels](#)

[Ebook Novels PDF](#)

[Youtube Novels PDF](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

Fairy Tale By Shama ilahi Complete S-1

مکمل ناول

دایسٹ

Season 2

شمع الہی



باب اول

A Nightmare

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](https://www.zubinovelzone.com/) / [✉](https://www.zubinovelzone.com/) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

(ڈراؤنے خواب)

This world is just a Fairy Tale
Where all your Dreams turn to
Nightmares
Then the Nightmares take over you
and turn you into dust
When you do turn into dust,
someone will try to pick you up
When that day comes,
Your dreams will return and the
Nightmares will be over

But until that day comes
The world is just a Nightmare

ہیلو میرا نام حبہ ہیں، حبہ احسن اور میں دنیا کی ٹاپ رائٹرز میں سے ایک
"ہوں"

حبہ نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تھا
اور ساتھ ہی اس کے دماغ میں اپنے چیف سے کی ہوئی باتیں تازہ ہوئی تھی

یہ کیس اب تک کے سب کیسز سے ڈیفرنٹ ہیں، یہ شخص ہیومن (")
آرگنر کا اسمگلنگ کرتا تھا، اور اس اسمگلنگ میں اس کے ساتھ ساتھ ایک بڑا
گروہ کام کرتا تھا، اندیشہ یہاں تک ہیں کہ یہ اسمگلنگ انٹرنیشنل پیمانے پر
"ہوتا ہیں۔۔"

"آپ کہنا چاہتے ہیں امن کے علاوہ دوسرے ملکوں میں بھی؟"

اس نے حیرت سے فائل میں موجود اس شخص کی متعدد تصویر دیکھتے ہوئے
پوچھا تھا

ہاں بالکل، یہ اسمگلنگ بڑے پیمانے پر ہوتا ہے، البتہ اب اس اسمگلنگ میں "
یہ شخص شامل نہیں ہیں، کیونکہ اس کے متعلق انفارمیشن ملی ہیں کہ یہ اب
" اپنی یادداشت گنوائے ایک گاؤں میں عام سی زندگی گزار رہا ہیں
"تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

اس نے فائل کو بند کرتے ہوئے اپنے چیف کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے
ہوئے پوچھا

ہمیں اس گروہ کو نیست و نابود کرنا ہیں، اور اس گروہ کے متعلق ہمارے "
پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہیں سوائے اس شخص کے تمہیں اس شخص کے
("ذریعے اس گروہ کو پکڑنا ہوگا
اور اب وہ اس کے سامنے تھی

"مم۔۔ میرا نام آسمانی ہیں، اور میں۔۔ میں بس آسمانی ہوں"

اس نے اس لڑکی کے بڑھے ہوئے ہاتھ دیکھ کہا تھا

۔۔۔*۔۔۔*۔۔۔۔۔۔۔*۔۔۔*۔۔۔۔۔۔۔

"دیکھو تم اپنی گناہوں سے توبہ کر کے ایک اچھے انسان بن کر رہ سکتے ہو"

سرخ اسٹالر کی قید میں وہ سفید ملائی جیسی رنگت والی بہت خوبصورت لڑکی تھی جو منت کرتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی

جو کھائی میں لٹکا تھا، اور ساتھ ہی اس کے ہاتھ کو پکڑ کر کوئی اسے اس سیکڑوں فٹ گہری کھائی میں گرنے سے روکا ہوا تھا

جس زندگی میں آپ نہیں ہیں، مجھے وہ زندگی نہیں گزارنی، میں جانتا"

ہوں کہ آپ مجھے بچانے کی کیوں کوشش کر رہی ہیں، اگر میں آپ کی وجہ سے مر گیا تو آپ ہمیشہ ایک گلٹ میں مبتلا رہی گی کہ میں آپ کی وجہ سے

مرا، آپ کے دل میں محبت بن کر نا سہی ایک گلٹ بن کر ہی رہوں گا، اہم یہ ہے کہ کسی نا کسی طرح رہوں تو سہی آپ کے دل میں، آپ مجھے بھولے گی تو نہیں

اور تبھی اس نے کھائی کی کھردری مٹی کی دیوار پر پیر مار کر خود کو اس تھا مے گئے ہاتھ سے چھڑایا تھا اور اگلے ہی پل وہ گہری کھائی میں گرتا گیا تھا،

نچے اور نچے
"نہیں موبی۔۔"

ساتھ ہی اسے اس لڑکی کی چیخ سنائی دی تھی
وہ کھائی کی لا محدود گہرائیوں میں ڈوبتا نچے ہی نچے جا رہا تھا
اس سے پہلے کہ وہ زمین سے ٹکراتا
"نہیں۔۔"

اگلے ہی پل وہ خوف سے کانپتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا

یہ دنیا صرف ایک فیری ٹیل ہیں)
جہاں آپ کے تمام خواب
(ڈراؤنے خوابوں میں بدل جاتے ہیں

ٹینٹ میں موجود لیمپ کی زرد روشنی میں وہ پسینے میں نہایا ہوا سا نظر آ رہا تھا
پھر سے وہی خواب؟

اپنے اطراف نظر ڈالتا وہ لمبی سانس کھینچتا دوبارہ تکیے پہ گرا تھا

پھر ڈراؤنے خواب آپ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں)
(اور آپ کو خاک میں بدل دیتے ہیں

اس طرح کے ڈراؤنے خواب جیسے اس کے راتوں کے حصے دراتھے
خصوصاً خواب میں موجود وہ لڑکی جو نجانے کون تھی؟،

مگر وہ اتنا اچھے سے جانتا تھا کہ اس لڑکی سے اس کا رشتہ کافی گہرا تھا،
وہ لڑکی اسے اپنی جانب کھینچتی تھی

دیکھو تم اپنی گناہوں سے توبہ کر کے ایک اچھے انسان بن کر رہ سکتے ")
"ہو

اس لڑکی کی باتیں اس کے ذہن میں تازہ ہوئی تھی
وہ اس طرح کیوں کہہ رہی تھی؟
کیا وہ ایک اچھا انسان نہیں تھا؟
پھر اسے یاد کہ کس طرح اس نے خود کو کھائی میں گرایا تھا
جس پر وہ گھبراتا پھر سے اٹھ بیٹھا تھا
نہیں وہ سب سچ نہیں تھا،
وہ سب ایک خواب تھا،

برا اور ڈراؤنا خواب۔۔

A Nightmares

جب آپ خاک میں بدل جائیں گے تو)
کوئی آپ کو اٹھانے کی کوشش کرے گا
اور جب وہ دن آئے گا، آپ کے خواب لوٹ آئے گے، اور ڈراؤنے
(خواب ختم ہو جائے گے

بے شک وہ ایک اچھا انسان تھا۔
بس خواب برے آتے تھے۔
نجانے یہ ڈراؤنے اور برے خواب آنا کب تک بند ہو گے،
جو یہ بتاتے تھے کہ
وہ ایک برا انسان تھا،

وہ ایک بیسٹ تھا،

اس کا بس چلتا تو وہ ایسے ڈراؤنے خواب کبھی نادیکھتا اس لڑکی کے سوا مگر۔۔

The world just a nightmare.

لیکن جب تک وہ دن نا آئے

(دنیا صرف ایک ڈراؤنا خواب ہے)



-----*-----*

"ایجنٹ بیوٹی کو بھیجو"

"او کے چیف"

"آہ یہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گی"

لینڈ لائن پہ دوسری جانب سن کر وہ بڑبڑائے تھے
"ایس چیف"

اگلے ہی پل وہ لڑکی دروازہ ناک کرتی آندر داخل ہوتے، ان کے سامنے
کھڑے ہوتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ پیچھے باندھ گئی تھی
بلیو گھسی ہوئی جینز پہ گھٹنوں سے کچھ اوپر تک آتا ٹی پنک کلر کاٹاپ اور گردن
بلیو اسٹالر مفلر کی طرح لپٹا تھا،

اس کے گولڈن مائل سلکی بال پونی ٹیل میں جکڑے تھے جو گردن تک
آ رہے تھے

وہ تیکھے نقوش اور سرخی مائل گندمی رنگت کی کافی پرکشش اور خوبصورت
لڑکی تھی،

اس کے چہرے پہ پایا جانے والا بلا کا اعتماد اور اطمینان اس کی شخصیت کو مزید
پرکشش بناتا تھا۔

کیا تم نے عرضی ڈلی تھی کہ تم اب ٹیبل کے پیچھے بیٹھ کر کام کرنے کے "
"بجائے فیلڈ ورک کرنا چاہتی ہو؟

"ہاں بلکل"

آہ کیا تم بھول گئی تم ایک ہیکر ہو، اور ہیکر ٹیبل کے پیچھے بیٹھ کر ہی کام "
"کرتا ہیں

مگر میں اب دونوں کرنا چاہتی ہوں، ٹیبل ورک کرتے کرتے بور ہو گئی، "

"اب میں کچھ ایڈ ونچر چاہتی ہوں

"آہ حبہ کیا تم اپنا ارادہ نہیں بدل سکتی؟"

چیف نے جیسے تھک کر پوچھا تھا

"بلکل نہیں ماموں"

اس نے ہاتھ پیچھے سے ہٹاتے ہوئے کہا تھا ساتھ ہی اب وہ کرسی گھسٹ کر

بیٹھ رہی تھی

یہ خطرناک ہوگا، اگر تمہیں کچھ ہوا تو میں تمہاری فیملی کو کیا جواب دوں؟
"گا؟"

کون سے فیملی کی بات کر رہے ہیں آپ؟، کیا میری اسٹیپ مدر؟، جو میری
موت پر خوشی سے بھنگڑا ڈالی گئیں، یا باباجن کے لئے اپنا کیریئر اور اپنی پہلی
بیوی اور اس کے بچے اہم ہیں، یقین مانے بابا کو اس وقت کوئی فرق نہیں
پڑے گا جب تک میری وجہ سے ان کے عزت کو دھکا بھی نا لگے، اس لئے
"بے فکر رہئے"

"اور تمہاری فرینڈز؟، کیا وہ تمہاری فیملی نہیں ہیں؟"
چیف کے کہنے پر اب تک جو مطمئن سی لاپرواہی سے کہہ رہی تھی ساکت
ہوئی تھی

"انہیں میں منالوں گی"

"کیا واقعی؟"

"آخر آپ کو ڈر کس چیز کا ہیں"

اس بات کا کہ تمہیں کچھ ناہو جائے کیونکہ تمہاری عرضی کے سبب جو"
"کیس تمہیں ملنے والا ہیں وہ کیس نہایت ہی خطرناک ہیں
"ریٹلی؟"

چیف کی بات سن کر اس کی آنکھیں چمکی تھی
جس پر چیف نے نفی میں سر ہلایا تھا جیسے کہہ رہو اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔
"تو تم نہیں مانو گی؟"
"بلکل نہیں"

کاش تمہارا پاٹرن اس کیس میں وہ رہتا مگر پتا چلا وہ پہلے ہی سے اپنے نانا کے
"عہدے پہ کام کر رہا ہے
چیف جھک کر دراز سے فائل نکالتے ہوئے کہہ رہے تھے
"آپ کس کی بات کر رہے ہیں؟"
"ابو تراب کی"

حبہ کے پوچھنے پر چیف نے جواب دیا تھا

اوہ تراب بھائی ہمارے باس ہیں، کمال کی نیوز ہیں یہ تو، اور یوں بھی مجھے "

"اکیلے کام کرنا اچھا لگتا ہے

تم یہ کام اکیلے نہیں کر سکتی، کیونکہ یہ کیس بہت زیادہ پیچیدہ اور خطرناک "

"ہیں، اب تک کے تمام کیسوں سے ڈیفرنٹ، یہ شخص۔۔

چیف نے کہتے ہوئے حجبہ کے سامنے فائل کھولتے ہوئے رکھا تھا

جس کے پہلے ہی صفحہ پر ایک نوجوان کی متعدد تصاویر تھی

۔۔ یہ شخص ہیومن آرگنز کا اسمگلنگ کرتا تھا، اور اس اسمگلنگ میں اس "

کے ساتھ ساتھ ایک بڑا گروہ کام کرتا تھا، اندیشہ یہاں تک ہیں کہ یہ

"اسمگلنگ انٹرنیشنل پیمانے پر ہوتا تھا۔۔

"آپ کہنا چاہتے ہیں امن کے علاوہ دوسرے ملکوں میں بھی؟"

اس نے حیرت سے فائل میں موجود اس شخص کی متعدد تصویر دیکھتے ہوئے

پوچھا تھا

جو فارمل سوٹ میں کافی اسٹائلش اور ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

بلاشبہ وہ ایک وجیہہ مرد تھا۔

ہاں بالکل، یہ اسمگلنگ بڑے پیمانے پر ہوتا ہے، البتہ اب اس اسمگلنگ میں " یہ شخص شامل نہیں ہیں، کیونکہ اس کے متعلق انفارمیشن ملی ہیں کہ یہ اب " اپنی یادداشت گنوائے ایک گاؤں میں عام سی زندگی گزار رہا ہیں "تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

اس نے فائل کو بند کرتے ہوئے اپنے چیف کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

ہمیں اس گروہ کو نیست و نابود کرنا ہیں، اور اس گروہ کے متعلق ہمارے " پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہیں سوائے اس شخص کے تمہیں اس شخص کے "ذریعے اس گروہ کو پکڑنا ہوگا

یعنی آپ یہ کہنا چاہتے کہ مجھے پہلے اس کی یادداشت واپس لانی ہوگی، یعنی "سو یا ہوئے بیسٹ کو آپ جگانا چاہتے ہیں؟

بلکل اسی لئے تو کہا کہ یہ خطرناک ہیں، کیا تم اس اسائنمنٹ کو پورا کر پاؤں؟

چیف کے پوچھنے پر جبہ نے فائل کو دیکھا تھا
جس پر اسائنمنٹ کا نام لکھا تھا
"دابیٹ"



"الصلاه خير من النوم"

سیاہی کے اپنے پر آہستہ آہستہ سمٹنے پر ٹھنڈے ماحول کو مؤذن کی
خوبصورت آواز اور اذان کے الہامی اندر تک اتر جانے والے جملے معطر
کر گئے تھے،
بے شک نماز نیند سے بہتر ہے۔۔

اور کیا ہی خوش نصیب ہے وہ شخص جو نماز کا خیر مقدم کرنے کے لئے پہلے سے تیار ہوتا ہے۔

ابرار نے مندی مندی آنکھوں کو کھول کر اسے دیکھا تھا جو آدھی رات سے جائے نماز پر سر جھکائے بیٹھا تھا، اور اب فجر کی اذان نہایت عظمت سے آنکھیں بند کئے سن رہا تھا۔

ابرار کو ہمیشہ ہی اسے دیکھ کر رشک آتا تھا وہ ہمیشہ اسے نماز پڑھتے دیکھ خود بھی آئندہ وقت نماز پڑھنے کا عہد باندھتا تھا اور پھر جب وہ وقت آتا تو سستی کی وجہ سے نماز اگلے وقت پر ٹال جاتا۔ ابھی بھی اسے دیکھ ظہر کی نماز پڑھنے کا ارادہ باندھتا وہ کروٹ بدل گیا تھا

بے شک وہ بھی خوش قسمت ہے جو اذان کی آواز سن کر اپنا پہلو بستر سے الگ کر لیتے ہیں۔
حی علی الفلاح۔

حی علی الصلاة۔۔۔

کو سوئے ہوئے ابھی بمشکل (marha mahhiya) مرحہ میا
ایک گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ وہ مؤذن کی آواز سن کر اٹھ بیٹھی تھی
آنکھیں مسلتے ہوئے کلمہ شہادت اور سو کر اٹھنے کی دعا پڑھتے ہوئے وہ واش
روم کی جانب بڑھ گئی تھی، ساتھ ہی وہ اس بات پر اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی
کہ اللہ نے اسے فجر کے لئے اٹھایا۔



-----*-----*

بے شک خوش قسمت تو وہ بھی ہوتے ہیں جو نماز کے لئے جوتا کھا کھا کر
اٹھتے ہیں،

"راہی اٹھ جاؤ ورنہ میں نے تمہیں جوتا پھینک کر مارنا ہے"
آہینہ کے جھڑک کر کہنے پر

نیند میں بدستور ڈوبی رہنما فردوس خوف کے سبب بیڈ سے اٹھ گئی تھی،
اور اب واش روم جانے کے لئے کمرے سے باہر نکلی تھی، کہ تبھی وہ بند
آنکھیں سے کسی سے ٹکرائی۔

"دیکھ کر نہیں چل سکتے؟"

آنکھوں کو ہلکا سا کھولے نیند بھری آنکھوں سے وہ غرائی تھی۔
حالانکہ آنکھیں بند کئے تو وہی چل رہی تھی۔

چاہئے کچھ بھی ہو جائے وہ اس پر رعب جمانا کوئی موقع نہیں چھوڑتی
تھی۔

"سوری۔۔"

نماز کے لئے تیار مسجد جاتے ہوئے تحشم نے ایک نظر مگر بھرپور نظر
بکھرے اور ہوا میں اڑے اڑے بالوں کے درمیان رہنما کے سوئے
سوئے چہرہ پر ڈال کر دھیمے لہجہ میں کہا تھا

اس طرح کا تصادم ہفتے میں دو تین مرتبہ ہو جایا کرتا تھا۔ ورنہ توجب تک وہ نماز پڑھ کر واپس آتا تب بھی آہینہ ہلکان سی پورا اصطبل نیچے خراٹے لیتے رہنما کو اٹھا رہی ہوتیں تھیں۔

یوں بھی تحشم اس طرح کی تصادم کی دعائیں کرتا رہتا تھا کیونکہ اس طرح اس کا موڈ خوشگوار ہو جاتا تھا



-----*-----*

"اے رکو۔"

رہنما نے تحشم کو تحکم بھرے لہجے میں کہتے ہوئے روکا

"ج۔جی۔"

تحشم نے رکتے ہوئے معصومیت بھرے انداز میں اسے دیکھا تھا

اپنی یہ معصومیت کا جادو جو ہے نا اپنی ساس پر ہی چلانا، کیونکہ مجھ پر چلنے " سے تو رہا

رہنما سے کینہ تو ز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور سر جھٹکا
اگر ایک اور مرتبہ یونی کی بات اپنی ساس کو بتانے کی کوشش کی تو تمہیں "
"کھانے میں زہر ڈال کر کھلا دوں گی، یاد رکھنا
رہنما کی دھمکی پر تحشم بری طرح خوفزدہ ہوا تھا
جب تک تحشم نے سہمے ہوئے انداز میں سر اثبات میں ہلا کر اقرار نہیں کیا
تب تک رہنما سے خونی نظروں سے گھورتی رہی تھی
تحشم کے اقرار کرنے پر وہ سر جھٹکتی لا پرواہی سے اس کا راستہ چھوڑ گئی
رہنما فردوس کو اگر کسی سے خدا واسطے کا بیر تھا تو وہ تھا مئی کے اکلوتا داماد۔
جس کی تعریفیں کر کے آہینہ تھکتی نہیں تھی،
کیوٹ سی شکل والا، خاموش رہے تو چہرے پہ معصومیت اور ملاحیت برستی
رہتی تھی، اور اگر منہ کھولتا تھا تو کسی کیوٹ سے بچے کی طرح لگتا تھا

ناصر فتم شكل سى ٲى مكار؁ كام چور لكتى هو بلكه هو بهى؁ تحشم كىة تولائق "

" بهى نهى لكتى

آهنىه جب اس ٲر غصه هو تى تو اس كو بے عزت كرنے مى كوئى كثر نهى
چھوڑتى تھى؁

اور وه ٲهلى بٲى كى ماں تھى جسے بٲى مى هزاروں كىڑے نظر آتے تھے؁ اور
داماد هزاروں خوبىاں؁

انهى لكتا تھا ان كى بٲى ان كے لائق فائق داماد كے بكل بهى قابل نهى
هے؁

جس ٲر رهنما فردوس نے تحشم كو اٲنے لائق بنانے كى كوشش كى؁
اس نے اسے سكرىٹ كى لت لكانے كى كوشش كى جس نے سكرىٹ ٲكڑ كر
ابھى ٲهلا كش ھى لىا تھا كه كھانس اٹھا تھا؁
كھانسته كھانسته اكلے ھى ٲل وه زمىن ٲه كر اس طرح لوٹ ٲوٹ هونے
لگا تھا كه جسے اب مرا كه تب مرا۔

پھر اس کے بعد رہنما نے اسے گالیوں کی لمبی چوڑی فہرست تھمائی تھی تاکہ وہ اسے یاد کرے اور اپنے باتوں میں نوے فیصد گالیوں کا استعمال کرے جسے دیکھ ممی کا معصوم سادامہ چکر کر زمین بوس ہوا تھا۔

رہنما فردوس نے ہار نہیں مانی بھلا وہ ہار کیوں مانتی، اس نے اپنی اب تک کی زندگی میں ہار ماننا نہیں سیکھا تھا۔

اس نے پھر سے ممی کے داماد کو ایک نمبر کا ٹھہر کی باز، نظر باز، لڑکی باز غرض کہ جتنے بھی بگڑے باز تھے بنانے کی کوشش کی،

وہ سارے سنہرے پوائنٹس اور اصول اسے ایک بڑے سے صفحے پہ لکھ کر دئے جو کسی بھی لڑکی پر لائن مارنے کے لئے نہایت ضروری اور کارآمد تھے۔

مگر ممی کے داماد نے ساری لڑکیوں کو چھوڑ وہ سنہرے پوائنٹس اور اصول اس پر استعمال کرنا شروع کر دیئے جسے دیکھ رہنما فردوس نے اگلے ہی پل

اس سنہرے پوائنٹس اور اصول کے صفحے کو اس سے لے کر پھاڑ کر پرزے پرزے کر دیا تھا

غرض کہ رہنما فردوس نے سبھی طریقہ استعمال کر لیا تھا کہ
ممی کا داماد ایک نمبر کا ٹھہر کی، لڑکی باز، لوفر، نشیہ رُی باز بگڑار ٹیس زادہ بن جائے

مگر ممی کے قول کے مطابق واقعی ان کا داماد چوبیس کریٹ کا گولڈ نکلا تھا۔

-----*-----*-----*

حبہ احسن اپنے اگلے اسائنمنٹ پہ کام کرنا شروع کر چکی تھی، بشار تقی کے حالیہ حالات کے مطابق وہ پچھلے کچھ مہینوں سے حسن آباد کے جنگل کے ٹوریزم والے حصے میں آرٹ کی کلاس شروع کیا تھا

وہ بھی اس مرتبہ اس کلاس کو جوئن کرنے کے لئے ہاسٹل سے نکل پڑی

"آئی اگر گھر سے کچھ خبر آئے تو پلیز سنبھال لیجئے گا"

اس نے ہاسٹل کے وارڈن سے کہا تھا

"بلکل، تم بے فکر ہو کر جاؤ"

ہاسٹل کی وارڈن اسے تسلی دیتی ہوئی بولی

حبہ احسن تقریباً نو سال کی عمر سے ان کے ہاسٹل میں رہ رہ رہی تھی، اس لئے انہیں اس سے ایک خصوصی لگاؤ تھا، اور یہ خصوصی لگاؤ انہیں حبہ سے اسی وقت ہو گیا تھا، جب سوتیلی ماں اتنی چھوٹی سی بچی کو اکیلی ہاسٹل چھوڑ گئی تھی، نہایت چھوٹی عمر میں ہی اس کی سگی ماں کی وفات ہو چکی تھی، اس وقت وہ پانچ سال کی اور حبہ کا چھوٹا بھائی صائم تین سال کا تھا، حبہ کے بابا بچوں کی دیکھ بھال کے لئے دوسری شادی ایک طلاق یافتہ عورت سے کی جن کے بھی پہلے دو بچے تھے ایک بڑا بیٹا اور بیٹی دونوں بھی حبہ سے کافی بڑے تھے، شادی کے بعد وہی ایک ٹیپیکل سی کہانی دہرائی جانے لگی،

کہ باپ نے بچوں کی دیکھ بھال کے لئے جس سے شادی کی اسی عورت کو وہ بچے کھٹکنے لگے، وہی سوتیلی ماں، سوتیلی بہن اور بھائی والا ظلم شروع ہو گیا تھا حبہ اور صائم کے ساتھ، حبہ چونکہ بڑی تھی، صائم کی ہر ممکن طریقے سے پروٹیکٹ کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھی، اور باپ کو زرا سی بھی بھنک نہیں پڑتی تھی کہ ان کے بچوں کے ساتھ اسی ایک چھت تلے کیا ہو رہا ہے؟

کیونکہ باپ نے تو سارا اختیار ہی اپنی نئی بیوی کو سونپ دیا تھا۔ جس نے اپنے اختیار کا قطعی ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے، حبہ کی زندگی برباد کرنے کی پوری کوشش کی اور جب صائم کی زندگی کے ساتھ بھی اس عورت نے کھیلنے کی کوشش کی تو حبہ برداشت نہیں کر پائی، اور تب اس عورت نے اس کے ساتھ ایک ڈیل کی، جس کے سبب وہ صائم کو اس گھر، ملک سے دور ایک فارن اکیڈمی میں اچھی تعلیم کے لئے بھیج پائی،

خیر تو وہ اس گھر اور عورت سے دور تھی، اور اس بات پہ بہت خوش تھی، اس عورت کو لگتا تھا یہ ایک سزا ہے جبہ کے لئے کہ تمام عیش و عشرت کو چھوڑ کر ایک چھوٹے سے مڈل کلاس جیسے ہاسٹل میں رہنا، وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ جبہ کے لئے اس گھر میں رہنے سے لاکھ گنا زیادہ بہتر، خوشی والا تھا۔

جنگل کے سرے پر دوسرے اسٹوڈنٹس کے ساتھ بس سے اترتے ہوئے اس نے ایک طائرانہ مگر گہری نظروں سے اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے وہ دوسرے اسٹوڈنٹس کے ساتھ جنگل میں داخل ہو رہی تھی۔

کچھ دور چلنے کے بعد ہی جنگل کے وسط میں ایک بڑے سے کھلے میدان میں سرکل کی شکل میں کئی خوبصورت سے ٹینٹ نہایت ہی آرکیٹیکٹ انداز میں لگے تھے،

ہر ٹینٹ کے سامنے مختلف قسم کے پھولوں کے پودے گملوں میں سجے تھے، اور بیچ کے کھلے حصہ کسی آرٹ کلاس روم جیسا ماحول پیش کر رہا تھا، ایزل، برریش، پینٹ، فولڈنگ ٹیبلز، فولڈنگ چیئرز۔۔۔ ایک جانب چھوٹا سار لیسٹورنٹ۔۔۔

"واو۔۔"

دوسرے اسٹوڈنٹس بے ساختہ متاثر ہو کر کہہ اٹھے تھے۔

واقعی بہت ہی متاثر کن اور ایٹرکٹو تھا انتظام۔۔۔

مگر کچھ دیر بعد ہی حبہ کو احساس ہوا کہ لڑکیوں نے واؤ کسی اور کو دیکھ کر کہا تھا، جو اسے سامنے دیکھنے پر پتا چلا۔

سیاہ ٹراؤزر پہ وائٹ نیک لیس شرٹ میں، پیشانی پہ بکھرے بالوں کے ساتھ وہ بھی کسی مصور کی نہایت ہی خوبصورت اور وجیہہ مصوری لگ رہا تھا۔ بلاشبہ وہ تصویر سے کہی زیادہ حقیقت میں وجیہہ لگتا تھا۔

سچ کہوں تو میں یہاں سر کے ہینڈ سم کے چرچے سن کر صرف انہیں دیکھنے " آئی ہوں، قسم سے سر تو اپنے چرچوں سے بھی زیادہ ہینڈ سم اور ڈیشننگ " نکلے

اس کے سامنے کھڑی دو لڑکیاں نہایت ایکساٹڈیٹ سے سامنے کھڑے سر پر فدا ہوتے ہوئے کہہ رہی تھی، جس نے اپنے سامنے کھڑے اسٹوڈنٹس پہ سر سری سی نگاہ ڈال جن میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ اور ہاتھ میں تھامے پیڈ کو دیکھنے لگا تھا۔

"اپنی اٹینڈنٹس پوری کریں، اور ساتھ ہی اپنے ٹینٹ کی چابی لے جائے " ہائے۔۔۔ آواز بھی غضب کی ہے "

اس کی بھاری مگر نرم سی آواز پر لڑکیوں کی ہائے نکلی تھی

"جویریہ انصاری "

"پریزنٹ سر۔۔۔ "

"اٹل واجد "

"پرزینٹ"

"اولیس نیازی"

"پرزینٹ سر"

"کہکشاں خان"

"سر پرزینٹ"

حبہ کے سامنے کھڑی وہ لڑکی چہک کر بولی

"شمشہ ذاکر"

"سر پرزینٹ"

"حبہ احسن"

اور بھی کئی ناموں کے بعد اس کا نام پکارا گیا تھا جو آخری تھا

"لیس سر"

وہ کہتی ہوئی آگے بڑھی تھی ایک دم اس کے قریب جا کر اچانک ہی اس کا پیر
مڑا تھا اور وہ گری تھی

"کیا آپ ٹھیک ہے؟"

اس نے تشویش سے جھک کر اس سے پوچھا، جو اس کے جوتوں کے پاس سر جھکائے ہوئے گری تھی

"یس سر میں ٹھیک ہوں"

وہ کہتی ہوئی اٹھنے کی کوشش کی کہ واپس نیچے بیٹھی تھی

"نوسر۔۔ میں ٹھیک نہیں ہوں، پیر میں شاید موج آئی ہیں"

وہ سر اٹھائے اپنی آنکھوں میں آنسوؤں لئے بولی تھی، اس کے چہرے پہ

تکلیف کے آثار تھے

"او نہوں نری اسٹینشن حاصل کرنے کے چونچلے"

کہکشاں شمشہ کے کان میں اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھ بڑائی تھی،

"کیا آپ چل سکتی ہیں؟"

"نہیں"

"کیا آپ دونوں ان کی ہیلپ کرے گیں، یہ رہی ان کے ٹینٹ کی چابی"

حبہ نے سوچا تھا کہ وہ خود اس کی ہیلپ کرے گا مگر وہ چابی کہکشاں اور شمشہ
کی جانب بڑھاتا بولا
"آفلورس سر"

وہ دونوں اسے ناگواری سے گھورتی اس سے نہایت خوش دلی سے بولیں
تھیں۔ اور پھر حبہ ان دونوں کے سہارے اپنے ٹینٹ میں آئی تھی، جہاں
اسے ایک موٹے سے میٹر س پہ بیٹھایا تھا
"تھینکس"

اس نے ان دونوں سے مسکرا کر کہا تھا
"پہلے ہی دن مجھے کوئی بنا کر رکھ دیا"
شمشہ جو اس کا سامان لے کر آئی تھی اس کے سامنے پٹختی ہوئی بولی،
اور پھر وہ دونوں اسے کینہ توڑ نظروں سے گھورتی باہر نکل گئی تھی۔
ان دونوں کے نکلتے ہی وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اپنا جیکٹ
اتار کر میٹر لیس پہ پھینک چکی تھی، اور اب وہ سوٹ کیس کھولتی اس میں سے

اپنا کالج سائیڈ بیگ نکالتی، دوبارہ سوٹ کیس بند کرتی وہ ٹینٹ کا معائنہ کرنے لگی تھی۔

وہ جدید طرز کا ٹینٹ تھا، اس کے خیال کے بالکل مطابق اس میں ایک بیک ڈور بھی تھا، جس سے وہ اگلے ہی پل نکل گئی تھی،

ان سب ٹینٹ میں ایک بڑا سا ٹینٹ بھی تھا جس میں سے حبہ نے اسے نکلتے دیکھا تھا، وہ گھوم کر اس بڑے سے ٹینٹ کے بیک پہ آئی تھی، جہاں سامنے ہی بیک ڈور موجود تھا، اور بیک ڈور پہ ڈیجیٹل لاک لگا تھا۔

ڈیجیٹل سیف کی طرح، جھک کا جائزہ لینے کے بعد وہ اپنے سائیڈ بیگ میں سے سیاہ رنگ کا مربع کی شکل میں موجود کچھ انچ کا باکس نکال کر اس ڈیجیٹل لاک پہ رکھ گئی تھی، اور اس کے بعد میں اپنے بائیں ہاتھ پہ موجود گھڑی کی جانب متوجہ ہوئی، جو ایک عام سا اسمارٹ واچ لگتا تھا، مربع کے اسکرین والے اس واچ کو چھوتے ہی وہ وہ واچ روشن ہوا تھا، جس پر اگلے ہی پل اس کی انگلیاں تیزی سے دوڑنے لگی تھی۔

کچھ سیکنڈز بعد ہی ڈور پہ لگے ڈور کے لاک کھلنے کی کلک سنائی دی، جو پر وہ اس سیاہ باکس کو نکال کر واپس بیگ میں ڈالتی ڈور وا کرتی ٹینٹ میں گھسی تھی، ایک عجلت بھری سرسری سی نگاہ وہ ٹینٹ میں ڈالتی وہ صحیح لوکیشن ڈھونڈ رہی تھی۔ یوں بھی اسے بشار کے آنے کا کوئی خوف نہیں تھا کیونکہ گرتے وقت وہ اس کے جوتے کو تھامتی اس کے جوتے کے سائیڈ میں نہایت چھوٹا مگر مضبوط سا ٹریکریک لگا آئی تھی، جو اس کے مخصوص رینج میں آنے پر جبہ کو الارٹ کر دے گا، صحیح لوکیشن ڈھونڈتے ہوئے اس کی نگاہ دریوار گیر گھڑی پہ جار کی تھی، جو ایک دم صحیح لوکیشن پہ تھا، جس سے ٹینٹ کے اندر کا سارا حصہ نظر آ سکتا تھا، پھر اگلے ہی پل وہ گھڑی ٹینٹ کے دریوار سے اتارتی، بیگ سے اسکر دو ڈرائیور نکالتی ہوئی وہ گھڑی کو کھولنے کے بعد اس میں کیمرہ فٹ کر کے دوبارہ، گھڑی کو واپس اپنی جگہ رکھتی کمرے، سے نکل گئی تھی۔

اپنے ٹینٹ میں واپس آتے ہوئے اس کا اسمارٹ وایچ الارم کرنے لگا تھا، جس پر وہ چونکتی ہوئی الارم کو ٹچ کی تو ایک سبز نقطہ اسے اپنی جانب آتا دیکھا، وہ اس کے ٹینٹ کی جانب آ رہا تھا، مگر کیوں؟

اگلے ہی پل وہ جلدی سے ٹینٹ میں جانا چاہتی تھی، کہ ٹینٹ کا ڈیجیٹل لاک اس کا منہ چڑا رہا تھا، مطلب یہ تھا کہ ایسا ڈیجیٹل لاک ہر ٹینٹ کے بیک ڈور پہ تھا، جسے صرف اندر سے کھولا جاسکتا تھا، باہر سے نہیں ایک مرتبہ پھر وہ عجلت میں لاک توڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ٹھیک بشار کے ٹینٹ میں داخل ہونے سے دو سیکنڈ پہلے وہ ٹینڈ میں داخل ہوتی میٹرس پہ گری تھی۔

"آپ ٹھیک تو ہیں؟"

بشار نے ایک نگاہ حیرت سے لمبی لمبی سانس لیتی حبہ کو دیکھ پوچھا تھا جو اسے دیکھ اٹھ بیٹھی تھی۔

"نہیں بہت تکلیف ہو رہی ہے، شاید موج آگئی ہیں"

وہ اپنا بایاں پیر تھا متی بولی تھی

"یہ کچھ سینڈ و چیز اور پین کلر میڈیسن ہے"

وہ ایک خاکی رنگ کے موٹے لفافے کو اس کے سامنے میسٹرس پہ رکھتے بولا

"امید ہے آپ جلدی ٹھیک ہو کر ہمیں جوئن کرے گی"

وہ کہہ کر فوراً پلٹا تھا

سر مجھے کچھ کہنا تھا۔۔ دراصل مجھے پینٹنگ بلکل نہیں آتی سر، میں ایک

"سیدھی لکیر تک بنا سکیں گے نہیں کھینچ سکتی

"تو پھر آپ یہاں کیوں آئی ہیں؟"

وہ جیسے جاتے جاتے رکا تھا

"آپ کے لئے"

"کیا مطلب؟"

وہ چونکا تھا، اور ساتھ ہی ایک نگاہ اس پر ڈالتا فوراً ہٹا گیا، جو اسے ہی دیکھ رہی تھی، لمحہ بھر کے لئے ہی صحیح وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ پایا تھا۔

اور اب وہ ٹینٹ میں موجود اس کے اکلوتے چھوٹے سے سوٹ کیس کو گھورتے ہوئے حبہ کے کچھ آگے کہنے کا منتظر تھا،

اور ساتھ ہی وہ غیر محسوسانہ طریقے سے سوچ رہا تھا کہ وہ پہلی لڑکی تھی جو اپنے انتہائی مختصر سامان کے ساتھ یہاں آئی تھی،

ورنہ دیگر لڑکیاں تو اپنے لمبے چوڑے ناختم ہونے والے ساز و سامان کے ساتھ آتی تھی۔

"میرا مطلب ہے۔۔ چلیں میں اپنا تعارف کروادیتی ہوں۔۔"

وہ بشار کو بغور دیکھتے ہوئے بولی

ہیلو میرا نام حبہ ہیں، حبہ احسن اور میں دنیا کی ٹاپ رائٹرز میں سے ایک ہوں

وہ مسکراتے ہوئے گردن اونچا کئے اپنے سامنے کھڑے بشار تقی سے مخاطب تھی، اور ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ بھی اس کے جانب بڑھایا تھا اس سے مخاطب ہوتے وقت حبہ کے ذہن میں اپنے چیف کی باتیں گونج رہی تھی۔

"مم۔۔ میرا نام آسمانی ہیں، اور میں۔۔ میں بس آسمانی ہوں"

اس نے اس لڑکی کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر کہا تھا، اور آپ یہ جانتی ہیں۔۔ مگر معاف کرے میں اب بھی آپ کا مطلب "نہیں سمجھا کہ آپ کو جب پینٹنگ کرنی نہیں ہے تو آپ یہاں کیوں آئی ہے"

وہ کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے بھی نظریں ہٹا چکا تھا اور ایک مرتبہ پھر ٹینٹ میں رکھے ساز و سامان کو گھور رہا تھا

وہ جو اس کے چہرے کے تاثرات نہایت غور سے دیکھتے ہوئے اس کا چہرہ
پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی، تو اس نے اس کے چہرے کے تاثرات میں
سادگی اور حیرانگی کے سوا کچھ اور نہیں پایا تھا۔

وہ جو بشار تقی لمبی چوڑی ریز یوے میں سے ایک تھا کہ وہ ایک نمبر کا چالباز،
مکار، اور گھاگ بندہ تھا، اس میں سے حبہ نے ابھی تک کچھ بھی نہیں دیکھا
تھا، اس کی نگاہ بشار کے وجود سے ہوتے ہوئے قدموں میں جا رہی جس کا
رخ دروازے کی جانب تھا،

جیسے وہ جلد از جلد وہاں سے جانا چاہتا ہو
سر میں ایک رائٹر ہوں، میں عرصے سے کسی اچھے سے آرٹسٹ پہ "
کتاب لکھنا چاہتی تھی، جس کا پلاٹ منبوط ہو، میں نے آپ کے متعلق سنا
"اور پھر یہاں چلی آئی

"آپ یہاں مجھ پر کہانی لکھنے آئی؟"

اس کی صبح پیشانی پہ ناپسندیدگی کی ہلکی سی تہہ نظر آئی "

نہیں سر ایک آرٹسٹ پہ لکھنے آئی ہوں، جو آپ ہے، پلیز سر بہت دور"

"سے بہت امیدوں کے ساتھ آئی ہوں، مجھے واپس مت لوٹائے گا

ٹھیک ہے، اس کے لئے میری ایک شرط ہے، دراصل یہاں ایک لیڈی"

اسٹنٹ تھی جو گرلز کے پرابلمز کو سولو کرتی تھیں، مگر ان کے کسی ایشو

کے سبب یہاں سے جانے پر گلز کی پرابلمز کو سولو کرنے کے لئے کسی نئی

"لیڈی کی ضرورت ہے اگر آپ۔"

"بلکل سر میں تیار ہوں"

حبہ نے فوراً ہامی بھری

"ٹھیک ہے پھر جلدی ملاقات ہو گیں"

اس پر ایک نگاہ ڈالے بنا ہی وہ ٹینٹ سے کہتا ہوا نکل گیا تھا۔

-----*-----*-----*

"! گڈ جاب ڈاکٹر مرحہ

وہ آپریشن تھیر سے تھکی تھکی سی باہر نکلی تھی کہ ہیڈ نرس نے اسے وش کیا تھا

"تھینک یو مس شریفہ"

وہ مسکرا کر کہتی اپنا ماسک اور سر جیکل گلو ز اتار کر ڈسٹ بن میں پھینک گئی تھی

"کیا کبھی فیری ٹیلز پر نرس اپنے پرنس چارمنگ کو بھول بھی سکتی تھی؟"

کسی کی جلتی آنکھوں نے اس کے سنہرے مطمئین چہرے کو دیکھتے ہوئے

سوچا تھا

میں پر نرس جیسمین ہوں اور تم میرے علاؤ الدین ہو،۔۔۔ دین"

("تمہارا جادوئی چراغ کہاں ہے؟

اس کے کان میں گزشتہ یادوں کی ڈھیر میں دبی یاد نکلتی ہوئی دماغ کے پردوں میں لہرائی تھی

"مجھے واش روم جانا ہے"

ہیڈ نرس شریفہ سے بات کرتے ہوئے وہ کاریڈور کے آخر تک آئی تھی،
کہ تبھی اس نے واش روم کے سامنے رکتے ہوئے کہا تھا
جس پر ہیڈ نرس مسکرا کر سر ہلاتی آگے بڑھ گئی تھی۔

وہ واش روم میں گھس کر ہاتھ دھونے کے بعد جھک کر دنوں ہاتھوں میں
پانی جمع کر کر کے چہرے پہ پانی مارنے لگی تھی،
کئی مرتبہ یہ عمل دہرانے کے بعد وہ ایک لمبی سانس لیتی اپنا گردن جھکا گئی
تھی۔

وہ کافی تھکی ہوئی تھی کیونکہ کل رات دو بجے سے مسلسل جاگی ہوئی تھی،
اور پئے در پئے تین سرجری اس نے اٹینڈ کیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے گردن اٹھا کر مرمر میں دیکھا تھا اپنے بھگے چہرے
کے پیچھے ایک عکس دیکھ وہ چونکتی کہ اس سے پہلے ہی واش روم میں اندھیرا
چھایا تھا

"کک۔۔ کون۔۔ ہے؟"

ایک دہشت کا احساس اس کے رگ و پے میں دوڑ گیا تھا
وہ مڑتی ہوئی کانپتے لہجہ میں اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے
کی کوشش کرتے ہوئے اس نے پوچھا تھا
تبھی گھپ اندھیرے میں ایک سیاہ سایہ اس نے اپنی جانب بڑھتے ہوئے
دیکھا تھا، جسے دیکھ خوف کی شدت سے اس کی سانسیں بند ہوئی تھیں اور
سارا وجود جیسے جم سا گیا تھا،
"دین۔۔ تمہارا علاو دین۔۔"

اس سائے نے مرحہ کے قریب نہایت قریب جاتے ہوئے برف کا مجسمہ
بنی مرحہ کے چہرے پہ ہلکا سا جھکتے ہوئے سرد لہجہ میں کہا تھا
اس کے سرد لہجہ پر مرحہ کے اندر کا دہشت جیسے مزید بڑھا تھا
"میرا جادوئی چراغ کہاں ہے پر نس جیسمن؟"

وہ سرد لہجہ ہلکی سی بے رحمی لئے ہوئے تھا، مرحہ کا اعصاب اس سے زیادہ برداشت نہیں کر پایا تھا اگلے ہی پل وہ دہشت کی شدت کے سبب بے ہوش ہوئی تھی جسے اس سائے نے فرش پہ گرنے سے پہلے مرحہ کو تھاما تھا۔

"ڈاکٹر مرحہ واش روم میں بے ہوش پائی گئی"

یہ خبر بجلی کی رفتار سے پورے ہاسپٹل میں پھیلا تھا، جسے ڈاکٹر رضامرزانے جیسے ہی سنا وہ جو پورے ملک سے اکٹھا ہوئے ڈاکٹرز کو پریزینٹیشن دے رہے تھے، پریزینٹیشن آدھا چھوڑ کر ہال سے باہر نکل آئے تھے

"مرحہ میری جان کیا ہوا؟"

"بابا۔۔"

انہوں نے بے قراری سے روتی ہوئی مرحہ کے قریب جاتے ہوئے پوچھا تھا، جس پر مرحہ مزید تیزی سے روتی ڈاکٹر رضامرزا سے جا لگی تھی

"بابا۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ واش روم میں۔۔۔"

"کون تھا واش روم میں؟"

مرحہ کے ہچکیوں کے درمیان خوف زدہ سے لہجہ میں کہتے کہتے رکنے

پر انہوں نے از حد پریشانی سے پوچھا

"تمہاری بربادی۔۔۔ موت اور کارما تھا ڈاکٹر رضامرزا"

پرائیوٹ روم کے باہر جمع دوسرے نرسز اور ڈاکٹرز کے ساتھ اندر مرحہ

کے ساتھ موجود ڈاکٹر رضامرزا کو دیکھ وہ نفرت سے بڑبڑایا تھا،

اس کے لہجہ میں دہکتی آگ تھی،

اور وہ دہکتی ہوئی آگ انتقام کی تھی، اور انتقام کی آگ نے تو اس وقت تک

دہکتے رہنا تھا جب تک انتقام نالے لیا جائے۔

کارما پھر سے لوٹ آیا تھا۔

انتقام جہاں سے ٹوٹا تھا وہی سے پھر سے جڑ چکا تھا

ایک اور فیری ٹیل کا آغاز ہو چکا تھا،

جس میں محبت سے زیادہ مضبوط نفرت تھی،
سے بھرا تھا، (impossible task) جو ناممکنات
جس میں ایک طویل دماغ سے لڑی جانے والی جنگ تھی،
اس مرتبہ فری ٹیل میں مثبت کردار سے زیادہ طاقتور منفی کردار تھے۔
اب دیکھنا یہ تھا کہ اس فری ٹیل کا انجام کیا ہوتا ہے، جس میں وہ بیسٹ
واپس لوٹ چکا تھا۔



"مرحہ کہاں ہے؟"
ڈاکٹر رضا مرزا نے ہاسپٹل سے گھر آتے ہی حسینہ اماں سے پوچھا تھا
"مرحہ بی بی اپنے کمرے ہیں صاحب"
حسینہ اماں کی زبانی سن وہ سیدھا مرحہ کی کمرے کی جانب بڑھے تھے
"مرحہ۔۔ بابا کی جان۔"

ڈاکٹر رضامر زانے جیسے ہی کمرے کا دروازہ وا کیا وہ انہیں بیڈ پہ بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی نظر آئی، کمفر اس کے پیروں پہ پھیلا تھا، اس کی نگاہیں خلا میں جمی تھی

جیسے وہ کسی خیال میں بری طرح غرق ہو۔

ڈاکٹر رضامر زانے کے پکار پر اس کی نگاہیں جیسے ان پر گئی تھی

"آج تم ہاسپٹل بھی نہیں آئی؟"

"بابا وہ کون تھا؟"

مرحہ نے اپنی جانب آتے اپنے پیارے سے بابا کو بغور دیکھتے پوچھا جن کی وہ جان تھی، اس کی والدہ کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا، ڈاکٹر رضامر زانے ہی اس کی پرورش ماں اور باپ بن کر کی تھی۔

الحیات ہاسپٹل "کے حالیہ پریسڈنٹ محمد خان جو فارن کنٹری میں " میڈیکل میں ایم ڈی کر رہا تھا، اس کی غیر موجودگی میں ہاسپٹل کے عارضی پریسڈنٹ بنے ہاسپٹل کو سنبھال رہے تھے،

ان کی خواہش کی مطابق ہی مرحہ محیا نے بھی میڈیکل کو چنا تھا،
 شروعات میں بے شک میڈیکل ڈاکٹر رضامرزا کی خواہش رہی ہوگی مگر
 بعد میں یہی خواہش مرحہ محیا کی جنون بن گئی،
 مسیحائی کے معاملے میں خلوص اور صاف دلی نے جیسے مرحہ محیا کو ٹاپ
 کے سرجن میں شمار کر دیا تھا، جس کی ایک بھی سرجری ناکام نہیں ہوتی
 تھی، بہت ہی کمر مدت میں اس نے اپنا شمار ملک کے ٹاپ سرجن میں
 کروالیا تھا، بلکہ اسے فارن کنٹری کے کئی بڑے بڑے ہاسپٹلز سے آفرز
 بھی آچکے تھے، ڈاکٹر رضامرزا اپنی بیٹی پر جتنا فخر کرتا کم تھا۔
 "تم خوف زدہ ہو؟"

انہوں نے بیڈ کے قریب رکھے چیئر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا
 "ہاں۔۔۔ وہ جو کوئی بھی تھا کافی ڈرونا تھا"

وہ دھیمے سے بولی، اس کا انتہائی سرد لہجہ یاد آتے ہی وہ ایک مرتبہ پھر خوف
 سے کپکپا اٹھی تھی

کیا تمہیں اپنے بابا پر بھروسہ نہیں ہیں، کیا تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے بابا "تمہیں کچھ ہونے دے گے؟"

ڈاکٹر رضامر زامرحہ کا پہلو میں گرا ہاتھ تھا متے ہوئے شکوے بھرے لہجہ میں پوچھ رہے تھے

نہیں بابا، آپ ہی تو میرا سارا بھروسہ ہے، آپ کے علاوہ ہے ہی کون "جس پر میں بھروسہ کروں"

وہ جیسے بے قراری سے ان کا ہاتھ دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے تھامتی بولی، کہتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں، ہاں وہ ایسی تھی، نرم و نازک، کمزور سی چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس کی آنکھیں بھر آتی تھیں،

اس کی وجہ ڈاکٹر رضامر زامرحہ کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا جنہوں نے اس کی پرورش ہتھیلی کے چھالے کی طرح کی، نہایت ہی ناز و نعم سے،

بس تو اب تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں، تمہارے بابا تمہارے "ساتھ ہے، میں نے گارڈز کا بندو بست کر دیا ہے، وہ جو کوئی بھی ہو اس مرتبہ اگر اس نے تمہارے ساتھ ایسا کچھ کرنے کی کوشش کی تو زندہ نہیں بچ پائے گا۔"

وہ بھلے ہی نرمی سے کہہ رہے تھے، مگر کہتے ہوئے ان کی آنکھیں سرد و سپاٹ ہوئیں تھیں

تمہیں اس بارے میں زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے، تمہیں اپنی "انگلیجمنٹ پر دھیان دینا چاہئے، جس میں صرف ایک ہفتہ ہی رہ گیا ہے اب کی مرتبہ ڈاکٹر رضا مرزا نے اس کی پیشانی کو جھک کر چومتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا،

جس پر مرحہ بری طرح شرمائی تھی

"جی۔ بابا۔"

نگاہیں جھکائے شرمیلی مسکان لبوں پہ سجائے وہ دھیمے سے بولی۔

اب جلدی سے اٹھو اور ہاسپٹل جانے کے لئے تیار ہو جاؤ، ہاسپٹل میں "

"تمہاری ضرورت ہے

جھک کر نرمی سے اس کے چہرے پہ گرتے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے وہ مسکرا کر بولے جس میں ہلکی سی سختی بھی تھی۔

اس سختی کو مرحہ نے بری طرح محسوس کیا تھا، اور فوراً سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔ مرحہ کو کبھی بھی ڈانٹ ڈپٹ کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی، اس کی طبیعت نرم اور لچیلی تھی، ڈاکٹر رضامرزا کی ہر بات اس کے لیے حکم کا درجہ رکھتی تھی، وہ کبھی بھی ان کی باتوں سے روگردانی کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"گڈ"

وہ مسکرا کر کہتے ہوئے کمرے سے نکل آئے تھے

"اس شخص کے بارے میں کچھ پتا چلا؟"

سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ سیل فون پر سرد سے لہجہ میں مخاطب تھے

"نہیں سر، کیپ اور ماسک کی وجہ سے اس کا چہرہ چھپا ہوا تھا"
 دوسری جانب سے سہمی ہوئی سی آواز آئی تھی
 سیکیورٹی ہاسپٹل اور گھر کے گرد ٹائٹ کردو، مرحہ کے ارد گرد ہمیشہ"
 "گاڈز تعینات رہئے، جس کا اندازہ مرحہ کو قطع نہ ہونے پائے
 انہوں نے سرد اور تنبیہ لہجہ میں کہا تھا



یونی کے لو فر لڑ کے گیٹ کے سامنے موجود بینچ پہ بیٹھے آنے جانے والی
 لڑکیوں پر کمنٹ پاس کرتے ہوئے، اپنے کی کمنٹس سے جی بھر کر محفوظ
 ہوتے قہقہہ مارتے ہوئے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے۔
 لڑکیاں بے چاری زیر لب انہیں کو سوں اور بد دعاؤں سے نوازتی گذر جاتی
 تھی۔

کچھ نمونوں کو دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے کہ گالیوں کا ایجاد ہونا بھی کتنا ضروری " تھا

اپنے سامنے موجود رہنما فردوس کو دیکھ جوا نہیں کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہی تھی ان کا قہقہہ دم توڑ گیا تھا

صاف ان کے چہرے پر سرا سیمگی کے آثار دیکھے جاسکتے تھے

"دیکھو رہنما فردوس۔۔۔ س۔۔۔ س۔۔۔"

ان میں سے ایک رہنما کو تنہا دیکھ جھڑک کر کہنا چاہتا تھا کہ ان کے

معاملات میں ٹانگ ناڑا یا کرے۔

مگر اس کے پیچھے آکر کھڑے ہوتے تحشم کو دیکھ اس کی آواز حلق میں ہی توٹی تھی،

جوا نہیں سپاٹ تاثرات سے دیکھ رہا تھا

کیا کہار رہنما فردوس؟، تمہاری اتنی جرات کہ تم مجھے صرف میرے نام "

"سے پکاروں؟

رہنما غصے سے غرائی تھی

"م۔۔م۔۔ معاف کریں لیڈی رہنما فردوس۔۔ ہمیں معاف کریں"
وہ چاروں بھی گڑگڑا کر کہتے ہوئے اگلے ہی پل وہاں سے رنچکر ہوئے
تھے۔

دیکھا لیڈی رہنما فردوس کا جلوہ، میرے سامنے بڑے سے بڑے تیس مار
"خان بھی کانپ اٹھتے ہیں۔۔"

رہنما اس کی جانب مڑتی کسی لیڈی ڈان کی کردار کی بھرپور نقل اتارتی بولی
تھی

"صحیح کہا آپ نے"

تحشم مسکراہٹ دبائے اسے متاثر کن انداز میں دیکھتا بولا تھا

لیڈی رہنما فردوس کو ہر موی یا کہانی کا ولن ہیر و سے زیادہ پسند آتا تھا، اسی
لئے اسے ہینڈ سم ولنز بڑے پسند آتے تھے۔

محترمہ بزنس میں ایم اے کر چکی تھی، اور ساتھ ہی آفس میں اپنے جاب کرنے کا دورہ بھی پورا کر چکی تھی، مگر پھر کچھ عرصے بعد اس پر نیا دور اپڑا بننا چاہتی psychiatrist تھا اور وہ تھا نفسیات کا، وہ سائیکالوجسٹ تھی، سو پھر نینورسٹی جوئن کیا اور اب وہ سائیکالوجی کی اسٹوڈنٹ تھی، یوں بھی وہ ڈنکے کے چوٹ پہ کہتی تھی کہ وہ تو پیدا کشیں سائیکالوجسٹ تھی، بس اب اسے بس سرٹیفکیٹ کی ضرورت تھی تاکہ پاگلوں کے لئے ہاسپٹل کھول سکے۔

متلون مزاجی کی سب سے بہترین مثال تھی وہ، اس کی پسندیدہ چیزیں تبدیل ہونے میں وقت نہیں لگتا تھا، جو چیز اسے شدت سے پسند آرہی ہو، اسی چیز سے شدت سے نفرت کرنے میں رہنما فردوس کو وقت نہیں لگتا تھا، اس کی اس طرح کی طبیعت سے آئینہ سخت عاجز آئی ہوئیں تھیں۔

-----*-----*-----*-----*-----*

وہ اپنی کلاس صبح آٹھ بجے سے لیتا تھا، سیاہ ٹراؤزر پر وائٹ نیک لیس بٹنوں والی شرٹ پہنے وہ اپنی کلاس اٹینڈ کرنے کے لئے تیار تھا، دروازے کی جانب پلٹنے سے پہلے ایک نگاہ اس خوبصورت لڑکی کی تصویر پر پڑی تھی، جس کے سبب اس کے قدم رکے تھے، وہ قدم قدم اس تصویر کی جانب بڑھا تھا، جو اس کے در بدر بھٹکنے کا باعث بنا تھا، جو اس کا نائٹ میسر (ڈروانا خواب) بن چکا تھا، ہر رات وہ لڑکی اس کے خوابوں میں آتی تھی، جو بیک وقت اسے اپنی جانب کھینچتی بھی تھی، اور خوف میں بھی مبتلا کرتی تھی۔

آج سے ایک مہینہ پہلے وہ اپنی پہچان اور اس لڑکی کو ڈھونڈنے کے لئے اس گاؤں سے نکل آیا تھا، اسے ان سب کے لئے پیسوں کی بھی ضرورت تھی،

اس کے پاس سوائے پینٹنگ کے ٹیلینٹ کے علاوہ کچھ نہیں تھا، شہر آکر اس نے سینورسٹی میں ایز آرٹ ٹیچر کے لئے اپلائی کیا، اس کے ٹیلنٹ سے متاثر ہو کر اسے جاب مل گئی، اور پھر اس کی دن بدن بڑھتی ہوئی مقبولیت سے سینورسٹی نے کچھ نیا پلان ترتیب دیا،

اور وہ نیا پلان کافی کامیاب ہوا، حسن آباد کے اس حصے میں ہریونی سے اسٹوڈنٹ آنے کے لئے کئی مہینوں سے آن لائن اپلائی کرتے تھے، ملک بھر میں جگہ جگہ کے یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹ کو بھی ایز آرٹ پ وہاں لایا جانے لگا تھا۔

مختصر عرصے میں ہی اس کے پاس کافی بڑی رقم اکٹھا ہو چکی تھی، اور اب وہ اس لڑکی کو ڈھونڈنا چاہتا تھا،

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ جلد ہی ریزائن کر دے گا۔
اپنا آپ اور اس لڑکی کو ڈھونڈنے نکل پڑے گا۔
مگر اندر سے وہ خوفزدہ بھی تھا،

روز راتوں کو پریشان کرتے ڈرانے خوابوں سے اسے سخت خوف آتا تھا۔

جس میں وہ ایک برا انسان نظر آتا تھا۔

اگر وہ خواب سچ ہوا تو۔۔۔؟

مولوی صاحب میرے اندر ایک بے چینی سی ہے، اضطراب سا ہے،"

کوئی چیز مجھے اندر ہی اندر کاٹ رہی ہیں، جو مجھے راتوں کو سونے نہیں دیتی،

اور سجدے میں گر کر رونے پہ مجبور کر دیتی ہیں، اور پھر میں صبح تک روئے

جاتا ہوں، میرے اندر بہت سارے سوالات ہیں، میں ایک ہی چہرہ خواب

میں بار بار دیکھتا ہوں، اور پھر اسے کاغذ پہ اتار کر سکون حاصل کرنے کی

کوشش کرتا ہوں، مگر سکون ہے کہ مجھے مل نہیں رہی ہیں، میرے اندر

جیسے کسی کو پانے کی طلب شدید تر ہے، وہ کون ہے میں نہیں جانتا، وہ

تصویر والی یا کوئی اور؟۔۔۔ مجھے لگتا ہے مجھے سکون تب ہی ملے گا جب، اپنے

تمام سوالات کے جوابات جان لوں گا، کہ میں کون ہوں؟، وہ لڑکی کون

"ہے؟، اس سے کیا رشتہ ہے میرا؟

وہ جیسے شدید بے چینی اور اذیت میں مبتلا کہہ رہا تھا

میں تو صرف ایک ہی بات کہوں گا بیٹا کہ ان سوالات کا پیچھا چھوڑ کر خود "

کو بس رب عزوجل کی ذات میں گم کر لو، اور ان کوتاہیوں اور گناہوں کی

معافی مانگتے رہو جسے تم بھول چکے ہو، ہمارے اندر سکون اس لئے نہیں ہوتا

کہ سارا سکون گناہ چھین لیتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ اللہ کی جانب سے یہ ایک

نعمت ہو کہ تم اپنی پچھلی زندگی بھول گئے، اب دوبارہ سے اسے کھوجنے کی

"کوشش مت کرو، کیونکہ باز آگئی عذاب ہوتے ہیں بیٹا

("مگر مولوی صاحب میں اپنی کھوئی ہوئی یادداشت ڈھونڈنا چاہتا ہوں "

اسے اپنی اور مولوی صاحب کی باتیں یاد آئی تھی

جس سے وہ مزید بے قرار ہوا تھا۔

کیا وہ ٹھیک کر رہا تھا؟

یا اسے واپس لوٹ جانا چاہئے؟

وہ ان خوابوں کے سبب ڈبل ماسنڈیڈ ہو رہا تھا۔

وہ پریشانی سے اپنے خیالوں میں غرق تھا اور اس بات سے انجان تھا کہ کوئی
تھا جو ہر وقت اس پر کیمرے کی آنکھ سے نظر رکھے ہوئے تھا۔

-----*-----*-----*

اوہ شیٹ۔۔ آج پھر لیٹ ہو گئی۔۔ زرینہ میم نے مجھے تو آج چھوڑنا نہیں
ہے"

رہنما فردوس اور تحشم کلاس روم کے باہر کھڑے تھے
رہنما نے ہلکا سا کلاس روم کے اندر جھانک کر لیکچر دیتی پروفیسر زرینہ کو
دیکھ کہا تھا،

ساتھ ہی اس کا دماغ تیزی سے دوڑ رہا تھا کہ وہ پروفیسر زرینہ سے کیسے بچے
کہ جی اس کی نگاہ کلاس روم کے بیک ڈور پہ گئی۔
جس پر اس کی آنکھیں چمکی تھیں،

خرافاتی آئیڈیاز سوچنا رہنما فردوس کے بائیں ہاتھ کا کام تھا
اس نے فوراً تحشم کو دیکھا جو سادگی سے اس کے سامنے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا
تھا۔

اے سنو۔۔ اس دروازے سے چپکے سے اندر داخل ہونے کی کوشش "
"کرو، اگر تم پکڑے نہیں گئے تو پھر میں داخل ہوں گی
ہمیشہ کی طرح اپنے ایکسپریمنٹ کی بھینٹ اس نے تحشم کو چڑھایا تھا
اور ہمیشہ کی طرح تحشم رہنما فردوس کے کہنے پر فرماں بردار بچے کی طرح
سراٹبات میں ہلاتا، بے دھڑک اندر گھسنا تھا
پروفیسر زرینہ کا رخ وائٹ بورڈ کی جانب تھا جس پر وہ مار کر پین سے کچھ لکھ
رہیں تھیں،

جس کے سبب وہ پیچھے نہیں دیکھ پائی جہاں تحشم اندر داخل ہو کر آخری رو
میں بیٹھ چکا تھا۔

اور اب گردن موڑے اسے دیکھ رہا تھا

جو اپنے ایکسپریمنٹ کو کامیاب ہوتا دیکھ خود بھی دھیمے قدموں سے اندر داخل ہوئی تھی،

وہ لاسٹ بیچ سے صرف دو قدموں کے فاصلے پر تھی کہ پروفیسر زرینہ پلٹی تھی،

"رہنما فردوس۔۔"

پروفیسر زرینہ کی جھڑکی بھری آواز پر رہنما کے قدم سہم کر جمے تھے۔

اس نے رونی صورت بناتے ہوئے گردن اٹھا کر نہیں دیکھا تھا،

جن کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ آج رہنما فردوس کو معافی نہیں ملنے والی تھی،

-----*-----*-----*

سیاہ گاؤن پہ سیاہ اسٹالر اس کے چہرے اور وجود کے گرد لپٹا تھا،

اسکائے بلیو کلر کے ماسک سے اس کا چہرہ ڈھکا تھا، جس کے سبب صرف اس کی آنکھیں نظر آرہی تھیں،

اسٹالر کے اوپر سے گلے میں آئی ڈی گارڈ جھول رہی تھی ساتھ ہی گردن پہ استیتھو اسکوپ بھی جھول رہا تھا،

جانتی ہونے آئے ہوئے انٹرنس میں ایک لڑکا بہت ہی زیادہ ہینڈ سم ہے " "ڈاکٹر ہادیہ جان عالم اور ڈاکٹر عافیہ رحمانی بری طرح اس پر مہربان ہے وہ لفٹ میں تھی جب اسے اپنے پیچھے سے دھیمی سی سرگوشی سنائی دی تھی۔

جس پر اس نے سن کر آنکھیں میچ کر کھولا، اسے ہاسپٹل میں اس طرح کی لگائی بجھائی کرنے والی ورکرز سے سخت چڑ تھی

تم عرش کی بات کر رہی ہونا۔ آہ ظالم اس پر تو ہاسپٹل کی ساری لیڈیز "مہربان ہے

دوسری سرگوشی کافی حسرت لئے ہوئے تھی۔

لفٹ رک چکا تھا لفٹ سے نکل کر وہ ان کی جانب مڑی تھی جواب بھی
مزے لے لے کر کانا پھونسی کر رہیں تھیں،
وہ دنوں ہاسپٹل کی نرس تھی۔

"کیا ہوارک کیوں گئیں آپ؟۔۔ اوہ ڈاکٹر آپ ہیں۔۔ سس۔۔ سوری"
ان میں سے ایک اپنے سامنے اس طرح کسی کو رکتا دیکھ لہجہ کو سخت کئے بولی
تھی،

لیکن جیسے ہی سر اٹھا کر دیکھا، اور ڈاکٹر مرحہ کو اپنی جانب ناراضگی سے
دیکھتا دیکھ نرس ہکلائی تھی۔

میں نے اس سے پہلے بھی آپ دنوں کو وارن کیا تھا کہ اپنے کام پر زیادہ"
"دھیان دو تو آپ دنوں کے لئے بہتر ہوگا

"سس۔۔ سوری ڈاکٹر۔۔ ہم آئینہ ایسا نہیں کرے گے"

وہ دنوں اس کے سپاٹ لہجہ میں کہنے پر سہم کر بولیں

"یہی آپ دنوں کے لئے بہتر ہوگا"

انہیں وارن کرتی وہ پلٹ کر آگے بڑھ گئی تھی
جو توبہ کر رہی تھی کہ آئندہ ایسی بات کرتے ہوئے وہ آس پاس اچھے سے
چانچے گیس کہ کہی ڈاکٹر مرحہ محیا ان کے ارد گرد تو موجود نہیں ہیں۔

-----*-----*-----*

وہ جیسے ہی اپنے ٹینٹ سے باہر نکلا اسٹوڈنٹ جو اپنی اپنی چیئر پر بیٹھے اس کا
نظارہ کر رہے تھے، اسٹینشن ہوئے تھے، لڑکیوں کے چہرے پر اسے دیکھ
چمک بکھری تھی۔

مگر وہ نارمل چہرے کے تاثرات کے ساتھ چلتا ان کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا،
آج کی کلاس شروع ہونے سے پہلے میں آپ سب کا تعارف اپنی "
"اسیسٹینٹ سے کروانا چاہتا ہوں۔۔۔
وہ معتدل لہجہ میں کہہ رہا تھا،

کالرمائیک جو اس کے شرٹ کے اوپری دو بٹنوں کے درمیان لگا تھا، اس کے سبب اس کی آواز وہاں موجود سبھی سن سکتے تھے، اپنے ٹینٹ کے باہر کھڑی حبہ بھی جو نہایت گہری نظروں سے بشار تقی کے ایک ایک حرکات کا جائزہ لے رہی تھی۔

بشار تقی کے کہنے وہ اس کی جانب بڑھی تھی۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ

اسیسٹینٹ سے مراد وہ تھی

"مس حبہ احسن جواب سے میری نئی اسیسٹینٹ ہے"

وہ کہتا ایک نظر اپنی جانب آتی حبہ کو دیکھ اس کی جانب ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولا

جس پر سبھی نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

"واہ۔۔۔ یہ تو بڑی چالو نکلی"

کہکشاں لمحہ بھر کے لئے حیران ہو کر سخت ناپسندیدگی سے بولی

"صحیح کہا آئی تھی اسٹوڈنٹ بن کر، اور بن گئی اسیسٹینٹ"

شمشہ کینہ توزی سے بولی

صرف وہی دونوں نہیں وہاں موجود سبھی لڑکیاں، اسے سخت ناپسندیدگی اور نفرت سے اسے گھور رہی تھی، جو ان کے ہینڈ سمس سے سر سے قریب ہونے میں نہایت کامیاب ٹھہری تھی۔

البتہ لڑکے نارمل تھے۔

آج سے تمام گلز اسٹوڈنٹ اپنی پرا بلمز مس حبہ کو بتائے گئیں، میں نے "

"ٹھیک کہا نامس حبہ؟

وہ پہلا جملہ گلز اسٹوڈنٹ سے کہہ کر،

دوسرا جملہ اس سے بولا

"یس سر"

حبہ نے اس سے فاصلے پر رکتے ہوئے فوراً ہامی بھرا تھا

"یہ سولو کرے گی ہمارے پرا بلمز"

ایک لڑکی جل کر اونچی آواز میں بڑبڑائی تھی،

جسے صرف اسٹوڈنٹس ہی سن سکے تھے، اور وہ پورے دل سے اس بات پر متفق تھے

اور بوئز اپنے پرابلمز مجھ سے شیئر کرے گے، یقیناً آپ لوگوں نے رولز کو "پڑھ لیا ہوگا، مگر پھر بھی میں کچھ نہایت ہی اہم رولز دہرانا چاہوں گا۔"

وہ ٹھہر ٹھہر کر نہایت ہی صاف لہجہ میں کہہ رہا تھا،

اس کا بولنے کا انداز اور لہجہ کافی دلکش تھا

گلز بوئز کے ایرے میں اور بوئز گلز کے ایرے میں نہیں جائے گے، کسی

بھی قسم کے رولز توڑنے پر آپ کو بھاری مقررہ جرمانہ ادا کرنا ہوگا، اور

ساتھ ہی آپ کو بنادیری کئے واپس لوٹا دیا جائے گا، مجھے امید ہے آپ سبھی

"رولز کی پابندی کرے گے۔۔ تو چلیں آج کالیسن اسٹارٹ کرتے ہیں

"یس سر۔۔"

گلز جو نہایت ہی فریفتہ انداز میں اسے تنکتی ہوئی سن رہی تھیں،

نہایت ہی جوش و خروش سے بولیں

آسمانی سر کیا آج کے لیسن کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں پہلے سے "اچھی پینٹنگ بنانا آتی ہو؟"

شمشہ نے ہاتھ کو بلند کرتے ہوئے ساتھ ہی نہایت تشویش سے پوچھا تھا "یس سر میں بھی یہی پوچھنا چاہتی ہوں" ایک دوسری لڑکی نے بھی فوراً کہا تھا۔

حبہ ان لڑکیوں کے پریشان چہروں کو دیکھ بشار تقی کو دیکھنے لگی تھی، جو لڑکیوں کے سوال کا جواب نہایت سادگی سے دے رہا تھا، آسمانی۔۔۔ وہ اپنا نام بھولے ہوئے تھا۔

اپنا کام بھولے ہوئے تھا۔

اپنا ماضی بھولے ہوئے تھا۔

کیا واقعی وہ بھولے ہوئے تھا یا وہ دکھاوا کر رہا تھا کہ وہ بھولا ہوا ہے۔

کیونکہ اس کے پیچھے ملک کے قانون کے ساتھ ساتھ انٹرنیشنل مافیا بھی پڑی ہوئی تھی۔

آج صبح ہی اس کے چیف کا میسج آیا تھا کہ انٹر نیشنل مافیا جو ہیومن اور گن کو غیر قانونی طور پر ڈیلیور کرتے تھے، وہ بھی بشار تقی کو نہایت ہی شدت سے ڈھونڈ رہے تھے۔

یہ بعید نہیں تھا کہ بشار تقی قانون کے محافظوں اور انٹر نیشنل مافیا سے بچنے کے لئے یاداشت گم ہونے کا ناٹک کرے، اور بشار تقی سے آسمانی بن بیٹھے۔



-----*-----*-----*

"ڈاکٹر مرحہ یہ رہی نیوانٹرن کی لیسٹ"

مرحہ کے جنرل وارڈ میں داخل ہوتے ہی ہیڈ نرس شریفہ نے اسے رائٹنگ پیڈ تھمایا تھا۔

وہ جیسے انٹرنس تھے،

رائٹنگ پیڈ پکڑ کر ان کا نام لیتی ان کے "یس ڈاکٹر" کہنے پر ان کا چہرہ دیکھ کر دھیمے سے سر ہلا دیتی کہ تبھی آخری نام پر اس کی پیشانی پہ ناگواری کے شکنیں نمودار ہوئی تھی

"عرش عبد اللہ"

"یس ڈاکٹر"

آواز پر اس نے سر اٹھا کر اس انٹرن کو دیکھا، سرخ و سفید رنگت کا حامل وہ مغرور نقوش لئے ہوئے نوجوان تھا، جو کسی بھی طرح پچیس سال سے زیادہ کا نہیں لگتا تھا، جو بلیو جینز پر بلیوٹی شرٹ پر وائٹ کوٹ پہنے ہوئے تھا، اس کے سیاہ بال نہایت بے ترتیبی سے پیشانی پر گر رہی تھی، جو اس کے آنکھوں بھی ڈھانک لیتی تھی، جس پر وہ گردن ہلکے سے جھٹکتا پیشانی اور آنکھوں پہ گرتے بالوں کو انگلیوں میں پھنسا کر پیچھے دھکیل دیتا تھا۔

اپنے حلیے سے وہ نہایت ہی لاپرواہ، کھلنڈر سا چاکلیٹ بوئے لگتا تھا۔

گھمنڈی سے مغرور نقوش اور مسلسل چلتا ہوا منہ جو یہ بتا رہا تھا کہ وہ چیونگم چبارہا ہے، اسے قطعی غیر ذمہ دار ظاہر کر رہا تھا۔

"مسٹر عرش آپ جو بھی منہ میں چبارہئے ہیں آپ اسے پھیک کر آئے" اپنے اندر اٹھتے غصے کی شدت پر بند باندھتے مرحہ نے سپاٹ لہجہ میں کہا تھا، جس پر ایک لمحہ کے لئے اس کا چلتا ہوا منہ رکا تھا، ایک نظر جو کہ نہایت گہرائی لئے ہوئے تھی اس پر ڈالتا، اگلے ہی پل وہ لاپرواہی سے کاندھے اچکاتا وہاں سے گیا تھا

اس جگہ تک آنے کے لئے آپ لوگوں نے کافی محنت کی ہیں، اب اتنی ہی محنت کے ساتھ ساتھ آپ کو خلوص دل کی بھی ضرورت پڑے گی، یہ فیلڈ ہی ایسا ہے جو آپ سے آپ کی محنت کو آپ کے خلوص کو آپ کے وقت کو بلکہ یہ کہنا صحیح رہے گا کہ پورا کہ پورا آپ کو چاہتا ہے، ہم خود سے بھی زیادہ ہمارے پیشنٹ کے ہوتے ہیں، ہماری زندگی ہماری نہیں ہمارے پیشنٹ کے لئے ہوتی ہیں، محبت اور محنت میں زیادہ فرق نہیں ہے، سوائے ایک

نقطے کے، تو آپ کو آپ کے پیشنٹ سے محنت اور محبت سے ڈیل کرنی ہوگی، جو جتنی محبت اور محنت کرے گا وہ اتنا ہی اپنے فیلڈ میں کامیاب "ہوگا۔"

مرحہ اپنے سامنے کھڑے انٹرنز سے کہہ رہی تھی جو نہایت توجہ سے اسے سن رہے تھے۔

-- اور جو یہ سوچتے ہیں کہ اپنی شکل و صورت کی وجہ سے وہ کامیابی کی "سیڑھیاں چڑھ جائے گے تو ایسا نہیں ہوتا انہیں چاہئے کہ وہ یہ فیلڈ چھوڑ دیں کیونکہ یہ ان جیسوں کے لئے نہیں ہیں

آخر میں وہ لا پرواہی سے سنتے عرش کو دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجہ میں بولی جو اس کے کہنے پر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا

فرسٹ ایمپریشن از دالاسٹ ایمپریشن،

عرش پر یہ مقولہ صادق ہونے والا تھا، جس کا ایمپریشن مرحہ محیا پر نہایت برا پڑا تھا۔ اتنا برا کہ آج تک کسی اور کا بھی نہیں پڑا۔

-----*-----*-----*

پروفیسر زرینہ رہنما فردوس کو اپنے ساتھ اپنے آفس لائی تھیں
 "تمہاری حرکتوں کے بارے میں پروفیسر آہینہ کو اب بتانا ہی ہوگا"
 پروفیسر زرینہ کے کہنے پر وہ جو منہ لٹکائے ہوئے کھڑی تھی اس کی روح
 جیسے فنا ہوئی
 پروفیسر آہینہ بھی اسی یونیورسٹی میں لکچرار تھی،
 مگر ان کا ڈپارٹمنٹ الگ تھا،

فلسفہ نقطہ نظر سے سچ کہوں تو ممی ایک نمبر بھی کم کئے بغیر پوری ہٹلر کی
 فیمل ورژن ہے، آپ کے شکایت کرنے پر مجھ معصوم کو آج انہوں نے
 یہی آپ کے آفس میں نہایت سفاکیت سے اپنے جوتے سے پیٹ پیٹ کر

زندہ دفن کر دینا ہے، کیا آپ ایک معصوم انسان کا قتل اپنے گردن لینا
"چاہتی ہیں پروفیسر؟

پروفیسر زرینہ نے سیل فون اٹھایا ہی تھا کہ اگلے ہی پل وہ بھاگ کر ان کے
قریب جاتی چیئر پہ بیٹھی پروفیسر زرینہ کا پیر پکڑ گئی تھی
اور چہرہ پہ مسکینیت طاری کئے، لہجہ میں آنسوؤں کی آمیزش لئے خوف سے
لرزتے ہوئے کہتی،

ڈرامہ کوئن پورے طور سے پروفیسر زرینہ کو شیشے میں اتار چکی تھی

Zubi Novels Zone

"تم کیسے بنا پروفیسر کے نظروں میں آئے اندر جاسکتے ہو؟"
وہ دونوں سیڑھیوں پہ کھڑے تھے، رہنما فردوس تحشم سے ایک سیڑھی
اوپر کھڑی دونوں ہاتھ کمر پہ جمائے کہہ رہی تھی۔

آس پاس سے کافی اسٹوڈنس گزر رہے تھے، مگر کسی میں ہمت نہیں تھی کہ رک کر سین سے محفوظ ہوتے،

کیونکہ رہنما فردوس کا خوف انہیں یہ کرنے سے روکتا تھا،
کہانا وہ یونی کی لیڈی ڈان تھی۔

اور لیڈی ڈان اس وقت معصوم سی شکل بنائے کھڑے تحشم پر رعب جما رہی تھی،

کہ پروفیسر نے جب رہنما فردوس کو پکڑا تو تحشم کو کیوں نہیں چوری چھپے کلاس روم کے اندر داخل ہوتے ہوئے پکڑا؟،
جیسے اس میں ساری غلطی تحشم کی تھی،
"آئی ایم سوری"

اور تحشم نے ایک نگاہ وائٹ اسٹالر کے ہالے میں دکتے سرخ چہرہ پہ ڈالا جو آنکھیں سکیرٹیں اسے منتظر نظروں سے دیکھ رہی تھی۔
اور وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ انتظار تحشم کے معذرت کا تھا۔

چاہئے کچھ بھی ہو جائے، غلطی کوئی بھی کرے، اگر رہنما فرد اس پر کوئی الزام لگاتی تھی اگرچہ جو اس نے کی بھی ناہو تو وہ بنا سوچے سمجھے، بنا دیری کئے فوراً معذرت کر لیتا تھا۔

اور ابھی بھی اس کے معذرت کرنے پر وہ "انہوں" کہتی سر جھٹکتی اس کے سائیڈ سے نکل کر سیڑھیاں اتر گئی تھی۔

تحشم بھی کسی معمول کی طرح مڑتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا۔

-----*-----*-----*-----*-----

ابھی کال آیا تھا کہ ایمبولنس ایک پشٹ کو لارہی ہیں جس نے اپنی کلائی "کی نس کاٹ کر خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی

ڈاکٹر ہادیہ جان عالم وارڈ میں داخل ہوتی مرحہ سے بولیں تھی

"اوکے۔۔"

جو سن کر سر کو دھیمے سے ہلا گئی تھی

"اور تمہاری طبیعت کیسی ہے؟"

"الحمد للہ"

ہادیہ کے پوچھنے پر وہ دھیمے سے مسکرا کر بولی

"ڈاکٹر رضا آرہے ہیں"

قریب ہی کھڑی نرس نے جلدی سے اونچی آواز میں کہا تھا،

تاکہ وہاں موجود سبھی الرٹ ہو جائے۔

اور نرس کے علان پہ اگلے ہی پل وہاں افراد تفریح چھائی تھی،

ہر کوئی بھاگ بھاگ کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا

مرحہ اور ہادیہ مسکراتی نظروں سے سب کو ملاحظہ کرنے کے بعد ایک

دوسرے کو دیکھا تو ان کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

"آہ ڈاکٹر رضا آخر وہ اتنے فٹ اور ہینڈ سم کیوں ہے؟"

ہادیہ کی سرد آہ پر مرحہ نے وارڈ کے باہر دیکھا جہاں سے ڈاکٹر رضا آرہے تھے، اور ان کے ساتھ ہی مزید ڈاکٹرز بھی تھے، جن سے ڈاکٹر رضابات کرتے ہوئے آرہے تھے۔

ڈاکٹر رضا مرزا کافی وجہ اور بارعب شخصیت کے مالک تھے، وہ اپنے والدین کے ایکلو تے تھے، اس لئے والدین نے ان کی شادی بہت ہی کم عمری میں تقریباً جب وہ بیس سال کے تھے تب ہی کر دی تھی، اور پھر اگلے ہی سال انہیں قدرت نے مرحہ کا تحفہ دیا تھا، مگر مرحہ کی پیدائش کے وقت پیچیدگی کی وجہ سے مرحہ کی ماما کا انتقال ہو گیا تھا، ان کے والدین کے لاکھ چاہنے کے باوجود بھی انہوں نے بیٹی کی محبت میں دوسری شادی نہیں کی،

فی الحال وہ سینتالیس سال کے تھے مگر روانہ جم اور ایکس سائز کی وجہ سے وہ اتنے فٹ تھے کہ اپنے عمر سے پندرہ سال چھوٹے ہی لگتے تھے۔ اور مرحہ کے بابا سے زیادہ وہ مرحہ کے بڑے بھائی لگتے تھے،

ہزاروں لڑکیوں کے دل ان کی موجودگی سے دھڑک اٹھتا تھا،
وہ لڑکیاں پورے دل و جان سے مرحہ کی دوسری ممانہ کو تیار تھی۔
جن میں ہادیہ جان عالم بھی تھی۔
"شرم کرو وہ میرے بابا ہے"
"ہاں جانتی ہوں"

ہادیہ نے بدستور حسرت بھری نگاہوں سے ڈاکٹر رضامرزا کو دیکھتے ہوئے
کہا تھا، اور مرحہ جو اسے شرم دلانا چاہتی تھی، اس کی کوشش ہمیشہ کی طرح
بے کار گئی

"اور میں تمہاری دوست ہوں"
مرحہ نے جیسے ایک اور کوشش کی
"سوری لڑکی۔۔ میں تمہیں نہیں جانتی"

مرحہ کے کہنے پر ہادیہ نے اسے اجنبیت بھرے انداز میں دیکھ کہا تھا۔

اس سے پہلے کہ مرحہ اس کی اس اجنبیت کی ایکٹنگ پہ دانت پیس کر کچھ کہتی ڈاکٹر رضامرزا اور باقی ڈاکٹر زاندر داخل ہوئے تھے۔

قریب ہی ایک کار کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے، جس میں پوری فیملی موجود تھی، "وہ سبھی بری طرح زخمی ہیں، ایمبولنس انہیں لاتی ہی ہو گئیں۔"

ڈاکٹر رضامرزا کی بارعب آواز سن کر سبھی ان کی جانب نہایت اٹینشن سے متوجہ تھے

"تمام ڈاکٹر زاندر نرس تیار رہئے۔۔۔"

"اوکے ڈاکٹر"

ڈاکٹر رضامرزا کے کہنے سبھی نے کورس میں نہایت گرم جوشی سے کہا تھا "اور ڈاکٹر مرحہ۔۔"

وہ مرحہ کی جانب متوجہ ہوئے

"یس ڈاکٹر۔۔"

سو سائیڈ پشٹ کو تم سنبھالنے والی ہو اور انٹر نر جو تمہارے چارج میں "
 "ہیں انہیں اپنے ساتھ رکھنا
 "اوکے ڈاکٹر"

ڈاکٹر رضامرزا کے کہنے پر وہ فوراً ہامی بھرتی بولی۔
 سبھی ڈاکٹر، نرس اور انٹر تیار انٹینشن سے پشٹ کا ویٹ کر رہے تھے۔
 سوائے عرش عبداللہ کے جو سب سے پیچھے کھڑا چیونگم چباتے ہوئے
 لا پرواہی سے سب ملاحظہ کر رہا تھا۔
 اس کی چبھتی نظریں ڈاکٹر رضامرزا اور ان کی بیٹی ڈاکٹر مرحہ محیا پر ٹکی تھی۔

-----*-----*-----*-----

"مس حبہ میری بات سنیں"

کلاس شروع ہو چکی تھی درمیان میں شمشہ نے نہایت ہی تہذیب سے

آسمانی سر کے پیچھے کھڑی حبه کو پکارا تھا

جو شمشہ کے پکار پر اس کی جانب بڑھی تھی۔

اب دیکھنا اس جھوٹی حبه کو ناکوں چنا چبا کر بھاگنے پر مجبور نا کیا تو میرا نام "

"بھی شمشہ نہیں ہے

شمشہ اپنی جانب بڑھتی حبه کو دیکھ اپنے داہنے جانب تھوڑے سے فاصلے پہ

بیٹھی کہکشاں سے بولی جو خود بھی حبه کو کینہ توڑ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"کیا کہہ رہی تھی آپ؟"

حبه نے اس کے قریب جا کر رکتے ہوئے پوچھا اور ایک نگاہ شمشہ کے

کینوس پر ڈالا، جس پر اسکیچ ڈرا کیا ہوا تھا

آسمانی سر کے کہنے پر سبھی نے وہی اسکیچ ڈرا کیا تھا جو ان کو سب سے اچھا ڈرا

کرنا آتا تھا

"وہ میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ۔۔"

شمشہ کہتی ہوئی اپنے بائیں ہتھیلی پہ موجود کلر مکسینگ پلیٹ جس میں ریڈ کلر
بھر بھر کر بھرا ہوا تھا الٹ گئی تھی،

جس کے سبب حبہ جس نے بلیو جینز پر لانگ وائٹ کرتی پہنا ہوا تھا،
وائٹ کرتی پر سرخ رنگ نمایاں نظر آ رہا تھا
"اوہ۔۔ سوری مس حبہ۔۔"

شمشہ نے فوراً اثر مندہ ہونے کی کوشش کرتے ہوئے معذرت کی تھی
حبہ نے ایک نظر اپنی وائٹ خراب ہوئی کرتی پر ڈال کر شمشہ کو دیکھا تھا جو
اپنے الفاظ کے الٹ ذرا بھی اثر مندہ نہیں لگ رہی تھی۔
ساتھ ہی حبہ کو اپنے رد گرد موجود لڑکیوں کی دبی دبی محفوظ کن ہنسی کی آواز
بھی سنائی دی تھی
"اٹس اوکے"

مگر جب وہ بولی تو نہایت اطمینان سے بولی

جس پر ایک لمحہ کے لئے شمشہ حیران ہوئی تھی اس نے سوچا تھا کہ جبہ ایک مرتبہ ہی صحیح اس پر چلائی گی ضرور مگر وہ تو نہایت پر سکون نظر آرہی تھی

"آپ کچھ کہنا چاہتی تھی؟"

"ہاں۔۔۔ وہ میں کہہ رہی تھی کہ۔۔۔"

شمشہ بری طرح گھبرائی تھی۔

"کہ ہمارے میٹرس میں بو آرہی ہیں"

کہکشاں نے فوراً بات سنبھالا تھا

"کیا۔۔"

شمشہ نے حیرت سے منہ کھولا جس پر کہکشاں نے اس کو آنکھیں دیکھائی تھیں۔

"ہا۔۔ ہا۔۔ صحیح کہا ہمارے میٹرس میں بو آرہی ہیں"

شمشہ سمجھ کر فوراً کہکشاں کے ہاں میں ہاں ملائی

حبہ جو انہیں غور سے دیکھ رہی تھی یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ وہ لڑکیاں
اسے زچ کرنا چاہتی تھی

"آل رائٹ، آپ دونوں کی کلاس ختم ہونے کے بعد میں چیک کروں گی"
اپنے سابقہ لہجہ میں بات ختم کرتی وہ بجتے سیل فون کی جانب متوجہ ہوئی
"ایس آنٹی۔۔"

تھوڑے فاصلے پہ جا کر وہ اپنے ہاسٹل کے وارڈن کا کال اٹینڈ کرتی بولی
"تمہاری اسٹیپ موم کا فون آیا تھا"
"اچھا کیا کہہ رہی تھیں وہ؟"

دوسری جانب کی بات سن کر اس کا لہجہ غیر محسوسانہ انداز میں سپاٹ ہوا تھا
تمہارے متعلق پوچھ رہی تھی، وہی جو ہمیشہ پوچھتی ہیں کہ تم کیا کرتی ہو،"
فیکٹری جاتی ہو یا نہیں، اور یہ جاننے کی بھی کوشش کہ کہی ان سے چھپ
کر تم نے اپنی پسند سے شادی تو نہیں کر لی، اور میں نے بھی وہی کہا جو ہمیشہ
"کہتی آئی ہوں، کہ دن بھر فیکٹری میں ہوتی ہیں اور شام میں گھر آتی ہیں

وارڈن آنٹی کی باتیں وہ لب بھینچے سن رہی تھی
 اس کی سوتیلی ماں نے ہزار کوشش کی کہ وہ دبی کچلی سی لڑکی بنی رہے،
 اس لئے انہوں نے اسے میٹرک کے بعد مزید پڑھنے نہیں دیا تھا،
 اور اس کے لئے ہاسٹل کے قریب ہی کی پلاسٹک کی فیکٹری میں کام ڈھونڈا
 تھا تا کہ وہ اپنا خرچہ خود ہی اٹھائے۔

مگر وہ نہیں جانتی تھیں کہ حبہ نے ان سے چھپ کر سوفٹ ویئر انجینئر کی
 اسٹڈی کمپلٹ کیا تھا، جو صرف حبہ کے اکلوتے ماموں شاہنواز صدیقی کی
 وجہ سے ممکن ہو پاتا تھا، جو انٹلیجنس میں ایک اعلیٰ عہدے پہ فائز تھے۔
 بعد میں حبہ کے ہیکنگ کا ٹیلنٹ دیکھ کر انہوں نے ایک دو مرتبہ سرکاری
 ناکوں میں اس کی مدد طلب کی تھی، جس میں حبہ کو کافی مزہ آیا تھا، اور پھر
 خود بھی شاہنواز صدیقی کے ناچاہنے کے باوجود ضد کر کے اس فیلڈ میں
 شامل ہو گئی،

ان کی بھانجی نے وہ پہلی ضد ان سے کی تھی جس سے وہ زیادہ وقت تک نظر انداز نہیں کر پائے تھے۔

اور وہ اس گلٹ میں بھی مبتلا تھے کہ وہ اپنی بیوی کی وجہ سے حبہ کی پرورش خود نہیں کر پائے تھے،

"اور کچھ کہا انہوں نے؟"

"ہاں وہ کہہ رہی تھی کہ وہ چکر لگانے والی ہیں"

اس کے پوچھنے پر وارڈن آنٹی نے نہایت بے زاری سے کہا تھا

"ٹھیک ہے تو پھر آپ مجھے انفارم کر دیجئے گا"

وہ کہہ کر فون رکھ چکی تھی

"میڈم آپ کا کافی"

بشار کے پاس کافی کی ٹرے لئے کھڑے کینیٹین کے ویٹر نے اسے پکارا تھا

جس پر وہ ایک لمبی سانس فضا کی سپرد کرتی اس جانب بڑھی تھی

ویٹر کے قریب پہنچ کر وہ ٹرے میں سے مگ اٹھاتی تبھی قریب سے گذرتی
ایک گرلز اسٹوڈنٹ نے ویٹر کو پیچھے سے دھکا دیا تھا
بشار تقی بھی ویٹر کی جانب کافی کا مگ لینے کے لئے مڑا تھا
اس لئے اس نے اس لڑکی کو ایسا کرتے ہوئے صاف دیکھا تھا
ویٹر کے ہاتھ میں موجود ٹرے میں رکھا سارے مگ کا گرم گرم کافی حب
پہ گرتا اس سے پہلے،

بشار تقی آگے بڑھ کر نہایت ہی غیر محسوسانہ طریقے سے اپنا بازو حبہ کے
سامنے کر دیا تھا تاکہ کافی جھلک کر حبہ تک نہ پہنچ پائے جس کے سبب ساری
کافی بشار تقی کے آستین کمنیوں تک فولڈ کئے ہوئے بازو پہ جھلک کر گرا
تھا اور اس کا بازو جھلسا چکا تھا
"سوری سر"

ویٹر نے بوکھلا کر فوراً معافی مانگی تھی

"آپ ٹھیک ہے مس حبہ؟"

وہ ویٹر کی بات پر توجہ دیئے بناحبہ کو پریشانی سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا،
جس کی نگاہیں بشار کے کافی سے جلے ہوئے بازو پہ تھی
"میں تو ٹھیک ہوں سر مگر آپ ٹھیک نہیں ہے"

وہ کہتی بشار کو آنکھوں سے اس کے بازو کی جانب اشارہ کی
جس پر بشار نے اپنا داہنا بازو اٹھا کر دیکھا تھا جو سرخ ہو رہا تھا
"آپ واقعی میں ٹھیک ہے؟"

بشار نے ایک سر سری نگاہ اپنے بازو پہ ڈال کے ایک مرتبہ مزید حبہ سے
پوچھا

جس پر حبہ جو اپنے ہاتھ پہ جلن محسوس کر رہی تھی اس ہاتھ کو دھیرے
سے پیچھے کر گئی تھی
"جی بلکل"

حبہ احسن کو اپنی تکالیف دوسروں سے شیئر کرنے کی عادت کبھی بھی نہیں
رہی تھی۔

مگر بشارتقی نے اس کا ہاتھ پیچھے کرنا اچھے سے نوٹ کیا تھا۔

-----*-----*-----*-----*

"واٹلزل کیا ہے؟"

مرحہ نے استیتھوا سکوپ سے پیشنٹ کو چیک کرتے ہوئے پوچھا تھا،

"عرش واٹلزل بتاؤ ناڈا کٹر مرحہ کو"

واٹلزل بتا رہے اسکرین کے سب سے قریب عرش ہی کھڑا تھا،

اس لئے اس کے پیچھے موجود دوسرے انٹرن نے اسے ٹھوکا دے کر

پریشانی سے عرش کو دیکھتے ہوئے کہا

جو اسکرین کو نا سمجھی سے بری طرح گھور رہا تھا

"میں نے پوچھا واٹلزل کیا ہے پیشنٹ کا؟"

مرحہ نے کوئی جواب ناپا کر اب کی مرتبہ سختی سے پوچھا اور گردن اٹھا کر
عرش کو دیکھا تھا،

جو بدستور اسکرین کو گھور رہا تھا

"کیا تمہیں واسٹلز بتانے کے لئے صدیوں کا وقت درکار ہے؟"

مرحہ بری طرح غصے میں آتی ہوئی دبی دبی آواز میں بولی تھی

"مگر پیشنٹ کے پاس اتنا وقت نہیں ہے"

عرش کو بدستور اسٹیل کھڑا دیکھ اس کا دل کیا جا کر اس بددماغ کو ایک کھینچ
کر لگائے

"نکلویہاں سے۔۔ دفع ہو جاؤں میرے نظروں کے سامنے سے"

مرحہ کا غصہ جیسے مزید بڑھا تھا

"ڈاکٹر پیشنٹ کے واسٹلز گر رہے ہیں"

گلزانٹرن کی ہر اسساں آواز پہ وہ اگلے ہی پل فوراً پیشنٹ کی جانب متوجہ ہوئی
تھی،

مختلف انجیکشن انجیکٹ کرنے کے بعد پیشینٹ کے واسٹلزا سٹیبیل ہوئے تھے۔

تب وہ کلائی کی جانب متوجہ ہوئی

"زخم چھوٹا ہے مگر گہرائی لئے ہوئے ہیں"

وہ سر جھکائے کلائی کے کٹ کا گہرائی سے مشاہدہ کرتی

اپنے ارد گرد کھڑے انٹرنز سے مخاطب تھی۔

وہ عرش کو دماغ سے جھٹک چکی تھی جو ڈور سے ساکت سا لگا کھڑا تھا،

اس کی سپاٹ نگاہیں مرحہ پہ جمی تھی

-- ایک آرٹری، دونرو، اور دو ٹینڈینس کٹ ہیں۔ ہمیں انہیں کنیکٹ"

"کرنا ہوگا۔ کیا تم لوگ تیار ہو؟

"یس ڈاکٹر"

حبہ کے پوچھنے پر انٹرنز نے پورے اعتماد سے کہا تھا

اور ڈور سے پشت لگائے کھڑا عرش جو حبابہ پہ نظریں جمائے کھڑا تھا آپریشن
تھیٹر سے باہر نکل گیا تھا

----*----*----*----*

"آنٹی آپ پریشان لگ رہی ہیں؟"

تحشم، رہنما فردوس، اور آہینہ اس وقت لاونج میں ٹی وی کے سامنے
براجمان شام کی چائے کے ساتھ آہینہ کے گھر میں بنائے کوکیز سے لطف
اٹھا رہے تھے،

تحشم کافی دیر سے آہینہ کو نوٹ کر رہا تھا، جو غائب دماغی سے ٹی وی دیکھ رہی
تھیں

تحشم کے پوچھنے پر رہنما فردوس جو سیل فون میں گھسی ہوئی تھی اس نے
بھی سراٹھا کر آہینہ کو دیکھا تھا

بیٹا بات یہ ہے کہ مجھے کئی مرتبہ چھوٹے چھوٹے اماؤنٹ بینک سے نکالنے
"کے متعلق میسجیز آتے رہے ہیں، جو میں نے نکالے ہی نہیں ہیں
آئینہ نے از حد پریشانی سے کہا تھا

آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔ یقیناً کسی نے آپ کا سیل فون ہیک کیا"
"ہے، میں سائبر کرائم جا کر معلوم کرنے کی کوشش کرتا
تحشم نے فوراً کہا تھا

جس پر رہنما فردوس ان کی بات سنتی بے چینی سے پہلو بدلی تھی۔
"ویسے ابھی تک کتنی رقم اس طرح نکالی گئی ہیں؟"

"پچاس ہزار کے قریب"
تحشم کے پوچھنے پر آئینہ نے کہا تھا
"کیا؟"

اب کی مرتبہ رہنما فردوس چیخی تھی
"ہاں۔۔"

آہینہ رہنما فردوس کے صدمے بھرے چہرے کو دیکھ تحشم کو بولی جو خود
بھی رہنما فردوس کو دیکھ رہا تھا

ٹھیک ہے پھر میں سائبر کرائم جا رہا ہوں، وہاں میرا ایک دوست بھی "
ہے

تحشم اگلے ہی پل صوفے سے اٹھتے ہوئے بولا تھا

"میں بھی چلوں گی تمہارے ساتھ"

وہ بانیٹ کو اسٹارٹ کر ہی رہا تھا کہ تبھی رہنما فردوس گھر سے حجاب اور

گاؤن پہن کر تیار سی دوڑتی ہوئی اس تک آئی تھی

"مگر آپ وہاں جا کر کیا کرے گیں؟"

تحشم نے حیرت سے پوچھا تھا

"کیا اتنا کافی نہیں ہے کہ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی "

رہنما فردوس نے فوراً آنکھیں دیکھائی تھی

"ٹھیک ہے"

اس کے آنکھیں دیکھانے پر وہ ہامی بھرتے بولا

----*-----*---*---*----

"ہے انٹرن۔۔"

میں گئی تھی ER آپریشن تھیٹر سے نکلتے ہی وہ سیدھا اسے ڈھونڈتی
جہاں سبھی ڈاکٹر زاور نر سیز موجود تھے۔

جو ڈاکٹر مرحہ محیا کو اتنے بلند اور غصے سے پکارتے پہلی مرتبہ دیکھ حیران
ہوئے تھے، سبھی اچھے سے جانتے تھے وہ نہایت ہی تحمل مزاج رکھتی
تھی۔ مگر اس وقت اس کا دماغ جیسے غصے سے ابل رہا تھا۔

عرش نے اپنی ازلی لا پرواہی بھرے انداز میں اس کے پکارنے پر اسے پلٹ
کر دیکھا تھا، جو مٹھیوں کو بھینچے ہوئے اس کی جانب بڑھ رہی تھی

اور پھر اگلے ہی پل مرحہ سب کو صدمے میں ڈال گئی جب اس نے اپنا داهنا ہاتھ بلند کر کے پوری شدت سے عرش کے چہرے پہ دے مارا تھا

"مرحہ۔۔"

قریب ہی موجود ڈاکٹر ہادیہ جان عالم نے فوراً اسے پکڑ کر عرش سے دور گھسیٹا تھا

تم ہو کون؟، کہاں سے آئے ہو؟، ڈاکٹر ہو بھی یا نہیں جسے پشنت کے

"واسٹلر تک چیک کرنے نہیں آتے۔۔"

مرحہ غصے سے جیسے غرائی تھی

"مرحہ انٹرن سے ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں"

بلکل نہیں ڈاکٹر ز سے غلطی نہیں سرزد ہونی چاہئے، کبھی بھی نہیں کیوں

کہ ڈاکٹر ز کی غلطی غلطی نہیں گناہ ہے، جس میں کسی کی جان تک چلی جاتی ہے، اور جنہیں گناہ کر کے خود کو یہ مار جن دینا ہو کہ ان سے غلطی

"سرزد ہوئی ہیں تو انہیں کبھی بھی ڈاکٹر نہیں بننا چاہئے"

مرحہ تلخی سے عرش کے ساتھ ساتھ جیسے وہاں موجود سبھی ڈاکٹرز کو باور کروا رہی تھی

میں اس طرح کی ER اور تم۔۔ اگر آئندہ میرے آپریشن تھیریا" غلطی کی تو پورے مہینہ بھر کے لئے میں تمہیں سسپینڈ کر دوں گی، یاد رکھنا سے

وہ انگلی اٹھا کر اپنی جانب سپاٹ تاثرات لئے دیکھتے عرش کو دیکھ وارن کرتی جھٹکے سے پلٹ گئی تھی

سوری عرش میں ڈاکٹر مرحہ کی جانب سے معذرت کرتی ہوں، وہ اپنے "پیشنت کی صحت کو لے کر بے حد حساس ہے

ڈاکٹر ہادیہ جان عالم افسوس سے عرش سے کہتی پلٹ کر مرحہ کے پیچھے گئی تھی۔ مگر عرش نے جیسے ڈاکٹر ہادیہ جان عالم کی بات سنی ہی ناہو اس کی سپاٹ نظریں بدستور پلٹ کر جاتی ڈاکٹر مرحہ محیا پہ ٹکی تھی جن آنکھوں میں اب سرد سے تاثرات اٹھائے تھے

-----*-----*-----*-----

"حبہ باجی کیا آپ اندر ہے؟"

باہر سے آتی آواز پہ حبہ نے باہر جھانک کر دیکھا تھا
جہاں بشار تقی کے ساتھ رہتا ابرار نام کا لڑکا نظر آیا، جو بشار تقی کا ہر کام کیا
کرتا تھا

اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا

"باجی یہ آسمانی بھیانے دیا ہے کہ آپ کو دے دوں"

اسے دیکھ ابرار نے فوراً لفافہ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تھا
"سر کو شکریہ کہنا"

حبہ نے ناچاہنے ہوئے وہ لفافہ ابرار سے لیتے ہوئے کہا تھا
جس پر ابرار دانت نکالتا چلے گیا

اندر آتے ہوئے لفافہ کو دیکھ اس نے میٹر س پہ رکھے تکیے کے اوپر کھلے
لیٹ ٹاپ کے اسکرین کو دیکھا، جس پہ بشار تقی نماز پڑھتے نظر آ رہا تھا۔
یقیناً وہ عشاء کی نماز پڑھ رہا تھا

وہ بے حس نہیں تھا، اور نا ہی وہ سفاک تھا۔

سوچتے ہوئے اس کی نگاہ اپنے ہاتھ کی پشت پر گئی تھی، جہاں بشار کے
احتیاط کے باوجود کافی جھلک کر آگری تھی

وہ دوسروں کی فکر کرتا تھا۔

اسے لڑکیوں کے لئے متفکر سا اسپیج دیتا بشار تقی یاد آیا تھا۔

اور وہ نیک بھی تھا۔

حبہ کی نگاہ پھر سے لیپ ٹاپ کی اسکرین پہ گئی جس میں بشار سجدے میں
نظر آ رہا تھا۔

کیا یہ سب محض ایک دیکھاوا تھا؟

"یہ تم نے کیا کیا مرحہ؟"

مرحہ کے پیچھے ہی اسٹاف روم میں ڈاکٹر ہادیہ داخل ہوتی بولی

"تم نے اسے آپریشن تھیٹر میں دیکھا نہیں تھا ہادیہ"

وہ جیسے ابھی تک غصے سے جھونج رہی تھی

"کچھ بھی ہو، تمہیں تھیٹر مارنے حق نہیں تھا"

مجھ سے پہلی مرتبہ غصہ کنٹرول نہیں ہوا، کیونکہ اس کی وجہ سے پیشینٹ

کی جان بھی جاسکتی ہیں، اور تم جانتی ہو کہ میں سب کچھ برداشت کر سکتی

"ہوں مگر اپنے پیشینٹ کی زندگی سے سمجھوتا نہیں

وہ قطعی لہجہ میں بولی جیسے اسے اپنے کئے پر زرا بھی افسوس نہیں ہو

"وہ اس بات پہ تم پر کیس بھی کر سکتا ہے مرحہ"

"یہ دیکھنا بابا کا کام ہے"

ہادیہ نے جیسے اس کے کتے کی سنگینی کا احساس دلانا چاہا تھا، مگر اسے کوئی احساس نہیں ہوا تھا۔

بلکہ وہ تو اس لاپرواہ ڈاکٹر کو ایک کی جگہ دس اور مزید تھپڑ مار سکتی تھی، اور اس کی پیشانی پہ شکن تک نہ آتا۔

"ڈاکٹر مرحہ آپ کو ڈاکٹر رضا اپنے آفس میں بلا رہے ہیں"

تبھی ہیڈ نرس شریفہ نے اسٹاف روم کے دروازے سے جھانک کر ڈاکٹر مرحہ سے کہا تھا

جس پر مرحہ اور ہادیہ نے ایک دوسرے کو دیکھا

ڈاکٹر مرحہ کے انٹرن کو تھپڑ مارنے کی خبر پورے ہاسٹل میں جنگل کی آگ کی طرح نہایت ہی تیزی سے پھیل چکی تھی۔

گویا ہر ایک صرف اسی ایک ٹاپک پر ہی بات کرنا چاہتا تھا کہ ڈاکٹر مرحہ نے انٹرن ڈاکٹر عرش کو سب کے سامنے تھپڑ دے مارا۔

-----*-----*-----*-----*

ایک بڑی سی عمارت میں داخل ہو کر کئی راہداریوں سے گزرنے کے بعد
تختہم اسے راہداری کے دیوار سے لگی بینچ پہ بیٹھا کر قریب ہی نظر آتے
بڑے سے ہال کے اندر گیا تھا

اسے تختہم کی واپسی کا انتظار کرتے ہوئے دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ ایک
تنہاء لڑکی وہاں آتی نظر آئی جو تھوڑے فاصلے پہ موجود بینچ پہ جا بیٹھی تھی،
اور ہاتھ میں موجود موٹے سے کاغذوں کے پلندے کا جائزہ لے رہی تھی۔
رہنما فردوس کے غور سے دیکھنے پر وہ پلندہ اسے کسی میسجیر کا اسکرین شاٹ
لگا تھا۔

اور تبھی وہاں چار پانچ لڑکے آئے تھے، جنہیں دیکھ وہ لڑکی بری طرح
گھبرائی تھی اور اس کاغذ کے پلندے کو فوراً ہاتھ کے پیچھے کر کے جیسے ان
سے چھپانے کی کوشش کی تھی

"تو تم مجھ پر کیس کروں گی؟، میرے بھیجے گئے میسجیز دیکھا کر؟"

"اے چلغوزہ کی شکل کے چھلے ہوئے مونگ پھلی"

ان میں سے ایک لڑکا جو سب سے زیادہ مکار شکل و صورت کا تھا وہ کہتا
آگے بڑھ کر لڑکی کے کاغذات کے پلندہ والا ہاتھ پکڑا ہی تھا کہ وہ جھٹکے سے
آگے کرے اور کاغذوں کا پلندہ چھین لے مگر اس سے پہلے ہی انہیں ایک
لکار کا سامنا کرنا پڑا

انہوں نے گردن موڑ کر آواز کی سمت دیکھا جہاں لیڈی ڈان رہنما فردوس
تیز نظروں سے انہیں گھور رہی تھی
"اے گھنچپوں! لڑکی کا ہاتھ چھوڑ"

لیڈی ڈان نے آگے بڑھ کر لڑکی کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے جھٹکے سے
جھڑاتے ہوئے کہا

لڑکی جو حیرت سے رہنما فردوس کو دیکھ رہی تھی، وہ خوفزدہ سی لڑکی رہنما
فردوس کے پیچھے جا کھڑی ہوئی

تم کون ہو؟، اور ہمارے درمیان مداخلت کرنے کی تمہاری جرات کیسی؟
"ہوئی؟"

وہ پانچوں لڑکے جو اس کی جرات پہ حیران تھے، اب اس کے سامنے
کھڑے تھے ان میں سے ایک نے نہایت خطرناک لہجہ میں پوچھا تھا۔
"مجھے تم نہیں جانتے؟"

لیڈی ڈان کو ان لڑکوں کے انجان رہنے پر جیسے صدمہ سا ہوا تھا
میرے خیال سے اب مجھے میرے متعلق اخبار میں اشتہار دینا چاہئے تاکہ
"لوگ مجھے پہچاننے لگے، تمہارا کیا خیال ہے؟"

اگلے ہی پل رہنما فردوس نے ان پانچوں کو بھی اپنی پریشانی میں شامل
کرتے ہوئے مشورہ چاہا،

جورہنما فردوس کے سوال پہ ہونق سے نظر آ رہے تھے،
کیونکہ ان بیچاروں کو تو اس کا سوال ہی نہیں سمجھا تھا وہ جواب کیا دیتے
"کیا تم ہمیں بے وقوف بنا رہی ہو؟"

"بھلا بنے بنائے کو کوئی کیا مزید بے وقوف بنائے گا؟، نہیں؟"

رہنما فردوس نے ہنستے ہوئے اپنے پیچھے کھڑی لڑکی سے کہا تھا

"اے لڑکی زیادہ چالاک بننے کی کوشش کی ضرورت نہیں ورنہ۔۔"

وہی لڑکا غصے سے رہنما فردوس کی جانب بڑھتا بولا تھا



اس کے سرہانے لیپ ٹاپ کھلا تھا جس میں بشار تقی اپنے بیڈ پہ سویا ہوا نظر آ رہا تھا اور اس سے تھوڑے نیچے وہ الٹا لیٹی تکیے پہ رکھے فوٹو کاپی کی ہوئی موٹے سے اسٹپلرز لگے پلندے پہ جھکی ہوئی تھی، وہ بشار تقی کے سائیکائٹریسٹ کا تجزیہ رپورٹ تھا،

جس میں بشار تفتی کے سارے سیشن کے متعلق لکھا تھا، حبہ نے ابھی ہی اسے ریڈ کرنا شروع کیا تھا، جہاں امپورٹنٹ پوائنٹ پہ بلیو کلر کے ہائی لائٹ سے کہی کہی ہائی لائٹ بھی کرتی جا رہی تھی۔

اور تبھی اس کا سیل فون رنگ کرنے لگا، سیل فون کی اسکرین کو دیکھ کر حبہ کے لبوں پہ انتہائی خوبصورت مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔

کیونکہ سیل فون پہ اس کے دوستوں کی گروپ ویڈیو کالز آرہی تھی۔ حبہ احسن کے زندگی کے سب سے قیمتی لوگ صرف وہ تینوں ہی تھے۔ جن کے سبب اس کی زندگی کی تلخیوں میں تھوڑی سی مٹھاس گھل جاتی تھی۔

اگلے ہی پل وہ تکیہ پہ سیدھا ہو کر سر رکھ کر لیٹتی، سیل فون کو اپنے چہرے کے سامنے کرتی اس نے کال ریسیو کیا تھا۔

جہاں اگلے ہی پل وہ تینوں حبہ کو سیل فون کے چوکھٹوں میں بیٹھ کر نظر آئیں۔

"السلام علیکم"

"وعلیکم السلام"

لیلی عازب خان کے پر جوش سے سلام کرنے پر ان سبھی نے نہایت توجہ

سے جواب دیا تھا

"اور کیسی ہے ہماری جاسوس دوست؟"

ساتھ ہی لیلی نے سب سے پہلے سوال پوچھا

"ٹھیک ہوں"

وہ دھیمے سے مسکرائی تھی

"وہ جاسوس ہے یا لیلی وہ نہیں ٹھیک ہوگی تو کیا تم ہوگی؟"

آسیہ نے بھی فوراً کہا تھا

"تم مجھ پر طعنہ مارنے کا کوئی موقعہ مت چھوڑا کرو"

لیلی نے خفا ہوتے ہوئے کہا

"بلکل کبھی بھی نہیں چھوڑوں گی"

آسیہ کے کہنے پر وہ سبھی ہنسنے لگے تھے

مے یو ہوا ٹینشن پلیر؟؟؟"

"یہ تم نے کب آر کیٹیکٹ چھوڑ کر ٹرین کا پلیٹ فارم جوئن کر لیا ہے؟"

شاہینہ کے کہنے پر آسیہ نے مشکوک انداز میں پوچھا تھا

آسیہ کی بات پہ ایک مرتبہ پھر سے انکے دوران ہنسی کا دور چلا تھا

"نہیں میں کہنا چاہتی ہوں کہ میری بات غور سے سنو"

"کیا کہنا چاہتی ہو تم؟"

"یہی کہ میری شادی میں تم سب کو شرکت کرنی ہوگی"

"اوہو مبارک ہو، دیٹ فیکس ہو گئی؟"

"ہاں"

شاہینہ نے شرمانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تھا

"یہ تم کیا کر رہی ہو شاہینہ؟"

جس کا بیڑا آسیہ نے غرق کیا تھا

میں کہہ رہی اگر تم سے کوئی نہیں آئے گا تو یاد رکھنا میں اس سے بات
"نہیں کروں گی"

شاہینہ نے اب کی مرتبہ ناراضگی سے کہا تھا

"اوکے، کہاں ہو رہی ہے شادی، کیونکہ تم تو دبئی میں ہونا؟"

ہاں، وہ ہم دبئی میں شادی کے بعد سٹیل ہونے والے ہیں شادی دبئی میں
"ہی ہوگی"

"ٹھیک ہے پریشان مت ہو، میں ضرور آؤں گی"

لیلیٰ نے جیسے شاہینہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا

ہاں کیونکہ اس کے پاس ایک عدد مجنون ہے نا، جو اس کا حکم بجالاتا ہے،"

"اس لئے یہ تو کہیں بھی جاسکتی ہیں

لیلیٰ کی بات سن کر آسیہ نے جل کر کہا تھا

اب ایسا بھی نہیں ہے کہ وہ میرا ہر حکم مانتا ہے، تم لوگ مجنون کو نہیں"

"جانتے ہونا اس لئے ایسا کہہ رہیں ہو

بس بس بہت جان لیا ہم نے تم دونوں لیلی اور مجنون کو، مزید جاننے کی "
" ہمیں مزید ضرورت نہیں

آسیہ منہ بنا کر بولی تھی

"ضرورت تو اس ہینڈ سم کو جاننے کی ہیں؟"

"کس ہینڈ سم کی بات کر رہی ہو تم؟"

اس سے پہلے کہ لیلی کچھ کہتی آسیہ کے کہنے پر ان تینوں نے حیرت سے

پوچھا تھا

"وہی جو حبه کے پیچھے لیپ ٹاپ کی اسکرین پہ نظر آ رہا ہے"

"آہ میں تو کب سے سمجھ رہی تھی کہ حبه شاید ڈراما دیکھ رہی ہے"

شاہینہ نے آنکھیں سکیر کر بغور دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"نہیں یہ ڈراما نہیں ہے، یہ شخص میرے نئے اسائنمنٹ کا حصہ ہے"

حبه نے گردن اونچی کر کے لیپ ٹاپ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا،

جہاں بشار داہنی کروٹ کے بل لیٹا نظر آ رہا تھا اور اس کا رخ کیمرے کی جانب ہی تھا

مگر کسی ڈرامے کی ہیر و کی طرح ہی لگ رہا ہے، ہینڈ سم، اسمارٹ،"

"ڈیشنگ

آسیہ نے بدستور لپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھتے ہوئے متاثر ہونے والے انداز میں کہا

"زیادہ فدا ہونے کی ضرورت نہیں، وہ ایک خطرناک مجرم ہے"

حبہ نے آسیہ کو جیسے آگاہ کیا

"ہائے آج کل ولنز بھی اتنے ہینڈ سم ملنے لگے ہیں"

آسیہ نے آہ بھری تھی

اچھا ٹھیک ہے تو یاد رکھنا تم سب کو میری شادی میں آنا ہے، بعد میں بات"

"کرتی ہوں، لو یو آل۔۔

شاہینہ کہتی اگلے ہی پل آف لائن ہوئی تھی

او کے پھر مجھے بھی اجازت دو، وارڈ کاراؤنڈ لگانا ہے، اور ہاں اس ہینڈ سم "

"ولن کا نمبر لے کر مجھے سینڈ کر دے نا

آسیہ بھی جو ڈاکٹر تھی کہتی انہیں شرارت سے آنکھ مارتی آف لائن ہوئی تھی

"تم فیلڈ ورک میں کام کرنے لگی ہو، اور بتایا بھی نہیں"

ان کے آف لائن ہوتے ہی لیلی نے شکوہ بھرے لہجہ میں حبه سے کہا تھا، اور حبه جو شکر ادا کر رہی تھی کہ کسی نے نوٹ نہیں کیا، لیلی کے استفسار پر بے ساختہ گڑ بڑائی تھی

"تم کیسے جانتی ہو؟"

"تراب نے بتایا تھا"

"اوہ ہاں میں تو بھول ہی گئی تھی کہ تراب بھائی اب میرے پاس ہے"

بات مت بدلو، جس اسائنمنٹ میں تم کام کر رہی ہو وہ نہایت ہی

"خطرناک ہے"

"ساری انفارمیشن لئے بیٹھی ہو تم تو؟"

حبہ لیلیٰ کی تفتیش پر جھنجھلائے تھی

"حبہ۔۔"

"یار پلیر لیلیٰ! زندگی میں تھوڑا سا تو ایڈوینچر ر ہنا چاہئے نا"

لیلیٰ کے ناراضگی سے پکارنے پر حبہ جیسے منت کرتے ہوئے بولی

اب میں کیا کہہ سکتی ہوں، تم نے تو پہلے ہی اپنی مرضی کر لی ہے، اپنا خیال"

رکھنا، اگر تمہیں ان سب میں کھروچ تک آئی تو اپنی شکل مجھے مت

"دیکھانا

"لیلیٰ۔۔ لیلیٰ۔"

لیلیٰ شدید ناراضگی سے کہتی آف لائن ہوئی تھی اور حبہ اسے پکارتی ہی رہ گئی تھی۔

لیلیٰ کی ناراضگی اسے بے چین کر رہی تھی،

وہ کال بیک کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اس کی نگاہ لیپ ٹاپ کے اسکرین پہ گئی جہاں بشار تقی نماز پڑھتے نظر آ رہا تھا وہ اس وقت کو نسی نماز پڑھ رہا تھا؟

حبہ نے حیران ہو کر وقت دیکھا تھا، جہاں سیل فون نے اسے بتایا کہ رات کے تین بج رہے تھے۔

حبہ کو یقین سا ہونے لگا کہ بشار تقی واقعی اپنی یادداشت گنوا بیٹھا تھا، کیونکہ اگر وہ دیکھا واکر رہا تھا تو اسے اس وقت نماز پڑھنے کی کیا ضرورت تھی، جب اسے کوئی بھی دیکھ نہیں رہا تھا، سوائے اس کے جس کے لئے وہ نماز پڑھ رہا تھا۔

نہایت پر سکون اور دل سے نماز ادا کرتا بشار تقی حبہ کو سحر میں جکڑ رہا تھا، وہ اس پہر یک ٹک اپنے لیپ ٹاپ کے اسکرین میں دیکھتی بشار تقی سے متاثر ہو رہی تھی،

اس پر رشک کر رہی تھی،

کہ کیا ہی خوبصورتی سے وہ رات کے اس خوبصورت پہر نماز ادا کر کے،
 سب کچھ مزید خوبصورت کر رہا تھا۔
 حبہ احسن سانس رو کے اسے دیکھتی گئی تھی

-----*-----*-----*-----

اپنا کام ختم کر کے باہر نکلتے تحشم نے جیسے رہنما فردوس کو ڈھونڈنے کی
 کوشش کی اور اسے چارپانچ لڑکوں کے سامنے کھڑا دیکھا تو بے ساختہ تحشم
 نے گردن جھکا کر آنکھیں میچتے لمبی آہ کھینچی تھی۔
 آخر وہ لڑکی کیوں دنیا کے ہر مسئلے کو اپنا ذاتی مسئلہ سمجھتے ہوئے جا کر ٹانگ
 اڑا بیٹھتی تھی؟

لیڈی ڈان اس لڑکے کو برے تیوروں سے اپنی جانب بڑھتے دیکھ ایک لمحہ
 کے لئے گھبرائی تھی

مگر پھر آگے ہی پل وہ اپنے دانے آستین کو چڑھاتے ہوئے اپنے ہاتھ کا مکا
تیار کر رہی تھی تاکہ جو ہی وہ قریب آئے اور بد تمیزی کی کوشش کرے تو
وہ مکا وہ اس کے منہ پہ دے جڑے،

مگر تبھی رہنما فردوس نے اسے رکتے دیکھا تھا،

"کیا اب تم بھی اس لڑکی کے ساتھ ہو؟"

وہ لڑکا اس کے پیچھے کسی سے کہہ رہا تھا جس پر رہنما فردوس نے فوراً گردن
موڑ کر دیکھا،

جہاں اس کے پیچھے تحشم آکھڑا ہوا تھا

"آپ نے پھر سے پنگا لیا؟"

رہنما کو ناپنی جانب دیکھتا دیکھتے تحشم نے سہمے ہوئے انداز میں سامنے کھڑے
لڑکوں کو دیکھ کہا تھا۔

"دیکھو بچہ اپنے گھر کا راستہ بھول گیا ہے"

لڑکے جو یہ سوچ رہے تھے کہ وہ رہنما فردوس کی مدد کے لئے آیا ہے،
 تحشم کو اس طرح خوفزدہ دیکھ وہ مضحکہ اڑاتے ہوئے ہنسنے لگے تھے
 "اے اس معصوم بچے کو کچھ کہنا نہیں"

ان لڑکوں کے مذاق اڑانے پر رہنما نے تحشم کو رونی صورت بناتے دیکھ اپنی
 مٹھی کو مزید مضبوطی سے بھنیجتی جیسے غصے سے انہیں تنبہ کی

جس پر وہ مزید زور زور سے ہنسنے لگے تھے

"تو تم لوگ ایسے نہیں مانو گے؟"

آخر لیڈی ڈان کو غصہ آہی گیا تھا،

اپنے ہاتھ کا مکا بناتی، خوف سے آنکھیں سختی سے میچتی ہوئے وہ سامنے

کھڑے لڑکے کے چہرے پہ جڑ گئی تھی،

مگر مکا اس لڑکے کے جبرے پر پڑتا اس سے پہلے تحشم جو آگے بڑھا تھا کہ

رہنما فردوس کو ایسا کرنے سے روکے مگر اسے آنکھیں میچے دیکھا تو،

رہنما فردوس سے پہلے ہی وہ اس لڑکے کے جبرے پہ گھوسا رسید کر گیا تھا،

جو درد سے چیختا ہوا فرش نشین ہوا تھا
اور ساتھ ہی تحشم اپنی جگہ واپس لوٹے اپنے لبوں پہ انگلی رکھ گیا تھا، جیسے وہ
انہیں وارن کر رہا ہو کہ وہ اس متعلق خاموش رہے،
وہ سب حیرت سے تحشم کو دیکھ رہے تھے۔
جس کا رویہ اس کے قریب کھڑی لڑکی کے آنکھیں میچتے ہی تبدیل ہو گیا
تھا۔

جو انہیں سرد نظروں سے دیکھ رہا تھا،
ساتھ ہی تحشم نے اپنے جیکٹ کو کھول کر کسی جانب آنکھوں سے اشارہ کیا
تحشم کے اشارہ کرنے پر انہوں نے جو نہی جیکٹ کی جانب دیکھا وہاں سیاہ
پستول کو دیکھ وہ بری طرح ٹھٹکے۔

تھوک نگلتے ہوئے جیسے ہی انہوں نے نظریں اٹھا کر تحشم کو دیکھا تو وہ انہیں
گردن اور آنکھوں سے وہاں سے دفع ہونے کا اشارہ کر رہا تھا

رہنما لڑکے کی درد سے کراہنے کی آواز پہ فوراً اپنی آنکھیں کھول گئی تھی اور
حیرت سے زمین پہ گرے لڑکے کو دیکھتی جس کی ناک اور منہ سے خون
بہہ رہا تھا،

اور پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا جو ابھی تک مکے کی شکل میں تھا
"بہن جی معاف کر دیجئے۔۔"

اگلے ہی پل وہ سبھی گڑ گڑا کر خوفزدہ سے انداز میں معافی مانگتے ہوئے،
بھاگ کھڑے ہوئے تھے، اور وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھ گئی تھی۔
کیا واقعی اس کے ایک مکے نے ان لڑکوں کو اتنا خوفزدہ کر دیا تھا؟
اور اسے تو لگا تھا جیسے اس لڑکے کو مکالگا ہی نا ہو، وہ اپنا ہاتھ ہوا میں گھما کر رہ
گئی ہو،

"واہ آپ کے گھونسنے نے تو کمال کر دیا، کیا گھونسنہ مارتی ہے آپ"
رہنما فردوس مزید کچھ سوچتی، تحشم نے متاثر کن انداز میں رہنما فردوس
سے کہا تھا۔

"دیکھا ڈھائی کلو کا ہاتھ اسے کہتے ہیں"

رہنما فردوس تمام شکوک کو جھٹکتی مان گئی تھی کہ یہ اسی کے ڈھائی کلو کے ہاتھ کا کمال ہے،

گردن اکڑا کر کہتی ہوئی رہنما فردوس کی بات پہ تحشم کو بے ساختہ ہنسی آئی تھی،

جسے ضبط کرتے ہوئے، وہ متاثر ہونے والے تاثرات چہرے پہ لے آیا تھا

"آپ کا بہت بہت شکریہ آپی"

وہ لڑکی جو مسکراتے ہوئے ان دنوں کو دیکھ رہی تھی،

بولی

ارے یہ تو کچھ بھی نہیں، اگر کوئی تمہیں مزید پریشان کرے تو اس لیڈی"

"ڈان کو ہمیشہ یاد رکھنا

رہنما فردوس کے لڑکی کو اترا کر کہنے پر تحشم اپنے دل میں بری طرح کرہایا تھا۔

جس پر لڑکی نے بے ساختہ مسکراتے ہوئے تحشم کو دیکھا تھا جس کے چہرے پہ بے بسی بھرے تاثرات نظر آرہے تھے۔

جسے دیکھ لڑکی کی مسکراہٹ ہنسی میں ڈھلی تھی

-----*-----*-----*

ڈاکٹر مرحہ نے جسے تھپڑ مارا ہے اس انٹرن کو نہایت ہی ہائی پرفائل " شخص نے رکنٹ کیا ہے، اور بھاری ڈونیشن بھی دی ہے، اگر انہوں نے ڈاکٹر مرحہ کے خلاف کیس کر دیا تو، ڈاکٹر مرحہ کے لئے مصیبتیں بڑھ جائے گی

ڈاکٹر ساجد نہایت تشویش سے ڈاکٹر رضا مرزا سے کہہ رہے تھے، خود جن کے چہرے پہ پریشانی کے آثار تھے۔

مرحہ کسی کے لئے اتنا حار ش کبھی ہو سکتی ہیں، کوئی مجھے کہتا تو کبھی بھی "یقین نہیں آتا، وہ نہایت ہی شانت بچی ہے، یقیناً اس کے پیچھے وہ ریزن "رکھتی ہوگی

وہ پریشان کن انداز میں کہہ رہے تھے

" مگر پھر بھی ڈاکٹر تھپڑ مارنے کا حق تو۔۔ سوری "

ڈاکٹر ساجد جو ناپسندیدگی سے کہہ رہا تھا، ڈاکٹر رضا مرزا کے سن کر سرد ہوتے تاثرات دیکھ خوں فرزدہ ہوتے فوراً معذرت کر گیا،

اور تبھی ڈور نوک ہونے کی آواز آئی

"یس کم ان "

" بابا آپ نے بلایا تھا مجھے؟ "

مرحہ اندر آتے ہوئے ایک نظر ڈاکٹر ساجد پر ڈال کر انہیں دیکھ پوچھا

" اچھا ڈاکٹر میں چلتا تو ہوں "

" آپ نے نیو انٹرن کو۔۔ "

ڈاکٹر ساجد کے جانے کے بعد ڈاکٹر رضانے پوچھا تھا
بابا ہاں میں نے اسے تھپڑ مارا ہے، اگر اس نے دوبارہ ایسا کیا تو دوبارہ مار
"سکتی ہوں"

اگلے ہی پل مرحہ کے لہجہ میں کہتے ہوئے غصہ گھلاتھا،
ڈاکٹر رضانے پہلی مرتبہ مرحہ کو اپنے سامنے اس طرح غصے میں دیکھا تھا،
وہ بے ساختہ اپنے چیئر سے اٹھ کر مرحہ تک گئے
"میری جان کو اس انٹرن بہت زیادہ ناراض کر دیا"
بابا آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں کہ میں پشنت کی جان کے معاملے میں
"کو تا ہی برداشت نہیں کر سکتی"

"او کے ریلیکس۔۔ تمہارے بابا سب سنبھال لے گے"
ڈاکٹر رضانرمی سے کہتے، اسے بازو سے خود سے لگا کر تسلی دیتے ہوئے
بولے

بس تمہیں ایک بات کا دھیان رکھنا ہو گا کہ آئندہ بات تھپڑ تک نا جائے،"
 "اس کے علاوہ تم کوئی دوسرا راستہ بھی تو اختیار کر سکتی ہو
 "ٹھیک ہے"

ڈاکٹر رضا کے کہنے پر اسے ناپسندیدگی سے ہامی بھرا تھا
 تبھی دوبارہ دروازے پہ دستک ہوئی اور اگلے ہی پل آفس روم میں عرش
 بھی موجود تھا،

ڈاکٹر مرحہ اور عرش فاصلے پہ موجود ڈاکٹر رضا کی جانب چہرہ کئے کھڑے
 تھے،

"ڈاکٹر عرش میں آپ سے ڈاکٹر مرحہ کی جانب سے سوری کرتا ہوں"
 ڈاکٹر رضا مرزا کیا آپ کو یقین ہے آپ کے معافی مانگنے سے سب کچھ"
 "پہلے جیسا ہو جائے گا، میرا ذخم بھر جائے گا؟"

ڈاکٹر رضا کے کہنے پر عرش نے سپاٹ لہجہ میں انہیں کبھی نگاہوں سے
 دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

"سوری۔۔؟"

ڈاکٹر رضانے جیسے نا سمجھی سے۔ پوچھا تھا

میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ ڈاکٹر مرحہ نے مجھے سب کے سامنے ذلیل
کیا، جس کے سبب میں ہرٹ ہوا مگر آپ بے فکر رہئے میں ڈاکٹر مرحہ پر
"کیس نہیں کرو

عرش سپاٹ لہجہ میں کہہ کر جا چکا تھا

عرش کے چہرے پہ ماسک تھا جس کے سبب ڈاکٹر رضا اس کے چہرے کی
تاثرات کو دیکھ نہیں پائے تھے، مگر کوئی چیز انہیں قطعی غیر آرام دہ کر گئی
تھی

بابا آپ کو کیا ضرورت تھی میری جانب سے معافی مانگنے کی، میں نے کچھ
"غلط نہیں کیا تھا

مرحہ خفگی سے انہیں کہتی آفس سے نکل گئی تھی

جس پر ڈاکٹر رضانے لمبی سانس لی تھی، انہیں مرحہ کی ناراضگی کا فکر نہیں تھا، کیونکہ مرحہ کو ان سے ناراض ہونا تو آتا ہی نہیں تھا

"ڈاکٹر مرحہ۔۔"

آفس سے نکل کر وہ کوریڈور میں چل رہی تھی کہ اپنے پیچھے سے آتی آواز پہ وہ ٹھٹھک کر رکی تھی،

مڑ کر دیکھا تو عرش کو کھڑا دیکھ مرحہ کا موڈ مزید خراب ہوا تھا

آپ بے شک سینیئر ہے، مگر کسی بھی سینیئر کو بھرے مجموعہ میں اپنے "جونیر کے ساتھ اس طرح پیش آنے کی اجازت نہیں ہے، میں آپ پر بھلے ہی کیس نہیں کروں گا، مگر۔۔"

عرش قدم بقدم اس کی جانب بڑھتا دھیمے مگر سپاٹ لہجہ میں کہہ رہا تھا،
 "۔۔ مگر۔۔ ڈاکٹر مرحہ آپ کو اس تھپڑ کی قیمت ادا کرنی ہوگی"

اس سے چند قدموں کے فاصلے پہ رکتے مرحہ کے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا، ایک لمحہ کے لئے مرحہ کو لگایہ لہجہ اور انداز کسی سے ملتا تھا "کیسی قیمت؟"

"آپ تو ڈرگئی میں تو یوں ہی مذاق کر رہا تھا "

عرش سپاٹ انداز میں استہزاء لہجہ اختیار کر گیا تھا، اور آگے بڑھ گیا

"مذاق؟، کیا کوئی مذاق اس طرح کرتا ہے؟"

مرحہ نے پلٹ کر عرش کو دیکھا تھا

-----*-----*-----*

"چیف آپ کو یقین ہے کہ جسے ہم ڈھونڈ رہے ہیں وہ یہی ہیں؟"

حبہ درخت سے ٹیک لگائے کھڑی اپنے سامنے موجود پینٹنگ میں غرق بشار

تقی کو دیکھ سیل فون کان سے لگائے کہہ رہی تھی،

جس کے ارد گرد اسٹوڈنس کھڑے نہایت توجہ سے اس کے پینٹنگ کے اسکیلز کو نوٹ کر رہے تھے

"بلکل، مگر تمہیں کیوں اتنا شک ہے؟"

یقین نہیں آتا چیف کہ یہ شخص جو اتنا معصوم اور نیک سا ہے وہ اتنے

"بڑے بڑے غیر قانونی کاموں میں ملوث بھی رہا ہوگا

حبہ یہ ایک غلط ٹریک ہے جس پر تم چلنے لگی ہو، مجرم سے ہمدردی نقصان

دہ ثابت ہو سکتی ہیں، بشار تقی نہایت ہی گھاگ اور منجھا ہوا، مجرم ہے، آج

بھی اس کا نام سن کر بڑے بڑے مجرم تک کانپ اٹھتے ہیں، تمہیں محتاط

رہنے کی ضرورت ہے،

سب سے پہلے تو یہ جاننے کی کوشش کرو کہی وہ یادداشت گم ہونے کا دکھاوا تو

"نہیں کر رہا؟، کیوں کہ وہ اس وقت کئی لوگوں کے نظروں میں ہے

وہی تو جاننے کی کوشش کر رہی ہوں کہ کیا یہ ڈراما کر رہا ہے؟، مگر ماموں " کوئی انسان چوبیس گھنٹہ ڈراما کیسے کر سکتا ہے؟، اس وقت بھی جب کوئی "اسے دیکھنا رہا ہو؟

"تم اس سے متاثر ہو؟ (Huba) حبہ"

دوسری جانب وہ جیسے صاف محسوس کر گئے تھے، جس پر وہ پریشان ہوا ٹھے نہیں۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ بہت نیک ہے، ایماندار ہے، آج کل کے لوگوں "سے بالکل الگ ہے

پہلے تو وہ صاف مکر گئی تھی مگر پھر اس نے ایمانداری سے اقرار کیا مجھے ڈر ہے کہ اس کی سائنیکولوجی پڑھ کر تم اسے پسندنا کرنے لگو " کیونکہ۔۔۔

"پسند۔۔؟"

وہ ہنسی تھی۔ خود کا مزاق اڑاتی ہوئی ہنسی۔ ایک نگاہ بشار پر ڈال جو اسٹوڈنٹز سے کچھ کہہ رہا تھا وہ رخ موڑ گئی تھی

آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ پسند۔۔ محبت، پیار وغیرہ جیسے الفاظ کی میری "زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔"

اس کے لہجہ اور آنکھوں افسردگی کے ساتھ ساتھ تلخی بھی بڑھی تھی "حبہ صاحبہ کیا آپ میری مدد کرینگی؟"

اپنے پیچھے سے ابھرتی آواز پہ وہ بری طرح چونکی تھی، اور کہتی کہتی رکی۔۔ اگلے ہی پل

گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ سے سیل فون پھسلتے پھسلتے بچا تھا جس کے متعلق وہ بات کر رہی تھی اس کے اس طرح پیچھے آکھڑے ہونے پر اس کا دل بے تحاشہ دھڑک اٹھا تھا وہ گردن موڑے دھک دھک کرتے دل پہ ہاتھ رکھے اپنے پیچھے کھڑے بشار کو دیکھی گئی تھی۔

جو اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا "جی۔۔ بالکل۔۔"

زبردستی لبوں پہ مسکراہٹ سجائے وہ بولی

"یہ لڑکی کون ہے؟"

کچھ دیر بعد وہ بشار کے ٹینٹ میں داخل ہو رہی تھی کہ فولڈنگ ٹیبل پہ

رکھے پینٹنگ کو دیکھ وہ رکی تھی

"بہت خوبصورت ہے"

سرخ اسٹالر کے ہالے میں مقید وہ سرخ و سفید ملائی جیسی رنگت کی لڑکی تھی

حبہ کی آخری بات سن کر اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا جو پینٹنگ کے پاس

کھڑی پینٹنگ کو دیکھ رہی تھی، سیاہ لباس میں ملبوس، میسی جوڑے میں قید

بالوں میں سے کچھ سرکش لٹیں اس کے چہرے کے گرد گر رہے تھے، اس

کے گندمی چہرے پہ جیسے کسی ماضی میں گزرے پس منظر کے سبب ایک

عجیب سی یاسیت، ادا سی دکھ بھرا تاثر ابھرا آیا تھا،

اب تک کہ عرصے میں پہلی مرتبہ وہ خود بھی اسے ایک مکمل ماڈل لگی تھی۔

"آپ بھی تو خوبصورت ہے"

اس نے بے ساختہ کہا تھا

اس کے کہنے پر حبہ جو کھوئی سی تھی بری طرح چونکی،

حیرانگی سی سراٹھا کر حبہ نے اسے دیکھا تھا۔

ان بادامی آنکھوں میں حیرانگی سے زیادہ بے یقینی کے تاثرات تھے، وہ

حیران ہوا تھا کہ وہ کسی کو اتنی آسانی سے کیسے پڑھ سکتا تھا، جیسے کوئی نہایت

ہی آسان جلد سمجھ آ جانے والی کتاب ہو۔۔۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟"

تحشم اسے گھر کے سامنے چھوڑتے ہوئے واپس جانا چاہتا تھا کہ رہنما

فردوس نے پوچھا

"دیر سیل فون ریپر شاپ والے کے پاس"

"مگر کیوں؟"

کیوں کہ اسی نے آنٹی کے اکاؤنٹ کو ہیک کیا تھا، اور اب تک پچاس ہزار

"روپے نکال چکا ہے وہ۔"

تحشم نے بڑی مشکل سے اسے گالی دینے سے خود کو روکا تھا،

اس کے اندر غصہ شدت سے دوڑ رہا تھا، بس اب وہ سیدھا جا کر اس کی

دھلائی کرنا چاہتا تھا، مگر رہنما فردوس کی تفتیش۔

"کیا اس لومڑ نے پچاس ہزار نکال لئے اور مجھے صرف دس ہزار ہی دیئے"

تحشم کی بات سنتی رہنما فردوس نے غصے سے دانت پیس کر کہا تھا

"کیا؟"

اس کی بات سن کر تحشم کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا

"ایک منٹ کیا آپ یہ پہلے سے جانتی تھی؟"

تحشم کے پوچھنے پر اچانک ہی رہنما کو احساس ہوا کہ وہ کیا کر گئی تھی

"نا صرف جانتی تھی بلکہ آپ اس کے ساتھ شریک تھی، مگر کیوں؟"

تحشم نے بدستور حیرت میں گھرے پوچھا

کیونکہ مجھے پیسوں کی ضرورت تھی، اور تم تو جانتے ہو مئی مجھے ہزار مرتبہ

بھکاریوں کی طرح مانگنے پر پانچ سو یا ہزار ہی تھماتی ہیں، اس سے زیادہ کبھی

"مئی نے دیا ہی نہیں

اب جب وہ اقبال جرم کر رہی چکی تھی،

اس سے پیچھے ہٹنا رہنما فردوس جیسی بہادروں کا شیوہ نہیں تھا،

اس لئے تحشم کو قائل کرنے کے لئے وہ منہ بسور کر کہہ رہی تھی تاکہ وہ

آہینہ سے اس کے متعلق ناکہ سکے

"کچھ بھی ہو رہی، آپ اپنی مئی کا پیسہ کیسے چرا سکتی ہے؟"

تحشم کو جیسے شدید صدمہ لگا تھا جان کر، کہ گھر میں ڈاکا ڈالنے والا کوئی اور
نہیں گھر کا ہی چراغ تھا

بس بہت ہوا زیادہ مئی کا داماد بننے کی کوشش مت کرو، تم مئی کے داماد بعد "
"میں ہو، پہلے میرے شوہر ہو

"آپ کا شوہر؟"

اگلے ہی پل رہنما فردوس اپنے جون میں واپس لوٹتی تحشم سے بولی،
جس کی بات سن کر تحشم کو ہچکی لگی تھی
"ہاں کیا نہیں ہو؟"

"ہاں ہوں نا"

رہنما فردوس کے آنکھیں سکیر کر پوچھنے پر وہ فوراً بولا
"تو پھر اپنی بیوی کو پروٹیکٹ کرو ویلن سے"

"کک۔۔ کون ولن؟"

تمہاری ساس اور کون اور اس دمیر کی تو میں بینڈ باجاؤں گی، آخر اس کی "ہمت کیسے ہوئی میری ہی مٹی کے پیسے میں سے مجھے ہی چونی تھانے کی رہنما فردوس دانت پیس کر کہتی گلی کی نکر کی جانب بڑھی تھی، جہاں دمیر کا موبائل شاپ تھا۔

اور تحشم بے بس سا بایک لاک کرتار رہنما فردوس کے پیچھے بڑھا، کچھ بھی ہو جائے آخر اسے کرنا تو وہی تھا، جو اس سے رہنما فردوس نے کہا تھا

جس کی غلطی، غلطی نا لگے
جی ہاں!، اسے ہی محبوب کہتے ہیں

-----*-----

"تھرڈ فلور"

وہ سر جھکائے فائلز کا مطالعہ کرتے ہوئے ایلویٹر میں داخل ہوئی،
احساس ہونے پر کہ کوئی پہلے ہی سے ایلویٹر میں موجود ہے بنا سرفائل سے
اٹھائے وہ اس سے کہتی بدستور فائل پہ سر جھکائے ہوئے تھی
"جیسا تم کہو پر نس جیسمین"

سرد سی جانی پہچانی آواز مرحہ کے سماعت سے ٹکرائی تھی۔
"پر نس جیسمین۔۔؟"

مرحہ کے وجود پہ لمحوں میں خوف سرایت کر گیا
تھوک نکلتے ہوئے کانپتے وجود کے ساتھ اس نے سراٹھا کر دیکھا ہی تھا کہ
ایلویٹر کا تھا جس کے سبب ایلویٹر کے اندر کے لائٹز بھی بجھے تھے۔
لائٹ کے جاتے ہی مرحہ کا خوف جیسے شدید دہشت میں بدلاتھا
"کیا میرا میجیکل لیمپ ملا پر نس؟"

اس کے انتہائی سرد لہجہ پر مرحہ کے کانپتے ہاتھوں سے فائل نیچے جا گرا تھا

"مم۔۔ میں۔۔ کسی لیمپ کے بارے میں نہیں جانتی"

مرحہ اپنے کانپتے پیروں کے ساتھ دھیرے دھیرے پیچھے ہٹتی ہٹلا کر کہہ رہی تھی،

کیونکہ نیم اندھیرے میں نظر آتا سیاہ ہیولہ اس کی جانب قدم بڑھا رہا تھا

"تم کیسے بھول سکتی ہو لیمپ کو؟"

مرحہ کی بات سن کر اس کے لہجہ کا اشتعال جیسے بڑھا تھا

تم لیمپ بھول گئی، اپنے پر نس دین کو بھول گئی، یہاں تک کہ خود کو"

"بھی بھلا بیٹھی۔۔ تم یہ سب کیسے بھول سکتی ہو؟

اس کے لہجہ میں موجود سردی اور گرمی ایلویٹر کی دھاتی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی مرحہ کا خوف بڑھا رہا تھا،

مرحہ کو لگ رہا تھا، پچھلی مرتبہ کی طرح اس مرتبہ بھی وہ زیادہ دیر اپنے پیروں پر کھڑی نہیں رہ پائے گی

"آخر کیسے؟"

وہ ہیولہ غرا کر کہتا اپنی مٹھی کو مرحہ کے سر کے قریب ایلویٹر کی دھاتی دیوار

پہ دے مارا تھا

جس پر مرحہ خوف کی شدت سے آنکھیں میچ گئی تھی

ک۔۔۔ک۔۔۔کیونکہ۔۔۔میں نہیں جانتی ہوں۔۔۔کہ تم"

"کون ہو؟، آخر تم ہو کون؟، اور۔۔

"میں کون ہو؟۔۔میں کون ہوں؟"

وہ جیسے مرحہ سے یہ سوال سن کر پاگل ہو گیا تھا،

دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامے وہ جیسے اونچی آواز میں ایب نارمل آواز میں

بڑبڑا رہا تھا

اور مرحہ پر اس ہیولہ کا یہ روپ دہشت بڑھانے کا باعث بنا تھا،

سن ہوتے ذہن کے ساتھ اگلے ہی پل مرحہ اپنا توازن کھوئی تھی

تم نے کہا تھا بھلے ہی تم ساری دنیا بھول جاؤ گی مگر مجھے نہیں بھولو گی، مگر"

"کیا کیا تم نے، ساری دنیا میں مجھے ہی بھلا بیٹھی؟

اس ہیولے کی سرد اور پر تپش لہجہ میں جیسے کرب ساسمٹ آیا تھا،
وہ کہتے ہوئے مرحہ کی جانب مڑا تھا کہ وہ اسے ایلویٹر کی فرش پہ بے ہوش
پڑی نظر آئی۔

جس پر وہ ساکت ہوا،

لمحہ میں جیسے اس کا سارا اشتعال ٹھنڈا پڑا تھا
گھٹنوں کے بل مرحہ کے سامنے بیٹھتے دھیرے سے بے ہوش پڑی مرحہ
کے چہرے سے ماسک ہٹا گیا تھا
تمہیں سب کچھ یاد کرنا ہو گا پر نس جیسمن۔۔۔ ورنہ میں کیا کر بیٹھوں "
"گامیں خود بھی نہیں جانتا

نیم اندھیرے ایلویٹر میں مرحہ کے گندمی دکتے ہوئے چہرے کو تکتا، اپنے
دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے پشت سے اس کے رخسار کو نرمی سے چھوتا وہ بے
خودی کی سی کیفیت میں کہہ رہا تھا

ہر حال میں تمہیں سب یاد کرنا ہو گا، اور اس کے لئے میں ہر ممکن اور "

"نا ممکن انتہاء تک بھی جانا پڑا تو جاؤں گا ڈاکٹر مرحہ

اپنے انگلیوں کو سمیٹتے ہوئے وہ اب کی مرتبہ نہایت سرد لہجہ میں بولا

اور جھک کر اسے اپنے بازؤں پہ اٹھایا تھا



"السلام علیکم آنٹی"

"وعلیکم السلام"

تحشم نے آئینہ کو سلام کیا،

جو چھت پہ جا رہی تھیں، اس کے سلام کرنے پر آئینہ نے رک کر جواب

دیا

"راہی! تحشم کو بریک فاسٹ بنا دو"

اگلے ہی پل وہ وہی کھڑے کچن میں مصروف رہنما فردوس کو آواز دے کر کہتی اوپر کی جانب بڑھی تھیں

آج چونکے سنڈے تھا اس لئے رہنما فردوس نے اپنے لئے اسپیشلی چیز سینڈویچ بنایا تھا، سینڈویچ سے بھری پلیٹ اور گلے تک بھرے لاپٹو والی، چائے جو ابل ابل کر تھائی رہ گیا تھا، تھام کر مزے سے اپنے کمرے میں بیٹھ کر اپنی فیورٹ کتاب کے ساتھ لطف لینا چاہتی تھی کہ آہینہ کے حکم پر اس کا مزاج بگڑا تھا، اس کا مزید کام کاموڈ نہیں تھا، مگر تحشم کا ہر کام آہینہ نے اسی کے ذمہ ڈال رکھا تھا، اس لئے ناشتہ تو اسی کو بنا کر دینا۔

"یہ لو ٹھونسو"

رہنما فردوس سینڈویچ سے بھری پلیٹ تحشم کے سامنے پٹختی ہوئی کینہ توڑی سے بولی تھی، جو سیل فون پہ جھکا میسج دیکھ رہا تھا اس کے اس طرح کرنے پر تحشم بری طرح گھبرایا تھا

"یہ کونسا طریقہ ہے اپنے شوہر سے بات کرنے کا؟۔۔"

چھت سے سوکھے کپڑوں کا ڈھیر لائیں آہینہ نے سن کر جھڑک کر پوچھا تھا
"تمیز سے بات کرو"

ساتھ ہی سختی سے تنبہ کی

"کہاں ہے؟"

رہنما نہیں جانتی تھی کہ آہینہ سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آرہی تھی،
جبھی وہ تحشم سے اس طرح مخاطب ہوئی تھی، ورنہ آہینہ کے سامنے تو وہ
تحشم سے خوب تعظیم و ادب سے بار کرنے کا ڈراما کرتی تھی،

اس لئے آہینہ کے دیکھ لینے پر وہ جو خوفزدہ سی تھی، اگلے ہی پل فوراً سنجیدگی
سے سوال کیا

"کون کہاں ہے؟،"

آہینہ نے حیرت سے پوچھا

"تمیز اور کون؟، آپ نے ہی تو کہا ہے کہ تمیز سے بات کرو"

رہنما نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے چہرے پہ دنیا بھر کی
معصومیت سجائے کہا تھا

جسے سن کر آہینہ کا غصہ سوانیزے پہ جا پہنچا

"اس لڑکی کی زبان اور خرافاتی دماغ کا میں کیا کروں؟، وہی ٹھہرو۔"

آہینہ غصے سے غراتی ہوئیں ہاتھ میں موجود کپڑوں کے ڈھیر کو اندر لے
جاتے ہوئے بولیں، کوئی بعید نہیں تھا کہ آہینہ کے ہاتھ میں وہ دھلے کپڑوں
کا ڈھیر نہیں ہوتا تو وہ اپنا چیل کھینچ کر اسے مار چکی ہوتیں۔

اور رہنما فردس اتنی پاگل تو تھی نہیں کہ وہاں رک آہینہ کا انتظار کرتی تاکہ
آہینہ اس کی جوتوں سے مرمت کر سکے،

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا، تمہیں تو میں بعد میں بتاؤں گی"

تحشم جو مسکراہٹ روکے سین ملاحظہ کر رہا تھا، رہنما کے دھمکی آمیز انداز

میں کہنے پر اس کے چہرے پر سہمے ہوئے سے تاثرات اٹھنے

"مگر میں نے کیا کیا ہے؟"

بے چارے تحشم نے نہایت ہی بے چارگی بھرے لہجہ میں وہاں سے پھرتی سے جاتی رہنما سے پوچھا تھا،

جو اسے مزید آنکھ دکھاتی شہادت کی انگلی سے تنبیہ کرتی غائب ہو چکی تھی کہاں ہے وہ لڑکی! مجھے پریشان کر رکھا ہے اس نے، اف اللہ نجانے وہ کونسے والدین ہوتے ہیں جن کی سیٹیاں نیک، شریف، فرمانبردار اور سگھڑ ہوتی ہیں، جو اپنے والدین کو راحت و آرام پہنچاتے ہیں۔۔۔

آہینہ شدید غصے میں تھیں
 "آئی مجھے ایک ضروری کام سے گھر جانا ہے، اگر آپ اجازت دیں تو؟"
 تحشم تاسف سے انہیں دیکھتا پوچھ رہا تھا

"بلکل بیٹا آپ گھر جائیں، اپنے گھر والوں کو میرا سلام کہئے"
 آہینہ کے شفقت سے کہنے پر مسکراتا اثبات میں جواب دیتا، باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

تحشم اتقی کی فیملی دوسرے شہر میں رہتی تھی، وہ قطران کی یونی میں پڑھنے کے سبب آیا تھا، اسے بوائز ہاسٹل میں ہی رہنا تھا، مگر آہینہ جو قطران میں ہی رہتی تھی، تحشم کو ہاسٹل میں رہنے کی جازت نہیں دیا تھا، سوتب سے تحشم اپنے سسرال ان دوماں بیٹی کے ساتھ رہتا تھا، اور ہر ایک اینڈیانچینچ میں گھر کا چکر لگا کر آتا تھا۔



"ایجنٹ ٹی اے اپنے کام پہ لگ جاو"

حبہ سیل فون پہ میسج سینڈ کرتی اپنی کلائی کی پشت پہ موجود اسمارٹ واچ میں بشارتقی کالو کیشن دیکھتی ٹینڈ سے باہر نکل آئی تھی۔
ایجنٹ بیوٹی اپنے اسائنمنٹ کے دوسرے فیز میں تھی

یہ کنفرم کرنے کے بعد کے بیسٹ اپنی یادداشت گنواچکا ہے، اور دماغ میں
کہی نہایت ہی گہرائی میں گہری نیند سو رہا ہے، اب اسے جگانے کا وقت آچکا
تھا،

جس کی پلاننگ وہ پچھلی رات ہی کر چکی تھی۔
وہ بشار کارہانشی لوکیشن سے دور ہونے کے ویٹ میں تھی،
اور دوسرے دن کی صبح اسے یہ موقع مل بھی چکا تھا
بشار تقی فجر کی نماز اور قرآن شریف کی تلاوت کے بعد باہر واک کرنے
نکل آیا تھا، یہ اس کی روٹین عادتوں میں سے تھی۔
جنگل کی پگ ڈنڈی پہ چلتا وہ ٹینٹ کی جگہ سے دور نکل آیا تھا،
اسے اس جنگل میں سب سے خوبصورت سماں فجر کے بعد کے وقت کا لگتا
تھا،

جب چرند پرند اپنی خوبصورت آواز میں اللہ کی حمد و ثناء کرتے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے سبب درخت کی ڈالیں اور پتے پتے بھی جیسے اللہ کی حمد و ثناء سے مست ہو کر مدہوشی سے جھومتے۔

وہ ماحول میں موجود قدرتی خوبصورتی کو پورے دل سے محسوس کرتا، بے خودی کی سی کیفیت میں آگے بڑھ رہا تھا، اس کا دل جیسے اللہ عز و جل کی صناعی کی خوبصورتی کو دیکھ کر عظمت سے بو جھل ہوئے جا رہا تھا۔

کہ ان سب میں ایک نئی تغیر پہ ٹھٹکا جو ایک آواز کے سبب تھا
"آسمانی سر! آپ یہاں؟"

وہ لڑکی مخالف راستے سے آتی جیسے اسے دیکھ حیرت سے ٹھٹھک کر رہی تھی

"آپ یہاں کیا کر رہی ہے حبہ صاحبہ؟"

اگلے ہی پل وہ اس سے نگاہ ہٹا گیا تھا۔

"وہ میں جاگنگ کرنے نکلی ہوں سر"

وہ ٹریک سوٹ میں ملبوس تھی، اور اب مڑ کر بشار کے ساتھ چلنے لگی تھی اس طرح آپ کو تنہاء نکلنا نہیں چاہئے، آپ نا صرف کھو سکتی ہیں بلکہ اس "جنگل میں بہت سے خطرناک قسم کے جانور بھی موجود ہے

"تو پھر سر آپ کیوں جنگل میں تنہاء گھوم رہے ہیں؟"

"میری بات اور ہے میں ایک مرد ہوں، اور آپ ایک۔۔"

"نازک سی عورت۔۔؟"

حبہ جیسے اس کا بات کاٹ کر مسکرائی تھی

سر آپ بے فکر رہئے ایک تو یہ کہ میں جنگل میں کہی نہیں کھونے والی"

کیونکہ میرے پاس جنگل کا میپ ہے، اور دوسرا یہ کہ میری حفاظت مجھ

"سے بہتر کوئی اور نہیں کر سکتا

اس لڑکی کے لہجہ میں موجود اطمینان اور اعتماد نے بشار تقی کو ناچاہتے ہوئے

بھی اسے ایک مرتبہ دیکھنے پر مجبور کیا تھا،

جو اس سے تھوڑے فاصلے پہ سامنے دیکھ کر چل رہی تھی،
ٹریک سوٹ میں ملبوس اس کے کاندھے تک آتے بال پونی میں بندھے
گردن پہ جھول رہے تھے۔

بشار تقی کو وہ لڑکی دوسری لڑکیوں سے مختلف لگتی تھی،
ایک دم مختلف نہایت سنجیدہ، سمجھدار ہر وقت اس کے لبوں پہ ہلکی سی
مسکراہٹ طاری رہتی تھی جو اسے نہایت ہی نرم اور ٹھنڈے مزاج کا ظاہر
کرتا تھا، حتیٰ کے بشار تقی نے وہ مسکراہٹ اس کے چہرے پہ اس وقت بھی
دیکھا تھا جب لڑکیاں اسے زچ کیا کرتی تھی۔

اس کے چہرے پہ کمال کا اطمینان اور اعتماد ہوتا تھا۔
جو اس نے اب تک کسی لڑکی میں بھی نہیں دیکھا تھا

"سرا ایک بات پوچھوں آپ سے؟"

"ہاں"

"آپ کی نماز اتنی خوبصورت کیسے ہیں؟"

سوال پوچھتے وقت اس کے لہجہ میں ایک طرح کی حسرت محسوس کی جاسکتی تھی

میں کچھ خاص نہیں جانتا۔۔۔ بس سکون کی تلاش۔۔۔ ہر انسان اپنا اپنا " سکون مختلف چیزوں میں ڈھونڈتا ہے، کسی کا سکون پیسہ ہوتا، تو کسی کا شراب اور شباب، کسی کا اپنی گول تک پہنچنا، کسی کا اپنے محبوب ترین شخص سے بات کرنا، یا پھر پسندیدہ کتاب پڑھنا وغیرہ۔۔۔ اور جب میں بیماری سے اٹھا تو مجھے پتا چلا میں اپنی پچھلی زندگی بھول چکا ہوں، جس کے سبب میرے اندر ایک تڑپ سی کسک سی پیدا ہوئی تھی، اور میرے اندر کی کسک مجھے نماز کی جانب لے گئی، جس میں مجھے سکون ملنے لگا، اور میرا سکون نماز "بن گیا

حبہ کو احساس بھی نہیں ہوا کہ کب وہ چلتے چلتے رک چکی تھی، اور اس کا چہرہ پنا پلکیں چھپکائے دیکھ رہی تھی۔

"حبہ صاحبہ"

حبہ جو اسے مبہوت سی دیکھ رہی تھی
 بشار تقی اس کے پیچھے کچھ دیکھتے ہوئے جیسے پریشانی سے کہہ اٹھا اور اگلے ہی
 پل اس کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

حبہ نے مڑ کر دیکھا تو اپنے اطراف سیاہ لباس میں چہرہ چھپائے افراد کو دیکھ وہ
 جتنی حیران نہیں ہوئی تھی

اتنا وہ بشار تقی کو دیکھ ہوئی تھی۔ جو اس کے سامنے ڈھال کے مانند کھڑا تھا
 کیا وہ اس کی پروٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟
 بشار تقی! ہمیں وہ یو ایس بی دو جس میں تم نے گروہ کے متعلق سارا ڈیٹا"
 "جمع کر رکھا ہے

ان میں سے ایک نے اپنی گن بشار تقی کی جانب تانے کہا تھا
 "میں نہیں جانتا تم کیا کہہ رہے ہو"

بشار نے پریشانی سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تھا، جن کی تعداد چھ سات کے
 قریب تھی

باس نے کہا کہ اگر تم نے دے دیا تو ٹھیک ورنہ تمہیں مار دیا جائے، تاکہ یو"
 "ایس بی کار از تم اپنے ساتھ لے کر دفن ہو جاو

وہ کہتا ہوا، اپنی گن کا سیفٹی کیپ ہٹا گیا تھا، جو پہلے ہی سے بشار پہ تنی ہوئی
 تھی۔ اس سے پہلے کے وہ ٹریگر پر دباؤ ڈالتا بشار کے پیچھے کھڑی حبہ نے اسے
 دھکا دے کر سامنے سے ہٹایا تھا،

اور بشار کے ہٹتے ہی حبہ کی ٹانگ پستول کے ہاتھ پہ پڑی تھی جس کے سبب
 پستول اسکے ہاتھ سے دور جا گرا تھا

"کیا تم سے ٹی اے نے کہا نہیں کہ صرف ایک ڈراما کرنا؟"

حبہ نے غصے سے اس کے قریب جاتے ہوئے پوچھا تھا

"کون ہو تم لڑکی؟ جاسوس۔۔؟"

اس نے کہتے ہوئے اپنی جانب بڑھتی حبہ کو ایک زوردار تھپڑ دے مارا تھا

جس کے سبب حبہ کا توازن بگڑا تھا اور وہ زمین پہ جا گری تھی

"! حبہ صاحبہ"

بشار جو حبه کے دھکا دینے پہ زمین پہ الٹا جا گرا تھا، حبه کو پستول گراتے اور کہتے ہوئے نہیں دیکھ پایا تھا، مگر اس نقاب پوش کو حبه کو تھپڑ مارتے ضرور دیکھا تھا جس کے سبب حبه زمین پہ جا گری تھی۔

کیا وہ سب ٹی اے کے آدمی نہیں تھے؟

حبه جو حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی، بشار کے پکار پہ اسے دیکھنے لگی تھی

"اے لڑکی بتاؤ کون ہو تم؟، اور کیا کیا جانتی ہو؟"

وہ آدمی غرا کر کہتا حبه کی جانب بڑھا تھا

"دور رہو اس سے"

تبھی ان کے درمیان بشار آتا ہوا بولا

جسے اگلے ہی پل دوسرے آدمیوں نے درمیان میں سے کھینچا تھا

"چھوڑو مجھے"

دو آدمیوں کے شکنجے میں جکڑا بشار خود کو چھڑانے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے کہہ رہا تھا، جسے دیکھتی حبا اپنے قریب آ کر اکڑ بیٹھتے آدمی کو دیکھنے لگی جس کی صرف آنکھیں نظر آرہی تھی

"بتاؤ گی یا مرو گی؟"

وہ سخت لہجہ میں کہتا اپنا ہاتھ حبا کی جانب بڑھایا تھا، اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ حبا کو چھوتا تبھی گن چلنے کی آواز آئی تھی، اور اس آدمی کے ہاتھ سے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا تھا۔

اس آدمی کی بری طرح تکلیف بھری چیخ و پکار پر دھیان دیئے بغیر وہ سب نئے آنے والے شخص کی جانب متوجہ تھے،

جو سیاہ لباس، سیاہ ماسک اور سیاہ پی کیپ میں ملبوس اس کے ہاتھ میں گن تھا، جس سے اس نے ابھی ابھی شوٹ کیا تھا

اسے دیکھ کر اگلے ہی پل وہ سبھی اس کی جانب دوڑے گئے تھے

جس نے انہیں منٹوں میں دھول چٹایا تھا

"کون ہو تم؟"

حبہ جواب اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور درخت کے قریب کھڑی تھی اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ پیچھے ہٹی پوچھ رہی تھی ساتھ ہی حبہ کی نگاہیں اس کے پیچھے موجود ان پر تھی جو زمین پر آدھ مرے سے پڑے بری طرح کرہا رہے تھے،

وہ شخص ہر گز بھی معمولی نہیں تھا،

جسنے اتنے ٹرینڈ غنڈو کی دھلائی کی۔

"کیا تم مجھے نہیں جانتی؟، جبکہ مجھے ہی ڈھونڈ رہی ہو"

وہ حبہ کی جانب بڑھتے سرد سے لہجہ میں بولا تھا،

حبہ جس کا پشت پیڑ سے جا لگا تھا اس کے کہنے پر اسے غور سے دیکھنے لگی تھی

"ایجنٹ بیوٹی۔۔۔ تمہارے سامنے۔۔"

وہ حبہ کے کان پہ جھک کر با آواز بلند کہہ رہا تھا

"تمہارے سامنے تمہارا اسائنمنٹ موجود ہے،۔۔۔ بیسٹ حاضر ہے"

وہ پیچھے جا کر ایک ہاتھ پھیلاتا اور دوسرے ہاتھ سے کیپ کو نکال کر ہلکا سا جھکتا بولا تھا،

"پھر ملاقات ہوگی، بیوٹی"

وہ کہتا گلے ہی پل وہاں سے گیا تھا

"نا ممکن"

گنگ سی حبہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا،

ساتھ ہی اس کی نگاہ بشار پہ گئی جو گھٹنوں کو زمین پہ ٹکائے بیٹھا بری طرح کانپ رہا تھا،

اس کے ہاتھ میں ٹیبلیٹس کی شیشی تھی جس کا ڈاٹ وہ اپنے کانپتے ہاتھوں سے کھولنے کی کوشش کر رہا تھا، مگر گلے ہی پل پوری شیشی اس کے لرزتے ہاتھوں سے زمین پہ جا گری تھی۔

حبہ کو بشار کو اس طرح دیکھ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ وہ پینک اٹیک کے زیر اثر تھا۔ اگلے ہی پل وہ بشار کے پاس دوڑ کر پہنچتی اس کانچ کی شیشی کو تھامتی اس میں سے ایک ٹیبلٹ نکال کر بشار کے کانٹے ہاتھ پہ رکھ گئی تھی، جس کا چہرہ لہورنگ ہو رہا تھا، وہ بری طرح پسینے میں شرابور تھا۔

بشار کانٹے ہاتھوں ٹیبلٹ کو زبان پہ رکھتے اگلے ہی پل بے جان سا زمین پہ جا گرا تھا

"سر کیا آپ ٹھیک ہے؟"

حبہ پریشان سی بشار پہ جھکی اس کا تکلیف و افیت سے سرخ انگارہ ہوتا چہرہ دیکھ پوچھ رہی تھی

جسے بشار قطعی نہیں سن پایا تھا

"بیٹ حاضر ہے"

اس کے بند آنکھوں کے پیچھے جیسے ایک فلم چل رہی تھی، وہی فائٹ کی فلم جو ابھی کچھ دیر پہلے اس کے نظروں کے سامنے ہوئی تھی،

اور ساتھ ہی بار بار اس کا دماغ وہ لفظ دہرا رہا تھا

جس زندگی میں آپ نہیں ہیں، مجھے وہ زندگی نہیں گزارنی، میں جانتا "

ہوں کہ آپ مجھے بچانے کی کیوں کوشش کر رہی ہیں، اگر میں آپ کی وجہ سے مر گیا تو آپ ہمیشہ ایک گلٹ میں مبتلا رہی گی کہ میں آپ کی وجہ سے مرا، آپ کے دل میں محبت بن کر نا سہی ایک گلٹ بن کر رہی رہوں گا، اہم یہ ہے کہ کسی نا کسی طرح رہوں تو سہی آپ کے دل میں، آپ مجھے بھولے گی تو نہیں

اس نے دیکھا کہ وہ کھائی میں لٹکتے ہوئے اس خوبصورت لڑکی سے کہہ رہا تھا، اور پھر اس نے کھائی کی کھردری مٹی کی دیوار پر پیر مار کر خود کو اس تھامے گئے ہاتھ سے چھڑایا تھا اور اگلے ہی پل وہ گہری کھائی میں گرتا گیا تھا،

نچے اور نیچے

"نہیں موبی۔۔"

لڑکی نے بری طرح چیخا تھا

"!صد فی یوسف"

اگلے ہی پل وہ ہانپتے ہوئے اٹھ بیٹھا تھا

"سر آپ اب کیسے ہے؟"

وہ نسوانی آواز پہ آنکھیں کھول گیا تھا

"اللہ کا شکر ہے آپ ٹھیک ہے"

حبہ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ بولی

"کون ہو لڑکی تم؟"

اس کی سرخ انگارہ ہوتی اجنبی تاثرات والے آنکھوں کو دیکھ حبہ نے حیرت

سے بشار کو یہ کہتا ہوا سنا تھا

"سر کو کیا ہوا؟"

تبھی اپنی پیچھے سے آتی اسٹوڈنٹس کی آواز پہ وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی،

گارڈز اور اسٹوڈنٹس نے بشار کو سہارا دے کر کھڑا کیا تھا

حبہ نے اطراف پہ نظریں ڈالی وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا نجانے کب مار کھا کر ادھ مرے پڑے سبھی غنڈے بھاگ نکلے تھے۔
وہ بشار تقی کو سہارا دے کر لے جاتے گارڈز اور اسٹوڈنس کے پیچھے جانے والی تھی کہ اس کا سیل فون بج اٹھا۔
"بولیں آنٹی"

پاکٹ سے سیل فون نکال کر وہ کان سے لگاتی بولی
"تمہاری موم آرہی ہیں، جلدی سے ہاسٹل پہنچ جاؤ"
وارڈن کہتی سیل فون رکھ گئی تھی
سیل فون کو واپس پاکٹ میں رکھتی اس نے مڑ کر گارڈز کے سہارے جاتے بشار تقی کو دیکھا تھا۔
اور پھر اگلے ہی پل سر جھٹکتی آگے کی جانب چل دی نجانے کس لئے اس کی اسٹیپ موم تشریف لا رہی تھیں؟
مگر جلد ہی اسے پتہ چل گیا تھا کہ اس کی اسٹیپ موم کیوں آئیں؟

تم نے اپنا مستقبل میرے پاس گروی رکھ کر اپنے بھائی کا مستقبل مانگا تھا،"
"تمہیں اپنے وعدے یاد تو ہے نا؟"

ہاسٹل میں موجود اپنے روم کا دروازہ وا کرنے پر اس کی اسٹیپ موم سامنے
تھیں، جس نے اسے دیکھتے ہی پوچھا
"ہاں یاد ہے"

تو پھر اب وقت آگیا ہے کہ تم اپنا وعدہ پورا کرو، میں تمہاری شادی سیٹھ"
جاسم منیر سے کر رہی ہوں، بڑی موٹی رقم دے رہا ہے وہ تم سے شادی
"کرنے کے لئے"

شہناز نے اسے حقارت سے کہتے ہوئے جتایا بھی تھا کہ وہ اسے بیچ رہی تھی،
کیونکہ شہناز اسے تکلیف دینے کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے گنوا تی نہیں تھی

"ڈاکٹر مرحہ۔۔ وہ سوسائٹیڈ پشینٹ۔۔"

وہ جیسے ہی اسٹاف روم سے باہر آئی ایک نرس دوڑ کر آتی اس کے پاس رک کر ہانپتی ہوئی کہہ رہی تھی

لفٹ میں بے ہوش ہونے کے بعد اس کی آنکھ سیدھا اسٹاف روم میں موجود بیڈ پہ آنکھ کھلی۔

کتنی دیر تک تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا تھا اس نے خواب دیکھا تھا یا وہ سب حقیقت تھا،

سخت پریشانی سے وہ اسٹاف روم سے باہر آئی تو نرس کی زبانی سوسائٹیڈ
پیشینٹ متعلق سن کر وہ بری طرح پریشان ہوا اٹھی
"کیا ہوا اسے؟"

"وہ پھر سے سوسائٹیڈ کرنے کی کوشش۔۔۔"
نرس کی بات کاٹ کر مرحہ نے پریشانی سے پوچھا
"کہاں ہے وہ؟"
"ہاسپٹل کے ٹریس پہ"

نرس کی بات سن کر اگلے ہی پل مرحہ لفٹ کی جانب دوڑی گئی تھی
 ٹریس پہ پہنچ کر وہ پیشینٹ اسے ہاسپٹل کے فرنٹ حصے کے منڈیر کے اوپر
 کھڑی نظر آئی

وہ آٹھویں فلور کے ٹریس پہ موجود، اٹھارہ انیس سال کی نہایت دہلی پتلی سی
 لڑکی تھی جس نے ہاسپٹل کا لباس پہن رکھا تھا
 وہی نیچے ہاسپٹل اسٹاف،، فائر بریگیڈ، ریسکو ٹیم اپنے انتظام کے ساتھ
 موجود تھے،

اور مائیک میں اسے وہاں سے پیچھے ہٹ جانے کے لئے کہا جا رہا تھا
 "نور۔۔"

مرحہ یکدم اس کے پیچھے جاتی ہوئی اسے پکارا اٹھی جس پر اس لڑکی نے فوراً
 گردن موڑ کر دیکھا،

اس کا چہرہ سپاٹ، بے حس اور ہر جزبات سے عاری تھا۔
 "میربات سنو۔۔"

مجھے کسی کی بات نہیں سنی، اگر آپ نے قریب آنے کی کوشش کی تو میں "

"بنادیری کئے نیچے کود جاؤں گی

نہیں تم ایسا نہیں کروں گی، میں یہی کھڑی ہو۔۔ بس تم ریلکس "

"رہو۔۔ اور میرا ہاتھ پکڑ کر نیچے اتر آؤ

"آپ کی بیٹی نے ایسا کیوں کیا؟"

"نور میری بچی۔۔"

مرحہ کے پوچھنے پر اس کی ماں کافی دیر تک روتی رہی تھی

اس نے میڈیکل کے انٹرنس ایگزام کی پڑھائی بڑی محنت سے کی، اس "

کے ابو کے دولاکھ اس کے ٹیوشنرز وغیرہ میں لگ گئے، مگر ایگزام کارزلٹ

("اس کے چاہت کے برخلاف آیا اس لئے۔۔

مرحہ کے ذہن میں نور کی امی سے کی ہوئی باتیں یاد آئی تھی ساتھ ہی اس

نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تھا

مجھے زندہ نہیں رہنا ہے، مم۔۔۔ میں مرنا چاہتی ہوں کیونکہ میں اسی لائق "

"ہوں

نور نے مرحہ کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ دھیرے سے کہا تھا

تم کیوں کہہ رہی ہو، ایسا؟، تمہارے پاس پھر سے موقع ہے اٹھ کھڑے "

ہونے کا، پھر سے کوشش کر کے کامیاب ہونے کا، خود کو ثابت کرنے کا مگر

"اگر تم نے سوسائٹیڈ کر لیا تو پھر تمہارے پاس کوئی موقع نہیں ہو گا نور۔۔

یہ سب کہنے کی باتیں ہے آپ مجھے یہ سب لوریاں سنا کر میرے ارادوں "

"سے نہیں روک سکتی

نور جو مرحہ کی بات غور سے سن رہی تھی، اس کی آنکھوں میں اس کی بات

سنتے ہوئے ایک لمحہ کے لئے چمک سا اٹھ کر آیا تھا، مگر اگلے ہی پل وہ ماند پڑا

نور نے کہتے ہوئے ہوا میں آگے پیر بڑھایا تھا

"نہیں نور۔۔"

مرحہ نے حواس باختگی سے چلا کر کہتی دوڑ کر نور کو پکڑنے کے لئے ہوا میں ہاتھ گھمایا تھا

جس کے سبب اس کے ہاتھ میں نور کا ہاتھ آگیا
وہ نور کا ہاتھ پکڑے اسے نیچے گرنے سے بمشکل بچائی ہوئی تھی۔
نیچے یہ منظر دیکھ دہشت کے سبب چیخ و پکار مچی تھی
مرحہ خود نازک سی جان تھی، وہ نور کو کھینچ کر اٹھا نہیں پار ہی تھی بلکہ نور کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے پھسلنے لگا تھا،
اگلے ہی پل اس کا وہ ہاتھ جو رینگ کو پکڑے ہوئے تھا اسے چھوڑ کر مزید نیچے کی جانب جھکتی دونوں ہاتھوں سے اس کا ہاتھ پکڑ گئی تھی۔
اب اگرچہ مرحہ نور کا ہاتھ مضبوطی سے تھام گئی تھی مگر دوسری جانب وہ خود دھیرے دھیرے نیچے کی جانب پھسل رہی تھی، اگلے ہی پل اس کے پیروں نے ٹیریس کو چھوڑا تھا اور ہوا میں بلند ہوئے تھے۔
"نہیں۔۔"

مرحہ کو لگا وہ بھی نور کے ساتھ اب نیچے گرنے والی ہے مگر اس نے نور کو نہیں چھوڑا تھا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مضبوطی سے تھامتی وہ ڈر کر آنکھیں میچ گئی تھی،

مگر تبھی کوئی پیچھے سے اتار بانڈری سے پھسل کر دوسری جانب گرتی مرحہ کا کرپکڑ کر مضبوطی سے تھام گیا تھا،

اور آگے بڑھ کر اپنا دوسرا ہاتھ بڑھا کر نور کو بھی تھاما تھا،
مرحہ نے آنکھیں کھولتے ہوئے گردن موڑ کر دیکھا تو اسے عرش نظر جس نے لمحہ میں جھٹکے سے نور کا ہاتھ پکڑ کر اسے اوپر کھینچ لیا تھا
اگلے ہی پل وہ تینوں ٹیریس کی فرش پہ جا گرے تھے۔
"آپ یہ کیا کرنے کی کوشش کر رہی تھیں؟"

عرش کے پوچھنے پہ روتی ہوئی نور کو سختی سے خود سے لگائے مرحہ نے گیلی ہوتی پلکوں کو اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو سخت پریشان نظر آ رہا تھا۔

کیا آپ اپنے پیشنٹ کو بچانے کے لئے اپنی جان دینے سے بھی گریز نہیں؟
"کرتیں، ڈاکٹر مرحہ آپ کو بھی علاج کی سخت ضرورت ہے
عرش سخت طیش زدہ تھا، جسے مرحہ بس خاموشی سے دیکھی گئی تھی
"! مرحہ میری جان"

عرش مزید کچھ کہتا گلے ہی پل کئی لوگ ٹیریس پہ بھاگتے ہوئے پہنچے تھے
ڈاکٹر رضانے بے ساختہ مرحہ کو پکارا تھا
ڈاکٹر رضا کو دیکھ عرش رخ پھیرتا اپنے چہرے پہ ماسک چڑھایا تھا
"نور میری بچی"

نور کی امی نے روتی ہوئی نور کو مرحہ سے الگ کیا تھا
"بابا۔۔"

مرحہ ڈاکٹر رضا سے لگتی اپنا ضبط کھو بیٹھی
"کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے"
ڈاکٹر مرحہ کو تھکتے ہوئے انہوں نے کہا تھا

"شکریہ ڈاکٹر عرش"

ایک سلگتی نگاہ ڈاکٹر رضا پہ ڈال کر وہ جانے لگا تھا کہ ڈاکٹر رضا کی بات پہ اس کے قدم رکے تھے

"آلویز ویلکم ڈاکٹر"

وہ تلخی سے کہتا ایک نگاہ ڈاکٹر رضا سے لگ کر روتی مرحہ پہ ڈالتا وہ جانے کے لئے پلٹ گیا تھا



ماموں میں ابھی گھر پر ہوں، میں نے فی الحال بشار تقی کی نقل و حرکت پہ "نظر رکھنے کی ذمہ داری ایجنٹ ٹی اے پر چھوڑ دیا ہے، جلدی ہی ادھر سے "چھٹکارا پاتے میں دوبارہ جوئن کر لوں گی

حبہ سیل فون پہ شاہنواز سے مخاطب تھی

" مگر اب اس کی اتنی ضرورت نہیں "

" کیا مطلب ؟ "

شاہنواز کے کہنے پہ وہ چونکی

مطلب یہ کہ ہیڈ سرنے اس کیس کا انچارج کسی اور کو بنادیا ہے، اگر تم "

" جوئن کرتی ہو تو تمہیں اس کے ماتحت میں کر کام کرنا ہوگا

" ہیڈ سر مطلب تراب بھائی نے ؟ "

حبہ نے بے یقینی سے پوچھا تھا

" ہاں، ٹیک کیئر اپنا خیال رکھنا "

" اف لیلی! میں جانتی ہوں یہ تم نے کیا ہوگا "

حبہ کرہاتے ہوئے بڑائی تھی

" اے سنو!، تمہیں مام بلا رہی ہیں "

وہ سوچوں میں الجھی سی تھی کہ تبھی آواز پہ چونکتی ہوئی نظریں اٹھا کر دیکھا
تو سامنے ٹراؤزراور ٹاپ میں ملبوس صاف رنگت کی ایک خوبصورت سی
لڑکی کھڑی نظر آئی جس کے چہرے پہ نخوت طاری تھی،
وہ اس کی اسٹیپ سسٹر تھی۔

ایک سپاٹ سی نگاہ اس پر ڈالتی وہ لاونج کی جانب بڑھ گئی تھی
"مبارک ہو تمہاری شادی ایک امیر بڑھے سے ہو رہی ہیں"
وہ دونوں ساتھ ہی لاونج میں داخل ہوئے تھے،

لاونج میں صوفے پہ شہناز اور مقابل کے صوفے پہ پچاس برس کے
قریب صحت مند سامرد نظر آ رہا تھا، جس کی توند باہر نکلی ہوئی تھی جس
سے وہ مزید بے ڈھپ نظر آ رہا تھا، اس کی نگاہ جیسے ہی ایمن کے ساتھ آتی
حبہ پہ پڑی، اس کے آنکھوں میں جیسے چمک سی دوڑی تھی

اور ایمن نے سیٹھ جاسم منیر کو دیکھ حبه پر طنز کیا تھا، جس نے جیسے اس کی بات سنی ہی ناہو، ایمن جو تاثر حبه کے چہرے پہ دیکھنا چاہتی تھی ناکام سی ہو کر بری طرح بیچ و تاب کھا رہی تھی

"یہ ہے سیٹھ آپ کی ہونے والی بیوی"

بہت ہی پیاری ہے یہ، اس کے لئے تو میں اپنا سب کچھ آپ کو دینے کو تیار "

"ہوں مسز احسن

شہناز کی آنکھوں میں حبه کے لئے شدید نفرت اور تلخی تھی،

سیٹھ جاسم کے حبه کو دیکھتے ہوئے شہناز سے کہا تھا،

جس کی بات سن کر شہناز اور ایمن ہنسنے لگے تھے۔

حبه بہت خوش قسمت ہو تم تو تمہیں تو بہت چاہنے والا شوہر ملا، سیٹھ کو تم "

" پیاری لگ رہی ہو

ایمن نے تضحیک بھرے انداز میں کہا تھا

گھسی ہوئی رنگت کے شلوار قمیض، سر پہ ڈوپٹہ اوڑھے حبہ کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا، وہ نہایت خاموشی سے نظریں جھکائے سن رہی تھی

"یہ کچھ بول کیوں نہیں رہی ہیں"

آپ کی ہونے والی بیوی بڑی گنوں والی ہے، آپ کتنے ہی ظلم و ستم توڑ"

"لے یہ آف تک نہیں کرے گیں"

"واقعی۔۔ میں جلد از جلد شادی کرنا چاہتا ہوں"

شہناز کے کہنے پر سیٹھ جاسم پسندیدہ نظروں سے حبہ کو دیکھتے ہوئے بولا

بلکل سیٹھ صاحب شادی جلدی ہوگی اور وہ بھی نہایت ہی دھوم دھام"

"سے آخر کار پہلی شادی ہے ہمارے گھر کی"

شہناز حبہ کے بے تاثر چہرے کو دیکھتے ہوئے مصنوعی محبت سے بولیں

یہ آپ کا حق ہے مسز احسن، آپ کو جو کچھ درکار ہو آپ مجھ سے چاہ سکتی ہیں"

سیٹھ جاسم منیر اپنا کریڈٹ کارڈ نکال کر سنٹرل ٹیبل پہ شہناز کی جانب

بڑھاتا بولا تھا

"کون ہو لڑکی تم؟"

بشار تقی نے ایسا کیوں کہا تھا؟

حبہ ان سب سے بے نیاز اپنے دماغ میں "آسمانی" کے متعلق سوچ رہی

تھی، جیسے وہاں کسی اور کے متعلق بات ہو رہی ہو

اور۔۔۔ وہ کون تھا؟

"تمہارے سامنے تمہارا اسائنمنٹ موجود ہے،۔۔۔ بیسٹ حاضر ہے"

-----*-----

بشار خاموش سا اپنے ارد گرد موجود لوگوں کا جائزہ لے رہا تھا

جواسے "آسمانی سر" کہہ رہے تھے

پھر جب وہ سب اسے ٹینٹ میں تنہا چھوڑ گئے تب وہ ٹینٹ میں موجود اس
 پیٹنگ تک چلا آیا تھا۔ جو ٹیبل کے اوپر رکھا تھا
 اس پیٹنگ میں کسی خوبصورت سی لڑکی کے چہرے کا صرف ایک حصہ ہی
 پیٹ کیا گیا تھا، جسے وہ اچھے سے پہچانتا تھا۔
 "صد فی یوسف"

وہ دیوانگی کی سی کیفیت میں نہایت ہی نرمی سے اپنی انگلیوں سے اس
 پیٹنگ کو چھوا تھا جیسے وہ پیٹنگ ناہو جیتی جاگتی ہستی ہو۔
 آپ نے ہمیشہ کی طرح مجھے چھوڑ عدن کا انتخاب کیا تھا، مجھے بے وقوف
 بنایا تھا، ہاں صرف آپ ہی ہے جو ایسا کر سکتی ہیں۔۔ مگر اب جانتی ہیں آپ
 ایسا نہیں کر پائیں گیں، اس مرتبہ آپ کو حاصل کرنے سے اور عدن تفتی کو
 جان سے مارنے سے مجھے آپ بھی نہیں روک پائیں گیں۔۔ مگر ایک بات
 سمجھ نہیں آئی کہ مجھے یہ سب آسمانی سرکیوں کہہ رہے تھے؟، پہاڑ پہ سے

گرنے کے بعد میرے ساتھ کیا ہوا تھا؟، مجھے یاد کیوں نہیں آرہا ہے آخر

"کچھ؟۔۔ نعمان میرا پی اے کہاں ہوگا اس وقت؟

وہ تصویر سے بات کرنے کے بعد اب خود سے بڑبڑا رہا تھا

"میرا سیل فون"

وہ جیب ٹٹول رہا تھا کہ اس کے ہاتھ نے پاکٹ میں موجود سیل فون کو

محسوس کیا تھا۔ سیل فون پاکٹ سے نکال کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا

کیونکہ سیل فون نیا تھا۔ اس کے انگلی کا لمس پاتے ہی سیل ان لاک ہوا تھا

"نووے۔۔"

اس کی نگاہ جیسی ہی اسکرین پہ موجود تاریخ پہ گئی جیسے اس کا سربری طرح

چکرایا تھا،

اس کی آخری یادداشت جس سال کی تھی اس سے تین سال آگے کی

تاریخ تھی، وہ آخر پچھلے تین سال سے کہاں تھا؟

کیا کرتا رہا تھا؟

اسے سب یاد کیوں نہیں تھا؟

اگر اس پہاڑی سے گرنے پر اس کی یاداشت چلی گئی تھی، تو اب جب اس کی یاداشت واپس آچکی تھی تو وہ پچھلے تین سال کو کیسے بھول گیا تھا؟ اور کیوں؟

آخر یہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا؟

نا سمجھ آتی باتوں کے سبب وہ کئی لمحے تک سر پکڑ کر بیٹھا رہا تھا، اس کے تین سال صد فی یوسف کے بغیر ذائع ہو گئے تھے وہ جتنا افسوس کرتا کم تھا۔

اسے جلد از جلد اپنے پی اے سے کانٹیکٹ کرنا تھا،

اس نے سیل فون پہ نعمان کا نمبر ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر ایک بھی چیز اس کے کام کی نہیں نکلی تھی،

اگلے ہی پل وہ بیک ڈور کا لاک کھول کر ٹینٹ سے باہر نکل آیا تھا۔

اسے شہر جا کر نعمان سے ملاقات کرنی تھی تاکہ حالت کو جان سکے

-----*-----*

"اے کون ہو تم اور اندر کیسے آئے؟"

اپنے آفس میں بیٹھے نعمان نے سیاہ پی کیپ گوگل اور ماسک میں چہرہ
چھپائے شخص کو دیکھ پوچھا

جس نے اگلے ہی پل گوگل، ماسک، کیپ اتار کر ٹیبل پہ رکھنا شروع کیا
"سر آپ؟"

اس کا چہرہ دیکھ نعمان بے ساختہ چیئر سے اٹھ کھڑے ہوا تھا
میں نے آپ کو کہاں نہیں ڈھونڈا تھا، آپ کی ایڈاپٹیڈ فیملی نے بھی کچھ "
"عرصے تک آپ کو ڈھونڈا تھا

نعمان حیرت سے اسے دیکھ کہہ رہا تھا

کیونکہ انہیں میری ضرورت تھی، مجھے اپنے دوستوں اور دشمنوں کی خبر"

"دو"

بشار چیڑپہ بیٹھتے ہوئے بولا

"صدفی یوسف، عدن تقی، درہ زیلہ اور۔۔۔ محمد خان ملک سے باہر ہے"

"میرا سوتیلا بھائی زندہ ہے"

نعمان کی آخری بات سن کر بشار نے چونکتے ہوئے پوچھا

"ہاں، مارسیا تقی اور فوزان ذوالکفل البتہ شہر میں موجود ہے"

"وہ میرے کام کے نہیں"

نعمان کی بات سن کر وہ بے زاری سے بولا

اور آپ کی والدہ آج کل پریشان ہے کیونکہ ان کے ہسبنڈ سیٹھ جاسم منیر

"تیسری شادی کی تیاری کر رہا ہے

ان کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے انہوں نے مجھے اور ڈیڈ کو اس شخص کے"

"لئے چھوڑ دیا تھا، جو انہیں آج چھوڑ رہا ہے

اپنی ماما کے متعلق سن کر وہ تلخی سے بولا
"آسمانی کے متعلق معلومات اکھٹی کرو"

وہ کہتا نعمان کے سامنے موجود باکس جس میں ویزٹنگ کارڈز رکھے تھے
اس میں سے ایک ویزٹنگ کارڈ نکال کر پاکٹ میں ڈالتا آفس سے نکل آیا
تھا۔



تم نے کچھ سنا آج تحشم اتنی رہنما فردوس کے ساتھ نہیں ہیں اس لئے "
"سرفراز کی گینگ رہنما فردوس کا راستہ روک کر اسے سبق سیکھا رہی ہے
وہ لڑکی رہنما فردوس کے کلاس میٹ تھی،
جس نے دوسری لڑکی جس کا نام اقصیٰ تھا اس سے کہا

یہ تو مزید ارباب ہے، بہت اتراتی ہیں نا وہ رہنما فردوس چلو آج اس کا"
گھمنڈ ٹوٹے دیکھے، بنا تحشم کے وہ کچھ بھی نہیں آج وہ خود بھی جان جائیں
"گی، کہاں ہے وہ؟

اقصیٰ نے جلتے ہوئے کہا تھا،

کیونکہ وہ پوزیشن جو رہنما فردوس کو یونی میں حاصل تھی، وہ خود اس کے
خواب دیکھا کرتی تھی، ساتھ ہی تحشم اتقی کے بھی جس پر رہنما فردوس
کسی لڑکی کا سایہ بھی نہیں پڑنے دیتی تھی

یونی کے پچھلے حصے میں جہاں سی سی ٹی وی کیمرہ نہیں ہے، سارے"

"اسٹوڈنٹز وہی ہیں

"تو پھر چلو"

اس لڑکی کی بات سن کر اقصیٰ نہایت جوش سے یونی کے پچھلے حصے کی
جانب بڑھ گئی

پوری یونی تحشم کی اصلیت جانتی تھی، سوائے رہنما فردوس کے کہ تحشم رہنما فردوس کے سامنے جیسا پریسٹنڈ کرتا تھا وہ ویسا نہیں تھا۔ مگر پھر بھی کسی میں ہمت نہیں تھی کہ رہنما فردوس سے جا کر تحشم کی اصلیت کہہ ہی دے یا یہ کہہ دے کہ رہنما فردوس کی پاور کے پیچھے تحشم کا ہاتھ تھا

یونی کے پچھلے حصے میں جہاں بڑا سا پلے گراؤنڈ موجود تھا وہاں دو گروہوں کا تصادم ہو رہا تھا، ایک گروہ سرفراز کی تھی جس میں سات سے آٹھ افراد موجود تھے اور دوسری گروہ رہنما فردوس اور اس کی اکلوتی دوست شہوار تھی۔

اور اطراف میں اسٹوڈنٹس کی بھیڑ جمع ہو رہی تھی، جن میں سے کئی تو رہنما فردوس کی شکست دیکھنے کے لئے جمع ہوئے تھے "دیکھو تو آج لنگوروں کے بھی پر نکل آئے"

رہنما فردوس سرفراز کے راستہ روکنے پر طنزیہ انداز میں بولی جس پر وہ سبھی
تلملا اٹھے تھے،

اور شہوار نے بے ساختہ اپنی پیشانی پہ ہاتھ مارا تھا

"راہی تم نے پھر سے محاورے کی ٹانگ توڑی"

"میں ٹانگ نہیں توڑتی ہوں، سیدھا دشمنوں کے گردن اڑا دیتی ہوں"

رہنما فردوس ہاتھ سے اپنی گردن کی جانب اشارہ کر کے سرفراز سے بولی
تھی

لیڈی رہنما فردوس آپ کی وہ تلوار کہاں ہے؟، جس سے آپ گردن
اڑاتی ہیں، کہی ار طغرل غازی کے کاسٹ کے لئے آپ سے ادھار تو نہیں
لے لیا گیا؟

سرفراز کے گروہ سے کسی نے ہانک لگائی تھی۔

جس پر سبھی ہنسنے لگے تھے

"اس کی یہ جرات کہ لیڈی ڈان کا مذاق اڑائے"

رہنما فردوس غرا کر کہتی آگے کی جانب بڑھی تھی کہ شہوار اس کا بازو پکڑ کر روک گئی تھی وہ شدید پریشان تھی،
تختم آج یونی میں نہیں تھا نجانے رہنما فردوس کے ساتھ وہ سب کیا کرنے والے تھے؟

رہنما فردوس! جب تک تم گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مجھ سے معافی نہیں"
"مانگوں گی، تب تک تمہیں معافی نہیں ملے گی
معافی کون مانگے گا تم کدھوں سے؟۔۔ کیا میں؟۔۔ کہی چرس سے نشہ تو"
"نہیں کرنے لگ۔ گئے تم؟
سرفراز کے کہنے پر وہ غرائی تھی

میں تو کہہ رہی ہوں جیسا سرفراز کہہ رہا ہے ویسا ہی کرو، اور پھر ہم چلتے"
"بے

تم رہنما فردوس کی دوست ہو شہوار تم سے اس بزدلی کی توقع نہیں تھی"
"مجھے

رہنما فردوس شہوار کی بات سن کر اسے گھور کر بولی تھی،

جس پر شہوار بری طرح جھلس اٹھی تھی

میں پھر کہہ رہی ہوں، راہی! کہ تم ارطغرل غازی کے ڈرامے ذرا کم ہی"

دیکھا کرو، ہر وقت مار کٹائی کی بات کرتی رہتی ہو، جانتی ہوں یہ جو پوری

یونی جمع ہو کر مزے سے یہ شودیکھ رہے ہیں اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے

کہ وہ آج تمہاری شکست دیکھنا چاہتے ہیں، کیونکہ تم پوری یونی کو اپنا دشمن

بنائے رکھا ہے، کیونکہ ہر دوسرے بندے کے معاملے میں ٹانگ اڑاتی

"رہوں گی تو ایسا ہی ہونگنا

کسی مہمان ہستی نے کہا ہے کہ عظیم انسانوں کے دو دشمنوں کی تعداد بھی"

"عظیم ہوتی ہیں

شہوار کے دانت پیس کر کہنے پر رہنما فردوس نے کہا

"اور وہ مہمان انسان کون ہے جس نے ایسا کہا؟"

"دالیڈی ڈان رہنما فردوس اور کون؟"

رہنما فردوس گردن اکڑا کر کہتی شہوار کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑا کر سرفراز کی جانب متوجہ ہوئی تھی

سرفراز جو کہ گدھوں کا سردار ہے، اگر اب تم میرے سامنے گھٹنوں کے "بل بیٹھ کر معافی مانگو گے تو تبھی میں تمہیں اور تمہارے گدھوں کو معاف کروں گی، کیونکہ میں نہایت ہی رحمدل ہوں

رہنما فردوس کے کہنے پر سرفراز کا غصہ بڑھا تھا اور شہوار بے ساختہ کرہائی تھی۔ اب واقعی رہنما فردوس کے سامنے اس کی خود کی حقیقت آشکار ہونے والی تھی۔

-----*-----

وہ ایک بڑا سا ہال تھا، جو تہہ خانے میں موجود تھا، جو اندھیرے میں ڈوبا تھا، وہاں صرف ایک زرد رنگ کا بلب روشن تھا جو کرسی پہ بندھے شخص کے

چہرے پہ لٹک رہا تھا، اس کی روشنی صرف کر سی پہ بندھے شخص کو احاطہ کئے ہوئے تھی، جس کی روشنی یقیناً اس شخص کو اذیت دے رہی تھی، جس کے سبب وہ سختی سے آنکھیں میچیں ہوئے تھا، اور اذیت سے کرہا رہا تھا

"تو تم مجھے وہ ڈاکمینٹس دے رہے ہو"

ایک سفاک سی آواز تہہ خانے میں گونجی تھی،

جو اندھیرے میں نظر نہیں آ رہا تھا

"میں مر جاؤں گا مگر تمہیں نہیں دوں گا"

وہ شخص کر رہاؤں کے درمیان نہایت مضبوطی سے بولا

بلکل تم مرو گے بھی مگر مرنے سے پہلے وہ ڈاکمینٹس میرے حوالے

"کرو گے"

اس کی سفاک اور ٹھنڈے لہجہ پہ اس شخص کے اندر جیسے خوف سے کپکپی

سی دوڑی تھی،

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اسے اب نجانے کتنے ہی دردناک اذیتوں سے گزرنا ہوگا

"باس۔۔"

تبھی تہہ خانے کے فرش پہ قدموں کی آواز گونجی اور کسی نے اسے سہمی ہوئی آواز میں پکارا تھا

"کہو کیا بشارت تھی سے یو ایس بی لے آئے"

"بب۔۔ باس وہ کہہ رہا تھا کہ۔۔ وہ نہیں جانتا"

"تو پھر تم اسے مار آئے ہو گے"

وہ اپنے قدم دھیرے سے اٹھاتا اس تک جاتے ہوئے پوچھا

باس۔۔ ہم اسے مار نہیں سکے کیوں کہ وہاں کوئی تیسرے نے مداخلت"

"کر کے اسے بچا لیا تھا"

کارندے نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا

"تم کہہ رہے ہو تم اپنے کام میں ناکام رہے"

اس کی سفاک آواز پہ اس کے تمام آدمیوں کے اندر خوف کی لہر ڈوبی تھی
 "ب۔۔۔ باس۔۔۔ مجھے ایک موقع۔۔۔"

"موت کسی کو دوسرا موقع نہیں دیتی"

اس کی بات کا ٹٹا اپنے پاکٹ سے پستول نکال کر اس کی پیشانی پہ رکھ کر اس
 نے ٹریگر دبا دیا تھا۔

لمحہ میں وہ شخص اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا،
 ہر ناکام ہوئے بندوں کے لئے اس کی سزا موت کے سوا کچھ نہیں ہوتی تھی
 جو زندوں کے لئے عبرت ہوتی تھی کہ انہیں یا تو اپنے دیئے گئے کام کو
 مکمل کرنا تھا یا پھر موت کو گلے لگانا۔۔۔

سرفراز جو کہ گدھوں کا سردار ہے، اگر اب تم میرے سامنے گھٹنوں کے
 بل بیٹھ کر معافی مانگو گے تو تبھی میں تمہیں اور تمہارے گدھوں کو معاف
 کروں گی، کیونکہ میں نہایت ہی رحمدل واقع ہوئی ہوں

رہنما فردوس نے نہایت سنجیدگی سے یہ کہنے کی کوشش کی
تمہیں آج میں سبق سیکھا کر ہی رہوں گا کہ ہر کسی کے کام میں ٹانگ "
"نہیں اڑایا کرتے

اس کی بات سن کر سرفراز غرا کر بولا
"لیکن میری تو فیورٹ ہابی ہے، ٹانگ اڑا کر لوگوں کو گرانے کی "
رہنما فردوس اسے دیکھتی معصومیت سے بولی
"اسے پکڑ کر زور زبردستی گھٹنوں کے بل بٹھاؤ "
سرفراز کے کہنے کی دیر تھی دو لڑکے دانت کچکچاتے ہوئے آگے بڑھے
تھے،

جنہیں دیکھ رہنما فردوس گھبرائی سی تھی،
اب کچھ بھی کہے وہ تھی تو صرف باتوں کی غازی، مار کٹائی کی وہ صرف
دھمکیاں دیا کرتی تھی۔

چھپلی مرتبہ ایک مکے سے اس نے لڑکوں کو فرش نشین کر دیا تھا،

مگر سچ پوچھو تو اسے خود پر بالکل بھی بھروسہ نہیں تھا

ان کے قریب آنے پر گھبراہٹ میں مبتلا رہنما فردوس کا ہاتھ غیر ارادی طور پر ہوا میں چلا تھا،

جو دائیں جانب والے نے تھپڑ کی صورت میں وصول کیا تھا اور اگلے ہی پل اس تھپڑ کے سبب وہ قلابازیاں کھاتا زمین پہ جا گرتا نظر آیا۔

یہ منظر دیکھ پوری یونی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑیں تھیں۔

جن میں رہنما فردوس خود بھی شامل تھی، جو کبھی اپنی ہتھیلی کو دیکھتی اور

کبھی زمین پہ پڑے لوٹ پوٹ کر کرہاتے لڑکے کو جسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ

اس کا جبر اہی ٹوٹ گیا ہو، کیونکہ وہ اسی طرح گال پہ ہاتھ رکھے ہوئے کرہا

رہا تھا۔

"یہ کیسے کیا تم نے راہی؟"

شہوار تو کئی مرتبہ اپنی آنکھیں حیرت کی شدت سے مل چکی تھیں

"میں نے کہا تھا کہ میں لیڈی ڈان ہوں، اب کس کو دھول چاٹنی ہے؟"

رہنما فردوس کا اعتماد لوٹ آیا تھا جواب پہلے سے بھی زیادہ تھا،
آواز میں رعب سمائے اس نے بھرپور کسی ولن کی ایکٹنگ کرنے کی کوشش
کی

"ایک لڑکی کو بھی نہیں پکڑ سکتے تم لوگ؟"

سرفراز نے بری طرح بھنا کر اس دوسرے لڑکے سے کہا جس نے اپنے
ساتھی کی درگت دیکھ قدم پیچھے کر لئے تھے،
سرفراز کے لعن طعن پہ اس نے سہمے ہوئے انداز میں رہنما کی جانب پیش
قدمی کی تھی،

اور اس مرتبہ اس لڑکے پہ رہنما فردوس نے اپنی بند مٹھی کا زور بھرپور
طریقے سے آزمایا تھا

اور وہ دوسرا لڑکا پہلے والے سے زیادہ تکلیف سے کرہاتا نظر آیا۔

"اور کون ہے تم میں مائی کالال اور باپو کا پیلا؟"

رہنما فردوس ان کی جانب بڑھتی ہوئی غرائی تھی

اسے اپنی جانب غصے سے بڑھتا دیکھ سرفراز سمیت سبھی گھٹنوں کے بل بیٹھے تھے،

"ہمیں معاف کر دیں لیڈی رہنما فردوس"

سرفراز کے ساتھ سبھی نے کورس میں گڑ گڑا کر معافی مانگی

جسے دیکھ یونی کے اسٹوڈنس نے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا

میں لیڈی ڈان رہنما فردوس ہوں، آئندہ اگر تم میں سے کوئی۔۔ یا تم " سے کسی نے۔۔

رہنما فردوس نے پہلے سرفراز اور اس کے گنگ ممبرز کی جانب شہادت کی

انگلی اٹھا کر تنبیہ کی اور دوسری مرتبہ وہ انگلی ارد گرد کھڑے یونی کے

اسٹوڈنس کی جانب گھمانے لگی

۔۔۔ مجھ سے پنگا لینے کی کوشش کی تو تم سبھی کو ان کی طرح دھول چاٹنا"

"ہوگا"

وہ کہتی اپنے پیچھے ابھی تک کرہا رہے لڑکوں کی جانب اشارہ کر کے کہنے کے بعد ایک ایک کی جانب انگلی ہلا کر اشارہ کرتی بڑی شان سے آگے بڑھ گئی

"آپ تو واقعی کمال نکلی"

بھیڑ سے نکلتے ہی تحشم نظر آیا تھا جس کے چہرے پہ ہمیشہ کی طرح متاثر کن تاثرات سجے تھے

"یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے"

رہنما فردوس اتر کر کہتی آگے بڑھ گئی تھی

"مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ ان سب کے پیچھے کہی نا کہی تم ہو"

شہوار تحشم کے قریب رکتی اسے مشکوک نظروں سے گھورتی بولی

بھائی میں نے سنا ہے آج رہنما فردوس یونی اکیلی آئی ہے، وہ تحشم اس ("

"کے ساتھ نہیں ہے"

سرفراز اپنے گینگ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اس کا ایک بندہ دوڑ کر آتے ہوئے
بتانے لگا تھا، جسے سن کر سرفراز کی آنکھوں میں چمک سی دوڑی تھی
"چلو آج موقع مل ہی گیا ہے رہنما فردوس کو سبق سیکھانے کا۔"

وہ فوراً اپنے گینگ کے میمبرز کے سامنے کھڑے ہو کر کہہ رہا تھا،
گینگ کے ممبرز بھی خوش ہو کر سن رہے تھے کیونکہ وہ سب ناک تک
رہنما فردوس سے عاجز آچکے تھے، مگر تحشم کے خوف سے اسے آف تک
نہیں کہہ سکتے تھے

-- آج وہ سیکھ ہی جائے گی کہ سرفراز کے معاملات میں ٹانگ نہیں
"اڑایا کرتے"

سرفراز پورے جوش سے کہہ رہا تھا، اور میمبرز جو سرفراز کی بات خوش
ہو کر سن رہے تھے، مگر اس کے پیچھے کسی کو آکر رکتے دیکھ ان کا چہرہ فق ہوا
تھا

کیا ہوا تم لوگوں کا چہرہ ایسا کیوں ہو گیا ہے جیسے کسی بھوت کو دیکھ لیا " ہے؟

سرفراز نے حیران ہو کر پوچھا تھا اور تبھی کسی نے اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا تھا

"اے تو جانتا ہے کس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا ہے؟"

سرفراز غرا کر کہتا مڑا تھا مگر سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ جیسے اس کے بھی چودہ طبق روشن ہوئے تھے

وہ خوفزدہ ہو کر کئی قدم پیچھے ہٹا تھا

"کیا کہہ رہے تھے آپ سرفراز بھائی؟"

جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑے معصوم چہرے والے نے نہایت ہی پیار سے پوچھا تھا

"مم۔۔ معاف کر دو بھائی مجھے۔۔"

سرفراز ہکلا کر بولا

بلکل سرفراز بھائی آپ کی معافی قابل قبول ہے مگر ایک شرط پر کہ آپ
"اپنے ارادے پہ ضرور عمل کرے گے
نہیں کروں گا، کبھی نہیں کروں گا، آئندہ میں لیڈی ڈان کے بارے میں
"سوچوں گا تک نہیں
سرفراز گڑ گڑا کر کہہ رہا تھا
اس کے گینگ ممبرز خوف سے خشک ہوتے حلق کے ساتھ سین ملاحظہ
کر رہے تھے
"اگر تم نہیں کروں گے تو تمہیں معافی نہیں ملی گی"
اگلے ہی پل تحشم کے چہرے کے تاثرات کے ساتھ لہجہ بھی بدلہ تھا
جسے دیکھ سرفراز کی آواز بھی حلق میں گم ہوئی تھی
تم لیڈی ڈان کے پاس سبق سیکھانے کے لیے ضرور جاؤں گے، مگر سبق
"سیکھ کر آؤ گے"

تحشم سرفراز کے کاندھے ہاتھ رکھ کر تھپتھپاتے ہوئے جیسے تنبیہ کرتے ہوئے بولا

"جیسا تم کہو گے میں صرف وہی کروں گا"
سرفراز نے فوراً کہہ کر اپنی جان جیسے بچائی تھی
"گڈ۔۔"

سرفراز سے کہنے کے بات ایک تنبیہ نگاہ اس کے گینگ میمبر زپہ بھی ڈالی
(تھی، جو اس سے وہی کہہ رہے تھے جو سرفراز نے کہا تھا

بچھلی بات یاد کرتا تحشم شرارت سے مسکرا کر آنکھ مارتا آگے بڑھ گیا تھا
ٹھہر کی کہی کا، اپنے بے بی فیس کا فائدہ اٹھا کر راہی کو بے وقوف بناتا"
"رہتا ہے، جس دن پتا چلانا اس سر پھری کو تب دیکھوں گی میں تمہیں
شہوار رہنما فردوس کے ساتھ چلتے چہرے پہ معصومیت سجائے رہنما
فردوس سے بات کرتے تحشم کو دیکھ دانت پیس کر بڑبڑائی تھی

-----*-----*

"تم ٹھیک ہو؟"

ڈاکٹر رضانے آفیس میں داخل ہوتے ہوئے چیئر کی بیک سے ٹیک لگائے

مرحہ سے پوچھا

"ہاں"

وہ ایک لفظی جواب دے کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"کہاں جا رہی ہو؟"

انہوں نے اس کا زرد چہرہ دیکھ پریشانی سے پوچھا

"نور کے پاس"

"ٹھیک ہے"

وہ جیسے اس زرد چہرے کی وجہ جان گئے تھے تبھی اسے روک نہیں پائے

"بابا"

وہ کچھ قدم چلی تھی کہ مڑ کر انہیں پکارا اٹھی

"کیا ہوا بیٹا؟"

بابا کیا آپ علاو دین، جیسمین یا جادوئی چراغ کے بارے میں کچھ جانتے ہیں

"کیا تم فیری ٹیل کی اسٹوری کے بارے میں پوچھ رہی ہو؟"

مرحہ کے سوال پہ انہوں نے حیرت سے پوچھا

"فیری ٹیل؟"

ہاں بچوں کی کہانیاں، یقیناً تم نے بھی اسے اپنے بچپن میں پڑھا ہوگا، ویسے

"میری ڈاکٹر بیٹی یہ کیوں پوچھ رہی ہیں؟"

"بابا اس نے مجھ سے اس کے متعلق پوچھا تھا"

ڈاکٹر رضا کے خوش مزاجی سے پوچھنے پر وہ دھیمے سے بولی

"کس نے؟"

ڈاکٹر رضا کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے

"اسی شخص نے بابا"

وہ ان کی جانب دیکھتی بولی

"کیا اس نے دوبارہ تم سے ملاقات کی؟"

"نن۔۔۔ نہیں۔۔۔"

نجانے کیا تھا ڈاکٹر رضا کے لہجہ اور چہرے پہ کہ خوفزدہ ہوتی فوراً منع کر گئی تھی

تم تب کی باتوں کو ابھی تک دماغ سے نکال نہیں پائی، وہ یقیناً کوئی پاگل "

"تھا، اس کے متعلق مزید مت سوچو

ڈاکٹر رضا کے ہلکی سختی لئے لہجہ پہ وہ تھوک نگلتی اثبات میں سر ہلاتی آفیس

سے نکل آئی تھی

-----*-----

"مجھے بشارتقی ہر حال میں چاہئے زندہ یا مردہ ورنہ۔۔"

نیم اندھیرے تہہ خانے میں وہ سرد سی آواز کافی ڈراؤنی محسوس ہوتی تھی جسے سن کر اس کے بندوں کے رگوں کا خون جیسے جمنے لگا تھا مگر تبھی تہہ خانے میں دوسری گنگنائی آواز گونج اٹھی تھی

This night is cold in the kingdom

یہ رات مملکت میں)

(سرد ہے

I can feel you fade away

میں آپ کو ختم ہوتے محسوس کر سکتا)

(ہوں

Don't cut me down

(مجھے)

(نیچے مت کاٹنا)

Throw me out

(

(مجھے باہر پھینک دو)

Leave me here to waste

(مجھے یہاں برباد کرنے کے لیے)

(چھوڑ دو)

"بیٹ۔۔۔"

سبھی کی سانسیں جیسے رکی تھی

وہ دوسرا ہیولہ جو حال میں تہہ خانے میں ظاہر ہوا تھا، تہہ خانے میں آنے

سامنے رکھی دو چیزیں میں سے ایک پہ جا بیٹھا تھا

"تو تم آخر کار آہی گئے؟"

پہلے والے ہیولے کی سرد آواز میں جیسے دلچسپی سی گھلی تھی،

وہ خالی کر سی پہ جا بیٹھا تھا،

Zubi Novels Zone

I once was a man with dignity and grace

میں ایک بار وقار اور فضل والا آدمی

(تھا۔)

Now I am slipping through the cracks

Click On The Link Above To Read More Novels / [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

اب میں دراڑوں سے پھسل رہا)
(ہوں)

Of your cold embrace
(

(تیرے سرد گلے سے



So please, please
Could you find a way to let me down
slowly

تو براہِ کرم، کیا آپ مجھے آہستہ آہستہ نیچا دکھانے کے لیے کوئی راستہ)
(تلاش کر سکتے ہیں

مگر اس کا جواب دیئے بنادو سراہیولہ بدستور گنگنا تارہا تھا

"اچھا گالیتے ہو، میں نے سنا تھا کہ تمہاری یاداشت چلی گئی تھی "

پہلے والے نے اس کے خاموش ہوتے ہی ایک مرتبہ پھر سوال کیا اس کے

لہجہ میں دلچسپ بدستور موجود تھی،

اس نے آنکھیں سکیریں ہڈی میں چہرہ چھپائے اس دوسرے ہیولے کو

دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا

"اسی لئے تم مجھے مارنا چاہتے تھے ڈیوڈ؟"

اس دوسرے ہیولے نے اپنے سر کو اٹھائے ٹھنڈے لہجہ میں پوچھا

تم جانتے ہو گینگ کا اصول کیا ہے، جبکہ تمہارے پیچھے ناصر ف ملکی بلکہ "

غیر ملکی ایجنٹس، اور مختلف ایجنسی تک پڑی ہوئی ہے تاکہ تم سے گروہ

کے متعلق انفارمیشن نکال سکے، اور تم اپنی یاداشت گنوا بیٹھے تھے تم اس

بھولی یاداشت کے ساتھ ہمارے لئے خطرے کے سوا کچھ نہیں تھے، مجھے

یقین ہے اگر تم میری جگہ ہوتے تو یہی کرتے، مگر خیر تم واپس لوٹ کر
 "آچکے ہو تمہارا خیر مقدم میں دل سے کرتا ہوں میرے دوست موبی
 ڈیوڈ کھڑے ہوتا اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے اپنے سر دلہجہ میں
 بولا

"یہاں امن میں تم کیا کر رہے ہو؟"

موبی اس کے بڑھے ہاتھ کو ایک لمحہ دیکھ اگلے ہی لمحہ اپنے ہاتھ سے ملاتے
 ہوئے ناپسندیدگی سے پوچھا
 "یہاں کچھ کام تھا مجھے۔۔"

ڈیوڈ نے کہتے ہوئے گردن موڑ کر زرد بلب کے نیچے ابھی تک افیت سے
 کرہاتے شخص کو گردن موڑ کر دیکھتے ہوئے کہا
 "اور بیگ بی نے مجھے تمہاری ذمہ داری بھی سوپی تھی"

اب میں ٹھیک ہو چکا ہوں، اس لئے تمہاری یہاں مزید ضرورت نہیں،"
 "بنا وقت ذائع کئے یہاں سے دفع ہو جاو

موبی سرد سے لہجہ میں کہتا جانے کے لئے پلٹ گیا تھا
 ہاں چلا جاؤں گا، تم نہیں تھے تو بھی یہاں کا کام برابر بالکل ٹھیک چلتا رہا"
 تھا، بس بیگ بی کو گروہ کے متعلق تشویش تھی کہ کہی تم یو ایس بی اپنے
 "ملک کے کسی خدمت گار کو نا تھما دو

ڈیوڈ کی بات سن کر موبی رکا تھا
 تو میرا انتخاب صحیح تھا، میرے نا ہونے پر بھی الحیات ہاسپٹل میں ہونے "
 "والے تمام گھپلوں کو اس نے سنبھالے ہوئے تھا، گڈ
 "یہ تو ظاہر ہے، ویسے وہ کون تھا؟"
 ڈیوڈ نے اپنے مخصوص سرد لہجہ میں پوچھا

-----*-----

"ڈاکٹر آرگن ڈیلیور کے لئے تیار ہے"

ڈاکٹر ساجد روم میں داخل ہوتا سامنے چیر پہ بیٹھے شخص سے بولا،
 جو لیپ ٹاپ پہ جھکا تھا
 "گڈ۔۔"

ڈاکٹر ساجد کی بات سن کر وہ لیٹ ٹاپ سے سر اٹھاتا اپنے آنکھوں پہ موجود
 نظر کے چشمے کو اتار کر ٹیبل پہ رکھتا بولا
 "آج رات ہی ڈیلوری کرنی ہے، تم رات ہاسپٹل میں روگے اور خود ڈیلور"
 "کروگے کیونکہ آج مجھے کچھ ضروری کام ہے
 "اوکے ڈاکٹر"

"اور ہاں محتاط رہنا کیونکہ آج رات مرحہ کی بھی ڈیوٹی ہے"
 "آپ بے فکر رہئے ڈاکٹر رضا"

ڈاکٹر ساجد کہتا آفس روم سے باہر نکل گیا تھا

-----*-----*

رات گیارہ بجے لہج اور عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر وہ ہاسپٹل کاراؤنڈ لگانے کے لئے اسٹاف روم سے باہر نکل آئی تھی،
جنرل وارڈ میں وہ راؤنڈ لگا کر نکلی تھی اب اس کے قدم نور کے کمرے کی جانب تھے،

روم کے دروازے کے سامنے اس کے قدم رکے تھے کیونکہ اندر سے نور کی امی کی منت بھری آوازیں آرہیں تھی
"نور بیٹا کچھ تو کھا لو تمہیں دوائی بھی لینی ہے"

"مجھے کچھ نہیں کھانا، مجھے ٹھیک نہیں ہونا، مجھے اب ذندہ نہیں رہنا"
نور کی ناراضگی اداس اور ناامیدی بھری آواز پہ وہ کمرے میں داخل ہوئی
تھی

نرس بھی وہاں موجود تھی، جو اسے دیکھ انجیکشن کی سرینج کی جانب اشارہ کر گئی تھی، کہ وہ یہاں انجیکشن دینے کے لئے آئی تھی،

جس مرحہ مسکرا کر سر ہلاتی نور کی امی کی جانب متوجہ ہوئی
"مجھے دیں"

وہ مسکرا کر کہتی نور کی امی سے سوپ کا باؤل تھام گئی تھی
نور اسے دیکھ کر ایک لمحہ کے لئے ٹھٹکی تھی مگر اگلے ہی پل وہ کروٹ بدل
کر آنکھیں موند گئی تھی

تمہاری طرح ہی ایک پیاری سی لڑکی نے بھی انٹرنس ایگزام کریک
"کرنے کی کوشش کی تھی۔۔"

مرحہ نور کے قریب موجود اسٹول پہ بیٹھتی ہوئی دھیرے سے کہنا شروع
ہوئی تھی، اس کی آواز سنتی نور نے زور سے آنکھیں میچا تھا

۔۔ مگر وہ اس میں کامیاب نہیں ہو پائی، جس کی وجہ سے اس نے اپنی
"حالت تمہاری طرح ہی تباہ کر لی تھی۔۔"

مرحہ بھاپ اڑتے سوپ کے باؤل میں اسپون کو گھوماتی کہہ رہی تھی اس
کی نگاہیں باؤل کے اندر ہی بھاپ پہ جمی تھی۔

مرحہ کی باتیں سنتی نور نے اب کی مرتبہ دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولیں
تھی

-- اس کی ماما سے اس کی حالت دیکھی نہیں گئی تھی، تو انہوں نے کچن "
میں موجود گیس کے تین چولہوں پہ پانی ابلنے کے لئے رکھ دیئے ایک میں
انہوں نے آلو ڈالا، دوسرے میں انڈا اور تیسرے میں کافی بین ڈالا تھا، اور
"پھر کچھ منٹ کے لئے اسے ابلنے کے لئے چھوڑ دیا۔"

نور مرحہ کی بات اتنی محویت سے سننے لگی تھی کہ اسے احساس بھی نہیں ہوا
کہ وہ گردن موڑے اب دھیرے دھیرے کہتی مرحہ کو سانس روکے دیکھ
رہی تھی

باہر روم کے سامنے سے گذرتے ڈاکٹر عرش کے قدم مرحہ کی آواز پہ
رکے تھے جو کمرے سے باہر تک آرہے تھے

-- کچھ منٹ بعد آلو جو نہایت سخت تھے گرم پانی میں جانے کے بعد وہ "
نرم ہو گئے یعنی کمزور پڑ گئے، دوسرے تھے انڈے جو گرم پانی میں جانے

سے پہلے اندر سے نہایت ہی کمزور تھے مگر گرم پانی میں جانے کے بعد اندر سے مضبوط ہو گئے اور تیسری تھی کافی جس نے ان دنوں سے کچھ الگ ہی "کیا تھا؟

مرحہ باؤل پہ نظریں جمائے کہہ رہی تھی کہ رک سی گئی
"کافی نے کیا الگ کیا تھا ڈاکٹر؟"

مرحہ جس کی نظریں باؤل سے نکلتے بھاپ پہ تھی نور کے سوال پہ جیسے وہ
ٹھٹکی

نظریں اٹھا کر اپنی جانب اشتیاق سے دیکھتی نور کو دیکھ وہ مسکرائی تھی
یہ تو تمہیں بریک کے بعد معلوم ہو گا، اور بریک ہو گا یہ کہ ہماری کیوٹ "
"سی نور اس سوپ کے باؤل کو جلدی جلدی فنیٹش کرے
مرحہ کی بات سن کر ایک لمحہ کے لئے لگا کہ نور منع کر کے رخ موڑ جائے
گی مگر اگلے ہی پل نور دھیرے سے اٹھ بیٹھی تھی،

اور مرحہ کی جانب سوپ کا باؤل لینے کے لئے ہاتھ بڑھا جسے مرحہ نے فوراً
تھما دیا تھا

دیکھیں ناڈاکٹر میں اب سوپ پی رہی ہوں، کیا آپ بڈٹینیوں نہیں
"کر سکتیں؟"

نور کے ریکوسیٹ پہ مرحہ مسکرائی تھی

تو پھر ٹھیک ہے، کافی بین نے کچھ ایسا کیا جو آلو اور نڈے نے نہیں کیا،
کچھ الگ، کچھ ہٹ کے اس نے گرم پانی میں جانے کے بعد خود کو نہیں
"بدلا۔۔۔ بلکہ پانی کو ہی بدل دیا۔۔۔"

نور جیسے سن کر مبہوت ہوئی تھی، اس کا اسپون ہوا میں ہی معلق سا ہوا تھا
جیسے،

یہ تمہارے اوپر ہے نور! کہ تمہیں کیا بننا ہے؟، آلو کی طرح کہ جب
تمہاری زندگی میں کچھ مشکلات آئے، تم ہار جاؤ تو تم اندر سے بری طرح
ٹوٹ جاؤ، کمزور پڑ جاؤ، یا نڈے کے جیسا کہ جیسے ہی تمہاری زندگی میں

مشکلات آئے، زندگی تمہیں منہ کے بل گرا دے تو وہ تمہیں توڑے نہیں بلکہ تمہیں اور اندر سے مضبوط کر دیں، یا کچھ ہٹ کر جو کوئی ناکرپائے کافی بین کے طرح کہ تمہارے زندگی میں مشکلیں آئے جو تمہیں گرا دے، اور یہ کہے کہ اب کچھ بھی ممکن نہیں، تو نا صرف تم مشکلوں اور ناممکنات کا "ڈٹ کر مقابلہ کرو بلکہ اپنی زندگی کو ہی بدل دو

مرحہ کہہ رہی تھی، اور نور کی آنکھوں سے نجانے کب سے نہایت خاموشی سے آنسوؤں نکل آئے تھے

مجھے کافی بین جیسا بننا ہے ڈاکٹر، سب سے ہٹ کر کچھ الگ کرنا ہے، مجھے "اپنی ساری زندگی بدلنا ہے

نور روتی ہوئی کہہ رہی تھی

"بلکل تم کافی بین جیسی ہی ہو، کچھ ہٹ کر کرنے والی، مجھے تم پر یقین ہے" مرحہ نے پورے یقین سے کہا تھا۔

ان سے تھوڑی دور کھڑی نور کی امی روتی جا رہی تھی اور اپنے دوپٹے سے آنسو صاف کرتی جا رہی تھیں۔

نرس جو کبھی نور کو دیکھتی اور کبھی مرحہ کو اس کی آنکھوں میں نور کے لئے رحم اور افسوس تھا اور ڈاکٹر مرحہ کے لئے رشک۔

باہر دیوار سے لگے کھڑا عرش کے لبوں پہ ایک نم سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ وہ سر جھٹکتا کاریڈور میں آگے بڑھ گیا تھا



وہ ایک علیشان سائبنگہ تھا جو کئی ہزار رقبے پہ پھیلا ہوا تھا، سامنے ہی بڑا سالان نہایت ہی دلنشین انداز میں ڈیکوریڈ کیا ہوا تھا، جس میں ہر رنگ ہر موسم کے پھولوں کے پودوں کی بہتات تھی جن میں سے کئی تو غیر ملکی پودے تھے

وہ بنگلہ باہر سے جتنا شاندار نظر آتا تھا اندر سے اس سے کئی زیادہ خوبصورت تھا، اس بنگلے میں موجود بڑے بڑے خوبصورت کمروں سے گزرتے ایک دم آخر کا کمرہ جو باہر سے اسٹور روم جیسا نظر آتا تھا، دروازے کے کھول کر اندر داخل ہونے پر وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو اس بنگلے کا حصہ قطعی نہیں لگتا تھا، وہ کمرہ کسی مڈل کلاس گھر کا حصہ محسوس ہوتا تھا

اسی کمرے میں سنگل استعمال شدہ نظر آتے بیڈ پہ بیٹھی حبہ احسن سیل فون کان سے لگائی بات کرتی نظر آئیں

"ماموں اس سائیکاسٹرسٹ کا نام کیا ہے جس کے پاس بشار تقی جاتا تھا؟"

اس کا نام تو مجھے نہیں معلوم ہاں مگر وہ الحیات ہاسپٹل میں تمہیں مل جائے گا

"تم ابھی تک اس کیس میں اٹکی ہو؟"

"بلکل یہ میرا سائنٹ ہے، اسے میں ہی پورا کروں گی"

وہ مضبوطی سے کہتی سیل فون آف کر کے اپنے پاکٹ کے جیب میں رکھ گئی تھی۔

اس وقت وہ جینز کے اوپر گھٹنوں سے ذرا اوپر تک آتے سیاہ ہڈی میں ملبوس تھی، اپنے چہرے کو ہڈی کے اندر چھپاتی وہ اپنے کمرے میں دیوار سے لگی ایک لکڑی کی نظر آتی الماری کی جانب بڑھی، پٹ وا کرتی ہینگ کئے کپڑوں کو سائیڈ میں ہٹاتی، اندر ہاتھ بڑھا کر سلائیڈ کی طرح الماری کے دوسرے حصے کو ہٹا گئی تھی جسے ہٹاتے ہی ایک خلا سا پیدا ہوا تھا، الماری کے اندر داخل ہو کر وہ الماری کے پٹ کو اندر سے لگاتی اس خلا میں داخل ہوئی تھی۔

خلا میں داخل ہونے پہ جیسے وہ کوئی دوسری الماری میں آ پہنچی تھی، مڑ کر الماری کے سلائیڈ کو واپس کھینچ کر اپنی جگہ لاتی وہ دوسرے الماری کا پٹ بھی وا کرتی باہر نکل آئی تو اس نے خود کو گھر کے پچھلے حصے کی جانب پایا جہاں عموماً کوئی نہیں ہوتا تھا۔

مڑ کر خالی نظر آتی الماری کا پٹ واپس بند کرتی وہ اس چھوٹے سے بیک ڈور کی جانب بڑھ گئی جس سے وہ بنگلہ کے باہر نکل آتی

سوری مس پیشنٹ کے بارے میں ہر ایک چیز ہمارے پاس راز ہوتی ہیں، "

" ہم اس میں خیانت نہیں کر سکتے

حبہ نے الحیات ہاسپٹل کے کاریڈور میں چلتے ہوئے سائیکاسٹرسٹ کی بات یاد کر کے ناپسندیدگی سے سر جھٹکا

اسے اس سائیکاسٹرسٹ کی کوئی دکھتی رگ ڈھونڈنی ہوگی تبھی وہ راستے پہ "

" آئے گا

وہ سوچتی ہوئی سیڑھیوں سے اتر رہی تھی کہ بے دھیانی میں اس کا پیر نجانے کیسے مڑا تھا اگلے ہی پل گرتی کہ اس نے قریب سے جاتے اس شخص کو تھاما تھا، جس نے اسے گرتے دیکھ خود بھی آگے بڑھ کر سنبھالنے کی کوشش کی تھی

"کیا تم اب مجھے چھوڑنی کی زحمت کرو گی؟"

خشک آواز پہ جبہ نے بے ساختہ سراٹھا کر اسے دیکھا تھا
"سر آپ؟"

اس کی بادامی آنکھوں میں حیرانگی نہایت ہی واضح تھی،
جسے بشار تقی نے صاف صاف پڑھا تھا

"کیا تم اب مجھے چھوڑنے کی زحمت کرو گی؟"
خشک آواز پہ جبہ نے بے ساختہ سراٹھا کر اسے دیکھا تھا
"سر آپ؟"

اس کی بادامی آنکھوں میں حیران نہایت ہی واضح تھی،
جسے بشار تقی نے صاف صاف پڑھا تھا، اسے یاد آیا یہ وہی لڑکی تھی، جسے
یادداشت واپس آنے کے بعد اس نے سب سے پہلے دیکھا تھا، جو، شاید
آسمانی کی اسٹوڈنٹس میں سے تھی،

حبہ نے فوراً چھوڑا تھا اسے،

حبہ کے چھوڑنے پر بشار نے مزید اس کے کچھ پوچھنے سے پہلے وہاں سے جانا چاہا تھا، چند سیڑھیاں اوپر چڑھتے اس نے یوں ہی مڑ کر پیچھے دیکھا وہ لڑکی وہی کھڑی تھی، ایک پیر فرش پہ لگائے دوسرے پیر کو وہ ہلکا سا اونچا کتے ہوئی تھی

"کیا اس کے پیر میں سوچ آئی تھی؟"

حبہ کو اس پیر پہ پہلے ہی چوٹ لگ چکی تھی اس لئے ہلکی سی بے احتیاطی کے سبب درد جیسے مزید بڑھ گیا تھا

اس نے بے بسی سے سیڑھیوں کو دیکھا

وہ مزید کچھ سوچ پاتی تبھی کوئی پیچھے سے آتا اسے اپنے بازو پہ اٹھا کر سیڑھیاں اترنے لگا تھا

حبہ حیرت کی شدت سے منہ کھولے اسے دیکھی گئی تھی،

جو آس پاس موجود لوگوں سے لاپرواہ اسے اٹھائے آرام سے چل رہا تھا

"تم ایک منٹ یہی رکھو"

کوریدور میں موجود بیچ پہ بیٹھتا گلے ہی پل وہ وہاں سے گیا تھا وہ جب ایک دم اس کے پیروں کے پاس گری تھی، تب بھی اس نے اسے نہیں اٹھایا تھا، اس نے جب اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا تب بھی اس نے اس سے ہاتھ نہیں ملایا تھا،

تھوڑی سی تحقیق کرنے پر اس کی وجہ حبہ کو یہ معلوم ہوئی تھی کہ وہ غیر محرم عورتوں اور لڑکیوں سے سو فٹ کی دوری پہ رہتا ہے۔ مگر اس وقت۔۔

وہ مزید سوچتی بلیوٹراؤز اور وائٹ ٹی شرٹ پہ بلیو جیکٹ میں ملبوس بشار کو دیکھتی رہی تھی جو تھوڑی دیر بعد اسے واپس آتا نظر آیا، اس کا اسٹائل بدل چکا تھا، بے ترتیب بال اور شیونہایت ترتیب سے اور اسٹائلیش انداز میں سیٹ تھے۔

اس کے ساتھ ڈاکٹر اور نرس بھی تھے

ڈاکٹر نے پیر کو دبا کر اور ہلا کر دیکھنے کے بعد نرس کو ایک مخصوص کریم سے

مساج کر کے پٹی باندھنے کا کہتا چلا گیا تھا

بشار تقی تب تک وہی کھڑا اس کے پیر کو دیکھتا رہا تھا،

اور حبہ کو بشار تقی میں کچھ بہت ہی غیر معمولی سالگ رہا تھا،

وہ ایک دم مختلف انسان لگ رہا تھا۔

"کیا میں آپ کو چھوڑ دوں؟"

حبہ کو ڈریسنگ کے بعد تکلیف سے اٹھتے ہوئے دیکھا تو اس نے بے ساختہ

پوچھا تھا

نہیں سر بلکل بھی نہیں، میں ٹھیک ہوں، ان سب کے لئے بہت بہت "

"شکریہ

حبہ تکلیف ضبط کرتی اپنا دوسرا پیر مکمل ٹیک کر لبوں پہ مسکراہٹ لاتی بولی

اور جانے کے لئے پلٹ گئی تھی۔

وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی کہ بشار تقی اسے سہارا دے۔

اور بشار تفتی اسے اس وقت تک دیکھا گیا تھا جب تک وہ نظروں سے او جھل نہیں ہو گئی تھی، وہ لڑکی جیسی ہی نظروں سے او جھل ہوئی وہ جیسے ٹھٹکا تھا وہ اپنے کئے گئے اقدام پہ شدید حیران تھا، آج تک اس نے صد فی یوسف کے علاوہ کسی دوسری لڑکی کے متعلق سوچنا تو دور دیکھا تک نہیں تھا۔ مگر اس لڑکی کے لئے اس نے اس وقت جو بھی کیا تھا نہایت غیر ارادی طور پر کیا تھا

جیسے کہ ابھی کچھ دیر پہلے اذان کی آواز سن کر اپنی گاڑی مسجد کے سامنے روکتا، وہ میکانیکی انداز میں مسجد کے اندر جا کر نماز ادا کرنا، اس میں اس کے ارادے کا قطعی دخل نہیں تھا۔

اللہ کے سامنے زیادہ تر وقت ماٹھا ٹیکنا اس کی تین سالہ پختہ عادت بن چکی تھی،

جس نے آسانی سے نہیں ٹوٹنا تھا۔

اور بشار تفتی کو یوں لگ رہا تھا کہ جیسے نماز ہی کی طرح وہ لڑکی بھی اس کی
پچھلی زندگی میں موجود ایک مضبوط عادت رہی ہوگی۔

-----*-----

ایک ایمر جنسی پیشینٹ کو مرحہ ٹریٹ کر رہی تھی۔
انٹرن اس کے ارد گرد کھڑے تھے
"وائٹلرز؟"

"BP 75/46,

Heart rate 150"

مرحہ کے پوچھنے پر قریب ہی کھڑے انٹرن نے فوراً کہا تھا
"پیشینٹ کا بلڈ ٹیسٹ کرواؤ"

"اوکے ڈاکٹر، میں نکالتی ہوں بلڈ"

"نہیں یہ انٹرن نکالے گا"

مرحہ نے اس گرل انٹرن کو منع کرتے ہوئے خاموش کھڑے عرش کی جانب اشارہ کیا

عرش ایک نگاہ مرحہ پر ڈالنے کے بعد گرل انٹرن سے سر بیچ لیتا وہ پیشینٹ کے کلائی کی جانب بڑھا

کانپتے ہاتھوں کو بمشکل قابو کئے اس نے پیشینٹ کی نس ڈھونڈ کر سوئی چھوئی تھی، اور سر بیچ کو اوپر کی جانب کھینچا جس کے سبب سر بیچ میں خون بھرتا گیا تھا

"یہ بلڈ سمپل لیب لے جاو، اور رزلٹ کے ساتھ ہی واپس آنا"

مرحہ اس سے خشک لہجہ میں کہتی پیشینٹ کی جانب متوجہ ہوئی تھی

ایمر جنسی روم میں وہ سبھی مرحہ کے ساتھ بلڈ رپورٹ کا انتظار کر رہے تھے کہ تبھی عرش آتا ہوا نظر آیا۔

اس نے رپورٹ مرحہ کی جانب بڑھائی

ریپورٹ پڑھ کے مرحہ کی پیشانی پہ تیوریاں چڑھی تھیں،

"تم نے آرٹری سے بلڈ لے کر ٹیسٹ کروایا ہے؟"

مرحہ نے بے یقینی سے پوچھا تھا

مرحہ کی بات سن کر سبھی نے ایک لمبی آہ بھرتے ہوئے سہمی نظریں

عرش پہ ڈالی جو خود بھی پریشان نظر آ رہا تھا

"تمہیں اتنا بھی نہیں پتا کہ بلڈ آرٹری سے لی جاتی ہے یا وین سے؟"

اگلے ہی پل مرحہ نے ریپورٹ کاغذ کو عرش کے منہ پہ پھینکا تھا

اتنی بیسیک چیزیں بھی تم نہیں جانتے، یقین نہیں آتا کہ تم ڈاکٹر کیسے بن

گئے؟، میرا بس چلے تو تمہیں دھکے دے کر یہاں سے نکال دوں اور ہمیشہ

"کے لئے تمہیں بینڈ کرو دوں

ایمرجنسی روم میں موجود سبھی نرس ڈاکٹرز نے عرش پہ ترحم بھری نظریں

ڈالی تھیں،

جو مرحہ کی آنکھوں میں دیکھے نہایت ڈھٹائی سے اپنی بے عزتی برداشت
کر رہا تھا

-----*-----

مجھے یقین نہیں آتا کہ میری بیٹی یورسٹی آخر کس لئے جاتی ہے، گنڈی
"بنے کے لئے؟"

آہینہ کو وہ ویڈیو کسی کو لیگ نے بھیجا تھا، جس میں رہنما فردوس بڑی جی
داری سے لڑکوں کی دھلائی کرتی نظر آرہی تھی۔

یونی کے کسی اسٹوڈنٹ نے ویڈیو بنا کر اسے انٹرنیٹ پہ اپلوڈ کر دیا تھا
ویڈیو دیکھ کر تو آہینہ کئی لمحے سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا رہی تھی،
اور اب شدید غصے میں گھیری اپنی چیل اتارے رہنما کی ٹھکانی کر رہی تھی۔
"مئی بہت زور سے لگتی ہیں"

لاونج کے درمیان ستون کی طرح تحشم کھڑا تھا،
 جس کے ارد گرد گھوم کر آئینہ سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی،
 مگر پھر بھی ایک آدھ چیل اپنے پشت اور بازو پہ وہ کھا رہی تھی،
 جس کے سبب رہنما فردوس رونی صورت بنا کر احتجاج کیا
 "اسی لئے مار رہی ہوں تاکہ تمہیں لگے"

آہینہ غصے سے بولیں

اب میں کیا کروں گی ہاں؟، پوری دنیا تمہاری اس کرتوت کو دیکھ رہی ہے
 ہیں، تمہارے سسرال والوں نے اگر دیکھ لیا تو میں انہیں کیا جواب دوں
 "گی،؟"

آہینہ جیسے تھک کر صوفے پہ بیٹھتی ہوئیں دونوں ہاتھوں میں سر تھام گئی
 تھی

کوئی جواب دینے کی ضرورت نہیں ہیں آپ کو میں نے کوئی گناہ نہیں کیا
 ہے"

آہینہ پہلے ہی کافی پریشان اور غصے میں تھی رہنما فردوس کی ڈھٹائی سے کہنے پر ان کا دماغ تو جیسے جل ہی اٹھا تھا

"دیکھو زرا اس ڈھیٹ اولاد کو، زرا جو اس میں شرم و حیا باقی ہو"

آہینہ نے جھک کر چیل اٹھا کر اسے دے مارا تھا
جو آہینہ کو جھکتے دیکھ ہی بھاگ کھڑی ہوئی تھی مگر پھر بھی نشانہ بنا چوکے
رہنما فردوس کے پشت پہ جا لگا تھا

آپ کا نشانہ دن بدن بہتر ہوتے جا رہا ہے مُمی، کیا ہی کسی بالر کا اتنا بہترین"
نشانہ ہوگا، آپ یونی چھوڑ کر کرکٹ کیوں نہیں جوائن کر لیتیں، آپ کے
"سبب کم از کم کرکٹ میں ہی صحیح ہمارا ملک ترقی تو کرے گا
ر کو وہی آج میں نے تمہاری چمڑی نہیں ادھیڑی تو میں بھی تمہاری ماں"
"نہیں"

آہینہ کے غرا کر کہنے پر رہنما فردوس اگلے ہی پل وہاں سے غائب ہوئی تھی

آپ پریشان ناہو، گھر والوں کے دیکھنے سے پہلے میں انٹرنیٹ سے اسے
"ڈیلیٹ کروادوں گا"

غصے سے ہانپتی آہینہ کو صوفے پہ بیٹھا کر ان کے لئے کچن سے گلاس میں پانی
لے کر آتے ہوئے بولا

"اللہ تمہیں خوش رکھے بیٹا"

آہینہ نے پانی کا گلاس تھامتے ہوئے اسے دعا دی تھی

"میری بیٹی تمہارے لائق ہر گز نہیں ہے"

آہینہ کے پانی پینے کے بعد تحشم کے گلاس لیتے ہی آہینہ نے ہمیشہ کی طرح

اپنا پسندیدہ جملہ کہا

"ایسی بات نہیں ہے آنٹی، وہ بہت اچھی ہے، بلکل آپ کی طرح"

تحشم آہینہ کے پاس نیچے بیٹھتے ہوئے بولا

مجھے ہمیشہ ایک بیٹے کی یاد ستاتی رہتی تھی مگر جب سے تم ہماری زندگی میں

"آئے ہو، بیٹے کی ساری کمی تم نے پوری کر دی

آہینہ تحشم کے گھنے خوبصورت سیاہ بالوں پہ ہاتھ رکھتی نم سے لہجہ میں بولیں۔

ان کی آنکھیں کہتے ہوئے بھراٹیں تھیں۔

جیسے انہیں ماضی کا کچھ نہایت تکلیف دہ یاد آیا تھا

یہ سین کیوں تبدیل ہو گیا؟، ساس بہو کا ڈراما دیکھتے دیکھتے سب بور " ہو گئے، آپ دنوں کیوں نہیں ٹی وی پہ چلے جاتے، سب کو نیا کچھ دیکھنے کو " ملے گا، ساس اور داماد۔۔

رہنما فردوس جو وہاں سے گزر رہی تھی تحشم کے ساتھ نرمی سے بات کرتی آہینہ کو دیکھ جل کر کہہ رہی تھی اس سے پہلے کہ اپنا جملہ مکمل کرتی آہینہ کی دوسری چیل اڑتی ہوئی اس پر پڑی تھی

مجھے پہلے تو صرف شک تھا کہ آپ میری سوتیلی ماں ہے مگر اب یقین بھی " ہو گیا

رہنما فردوس پیرٹھ کر کہتی ہوئی وہاں سے گئی تھی

مگر جانے سے پہلے تحشم کو وارنگ دیتی نظروں سے گھورنا نہیں بھولی تھی۔

جس پر تحشم کو بے ساختہ خود پہ ترس آیا تھا، کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا ان سب کا بدلہ اب وہ اس سے لینے والی تھی

-----*-----*-----*

بابا کیا آپ علاو دین، جیسمنین یا جادوئی چراغ کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟

وہ ڈاکٹر رضا تھے جو بیسٹ مینٹ کی سیڑھیاں اتر رہے تھے اور ان کے ذہن میں مرحہ کی آواز گونج رہی تھی

بیسٹ مینٹ میں بہت سے سامان رکھے تھے وہ سارے مرحہ کی چیزیں تھی
، جو دھول سے آزاد تھے جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہاں صفائی ہوتی
رہتی تھی

ڈاکٹر رضا وہاں کئی چیزیں دیکھتے رہے،
پھر ان کے ہاتھ سے ایک درمیانے سائز کی ڈائری ٹکرائی تھی
جیسے وہ کسی سے مرحہ کو تحفہ میں ملا تھا
ڈائری کو کھولنے پہ پہلا تیج سامنے تھا
جس پہ لکھا تھا

For:

"My princess Jasmine"

From:

"your prince Aladdin"

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](https://www.zubinovelszone.com/) / [✉ 0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

جسے پڑھتے ہی ان کے ہاتھ سے ڈائری چھوٹ کر نیچے گری تھی

بابا کیا آپ علاو دین، جیسمین یا جادوئی چراغ کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟

"نا۔۔۔ ممکن۔۔۔ کیا وہ زندہ تھا؟"

مرحہ کی بات سوچتے فرش پہ اونڈھی پڑی ڈائری کو دیکھتے وہ پیچھے ہٹنے لگے تھے،

لمحوں میں جیسے وہ پسینہ میں نہائے تھے،

چہرے کی رنگت دہشت سی پھیکی پڑی تھی

وہ بدستور صدمے سے آنکھیں پھاڑے اس اونڈھی پڑی ڈائری کو دیکھ رہے تھے

وہ۔۔۔ زندہ کیسے۔۔۔ ہو سکتا ہے۔۔۔ میں نے تو۔۔۔ میں نے"

"تو۔۔۔ اسے اپنے ہاتھوں۔۔۔ سے مارا تھا۔۔۔"

وہ کانپتے لبوں کے ساتھ بے یقینی سے بڑبڑاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو دیکھنے لگے تھے،

جیسے کہ آج بھی ان ہاتھوں میں خون لگا ہو۔۔۔



"وہ زندہ ہے ملک۔۔۔"

ڈاکٹر رضا اپنے اسٹڈی روم میں ٹیبل کے پیچھے چیرپہ بیٹھے نہایت ہی

مضطرب سی کیفیت میں بولے

"کس کی بات کر رہے ہیں آپ ڈاکٹر؟"

نے انہیں پریشانی سے (mulk) ڈاکٹر رضا کے سامنے کھڑے ملک

دیکھتے پوچھا،

ملک ڈاکٹر رضا کے سارے لیگل اور الیگل کام سنبھالتا تھا۔

ملک ڈاکٹر رضا کا نہایت وفادار آدمی تھا،

"دعان۔۔"

ڈاکٹر رضا کے کہنے پر ملک کا منہ صدمے اور بے یقینی سے کھلا تھا

"مگر کیسے؟، میں نے خود اسے اپنے ہاتھوں سے دفنایا تھا، ڈاکٹر"

"میں نہیں جانتا، اسی نے مرحہ سے ملنے کی کوشش کی تھی"

یہ بات تو وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھے

"اب آپ کیا کرنے والے ہے؟"

ملک نے از حد پریشانی سے پوچھا تھا

وہ مرحہ کی یادداشت واپس لانے کی کوشش کرے گا، جس میں وہ کبھی"

کامیاب نہیں ہوگا، اس لئے مجھے مرحہ کی جانب سے بے فکری ہے، مگر

۔۔"

وہ جیسے سوچ سوچ کر کہہ رہے تھے اور پھر ملک کی جانب دیکھا

-- وہ واپس آیا ہے تو سب کچھ تباہ کرنے کی کوشش کرے گا، مجھے اسے "

" پکڑنا ہے اور ایک اور مرتبہ موت کے گھاٹ اتارنا ہے

" اس مرتبہ آسان نہیں ہو گا ڈاکٹر جب کہ وہ سب جانتا ہے "

ڈاکٹر رضا کے کہنے پر ملک جیسے تفہمی انداز میں سر ہلاتے ہوئے بولا

آسان نہیں تو مشکل بھی نہیں ہو گا، وہ مرحہ کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے، "

" یوں بھی سنڈے کو مرحہ کی انگیجمنٹ ہے، وہ وہاں ضرور آئے گا

آپ اسے ایک مرتبہ پھر مرحہ کے ذریعے ٹریپ کرنے کی کوشش "

" کرے گے

ملک جیسے سمجھتے ہوئے بولا

" صحیح سمجھے "

مگر ڈاکٹر اب ڈاکٹر مرحہ کا انگیجمنٹ کرنا کیا مناسب ہو گا جبکہ دعان زندہ "

" ہے؟۔؟۔

ملک سوالیہ نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے بولا

بے فکر رہو وہ بہت جلد مرنے والا ہے، پھر سب مناسب ہوگا، "

"انگیجمنٹ بھی اور شادی بھی

ڈاکٹر رضا کے مضبوط لہجے میں کہنے پر ملک نے تفہمی انداز میں سر ہلایا تھا

-----*-----

بشار تقی لہجہ کر کے ریسٹورینٹ سے نکلنے لگا تھا کہ "سیٹھ جاسم منیر" کو ایک

ٹیبیل کے گرد کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھے دیکھ اس کے قدم رک سے گئے تھے

اور اس کی مٹھیاں شدید اشتعال کی سبب بھینچ گئی تھیں،

لڑکی کی اس کی جانب پشت تھی اس لئے وہ لڑکی کا چہرہ دیکھ نہیں پایا تھا

یقیناً یہ وہی لڑکی یا عورت تھی جس سے وہ شادی کرنے والا تھا

"ہیلو انکل کیسے ہو آپ؟"

اگلے ہی پل ان کے ٹیبیل پہ جاتا چیئر کھینچ کر بیٹھتا بولا

"کون بد تمیز ہو تم؟"

سیٹھ جاسم حبہ کے سامنے اپنے آپ کو انکل کہلائے جانے پر بری طرح چڑا تھا، اور حبہ جسے اس کی سوتیلی ماں نے سیٹھ جاسم کی خواہش پر سیٹھ جاسم کے ساتھ شادی کی شاپنگ کے لئے بھیجا تھا،

وہ سیٹھ جاسم کی پسند کے مطابق شاپنگ کر کے، اسی کی اسرار پہ ریسٹورنٹ میں آئی تھی، مگر اب۔۔

اپنی ٹیبل پر بشارتقی کو یوں اچانک آکر بیٹھتے دیکھ حیران ہوئی تھی۔

"آپ کی خوبصورت پاٹرن کا بوئے فرینڈ"

وہ جان بوجھ کر سیٹھ جاسم کی پاٹرن کو دیکھے بنا جھوٹ بولتا سیٹھ جاسم کو مکمل سلگا گیا تھا،

اور اس عورت کی جانب متوجہ ہوا تھا
جواب اسے سپاٹ نظروں سے دیکھ رہی تھی
"تم؟"

جسے دیکھ وہ حیرت کی سمندر میں جا گرا تھا

"تم اس بڈھے کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟"

وہ حیرت کی شدت کے باعث یہی پوچھ پایا تھا

"کسے بڈھا کہا تم نے؟"

سیٹھ جاسم پھر سے خود کو بڈھا کہے جانے پر تلملایا تھا

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں سر؟"

حبہ نے سیٹھ جاسم کی جانب توجہ دیئے بغیر بدستور سپاٹ نظروں سے بشار

تقی کو دیکھتے پوچھا

"تم اسے جانتی ہو حبہ؟"

حبہ کو یوں اس انجان بدتمیز لڑکے سے بات کرتا دیکھ سیٹھ جاسم نے بے

ساختہ حیرت سے درمیان میں مداخلت کی

"تم بڈھے انکل تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہو"

نجانے کیوں حبہ کو سیٹھ جاسم کے ساتھ دیکھ بشار تقی کو بلکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا

"کسے بڑھا کہا ہاں تم نے؟، میں اس لڑکی کا ہونے والا شوہر ہوں"

سیٹھ جاسم طیش سے کھڑے ہو کر چلا اٹھا تھا

اس کے چلانے پر ریسٹورنٹ میں موجود دیگر کسٹمرز سیٹھ جاسم کی جانب

اور حبہ کی جانب متوجہ ہوئے تھے اور حیرت سے دیکھنے لگے تھے

"دیکھو زرا اس بڑھے کو اپنی بیٹی کی عمر کی لڑکی سے شادی کر رہا ہے"

قریب ہی کی میز پر بیٹھی ایک خاتون نے حیرت اور ناگواری سے اپنی

ساتھی خاتون سے با آواز بلند کہا تھا

"شادی کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے جب پیر قبر میں لٹک رہے ہیں"

دوسری خاتون نے تنک کر کہا تھا،

پھر کیا تھا سب ہی مذاق یا ناپسندیدگی سے کچھ ناکچھ کہنے لگے تھے

"اوداد اجان! کیا تمہیں اپنی عمر کی کوئی عورت نہیں ملی"

ایک منچلے لڑکے نے توہنتے ہوئے شر اتا چلا کر کہا تھا
"تمہیں میں دیکھ لوں گا لڑکے"

سیٹھ جاسم اپنی اس شدید بے عزتی پر سبھی کو غضب ناک سے دیکھنے کے بعد
بشار تقی کو شدید غصے میں دھمکیاں دیتے ہوئے وہاں سے گیا تھا
"اے لڑکی سنو"

سیٹھ جاسم کے جانے کے بعد دوسرے چیرپہ پڑے شاپنگ بیگز اٹھاتی حبه
بھی اٹھ کر جانے لگی تھی کہ بشار نے اسے پکارا تھا
مگر حبه بنار کے آگے بڑھتی رہی تھی
"Hiba.."

بشار نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے اب کی مرتبہ نام سے پکارا تھا کیونکہ
ابھی اس نے سیٹھ جاسم کو اسے اسی نام سے پکارتے سنا تھا
بشار کے نام لے کر پکارنے پہ وہر کی تھی۔

"Not Hiba it's Huba"

اپنے سامنے آکھڑے ہوتے بشار تقی سے سپاٹ لہجہ میں جیسے تصحیح کی تھی
 "آپ کی ان ساری بد تمیزیوں کا مقصد؟"

"تم اس بڑھے سے شادی کرو گی؟"

حبہ کے سپاٹ لہجہ میں پوچھنے پر جواب دینے کے بجائے اس نے الٹا سوال
 کیا تھا

اس سے آپ کو کیا؟، میں کسی بڑھے سے شادی کروں، جوان سے کروں"
 "یا بچے سے، آپ کون ہوتے ہیں مداخلت کرنے والے؟"

اس کے سپاٹ، انتہائی بے اعتنائی انداز میں پوچھنے پر وہ جیسے لا جواب ہوا تھا
 "مم۔۔۔ میں۔۔۔ اسلئے۔۔۔"

وہ جواب دینا چاہتا تھا مگر کوئی مناسب سا جواب اس کو سوچھ ہی نہیں رہا تھا،
 بلکہ اب تو اس کے اندر سے بھی وہی سوال ابھرنے لگے تھے
 جو حبہ احسن نے اس سے کیا تھا

کیوں کہ تمہاری جگہ کوئی اور بھی خوبصورت اور ینگ لڑکی ہوتی تو اس " سے بھی میں یہی پوچھتا کہ آخر کیا وجہ ہو گئی کہ وہ ایک بڑھے سے شادی کرنے پر رضامند ہوئی ہے؟

اب کی مرتبہ بشار تقی نے سنبھل کر استہزاء لہجہ میں حبہ کا سپاٹ چہرہ بغور دیکھتے پوچھا

"خوبصورت ہاں؟۔۔۔"

حبہ نے دو قدم بشار تقی کی جانب بڑھتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جیسے تصحیح چاہا تھا،

ان بادامی آنکھوں میں یک ٹک دیکھتے بشار کو ایک لمحہ کے لئے افیت سی ابھر کر معدوم ہوتی نظر آئی تھی،

اور پھر اس کے بعد وہاں سرد مہری کا بسیرہ ہوا تھا

۔۔ آخری مرتبہ کہہ رہی ہوں میں مسٹر بشار تقی!، میرا مذاق دوبارہ " کبھی مت اڑانا

سپاٹ تنبیہ لہجہ میں کہتی وہ وہاں سے گئی تھی

"اس نے بھلا کب اس کا مذاق اڑایا تھا؟"

بشار تفتی گنگ سا آخر تک اس کی پشت پہ نظریں جمائے رکھا تھا

اس لڑکی کے چہرے پر اس تمام عرصے میں کسی ایک لمحہ کے لئے بھی اسے کوئی تاثرات نظر نہیں آئے تھے، ناہی پسندیدگی کے، اور ناہی ناپسندیدگی یا

غصے کے، اس کا چہرہ سپاٹ جزبات سے عاری رہا تھا۔

اس نے اس چہرے پر اب تک صرف ایک تاثر دیکھا تھا،

اور وہ تھا حیرانگی کا۔

اور ان بادامی آنکھوں میں لمحہ بھر کے لئے افیت کا،

وہ لڑکی نہایت ہی عجیب تھی،

عام لڑکیوں سے بالکل مختلف،

صد فی یوسف سے بھی بالکل الگ،

ایک دم سمجھ سے باہر۔۔

پہلی جیسی۔۔

کوئی انوکھی راز جیسی۔۔

ہرنا سمجھ آنے والی چیز،

مانند پہلی۔۔

انسان کود لچپ لگتی ہیں،

جسے وہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگتا ہیں،

پہلی سلجھانے کے لئے،

پہلی میں الجھتا جاتا ہیں۔۔

بشار تفتی کے لئے بھی وہ عنقریب ایک ایسی ہی نازل ہونے والی پہلی بننے

والی تھی۔

جس میں وہ بری طرح الجھنے والا تھا

-----*-----*

آج سے تمہارا یونی جانا بند، میں تمہارے رخصتی کے متعلق سوچ رہی ہوں، ویسے تو میں نے تمہیں کچن کا سبھی کچھ سیکھایا ہوا ہے، پھر بھی اب "سے رخصتی تک کا اپنا سارا وقت کچن کو دو

دوسرے دن رہنما فردوس تیار ہو کر یونی جانے کے لئے نکلی تو آہینہ نے نہایت ہی سخت لہجہ میں اس سے کہا تھا، جسے سن کر رہنما فردوس کو تو کئی لمحے تک سمجھ ہی نہیں آیا کہ آہینہ نے کہا کیا تھا، اور جب سمجھ آیا سے اپنی ساری دنیا ڈولتی نظر آئی "مئی آپ۔۔۔"

مجھے تم سے کوئی مشورہ نہیں لینا، اس لئے اپنا منہ بند اور کان کھلے رکھ کر "سننتی رہو۔۔۔"

رہنما فردوس کے کچھ بھی کہنے کی کوشش کو رد کرتی آہینہ جھڑک کر بولیں

میں نے تحشم اور اس کی فیملی سے بات کر لی ہیں، وہ بھی اس پر تیار ہے، دو" تین دنوں میں وہ یہاں آکر رخصتی کی تاریخ مقرر کرے گے، اس لئے "حجاب اتارو اور گھر کی صفائی میں جت جاؤ

آہینہ سخت چہرہ لئے رہنما فردوس سے تحکمانہ لہجہ میں کہتیں واپس کچن کی جانب مڑ گئی تھی۔

اور رہنما فردوس لٹی پیٹی سی حالت میں کھڑی رہ گئی تھی، کئی لمحہ بعد اس کا غصہ عود آیا تھا، اور اب وہ تحشم کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی

"آپ کو کیا ہوا؟"

تحشم مشتعل سی رہنما فردوس کو جھٹکے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے دیکھ سہم کر پوچھنے لگا تھا،

وہ ابھی ابھی شاور لے کر نکلا تھا، اور یونی جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا "یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا"

رہنما فردوس غراتی ہوئی اس کی جانب بڑھی تھی

"میں نے کیا کیا؟"

تحشم بے چارگی سے اپنی جانب بڑھتی رہنما فردوس سے خوفزدہ ہوتا دیوار

سے سمٹا ہوا بولا

"تم نے منع کیوں نہیں کیا جب مئی نے رخصتی کا کہا"

رہنما فردوس کا بس نہیں چل رہا تھا اسے کچا چبا جائے

"میں نے کوشش کی تھی"

"نظر آرہی ہے کہ تم نے کیسی کوشش کی"

وہ غراتی تھی، اور تحشم بے چارہ کچھ کہہ نہیں پایا تھا

"اب دیکھو میں کیا کرتی ہوں"

رہنما فردوس پیچھے ہٹتی ہوئی عزم سے بولی

"آپ کیا کرے گی؟"

تحشم کے چہرے پہ پریشانی بکھری تھی

وہ جو بھی کرتی یقیناً اوندھا کام کرتی، اسے ٹھیک تو تحشم نے ہی کرنا ہوتا تھا۔
اب نجانے وہ سرپھری کیا کرنے والی تھی؟
"میں گھر سے بھاگ جاؤں گی"

"کیا؟"

اس کے کہنے پر تحشم منہ صدمے سے کھلاتا تھا
"بلکل جب میں رہوں گی ہی نہیں تو مئی کس کی رخصتی کروائیں گی"
رہنما فردوس چمکتی آنکھیں لئے اس کی جانب مڑتی بولی
ایک لمحہ کے لئے تو تحشم ان آنکھوں کی چمک دیکھ کر گنگ سا ہوا تھا
"مم۔۔ مگر آپ اکیلے کہاں اور کس کے پاس جائے گی؟"
تحشم نے چمکتی آنکھوں سے بمشکل نظریں ہٹاتا پریشانی سے پوچھا
"میں اکیلی کہاں ہوگی، تم بھی تو ہو گے میرے ساتھ"

"کیا؟"

رہنما فردوس کے اگلے جملے پہ تو تحشم کے ہوش اڑے تھے

تمہیں کیا لگا میں اکیلی بھاگوں گی ناجی نا، تمہیں ساتھ لے کر بھاگوں گی،"
ہم دنوں ساتھ بھاگے گے، پھر دیکھے گے کہ یہ سب کو کی رخصتی کس کے
"ساتھ کروائے گے"

رہنما فردوس اپنا پلان بتا رہی تھی
اور تحشم ہکا بکا سا اسے دیکھتے ہوئے سنے جا رہا تھا
وہ پہلی ایسی دلہن تھی جو جو شادی سے نہیں رخصتی سے بھاگنا چاہتی تھی اور
وہ بھی اپنے دو لہے کے ساتھ۔۔۔
اور ایسا واقعی صرف رہنما فردوس ہی کر سکتی تھی

-----*-----

"میں نے سنا تم نے پھر سے ڈاکٹر عرش کی بے عزتی کی؟"
وہ ڈاکٹر ہادیہ تھی جو مرحہ سے افسوس سے پوچھ رہی تھی

"ہاں تو کیا؟"

مرحہ کاموڈ جیسے عرش کا نام سن کر ہی بگڑا تھا
وہ دنوں اس وقت ہاسپٹل کے ریسپیشن کاونٹر پہ کھڑی تھیں
مرحہ کی گردن کاونٹر پہ رکھے فائلز پہ جھکی تھی
یار اس نے تمہاری جان بچائی ہے، مجھے پورا یقین ہے کہ تم نے اسے
"شکریہ تو کہا نہیں ہو گا مگر تھوڑا لحاظ تو کرتیں
ہادیہ نے بے حد اخلاق پسند مرحہ کو اخلاق سیکھانا چاہا تھا
جان بچائی ہے اس لئے میں اس کی غلطیوں کو نظر انداز کر کے سر پہ بیٹھا"
"لوں؟"

مرحہ نے تلخی سے پوچھا

"تم ایسی تو نہیں تھی مرحہ؟، تم اتنی چڑچڑی کیوں ہو رہی ہو؟"
ہادیہ نے حیرت سے بدستور فائل کی جانب متوجہ مرحہ سے پوچھا تھا

بس اس انٹرن کے متعلق کوئی بات ناکرو، اس کا ذکر سن کر ہی نجانے "

"کیوں میرا موڈ خراب ہو جاتا ہے

مرحہ فائل پٹج کر بند کرتی ہوئی بولی

کا ونٹر کے کنارے کے ختم کے دوسرے حصے پہ عرش کھڑا تھا جو پیپر کپ

میں موجود بلیک کڑوی کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے انہیں سن رہا تھا،

درمیان میں پلر کی موجودگی کے سبب وہ دنوں اس سے انجان تھی

مرحہ کی آخری بات عرش کو اس کافی کے گھونٹ سے زیادہ کڑوی لگی تھی،

"اچھا تو پھر ہماری رحمدل سرجن کا موڈ کس کا ذکر سن کر اچھا ہوتا ہے؟"

ہادیہ نے بھی بات بدلتے ہوئے شرارتی لہجہ میں پوچھا

جسے سن کر مرحہ کا موڈ واقعی تبدیل ہوا تھا، وہ فائلز کھولتی ہوئی مسکرائی

تھی۔

آں۔۔ آں فکر مت کرو یہ بن باس انگلیجمنٹ کے دن ختم ہو جائے گا، سنا"

"ہے ڈاکٹر سفوان اسی دن اپنا دور اپورا کر کے تشریف لانے والے ہیں

ڈاکٹر ہادیہ کی بات پہ عرش کا ہاتھ جیسے ہوا میں ساکت ہوا تھا
 "ڈاکٹر سفوان؟۔۔۔ کس کی انگیجمنٹ۔۔؟"

بے ساختہ یہ سوال عرش کے اندر پیدا ہوئے تھے
 "اور انگیجمنٹ کی ساری تیاریاں مکمل ہو گئی؟"
 "کس کی انگیجمنٹ ہے؟"

ڈاکٹر ہادیہ کے سوال پہ مرحہ کوئی جواب دیتی تبھی عرش اچانک ان کے
 سامنے آتا پوچھنے لگا تھا اس کی سوالیہ نظریں مرحہ پہ تھی
 عرش کے اس طرح اچانک سامنے آکر پوچھنے پہ وہ دونوں ایک لمحے کے
 لئے حیران ہوئی تھیں

ڈاکٹر مرحہ کی، کیا تم نہیں جانتے؟۔۔۔ اوہ میں سمجھ گئی دیکھا مرحہ تمہارا
 "جو نیئر کتنا ایکسائٹڈ ہو رہا ہے تمہاری انگیجمنٹ میں شرکت کے لئے۔۔
 ہادیہ شروعات میں کنفیوز سی جواب دیتی جیسے عرش کے پوچھنے کا مقصد
 درمیان میں ہی سمجھتی مرحہ سے مخاطب ہوئی تھی

اور مرحہ جو اپنی جانب سپاٹ تاثرات سے دیکھتے عرش کو دیکھ رہی تھی،
ڈاکٹر ہادیہ کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ مرحہ نے اسے مڑ کر جاتے
دیکھا

ڈاکٹر ہادیہ کہہ رہی تھی کہ وہ ایکسائٹڈ تھا۔

مگر مرحہ نے اس کے ضبط سے سرخ ہوتے چہرے کے باوجود جیسے ان
آنکھوں میں بھڑکتی ہوئی آگ کو دیکھ لیا تھا۔

جس کے سبب وہ گنگ سی کھڑی تھی۔

بلاشبہ عرش اس کے انگیجمنٹ کے متعلق سن کر غصے میں آیا تھا
مگر کیوں؟

-----*-----

"حبہ احسن کے متعلق انفارمیشن نکالو۔۔۔"

بشار تقی نعمان کے آفس میں داخل ہونے کے ساتھ بولا تھا
"ایس سر۔۔"

نعمان ایک نظر پریشان سے نظر آتے بشار تقی پہ نظر ڈالتا اپنے لیپ ٹاپ پہ
جھکا تھا

آخر وہ لڑکی کیوں اپنے باپ کے عمر کے کسی شخص سے شادی کرنا چاہے؟
"گی؟"

وہ آفس میں چکر لگاتا اونچی آواز میں بڑبڑاتا سوچ رہا تھا
اس کی بڑبڑاہٹ سن کر نعمان نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے حیرت
سے اسے دیکھا تھا

نعمان پہلی مرتبہ بشار تقی کے منہ سے کسی دوسری لڑکی کا ذکر سن رہا تھا
اس نے اب تک بشار تقی کو دیوانوں کی طرح صرف صدفی یوسف کے ارد
گرد ہی چکراتے دیکھا تھا،

صدفی یوسف صرف اس کی دیوانگی نہیں تھی،

جینے کا ایک واحد مقصد تھی،
وجہ تھی۔۔

بشار تفتی کا ایک کوتاہ خواب تھی صد فی یوسف،
جسے اس نے اپنے بچپن سے لمحہ بالمحہ تخلیق کیا تھا۔
اپنے آپ کو ختم بھی کرنا چاہا تھا اس نے صرف صد فی یوسف کو ناپنے کے
سبب،

اسے چاہئے تھا کہ وہ صد فی یوسف کو ڈھونڈنے کے لیے زمین آسمان ایک
کر دیتا۔۔

مگر وہ کسی دوسری لڑکی کے فکر میں تھا،
نعمان نے تو حیران ہونا ہی تھا۔

سر وہ ایک مشہور رائٹر ہے، اور نہایت ہی ہائی پروفائل فیملی سے تعلق "

" رکھتی ہیں

یعنی کے شادی کی وجہ سیٹھ جاسم منیر کی دولت نہیں تو پھر کیا وجہ ہے اس "شادی کی؟"

بشار نعمان کی بات سن کر وہ رک کر جیسے نعمان سے پوچھنے لگا تھا "سیٹھ جاسم منیر؟"

"ہاں سیٹھ جاسم اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے" "اوہ۔۔"

بشار کی بات جیسے نعمان اب سمجھا تھا، وہ یہ سب اس لڑکی کے لئے نہیں بلکہ اپنی ماں کے لئے کر رہا تھا۔ "اس لڑکی کے گھر کا ایڈریس مجھے ٹیکسٹ کرو" "اوکے سر"

اگلے ہی پل بشار تقی کے کہنے پر نعمان اثبات میں سر ہلا کر کہتا لیپ ٹاپ پہ ایک مرتبہ پھر جھک پڑا تھا

"وہ کونسا یار تھا تیرا ہاں جسے تو نے سیٹھ جاسم کے سامنے بلایا تھا؟"

حبہ ابھی کمرے میں داخل ہو کر شاپرز کو بیڈ پہ رکھتی سیدھی ہی ہوئی تھی کہ تبھی شہناز دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی اپنی پوری طاقت استعمال کر کے تھپڑ حبہ کے چہرے پہ دے مارا تھا

حبہ اس اچانک حملے کے لئے بالکل بھی تیار نہیں تھی، اس لئے اگلے ہی پل وہ اونڈھے منہ بیڈ پہ جا گری تھی کہ اس کی پیشانی بیک گراؤنڈ کے نوکیلے حصے سے ٹکرایا تھا۔

جب درد ضبط کرتی سیدھی ہوئی تو اس کے ہونٹ پھٹے اور پیشانی پہ کٹ لگا نظر آیا تھا،

کٹ سے لہو نکل کر پیشانی سے رخسار پہ بہہ آئے تھے

"بتاتی کیوں نہیں کہ وہ کون تھا؟"

مام رک جائیں آپ نے اس کے بد صورت چہرہ کو مزید خراب کر دیا ہے،"
"پرسوں اس کی شادی ہے

شہناز غضب ناک ہوتی مزید اسے مارنے کے کیلے آگے بڑھیں تھی کہ
پیچھے سے مزے سے دیکھتی ایمن نے شہناز کو روک لیا تھا

"اگر تو نے کچھ کیا تو یاد رکھنا میں تجھے زندہ زمین میں گاڑ دوں گی"
شہناز پھر کر بولی تھیں

حبہ سپاٹ نظروں سے شہناز کو دیکھتے ہوئے اس کی باتیں سن رہی تھی
"چل کال کر اپنے ہونے والے خصم کو اور معافی مانگ"

شہناز خود کو ایمن سے چھڑاتی تحکمانہ لہجہ میں حبہ سے مخاطب ہوئی تھی۔
اور حبہ نے سپاٹ نظریں شہناز پہ ڈال کے وہی کیا جو شہناز نے اس سے کہا
تھا

"یہ مت بھولنا کہ تیرا بھائی اب بھی میری پہنچ میں ہے"
حبہ کو کال کر کے معافی مانگتے دیکھ شہناز کا غصہ کم ہوا تھا

مگر جاتے جاتے بھی وہ دھمکی دے کر جانا نہیں بھولی تھی

----*----*

"تم پہلے گھر سے باہر جاؤ پھر میں جاؤں گی"

رات کے ایک بج رہے تھے، آہینہ کے سونے کے بعد رہنما فردوس تمام

تیاری کے ساتھ کمرے سے نکل آئی تھی

تحشم کا دروازہ بجا کر اسے نیند سے جگانے کے بعد وہ اس سے کہہ رہی تھی

وہ جو نیند بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی نیند جیسے اگلے ہی پل

اڑی

کیا وہ سنجیدہ تھی؟

تحشم تشویش زدہ نظروں سے حجاب میں ملبوس رہنما فردوس کو اوپر سے

لے کر نیچے تک دیکھنے لگا تھا،

پھر اس کی نگاہ رہنما کے داہنے ہاتھ میں تھامی ٹرالی سوٹ کیس پہ پڑی۔

"کیا سچ کہہ رہی ہیں؟"

تحشم نے بوکھلا کر پوچھا،

"کتنی مرتبہ کہنے پر تمہیں لگے گا کہ میں نے سچ کہا تھا؟"

رہنما فردوس اس کے اس طرح پوچھنے پر اسے تیکھے تیوروں سے گھورتی

بولی

"وہ میں۔۔۔"

اس پہلے کہ تحشم کوئی جواب دیتا وہ چھوٹا سا کوریڈور روشن ہوا تھا

"کہاں جا رہی ہوا تنے رات میں؟"

"مر گئی"

آہینہ کی سخت آواز پہ رہنما فردوس خوفزدہ ہوتی مرے مرے لہجہ میں

بڑبڑائی تھی،

اور پھر ڈرتے ڈرتے رخ پھیرتی آہینہ کی جانب متوجہ ہوئی

"مم۔۔۔می۔۔۔"

جہاں آہینہ نہایت سنجیدہ اور غصیلے تاثرات میں دیکھ رہا تھا فردوس کی جیسی بولتی بند ہوئی تھی

"میں نے پوچھا کہاں جا رہی ہو؟، رات کے اس پہر؟"

"ممی میں یہ۔۔۔ رخصتی۔۔۔ نہیں چاہتی۔۔۔"

"تو اس لئے تم گھر سے بھاگنا چاہتی ہو؟"

رہنما فردوس کی بات سن کر اس کے ہاتھ میں سختی سے دبے ٹرالی کے

ہینڈل کو دیکھ، اس کی قریب جاتے ہوئے آہینہ نے پوچھا تھا

ساتھ ہی آہینہ کو یہ جان کر اس شدت سے غصہ آیا تھا کہ دل کیا اس بے

وقوف اولاد کو ایک جڑ دے،

انہیں احساس ہوا کہ انہوں نے جو رخصتی کا فیصلہ کیا تھا وہ بالکل صحیح تھا،

آہینہ نے ایک نگاہ بدستور پریشان اور نادام چہرہ لئے دروازے پہ جامد

کھڑے تحشم کو دیکھ رہا تھا فردوس کو دیکھا تھا

جوا نہیں ہی سہمی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔
 تم رخصتی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ تم گھر سے بھاگنا چاہتی ہو۔۔۔ تم وہی کرنا "
 "چاہتی ہو جو تمہارا دل چاہتا ہے تو رہنما فردوس تم کرو۔
 آہینہ سردوسپاٹ لہجہ میں اس سے کہہ رہیں تھیں
 اور اپنی ماں کا تبدیل ہوتا لب و لہجہ آہینہ کو دہشت زدہ کر گیا تھا
 "وہی کرو جو تمہارا دل چاہتا ہے۔۔۔ مگر ماں کے مرنے کے بعد "
 "مُمی۔۔۔"

آہینہ کا وہ بے رحم آخری جملہ رہنما فردوس کو جیسے توڑ گیا تھا،
 وہ صدمے سے آہینہ کو دیکھتی ہوئی جیسے کچھ کہنا چاہتی تھی مگر
 اس کے گلے میں جیسے الفاظ پھنسے تھے
 آنکھوں سے آنسوؤں نکل کر رخسار پہ بہہ آئے تھے
 دونوں ماں بیٹی کو صدمے سے دیکھتا کھشم رہنما فردوس کی آنسوؤں پہ بری
 طرح تڑپ اٹھا تھا

آہینہ بھی اپنی لاڈلہ ڈھیٹ نافرمان اولاد کے آنسوں دیکھ نہیں پائی تھی اس لئے اگلے ہی پل نظریں چراتے وہ ناراضگی سے رخ پھیر گئیں تھیں خدا را اس طرح کبھی مت کہئے گا مئی۔۔ میرے پاس صرف آپ ہیں "

۔۔ آپ کو کچھ ہو اس سے پہلے تو میں مرنا پسند کروں گی۔۔ آپ جو چاہتیں ہیں وہ کریں مگر اس طرح مت کہیں

رہنما فردوس آنسوں بھری، افیت و غم سے بو جھل آواز میں کہتی، شدت سے روتی ہوئی وہاں سے گئی تھی۔

اور آہینہ کا دل دھک سے رہ گیا تھا

"راہی! میری بچی۔۔"

رہنما فردوس کے افیت بھرے آنسوں جیسے اب آہینہ کی آنکھوں سے بہہ آئے تھے

انہیں دیکھتے تحشم نے افیت سے اپنے نچلے لب کو دانتوں میں کچلتے ہوئے

دروازہ لگا کر اپنا پشت دروازے سے لگایا تھا،

اور کرب آمیز گہری سانس فضا کے سپرد کی تھی

-----*-----

شہناز کے جانے کے بعد وہ مرر کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے زخموں سے بہتے لہو کو ٹشو سے صاف کرنے لگی تھی۔

پھر دراز سے بینڈیڈ نکال کر پیشانی کے کٹ پہ لگا گئی تھی۔

"میرے پاس تم ہو تو مجھے کسی اور کی ضرورت نہیں"

وہ مرر میں اپنی اداس آنکھوں میں دیکھتی مسکراتے ہوئے جیسے خود سے بولی تھی۔

خود کو جیسے سہارا دیا تھا۔

کیونکہ اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا،

اور وہ اپنے لئے کافی تھی،

وہ بیمار ہونے سے پہلے میڈیسن لے لیتی تھی، وہ اپنا خیال رکھنا جانتی تھی کیوں کہ اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا جو اس کا خیال رکھتا، جو اس کی پرواہ کرتا۔

اور اسے اس کی عادت پڑے ہوئے عرصہ ہو چکا تھا، اس لئے واقعہ اسے کسی دوسرے کی ضرورت نہیں تھی، وہ اپنے لئے کافی تھی،

بہت عرصہ ہو گیا تھا مگر کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے خود کو غور سے دیکھا ہی نہیں کیونکہ لوگ کہتے تھے (سوتیلی ماں اور سوتیلے بہن بھائی) کہ وہ بد صورت ہے تو اس نے دل سے اسے مان لیا تھا، اب جب وہ بد صورت تھی تو مریں بار بار خود کو دیکھ کر کیا کرتی، اس لئے اسے شاپنگ کا بھی کوئی شوق نہیں تھا، اس کے پاس تو اکثر کپڑے اس کی سوتیلی بہن کے اترن ہوتے تھے جو اس کی سوتیلی ماں اسے ملنے وقت اسے دے جاتی تھی کہ یہ ایمن نے صرف ایک ہی مرتبہ پہنا ہے، جب تم ہو تو ملازماؤں کو کیا اتنے "اچھے اچھے کپڑے دینا

کیونکہ ان کے نزدیک وہ گھر کے ملازمین سے بھی کمتر تھی۔

"اے سنو مام تم کو بلارہیں ہیں"

وہ مزید کچھ سوچ پاتی ایمن عجلت میں کمرے میں جھانک کر حقارت

بھرے لہجہ میں اس سے کہتی واپس چلے بھی گئی تھی

حبہ ایک نگاہ اپنے ذخمی ہوتے چہرے کو دیکھ کمرے سے نکل آئی تھی

لاونج میں قدم رکھتے ہی جو ہستی اسے نظر آئی

اسے دیکھ وہ بری طرح ٹھٹکی تھی

سامنے ہی شہناز کے مقابل کے کاوچ پہ اسے بشار تقی بیٹھا نظر آیا تھا

"تو یہ آپ کی بیٹی ہے؟"

بشار کی نظریں گلابی رنگ کے ٹراؤزراور کرتی کے ساتھ گلابی ڈوپٹہ سے

خود کو لپیٹی ہوئی حبہ پر ہی تھی

"سو تیلی بیٹی"

شہناز نے جیسے شدید ناپسندیدگی سے تصحیح کی

"تمہیں لگتا ہے کہ اس جیسی لڑکی میری بیٹی ہوگی؟"

"بلکل بھی نہیں"

شہناز کے حقارت زدہ لہجہ میں پوچھنے بشار نے فوراً کہا

"تم کھڑی منہ کیا دیکھ رہی ہو، جاؤ ڈرائیور تمہیں پار لے جائے گا"

شہناز اگلے ہی پل حبہ کو جھڑکتے ہوئے بولیں،

جو بشار تقی کو الجھن بھری نظروں سے دیکھتے پلٹ گئی تھی

آخر بشار تقی اس کے ارد گرد کیا کر رہا تھا؟

یہاں تک کہ اس کے گھر تک پہنچ گیا؟

تم بتاؤ بشار تقی کہ تم یہاں کیا کرنے آئے ہو؟، مجھے دوبارہ بلیک میل

کرنے کی کوشش تو نہیں کرنے یہاں آئے نا؟، اگر اسی لئے آئے ہو تو بتا

"دو کہ تمہیں اب ایک پیسہ تک نہیں دوں گی

حبہ کے جانے کے بعد وہ نہایت تنفر سے اسے دیکھتی جیسے باور کروارہی

تھیں،

کیونکہ بشار تقی اس سے پہلے اسے بلیک میل کر کے کافی بڑی بڑی رقمیں
لیٹھ چکا تھا

ارے نہیں ڈیر شہناز! اس مرتبہ کوئی بلیک میلنگ نہیں، دیکھو میں "
"سارے بلیک میلنگ کا مواد تمہارے سپرد کر رہا ہوں

بشار تقی نے کہتے ہوئے ایک خاکی رنگ کے پھولے ہوئے لفافے کو اس
کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تھا

"مگر تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟"

شہناز لفافے کے اندر جھانک کر جائزہ لیتی مشکوک نظروں سے اسے
دیکھتی بولی

حبہ احسن کے فیملی پر و فائل میں شہناز کو ایز آمام دیکھ کر ہی تو بشار تقی یہاں
آیا تھا، اور پھر یہاں آکر اسے پتا چلا کہ وہ شہناز کی سوتیلی ماں ہے۔

اور جیسے وہ معاملے کی تہہ تک پہنچ گیا تھا

کہ حبہ کیوں اس سیٹھ جاسم منیر جیسے شخص سے شادی کرنے پر رضامند ہوئی،

تو ان سب کے پیچھے شہناز تھی،

شہناز جو امیر باپ کی نہایت ہی بگڑی اولاد تھی، باپ پالیٹکس میں تھا، اور شہناز کی نت نئی لت جس میں جوا کھیلنے کی لت سرفہرست تھی۔ یقیناً اب اس کے پاس جوا کھیلنے کے لئے رقم موجود نہیں تھا، جبھی وہ سیٹھ جاسم سے اپنی سوتیلی بیٹی کا سودا نکاح کے نام پر کر رہی تھیں۔

میں نے سنا ہے کہ آپ اپنی بیٹی کی شادی سیٹھ جاسم منیر سے کر رہی ہیں؟

"سوتیلی بیٹی"

بشار تقی کے کہنے پر شہناز نے جیسے نفرت سے تصحیح کی

"اوہ سوری سوتیلی بیٹی"

"تو پھر کیا قیمت رکھی ہے آپ نے اپنی سوتیلی بیٹی کا؟"

"ستر لاکھ دے رہا ہے اس کے سیٹھ جاسم"

اس کے پوچھنے پر شہناز نے کہا تھا

"اگر میں نے اس سے زیادہ رقم کی آفر کی تو؟"

مگر تم کیوں میری سوتیلی بیٹی میں دلچسپی لے رہو؟، جبکہ وہ تمہارے نا"

"لائق ہے اور ناٹائپ کی ہے؟

بشار تقی کے پوچھنے پر شہناز نے بغور اسے دیکھا تھا،

جو کاوچ پہ نہایت اسٹائل سے بیٹھا ہوا تھا

کچھ حساب کتاب ہے میرے اور اس کے درمیان اس سے آپ کو دلچسپی"

"نہیں ہونی چاہئے، آپ کو تو دلچسپی اپنی رقم سے ہونے چاہیے

"تو کتنا دے سکتے ہو تم اس کے لئے؟"

بشار تقی کے آفر پر شہناز نے بے ساختہ پوچھا

"جتنا آپ چاہیں گیں"

بشار تقی شہناز کی آنکھوں میں دیکھتا جیسے اسے مزید لالچ کی جال کی جانب
کھینچا

اگر مجھے یہ یقین نہیں ہوتا کہ تم ایک درندہ صفت انسان ہو تو، میں اپنی "
"سو تیلی بیٹی کا سودہ تم سے کبھی نہیں کرتی

شہناز کئی لمحے جاچتی نظروں سے اسے دیکھتی رہی تھی،

مگر پھر سر جھٹک کر بولیں

"اتنی نفرت۔۔؟"

بشار نے نہایت دلچسپی سے پوچھا تھا

صالحہ کی بیٹی سے مجھے اتنی نفرت ہے کہ میں کبھی بھی اسے خوش نہیں "

"دیکھ سکتی، اور یہ بھی جانتی ہوں کہ تم اسے کبھی بھی خوش نہیں رکھ سکتے

"تو پھر یہ ڈیل ڈن ہوئی"

بشار تقی کہتا ہوا گلے ہی پل کا وچ سے اٹھا تھا

"یہ اتنا گڈ لوکنگ ہیر و کون ہے مام؟"

لاونج میں داخل ہوتے یمن نے ناک کی سیدھ میں واپس جاتے بشار تقی کو دیکھ اپنی ماں کے قریب جا کر ستائشی لہجہ میں پوچھا تھا

نہایت ہی بے رحم اور سفاک، اسے جاننے والے اسے موٹی دابیٹ "

کہتے ہیں، اسے دیکھ کر تمہیں سیکھ لینا چاہئے میری جان کہ ہر چمکنے والی چیز

"سونا نہیں ہوتی

شہناز بشار تقی کے پشت پہ نظریں جمائے اپنی بیٹی سے نہایت ہی

ناپسندیدگی سے کہہ رہی تھی

-----*-----

"الرٹ رہنا کسی بھی مشکوک شخص کو بنا کسی وارننگ کے دھر لینا"

ملک مخصوص گارڈ کے سیاہ ٹراؤزر، وائٹ شرٹ اور سیاہ کوٹ میں ملبوس

تھا، اور اپنے کان میں موجود بلیو ٹو تھ سے جڑے افراد کو حکم دے رہا تھا

سیکیورٹی آج کافی ٹائٹ تھی،
کیونکہ آج مرحہ کی انگیجمنٹ تھی

گیٹ کے قریب سیاہ لیڈی ڈنر سوٹ میں ملبوس ملازمہ ہر آنے والے افراد
سے خوبصورت سنہرا بن سے بندھا انگیجمنٹ کارڈ لے کر اندر داخل
ہونے دے رہی تھی۔

اور دوسری ملازمہ ان افراد کو ان کے مخصوص ٹیگ لگے ٹیبل تک رہنمائی
کرتیں۔

ہاسپٹل کے اسٹاف کے ساتھ ہی عرش بھی شامل تھا،
ان سبھی کے قریبی قریبی تین چار ٹیبل مخصوص تھے۔

"مرحہ پار لر گئی ہیں تیار ہونے، میں اسے پک کرنے جا رہی ہوں"
وہ سبھی سینے تک آتے دائرہ نما ٹیبل کے گرد کھڑے باتوں میں مصروف
تھے، اور ان کی باتوں کو بے توجہی سے سنتا عرش ارد گرد کا کڑی نگاہوں
سے جائزہ لے رہا تھا کہ تبھی ڈاکٹر ہادیہ قریب آتی بولی

"اوہ ابھی تک ڈاکٹر مرحہ پارلر سے نہیں آئیں، ڈاکٹر سفوان تو آچکے ہیں"

ہیڈ نرس شریفہ دورا سیٹج کے قریب وائٹ شیر وانی میں ملبوس ڈاکٹر سفوان کو دیکھتی بولیں

ہیڈ نرس کی نگاہوں کی تعاقب میں عرش نے بھی اپنی سرد نظروں سے ڈاکٹر سفوان کو دیکھا تھا

جو ڈاکٹر رضا اور دوسرے افراد کے درمیان گھیرا باتوں میں مشغول تھا،

"اسی لئے تو مرحہ کو لانے جا رہی ہوں"

ڈاکٹر ہادیہ عجلت میں کہتی گیٹ کی جانب بڑھی تھی

"کیا میں آپ کا ڈرائیور بن جاؤں ڈاکٹر؟"

عرش بھی ڈاکٹر ہادیہ کے پیچھے جاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا

بلکل یار، تمہارا شکریہ اب اس رش میں کہاں میں ڈرائیور کو ڈھونڈتی

"رہوں"

ہادیہ ہنس کر بولی تھی

جس پر وہ مسکرا دیا تھا نہایت ہی سرد سی مسکراہٹ تھی اس کی۔

-----*-----

وہ کیوں آیا تھا یہاں؟

وہ بھی اس کی اسٹیپ مام کے پاس؟

آخر اس شخص کے دماغ میں چل کیا رہا تھا؟

کل اس نے بشار تقی کے ساتھ باتوں ہی باتوں میں ایک گیم کھیلا تھا،

-- آخری مرتبہ کہہ رہی ہوں میں مسٹر بشار تقی!، میرا مذاق دوبارہ ("

) "کبھی مت اڑانا

اس بات کو دوبارہ دماغ میں دہرائی تھی

اس نے کل اسے "آسمانی سر" ناکہتے ہوئے "بشار تقی" کہا تھا

جسے اس نے بالکل بھی نوٹ نہیں کیا تھا تو کیا اس کی یادداشت لوٹ آئی تھی؟

حبہ گھر کے باہر آخری اسٹیپ کے کنارے پہ کھڑی گاڑی کی منتظر تھی،
ڈرائیور جسے گیرج سے نکال کر لارہا تھا

وہ مزید آگے کچھ سوچتی اپنے پیچھے ابھرتے قدموں کی آہٹ پہ اس نے رخ موڑ کر دیکھا،

جہاں اسے بشار تقی نظر آیا تھا، بشار تقی برآمدے کی سیڑھیاں اترتا اس کے مد مقابل آکھڑا ہوا تھا

تم تو ایک سینڈریلا نکلی، جو اپنی سوتیلی ماں کے ظلم و ستم کے سبب یہ "شادی کر رہی ہیں؟"

نہایت دلچسپی سے حبہ کا زخمی چہرہ دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا تھا
"لگتا ہے تم اس شادی سے بہت خوش ہو؟"

اس سے کوئی جواب ناپاتے ہوئے اس نے حبہ کا سپاٹ چہرہ دیکھ پھر پوچھا

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں سر؟"

حبہ جو خود بھی اس کی دلچسپی کو محسوس کر گئی تھی،

وہ اس کے دلچسپی کی وجہ جاننے سے قاصر تھی اس لئے اس کی باتوں کو نظر

انداز کرتے ہوئے پوچھا

"تم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا تھا"

حبہ کے پوچھنے پر بشار کے ذہن میں جیسے کچھ تازہ ہوا تھا

-- آخری مرتبہ کہہ رہی ہوں میں مسٹر بشار تقی!، میرا مذاق دوبارہ"

)(کبھی مت اڑانا

بشار تقی کے کہنے پہ وہ جیسے منتظر نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی

جیسے وہ جانتی تھی کہ وہ کیا پوچھنا چاہتا تھا

"تم نے مجھے بشار تقی کیوں کہا تھا؟، میرا نام تو آسمانی تھا نا؟"

بشار تقی نے آنکھیں سکیر کر اس کے چہرے کو نہایت باریکی سے جائزہ لیتے

ہوئے پوچھا تھا،

مگر جائزہ بے فائدہ ہی ٹھہرہ کیونکہ حبہ کا چہرہ بشار تقی کے سوال پہ بھی ہنوز
سپاٹ اور مطمئن تھا

"بشار تقی؟، کیا میں نے یہ کہاں تھا؟"

اگر بشار اس کے چہرے کا جائزہ باریک بینی سے جائزہ لے رہا تھا تو حبہ بھی
یہی کر رہی تھی

"ہاں بالکل"

"میں بھلا بشار تقی کیوں کہوں گی؟، یہ بشار تقی کون ہے؟"

حبہ نے گردن نفی میں ہلاتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھا

"تو تم نے نہیں کہا تھا؟"

بشار تقی اس نا سمجھی پہ جیسے بھونٹیں اچکاتا ہوا بولا

" بالکل بھی نہیں"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی پورے یقین سے بولی

"تمہیں یقین ہے کہ تم جھوٹ نہیں بول رہی ہو؟"

آپ کو یقین ہے کہ آپ سچ بول رہے ہیں، ویسے کیا بشار تفتی آپ کا ریکل "نیم ہے؟"

حبہ نے الٹا اسے باتوں کے جال میں الجھایا تھا
"نہیں میرا نام آسمانی ہے"

اس نے بھی حبہ جیسے یقین سے جھوٹ بولا
"وہی تو۔۔"

حبہ کے چہرے پہ لمحہ بھر کے لئے مسکراہٹ جھلک دکھا کر معدوم ہوئی
تھی،

جسے دیکھ کر بشار ٹھٹکا تھا،
وہ لڑکی مسکراتی بھی تھی؟

"ٹھیک پھر، شادی میں تشریف لائیں گا"

گاڑی کے قریب آکر رکنے پر حبہ اس سے کہتی گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی
وہ اس شادی سے اتنی مطمئن کیسے ہو سکتی تھی؟

بشار تفتی حیرت سے اس گاڑی کو دیکھتے ہوئے سوچتا رہا تھا جو گیٹ سے باہر
نکل رہی تھی

-----*-----

ڈائمنڈ اسٹونز سے سجے پنک بھاری فرشی گاؤن میں ملبوس، ہیوی برائیڈل
میک اپ اور جیولری سے سچی سنوری وہ ہمیشہ سے بہت مختلف اور بہت
خوبصورت لگ رہی تھی،

مرر میں خود کو دیکھتے ہوئے اسے بے اختیار خود پر ہی پیار آیا تھا۔
اور لبوں پہ شرمیلی سی مسکراہٹ اٹھ آئی تھی
"بہت قاتل لگ رہی ہو، جیسمین"

اپنی پیچھے سے ابھرتی آواز پہ اس نے چونک کر مرر میں ہی پیچھے کی جانب
دیکھا، جہاں سیاہ لباس، پی کیپ، ماسک اور گولگل پہنے کوئی نظر آیا تھا،

اور مرحہ اسے اچھے سے پہچانتی تھی،

اچانک ہی خوف کی ایک سرد لہر اس کے اندر دوڑی تھی

"مم۔۔۔ مجھ سے دور رہو"

اپنے جانب بڑھتے اس سیاہ وجود کی جانب مڑتی وہ خوفزدہ لہجہ میں ہکلا کر
بولی تھی

"تم ہنگیجمنٹ کر رہی ہو؟، اور یہ تم کیسے کر سکتی ہو؟"

وہ بنار کے اس کی جانب بڑھتے ہوئے سرد سے لہجہ میں غرایا تھا

"گ۔۔۔ گارڈز۔۔۔"

مرحہ نے بے ساختہ گارڈز کو چلا کر بلانے کی کوشش کی مگر تبھی وہ اس کا

منہ دبوچ گیا تھا

اپنے شوہر کے ذندہ رہتے ہوئے تم کسی دوسرے مرد کے ساتھ کیسے

"ہنگیجمنٹ کر سکتی ہو؟"

"شوہر؟"

اس کے وحشت زدہ سرد لہجہ میں کہنے پر مرحہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں،

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ پوچھتی یا کہتی وہ دوسرے ہاتھ سے اپنے پاکٹ سے اسپرے نکالتا مرحہ کے چہرے پہ اسپرے کیا تھا

اور اس کا چہرہ چھوڑ کر پیچھے ہٹا

"تم نے یہ۔۔ کیا۔۔ کیا؟"

مرحہ نے دو تین مرتبہ چھینکنے کے بعد اپنے بھاری ہوتی پلکوں کے ساتھ پوچھا تھا،

اور پھر اگلے ہی پل اس سے پہلے کہ وہ لہرا کر گرتی، اس سیاہ وجود نے آگے بڑھ کر اسے اپنے بازو پہ اٹھایا تھا

اپنے شوہر کے ذندہ رہتے ہوئے تم کسی دوسرے مرد کے ساتھ کیسے؟
"انگلیجمنٹ کر سکتی ہو؟"

"شوہر؟"

اس کے سر دلہہ میں کہنے پر مرحہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں،
اس سے پہلے کہ وہ کچھ مزید پوچھتی یا کہتی اس نے دوسرے ہاتھ سے اپنے
پاکٹ سے اسپرے نکالتا مرحہ کے چہرے پہ اسپرے کیا تھا

اور اس کا چہرہ چھوڑ کر پیچھے ہٹا

"تم نے یہ۔۔ کیا۔۔ کیا؟"

مرحہ نے دو تین مرتبہ چھینکنے کے بعد اپنے بھاری ہوتی پلکوں کے ساتھ
پوچھا تھا،

اور پھر اگلے ہی پل اس سے پہلے کہ وہ لہرا کر گرتی، اس سیاہ وجود نے آگے
بڑھ کر اسے اپنے بازو پہ اٹھایا تھا

"!مرحہ"

ہادیہ نے پارلر کے اندر آ کر بے ساختہ مرحہ کو پکارا تھا
وہاں تو کوئی نہیں تھا،

البتہ مر رہا یہ کو ایک اسٹیکمی نوٹ چسپاں ملا جو ڈاکٹر رضا مرزا کے لئے تھا
مرحہ کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک صوفے پہ پڑا پایا، اس کے دماغ
نے نہایت تیزی سے گزشتہ باتوں کو ریکال کیا تھا اور پھر،
اگلے ہی پل وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی،

اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا، وہ ایک درمیانے درجے کے فلیٹ کے لاؤنج
میں تھی،

کیا اسے کڈنیپ کیا تھا؟

سوچ کر ہی مرحہ کے اندر کپکپی سی دوڑی تھی اور اگلے ہی پل وہ کانپتے
ٹانگوں سمیت دوبارہ صوفے پہ جا گری تھی۔

آج اس کی انگیجمنٹ تھی، اس کے وقت پہ ناپہنچنے کے سبب بابا کی کتنی بے
عزتی ہوگی، اور نجانے سفوان کیا سمجھے؟

اسے سوچ کر ہی رونا آ رہا تھا، اور وہ رونے بھی لگی تھی۔

مرحہ محیا اس طرح رونے سے کچھ نہیں ہوگا، تمہیں ہمت کرنی ہوگی،"
 "تمہیں یہاں سے بھاگنا ہوگا

کچھ دیر بے بسی سے رونے کے بعد اس کے اندر جیسے کسی نے جھڑک کر کہا
 تھا، جس کے سبب اگلے ہی پل وہ آنسوؤں کو ہتھیلی کے پشت سے رگڑتی اٹھ
 کھڑی ہوئی تھی

اور قریب ہی رکھا بڑا سا واڑا اٹھا کر سر سے بلند کر کے پوزیشن لیا تھا،
 تاکہ وہ گھٹیا انسان جہاں بھی دکھے وہ اس کے سر پہ دے مارے،
 سب سے پہلے وہ ایکڑٹ ڈور تک گئی جو لاک تھا،
 کافی دیر تک لاک سے الجھنے کے بعد اب وہ اسے ڈھونڈ رہی تھی، یقیناً اس
 لاک کی چابی اسی کیڈنیپر کے پاس تھی۔

نجانے وہ کون تھا جو اس کے پیچھے ہی پڑ گیا تھا،
 یقیناً کوئی پاگل سنی تھا جو اسے بچوں کے قصے کہانیاں سنا کر ڈرانے کی
 کوشش کرتا تھا۔

مرحہ نے اس چھوٹے سے فلیٹ میں اسے ہر جگہ ڈھونڈا اب فلیٹ کا صرف
واحد بیڈروم رہ گیا تھا،

خوف سے تھوک نگلتی، خود کو ہمت دلاتی کانپتے وجود کے ساتھ دروازہ
کھولتی وہ اندر داخل ہوئی تھی۔

مگر کمرے میں کوئی نہیں تھا، جس پر مرحہ نے ایک راحت بھری سانس
خارج کی تھی، مگر تبھی مرحہ کی راحت بھری سانس سینے میں اٹکی جب
اسے واش روم کے دروازہ کھولنے کی آواز آئی،
اگلے ہی پل بنا سوچے سمجھے وہ قریب ہی قدم آدم کھڑکی پہ گرتے کرٹن
کے پیچھے جا چھپی تھی،

-----*-----

"اس لڑکی میں کچھ تو عجیب ہے، اس کی ڈیٹلیز نکالو"

وہ نعمان کے آفس میں چیئر کے پشت سے سر کو ٹکائے آنکھیں موندے ہوئے کہہ رہا تھا

"سر جتنی ڈیٹیلز دے چکا ہوں اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے"

ٹیبیل کے اس پار مقابل میں بیٹھے نعمان نے اسے دیکھ کہا تھا

"اس کا سیل فون ہیک کرو"

اس نے ہنوز بند آنکھوں سے کہا

سر سیل فون ہیک کرنے کے لئے کم از کم فون نمبر کا بھی تو ہونا ضروری ہے

آپ کو یقین ہے کہ آپ سچ بول رہے ہیں، ویسے کیا بشار تقی آپ کا ("

("ریٹل نیم ہے؟")

"وہ جھوٹ بول رہی تھی، وہ جانتی ہیں میرے متعلق سب"

بشار تقی نے جیسے نعمان کی بات سنی ہی نہیں تھی،

اس کی نظروں کے سامنے حبہ احسن تھی، جسے اپنے دماغ میں دوبارہ ریکال کرتے وہ پورے یقین سے بولا

"آپ کو کیسے پتا سر کے وہ جھوٹ کہہ رہی تھیں؟"

اس کے چہرے سے پڑھا میں نے، میں اس کا چہرہ صاف صاف پڑھ سکتا تھا۔ وہ کھلی کتاب جیسی تھی

نعمان کے سوال پہ وہ آنکھیں کھولتا سیدھا ہو بیٹھا تھا،

"تو پھر سر آپ کو اس میں عجیب کیا لگا؟"

نعمان کے نا سمجھی سے پوچھنے پہ وہ جیسے ایک لمحہ کے لئے الجھا تھا

اس کا چہرہ ہمیشہ سپاٹ ہوتا ہے جس سے تم کچھ بھی نہیں سمجھ سکتے کہ وہ کیسی ہے مگر کبھی کبھی اس کے چہرے پہ کھلی کتاب کے مانند تاثرات رقم ہوتے ہیں، جسے تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو

اس کے آنکھوں کے سامنے جیسے اب بھی حبہ کا چہرہ تھا جسے دیکھتے ہوئے وہ دلچسپی سے کہہ رہا تھا،

"یعنی آپ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ وہی جان پاتے ہیں جو وہ بتانا چاہتی ہیں"

نعمان نے حیرت سے پوچھا تھا

ایکزیگلی! وہ وہی اپنے چہرے پہ رقم کرتی ہیں جو وہ اس وقت سامنے والے " کو بتانا چاہتی ہیں، وہ بخوبی اپنے چہرے سے کسی کو بھی دھوکہ میں ڈال سکتی ہیں، وہ ویسی نہیں ہے جیسی خود کو ظاہر کرتی ہیں

بشار تقی کی آنکھیں جیسے چمکی تھیں،

گویا اس نے پہلی کا مین حصہ حل کر لیا تھا۔

"مگر سر آپ حبہ احسن میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہیں؟"

کیونکہ وہ ایک پہلی جیسی ہے، اس میں ایک عجیب قسم کی اٹریکشن ہے"

جب تک میں اس پہلی کو حل نہیں کر لو گا تب تک یہ اٹریکشن ختم نہیں ہوگا،

نعمان!، میں نے گویا اصل پہلی حل کر کے کتاب کھول لی ہے، اب

میرے سامنے حبہ احسن کھلی کتاب کے مانند ہے، جہاں سے چاہو اسے پڑھ

"لوں

بشار تقی پر جوش سا چیر سے اٹھ کھڑے ہوتا بولا تھا،
 جیسے اس نے کسی ماورائی، رازوں سے بھری کتاب جسے وہ پڑھنا چاہتا تھا،
 مگر کتاب کے اوپر موجود لاک جو کے ایک پہلی سے ہی کھلنا تھا، اس نے اس
 پہلی کو حل کر لیا تھا، اب کتاب ان لاک ہوتے ہوئے، اس کے سامنے کھل
 چکی تھی مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ پوری کتاب اس کے لئے ایک اجنبی زبان
 میں لکھی جانے والی کتاب ثابت ہونے والی تھی، جس زبان کو وہ جانتا ہی
 نہیں تھا۔

-----*-----

خوف کی شدت کے سبب سختی سے آنکھیں میچیں وہ جیسے جم چکی تھی۔
 اس کا سارا وجود ایک مرتبہ پھر کانپنے لگا تھا۔
 کرٹن کے پیچھے چھپے ہوئے،

وہ آنکھیں میچے اس کیڈ نیپر کو کمرے میں چلتے پھرتے محسوس کر سکتی تھی، اس کے ہزار چاہنے کے باوجود آنکھوں نے کھلنے سے اور قدموں نے اپنی جگہ سے ہلنے سے انکار کر دیا تھا۔

تبھی اس کی نگاہوں میں پریشان سے اس کے بابا کا چہرہ آ موجود ہوا تھا۔ جس کے سبب جیسے اسے ایک غیبی قوت سی ملی تھی۔

اور پھر اگلے ہی پل وہ یوں ہی آنکھیں میچیں، واز کو سر کے اوپر مارنے کی پوزیشن میں لئے کرٹن سے باہر نکل آئی تھی

وہ جو شاور لے کر مرر کے سامنے کھڑا شرٹ کے بٹن لگا رہا تھا،

اپنے پیچھے لڑکھڑاتے قدموں سے واز لئے بڑھتی مرحہ کو دیکھ ایک لمحہ کے لئے حیران ہوا تھا،

جو واز کو اس کی طرف تانتی دے ماری تھی مگر وہ اس سے پہلے ہی وہاں سے ہٹ چکا تھا،

جس کے سبب واز زمین بوس ہوتا آواز کے ساتھ ٹوٹا تھا،

اس کے ساتھ ہی مرحہ لڑکھڑا کر گرنے لگی تھی کہ ایک دم اس نے مرحہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھماتے ہوئے خود سے لگایا تھا کہ مرحہ کی پشت اس کے سینے سے جا لگی تھی۔

"مجھے چھوڑو کیڈ نیپر"

مرحہ نے اپنی کہنی اسے مارتے ہوئے خود کو چھڑانے کی کوشش کی ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں

ان دونوں کا رخ مرر کہ جانب تھا،

مرحہ کو اپنی آنکھیں کھولتے دیکھ اس نے فوراً اس کے آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کر اس کا رخ مرر کی جانب سے موڑا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟، چھوڑو مجھے"

مرحہ اب اس کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے

جھلاتے ہوئے بولی تھی

"تم یہاں مجھے مارنے آئی تھی؟"

اس نے مرحہ کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے پوچھا
 البتہ اس نے مرحہ کو چھوڑا بھی نہیں تھا،
 وہ ابھی بھی مرحہ کے کندھے کے گرد اپنا داہنا بازو لپیٹے اسے خود سے
 لگائے ہوئے تھا، اور مرحہ کسی انجان مرد کے اس قدر قریب رہنے سے
 سخت روہانسا ہوتی، دھیرے دھیرے غصے سے بھر رہی تھی
 "اگر تم نے مجھے نہیں چھوڑا تو میں سچ مجھ تمہیں جان سے مار دوں گی"
 مرحہ کے دل سے اس کا خوف نکل چکا تھا،
 کیونکہ ابھی وہ خود کو اس کے بازوؤں کے قید سے نکالنے کے لئے غیض و
 غضب کا شکار تھی

"تمہاری نینوں کے سبب بہت پہلے ہی میں جان سے جا چکا تھا، جانم"
 وہ مرحہ کی دھمکی پہ مسکراتا دھیرے سے اس کے کان پہ جھک کے بولا تھا،
 جس سے مرحہ جیسی سن ہوئی تھی،
 اس کے اندر پھر سے خوف کی سرد لہر دوڑی تھی،

تمہیں اللہ کا خوف نہیں ہے؟، تم کسی غیر محرم عورت سے اس طرح "
"کیسے کہہ سکتے ہو؟، جہنم کی آگ میں جلو گے

مرحہ نے جیسے بے بسی سے آخری راستہ اختیار کیا تھا،
اسے اللہ سے ڈراتے ہوئے، جہنم کے آگ کی بھی دھمکی دے دی۔
جس پر وہ ہنسا تھا

اگر جہنم کی آگ میں جلنے کی شرط غیر محرم عورت ہے تو میں بے فکر "
"ہوں، کیوں کہ تم تو میری محرم عورت ہو
اس نے جیسے دلچسپی سے بتایا تھا

میں جانتی ہوں، تم سب جھوٹ بول رہے، یہ سب کیوں کر رہے ہو؟، "
"خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو

مرحہ نے اب کی مرتبہ بے بسی سے کہا تھا،
اس کی آواز بھرائی تھی،

آنکھوں میں فوراً آنسوں اٹھ آئے تھے۔

جسے محسوس کر کے اس نے دھیرے سے مرحہ کو لے کر آگے کی جانب
چہل قدمی کی اور بیڈ سائڈ ٹیبل کے قریب گیا۔

مرحہ نے آنسوؤں بھری آنکھوں سے ٹیبل کی جانب دیکھا جہاں ریسٹ
واچ، سیل فون، اور کیز کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کا آئی ماسک نظر آیا،
جسے اگلے ہی پل سفید رنگت کے مردانہ ہاتھ نے اسے اٹھالیا تھا،
"یہ تم کیوں کر رہے ہو؟"

اس نے وہی ماسک جب دھیرے سے مرحہ کو پہنایا، مرحہ نے آنکھوں
کے سامنے اندھیرا محسوس کر کے فوراً احتجاج کیا تھا۔
"ماسک اتارنے کی کوشش مت کرنا"

ماسک پہنانے کے بعد مرحہ کو اپنی قید سے آزاد کرتے ہوئے اس نے تنبیہ
کی۔

مگر وہ قیدی ہی کیا جو آزاد ہونے کے بعد اپنے مجرم کی شکل دیکھنے کی
کوشش نہ کرے،

کچھ قدم الٹا چلتے ہوئے مرحہ نے فوراً ماسک کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا
 "میں نے کہا تھا نا کہ ایسی کوشش مت کرنا"

جھٹکے سے اس کے ہاتھ کو ماسک سے ہٹاتے اس نے خشک لہجہ میں کہا تھا،
 اور ساتھ ہی اسے غصے سے پیچھے کی جانب دھکا دیا جس کے سبب وہ پشت کی
 جانب سے سیدھا بیڈ پہ جا گری تھی

"پلیز۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے گھر جانے۔۔۔ دو۔۔۔ پلیز۔۔۔"

مرحہ اس کے خشک لہجہ پہ ایک مرتبہ پھر خوفزدہ ہو چکی تھی،
 دوبارہ اس کا پہلو میں گرا ہاتھ چاہنے کے باوجود بھی حرکت کرنے سے
 انکاری ہوا تھا، اور پھر اپنی بے بسی اور خوف کے سبب اس نے روتے ہوئے
 جیسے گڑ گڑا کر منت کی

"بے شک جانے دوں گا، ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہیں اپنے پاس رکھوں"
 "کیا سچ کہہ رہے ہو؟"

مرحہ نے اس کے اتنی جلدی مان جانے پہ بے یقینی سے پوچھا

بلکل میری جان! مگر اس سے پہلے تم میرے پاس ایک رات تو رہ ہی سکتی"
 "ہونا۔۔۔"

مرحہ کو نہایت قریب سے آتی اس سپاٹ آواز نے جیسے ساکت کیا تھا،
 وہ جیسے برف کے محسمے میں ڈھلی تھی

۔۔۔ تاکہ تمہارا وہ نام نہاد باپ تمہارا دوبارہ کسی سے بھی رشتہ جوڑنے"
 "سے پہلے سو مرتبہ سوچے

وہ یقیناً اس کے کان کے قریب جھکے کہہ رہا تھا کیونکہ اس کی گرم سانسیں
 مرحہ اپنے دہنے کان، رخسار اور گردن پہ محسوس کر رہی تھی
 تم یہاں پر آرام سے سو جاؤں، میں لاونج میں ہوں، کل صبح تمہیں میں"
 "چھوڑ دوں گا

اب کی مرتبہ مرحہ کو اس کی سپاٹ آواز دور سے آئی تھی۔
 اور پھر دروازہ کھل کر بند ہونے کی آواز آئی اور تب سے برف کی طرح
 جامد سی پڑی مرحہ نے جیسے افیت بھری سانس اپنے خارج کی۔

-----*-----*

اس رات کے دوسرے دن صبح تحشم رہنما فردوس کے دروازے پہ کھڑا
 دروازہ کھٹکھٹایا تھا کہ اپنے گھر واپس جانے سے پہلے وہ ایک نگاہ رہنما
 فردوس کو دیکھ لے، دلہن کو رخصت کر کے لے جانے کے لئے دوہے کو
 تو اس کے گھر جانا تھا، اس لئے وہ آج واپس جا رہا تھا۔
 راہی! میں گھر جا رہا ہوں، پلیز ایک مرتبہ دروازہ کھول کر اپنی شکل مجھے "
 "دیکھا دیں۔۔۔ پلیز۔۔۔"

کافی دیر دروازے پہ دستک دینے، اور منت کرنے کے بعد بھی رہنما
 فردوس کی جانب سے کوئی رسپانس ناپا کر وہ افسردہ سا بند دروازے کو دیکھتا
 وہاں سے گیا تھا۔

اندر رہنما فردوس بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹی خراٹے لینے میں مشغول تھی تو اس نے کہا سننا تھا، تحشم کی بات۔۔ چونکہ رات دیر تک وہ روتی رہی تھی اس لئے وہ کافی گہری نیند میں تھی۔

تحشم اپنے گھر واپس لوٹ گیا تھا، اور رہنما فردوس اس کے بعد سے نہایت خاموشی سے آہینہ کی ہر بات مانتی رہی تھی، آہینہ بھی جانتی تھیں کہ وہ ان سے ناراض تھی مگر انہوں نے اسے منانے کی قطعی کوشش نہیں کی، کیونکہ رہنما فردوس کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ کب پھر سے اپنی بات پہ آڑ جائے۔

دوسری جانب اپنے گھر "بیت التقی" لوٹنے کے بعد کئی مرتبہ رہنما فردوس کو کال کی تاکہ اس سے بات کر سکے مگر اس نے تحشم کی کال ریسیو ہی نہیں کی، جس کے سبب تحشم کافی خوفزدہ ہو چکا تھا،

کیونکہ رہنما فردوس کا سارا غصہ چاہئے کوئی کچھ بھی کرے اسے نکالنا تو تحشم کے اوپر ہی ہوتا تھا، اور جب کہ وہ ابھی ایک ذخمی اور خاموش شیرنی تھی، تحشم کو مزید خوف میں مبتلا کر رہی تھی، اسے یقین تھا ان سب کا بدلہ اس نے رخصتی کی رات تحشم سے نکالنا تھا، وہ پہلا دولہا تھا، جو اپنی منکوحہ کو بے پناہ چاہتا بھی تھا، اور دن بدن قریب آتے،

وصل کی رات سے خوش ہونے کے بجائے خوف زدہ تھا۔

اور پھر وہ دن آپہنچا جس دن رہنما فردوس کو مکمل اس کی ملکیت میں دے دیا جانے والا تھا،

مگر یہ اس سے بڑھ کر کون جانتا تھا کہ رہنما فردوس اس کی ملکیت میں نہیں آنے والی تھی بلکہ بے چارہ تحشم اتنی اب کی مرتبہ پوری طرح رہنما فردوس کی ملکیت میں جانے والا تھا۔

-----*-----*

گھرے سرخ برائیڈل لہنگا، جو اس کے زندگی کا پہلا ایسا قیمتی لباس تھا جو اس کی سوتیلی بہن کا ترن نہیں تھا، گھرے سرخ رنگت کا لہنگا زیب تن کرتے ہی اس کا رنگ بنا کسی میک اپ کے ہی دہک اٹھا تھا، کھلتی گندمی رنگت پہ وہ لباس بے حد بیچ رہا تھا،

بیوٹیشن کے ساتھ کمرے کے اندر داخل ہوتی شہناز نے جیسے ایک لمحے کے لئے اسے ٹھٹھک کر دیکھا تھا، وہ اسے صالحہ کی مکمل کاپی لگی تھی، جس کے سحر میں مبتلا ہو کر احسن نے شہناز پہ صالحہ کو فوقیت دی تھی۔

ان باتوں کو یاد کرتی شہناز جیسے حسد کی آگ میں بری طرح جھلس اٹھی تھی، شہناز کا دل کیا حبہ کو اس برائیڈل لباس سمیت آگ لگا دے۔

صبر شہناز، صبر۔۔ یہ یقینا ہے کہ صالحہ کی بیٹی اس آگ سے بھی زیادہ "بھڑکتی آگ میں جلے گی، جو تجھے جھلسا رہی ہے، وہ کبھی خوش نہیں رہے

گی، کیونکہ تو اسے ایک ایسے شخص کے حوالے کرنے جا رہی ہے، جو نہایت
 "ہی برا ہے، جو اسے اپنی برائیوں سمیت اسے تباہ و برباد کر دے گا
 شہناز کے اندر سے آتی آواز پہ جیسے شہناز کے اندر ٹھنڈک سی پڑی تھی،
 وہ صالحہ کی بیٹی کو خوار ہوتے دیکھنے کے لئے جیسے ابھی سے بے چین تھی
 چلو اب زرا اس بد صورت ڈائن پر میک اپ تھوپ کر، تھوڑا سا
 خوبصورت بنا دو، اب اس کو بھی تو حق ہے ناکہ کم از کم اپنی شادی کے دن
 "ہی تھوڑا بہت خوبصورت لگے
 "بلکل مسز احسن"

شہناز نے نہایت زہریلے لہجہ میں بیوٹیشن سے کہا تھا،
 جس پر بیوٹیشن شہناز سے خوشامدانہ لہجہ میں کہتی حبابہ کی جانب متوجہ
 ہوئی

"چلو یہاں بیٹھ جاؤ"

اس نے ہمیشہ کی طرح شہناز کی بات پہ زرا بھی توجہ نہیں دی، اور بیوٹیشن کے کہنے پر مرر کے سامنے موجود چیرپہ جا بیٹھی

بیوٹیشن کے ماہرانہ ہاتھوں نے مزید کمال دیکھایا تھا، جس پر جیولری نے مزید چار چاند لگائے تھے۔

"چلو تمہارا سب ویٹ کر رہے ہیں"

اندر داخل ہوتی ایمن نے کہا تھا

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔"

مگر جیسے ہی ایمن کی نگاہ حبہ پہ گئی وہ جیسے دنگ رہ گئی تھی، ایمن بے یقینی سے تیار سی حبہ کے جلوے دیکھ رہی تھی جو بلاشبہ ہوش اڑانے کے حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

حبہ نے ایک اچھلتی نگاہ مرر میں خود پہ ڈالا تھا،

خود کو ایک نئے لک میں دیکھ کر بھی اس کے اندر سناٹا سا طاری رہا تھا، جس کی وہ عرصے سے عادی تھی۔ اور باہر نکل آئی تھی۔

وہ دلہن تھی، اور آج بھی تنہا تھی، اس کے ارد گرد اس کے لئے کوئی نہیں تھا، اور جانتی تھی اسے ہمیشہ ہی تنہا رہنا تھا، اس لئے اسے کسی سے کوئی امید بھی نہیں تھی۔

بڑے سے ہال میں گنتی کے چند نفوس تھے، شہناز، مولوی صاحب اور ابھی ابھی آیا سیٹھ جاسم جو اپنی شادی کی خوشی میں مزید پھول کر کیا ہو رہا تھا ارے مسز احسن! کوئی مہمان کیوں موجود نہیں ہیں، آپ نے تو کہا تھا کہ "آپ شادی دھوم دھام سے کریں گیں، یہاں تک احسن صاحب بھی نظر نہیں آرہے"

سیٹھ جاسم منیر صوفی نے یہ بیٹھتا بولا

کسی مہمان کو کیا بولانا جاسم صاحب، بس گھر کے افراد ہی کافی ہیں اور "احسن ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے شادی میں شرکت نہیں کر سکے ورنہ وہ تو بہت خوش تھے یہ جان کر کہ ان کی بیٹی کی شادی اتنے امیر "کبیر معزز خاندان میں ہو رہی ہیں

شہناز نے اپنی باتوں میں نہایت مٹھاس سموئے کہا تھا

"بلکل خوش ہونا بھی چاہئے"

سیٹھ جاسم منیر نے سر دھنتے ہوئے کہا

"ہیلو ایوری ون"

"یہ بد تمیز لڑکا یہاں کیا کر رہا ہے؟"

تبھی اس نئی مگر جانی پہچانی آواز پہ سیٹھ جاسم نے جیسے ہی نظریں اٹھا کر

دیکھا جیسے ہتھے سے ہی جا اکھڑا تھا

"کیا مطلب؟"

"یہ وہی لڑکا ہے جو ریسٹورینٹ میں حبہ سے ملنے آیا تھا"

شہناز کے حیرت سے پوچھنے پر سیٹھ جاسم منیر غرا کر بولا تھا

بشار تقی سیٹھ جاسم کی جانب دھیان دیئے بنا نہایت خندہ پیشانی سے اس

کے ساتھ والے صوفے پہ جا بیٹھا تھا

"اوہ۔۔"

شہناز کا اوہ بڑا معنی خیز تھا

"میں نے پوچھا یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟"

سیٹھ جاسم اب کی مرتبہ حلق کے بل چیخا

دیکھے جاسم صاحب آپ بدمزگی نا پھیلانے، مہمان آپ کو دیکھ کر کیا کہے"

"گے۔۔"

شہناز نے ناگواری سے جاسم منیر سے کہا،

اور مہمانوں سے مراد وہ گنتی کے خواتین و مرد جو شہناز کے فرینڈ سرکل سے تعلق رکھتے تھے، اور جو تھوڑے تھوڑے فاصلے پہ ہلکا بنائے کھڑے

باتوں میں مصروف تھے مگر سیٹھ جاسم منیر کے چیخ پکار پہ اس کی جانب

دیکھتے ہوئے چہ میگوئیاں کر رہے تھے

"۔۔ اور وہ دیکھتے دلہن آگئی"

سیٹھ جاسم منیر جو شہناز کی باتوں پہ مزید بپھرا ہوا لگ رہا تھا، شہناز کے کہنے پہ اس نے بے ساختہ گردن موڑ کر دیکھا جہاں سے تنہاء حبہ اندر داخل ہوتے نظر آرہی تھی،

اس کی آنکھوں کو خیرہ کرتی خوبصورتی دیکھ سیٹھ جاسم منیر کا غصہ جیسے کہی غائب ہوا تھا،

اسے اپنی قسمت پہ یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی قسمت میں اتنی کم عمر اور خوبصورت بیوی لکھی تھی۔

"یہاں آکر بیٹھ جاؤ"

شہناز کے نخوت سے اشارہ کر کے کہنے پہ حبہ نظریں جھکائے سیٹھ جاسم منیر اور بشار تقی کے مقابل صوفے پہ جا بیٹھی تھی۔

بشار تقی نے ایک سرسری سی نگاہ حبہ پہ ڈال کر ہٹا گیا تھا، وہ حسن و خوبصورتی سے متاثر ہونے والا انسان نہیں تھا،

ورنہ جس سے وہ دیوانوں کی طرح عشق کرتا تھا، وہ حبہ احسن سے کئی گناہ
بڑھ کر خوبصورت تھی،

اور یوں بھی ہر وقت اس کے ارد گرد حسین سے حسین تر لڑکیاں منڈلاتی
رہتی تھی جو اس کے ایک نظر کرم کی منتظر ہوتیں تھیں،
جیسے کہ ابھی حبہ کے پیچھے داخل ہوتی ایمن کی نگاہوں نے جیسے ہی بشار تقی
کو دیکھا اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھی
اسے اپنی ماں کی کوئی نصیحت یاد نہیں رہی تھی۔

"ماشاء اللہ ماشاء اللہ، حبہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں آپ"

سیٹھ جاسم منیر نے اپنے سامنے آکر بیٹھتے حبہ سے کہا تھا
جسے نجانے حبہ نے سنا بھی تھا یا نہیں کیونکہ اس کی نگاہیں اپنے ہاتھوں پہ
جمی تھی۔

البتہ بشار تقی نے گردن موڑ کر سرد نظروں سے سیٹھ جاسم منیر کو گھورا
تھا،

جس کی نگاہیں حبه سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی
 "غلیظ بڈھا"

زیر لب اسے غلطیوں سے نوازتے وہ شہناز کی جانب متوجہ ہوا تھا شہناز
 اس کا اشارہ پاتے ہی حبه کے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی
 "مولوی صاحب نکاح پڑھانا شروع کیجئے"

"جی بلکل، نیک کام میں دیر نہیں کرنا چاہئے"
 سیٹھ جاسم منیر نے فوراً خوشی سے باچھیں پھیلا کر کہا
 وہ نہیں جانتا تھا کہ ابھی اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا
 "حبه بنت احسن۔۔۔۔"

("مما۔۔۔") مولوی صاحب نے اس کا نام لیا تھا
 اور حبه کے دل میں اپنی ماما کی یاد کی ایک لہر سی دوڑی تھی،
 یہ ایسا وقت ہوتا تھا جس میں دلہن کے ساتھ اس کے والدین ہوتے تھے
 مگر اس کے ساتھ اسکے والدین نہیں تھے۔

دلہن کا دل ارمانوں سے بھرا ہوتا تھا
مگر اس کے پاس تو دل ہی نہیں تھا، تو ارمان کہاں سے ہوتے۔
حبہ بنت احسن۔۔ بعوض مہر ایک لاکھ بشار تقی ابن ایاس تقی سے آپ
"کو نکاح قبول ہے؟
"کیا؟"

مولوی صاحب کے باقی ماندہ جملوں پہ اس نے ششدر ہوتے جھٹکے سے
گردن اٹھا کر سامنے دیکھا تھا
جہاں اس کی نگاہ سیدھے بشار تقی سے ٹکرائی تھی،
جو اس کے دیکھنے پر دلکشی سے مسکرایا تھا
وہ ایسا کیوں کر رہا تھا؟
وہ تو۔۔۔

وہ مزید کچھ سوچتی مولوی صاحب نے ایک مرتبہ پھر اپنی بات دہرائی۔
"نہیں، مجھے قبول نہیں ہے"

حبہ نے سرد نظروں سے اپنے سامنے تھوڑے فاصلے پہ دلکش مسکراہٹ سجائے بشارتقی کو دیکھ قطعی انداز میں کہا تھا

"یہ کیا ہو رہا ہے؟"

سیٹھ جاسم بھی کم ششدر نہیں تھا، اس کی تو جیسے گویائی چھین لی گئی تھی۔

اس لئے وہ دھیرے سے بڑبڑایا تھا

"کیا اپنے باپ کا نام بدنام کروں گی؟، کیا کہیں گے لوگ؟"

حبہ کے صوفے کے پیچھے کھڑی شہناز جسے حبہ سے اس طرح جواب کی قطعی توقع نہیں تھی،

اس سے پہلے کے حبہ اٹھ کر وہاں سے جاتی اس کے کاندھے کو پیچھے سے سختی سے دبوچے دھیمے سے جیسے اس کے کان میں غرائی تھیں

"مجھے فرق نہیں پڑتا"

وہ بدستور بشارتقی کے مسکراتے چہرے کو دیکھ سرد لہجہ میں بولی

اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہو،
 کسی بھی بات کا فرق نا پڑنے والی حبہ، جسے اس بات کا بھی فرق نہیں پڑھتا
 تھا کہ اس کا ہونے والا شوہر کون تھا؟
 پوری دنیا میں سے چاہئے کوئی بھی ہوتا مگر وہ بشار تقی ناہوتا۔۔۔۔
 جو اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

تو کیا تمہیں اس بات سے بھی فرق نہیں پڑھتا کہ اگر تم نے شادی کے "
 لئے رضامندی نہیں ظاہر کی تو تم اپنے بھائی کی شکل دوبارہ کبھی دیکھ نہیں
 پاؤ گی

شہناز کی اگلی دھمکی پہ حبہ کے آنکھوں کا سردین ماند پڑا تھا
 "مولوی صاحب پھر سے شروع کیجئے"

اس کے جواب نادینے پر شہناز سمجھ گئی تھی کہ اب وہ مزید آنا کافی نہیں
 کر سکتی تھی۔

اس لئے مولوی صاحب سے کہا

حبہ بنت احسن بعوض مہر ایک لاکھ بشار تقی ابن ایاس تقی سے آپ کو "
"نکاح قبول ہے؟"

مولوی صاحب نے ایک مرتبہ پھر سی اپنی بات دہرائی۔
"ہاں مجھے قبول ہے"

اب کی مرتبہ حبہ کا لہجہ سپاٹ تھا



میر ون کلر کے گاؤن میں دلہن بنی رہنما فردوس بہت خوبصورت لگ رہی
تھی، اس کے میدہ جیسی رنگت مزید مک اٹھی تھی، اسے تیار کر کے اس
کی فرینڈز نے اسے اسٹیج پہ لا بیٹھایا تھا۔

"تم مجھے تنہا چھوڑ کر جا رہی ہو، راہی یقین نہیں آتا"
شہوار اس کے پہلو سے لگی بیٹھی مسلسل اس کے کان چاٹ رہی تھی،

مگر رہنما فردوس آج اپنے اندر کمال کا تحمل سمائے لبوں کو سیسے بس سنی
جارہی تھی۔

کئی عورتیں اسے دیکھنے کے لئے آئی،
اس سے بہت کچھ کہا مگر رہنما فردوس نے نا نظریں اٹھا کر دیکھا اور ناہی
جواب کچھ کہا

سبھی نے رہنما فردوس کی اس ادا کو فطری شرم و جھجک سمجھا، مگر یہ تو آہینہ
ہی جانتی تھی کہ رہنما فردوس آخر اتنی چپ کیوں تھی،
جس کے سبب ان کے دل میں ہول اٹھ رہے تھے۔
"میں نے سنا ہے کہ میری جانو بیسٹی ناراض ہے"

اس شوخ سی آواز پہ رہنما فردوس نے ناچاہتے ہوئے بھی جھٹکے سے سر
اٹھایا تھا

"! طالع"

سیاہ عبا یا پہ سیاہ اسٹالر لئے اپنے سامنے کھڑی طالعه کو دیکھ رہنما فردوس کی آنکھیں چمکی تھیں۔

طالعه عالم رہنما فردوس کی عزیز از جان بیسٹی تھی، جس کے بنارہنما فردوس کا کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا۔

پھر طالعه کی شادی ہو گئی اور وہ اپنے سسرال چلی گئی جس کے سبب دونوں کے درمیان دوریاں سی در آئی تھیں۔

طالعه آہینہ سے کانٹیکٹ میں رہتی تھی، اس نے کئی مرتبہ رہنما فردوس سے بھی بات کرنے کی کوشش کی مگر رہنما فردوس اس سے ناراض تھی کیوں کہ تحشم اور اس کا نکاح طالعه کی وجہ سے ہی انجام پایا تھا۔

تحشم طالعه کا کزن تھا، جو رہنما فردوس سے پہلی نظر کی محبت کا شکار ہو چکا تھا، پھر اس کے بعد رہنما فردوس کی کیوٹ کیوٹ سی باتوں اور حرکتوں نے اسے مزید رہنما فردوس کے عشق کی سمندر میں غوطہ دلایا تھا۔

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی"

رہنما فردوس جو طالعه کو دیکھ کر کھل اٹھی تھی اگلے ہی پل وہ منہ پھلا کر
کہتی رخ پھیر گئی تھی

"اوہ تو تم اب تک ناراض ہو؟"

طالعه اس کے پہلو میں بیٹھتی مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے پوچھ رہی تھی
ہاں کیوں کہ تمہاری وجہ سے میری زندگی برباد ہو گئی، میری آزادی مجھ
"سے چھین گئی ہیں

رہنما فردوس خفگی سے کہتی جیسے اسے بتانے کی کوشش کر رہی تھی کہ اس
کا مسئلہ کتنا سنگین تھا

فکر مت کرو راہی، تمہیں بھی کچھ دنوں بعد اپنی بیسٹی کی طرح یہ قید
"اچھی لگنے لگی گی

"ایلاف بھائی آپ بھی اپنی بیوی کی زبان بولنے لگے"

رہنما فردوس اسٹیج چڑھ کر اپنی جانب آتے اس خبر و شخص کو دیکھ خفگی
سے بولی تھی

"میرا ہینڈ سم بھانجا"

مگر اس کی نگاہ جیسے ہی ایلاف کے پہلو میں موجود ڈھائی سالہ کیوٹ سے بچہ پہ گئی

اس کی جیسے ساری خفگی مٹ گئی تھی

"بچوں کے لئے کیوٹ کا لفظ استعمال ہوتا ہے راہی"

طالعہ نے جیسے اسے سمجھانا چاہا تھا

"نہیں میرا نون (ذوالنون) ہینڈ سم ہے"

رہنما فردوس کی اپنی ہی الگ لاجک تھی،

وہ ایلاف سے ذوالنون کو لیتی بولی

بیویوں کے لئے ان کے شوہر اس وقت کہی پس منظر میں گم ہو جاتے ہیں

جب وہ اپنے بیسٹ فرینڈز سے سالوں بعد ملے،

ایلاف ان دونوں کو مسکراتی نظروں سے باتوں میں مشغول دیکھ واپس

پلٹ گیا تھا،

"تمہیں ابھی تک تحشم سے محبت نہیں ہوئی راہی؟"

"مجھے بھولے بھالے معصوم سے ہیر وز نہیں پسند آتے تم جانتی ہو یہ"

ذوالنون کے ساتھ کھیلتی رہنما فردوس نے منہ بنا کر کہا تھا

"تم ابھی تک نہیں سدھری، بے چارہ تحشم"

طالعہ کو بے ساختہ تحشم پہ رحم آیا تھا

اور میں؟، مجھ پر جو ظلم کیا تم نے؟، تمہیں میرے علاؤہ پوری دنیا قابل "

"رحم لگتی ہے طالعہ

"تم پر کونسا ظلم ہو رہا ہے لڑکی؟، ظلم تو تحشم پہ ہو رہا ہے"

طالعہ نے شرارت سے مصنوعی ہمدردی سے کہا تھا

"میں اس وقت سنجیدہ ہوں"

رہنما فردوس نے نہایت سنجیدہ چہرہ بناتے ہوئے طالعہ کی جانب دیکھ کر کہا

اوہ تو تم نے اپنا نام تبدیل کر دیا، سنجیدہ بھی اچھا نام ہے چلو کچھ تو اثر آئے"

"گانام کا تم پر

طالعہ ہنس کر کہتی ہوئی اٹھ کھڑی تھی کیونکہ اسے دور کھڑی آہینہ اشارے سے بلارہیں تھیں

"نوں کو تمہارے پاس رہنے دیتی ہوں، نوں تمہارا موڈ ٹھیک کئے رہے گا" طالعہ مسکرا کر اسے کہتی اسٹیج سے اتر گئی تھی،

اور رہنما فردوس طالعہ کی بات سن کر دانت پس کر رہ گئی، کیونکہ فی الحال وہ یہی کر سکتی تھی۔

"تمہاری ماں نا ایک نمبر کی۔۔۔"

رہنما فردوس خفگی سے کہتی ہوئی ذوالنون کی جانب متوجہ ہوئی جو اسی کو اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے کیوٹ سے انداز میں دیکھ رہا تھا

"۔۔ میری بیسٹی ہے"

رہنما فردوس ذوالنون کی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتی پیار سے بولی

اب بچے کے سامنے کیا اس کے ماں کی برائی کرنا،

اتنا اخلاق تو تھا ہی رہنما فردوس میں۔

-----*-----*

سیٹ جاسم نے نکاح ہونے کے بعد کافی ہنگامہ کیا تھا، اور ساتھ اپنی رقم کا حوالہ بھی دیا،

جس پر شہناز نے اس کے پیسے اس کے منہ پہ دے مارے تھے۔ مگر سیٹھ جاسم منیر کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا، وہ عدالت اور پولیس کی دھمکیاں دیتا وہاں سے گیا تھا۔

وہ پہلی طرز کی شادی تھی جس میں کوئی رخصتی نہیں تھی، کوئی غم اور آنسو نہیں تھا، اور نا ہی برات تھے، اور نا ہی پھولوں سے سچی کار۔۔۔ بشار تقی اور حبہ احسن سڑک کے کنارے آمنے سامنے کھڑے تھے۔

"آپ نے ایسا کیوں کیا بشار تقی؟"

اگر یہ کہا جائے کہ وہ سخت غصے میں تھی تو یہ غلط نہیں تھا، مگر اس کے چہرے اور لہجے میں غصے کا شائبہ تک نہیں تھا۔

لہجہ ٹھنڈا اور چبھتا ہوا تھا

"کیا تم یہ تو نہیں سوچنے لگی کہ میں نے تم سے شادی عشق کے سبب کیا؟" بشار تقی نے طنزیہ مسکراہٹ سے اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھ کہا تھا

نہیں کیوں کہ میں جانتی ہوں کہ آپ اپنی اس پینٹنگ والی لڑکی کو پسند کرتے ہیں، جب پسند اسے کرتے ہیں تو شادی مجھ سے کیوں کی یہ سمجھ

"نہیں آرہا؟"

اس شادی کی پہلی وجہ، سیٹھ جاسم منیر تھا، میں اسے سبق سیکھنا چاہتا تھا،

"مگر لگتا ہے وہ سیکھا نہیں

بشار تقی نے اب کی مرتبہ سرد مہری سے کہا تھا

"وجہ مت پوچھنا کیونکہ بتاؤں گا نہیں۔۔"

حبہ کو کچھ کہتا دیکھ اس نے فوراً کہا تھا

"اور دوسری وجہ؟"

بشار تقی کی بات کو نظر کرتے حبہ نے پوچھا

میں نہیں جانتا، میں بس تمہیں تمہاری سوتیلی ماں سے بچانا چاہتا تھا، وہ"

تمہیں سیٹھ جاسم کو بیچ رہی تھیں، اس کے بدلے میں نے کچھ رقم دے کر

شہناز کو ایسا کرنے سے روک دیا، اور پھر مجھے لگا میں صرف پیسوں سے

شہناز کو نہیں روک سکتا تھا، وہ تم سے بہت نفرت کرتی ہیں، وہ کل پھر

تمہارے بدلے کسی مالدار بڑھے سے پیسے لے کر تمہیں دوبارہ بیچ سکتی ہیں،

اس لئے میں نے تم سے یہ نکاح کیا، شہناز یہی سمجھتی رہے کہ تم میری

"ملکیت میں ہو تبھی تم شہناز کے شر سے بچی رہو گی۔"

بشار تقی سپاٹ لہجہ میں حبہ کی بادامی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

۔۔ اور رہی اس نکاح کی بات یہ بالکل بے معنی ہے، بے حقیقت، صد فی"

"یوسف کے بعد میری زندگی میں کسی لڑکی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔"

حبہ نے اب کی مرتبہ اس کے لہجہ میں ہلکی سی آزر دگی محسوس کی تھی

"یہ رہا نکاح نامہ۔۔"

بشار تقی نے کہتے ہوئے اگلے ہی پل پاکٹ سے فولڈ کیا ہوا نکاح نامہ نکالا تھا جسے اگلے ہی پل وہ درمیان سے پھاڑ گیا تھا،

پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے فضا کی جانب اچھال دیا،

اب اس نکاح کا کوئی ثبوت نہیں ہے، تم جب کبھی طلاق مانگو گی، میں "

"تین مرتبہ زبانی کہہ کر تمہیں آزاد کر دوں گا

بشار تقی حبہ سے کہہ رہا تھا،

اور فضا میں اڑتے اس نکاح نامے کے ٹکڑے ان دنوں کے اوپر گرتے ان

کے قدموں میں ڈھیر ہو رہے تھے۔

۔۔ اور رہی اس نکاح کی بات یہ بالکل بے معنی ہے، بے حقیقت، صد فی "

"یوسف کے بعد میری زندگی میں کسی لڑکی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔

حبہ نے اب کی مرتبہ اس کے لہجہ میں ہلکی سی آزر دگی محسوس کی تھی

"یہ رہا نکاح نامہ۔۔"

بشار تقی نے کہتے ہوئے اگلے ہی پل پاکٹ سے فولڈ کیا ہوا نکاح نامی نکالا تھا جسے اگلے ہی پل وہ درمیان سے پھاڑ گیا تھا،

پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے فضا کی جانب اچھال دیا،

اب اس نکاح کا کوئی ثبوت نہیں ہے، تم جب کبھی طلاق مانگو گی، میں "

"تین مرتبہ زبانی کہہ کر تمہیں آزاد کر دوں گا

بشار تقی حبہ سے کہہ رہا تھا،

اور فضا میں اڑتے اس نکاح نامے کے ٹکڑے ان دنوں کے اوپر گرتے ان

کے قدموں میں ڈھیر ہو رہے تھے۔

آپ مجھے میری سوتیلی ماں سے بچانا چاہتے تھے اس لئے سیٹھ جاسم کی جگہ "

"آپ نے مجھے خرید لیا، یعنی آپ مجھے پروٹیکٹ کرنا چاہتے تھے؟۔۔

وہ دھیمے تلخ لہجہ میں کہتی اس کی قریب جاتی کہہ رہی تھی

کہ دو قدموں جتنی دوری پہ جارہی،

"کس نے کہا آپ کو کہ مجھے پروٹیکٹ کی ضرورت ہے؟"
اس نے بشار تقی کے سیاہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جیسے سختی سے استفسار کیا

"مجھے طلاق ابھی اور اسی وقت چاہئے"
وہ کبھی بھی بشار تقی جیسے مجرم سے کسی بھی قسم کا رشتہ نہیں رکھنا چاہتی
کجا شوہر اور بیوی کا،

حبہ احسن وہ ذریعہ تھی جس کے ذریعے بشار تقی کا قسمت کا ستارہ ڈوبنے والا
تھا، تو پھر بھلا وہ کیوں اس سے ایسا حساس رشتہ رکھتی؟
حبہ کی تلخی بھری بادامی آنکھوں میں دیکھتا بشار تقی حیران ہوا تھا۔
وہ بخوبی واقف تھا اپنی وجاہت سے، جس پر ایک دنیا کی لڑکیاں مرتی تھی،
اس کی زندگی میں کسی لڑکی نے ٹھکرایا تھا تو صد فی یوسف تھی اور اس کے
پاس اس کا ریزن تھا کیونکہ وہ پہلے ہی کسی سے محبت کرتی تھی۔
مگر سامنے کھڑی لڑکی اسے بنا وجہ کے پئے درپے ٹھکرائے جا رہی تھی۔

بنا کسی وجہ کے؟

اور جیسے یہ بات بشار تقی کی ایگو کو ہرٹ کرنے کا باعث بن رہا تھا۔
 سچ کہوں تو میں نے تم جیسی بد دماغ لڑکی اب تک نہیں دیکھی، اگر میں نا"
 ہوتا تو اس بڈھے سے قسمت پھوٹ چکی ہوتی تمہاری، میرا احسان ماننے
 "کے بجائے تم مجھکو ہی اٹیٹیوڈ دکھا رہی ہو؟

بشار آبرو اچکائے نہایت ہی ناپسندیدگی سے کہا تھا
 "تو پھوٹ جانے دیا ہوتا نامیری قسمت، آپ بیچ میں کیوں آئے؟"

حبہ نے بھی ناپسندیدگی سے جواب دیا تھا
 ریٹلی۔۔ تم اس بڈھے کو مجھ پر ترجیح دے رہی ہو؟، اب تم مجھے غصہ اور "
 ضد دلار ہی ہو حبہ احسن، مجھے جانتی نہیں ہو تم؟، جتنی نرمی میں نے تم سے
 "برتی ہے نا میں اتنا نرم ہر گز نہیں ہو

وہ جیسے اسے وار ننگ دے رہا تھا کہ مزید کچھ کہنے سے پہلے محتاط رہئے

بلکہ آپ مجھے نہیں جانتے ہیں، آپ کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ مجھے ابھی "
"طلاق دے دیں

حبہ نے بدستور سپاٹ لہجہ میں اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا،
اور حبہ کے اب کے جملوں نے تو جیسے بشار تقی کے دبے غصہ اور ایگو کو
جیسے بھڑکایا تھا

اگر وہ عام سے لہجہ میں کہتی اور اس کی احسان مند ہوتی تو وہ بلا تردد کے
واقعی اس کی خواہش پوری کر دیتا مگر وہ مسلسل اسے بے عزت کر رہی
تھی،

اور بشار تقی یہ برداشت نہیں کر پارہا تھا
چلو میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا، کیا کروں گی تم؟، ہاں بتاؤں نا کیا"
کروں گی تم؟، تمہاری فیملی تک تو تمہارے پیچھے نہیں ہے سینڈریلا!، بھلا
"ایسے میں تم کیا کروں گی؟

بشار تقی نے ضد بھرے لہجہ میں، جیسے حبہ کی تضحیک اڑاتے ہوئے کہا تھا

میں نے کہا تھا نا کہ مجھے ضد مت دلانا، اب مجھے ضد دلا دیا تم نے حبہ "

" احسن!، مجھ سے تم اب طلاق لے کر دکھاؤ

بشار تقی جیسے اب واقعی اپنی پاور حبہ کو دیکھنا چاہتا تھا کہ بشار تقی کسی چیز کو ناچاہئے اور وہ چاہئے تو وہ کبھی بھی اسے حاصل نہیں کر سکتی تھی۔

آپ بھول رہے ہیں کہ میرے پاس خلع کا راستہ بھی موجود ہے، قانون "

" ابھی اتنا کمزور نہیں ہوا کہ مجرم کو سزا نادرے
بشار کے ضدی، باغی لہجہ پہ حبہ نے ٹھنڈے لہجہ میں جیسے بہت کچھ باور
کروانے کی کوشش کی تھی۔

" قانون۔۔۔ مائے فٹ "

بشار تقی قانون کی دھمکی پہ بری طرح بھڑک اٹھا تھا

پہلے یہ تو ثابت کرو اپنے قانون کو کہ ہمارا نکاح ہوا ہے، کوئی ثبوت ہے "

" تمہارے پاس کہ تم میرے نکاح میں ہو۔۔۔

وہ چبا کر کہتا ہوا طنز آہنسا تھا،

جب تم میری بیوی ہو ہی نہیں تو میں بھلا تمہیں طلاق کیسے دے سکتا"

"ہوں مسز بشار تقی؟

بشار تقی کا لہجہ اب کی مرتبہ نہایت ہی سرد ہوا تھا،

اور ساتھ ہی اس نے یہ جتایا کہ وہ قطعی بے بس تھی

چاہئے مجرم کتنا بھی بڑا گناہ کیوں نا کر لے اسے قانون اس وقت تک ہاتھ"

بھی نہیں لگا سکتا جب تک ثبوت نا ہو، بے شک تمہارا قانون تمہاری طرح

بہت ہی کمزور ہے۔۔۔ پھر ملاقات ہوگی سنڈریلا تب جب تم ثبوت لے

"کر میرے پاس آؤ گی

بشار تقی سرد سے لہجہ میں اپنی بات ختم کرتا گلے ہی پل اپنی کار کی جانب

بڑھ گیا تھا

صحیح کہا تم نے بشار تقی کہ میرے پاس ابھی کوئی ثبوت نہیں ہے، مگر"

بہت جلدی تم ہی مجھے تمام ثبوتوں تک پہنچاؤں گے، میں نے کہا تھا کہ تم

مجھے طلاق دے دو مگر اب تم دیکھو گے کہ میں تمہیں کیسے جہنم وصال کرتی ہوں

حبہ سرد سے لہجہ میں بڑبڑاتی سڑک پہ چلتی سیل فون پہ نمبر ڈائل کرتے ہوئے، سیل فون کو کان سے لگا گئی تھی

"چیف میں اپنے اسائنمنٹ پہ واپس لوٹ رہی ہوں"

"مگر اب تمہیں ماتحت بن کر کام کرنا ہوگا"

"ٹھیک ہے مگر کیس کا انچارج کون ہے؟"

دوسری جانب سے آتی آواز پہ ہامی بھرتے اس نے پوچھا

کیپٹن دعان، وہ جلد ہی خود تم سے اور ایجنٹ ٹی اے سے کانٹیکٹ کرے گا

شاہنواز سے بات کرنے کے بعد،

کیب روک کر اس میں بیٹھنے سے پہلے حبہ نے مڑ کر گھر کی جانب دیکھا

جو اس کا گھر کبھی بھی نہیں رہا تھا، وہاں اس کے سارے نام کے رشتے بستے تھے، سگے باپ سے لے کر سوتیلی ماں اور سوتیلے بھائی بہن تک۔
اسے اب ہمیشہ کے لئے شہناز سے آزادی مل گئی تھی،
وہ سوچتی ہوئی کیب میں جا بیٹھی۔

وہ ہر گز نہیں جانتی تھی کہ شہناز اس کا پیچھا اتنی آسانی سے ہر گز بھی نہیں چھوڑنے والی تھی۔

کیب کے جانے کے بعد سڑک پہ دھواں اور ہوا کے ساتھ اپنی بے قدری پہ نوحہ کناں نکاح نامے کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے، وہ جن دو لوگوں کے حساس رشتے کے گواہ تھے، وہ دنوں آنے والے وقت میں اس رشتہ کو قطعی بھولے ایک دوسرے کے مد قابل ہونے والے تھے،
وہ دنوں سمندر کے دو کناروں کے مانند تھے جن کا ایک ہونا مکمل ناممکن تھا۔

-----*-----

"کمرے میں جانے سے پہلے اپنا کریڈٹ کارڈ ہمارے حوالے کرو"
 دروازے پہ کھڑی طالعه اور تحشم کے دوسرے کزن نے مطالبہ کیا تھا
 "مجھے اندر جانا بھی نہیں ہے"

تحشم جو کمرے کے اندر جانے کا سوچ کر پہلے سے ہی خوفزدہ تھا
 وہ جیسے خوش ہوتا بولا، اور فوراپلٹ گیا تھا
 "آں۔۔۔ کہاں چلے؟"

طالعه نے فوراپچھے سے اس کا کالر پکڑ کھینچا تھا
 اور دوسری کزن نے تحشم کے پاکٹ سے فوراولٹ نکالا اور اگلے ہی پل
 دروازہ کھولتے ہوئے دھکادے کر اسے اندر کیا اور دروازہ لگا دیا تھا
 ظالمو! پہلے تو میری جمع پونجی ہتھیا گئے اور اوپر سے مجھے ذخمی شیرنی کے
 "حوالے کر دیا، دیکھنا کل تم لوگوں کو اس کمرے سے میری لاش ملے گی"

تحشم دروازے پہ ہاتھ مارتے ہوئے دہائی دے رہا تھا
 "ٹھیک ہے، ہم پھر تمہاری لاش کو کریڈٹ کارڈ واپس کر دے گے"
 باہر سے ہنسی کی آوازوں کے ساتھ جواب ملا تھا اور اگلے ہی پل وہ سب
 وہاں سے چلی گئیں تھیں۔

"میں دیکھ لوں گا سب کو"
 تحشم بے چارگی سے کہتا، ڈرتے ڈرتے اپنا رخ بیڈ کی جانب موڑا تھا،
 جہاں اس کی دانست میں رہنما فردوس روائتی دلہنوں کے مانند گھونگھٹ
 نکالے بیٹھنے کے بجائے، ہمیشہ کی طرح لیڈی ڈان بنی خونخوار نگاہوں سے
 اسے گھورتی کچانگلنے کے درپے تیار ہوگی۔

مگر تحشم کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں کیونکہ رہنما فردوس ناتور روائتی
 دلہنوں کے مانند گھونگھٹ نکالے بیٹھی تھی، ناہی تحشم کے سوچ کے
 مطابق لیڈی ڈان بنے،

بلکہ رہنما فردوس جو دلہن بنی تھی تکیہ پہ سر رکھے خراٹے نشر کرنے میں
مصرف تھی،

واقعی وہ رہنما فردوس ہی تھی،

جو ہمیشہ وہ کرتی تھی جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا تھا
البتہ دولہے صاحب جو کچھ دیر پہلے خوف سے کانپ رہے تھے، اب سوئی
ہوئی دلہن کے ہوش رو با حسن کو ملاحظہ کرتے پیار سے دیکھتے دلہن کے
قریب جا رہے تھے۔

راہی! آخر کار میرا یہ خواب پورا ہو گیا کہ تمہیں اپنے کمرے میں "
"دیکھوں، اب میرا یہ خواب ہے کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو
تحشم بیڈ پہ رہنما کے قریب بیٹھے دلہانہ ناگاہوں سے اس کے سوائے حسین
چہرے کو تکتے ہوئے کہہ رہا تھا

ساتھ ہی پہلو میں گرے رہنما فردوس کے بائیں ہاتھ کو ہاتھ میں لیتے،
تیسری انگلی میں سنگل ڈائمنڈ کی انگوٹھی کو دھیرے سے پہنا یا تھا

انگوٹھی پہنانے کے بعد وہ بے ساختہ مہندی، چوڑیوں اور انگوٹھیوں سے سجے اس ہاتھ پہ اپنا مہر محبت ثبت کرنا چاہتا تھا کہ رک گیا۔

سوئی ہوئی لیڈی رہنما فردوس کے خوف نے اسے بے ساختہ روکا تھا، اگر محترمہ کو زرا بھی خبر ہوئی کہ اس نے بنا اجازت گستاخی کی کوشش کی تو کوئی بعید نہیں تھا کہ تحشم اتنی کاسر قلم کرنے کا وہ حکم صادر کرتی۔

وہ رہنما فردوس کی سچی بند پلکوں کو دیکھ دھیرے سے مسکرایا۔

پتا نہیں کب اسے اپنی محبوبہ عام محبوبہ کی طرح ملے گی۔

شاید یہ کبھی نہیں ہونے والا تھا

کیونکہ وہ رہنما فردوس تھی،

وہ ٹھنڈی آہ بھرتے اس کا ہاتھ چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوا تھا

نجانے لیڈی ڈان اپنی نئی زندگی کو کس طرح ہینڈل کرنے والی تھی۔

تحشم سوچتا واش روم کی جانب بڑھا تھا۔

-----*-----

"سنوالہ دین کو اس کے جادوئی چراغ کی اشد ضرورت ہے"

جب اس نے گاڑی مرزا پیلس کے سامنے روکی،

اور مرحہ گاڑی کا دروازہ وا کرتی دوسری گاڑی سے اتر رہی تھی کہ اس نے

اس کا بازو پکڑ رکھتے ہوئے کہا

جس مرحہ نے گردن موڑ کر اس کا ماسک میں مقید چہرہ دیکھا۔

"تم یقیناً کوئی بہت ہی بڑے سائنیکو انسان ہو؟"

مرحہ اس کی ایک ہی رٹ پہ بری طرح تپاٹھی تھی

"یہ تم بھی جانتی ہو کہ تم اپنی یادداشت بھول چکی ہو"

مرحہ کے کہنے پہ وہ سرد لہجہ میں بولا تھا

یہ بات ہر وہ شخص جانتا ہے جو مجھے جانتا ہے کہ تین سال پہلے ایکسیڈنٹ"

"میں میری یادداشت چلے گئی تھی"

مرحہ نے چبا کر کہا تھا

"مگر تم یہ نہیں جانتی کہ اس سے پہلے تمہاری زندگی کیسی تھی؟"

بابا نے مجھے سب کچھ بتایا ہے مجھے اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں اور اب

"مجھے فرق نہیں پڑتا کہ میری پچھلی زندگی کیسی تھی؟"

اگر تمہارے بابا نے تم سے پچھلی زندگی کے بارے میں جھوٹ کہا ہو تو؟،"

"تمہیں کیا پتا وہ تم سے سچ کہہ رہے ہیں یا نہیں؟"

مرحہ کے لاپرواہی سے سر جھٹک کے کہنے پہ اس نے کہا

"بابا مجھ سے جھوٹ کیوں کہے گے؟"

مرحہ نے چونکتے سوال کیا تھا

بہت ساری وجہ ہے جھوٹ کہنے کے، تمہیں یہ خود جاننا ہو گا کہ جھوٹ

"کیا ہے اور سچ کیا ہے؟"

وہ جیسے اسے راہ دیکھا رہا تھا

میں بھلا کیوں جاننے کی کوشش کروں گی؟، مجھے اپنے بابا پر بھروسہ ہے

مگر مجھے اپنا چراغ چاہئے جیسے میں نے تمہیں رکھنے کے لئے دیا ہے،" اور دوسری بات تم میری بیوی ہو یہ یاد رکھنا، ورنہ جو کوئی تمہارے قریب آ یا یاد رکھنا وہ زندہ نہیں رہے گا

مرحہ کی بات سن کر اس کا دماغ جیسے بے ساختہ جل اٹھا تھا گلے ہی پل اس کے بازو پہ گرفت مضبوط کرتے اسے اپنی جانب جھکاتے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا

اور پھر اگلے ہی پل اسے دروازے کے باہر کی جانب دھکا دیا تھا، اور گاڑی اسپید سے اس کے قریب سے بھگالے گیا تھا

"تمہاری بیوی میری جوتی۔۔۔ جھوٹے، فراڈ، کیڈ نیپر۔۔۔"

دور جاتے گاڑی کو دیکھتی وہ دانت پیس کر غرائی تھی

اور پھر مڑ کر خوفزدہ ہوتی گیٹ کی جانب بڑھ گئی،

اسے ڈاکٹر رضامرزا اور ڈاکٹر سفوان سے سامنا کرنے کا سوچ کر ہی عجیب
سی گھبراہٹ طاری ہو رہی تھی

-----*-----*

۔۔۔ بس مجھے یہی چاہئے مجھے صرف عدن چاہئے، اور میں چاہتی بھی نہیں "
ہوں کہ عدن تمہاری طرح غیر قانونی کام کر کے لوگوں کے حصے کا مال
ضبط کر کے، لوگوں کو قتل کر کے محل تبدیل کرے میرے لئے فیری ٹیل
بنائے، عدن میرا فخر ہے، وہ تمہاری طرح قاتل نہیں ہیں بلکہ قاتلوں کی
حفاظت کے لئے بھی اپنی جان قربان کر دینے والا فوجی ہیں، میں اسے
"ڈیزرو نہیں کروں گی تو کسے ڈیزرو کروں گی؟، تم جیسے قاتلوں کو؟۔۔۔
وہ وہی سرخ و سفید رنگت کی انتہائی خوبصورت لڑکی تھی،
جو اس کے ڈراؤنے خواب کی ایک واحد خوبصورتی تھی

جو ایک ہی سانس میں بنار کے کہہ رہی تھی جس کے سبب اس کا رنگ متمتا اٹھا تھا۔

اور اس کے ہر لفظ پہ وہ اذیت سے دہرا ہوا رہا تھا
تبھی جیسے منظر تبدیل ہوا

تم تو بڑے ہی نامرد نکلے عدن تقی، میں تمہاری بیوی کو اغوا کر کے لے " جانے والا تھا اور تم مجھے اپنے ہاتھوں سے مارنے کے بجائے پولیس کے " حوالے کرنے والے ہو

اسے اپنا آپ نظر آیا، ذخمی سا مگر طنزیہ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے سامنے کھڑے اس دوسرے غصے کی شدت سے بھرے شخص سے کہہ رہا تھا
"میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ہی مارنے والا ہوں"

جو اس کی بات سن کر جیسے مزید غضب ناک ہوتا ہوا اور اپنے سامنے کھڑی اس خوبصورت لڑکی کو ہٹاتے ہوئے اس کی جانب جیسے مارنے کے لئے بڑھا تھا

نہیں عدن تم ایسا نہیں کر سکتے، وہ چاہتا ہے کہ تم اسے مارو اور قاتل بن " جاو کیونکہ وہ بھی ایک قاتل ہے، مگر تم نہیں ہو، عدن تم میرا فخر و غرور ہو، تم پرل جیسی گناہ گار کو بچانے کی خاطر تک اپنی جان کی پرواہ نہیں کرنے والے فوجی ہو، تم ایک فوجی ہو عدن جو اپنے ملک کی ہر فرد کی حفاظت کرنے کے لئے بے خوف و خطر باڈر پہ پہرہ دیتے ہیں، تم ایک محافظ ہو تم " کوئی قاتل نہیں ہو

وہ خوبصورت سی لڑکی اس شخص کو روتے ہوئے روکتی کہہ رہی تھی آہ کاش عدن تقی کی جگہ وہ ہوتا۔۔

یا کاش وہ اتنا گناہ گار نہ ہوتا۔۔

صدفی یوسف جس طرح عدن پہ فخر کرتی تھی کاش اس پہ بھی کرتی۔۔

وہ صدفی یوسف کے لئے ہمیشہ ایک نیک انسان بننا چاہتا تھا۔۔

اگر وہ اسے ملتی تو واقعی ساری دنیا کو بھاڑ میں جھونک کر، سارے گناہوں

سے توبہ کر کے وہ نیک انسان بن جاتا۔۔

مگر صد فی یوسف اسے نہیں ملی تھی۔۔

پھر بھی آج بھی اس کے جسم کا ایک حصہ اپنے گناہ گار ہونے کے سبب
پچھتااتا تھا۔۔

جس سے بشار تقی انجان تھا۔۔

وہ حصہ گناہ گار ہونے کے غم و افسوس میں شدت سے مبتلا تھا۔۔

کیونکہ اگر وہ گناہ گار نہ ہوتا تو صد فی یوسف شاید آج اس کی ہوتی۔۔

کاش۔۔۔ کاش۔۔۔ کہ وہ ایک نیک انسان ہوتا۔۔

ایک اچھا گناہوں سے پاک انسان۔۔

اس کے دل میں یہ بات اتنی شدت سے پیدا ہوئی تھی کہ وہ جو خواب کے
زیر اثر تھا خواب میں ہی جیسے لرزے لگا تھا،
اپنے تکتے پہ بری طرح سرچڑھا تھا۔

وہ ایک مرتبہ پھر پینک اٹیک میں مبتلا ہوا تھا۔

نہیں بشار دیکھو تم اپنی گناہوں سے توبہ کر کے ایک اچھے انسان بن کر رہو۔
"سکتے ہو"

اس خوبصورت لڑکی نے کھائی میں لٹکتے اس کے وجود سے ہمیشہ کی طرح
جیسے منت کی تھی

جس زندگی میں آپ نہیں مجھے وہ زندگی نہیں گزارنی صد فی، میں جانتا
ہوں کہ آپ مجھے بچانے کی کیوں کوشش کر رہی ہیں، اگر میں آپ کی وجہ
سے مر گیا تو آپ ہمیشہ ایک گلٹ میں مبتلا رہی گی کہ میں آپ کی وجہ سے
مرا، آپ کے دل میں محبت بن کر نا سہی ایک گلٹ بن کر رہی رہوں گا، اہم
یہ ہے کہ کسی ناکسی طرح رہوں تو سہی آپ کے دل میں، آپ مجھے بھولے
"گی تو نہیں"

اس نے افسردگی سے کہا تھا اور پھر اگلے ہی پل وہ اپنا ہاتھ چھڑواتا،

کھائی کی لامحدود خلا میں نیچے گرتا چلا گیا تھا

"نہیں موبی۔۔"

ساتھ ہی اسے اس لڑکی کی چیخ سنائی دی تھی
 وہ کھائی کی لامحدود گہرائیوں میں ڈوبتا نیچے ہی نیچے جا رہا تھا
 اس سے پہلے کہ وہ زمین سے ٹکراتا
 "نہیں۔۔۔"

اگلے ہی پل وہ خوف سے کانپتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا،
 وہ پسینے میں بری طرح شرابور تھا، اس کی سانس پھولی ہوئی تھی،
 جیسے نجانے وہ کتنے عرصے سے مسلسل بھاگ رہا تھا
 اپنے ان برے خوابوں سے۔۔۔
 جو یہ بتاتے تھے کہ وہ ایک بر انسان تھا۔
 یہ خواب یہ۔۔۔ ڈروانے خواب آخر اس کے بند کیوں نہیں ہو جاتے؟

یہ دنیا صرف ایک فیری ٹیل ہیں
 جہاں آپ کے تمام خواب

ڈراؤنے خوابوں میں بدل جاتے ہیں
پھر ڈراؤنے خواب آپ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں
اور آپ کو خاک میں بدل دیتے ہیں
جب آپ خاک میں بدل جائیں گے تو
کوئی آپ کو اٹھانے کی کوشش کرے گا
اور جب وہ دن آئے گا،
آپ کے خواب لوٹ آئے گے،
اور ڈراؤنے خواب ختم ہو جائے گے
لیکن جب تک وہ دن نا آئے
دنیا صرف ایک ڈراؤنا خواب ہے

"اے اللہ تعالیٰ مجھے ان خوابوں کے شر سے محفوظ رکھ"
اگلے ہی پل وہ دیوار گیر گھڑی میں دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا تھا،

جہاں گھڑی رات کے تین بجے کا وقت بتا رہی تھی۔
اسے تہجد کی نماز پڑھنی تھی
کہتے ہیں تہجد تک ہر کوئی خود سے نہیں جا پاتا
بلکہ وہ رب جسے محبوب رکھتا ہے اسے خود تہجد تک لے آتا ہے
یہ انسان نہیں ہوتے۔۔

جو اپنی مرضی سے سجدوں کو چاہے چن لے یا چھوڑ دے
بلکہ یہ وہ مہربان رب کی ذات ہوتی ہے جسے چاہتا ہے
اسے اپنے سجدوں کے لئے چن لیتا ہے۔

-----*-----

: باب دوم

ایمان اور گناہ

عجب اک کیفیت ہے
جو بیاں سے باہر ہے
دل کے اندر ہے
مگر خیال سے باہر ہے

حبہ ٹینٹ سے باہر آئی تو اسے بشار تقی نظر آیا جو کلاس لے رہا تھا۔
اس کا حلیہ ایک مرتبہ پھر چیلنج تھا،
سادہ سے سیاہ ٹراؤزر پہ وائٹ نیک لیس شرٹ اور پیشانی پہ بکھرے بے
ترتیب بال جو آسمانی کے لئے مخصوص تھا۔
یقیناً بشار تقی آسمانی والے ڈھونگ کو جاری رکھے ہوئے تھا
تاکہ لوگوں کو یہ ناپتہ چل جائے کہ اس کی یاداشت آچکی ہیں۔

حبہ بشار تقی تک جاتی سوچ رہی تھی، نکاح کے بعد بشار تقی سے منہ ماری ہونے کے بعد وہ ہاسٹل سے سیدھا یہی آئی تھی، اور اب بشار تقی کو دیکھ اس کے اندر ناپسندیدگی دوڑی تھی، پہلے اگر وہ بشار تقی کے پیچھے اپنے کیس کی وجہ سے تھی تو اب اس میں اپنا ایک ذاتی مفاد بھی شامل ہو گیا تھا کہ وہ اس سے جلد از جلد طلاق لینا چاہتی تھی۔

اس سے پہلے کہ یہ بات ڈیپارٹمنٹ تک پہنچے وہ بشار تقی سے تعلق ختم کرنا چاہتی تھی، ورنہ کوئی بعید نہیں تھا کہ اسے غدار ٹھہرا کر ناصرف اسامینٹ سے بلکہ ڈیپارٹمنٹ سے نکل باہر کر دے۔

حبہ صاحبہ! آپ پچھلے ہفتے کہاں تھی؟، گلز کہہ رہے ہیں کہ آپ چھٹی پہ " " تھی، اس لئے ان کا پرابلم سولو نہیں ہو پایا بشار کی حبہ کی جانب پشت تھی،

مگر پھر بھی اس کے قریب جانے پہ نجانے وہ کیسے پہچان گیا تھا

مگر حبہ حیران اس بات سے نہیں تھی، وہ تو اس کے لہجہ۔۔ انداز اور اپنے
 صحیح نام لیئے جانے پہ حیران تھی
 ورنہ بشار تقی نے اس کا جتنی مرتبہ نام پکارا تھا، "ح" کے نیچے زیر لگا کر ہی
 پکارا تھا
 "آسمانی سر۔۔؟"

اپنی حیرت پہ قابو پائے حبہ نے بشار تقی کے چہرے کو بغور دیکھتے کہا تھا
 جس نے ایک نگاہ بھی حبہ پہ نہیں ڈالی تھی
 اور یہ صرف آسمانی کا اسٹائل تھا، وہ کبھی لڑکیوں کے چہرے پہ نگاہ نہیں
 ڈالتا تھا، اور بشار تقی تو آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ڈھٹائی سے بات کرتا تھا
 "۔۔ وہ میری۔۔ شادی تھی تو اس لئے۔۔ میں چھٹی پہ تھی۔۔"
 وہ جو کینوس پہ جھکا تھا حبہ کی بات پہ اگلے ہی پل جھٹکے سے سیدھا کھڑا ہوا تھا
 "آپ کی شادی؟"

اس کے آنکھوں اور لہجہ میں بے یقینی تھی

"ہاں۔۔"

حبہ نے دیکھا کہ وہ اس بات پہ بہت حیران تھا جبکہ اسے حیران نہیں ہونا چاہئے تھا۔

"اوہ شکر اللہ کا اس چڑیل کی شادی ہو گئی۔۔ سر کا پیچھا چھوٹا اس سے"

البتہ گلز اسٹوڈنس حبہ کی زبانی اس کے شادی کی متعلق سن کے بے طرح خوش ہواٹھے تھے

مگر سر کے چہرے کے تاثرات تو دیکھو جیسے انہیں اس بات کا صدمہ پہنچا "

ہو"

کسی دوسری لڑکی نے فوراً ان کی توجہ بشارتقی کی جانب دلائی تھی

"آپ کی شادی ہو گئی؟"

ایک لمحہ کے لئے بس ایک لمحہ کے لئے اس نے حبہ کی آنکھوں میں دیکھا

تھا۔ جہاں حبہ کو کچھ نا فہم سے جذبات نظر آئے تھے

"یہ تو بہت اچھی بات ہے اللہ مبارک کرے"

اگلے ہی پل وہ دھیمے سے مسکرا کر سادہ سے لہجہ میں جو آسمانی کے لئے
مخصوص تھا اسے مبارک باد دیتا اسٹوڈنٹس کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔
اس وقت حبابہ ساکت سی اسے دیکھتی رہ گئی تھی
وہ بشار تقی نہیں تھا۔

وہ تو کوئی اور ہی شخص تھا۔

ہاں وہ جو تھا وہ صرف آسمانی ہی ہو سکتا تھا۔

وہ پچھلی باتیں بھول چکا تھا۔

جو بشار تقی سے متعلق تھا۔

مگر کیوں؟، کیسے؟

"سر مجھے شہر میں واپس جانا ہے"

اس کی نظریں بدستور بشار تقی پہ جمی تھیں۔

جو حبابہ کی بات پہ ساکت ہوا تھا

"مگر آپ۔۔۔"

وہ کیوس پہ جھکے ہی کچھ کہنا چاہتا تھا کہ رکا
"ٹھیک ہیں"

تھوڑی دیر بعد اس کے کہنے پہ حبہ اس پر ایک گہری نگاہ ڈال کر پلٹ گئی
تھی۔

"آج کے لئے بس اتنا ہی۔۔ کلاس یہی ختم ہوتی ہیں"
حبہ کے جانے کے بعد وہ کیوس پہ سے اٹھتا گردن موڑ کر جاتی حبہ پہ ایک
نگاہ ڈال کر بولا تھا،
اور اپنے ٹینٹ کی جانب چل دیا
"یار سرتو اپ سیٹ ہو گئے"

لڑکیوں نے اپنے ٹینٹ کی جانب جاتے بشار تقی کو دیکھ کہا تھا

*-----

ساری رات گزر گئی اور تم لوگ میری بیٹی کو ڈھونڈ نہیں پائے؟ میں نے "

سارے نکمو کو پالا ہے جن سے تو پہلے ایک شخص پکڑے نہیں گیا، اور دوسرا میری بیٹی کو اغوا ہونے دیا، وہ بھی اس کے انگیجمنٹ کے دن اور تیسرا بھی

" تک مرحہ کو تم ڈھونڈ نہیں پائے

کانپتے قدم سے گھر کے اندر جاتی مرحہ کے قدم ڈاکٹر رضا مرزا کے غصیلے

سرد لہجہ پہ جیسے دروازے پہ خوف کی سبب کر کے تھے۔

"بابا۔۔"

اس کے منہ سے نہایت دھیمے سے نکلا تھا۔

"!میری مرحہ!۔۔ میری جان"

ڈاکٹر رضانے بے یقینی سے مرحہ کی آواز پہ پلٹ کر دروازے پہ کھڑی

مرحہ کو دیکھا تھا

"مجھے معاف کر دیں بابا"

ڈاکٹر رضا مرزا نے تیزی سے مرحہ کے قریب جاتے ہوئے اسے خود سے لگایا تھا،

مرحہ اپنے بابا کے کاندھے لگ کر بری طرح سسکتے ہوئے معافی مانگنے لگی تھی

اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی، میری جان۔۔۔ یہ میری غلطی تھی " "کہ میں اپنی بیٹی کی حفاظت نہیں کر پایا

ڈاکٹر رضا مرزا نے اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے نم لہجہ میں کہا تھا۔

جب سے انہیں پتہ چلا تھا کہ مرحہ کیڈ نیپ ہوئی ہیں تب سے ان کی جان جیسے سولی پہ لٹکی ہوئی تھی، اب جا کر انہیں جیسے راحت ملا تھا۔

اپنے مہربان بابا کی بات سن کر مرحہ مزید سسکا اٹھی تھی۔

"حسینہ اماں۔۔۔ مرحہ کو کمرے میں لے جائیں"

اپنی آنسوؤں کی نمی مرحہ سے چھپاتے انہوں نے وہاں کھڑی حسینہ اماں سے کہا

"چلو آؤ بیٹی۔۔۔ بابا کو رو کر مزید پریشان مت کرو"

ڈاکٹر رضامرزا کے کہنے پر حسینہ اماں مرحہ کو ڈاکٹر رضامرزا سے الگ کرتیں بولیں

رخ پھیرے ڈاکٹر رضامرزا کو ایک نگاہ دیکھتی وہ حسینہ اماں کے ساتھ چلی گئی تھی۔

مگر جانے سے پہلے اپنے مضبوط بابا کو آنسوؤں چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے مرحہ نے بھی دیکھ لیا تھا۔

اب اس کے دل میں اس جھوٹے، فراڈ کیڈ نیپر کے خلاف نفرت کے طوفان اٹھ رہے تھے۔

اس نے پہلی مرتبہ اپنے بابا کے آنکھوں میں آنسوؤں دیکھا تھا۔
"میں تم سے اس آنسوؤں کا ضرور حساب لوں گی گھٹیا، جھوٹے کیڈ نیپر"

مرحہ نے حسینہ کے ساتھ اپنے کمرے میں جاتے ہوئے جیسے اپنے دل میں
عہد کیا تھا

وہ بچنا نہیں چاہئے، اس نے میرے دل پہ وار کیا ہے، وہ ایسا کچھ کرے گا"
میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا، کوئی سولڈ پلان بنا کر اسے پکڑو اور یہ تمہارے
"پاس آخری موقع ہے ملک

اپنی سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں کے ساتھ ڈاکٹر رضامرزانے نہایت سرد
سے لہجہ میں جیسے وار ننگ دیتے ہوئے کہا تھا

-----*-----

"تحشم بھائی۔۔۔"

"ہاں اٹھ گیا ہوں"

کئی دیر سے دروازے پہ ہوتی دستک پہ وہ چڑ کر بولا تھا

رات چینچینگ کے بعد وہ بیڈ کے دوسرے کنارے پہ لیٹے کافی دیر تک
 رہنما فردوس کو دیکھتا رہا تھا اور پھر دیکھتے دیکھتے نجانے کب سو گیا تھا،
 اور اب۔۔۔

وہ بھول گیا تھا کہ آج کی صبح عام صبح نہیں تھی
 اپنی نیند بھری آنکھوں کو بمشکل کھول کر اس نے دیوار گیر کھڑی کی جانب
 نظریں کی، جہاں گھڑی میں بجتے بارہ کے ہندسہ نے اسے بوکھلانے پہ مجبور
 کر دیا تھا۔

وہ گھبرا کر اٹھنا چاہتا تھا کہ تبھی اس کی نگاہ اپنے پہلو میں موجود ہستی پہ گئی جو
 اس سے لگ کر، اس کے اوپر ہاتھ اور پیر رکھے بے سدھ، نہایت ہی بے
 ترتیبی سے سوئی ہوئی تھی
 "چڑیل۔۔۔"

تحشم کی نگاہیں سرکتی ہوئی جیسی ہی چہرے پہ پڑی وہ خوفزدہ سا چیخ اٹھا تھا،
 کیونکہ اس ہستی کا پورا چہرہ بالوں سے ڈھکا تھا۔

اگلے ہی پل دھکادے کر اسے دور ہٹاتا بیڈ سے نیچے جا گرا تھا۔

"کہاں ہے چڑیل؟"

نیند میں لفظ چڑیل سن کر اگلے ہی پل وہ بھی خوفزدہ سی بستر سے اس پر
چھلانگ لگائی تھی۔

"آہ۔ ہہ۔"

رہنما فردوس کے آکر گرنے پہ وہ بری طرح تکلیف سے کربایا تھا

"بولو نا کہاں ہے چڑیل؟"

وہ اس کے نہایت ہی قریب موجود پورے کمرے میں نظریں دوڑانے کے
بعد اب اس کا کالر جھنجھوڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

مگر تحشم تو بکھرے بالوں کے ہالے میں مقید اس سرخ و سپید چہرے پہ

موجود ان سرخ ڈوروں والی سرمئی آنکھوں میں جا ڈوبا تھا،

کہاں کی چڑیل؟، کیسی چڑیل؟

وہ سب بھلا بیٹھا تھا۔

"کیا ہوا تحشم سب ٹھیک تو ہے نا؟"

ان کے چھت شگاف چیخوں کی آواز سن کر

اب تو دروازے کے باہر سے بھی آوازیں اٹھنے لگی تھی

رہنما فردوس نے مسلسل بجتے دروازے کو دیکھ تحشم کو دیکھا جو بدستور

اسے مبہوت سا ہوئے تک رہا تھا

کیا چڑیل نے تم کو پتھر کی مورت میں تبدیل کر دیا ہے جو بت بنے دیکھے"

"جار ہے ہو

وہ چڑ کر کہتی اس کے قریب سے جا اٹھی تھی
اس کے اٹھتے ہی تحشم سحر سے آزاد ہوا تھا جیسے۔

بچوں سے بھی زیادہ بدتر ہو تم تو۔۔ یقیناً خواب میں ڈر گئے ہو گے، میری"

"بھی نیند خراب کر دی اور اپنے گھر والوں کو بھی جمع کر لیا

رہنما فردوس واش روم کی جانب بڑھتے بڑھتے رک مڑ کر اس پر غرائی تھی

"سوری۔۔"

وہ شرمندگی سے رہنما فردوس سے کہتا دروازے کی جانب بڑھا تھا
 "اونہوں۔۔"

رہنما فردوس سر جھٹک کر واش روم میں گھس گئی تھی

-----*-----

وہ راستے میں ہی تھی جب اپنے اسمارٹ ریسٹ وائچ کے وائبریشن کرنے پہ
 وہ ریسٹ وائچ کی جانب متوجہ ہوئی،
 چیف کا میسج تھا وہ اسے بلا رہے تھے۔

اگلے ہی پل بشار تقی کے سائبرکاسٹرسٹ سے ملنے کا پلان کینسل کرتی،
 کیب کے ڈرائیور کو ہیڈ کوارٹر کا ایڈریس بتانے لگی تھی۔
 وہ اصغر شہر بشار تقی کے لئے ہی آئی تھی،
 وہ اس کے سائبرکاسٹرسٹ سے ملنا چاہتی تھی۔

مگر اب کچھ دیر بعد وہ اور ایجنٹ ٹی اے شاہنواز کے سامنے کھڑے تھے
تمہارے اسائنمنٹ کا کیس انچارج تمہارا ویٹ میٹنگ روم میں کر رہا ہے

شاہنواز نے ان دونوں دیکھتے ہوئے کہا تھا
"اوکے سر"

"ایجنٹ بیوٹی جانے سے پہلے مل کر جانا"
وہ دونوں کہہ کر جانے کے لئے مڑے تھے کہ شہنواز کے پکار کر کہنے پر حبہ
رک کر ان کی جانب مڑ کر سر اثبات میں ہلا کر جواب دیتی
ایجنٹ ٹی اے کے ساتھ باہر نکل آئی تھی
میم آپ پہلے سے کئی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہیں، آپ کی خوبصورت کا
"راز کیا ہے؟، جب بھی ملتا ہوں آپ پہلے سے مزید حسین لگتی ہیں
"مار کھانی ہے؟"

ایجنٹ ٹی اے کے کہنے پر حبہ نے اپنے خشک لہجہ پوچھا تھا

"میم سچی میں فلرٹ نہیں کر رہا، اور ویسے بھی اب میں رخصتی شدہ ہوں"

"رخصتی شدہ؟"

حبہ نے حیرت سے پوچھا تھا،

وہ دنوں ابھی میٹنگ روم میں جانے کے لئے کاریڈور میں چل رہے تھے

"ہاں، وہ بہت کیوٹ سی ہیں۔۔ مگر آپ سے کم"

اس نے شرماتے ہوئے کہا تھا

"تمہیں دیکھ کر لگتا ہے کہ تم اسے کافی پسند کرتے ہو، کیا لومیرج تھی؟"

یہ صحیح کہا آپ نے کہ میں اسے کافی پسند کرتا ہوں، مگر لومیرج نہیں تھی"

"کیونکہ وہ مجھے ذرا بھی پسند نہیں کرتی ہیں

اب کی مرتبہ اس نے منہ بسور کر کہا تھا

وہ دنوں میٹنگ روم کے سامنے پہنچ چکے تھے،

سمجھ گئی مگر پھر بھی یہ نہیں سمجھ سکی کہ۔۔ یہ رخصتی شدہ ہونا۔۔ کیا بلا"

"ہے؟"

وہ ایک لمحہ کے لئے رکتی ایجنٹ ٹی اے کی جانب مڑ کر کہتی اگلے ہی پل
 گلاس ڈور دھکیلتی اندر داخل ہوئی تھی
 سامنے ہی پروجیکٹر کے سامنے اسے ایک شخص کھڑا نظر آیا جس کی
 پشت اس جانب تھی، حبہ نے ایک نگاہ پروجیکٹر پہ ڈالی جس پہ بشار تقی اور
 اس سے جڑے لوگوں کی تصویریں نظر آرہی تھی
 "السلام علیکم سر"

اس کے پیچھے اندر آتے ٹی اے نے حبہ کے قریب پہنچتے ہوئے فوراً سلام
 جھاڑا تھا

"وعلیکم السلام"

وہ ان کی جانب مڑتا بولا

انہوں نے دیکھا وہ سرخ و سپید رنگت کا انتہائی خوب و مگر مغرور نوجوان تھا،
 "مجھے تو لگا تھا کوئی عمر رسیدہ سا شخص ہمارا انچارج ہوگا"
 ٹی اے بڑبڑایا تھا، جس کی بڑبڑاہٹ حبہ نے صاف سنا

"ایجنٹ ٹی اے۔۔ گڈ تم کام کے آدمی لگتے ہو"

کیپٹن دعان ٹی اے کو دیکھتا بولا تھا

"تھینک یو سر مگر میں آدمی نہیں ہوں میں تو ایک کیوٹ سالٹر کا ہوں"

مجھ میں اگر مذاق کی حس موجود ہوتی تو میں تمہارے اس جوک کو انجوائے
"ضرور کرتا"

"ایک اور کھڑوس باس"

ٹی اے سر ہلا کر مسکراتا ہوا زیر لب بڑبڑایا تھا

"اور تم ایجنٹ بیوٹی۔۔"

کیپٹن دعان اب چلتا حبه کے سامنے آکھڑا ہوا تھا

حبه نے اس کے لہجہ میں موجود تلخی اور ناپسندیدگی کو صاف محسوس کیا تھا

مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی تھی کہ ڈپارٹمنٹ نے اتنا حساس، ڈینچر اور

"امپورٹنٹ کیس ایک لڑکی کو کیسے سوپ دیا؟"

کپٹن دعان نے خشک لہجہ میں اپنے سامنے کھڑی حبہ کو دیکھتے ہوئے طنز آگہا تھا

"سرایجنٹ بیوٹی عام لڑکیوں جیسی نہیں ہے، میم از آبریلیٹ۔۔۔"

حبہ کے ساتھ فاصلے پہ کھڑے ایجنٹ ٹی اے نے فوراحبہ کے سپورٹ میں کہنا چاہا تھا

مگر کپٹن دعان کے سرد انداز میں ابرو اچکانے پر وہ فوراً خاموش ہوا تھا

تم بیوٹی اور وہ بیسٹ، واٹ آپسپرائزنا؟، کیا یہاں بیوٹی اینڈ دابیسٹ کافیری"

ٹیل ڈرامہ چل رہا ہے؟، تم نے ڈیپارٹمنٹ کو انفارم کیوں نہیں کیا کہ

"تمہاری بشارتقی سے شادی ہو چکی ہے؟

دعان جو شروع میں دھیمے طنز بھرے لہجہ میں کہہ رہا تھا

آخر میں غرایا تھا

اور ایجنٹ ٹی اے تو یہ شاکنگ نیوز سن کر حیرت کی شدت سے اپنا پورا منہ کھول گیا تھا

فیمیلی ایشو کے سبب یہ سب نہایت ہی عجلت میں ہوا تھا کہ مجھے بھی نکاح " کے وقت ہی پتا چلا

تو کپٹن دعان ساری انفارمیشن کے ساتھ تھا، یوں ہی اسے کیس کا انچارج تو بنایا نہیں گیا ہوگا۔

حبہ اپنے دل میں سوچتی بدستور کپٹن دعان کو دیکھتی سپاٹ لہجہ میں بولی "بلکل بشار تقی تو اب تمہاری فیمیلی ایشو بن گیا ہے، مسز بشار تقی"

کپٹن دعان تلخ لہجہ میں کہتا دو قدم بڑھ کر اس کی جانب آیا تھا

مسز بشار تقی بن چکی ہو اب تو تم مس حبہ، اب تم کر بھی کیا سکتی ہو"

نہیں؟، اپنا استعفیٰ دو اور گھر بیٹھ کر عام عورتوں کی طرح اپنے مجرم شوہر کی

"سلامتی کی دعا مانگو، جو کہ بہت جلدی ٹاچر سیل میں قید ہونے والا ہے

کپٹن دعان استہزاء لہجہ میں اس کے آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا

تم ایجنٹ بیوٹی میں تمہیں اس کیس سے باہر نکالتا ہوں، اب سے تم اس "

"کیس پہ کام نہیں کرو گی

وہ سخت لہجہ میں کہہ رہا تھا اور حبہ کے لبوں پہ ایک لمحہ کے استہزاء انگیز
مسکراہٹ ابھر کو معدوم ہوئی تھی
جیسے وہ کہہ رہی ہو

"واقعی تم نکالو گے اور میں نکل جاؤں گی؟"
"تو تم کیس کو نہیں چھوڑو گی؟"

اس استہزاء مسکراہٹ اور حبہ کے چہرے کے تاثرات نے دعان کے موڈ کو
جیسے مزید بگاڑا تھا

"میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا"

حبہ نے سپاٹ چیلینجنگ لہجہ میں جواب دیا
"واقعی؟۔۔"

وہ گردن کو ہلاتا ضبط سے حبہ کے باغی تاثرات کو دیکھتے گویا ہوا

اگر تم اس کیس سے جڑی کسی بھی جگہوں پہ پائی گئی تو تمہیں نا صرف " ہمیشہ کے لئے اس فیلڈ کو چھوڑنا ہوگا، بلکہ اپنے مجرم شوہر کو جرم میں "سپورٹ کرنے کے لئے سزا بھی بھگتنا ہوگی، ایجنٹ بیوٹی۔"

"وہ تم ہی تھے ناں؟"

کیپٹن دعان جو سخت لہجہ میں حبہ کو تنبیہ کر رہا تھا، حبہ نے اچانک ہی اس کی بات کاٹتے ہوئے جیسے کہا تھا "کیا مطلب؟"

کیپٹن دعان حیران ہوا تھا، اس نے ٹی اے کو دیکھا جس نے اس کے دیکھنے پہ کاندھے اچکا کر لا علمی کا اظہار کیا

اس دن مجھے اور بشار تقی کو ان عندو سے بچانے والے تم ہی تھے، وہ تم ہی " تھے جس نے کہا تھا کہ تم بیسٹ ہو، ہیں ناں؟، اور ایسا تم نے بشار تقی کی یاداشت کو واپس لانے کے لئے کہا تھا، اس کی یاداشت واپس لوٹ آئی تھی "مگر۔۔"

"مگر؟"

دعان جوحہ کی بات خاموشی سے سن رہا تھا فوراً کہہ اٹھا
مگر یہ کہ اب تو مجھے تم نے کیس سے نکال ہی دیا ہے، سو تم تو میرے
انچارج ہو ہی نہیں تو اب میں تمہارے سوالوں کے جواب دینے کی مجاز
"نہیں ہوں؟"

سپاٹ لہجہ میں جواب دیتی وہ واپس جانے کے لئے پلٹ گئی تھی
ٹی اے نے مسکراتی نظروں سے اسے جاتے دیکھا تھا
اور کیپٹن دعان نے اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے سرد نظروں سے۔

مرحہ بیڈ پہ لیٹی تھی کہ ڈاکٹر رضا ڈورناک کرتے ہوئے اندر داخل ہوئے
"میری جانو بیٹی کیسی ہیں؟"
مرحہ انہیں دیکھ اٹھ بیٹھی تھی

"ٹھیک ہوں بابا"

ان کے قریب آ بیٹھنے پہ وہ ان کے کاندھے سے سر ٹکا کر آنکھیں موندتے ہوئے بولی

"اس نے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش تو نہیں کی؟"

ڈاکٹر رضانے مرحہ کے چہرے پہ گرتے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا تھا

"نہیں بابا مگر۔۔۔۔۔ وہ کون ہے؟"

مرحہ نے سوال کرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے ڈاکٹر رضامرزا کو دیکھا

ایک مرتبہ جب میں ہاسپٹل سے گھر آ رہا تھا تو وہ مجھے تب راستے پہ پڑا ملا
کافی زخمی تھا، میں نے اسے دوبارہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ کیا، پھر پتا چلا اس کے
دماغ میں کچھ خلل ہیں وہ حقیقت اور خوابوں کو ملا دیتا ہے، اسے
"ہیلوجینیشنس ہوتے ہیں۔۔۔"

"مجھے سمجھ جانا چاہئے تھا"

ڈاکٹر رضامرزا کہہ رہے تھے اور دل میں جیسے بڑبڑائی تھی
اپنے ہیلو جینیشنس میں وہ مجھے قاتل سمجھتا ہے کہ میں نے اسے اور اس
کی فیملی کو قتل کر دیا، اور وہ تمہیں اپنی بیوی سمجھتا ہے، جبکہ ایسا نہیں ہے یہ
"سب بس اس کے دماغ کا خلل ہے، ویسے اس نے تم سے کیا کہا؟
"یہی سب"

ڈاکٹر رضامرزا کے پوچھنے پر وہ بولی
تم بھی اسے جانتی تھی مگر یادداشت جانے کے بعد تم اسے بھول گئی،
"چھوڑو ان سب باتوں کو تم ریٹ کرو

ڈاکٹر رضامرزا کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے،
اور پھر اسے سونے جانے کا اشارہ کیا تھا جس پر وہ جو مزید کچھ پوچھنا چاہتی
تھی مگر فرما بردار سے سر ہلاتی تکتے پہ سر رکھتی لیٹ گئی،

اس کے سونے پہ ڈاکٹر رضانے مرحہ کو کمبل اچھی طرح اڑھایا، اس کے بعد اے سی کی کولینگ سیٹ کیا اور پھر جھک کر مرحہ کی پیشانی چومی

"سویٹ ڈریمر، سوئی! مزید کچھ سوچے بغیر سو جاؤ"

دھیمے لہجہ میں تنبیہ کرتے، کمرے کالائٹ آف کرتے ہوئے کمرے سے نکل گئے

کمرے سے باہر نکل آنے پہ ان کی آنکھوں میں اب وہ نرمی نہیں رہی تھی، جو کمرے کے اندر مرحہ کے سامنے تھی،

اپنے پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اگلے ہی پل انہوں نے ایک چھوٹا سا کاغذ کا ٹکڑا باہر نکالا تھا،

یہ وہی اسٹکی نوٹ تھا جو ڈاکٹر ہادیہ کو مر رہے چسپاں ملا تھا،

اور ڈاکٹر ہادیہ نے ان کو دیا تھا،

ڈاکٹر رضانے ایک استہزاء مسکراہٹ لئے نوٹ پہ نگاہ ڈالی

ڈاکٹر رضانے! یہ جان تو گئے ہی ہو گے کہ میں کون ہوں؟،"

سوچو اگر تمہاری بیٹی سب جان گی تو تمہیں کیا کیا نہیں کھونا پڑے گا؟،
 سب کچھ کھونے کے لئے تیار ہو جاؤ ڈاکٹر رضامرزا، کیونکہ کہ تمہارے
 "پاس جو کچھ بھی ہیں، وہ سب میرا ہیں، یہاں تک کہ تمہاری جان بھی

-----*-----*

"ماشاء اللہ آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں بھابھی"
 وہ جیسی ہی واش روم سے نکلی تو نور کمرے میں نظر آئی جو اسے دیکھتے ہی
 ستائش سے بولی،

اتقی فیملی "ایک جوائنٹ سیسٹم فیملی تھی،"
 جس کے صدر "امان اتقی" تھے،

اور ان کے تین بیٹے تھے، ان تین بیٹوں میں سے بڑے بیٹے کا سب سے
 چھوٹا بیٹھا تھا تحشم۔

تحشم سے بڑے بھی دو بھائی تھے، رومان جو ناصر کمال اتقی کے بلکہ پورے خاندان کا بڑا بیٹا تھا، پھر احنف اور اس کے بعد تحشم اور تحشم سے بھی چھوٹی نور۔۔

دونوں بڑے بھائیوں کی شادی ہو چکی تھی، رہنما فردوس اس سے پہلے بھی اس گھر میں آکر رہ چکی تھی، طالعہ کے ساتھ، طالعہ کو گھر کے افراد خصوصاً خواتین اور لڑکیوں نے کبھی پسند نہیں کیا تھا، اور رہنما فردوس جو طالعہ کی ہی فرینڈ تھی، اسے بھی ہر کوئی طالعہ جتنا ہی ناپسند کرتے تھے، اور یہ بات رہنما فردوس اچھے سے جانتی تھی،

اور ناپسندیدگی میں سب سے آگے خود اس کی ساس صاحبہ تھی، جنہوں نے پہلے بھی تحشم اور رہنما فردوس کے نکاح کو لے کافی ہنگامہ مچایا تھا، اوچاہا تھا کہ طالعہ کی فرینڈ سے ان کے چہیتے بیٹے کی شادی ناہو، مگر امان اتقی جو رہنما فردوس کو بے حد پسند کرتے ان کی وجہ سے وہ اپنے چہیتے بیٹے کا نکاح ہونے سے روک نہیں پائے تھے،

رہنما فردوس کو یہاں اجسٹ ہونے میں جتنی دقتوں کا سامنا کرنا تھا، یہ
 رہنما فردوس اور تحشم دونوں ہی جانتے تھے،
 اس لئے تحشم رہنما کے لئے فکر مند تھا مگر اس معاملات میں وہ رہنما
 فردوس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا، اب جو بھی کرنا تھا رہنما فردوس کو خود
 کرنا تھا۔

"!شکریہ"

نور کے تعریف کرنے پر رہنما فردوس شرمیلی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے
 بولی

"آپ پر یہ ٹی پنگ کلر بہت سوٹ کر رہا ہے"

نور اسے دیکھتی بولی جو ٹی پنگ کلر کے گھیردار ٹخنوں تک آتے انارکلی
 فرائیڈ اور چوڑی دارپاجامے میں ملبوس تھی
 جو اس کے متناسب سراپے پہ بہت بیچ رہا تھا
 "مجھ پر ہر کلر ہی بہت سوٹ کرتا ہے لڑکی"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے موجود ٹیبل پہ بیٹھتی شوخی سے بولی تھی جس پر
نور مسکرائی تھی

"صحیح کہا آپ نے، لائیں میں آپ کو تیار کر دیتی ہوں"
"وہ سب تو ٹھیک ہے مگر تم کیوں اتنی مر جھائی ہوئی ہو؟"
رہنما مر میں نور کو دیکھتی ڈرائیو نور کو تھماتی بولی
"ابھی تو ٹھیک ہوں میں"

نور نے دھیمی مسکان کے ساتھ کہا تھا، اور پھر نور نے رہنما فردوس کا ہلکا
پھلکا سامیک اپ کیا اور ساتھ ہی میچنگ جیولری رہنما کو پہنانے کے بعد وہ
اسے اپنے ساتھ ناشتے کی میز پر لے آئیں تھی
جہاں سب نئی دلہن کا انتظار کر رہے تھے،
کچھ اشتیاق سے تو کچھ نہایت ناپسندیدگی کے ساتھ۔۔
"تمہارا بھائی کہاں ہے؟"

سب کو سلام کرنے کے بعد اس نے ڈائینگ روم میں نظریں دوڑاتے ہوئے جیسے تحشم کو ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر اسے ناپا کر اگلے ہی پل نور کی جانب جھک کر دھیرے سے پوچھا تھا

نہیں جانتی، سو کراٹھتے ہی نجانے کہاں چلے گئے ہیں؟، بابا نے بھی ان " کے متعلق پوچھا تھا، انہیں گھر میں ناپا کر غصے میں ہیں

نور نے بھی دھیرے سے جواب دیا

"اچھا"

اس نے ناشتے کی پلیٹ صحیح کرتے ہوئے تحشم کے بابا کمال اتقی کو دیکھا جو غصے میں نظر آرہے تھے۔

اور پھر سے اس نے ٹیبل پہ نظریں دوڑائیں اس نے تحشم کو ڈھونڈنے کے چکر میں اس بھرے پرے ٹیبل کے گرد بیٹھے افراد کی جانب دھیان ہی نہیں دیا تھا،

جواسے ناپسندیدگی سے دیکھتے ہوئے آپس میں چہ میگوئیاں کرنے میں
مصرف تھے۔

بیچ۔۔ بے چاریاں جانتیں نہیں ہیں کہ وہ لیڈی ڈان ہے، پنگالینا نہیں"
"کتنا مہنگا پڑے گا؟

-----*-----

وہ عشاء کی نماز پڑھ کے باہر نکلا تھا تاکہ ابرار کو دیکھے جو اس کے ساتھ ٹینٹ
میں رہتا تھا اور اس کے سارے کام کرتا تھا،
باہر نکلنے پر اسے ابرار تو نظر نہیں آیا مگر جب اپنے ٹینٹ کے باہر موجود بیچ پہ
دونوں پاؤں کو اوپر اٹھائے بیٹھی نظر آئی،
اس کی نظریں آسمان میں بھٹک رہی تھی،

اسے دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ اپنی سوچوں میں بری طرح غرق ہے،

مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی تھی کہ ڈپارٹمنٹ نے اتنا حساس، ڈینجر اور "امپورٹنٹ کیس ایک لڑکی کو کیسے سوپ دیا؟" اسے کیپٹن دعان کے کہے گئے جملے یاد آئے تھے۔

جو ماضی کے کواڑوں پہ جیسے دستک دینے کا ذریعہ بنا۔ ایک کے بعد ایک افیت بھری یاد اس کے ذہن کے پردے پہ جیسے ابھرتی چلی گئی۔

"مجھے لڑکا چاہئے تھا، مگر تم نے میری جھولی میں ایک اور لڑکی ڈال دی"

تمہاری وجہ سے میری صالہ مجھ سے دور ہو گئی، تم نے ہی اپنی ماں کو مار ڈالا، مگر تم زندہ رہ گئی، مجھ پر بوجھ بنے رہنے کے لئے، تم بھی کیوں نہیں مر گئی تھی اپنی ماں اور بہن کے ساتھ۔۔

"مس۔۔ حبہ۔۔ مس حبہ۔۔"

"ہاں۔۔۔"

وہ آواز پہ بری طرح چونک اٹھی تھی

میں کب سے آپ کو آواز دے رہا تھا، لگتا ہے آپ ماضی کی یادوں میں

"بری طرح گم تھی

وہ بشارت تھی تھا مگر آسمانی کے مخصوص نرم لب و لہجہ میں، اس نے اپنے ہاتھ

میں موجود کافی کے ٹرے کو بیچ میں درمیان میں رکھتے ہوئے کہا تھا اور خود

ٹرے کے دوسری جانب جا بیٹھا،

"سر آپ سوئے نہیں؟"

حبہ اسے بیٹھتے دیکھ یوں ہی پوچھ اٹھی،

اور میدان میں نظریں دوڑائیں جو خالی تھا،

رولز میں سے تھا کہ رات گیارہ کے بعد کوئی بھی باہر نہیں نظر آئے گا،

مگر وہ تو اسٹوڈنس نہیں تھے ناں،

اور رولز تو اسٹوڈنٹس کے لئے تھا۔

"نہیں مجھے نیند نہیں آرہی تھی"

ہاں آپ کو تو رات جاگ کر نماز پڑھنے کی عادت ہے، کاش میری بھی"
"آپ کی طرح خوبصورت نماز ہوتی

اس کی بات سن کر حبہ نے بے ساختہ کہا تھا
"آپ کیسے جانتی ہیں؟"

"کیا؟"

"یہی کہ میں رات میں جاگ کر نماز پڑھتا ہوں"

اس کے سوال پہ حبہ جیسے ساکت ہوئی تھی

"وہ۔۔ وہ۔۔ آپ کے ٹینٹ میں جو لڑکا ہوتا ہے اس سے سنا ہے میں نے"

حبہ نے فوراً بات سنبھالتے ہوئے کہا

"اوہ۔۔ یہ کافی۔۔"

اس نے جیسے سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے ٹرے میں سے ایک مگ اٹھا کر اس کی

جانب بڑھایا

اس کے کہنے پر حبہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا، جو اس کی جانب کافی کا
مگ بڑھائے ہوئے تھا،

مگ پہ نظر ڈالنے کے بعد اس کے چہرے کو دیکھا جہاں سادگی چھائی تھی،
وہ آسمانی تھا، ایک دم حبہ کو احساس ہوا، وہ آسمانی کو منع نہیں کر سکتی تھی،
شاید احترام یا عزت کی وجہ سے یا وہ اسے پسند کرتی تھی یا اس کے لئے
برا لگتا تھا

"تھینکس سر"

اگلے ہی پل حبہ نے ہاتھ بڑھا کر مگ تھاما تھا اور ساتھ شکریہ ادا کیا۔
"نو نیڈ ٹو میشن"

"آپ نے اپنے شوہر کے متعلق کچھ بتایا نہیں؟، وہ آپ کو کیسا لگتا ہے؟"
اس نے بھی ٹرے سے اپنا مگ اٹھاتے ہوئے،

حبہ پہ ایک نگاہ ڈال کر پوچھا
"وہ مجھے بالکل بھی پسند نہیں"

اس کی بات سن کر وہ کئی لمحے تک خاموشی سے گردن موڑے جبہ کو دیکھتا رہا تھا،

"وہ کیوں نہیں پسند ہے آپ کو؟"

پھر وہ سر جھکا کر دھیماسا افسردگی کی سی کیفیت میں مسکرایا اور سر اٹھا کر پوچھتے ہوئے مگ سے گھونٹ بھرا تھا

"کیونکہ وہ ایک مجرم ہے۔۔"

جبہ کی بات سن کر بے ساختہ اس کا ہاتھ کانپا تھا،

جس کے سبب مگ میں سے کافی جھلک کر اس کے لباس پہ جا گری تھی،

جس کا اسے احساس بھی نہیں ہوا تھا،

وہ تو بس جبہ کو دیکھے جا رہا تھا، جو گردن کو ہلکا سا اونچا کیا دور آسمان پہ دیکھتی

ہوئی کہہ رہی تھی

"۔۔ اور مجھے مجرم سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں رکھنا"

"آپ اس سے نفرت کرتی ہیں؟"

"نفرت۔۔؟"

اس کے پوچھنے حبہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے سوچا تھا

"نہیں میں نفرت نہیں کرتی، وہ مجھے بس ناپسند ہے"

"ناپسند ہونے میں یا نفرت کرنے میں بھلا کیا فرق ہے؟"

نفرت یا محبت کرنے کے لئے دل کی ضرورت ہے سر، مگر میرے پاس

"یہاں کچھ بھی نہیں ہے"

حبہ بے تاثر لہجہ میں کہتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اپنے سینے کی جانب

اشارہ کیا تھا

"میرے پاس دل موجود نہیں ہے سر جس میں کسی کی محبت یا نفرت ہو"

حبہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی اور وہ سانس روکے اس کی

آنکھوں میں دیکھتے سنا گیا تھا، جہاں سپاٹ آنکھوں کے تاثرات کے پردے

کے پیچھے درد کا ایک جہاں آباد تھا

"آپ اپ سیٹ کیوں ہے؟"

"میں اپ سیٹ ہوں؟"

حبہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا،

وہ اپنی کیفیت، جذبات و احساسات خود سے بھی چھپا کر رکھنے میں خاصا ماہر تھی،

مگر وہ کیسے جان گیا تھا؟

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے"

حبہ نے کہتے ہوئے دوبارہ اپنی نگاہیں آسمان کی جانب اٹھائیں تھی

وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے بتانا نہیں چاہتی تھی

"آپ عام ینگ لڑکیوں جیسی کیوں نہیں ہے؟"

اس نے پھر سے گویا وہی سوال دوسرے طریقے سے کیا تھا،

میرے اندر کا بچہ بچپن میں ہی مر گیا ہے سر اس لئے میں کبھی جوان ہوئی"

"ہی نہیں، ہاں خود کو بوڑھی عورت ضرور محسوس کرتی ہوں

وہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی،

"کافی کے لئے تھینکس"

وہ جھک کر مگر رکھتی بولی

"آپ کی نماز خوبصورت کیوں نہیں ہے؟"

وہ پلٹ کر جا رہی تھی کہ اس کی آواز پہ ٹھٹھک کے رکی

کیونکہ نماز میرے لئے بہت بھاری ہے، میرا دل نہیں لگتا نماز میں آپ

"کی طرح، میں چاہتی ہوں نماز پڑھوں مگر پڑھ نہیں پاتی۔"

وہ اس کی جانب گردن گھمائے نہایت امید سے دیکھ رہی تھی کہ شاید و نماز

کے متعلق کچھ کہے کہ اس کی نماز اتنی خوبصورت کیسی تھی؟،

کوئی حل بتائے گا،

مگر وہ حبہ کا سوال سن کر وہ خود بھی جیسے لا جواب تھا،

"او کے سرگڈنائٹ"

اگلے ہی پل وہ جیسے جان گئی تھی وہ نہیں جانتا تھا جواب اس لئے اسے وش

کرتی ٹینٹ کی جانب بڑھ گئی

اور وہ نہایت ہی برے دل کے ساتھ حبہ کو جاتا دیکھتا رہا تھا
وہ حبہ کا جواب جانتا نہیں تھا۔

مگر اس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی کاش کہ اسے پتا ہوتا،
اور اس اداس آنکھوں والی لڑکی کو ناامید نالوٹاتا۔

-----*-----*

وہ معمول کی طرح فجر کی نماز کے بعد چہل قدمی کے لئے جنگل میں نکل آیا
تھا،

چہل قدمی کرتے اسے اس دن کے مناظر یاد آنے لگے تھے جب حبہ اس
کے ساتھ تھی اور پھر بہت سارے لوگوں نے ان کے راستے کو گھیر لیا تھا،
اور کسی چیز کا مطالبہ کرنے لگے تھے۔

وہ سوچتا ہوا جا رہا تھا کہ تبھی ایک چمچماتی وین اس کے قریب آرہی اور

سلائیڈ کے مانند دروازہ کھلا

سیاہ سوٹ میں ملبوس دوہٹے کٹے آدمی نظر آئے، اس کے یادداشت میں وہ

لوگ موجود نہیں تھے۔

"آپ کو بگ بی نے یاد کیا ہے، اندر آجائے"

ان کے لہجہ میں ایک طرح کی اس کے لئے عزت اور خوف تھا

"بگ بی؟"

اس نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا تھا البتہ اگلے ہی پل مزید سوال جواب کئے

بناوہ گاڑی میں جا بیٹھا

اس کے بیٹھتے ہی گاڑی کی سلائیڈ بند ہوئی تھی،

اندر سے وہ ایک عالیشان گاڑی تھی۔

اندر کا جائزہ لینے کے بعد اس نے ان دونوں کو دیکھا جو اسے سہمے ہوئے سے

اندازہ میں تک رہے

"باس آپ کو کچھ چاہئے؟"

"باس؟"

ان میں سے ایک کے کہنے پر وہ حیران ہوا تھا، اور جس جانب اس نے اشارہ کیا، اس جانب نظر اٹھا کر دیکھنے پہ اسے کئی الکو حل کی بوتلیں نظر آئی تھی

"استغفر اللہ"

وہ بے ساختہ زیر لب بڑبڑایا تھا

تبھی ان دو آدمیوں میں سے ایک کا سیل فون بج اٹھا تھا

"ایس باس ہمارے ساتھ ہی ہیں بیسٹ"

اس کی بات غور سے سنتا آسمانی جیسے لفظ "بیسٹ" پہ ٹھٹکا تھا

"بیسٹ۔۔"

اس نے دھیرے سے بڑبڑا کر جیسے اس کے متعلق کچھ یاد کرنے کے لئے

ذہن پہ زور دیا تھا

اور اگلے ہی پل جیسے ایک درد کی لہر اس کے دماغ میں اٹھی تھی۔

"نہیں موبی۔۔۔ بیسٹ۔۔"

وہ سر میں ہوتے درد سے بے حال اپنا سر سیٹ کے بیک سے ٹکا گیا تھا
"باس آپ ٹھیک ہو؟"

ان دنوں نے تشویش سے اسے دیکھا تھا۔

نہیں، باس کو تنہاء چھوڑ دو، یاد نہیں باس نے کیا کہا تھا، ایسی کسی سچویشن

"میں باس کو اکیلا چھوڑ دینا وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گے
دوسرا اٹھ کر اسے دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کے ساتھی نے جیسے روکتے ہوئے

یاد دلا جس پر وہ سر ہلا کر واپس اپنی جگہ جا بیٹھا تھا

اور ادھر آسمانی پسینہ میں شرابور اپنا سر دائیں سے بائیں پٹخ رہا تھا،

پھر کچھ دیر بعد جیسے اس کا دماغ مکمل تاریک ہو گیا،

اور پھر جس طرح کمپیوٹر کو بہت زیادہ ہینگ ہونے پر ری اسٹارٹ کیا جاتا ہے

ویسے ہی جیسے بشار تقی کو کسی نے ری اسٹارٹ کر دیا تھا،

اب اس کا دماغ خالی نہیں رہا تھا

اس کے دماغ میں یادیں ابھرنے لگی تھیں،
گاڑی رکی سلائیڈ ہٹا تو اگلے ہی پل ماتھے پہ مغرورانہ لکیریں سجا کر گاڑی
سے بشار تقی نکل رہا تھا۔
اس کے دونوں ہاتھ پینٹ کے پاکٹز میں تھے اور وہ اپنے مخصوص نہایت ہی
اسٹائلش انداز میں ارد گرد سے بے نیاز چل رہا تھا۔



"!ویکم موبی"

اس نے جیسے ہی ہال میں قدم رکھا، ڈیویڈ نے سرد سی مسکراہٹ کے ساتھ
اس کا استقبال کیا

"میں نے تم سے کہا تھا نا کہ مجھے تم میرے ملک میں اچھے نہیں لگتے"
وہ ڈیویڈ تک جاتا اسے اسی کی مانند سرد سے لہجہ میں دیکھتا بولا

تمہیں مجھ سے کیا ڈر لگتا ہے؟، کہ میں تمہارے ملک میں ٹیرریزم
"پھیلاؤ گا؟"

ڈیوڈ سرد طنزیہ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے بولا تھا
"وہ جانا چاہتا مگر میں نے اسے روک دیا"
جس پر بشار تقی کچھ سخت سا کہتا تبھی اس آواز نے جیسے ان کے درمیان
مداخلت کی،

وہ ضبط کرتا آواز کی جانب متوجہ ہوا تو اس کی نگاہیں پوری دیوار کو گھیرتی
روشن اسکرین پہ نظر آتے شخص پہ پڑی
مگر کیوں بگ بی؟، جو کام آپ اس کے سپرد کرنا چاہتے ہیں، وہ میں
"کروں گا آپ اسے یہاں سے چلتا کیجئے
سخت ناپسندیدگی سے بولا

بے شک وہ کام تو تم ہی کروں گے، کیونکہ یہ تم ہی کر سکتے ہو اور اگر تم
"اسے کرنے میں ناکام رہے تو پھر اسے ڈیوڈ پورا کرے گا"

آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے؟، میں نے اب تک کے تمام کاموں کو"

"نہایت صفائی اور کامیابی سے انجام دیا ہے۔۔

بگ بی کے کہنے پہ اس نے بگ بی کو تیوری چڑھا کر دیکھتے ہوئے کہا

مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے موبی، بات صرف بھروسہ کی نہیں ہے، نا"

صرف تمہارے ملک کے بلکہ دیگر ممالک کے بھی جاسوس اور پولیس

حرکت میں آچکی ہیں، میں پلان بی تیار رکھنا چاہتا ہوں، اگر تم ناکام رہے تو

تمہارے پلان کو ڈیویڈ مکمل کرے گا وہ بھی تمہارے ملک میں۔۔ میں نے

طے کر لیا ہے، اب تم طے کرو کہ تمہیں جو کام سونپا جا رہا ہے وہ تم کیسے

"کرو گے؟

بگ بی نے حتمی لہجہ میں کہا

"کام کیا ہے؟"

اس نے بدستور تیوری چڑھائے پوچھا تھا

"تمہارے ملک کے فارن کرنٹ افیئرز منسٹر کا قتل"

بگ بی کی بات سن کر بشار کا چہرہ لمحہ بھر کے لئے سفید پڑا تھا
میں جانتا ہوں تمہیں اپنے ملک کے خلاف کام کرنا پسند نہیں ہے مگر یہ "
"ضروری ہے"

اس کے چہرے کے ناپسندیدہ تاثرات دیکھ بگ بی نے جیسے وضاحت دی،
بگ بی کی بات کو ہضم کرنے کے لئے بشار تقی کو کافی دقت ہو رہی تھی
وہ اس سے قتل چاہتا تھا وہ بھی اسی کے ملک کے منسٹر کا،
وجہ پوچھنا رولز کے خلاف تھا،

اس نے سفید چہرے کے ساتھ اپنے سامنے کھڑے ڈیویڈ کو دیکھا جو نہایت
دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا

جیسے بشار تقی کو اس طرح دیکھ اسے مزہ آرہا تھا
اگر اس نے بگ بی کے اس پراجیکٹ کو پورا نہیں کیا تو اسے پھر ڈیویڈ پورا
کرنے والا تھا وہ بھی اس کے ملک میں جو وہ کچھ نہیں چاہے گا
"آل رائٹ۔۔ آئی ول ڈواٹ"

اگلے ہی پل اس نے بگ بی کو سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا اور مسکرا کر اسے
چیر آپ کرتے ڈیویڈ کو سرد نظروں سے دیکھ باہر جانے کے لئے پلٹ گیا
تھا۔

-----*-----

"کیسی ہو تم؟"

مرحہ جیسے ہی ہاسپٹل میں داخل ہوئی اسے ریسپیشن پہ کھڑی ہادیہ نے
دیکھتے ہوئے جیسے آگے بڑھ کر خود سے لگاتے ہوئے کہا تھا

"ٹھیک ہوں"

وہ مسکرا کر بولی

جانتی ہو جان نکل گئی تھی میری جب تم مجھے پارلر میں نہیں ملی، وہ تو انکل
"نے اپنی ذہانت سے فنکشن کو سنبھال لیا تھا

ہادیہ تشویش سے مرحہ کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

"اور ڈاکٹر سفیان؟"

"وہ بھی نہیں جانتے کہ تم کیڈ نیپ ہوئی تھی"

مرحہ کے پوچھنے پر ہادیہ نے کہا تھا

"ویسے وہ کیڈ نیپر کون تھا؟"

"میں نہیں جانتی"

"وہ کیسا دیکھتا ہے؟"

"شکل نہیں دیکھا میں نے"

"اوہ۔۔"

وہ دنوں بات کرتی ہوئی ریسپشن پہ جا کھڑی ہوئی

"ڈاکٹر رضا تو اس کیڈ نیپر کو یقیناً چھوڑے گئے نہیں"

"میں بھی نہیں چھوڑوں گی"

مرحہ نفرت اور انتقامی لہجہ میں بولی

"تم کیا کرو گی؟"

-- تم میری بیوی ہو یہ یاد رکھنا، ورنہ جو کوئی تمہارے قریب آیا یاد رکھنا)
 ("وہ زندہ نہیں رہے گا

"جتنی جلدی ہو سکے اتنی جلدی ڈاکٹر سفوان سے شادی"

مرحہ نے اس کیڈ نیپر کی باتوں کو سوچ کر مضبوط لہجہ میں کہا تھا، ساتھ ہی
 اس کی آنکھوں میں غصہ اٹھ آیا تھا۔

مرحہ کی بات سن کر ڈاکٹر ہادیہ کچھ کہتی تھی انہیں اپنے پیچھے کچھ ٹوٹنے کی
 آواز آئی۔

انہوں نے مڑ کر دیکھا

"یہ کیا کر لیا تم نے؟"

وہ نیوانٹرن ڈاکٹر عرش تھا، جس نے اپنے ہاتھ میں موجود سیرپ کی کانچ کی
 بوتل کو توڑ لیا تھا، سرخ رنگ کا سیرپ اور خون جیسے مل کر اس کے ہاتھ
 سے بہہ رہے تھے۔

اس کے ارد گرد موجود دوسرے انٹرنز اس کے ہاتھ سے ٹوٹے ہوئے کانچ کے ٹکڑے ہٹاتے تشویش کہہ رہے تھے۔

مگر عرش نے ایک سرد نگاہ اپنی جانب حیرت سے دیکھتے مرحہ پہ ڈالی، اور جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچتا وہاں سے گیا تھا

"بڑا مانچو مین ہے یہ تو، سیرپ کی بوتل ہاتھ سے توڑ دی"

ڈاکٹر ہادیہ حیرت اور دلچسپی سے کہہ رہی تھی،

اور مرحہ جس نے ابھی کچھ دیر پہلے عرش کی آنکھوں میں غصے کی جھلکیاں دیکھی تھی، اس پر حیران تھی۔

انہیں مزید کچھ سوچنے اور کہنے کا وقت نہیں ملا تھا،

کیونکہ تبھی ایک ایمر جنسی پیشینٹ کو ہاسپٹل میں لایا گیا تھا،

جس کے جانب وہ سبھی بڑھے تھے،

وہ ایک پریگنٹ عورت تھی، جس پر تشدد کیا گیا تھا۔

-----*-----*

"آج کا ڈنر کمال کا تھا"

"تھینک یو سو میچ نانو جانی، بابا اور چاچو"

امان اتقی کے کہنے پر خوشی لالم لال ہوتی رہنما فردوس نے اپنے ہاتھ میں موجود نوٹوں کو دیکھ کہا تھا

بات یہ تھی کہ رہنما فردوس کو یہاں رخصت ہو کر آئے تین دن ہو گیا تھا، وہ تھی ایک چنچل ایکٹوپرسن مگر یہاں اسے بس خالی خالی تحشم کے کزنز

لوگوں کے جھرمٹ میں بیٹھے رہنا پڑ رہا تھا

بہو بیگم! کب تک تم یوں ہی ویلی نکمی بیٹھی رہو گی؟، ماں نے گھر کا "کام کاج بھی سیکھا کر بھیجا ہے یا نہیں؟

کہ تبھی رہنما فردوس کی ساس صاحبہ آئینہ بیگم نے آکر اس پر طنز کرتے ہوئے کہا تھا،

طنز کا تیر سیدھا ہنما فردوس کے دل پہ جا کر کھپا تھا
 بالکل سیکھایا ہے میری مٹی نے، چلیں رات کا کھانا میں بناتی ہوں،"
 "مما جان

رہنما فردوس نے اپنی طبیعت کے خلاف ضبط کرتے ہوئے نہایت مٹھاس
 بھرے لہجہ میں کہا تھا
 کیونکہ یہ آہینہ کی سیکھائیں گئیں نصیحتوں میں سے ایک تھا کہ کوئی کچھ بھی
 کہے سسرال میں مسکراہٹ کے ساتھ جواب دینا۔
 پھر آمنہ بیگم نے پہلے اس سے میٹھا بنوایا تھا اور پھر گھر کا کھانا،
 انہیں پورا یقین تھا جس طرح رہنما فردوس سنجیدگی سے کوسوں دور تھی،
 ایسی لڑکیوں نے بھلا کیا گھرداری کرنی،
 مگر وہ جانتی نہیں تھیں کہ رہنما فردوس جیسی اولہ کی اگرماں آہینہ جیسی ہو تو
 انہیں گھرداری بھلا کیسی نہیں آتی
 کھانے میں رہنما فردوس نے کئی پیچیدہ پکوانوں کو بنایا تھا،

جوانا لذیذ تھا کہ آمنہ بیگم کو بھی مننا پڑا کہ ان کی بہو کھانا پکانے میں ایکسپرٹ تھی۔

رہنما فردوس کو پہلی مرتبہ ڈنر بنانے کے لئے وہ بھی اتنا زبردست ڈنر بنانے کے لئے امان اتقی اور ان کے بیٹوں نے جن میں رہنما فردوس کے سر صاحب بھی شامل تھے کئی تڑکتے بھڑکتے نوٹوں کا تحفہ دیا تھا۔ جس پر رہنما فردوس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔

یک مشمت اس کے پاس بہت سارے پیسے جمع ہو گئے تھے۔

آپ سب تو ایسے تعریف کر رہیں جیسے پہلی مرتبہ ہی آپ لوگوں کو "ذائقہ دار کچھ کھانے کو ملا ہے"

مرد حضرات کو رہنما فردوس کی اتنی تعریف کرتے دیکھ، اسے پیسوں کا تحفہ دیتے دیکھ

خواتین اور لڑکیاں بری طرح جل اٹھی تھی۔

آمنہ بیگم نے تڑخ کر کہہ بھی دیا

بات ذائقہ کی نہیں بات ہیں الگ ذائقہ کی، ایک ہی قسم کا ذائقہ کھا کھا کر "ہم تھک گئے تھے، اب کچھ نیا لذیذ ذائقہ دار کھانا بنانے والے کو تحفہ دینا" اور اس کی تعریف کرنا تو اس کا حق ہے، صحیح کہانا میں نے بچوں؟

امان اتقی مسکراتی نظروں سے چمکتی آنکھیں لئے انہیں دیکھتی رہنما فردوس کو دیکھتے ہوئے بولے،

رہنما فردوس امان اتقی کو پہلے سے بے حد پسند تھی، انہیں وہ شرارتی نٹ کھٹ سی لڑکی تبھی سے پسند تھی جب وہ طالہ کے ساتھ گھر میں رہنے کے لئے آئی تھی، اور کچھ عرصے تک گھر میں رہی تھی، اور جب تک رہی تھی، اپنی شرارتی باتوں اور حرکتوں سے امان اتقی کو ہنساتی رہی تھی۔

"بلکل صحیح کہا آپ نے باباجان"

کمال اتقی نے تائید میں دھیمے سے مسکراتے ہوئے کہا تھا

مگر بابا ہم نے جب پہلی مرتبہ کھانا بنایا تھا تب تو ہماری اتنی تعریف آپ "میں سے کسی نے نہیں کی تھی؟"

کمال اتقی کی بڑی بہو سونیا جو رومان کی بیوی تھی، اور ساتھ ہی آمنہ بیگم کی بھانجی بھی تھی، جس کے سبب اس کے ساتھ خصوصی برتاؤ کیا جاتا تھا، بری طرح جل کر بولی

اور حاسدانہ نگاہوں سے رہنما فردوس کو دیکھا،

جس کا چہرہ خوشی کی سبب جیسے لائٹ مار رہا تھا

"السلام علیکم"

کمال اتقی جو اب کچھ کہتے تبھی لاونج میں سے گذرتے تھکے ماندے سے تحشم نے انہیں سلام کیا تھا

کہاں سے آوارا گردی کر کے آرہے ہیں شہزادے صاحب؟، شادی ہوئے دو دن بھی نہیں ہو اور آوارہ گردی شروع بلکہ آپ تو شادی کے بعد والے دن بھی صبح سے غائب تھے، اور پھر سیدھے رات گئے ولیمے کے فنکشن

میں نظر آئے، کل اور آج بھی یہی حال رہا آپ کا، بتانا پسند کرے گے کہ کہاں مصروف ہیں شہزادے صاحب؟، کہیں ملک کی باگ دوڑ تو نہیں "سنجھال رہیں؟

کمال صاحب نے اتنے تاک تاک کے طعنے مارے تھے کہ وہ ضبط سے لب بھینچے سنتا وہاں موجود تمام افراد پہ نظریں دوڑانے لگا تھا، اس کی نگاہیں اپنی ماما آئینہ بیگم پہ شکوہ بھرے انداز میں جار کی تھی، جس پر آمنہ بیگم فوراً ٹپ اٹھیں ہوگی کوئی مصروفیت آپ کیوں میرے بچے کو اس کے شادی کے "تیسرے دن ہی بے عزت کرنے پہ تلے ہیں؟، نا صرف سب کے سامنے "بلکہ اس کی بیوی کا لحاظ ہی کر لیا ہوتا

آمنہ بیگم فوراً بیٹے کی سپورٹ کرتے میدان میں اتری تھیں

اور وہ یہ ہمیشہ کرتی تھیں، چاہئے تحشم غلطی پر بھی کیوں ناہو آئینہ بیگم ایک کامیاب وکیل کی طرح اپنے لاڈلے بیٹے کو بچانے کے ایک سوا ایک طریقے ڈھونڈ ہی لیتیں تھیں

"بیوی۔۔"

آئینہ بیگم کے کہنے پر تحشم کو بھی فوراً اپنی بیوی یاد آئی تھی جسے وہ واقعی کام کے چکر میں بھول گیا تھا۔

اس کی نظروں نے فوراً امان اتقی کے پہلو میں بیٹھی رہنما فردوس کو ڈھونڈا تھا، جو حیرت سے سین ملاحظہ کر رہی تھی

وہی تو پوچھ رہا ہوں بیگم صاحبہ آپ کے لاڈلے سے، وہ کون سی "مصرفیت ہے جو صاحب زادے کو اپنی شادی کے دنوں میں بھی چین "نہیں لینے دے رہا ہے؟

کمال صاحب خشمگیں نگاہوں سے آمنہ بیگم کو دیکھ اب طنزیہ انداز میں اپنے بیٹے کی جانب دیکھ رہے تھے۔

جو کچھ دیر پہلے انہیں جواب دینا چاہتا تھا، مگر اپنی بیوی کو دیکھ اب اس نے گردن معصومیت سے جھکالی تھی،

گویا اس نے اپنی غلطی مان لی ہو، کیونکہ اس نے جوائنٹ ر ہنما فردوس کے سامنے قائم کی تھی وہ کسی کی وجہ سے بھی توڑنا نہیں چاہتا تھا۔

اس کے لئے وہ اپنے بابا کی تمام ناگوار اور خون کھولاتی طعنے بھی سننے کے لئے تیار تھا

اور گھر والے جو اس انتظار میں تھے کہ اب تحشم اپنے بابا کو سخت سا جواب دے گا، اور پھر وہ سب ہمیشہ کی طرح دونوں باپ بیٹوں کے درمیان ہوتی تلخ کلامی سے محفوظ ہو گے، اسے اس طرح سرنڈر کرتے دیکھ وہ سبھی حیران ہوئے تھے

کیونکہ کمال اتقی کو اپنے لاڈلے چھوٹے بیٹے سے دنیا بھر کی شکایتیں تھیں، اور اس سے زیادہ شکایتیں تحشم کو اپنے بابا سے تھیں،

ان کے درمیان میں موجود شکایتوں اور تلخیوں کے سبب باپ بیٹے کا رشتہ ہمیشہ سے درہم برہم ہی رہا تھا،
 اسی لئے تحشم "بیت اتقی" سے زیادہ آہینہ اور رہنما فردوس کے ساتھ رہنا پسند کرتا تھا۔

مگر فی الحال تو کمال اتقی بھی اپنے ضدی خود سر بیٹے کو اس طرح معصومیت سے سر جھکاتے دیکھ حیران ہی رہ گئے تھے
 "یہ کونسا نیا ڈرامہ شروع کر رہے ہو بیٹا جی؟"
 انہوں نے حیرت سے اپنی بیگم صاحبہ کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا،

جو خود بھی ان کی ہی طرح حیران پریشان سی تھیں،
 اگر کوئی مطمئن تھا تو وہ تھی رہنما فردوس، کمال اتقی کو ایک مرتبہ پھر معصوم سے تحشم پہ طنز کرتے دیکھ وہ اس مرتبہ رہ نہیں پائی تھی

بابا آپ اسے۔۔ میرا مطلب ہے انہیں کیوں ڈانٹ رہے ہیں؟، یہ تو"

"معصوم ہے بے چارے کبھی کچھ کرتے ہی نہیں ہیں

رہنما فردوس جس نے کہنا شروع کیا تھا پھر غلطی کا احساس ہونے پہ جلدی سے گڑ بڑا کر تصحیح کرتی بولی۔

اور سین میں رہنما فردوس کی مداخلت نے جتنا حیران نہیں کیا تھا اس کے جملوں نے جیسے ناظرین کو مزید حیران کیا تھا۔



"نعمان پیکنگ کرو، اور موبی کے تمام سامان یہاں لے آؤ"

بشار تقی آفس میں داخل ہوتے ہوئے بولا تھا

"آپ کہی جا رہے ہیں سر؟"

نعمان کو وہ ٹینشن زدہ سالگا

"صرف میں ہی نہیں تم بھی، آؤٹ آف کنٹری جارہے ہیں"

وہ پریشانی سے کہتا گلاس وال کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا

"کیا صد فی یوسف کو ڈھونڈنے؟"

نعمان نے فوراً پوچھا

"! صد فی یوسف"

نعمان کے کہنے پہ جیسے ایک درد کی لہر بشار کے دل سے اٹھی تھی اور اس

کے پورے وجود پہ چھایا تھا۔

وہ ایک ایسا ذخم تھی جو دن بدن بڑھتا ہی جا رہا تھا، اور وہ خود اس ذخم سے

اندر ہی اندر جیسے کھوکھلا ہو رہا تھا

"نہیں۔۔۔ ویسے پتا چلا وہ کہاں ہے؟"

وہ ویکیشن پہ ہے ورلڈ ٹور کر رہیں فیملی کے ساتھ، فی الحال صد فی یوسف

"کی لوکیشن سوزی لینڈ کی ہیں

"فیملی کے ساتھ ویکیشن۔۔"

وہ جیسے افیت سے بڑ بڑایا تھا۔

یہ خواب تو اس کا تھا کہ اس کی ایک خوبصورت فیملی ہوتی،
اس نے صد فی یوسف اور خود کے لئے یہ خواب بنا تھا۔۔۔
مگر اس کے کی تعبیر کسی اور نے پالی تھی۔
عدن تفتی۔۔۔

سوچتے ہی اس کی آنکھوں میں جیسے انگارے دھک اٹھے تھے
ابھی عدن تفتی کو منانے دو ویکشن، اور یہ اس کی زندگی کا آخری ویکشن "
"ہوگا، تب تک میں اپنا کام نیٹالوں

وہ سرد سے نفرت بھرے لہجہ میں بولا

"اور سر حبہ احسن کا کیا؟، آپ نے ابھی تک اسے طلاق کیوں نہیں دیا؟"
میں اسے دینا چاہتا تھا، مگر لڑکی میں کافی اکڑ ہے، تھوڑا اکڑ ٹوٹنے دو اس کا، "
میں اب یہ چاہتا ہوں کہ وہ گڑ گڑا کر مجھ سے اپنی آزادی مانگے، طلاق تو یوں

بھی حبہ احسن کا مقدر ہے مگر تھوڑا سا اسے احساس بھی ہونا چاہئے ناکہ اس
 "نے آخر کس سے پنگا لیا ہے"

نعمان کے کہنے پر اس کی نگاہوں میں دلہن کے لباس میں موجود خود سری
 لڑکی گھوم گئی، مگر وہ تھی اتنی ہی بے ضرر اور بے وقوف رورنہ کون خود کو
 اپنی سوتیلی ماں کے ہاتھوں خود کو تباہ ہونے دیتا ہے۔

سوتیلی ماں کے ظلم و ستم سے ستائی ہوئی معصوم سی سنڈریلا۔۔۔۔۔

وہ بے زاری سے سوچتا ہوا سر جھٹکا تھا

"او کے سر۔۔ تو پھر سامان لے آتا ہوں"

نعمان کہتا آفس سے نکلا تھا

نعمان کے آفس سے جاتے ہی بشار تلقی چیرپہ بیٹھتا اپنا سر کرسی کے بیک
 سے ٹکا گیا تھا

"موبی مجھے تمہاری ضرورت ہے"

وہ آنکھیں بند کرتا بڑبڑایا تھا

-----*-----

عورت کا بی پی خطرناک حد تک شوٹ کر گیا تھا، جس کے سبب وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔

چونکہ عورت پریگنٹ تھی یہ اس کے اور بچے دونوں کے ہیلتھ کے لئے خطرناک تھا،

انہوں نے پہلے اس عورت کے واسٹلزنار مل کئے اور اب اس کے زخموں کی ڈریسنگ کر رہے تھے،

جگہ جگہ اس کے جلد پہ کٹ کا نشان تھا، جو زیادہ گہرا نہیں تھا، مگر وہ کٹ کسی سبزی کا ٹٹنے کی چھری کا ہی کمال تھا۔

اس کے علاوہ چہرہ پہ، مار کے سبب نیل اور سرخی چھائی ہوئی تھی

"تمہیں کیا لگتا ہے؟، یہ ٹاپر کس نے کیا ہوگا؟"

ڈریسنگ کرنے کے بعد وارڈ سے نکل کر سامنے نظر آتے ریسپشن کی جانب مرحہ کے ساتھ بڑھتے ڈاکٹر ہادیہ نے پوچھا تھا،
"ڈاکٹر"

اس سے پہلے کے مرحہ جواب دیتی اس عورت کا شوہر سامنے آیا تھا،
وہ وحشت زدہ سالگ رہا تھا

"آپ کی بیوی اب ٹھیک ہے، اور بچہ بھی صحت مند ہے"
مرحہ نے یہ سوچ کر کہ وہ اپنی بیوی اور بچے کے لئے پریشان ہے نرمی سے
کہا

"مجھے بچہ نہیں چاہیے"

اس آدمی نے سن کر ہی فوراً نہایت ناپسندیدگی سے کہا تھا
"مگر کیوں؟"

مرحہ نے ڈاکٹر ہادیہ کو ایک نظر دیکھ اس آدمی سے حیرت سے پوچھا تھا

اس عورت سے پہلے ہی میری دو بیٹیاں ہے، وہ عورت مجھے صرف بیٹی "

" ہی دے سکتی ہیں مگر میں اب مزید بیٹی نہیں پال سکتا

کیسی بات کر رہے ہیں سر آپ؟، بیٹی ہونے میں کیا مسئلہ ہے اور یہ "

عورت کے ذمہ نہیں ہے کہ وہ بیٹی پیدا کرے یا بیٹا جانتے ہیں یہ کس کے

ذمہ ہیں، اللہ کے بعد۔۔۔ مرد کے۔۔۔ بچے کا جنس کیا ہو گا یہ مرد سے

ڈیٹرمانڈ ہوتا ہے۔۔۔ عورت سے نہیں۔۔۔ آپ جیسے جاہل مرد واگر تھوڑا

" بہت سائنس پڑھ لے تو جان جائے کہ۔۔۔۔

مرحہ بری طرح غصے میں آتی ہوئی بولی تھی

میں جاہل نہیں ہوں جو آپ مجھے یہ بتا رہے ہیں، میں نے بھی سائنس میں "

" گریجویشن کی ہیں

" پھر بھی آپ کو ایسی بات کرتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ "

" میں بس یہ چاہتا ہوں کہ آپ بچہ ابارٹ کر دیں "

اس آدمی نے تحکم بھرے لہجہ میں کہا تھا

اس کا تحکمانہ لہجہ وہاں موجود سبھی ڈاکٹرز کو گراں گزرا تھا جو مرحہ اور اس آدمی کو بحث کرتا دیکھ ارد گرد جمع ہو گئے تھے "مگر میں یہ بچہ ابارٹ نہیں کروں گی"

اس سے پہلے کہ مرحہ اس بد دماغ شخص کو کچھ سخت کہتی تبھی بیچ میں اس شخص کی بیوی روتے ہوئے مداخلت کرتی تڑپ کر بولی،
نجانے وہ کب سے سن رہی تھی،

"جاہل عورت تجھے اتنا مار کھانے کے بعد اب بھی عقل نہیں آئی؟"
آدمی آگ بگولہ ہوتا غرایا تھا

"کیا کہاں یہ ٹاچر تم نے کیا ہے؟"

مرحہ کا دماغ تو جیسے سن کر غصے سے ابل پڑا تھا

ہاں تو میری مرضی میں کچھ بھی کروں، یہ میری بیوی ہے، مارو، پیٹو یا"
زندہ دفنادوں۔۔۔ تم کون ہوتی ہو بیچ میں بولنے والی؟، تم ایک ڈاکٹر ہو پیسے
"لو اور جو کہا ہے وہ کرو"

وہ آدمی نہایت حقارت سے اپنی سرخ آنکھیں لئے بولا
 "تم مجھے جان سے کیوں ناماردوں مگر میں یہ بچہ نہیں۔۔۔"
 اگر تجھے اتنا ہی مرنے کا شوق ہے جہنمی عورت تو لے تجھے بھی تیرے بچے"
 "کے ساتھ مار کی دیتا ہوں"

وہ آدمی اپنی بیوی کی بات سن کر بات کو نیچ سے کاٹا قریب ہی موجود نرس
 کے ہاتھ میں موجود ٹرے کو دیکھ ٹرے کی جانب بڑھا تھا
 ٹرے میں آپریشن کے آلات موجود تھے، جسے نرس لے کے جا رہی تھی
 مگر پھر ارد گرد جمع ہو کر دیکھتے مجمع کے ساتھ وہ بھی رک کر دیکھنے لگی تھی۔
 مگر اب اس وحشی آدمی کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ وہ بے ساختہ خوفزدہ ہوئی
 تھی،

مگر اس آدمی نے جھپٹ کر ٹرے سے سیزر اٹھایا تھا،
 اور اگلے ہی پل اپنی بیوی کی جانب بڑھا۔
 وہ اپنی بیوی سے چند قدموں کی دوری پہ تھا،

کہ مرحہ جیسے لمحوں میں سارا معاملہ سمجھتی
بے ساختہ ان دونوں کی درمیان آئی تھی۔

"تم مجھے جان سے کیوں ناماردوں مگر میں یہ بچہ نہیں۔۔۔"

اگر تجھے اتنا ہی مرنے کا شوق ہے جہنمی عورت تو لے تجھے بھی تیرے بچے"

"کے ساتھ مار کی دیتا ہوں

وہ آدمی اپنی بیوی کی بات سن کر بات کو نیچ سے کاٹا قریب ہی موجود نرس
کے ہاتھ میں موجود ٹرے کو دیکھ ٹرے کی جانب بڑھا تھا

ٹرے میں آپریشن کے آلات موجود تھے، جسے نرس لے کے جا رہی تھی
مگر پھر ارد گرد جمع ہو کر دیکھتے مجمع کے ساتھ وہ بھی رک کر دیکھنے لگی تھی۔

مگر اب اس وحشی آدمی کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ وہ بے ساختہ خوفزدہ ہوئی
تھی،

مگر اس آدمی نے جھپٹ کر ٹرے سے سیزر اٹھایا تھا،

اور اگلے ہی پل اپنی بیوی کی جانب بڑھا۔

وہ اپنی بیوی سے چند قدموں کی دوری پہ تھا،

کہ مرحہ جیسے لمحوں میں سارا معاملہ سمجھتی

بے ساختہ ان دونوں کی درمیان آئی تھی۔

"نہیں پلیز۔۔۔"

مرحہ نے اس آدمی کو سرخ آنکھیں لئے سیزر کو بلند کرتے دیکھا تو آنکھیں

خوف سے میچ گئی تھی

اور پھر اگلے ہی پل مرحہ کی چیخ فضا میں گونج اٹھی تھی،

مجمع کے منہ سے بے ساختہ سسکی اور آہ نکلی،

لہو کا فوارہ سا ابلتا فرش کو اور اس آدمی کے ہاتھ کو رنگین کر گیا تھا۔

مرحہ نے ڈرتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو اسے اپنے سامنے عرش کھڑا ہوا

نظر آیا، جس کا چہرہ اسی کی جانب تھا

مرحہ نے خوف سے پھیلی آنکھوں سے دیکھا کہ اسے یک ٹک دیکھتے عرش کی پلکیں بوجھل ہونے لگی تھیں اور اگلے ہی پل وہ نہایت ہی دھیرے سے مرحہ کے اوپر آگرتھا، جسے مرحہ نے ساکت ہوتے ذہن کے ساتھ اگلے ہی پل میکانیکی انداز میں دونوں ہاتھوں سے عرش کو سنبھالا تھا مگر وہ لمبا چوڑا سا وجود اس اکیلے کے بس کا تور وگ نہیں تھا مرحہ کے پیچھے کھڑی ہادیہ نے بھی آگے بڑھ کے سنبھالنے کی کوشش کی مگر پھر بھی وہ دونوں اسے سنبھال نہیں پائیں تھیں اگلے ہی پل وہ دونوں اسے دھیرے سے لیئے فرش پہ بیٹھی تھیں جس کے سبب عرش کا پشت سامنے تھا اور تب مرحہ کی نگاہیں سیر پہ گئی جو عرش کے کاندھے پہ گڑی ہوئی تھی۔

"نہیں۔۔"

مرحہ کا دل جیسے رک سا گیا تھا، اس کی آنکھیں خوف سے پھٹی تھیں، اور سارا وجود لرز اٹھا تھا،

اس نے ڈرتے ڈرتے اپنے ہاتھوں کو نظروں کے سامنے کیا تو وہ لہو سے سنا تھا۔ لہو اور زخمی وجود کو دیکھ مرحہ کا ذہن سن پڑھ رہا تھا۔

اچانک ہی ایسا لگا جیسے کسی نے میوٹ کا بٹن دبا دیا ہو،

مرحہ کو آس پاس کے شور شرابے کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی تھی،

اگلے ہی پل بہت سارے افراد ان کے قریب آئے تھے،

ذخمی بے ہوش عرش کو اٹھا کر اسٹیچر پہ لاد گیا اور پھر وہاں سے تیزی سے اسٹیچر کو دھکیلتے لے گئے تھے۔

"مرحہ کیا تم ٹھیک ہو؟"

عرش کے جاتے ہی جیسے کسی نے بٹن دبا کر ماحول کو خاموشی سے آزاد کر دیا تھا، آس پاس کی بھانت بھانت کی آواز کے درمیان اسے ڈاکٹر ہادیہ کی تشویش زدہ سی آواز آئی تھی

"مم۔۔ مجھے سرجری کے۔۔ لئے۔۔ تیار ہونا ہے"

مرحہ نے لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ بمشکل جملہ مکمل کیا تھا

"تم ٹھیک نہیں ہو مرحہ، سرجری کیسے کرو گی؟"

ہادیہ نے پریشانی سے حواس کھوئے مرحہ کو دیکھتے پوچھا

"میں ٹھیک ہوں"

مرحہ نے اپنے لرزتی آواز کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا اور نجانے کب سے بہتے آنسوؤں کو انگلیوں کے پوروں سے رگڑتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی



بابا آپ اسے۔۔ میرا مطلب ہے انہیں کیوں ڈانٹ رہے ہیں؟، یہ تو"

"معصوم ہے بے چارے کبھی کچھ کرتے ہی نہیں ہیں

رہنما فردوس جس نے کہنا شروع کیا تھا پھر غلطی کا احساس ہونے پہ جلدی سے گڑ بڑا کر تصحیح کرتی بولی۔

اور سین میں رہنما فردوس کی مداخلت نے جتنا حیران نہیں کیا تھا اس کے جملوں نے جیسے ناظرین کو مزید حیران کیا تھا۔
وہی تو شکایت ہے بیٹا جانی کہ آپ کے شوہر نامدار کبھی کچھ بھی نہیں کرتے

کمال اتقی جو اس نئی سوچ ویشن پہ حیران تھے اگلے ہی پل دلچسپی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"آپ کیا چاہتے ہیں بابا کہ یہ کیا کرے؟"

بیت اتقی کے ناظرین راہی کے اعتماد پہ عیش عیش کراٹھے

جس خود سر بیٹے کو آج تک کمال اتقی جیسے سخت والد نہیں سنبھال سکے

تھے، تو پھر اس نازک سی لڑکی کا اعتماد تو قابل تعریف ہی تھا

اور دوسری جانب راہی کے اس سوال پہ تحشم بری طرح کراہا اٹھا تھا،

اب اس کی خیر نہیں تھی،

پہلے تو صرف اس کے بابا تھے مگر لگتا ہے اب اس کی بیوی بھی بابا کے ساتھ مل کر اس کا اچھا بندہ بنانے والی تھی۔

تم کیوں بیچ میں مداخلت کر رہی ہو؟، گھر کی سب سے چھوٹی بہو ہو اور بہو "بن کر ہی رہو"

آمنہ بیگم کو راہی کا بیچ میں مداخلت کرنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا تبھی جھڑک کر بولیں،

آمنہ بیگم کا راہی کو جھڑکنا بہت ساروں کے سینے میں ٹھنڈک پہنچانے کا باعث بنا تھا۔

میں ہمیشہ سے یہ چاہتا تھا کہ تحشم بھی گھر کے باقی دوسرے بیٹوں کے "مانند بزنس کو سنبھالے"

کمال صاحب اپنی بیگم کی باتوں پہ دھیان دیئے بنابد ستور راہی کی جانب متوجہ سے بولے،

واقعی کمال اتقی اپنے چھوٹے بیٹے سے یہی چاہتے تھے مگر وہ آفس سنبھالنا نہیں چاہتا تھا اس کی دلچسپی تو کسی اور چیز میں تھی۔ اس لئے اس نے کمال اتقی کے لاکھ ڈانٹ، ڈپٹ، سختی کرنے پر بھی کبھی آفس کی شکل نہیں دیکھی تھی، جو ان باپ بیٹے کے درمیان اصل تنازعات کی وجہ تھا۔ اور ادھر راہی جس کا دل ساس صاحبہ سے جھڑکی سن کر برا ہوا تھا، فوراً کھل اٹھی۔

"یہ کونسی بڑی بات ہے بابا، یقیناً یہ۔۔۔"

راہی کھلے چہرے کے ساتھ کہتی "یہ" "پہ نہایت ادب سے رکی تھی اور منہ اتارے کھڑے تحشم کی جانب ایک لمحہ کے لئے دیکھا تھا

۔۔۔ اس لئے منع کرتے تھے کہ خود اسٹوڈنٹ تھے مگر اب یہ یہی ہے تو"

آپ کے بزنس کو سنبھالنے میں دوسرے بھائیوں کی مدد ضرور کریں

"گے۔۔۔"

"یہ تم کون ہوتی ہو میرے بیٹے پہ اپنی مرضی تھوپنے والی؟"

راہی کی بات ختم ہی نہیں ہوئی تھی کہ آمنہ بیگم درمیان میں ہی اس کی بات کاٹتی بھڑک کر بولیں

"آمنہ کیا آپ تھوڑی دیر خاموش رہیں گیں"

کمال اتقی نے فوراً دھیمے سے جیسے انہیں تنبیہ کی جس پر آمنہ بیگم کے اندر راہی کے لئے نفرت و حقارت کی آگ مزید سلگ اٹھی تھی۔

"دیکھنا تو یہ کہ صاحبزادے اب کی مرتبہ کیا کہتے ہیں؟"

کمال اتقی جیسے اس راز تک پہنچ گئے تھے کہ تحشم کے ڈرامے کی وجہ کوئی اور نہیں بلکہ راہی تھی، تو انہوں نے دلچسپی سے بیٹے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

تھا

تحشم نے سبھی کو اپنی جانب منتظر نظروں سے دیکھتا دیکھ بے بسی سے اپنی ڈان کی جانب دیکھا جو اسے گھور رہی تھی، اور اس کے آنکھوں کی دھمکی صرف

وہ ہی پڑھ سکتا تھا

"بابا آپ کہہ رہے ہیں تو میں آفس جوئن کر لوں گا"

تحشم نے مرے مرے لہجہ میں کہا تھا
 جسے سن کر سبھی کے منہ اور آنکھیں حیرت کے سبب کھلے رہ گئے تھے۔
 سوائے رہنما فردوس کے کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے تحشم اتنی کا جواب جانتی
 تھی وہ اس چیز کے لئے منع کر ہی نہیں سکتا تھا جو رہنما فردوس چاہے۔

-----*-----*

ایئرپورٹ سے پیسنجر کی ہجوم کے ساتھ نکلتا نعمان ٹرائی گھسیٹ رہا تھا،
 اور اس کے ساتھ سیاہ ہڈی اور بڑے سے سیاہ گولگیل میں چہرہ چھپائے شخص
 تھا،

وہ دونوں اس آدمی کی جانب بڑھے جس نے نعمان کے نام کا بورڈ ہاتھ میں
 تھام رکھا تھا۔

انہیں اپنے قریب رکنا دیکھ ڈرائیو انہیں اپنے پیچھے چلنے کا اشارہ کرتا انہیں
اپنی عالیشان لمبی سی کار تک لے آیا تھا۔
امن کا فارن افیئرز منسٹر، پر سواس ملک میں آنے والا ہے، ہمیں اسے مارنا"
ہے

سیاہ ہڈی والے نے گاڑی میں بیٹھنے کے بعد نعمان سے مخاطب ہو کر
دھیرے سے کہا تھا،

اس کی بات سن کر نعمان کا چہرہ ایک لمحہ کے لئے جیسے خوف سے پیلا پڑا تھا
"اپنے ملک کے منسٹر کا قتل۔۔۔ آپ۔ واقعی یہ کرنے والے ہیں؟"
"ہاں"

گاڑی چل پڑی تھی، اس نے کار کی ونڈو سے باہر کے منظر دیکھتے ہوئے
ایک لفظی جواب دیا

منسٹر کو مارنے کے لئے ہمیں ان راستوں میں سے کسی ایک کو چننا چاہئے "
"جہاں سے گذر کر وہ سرکاری دفتر تک جائے گا

کئی لمحے لگے تھے نعمان کو خود کو سنبھالنے میں البتہ سنبھلنے کے بعد نعمان کا دماغ فوراً کام کرنے لگا،

آخر کار وہ بشار تقی کا اسیسٹنٹ ہی تھا جو برسوں سے اس کے ساتھ رہ رہا تھا، اور بشار تقی کے ہر جائز اور ناجائز کام کو میسج کرتا تھا تمہیں کیا لگتا ہے منسٹر کو بننا سکیورٹی کے ان راستوں سے گزارا جائے گا، " تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ ان راستوں پہ کتنی سکیورٹی ہو سکتی ہوگی، ہم منسٹر " کو مارنا تو دور دیکھ بھی نہیں سکتے

نعمان کی بات سن کر اس نے دھیمے لہجہ میں جواب دیا، اس کی پر سوچ نگاہیں گاڑی کے ونڈو کے ذریعے گاڑی سے باہر دوڑتے مناظر پہ تھی

"تو پھر ہم کیا کرے گے؟"

نعمان نے پریشانی سے پوچھا

میں نے منسٹر کو مارنے کا طریقہ کار سوچ لیا ہے، ہم منسٹر تک نہیں جائے"

"گے بلکہ منسٹر کو ہم ایک مخصوص جگہ بلائے گے تاکہ اسے مار سکے

اس کے پر سوچ آنکھوں میں جیسے ایک چمک سی لہرائی تھی

اور اس چمک سے نعمان بخوبی واقف تھا۔

یعنی اس کے دماغ نے پلان کو بنا لیا تھا۔

"یہ کیسے پاسبل ہو گا سر؟"

نعمان نے حیرت سے پوچھا

"!اچھو سیبل کا دوسرا نام موبی ہے، نعمان"

اس نے جیسے سرد لہجہ میں آگاہ کیا

"اس میں کوئی شک نہیں ہے سر"

نعمان یہ جانتا تھا اور دل سے مانتا بھی تھا،

موبی کی ذہانت ہمیشہ اسے شذر کرتی تھی

"اس ملک میں امن کے باشندے بھی موجود ہو گے؟"

بلکل سران کے لئے تو ایک مخصوص کالونی بھی ہیں جہاں سارے امنی " رتے ہیں جو امن سے اس ملک میں روزگار کے لئے آئے یا پھر یہی آکر " سیٹل ہو گئے

اس کے پوچھنے پر نعمان نے گود میں موجود لیپ ٹاپ میں دیکھتے ہوئے کہا "اگر اس کالونی میں بلاسٹ ہوا اور امنی لوگوں کو جانی یا مالی نقصان پہنچا تو کیا "منسٹر تعزیت کے لئے وہاں نہیں جائے گا؟، تمہارا کیا خیال ہے نعمان؟ نعمان کی بات سن کر اس نے دلچسپی سے پوچھا

بلکل جائے گا سر، میں نے سنا ہے کہ منسٹر کافی ایماندار اور درد مند دل " رکھنے والا انسان ہے، منسٹر اپنے لوگوں کو تکلیف میں دیکھ ان کا حال احوال جاننے ان کی دکھ بانٹنے کی کوشش کرے گا، اور منسٹر کا یہ تعزیت کرنا پہلے "سے شیڈیول میں نہیں ہوگا تو پھر پہلے سے سکیورٹی بھی تعینات نہیں ہوگی نعمان جیسے اس کا پلان سمجھتے ہوئے بولا۔

اور اس کی ذہانت پہ ایک مرتبہ پھر حیران ہوا تھا۔

بلکل۔۔ تو پھر تم اس کالونی کے بھری پری جگہ پہ بلاسٹ کا بندوست " کرو، منسٹر آئے گا اور ہم تیار ہو گے، اپنا کام کرے گے اور ملک واپس لوٹ جائے گے

"بلاسٹ۔۔۔؟، بوم بلاسٹ۔۔۔؟"

اس کی بات نے ایک مرتبہ پھر نعمان کو خوف میں مبتلا کیا تھا، اگر وہ موبی کی ذہانت پہ متاثر ہوا تھا، تو اس کی سفاک سوچ پہ خوف زدہ بھی ہوا۔

نعمان کو اب پتہ چلا تھا کہ جو کام بشار خود نہیں کر پاتا تھا وہ، وہ کام موبی سے کیوں کرواتا تھا؟

بس اس بات کا خیال رکھنا کہ جانی نقصان زیادہ ناہو پائے، کیونکہ میرا پاٹرن "لوگوں کو تکلیف پہنچانا زیادہ پسند نہیں کرتا ہے

موبی بے زاری سے کہہ رہا تھا،

اس کی نگاہیں اب بھی کار سے باہر دوڑتے مناظر پہ تھی

"یس۔۔ سر۔۔"

نعمان نے اپنے سوکھے گلے کو تر کرتے ہوئے کہا تھا
اکثر اس کا گلا موبی کی موجودگی میں اسی طرح خشک ہو جاتا تھا

-----*-----

وہ سبز بورڈ کے سامنے کھڑی، بورڈ پہ پن اپ کئے تصاویر کو دیکھ رہی تھی،
بورڈ کے درمیان میں بشار تقی کی تصویر تھی،
اور ارد گرد دیگر افراد کی تصویر یا پھر ان کے نام جو بشار تقی سے آکر جڑتے
تھے،

کیپٹن دعان کے ٹیم سے نکالنے کے بعد وہ بشار تقی کے کیس پر اکیلے ہی کام
کرنے لگی، یہ اس کا کیس تھا چھوڑنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا،

اور اب جبکہ وہ مجرم سے نہایت ہی نازک طریقے سے جڑ چکی تھی وہ اس کیس کے لئے مزید حساس ہو گئی تھی

بشار تقی نے سب سے پہلا قتل اپنے بچپن میں پانچ سال کی عمر میں ایک پیروٹ کی کی تھی، اور پھر چھ سال کی عمر کے قریب ایک سیاہ بڑے کتے کی، پھر بشار تقی کی سوتیلی ماں کو زہر دے کر مارا گیا تھا، اور اس نے اپنے سوتیلے بھائی کو بھی مارنے کی کوشش کی، مادام پرل بھی انہی لسٹ میں شامل تھی۔۔۔

مگر ان سب کا کوئی ثبوت و گواہ موجود نہیں تھا،

اور ساتھ ہی وہ انٹرنیشنل گینگ کے لئے کام کرتا تھا،

اللیگل آرگن ڈیلر۔۔۔

اور یہ سب وہ نہایت صفائی اور شاطرانہ طریقے سے کرتا تھا

چاہئے مجرم کتنا بھی بڑا گناہ کیوں نا کر لے اسے قانون اس وقت تک (" ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا جب تک ثبوت نا ہو، بے شک تمہارا قانون تمہاری (طرح بہت ہی کمزور ہے

بشار کی تصویر دیکھتے ہوئے اسے بشار کی باتیں یاد آئی تھی وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ قانون سے کیسے بچا جاتا ہے۔ تبھی تو کبھی پکڑا نہیں گیا۔

وہ سوچ رہی تھی کہ اس کا اسمارٹ واپچ وائبریٹ ہوا تھا "ہیلو چیف۔۔؟"

کلائی کو اپنے لبوں کے قریب لاتے ہوئے اس نے کہا حبہ!، فارن افیئرز منسٹر کی فلائٹ ہے، شکاگو کے لئے، وہ وہاں کچھ بے حد "اہم دستاویزات پر دستخط کرنے کے لئے جارہے ہیں "ہاں تو مسئلہ کیا ہے؟ یہ تو منسٹر کا کام ہے" حبہ نے سمجھی سے پوچھا

ابھی کچھ دنوں پہلے منسٹر نے ہمارے قریب ملک کا معاہدہ توڑ دیا ہے جو"

ہمارے ملک میں میلیںز کا بزنس کرتا تھا، جس کے سبب ملک کی اس کمپنی کو

"میلیںز کا نقصان بھگتنا پڑا ہے۔۔۔ سمجھ رہی ہوں نا میں کیا کہنا چاہتا ہوں؟

آپ کا مطلب ہے وہ منسٹر کو مارنے کی کوشش کرے گا تاکہ اس منسٹر"

"کی جگہ دوسرا منسٹر آئے اور ان کا معاہدہ پھر سے بحال ہو؟

"بلکل۔۔"

"ٹھیک پھر میں بھی شگا کو جاؤنگی، منسٹر کی فلائٹ کب کی ہے؟"

وہ فلائٹ میں موجود ہے، کچھ گھنٹوں کے بعد وہ شکاگو انٹرنیوٹ پر

"ہوگے"

حبہ کے پوچھنے پر شہنواز نے بتایا

"کیا؟۔۔۔ آپ نے یہ سب مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟"

حبہ عجلت بھرے لہجہ میں کہتی اب کی مرتبہ ساتھ ساتھ ہی وہ اپنے ارد گرد

سامان سمیٹنے لگی تھی۔

"تنہا مت جانا اپنے ساتھ ایجنٹ ٹی اے کو لے لو، اور ہاں اپنا خیال رکھنا"

حبہ کی بات پہ دھیان دیئے بناشنواز نے کہا

"ٹھیک ہے"

حبہ نے کہہ کر کال کاٹ دیا۔

اور اسمارٹ واچ پہ ایک میسج ٹائپ کر کے بھیج دیا تھا۔

لباس تبدیل کر کے، کالج بیگ کاندھے پہ ڈالے وہ باہر نکل آئی تھی

"ہیلو ایجنٹ ٹی اے؟"

وہ ایک مرتبہ پھر اپنی کلائی کو منہ کے سامنے لائی کہہ رہی تھی،

یس میم! اچھا ہوا آپ نے کال کر لیا۔ سچی آپ کی بہت یاد آرہی تھی،"

"کیپٹن دعان نہایت ہی کھڑوس اور چڑچڑے ہیں۔"

دوسری جانب سے ایجنٹ ٹی اے کی شکایتیں بنار کے شروع ہو چکی تھی۔

"میں ملک سے باہر کسی کام سے جا رہی ہوں، بشار تقی پر نظر رکھنا۔"

اس کی بات کو نظر انداز کئے وہ بولی

آپ بے فکر رہئے ہیں میم، میں یہاں آپ کی آنکھیں اور کان بن کر رہوں گا، میں کیپٹن دعان جیسے کھڑوس باس سے زیادہ آپ کا وفادار بننا پسند کروں گا۔

ایجنٹ ٹی اے نے فوراً حبابہ کی بات کاٹ کر کہا
"!شکریہ"

ایجنٹ ٹی اے کی مزید بکواس سنے بنا وہ کال کاٹ گئی تھی۔

اس نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولیں، اسے احساس ہوا وہ اونڈھا لیٹا ہوا تھا، اور اس کے پشت پہ دانے کاندھے پہ درد ہو رہا تھا۔
اور اس درد کے سبب اسے گزرے مناظر یاد آئے جب راؤنڈ گا کر ریسپیشن کی جانب آیا تو اسے ایک آدمی نظر آیا تھا جو مرحہ پہ سیزر تانے ہوا

تھا، جو لمحہ بھر کی دیری کئے بغیر سینے میں اتار دینے والا تھا کہ وہ بنا سوچے سمجھے بھاگتا ہو اور میان میں گیا تھا اور اس سیزر کا نشانہ وہ بن گیا تھا، خوفزدہ سی مرحہ کے ساکت آنکھوں میں دیکھتے وہ پوچھنا چاہتا کہ آخر کیوں؟

آخر کیوں وہ خود کو ہمیشہ مصیبت میں ڈال لیتی تھی؟

مگر اس سے پہلے ہی وہ بے ہوش ہو چکا تھا

اسے اپنے سوچو کے درمیان ہی وہ نظر آئی سیاہ عبایا پہ وائٹ کوٹ اور سیاہ اسکارف میں ملبوس، ماسک چہرے پہ لگائے وہ اپنے مخصوص سادہ سے حلے میں تھی۔

اس کے ہاتھ میں سرینج تھا جس کے اندر کے لیکویٹ کو وہ سلائن میں انجیکٹ کر رہی تھی۔

یہ یقیناً خواب نہیں ہو سکتا تھا۔ انجیکشن انجیکٹ کرنے کے بعد وہ مڑی تو اس کی نگاہ عرش پہ پڑی جو بیڈ پہ الٹا لیٹا تھا، اور اس کا داہنا کاندھا پیٹوں سے جکڑا تھا۔

"ہوش آگیا تمہیں؟"

اسے یک ٹک اپنی جانب دیکھتے دیکھ کر مرح نے رواداری میں پوچھا
"درد ہو رہا ہے کیا؟"

اسے بدستور بنا جواب دیے خود کو یک ٹک بنا پلکیں چھپکائے دیکھتا دیکھ
مرح نے سوال تبدیل کیا

کیا ہوا شک میں ہو کیا؟، ہونا بھی چاہئے تمہیں کس نے کہا تھا درمیان
"میں آنے کے لئے ہاں؟، اگر مزید گہری چوٹ لگ جاتی تو؟"

عرش کو یوں ہی یک ٹک خود دیکھتا دیکھ اب وہ بحیثیت سینئر ڈپٹ رہی
تھی۔

"یہ تو مجھے کہنا تھا"

عرش نے بدستور اسے دیکھتے ہوئے دھیمے لہجہ میں کہا تھا
 "کیا کہنا تھا تمہیں؟"

وہ وہاں سے جانے والی تھی مگر اسے کہتا دیکھ رک کر اس سے پوچھنے لگی
 کہ آپ کیوں ہمیشہ خود کو مصیبت میں ڈال لیتی ہے، پچھلی مرتبہ ٹیریس
 پہ، اب کی مرتبہ سیزر کے سامنے اور مزید کہاں کہاں خود کو مصیبت میں
 "ڈالنے والی ہیں آپ؟"

عرش نے دھیمے سے پوچھا
 ہاں تاکہ تم اس مصیبت سے مجھے بچانے کے لئے کسی سوپر ہیرو کی طرح
 "آ جاؤ، اور خود کو زخمی کر لو، خبردار جو آئندہ تم نے درمیان میں ٹانگ اڑایا
 مرحہ نے جیسے وارن کرنا چاہا
 "تو کیا کرے گیں آپ؟"

عرش کو جیسے کسی وارننگ کی کوئی پرواہ نہیں تھی

تمہیں سال بھر کے لئے سسپینڈ کر دوں گی، اور اس کو ہلکے میں مت " لینا

عرش کے ڈھیٹائی سے پوچھنے پر وہ تیوری چڑھائے انگلی اٹھا کر اسے سختی سے وارن کیا

جس پر عرش نے لا پرواہی سے سر جھٹکا تھا، جس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے سال بھر کیا زندگی بھر بھی سسپینڈ ہونے کا ڈر نہیں تھا، اس کے اس ایڈیٹیوڈ پہ مرحہ جل کر کچھ کہنا چاہتی تھی کہ اسے دوبارہ آنکھیں موندتے دیکھ رک گئی،

یقیناً وہ دوائیوں کے زیر اثر ایک مرتبہ پھر سونے والا تھا مجھے تو پہلے صرف شک تھا کہ تم ڈاکٹر ہو بھی یا نہیں، مگر اب تو جیسے یقین "ساہوتے جا رہا کہ تم ہر گز بھی ڈاکٹر نہیں ہو سکتے

وہ آنکھیں موندے عرش کو مشکوک نظروں سے دیکھ بڑبڑاتی وہاں سے گئی تھی

-----*-----*-----*

"ویسے بابا نے صحیح کہا تھا، تم ان دنوں کہاں مصروف تھے؟"
 تحشم مرے مرے قدموں سے کمرے میں دروازہ وا کر کے داخل ہی ہوا
 تھا کہ،

راہی پیچھے سے آتی دروازہ کھٹ سے بند کرتے ہوئے بھونکیں اچکائیے پوچھا
 "تھا کہی مصروف آپ کو کیا؟"
 تحشم چڑ کر بولا

"یہ تم مجھ سے کس طریقے سے بات کر رہے ہو؟"
 وہ اپنا داہنا ہاتھ رخسار پہ رکھتی جیسے صدمہ سے بولی۔
 راہی کی صدمہ زدہ آواز پہ تحشم نے نظریں اٹھا کر اس کی چہرے کے جانب
 دیکھا،

رخسار پہ پہ ہتھیلی رکھی، آنکھوں کو ہلکا سا پھیلائے اس کے چہرے پہ موجود
 صدمہ اور حیرت کے ملے جلے تاثرات میں وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی
 اسے دیکھ اگلے ہی پل تحشم نے اپنی ساری چڑچڑاہٹ، ناگوریت اور
 تھکاوٹ ذائل ہوتی محسوس کی۔

پہلے ہی لاونج کی پنچایت کم تھی جو وہ کمرے میں بھی حساب کتاب کرنے
 تل گئی تھی

"سوری"

اپنی مسکراہٹ کو ضبط کئے وہ اپنے چہرے پہ شرمندگی کے تاثرات سجائے
 بولا،

تحشم کے سوری کہنے پر راہی نے جیسے ابرو اچکائے گردن ہلایا،
 "تو پھر بتاؤ کہاں غائب تھے؟"

وہ تحشم کے سوری کہنے ایک مرتبہ پھر پچھلی جگہ پہ تھی۔
 "سوری"

تحشم نے ایک مرتبہ پھر مسکرا کر نرمی سے کہا اور راہی سے کتر اتنا ہوا، واش کی جانب بڑھ گیا

آہ دیکھو تو معصوم سے بچے کی ہمت کتنی بڑھ گئی ہیں؟، اس نے مجھے ٹالا۔۔

مطلب کہ مجھے دالیڈی ڈان کو۔۔ ضرور اس کے پیچھے کسی بری سنگت کا اثر ہے

وہ حیرت سے واش روم کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی حیران گی کی تو بات ہی تھی، کہ پہلی مرتبہ تحشم نے لیڈی ڈان کے مرضی کے خلاف کیا تھا۔

"یہ لو تکیہ اور کمرے میں کسی بھی کونے میں جا کر سو جاؤ"

اس نے تکیہ واش روم سے چینیج کر کے نکلتے تحشم کے منہ پہ مارتے ہوئے کہا تھا

"مگر کیوں؟"

تحشم نے بے ساختہ احتجاج کیا

"کیا اب بھی کیوں بتانے کی ضرورت ہے؟"

اس نے جیسے غرا کر پوچھا

جب تک تم مجھے یہ نہیں بتاؤ گے کہ دن بھر کہاں مصروف ہوتے ہو تب "

"تک تم نیچے ہی سوؤ گے

وہ وارننگ دینے والے انداز میں کہتی بیڈ کی جانب بڑھی تھی

میں سب جانتی ہوں بیٹا، کہاں ہوتے ہو تم؟ یقیناً لنگے دوستوں کے "

"ساتھ مٹر گشتی کرتے ہو گے۔۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی بیڈ پہ تکیہ درست کر رہی تھی

اور تحشم نہایت دلچسپی سے اس کی ساری باتیں اس طرح سن رہا تھا گویا اپنا

پسندیدہ سانگ سن رہا ہو،

وہ روم ریفریجیٹر سے پانی کی بوتل نکال کر اس سے گھونٹ بھرتے بغور

راہی کو سنے جا رہا تھا،

جو کہہ رہی مسلسل کہی جا رہی تھی

۔۔۔ وہ تو اچھا ہوا کہ بابا نے میرا دھیان اس طرف دلادیا، ورنہ مزید دیر " ہو جاتی تو بگڑ جانا تھا تم نے بھی اپنے لفنگے دوستوں کی طرح۔۔۔ اب تم چھوٹے نہیں رہے ہو بڑے ہو گئے ہو، کب تک تمہارے پیچھے تمہارے " بڑے لٹھ لئے پڑے رہے گے؟۔۔۔

تکیہ درست کرنے کے بعد وہ پانی پیتے تحشم کی جانب متوجہ ہوتی آنکھیں نکال کر کہتی پوری اماں لگ رہی تھی جو اپنے شرارتی بچے کے پیچھے سخت پریشان ہو۔

اور تحشم کو راہی کے سارے الفاظ اور جملے جانے پہچانے لگے تھے، کیونکہ وہ سارے الفاظ اور جملے اسے آہینہ ہی غصے میں جو توں سے مرمت کرتے ہوئے کہتی تھیں

۔۔۔ اور اب تو تم شادی شدہ بھی ہو چکے ہو، کل کلاں کو ہمارے بچے ہو گے " "تب کیا تم انہیں یہی سب سیکھاؤ گے؟

فرائے بنا سوچے سے سمجھے کہتی راہی کی انگلی بات سن کر پانی پیتے تحشم کو
بری طرح اچھو لگی تھی،

"تم ٹھیک تو ہو؟"

پریشانی سے تحشم کے پشت پہ مکے مارتی ہوئی اس نے تشویش سے پوچھا
"ہاں۔۔"

کھانسی ضبط کرتے تحشم نے جیسے ہاتھ اٹھا کر راہی کو اس کے فعل سے روکا۔
جس پر راہی نے مکامار انا بند کر دیا تھا
"مگر آپ نے کیا کہا تھا؟"

یہی کہ کب تک تمہارے پیچھے تمہارے بڑے لٹھے پڑے رہے؟
"گے؟"

"نہیں اس کے بعد"

"تم ٹھیک تو ہو؟"

"نہیں اس سے پہلے؟"

وہ جو تحشم کے پر شوق نگاہوں کو دیکھتے ہوئے سوچ سو کر کہہ رہی تھی اب
کی مرتبہ راہی نے تیکھی نظروں سے تحشم کو دیکھا
"سوری"

راہی کے گھورنے پر وہ منہ لٹکائے کہتا اپنا تکیہ اٹھا کر قالین پہ پٹختا قالین پہ
جالٹاتا تھا

"یہ لڑکا نجانے کیا کیا سوچتا رہتا ہے؟"
راہی بھی بڑبڑاتی بیڈ کی جانب بڑھی تھی
"اور نجانے کب یہ لڑکی اماں بننا چھوڑے، ایک بیوی کی طرح سوچنے لگے گی"
نیچے قالین پہ لیٹے تحشم بھی آہ بھر کر بڑبڑایا تھا

-----*-----

"سریہ بریکنگ نیوز"

ایئرپورٹ سے نکل کر منسٹر اپنے سکیورٹی گارڈ کے ساتھ گاڑی کی جانب
بڑھ رہے تھے کہ تب

منسٹر کے پی اے نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ٹیب منسٹر کی جانب بڑھاتے ہوئے
کہا تھا، جس میں بلاسٹ کی فوٹیج کے ساتھ ساتھ بتایا جا رہا تھا کہ یہ بلاسٹ
کون سے ایرے میں ہوئی؟

اور یہ کہ کتنا جانی اور مالی نقصان ہوا؟،
نیوز سن کر درد مند دل رکھنے والے منسٹر کا دل غم سے بوجھل ہوا تھا،
کیونکہ وہ اسی کے ملک کے لوگ تھے۔

میں سرکاری دفتر پہنچنے سے پہلے اس کالونی میں جانا چاہتا ہوں، جس "
قالونی کے کارخانے میں بلاسٹ ہوا ہے، میں پہلے اپنے لوگوں سے تعزیت
"کرنا چاہتا ہوں

اگلے ہی پل وہ ٹیب واپس اپنے پی اے کو تھماتے ہوئے بولا

مگر سروہ ہماری شیڈول میں نہیں تھا، اس لئے ان روٹز کے چیکنگ "
"پروسس نہیں ہوا

"کوئی فرق نہیں پڑتا، زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے"

منسٹر قطعی لہجہ میں کہتا گاڑی پہ جا بیٹھا تھا

جس پر سکیورٹی گارڈز اور پی اے نے بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھا
تھا اور ساتھ ہی پی اے نے کال کر کے مقامی پولیس جو پہلے ہی الرٹ تھے
انہیں انفارم کیا کہ ان کے شیڈول میں تھوڑی سے تبدیلی ہوئی ہیں۔

"بلاسٹ کی نیوز کتنی سچ ہے؟"

وہ فلائٹ سے اتر چکی تھی اور اس وقت شکاگو ایئر پورٹ سے نکلتی ہوئی
کیب کی جانب بڑھ رہی تھی،

اور اس سے پہلے ہی وہ بلاسٹ کی نیوز سن کر لپٹا پپہ دیکھ چکی تھی۔

میڈم بلاسٹ کی نیوز سچ ہے سلینڈر میں گیس بھرنے والے کارخانے"
میں لیکچ ہونے کے سبب بلاسٹ ہوا تھا، مگر جانی نقصان کچھ بھی نہیں ہوا،
"اس ایرے کے ارد گرد تک کو خالی کر والیا گیا تھا

دوسری جانب سے آتی پولیس کی بات وہ نہایت توجہ سے سن رہی تھی،
وہ پولیس اسی ایرے کا انچارج تھا

"مگر کیسے؟، یہ تو تبھی ممکن ہے جب پہلے سے ہی کسی نے خبر دی ہو؟"
حبہ نے الجھن بھرے لہجہ میں کہتے ہوئے ایک کیب میں بیٹھتے ہوئے کہا
ہاں میڈم اس بلاسٹ کی خبر پہلے ہی کسی نے کال کر کے دی تھی،"
"جس کے سبب بھاری جانی نقصانات سے لوگ محفوظ رہے تھے

"اور جو وہ نیوز میں بتایا جا رہا ہے کہ جانی اور مالی نقصان بہت ہوا ہے"
پولیس کی بات سن کر وہ ٹھٹکی تھی اس لئے اگلا سوال فوارا کیا
میں نہیں جانتا میڈم کے نیوز میں جھوٹ کس نے پھیلایا ہے؟، ہم تحقیق"
"کر رہے ہیں کہ اس حرکت کو کس نیوز کمپنی نے آن ایر کیا تھا؟

"اوکے"

وہ پر سوچ انداز میں کہتی کال کاٹ گئی تھی

"میڈم کہاں جانا ہے؟"

ڈرائیور نے انگلیش میں اس سے پوچھا،

مگر اس نے جیسے سنا ہی نہیں تھا اس کا ذہن کہی اور ہی مصروف تھا۔

منسٹر کے آتے ہی بلاسٹ ہونا معمولی بات نہیں تھی،

وہ ان ایرے میں جہاں امنی رہتے تھے۔

اگلے ہی پل وہ ایک مرتبہ پھر سیل فون پہ نمبر ڈائل کرتی سیل فون کو کان

سے لگا گئی تھی

"میڈم کہاں جانا ہے؟"

ڈرائیور نے پھر سے پوچھا تھا

"جسٹ ون منٹ پلیز"

وہ ڈرائیور کو کہتی سیل فون کی جانب متوجہ ہوئی جسے دوسری جانب سے
ریسو کر لیا گیا تھا

"منسٹر صاحب کہاں ہے؟"

"منسٹر صاحب اپنے ملک کے لوگوں کی تعزیت کے لئے جارہے ہیں"

وہ منسٹر صاحب کا پی اے تھا جو اپنے سامنے سیل فون پہ مصروف منسٹر

صاحب کو دیکھ رخ موڑے دھیرے سے بولا تھا

"منسٹر صاحب کو وہاں مت لے جاؤ، مجھے اس میں جال نظر آرہا ہے"

حبہ نے سن کر فوراً کہا

منسٹر صاحب اس بات کے لئے مان نہیں رہے ہیں، وہ ضد پہ اڑے ہیں"

کہ وہ اپنے ملک کے پریشان حال لوگوں کی تعزیت سب سے پہلے کرنا

"چاہتے ہیں"

پی اے کی بات سن کر حبہ نے جیسے اپنی آنکھیں میچتے ہوئے گردن جھکایا تھا

ٹھیک ہے الرٹ رہنا، آس پاس کی عمارتوں پہ مخصوص نظر رکھنا، اور "

"منسٹر صاحب کو تمام عرصے میں سکیورٹی حلقے کے درمیان ہی رکھنا

" آل رائٹ میم "

حبہ کے تحکم بھرے لہجہ پہ پی اے نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے سیل

فون رکھا

"کون تھا؟"

منسٹر صاحب نے ذرا کی ذرا نظریں سیل فون سے اٹھا کر پی اے کو دیکھ پوچھا

تھا

"سکیورٹی سے ہیں"

پی اے نے اپنی گھبراہٹ پہ قابو پائے بمشکل کہا

جس پر منسٹر صاحب ہنکار بھرتے پھر سے اپنی نظریں سیل فون کی جانب کر

گئے تھے

-----*-----*

دوسری صبح الارم کی آواز پہ تحشم نے نیند میں ہی تکیے کے ارد گرد سیل فون کو ڈھونڈنے کی کوشش کی کہ ہاتھ کسی نرم سے وجود سے جا ٹکرایا تھا، اگلے ہی پل تحشم کی آنکھیں فوراً کھلی تھیں، اور ایک دم قریب اپنے ہی تکتے پہ سر رکھے راہی کے چہرے کو دیکھ اس کی سانسیں رکی تھیں، وہ نہایت ہی قریب تھی، دونوں کا سر ایک ہی تکتے پہ رکھا تھا، تحشم کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ وہ بیڈ سے لڑھکتی ہوئی وہاں آگری تھی۔

اپنے دل کی شدید خواہش پہ تحشم نے خوابی کیفیت میں ہاتھ بڑھا کر راہی کے بالوں کو دھیرے سے اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے ہوئے کان کے پیچھے کیا۔

اس کے انگلیوں کا لمس ہی تھا جس نے راہی کی نیند بھی توڑی تھی۔

"کیا کیا رہے ہو؟"

نیند بھری دھیمی آواز پہ تحشم کی نظریں فوراً چہرے کی جانب گئی جہاں راہی اسے گلابی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

اس کی آنکھوں کی خوبصورتی نے تحشم کو بری طرح جکڑا تھا، مگر اس سے پہلے کے راہی کو مزید برا لگتا وہ فوراً کئی فٹ اچھل کر دور ہٹا تھا

"مم۔۔۔ میں بالوں۔۔۔ کو ٹھیک۔۔۔"

وہ اپنی طرف جواب طلبی نگاہوں سے دیکھتی راہی کو دیکھ ہکلا کر وضاحت دینے کی کوشش کر رہا تھا

میں نے پوچھا تم اوپر کیا کر رہے ہو؟، میں نے تمہیں نیچے سونے کے لئے "کہا تھا؟

"مگر میں تو نیچے ہی تھا۔۔۔ وہ آپ تھی جو نیچے آگئی"

تحشم اطمینان کی سانس خارج کرتا بیڈ کی جانب ہاتھ کے اشارے سے بتایا

"یعنی کہ غلطی میری ہے؟"

راہی نے زرا سی گردن موڑ کر بیڈ کو دیکھنے کے بعد تیوری چڑھا کر پوچھا
" بلکل بھی نہیں یہ میری ہی غلطی ہے، سوری"

اگلے ہی پل ہمیشہ کی طرح وہ گھبرا کر سوری کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

"کہاں جا رہے ہو؟"

"آفس"

"ارے ہاں! چلو میں تمہارا فیورٹ ناشتہ بنا دیتی ہو"
تحشم کے کہنے پر وہ ساری باتیں بھولتی چہک کر بولی۔

"شکریہ"

تحشم مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا
اگر راہی خوش تھی تو اسے اب واقعی آفس جانا تھا، ورنہ پہلے تو اس نے سوچا
تھا کہ گھر سے وہ آفس کہہ کر نکلے گا اور کبھی آفس نہیں پہنچے گا۔

-----*-----*

کسی نے کتنا صحیح کہا ہے نا، کوئی نہیں جانتا کس کی قبر کہاں بننے والی ہیں؟، "

" مگر میں جانتا ہوں کہ منسٹر آج یہی دفن ہوگا

وہ بڑے سے ہوٹل کے فیفٹین فلور پہ گلاس وال کے سامنے کھڑا تھا،

اس کے داہنے ہاتھ میں چھوٹا سا مگر طاقتور مائیکرو اسکوپ تھا جسے آنکھوں

سے لگائے وہ نیچے دیکھ رہا تھا،

وہ ایک گروانڈ تھا جس کے اطراف تین بڑے بڑے ہوٹل کھڑے تھے،

اور منسٹر مائیک اور مجمع کے سامنے کھڑے، افسوسناک انداز میں تعزیت

کر رہا تھا

، اور یہ وعدہ کر رہا تھا کہ جس جس کو جتنا نقصان ہوا سرکار کو شش کرے گی

کہ ان کا نقصان بھر پائے۔

جو خود کو بچا نہیں سکتا، اسے دوسروں کو بچانے کے متعلق نہیں کہنا"

"چاہئے، نہیں نعمان؟"

وہ بدستور دور بین میں دیکھتا اپنے داہنے جانب کھڑے نعمان سے پوچھا

جو اضطراری کیفیت میں مبتلا تھا

"تم پریشان کیوں ہوا بھی تو مزہ شروع ہوا ہے"

وہ سرد مسکراہٹ کے ساتھ کہتا دور بین نعمان کو تھمتے ہوئے ٹیبل کی

جانب بڑھا جہاں ایک سرخ بتی والی ریمورٹ کنٹرول جیساریموٹ رکھا تھا،

اس نے ریموٹ اٹھایا اور سفاک مسکراہٹ کے ساتھ بٹن دبایا تھا

نعمان جو دور بین میں دیکھ رہا تھا اس نے دیکھا کہ موبی کے ایسا کرتے ہی

تعزیت کرتے منسٹر نے بے ساختہ اپنا سینہ تھاما تھا۔

اور تبھی مجموعہ کو چیرتی ہوئی حباب آگے تک آئی تھی،

وہ جینز ٹی شرٹ اور لانگ کوٹ میں ملبوس تھی، اس کے گلے سے مفکر لیٹا

ہوا تھا، اور سر پہ کیپ کی وجہ سے آدھا چہرہ چھپ سا گیا تھا

مجمع کی بھیڑ کو روکنے کے لئے وہاں مقامی پولیس حلقہ بنائے کھڑے تھے اور کسی بھی فرد کو آگے بڑھنے نہیں دے رہے تھے، ان کے پاس جا کر وہ رک گئی تھی، البتہ اب وہ منسٹر کو اچھے سے دیکھ سکتی تھی۔

جنہوں نے اپنے سینے کو تھاما ہوا تھا۔

مگر وہ پھر بھی مسکرا نے کی کوشش کرتے ہوئے اپنے تعزیتی لفظ کہے جا رہے تھے،

فینٹسٹین فلورپہ گلاس وال کے سامنے کھڑے دور بین میں دیکھتے موبی نے ریموٹ کے بٹن کو ایک مرتبہ اور پر پریس کیا تھا

اور نیچے منسٹر کے چہرے پہ اس قدر سرد موسم میں بھی پسینہ اٹھ آیا تھا، ان کا ہاتھ اپنے سینے پہ سخت ہوا تھا۔

حبہ نے اپنے شرٹ کے گریبان پہ اٹکے سیاہ گول کونکالتے ہوئے اپنے آنکھوں پہ جمایا،

اور سراٹھا کر منسٹر کے پیچھے موجود بڑی سی عمارت کو دیکھا، جو کہ ایک ہوٹل تھا، اور ساتھ ہی شہادت کی انگلی سے گوگل کے سائیڈ میں موجود بٹن کو دبا کر سیٹ کیا، وہ کوئی معمولی گوگل نہیں تھا، بلکہ ڈیجیٹل گوگل تھا، جس سے بیک وقت کئی کام لیا جاتا تھا، اور اس وقت جب اس سے دور بین کا کام لے رہی تھی۔

وہ کسی اسناپیر کو ڈھونڈ رہی تھی، مگر اسے کچھ نہیں ملا وہ فیسٹین فلور پہ موجود موبی کو دیکھ نہیں پائی تھی، کیونکہ وہ مخصوص گلاس وال تھا جسے باہر سے کوئی گلاس وال کے اندر کیا ہو رہا تھا دیکھ نہیں سکتا تھا، البتہ اندر موجود لوگ باہر کے سارے منظر با آسانی دیکھ سکتے تھے اس کی نگاہیں پھر منسٹر کی جانب گئی جن کے چہرے پہ تکلیف کے آثار تھے، اور وہ بدستور اپنی تعزیتی اسپیج کو جاری رکھے ہوئے تھے اگر منسٹر کو شوٹ کرنا ہوتا تو وہ جو کوئی بھی تھا وہ اسی روٹ پہ اسناپیر کی مدد سے مار سکتا تھا، جس سے گذر کر منسٹر سرکاری دفتر تک جاتا۔

مگر اس نے بلاسٹ کو سیٹ اپ کر کے منسٹر کو یہاں بلایا تھا،
 یعنی کے اس نے مارنے کا کوئی اور طریقہ سوچا تھا۔
 حبہ کی نظریں منسٹر صاحب کے سینے پہ تھی جسے وہ اپنے داہنے ہاتھ سے
 جکڑے ہوئے تھے، اور اس کا ذہن تیزی سے دوڑ رہا تھا
 اگلے ہی پل جیسے حبہ کے ذہن میں کچھ چمکا تھا،
 وہ سیل فون نکال کر کال لگاتی سیل کان سے لگائی تھی۔
 ادھر موبی کی انگلی ریمورٹ پہ موجود بٹن کو اب وقفے وقفے سے دبا رہی
 تھی، اور جیسے جیسے وہ بٹن دبا رہا تھا منسٹر کی حالت جیسے غیر ہوتی جا رہی تھی،
 اب ان کے منہ سے آواز وقفے وقفے سے نکل رہی تھی،
 منسٹر کو گھیرے کھڑے گارڈز پریشانی سے منسٹر کو دیکھ رہے تھے،
 پی اے نے قریب آنے کی کوشش کی تو منسٹر صاحب نے ہاتھ اٹھا کر اسے
 روک دیا تھا
 "ڈاکٹر محمد خان؟"

"یس آئی ایم"

دوسری جانب سے مصروف سی آواز آئی تھی

(pace maker) ڈاکٹر آپ نے ہی فارن افیئرز منسٹر کا پیس میکر "

"سرجری کی تھی؟

"یس، افکوریس؟"

ڈاکٹر کیا آپ مجھے پیس میکر کی ایکزک لوکیشن بتا سکتے ہیں کہ وہ چیٹ پیہ "

"کس جگہ سیٹ کیا جاتا ہے؟

حبہ کی نگاہیں منسٹر کے سینے پہ تھی جسے منسٹر اپنے داہنے ہاتھ سے دبایا ہوا تھا

ڈاکٹر کی بات دھیان سے سننے کے بعد وہ سیل فون آف کر کے کوٹ کے

جیب میں رکھتی اپنے کاندھے سے بیگ اتار کر گوگل اور اسمارٹ واچ کو اس

میں رکھتے پیچھے جا کر جھاڑیوں میں رکھا تھا، گویا اپنے بیگ کو چھپایا تھا،

ان جھاڑیوں کو حبہ نے پہلے ہی دھیان میں رکھا تھا۔

اور پھر دوبارہ مجمع میں گھستی چلی گئی تھی، لمحے بھر کے لئے بھی وہ نہیں رکی تھی،

سامنے ہی پولیس کانر گا تھا جو عوام کو مزید آگے بڑھنے سے روکے ہوئے تھے، ہائی جمپ لگا کر مقامی پولیس کانر گا پار کرتے ہوئے، اس نے قریب کھڑے گاڑی کو پیر مار کر گرایا تھا، اور اس کے ہاتھ سے بڑی سی گن چھینتے ہوئے اگلے ہی پل منسٹر کی جانب تان کر نشانا لیا اور شوٹ کر دیا، اس نے جو بھی کیا تھا لمحے بھر میں کیا تھا کسی کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر۔۔۔

خون سے بھرتے سفید کرتے کے ساتھ سبھی نے منسٹر کو اگلے ہی پل زمین بوس ہوتے دیکھا تھا۔ اور ہوٹل میں فیفٹین فلور پہ موجود موبی جو سرد سی مسکراہٹ کے ساتھ مسلسل ریمورٹ کنٹرول کا بٹن دبائے جا رہا تھا،

اس کی مسکراہٹ اس وقت سمٹی جب وہ سرخ رنگ کی بتی بجھ گئی۔
 "سر منسٹر مر گیا"

دور بین میں نیچے کی جانب دیکھتے نعمان نے افسوس سے کہا تھا
 "وہ مرا نہیں ہے کسی نے اسے بچا لیا ہے؟"

موبی غرا کر کہتا نعمان سے دور بین چھین گیا تھا،

اور دور بین سے نیچے دیکھنے لگا تھا جہاں منسٹر کو اسٹرپچر میں لاد کر ایمبولینس
 میں ڈالا گیا تھا۔ گویا ایمبولینس پہلے ہی سے وہاں موجود تھی۔

موبی نے دور بین کو گھما کر ارد گرد کا جائزہ لیا کہ اس کی آنکھیں جیسے ایک
 منظر پر ٹھٹھک کر جا رہی۔

وہ یقیناً ایک لڑکی تھی، جس کا کیپ نیچے گر چکا تھا، اس کی ہائی پونی ٹیل میں
 قید بال کا ندھے پہ جھول رہے تھے،

جسے مقامی پولیس اور باڈی گارڈز نے گنز پوائنٹس پہ رکھ لیا تھا

جس پر اس لڑکی نے اپنے ہاتھ میں موجود بندوق زمین پہ ڈال دیا تھا،

اور اپنے ہاتھ اوپر اٹھالیا گویا اس نے سر رینڈر کر لیا ہو۔
 یہ لڑکی کون ہے؟، اس کی ہسٹری پتا کرو، اسی نے مسنٹر کو مرنے سے "
 "بچایا ہے"

وہ سرد سے لہجہ میں کہتا دور بین حیران سے نظر آتے نعمان کے حوالے کر
 گیا تھا،

جواب خود بھی دور بین کو آنکھوں سے لگائے دیکھ رہا تھا


 Zubi Novels Zone

-----*-----*

پولیس اس جاہل شخص کو اریسٹ کر کے لے گئی ہیں، اسے عمر بھر جیل "
 میں سڑنا چاہئے۔۔۔ اور ڈاکٹر رضا کو دیکھا تھا تم نے؟، وہ بہت غصے میں
 تھے یہ تو طے ہے ڈاکٹر رضا اس شخص کو اتنے آسانی سے نہیں چھوڑے
 گے"

مرحہ اور ڈاکٹر ہادیہ آپس میں بات کرتے ہوئے عرش کے پرائیوٹ روم کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"یہ کہاں گیا؟"

روم میں داخل ہونے پر انہیں بیڈ پہ عرش نظر نہیں آیا تھا
تبھی مرحہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا

"شاید واش روم میں ہوگا؟"

ڈاکٹر ہادیہ نے خیال ظاہر کیا

مگر تبھی جبہ کو ٹیبل کے سطح پہ ایک اسٹکی نوٹ چپکی نظر آئی۔

ٹیبل سے اسٹکی نوٹ اٹھاتے ہوئے اس نے ایک نگاہ ڈاکٹر ہادیہ پہ ڈال کر
نوٹ پہ ڈالی، جسے پڑھنے کے لئے ڈاکٹر ہادیہ بھی قریب سرک آئی تھی

آئے تو یوں کہ جیسے ہمیشہ تھے مہرباں "

بھولے تو یوں کہ جیسے کبھی آشنا نہ تھے

"شکریہ۔۔۔ ڈاکٹر۔۔۔ اب میں ٹھیک ہوں

"کیا ہے یہ؟"

ڈاکٹر ہادیہ نے بے ساختہ پوچھا تھا

"میں نہیں جانتی"

مرحہ کی پیشانی پہ جیسے بلوں کا اضافہ ہوا تھا

-----*-----

سیاہ فارمل سوٹ میں تحشم نہایت ہی ہینڈ سم اور جنٹل مین لگ رہا تھا، آفس کے لئے تیار تحشم کو سیڑھیوں سے اترتے سبھی نے حیرت سے دیکھا تھا تو کیا وہ واقعی آفس جانے والا تھا؟

اسے اس طرح دیکھ کمال اتنی بھی نہایت خوش تھے

"آپ کے کہنے پر میں آفس جوائن کر رہا ہوں، مجھے بھی کچھ چاہئے"

بریک فاسٹ نے بعد جب اسے باہر تک چھوڑنے رہنما فردوس گئی تب
تحشم بچوں کی طرح منہ بسور کر بولا،

جیسے وہ ہر گز جانا نہیں چاہتا تھا مگر زور زبردستی بھیجا جا رہا تھا۔
"اچھا بولو تمہیں کیا چاہئے؟"

وہ ہمیشہ کی طرح رہنما فردوس کو ایک معصوم کیوٹ سے بچہ کی طرح لگا،
اور وہ پہلی مرتبہ اس سے کچھ مانگنے والا تھا،

لیڈی ڈان کے گویا شان کے خلاف تھا منع کرنا،
"پکا آپ دے گیں؟"

وہ جیسے بری طرح کھل اٹھا تھا

"بلکل وعدہ ہے یہ میرا"

شان بے نیازی سے وعدہ کیا

"تھینک یو سوچ رہی"

اگلے ہی پل تحشم اس کے بے حد قریب جاتا ولہانا ناگاہوں سے جھک کر ایک مرتبہ راہی کے سرگیں آنکھوں میں ٹھہراتھا، اور اگلے ہی پل اس نے اپنے لب اس کی پیشانی پہ رکھے تھے۔

وہ جوا لچھن بھری نظروں سے اسے اپنے قریب آتے اور پھر اپنے آنکھوں میں دیکھتے دیکھتی رہی تھی، جب اس نے اچانک ہی جھک کر اپنا دہکتا لمس اس کے ماتھے چھوڑا تو اس کی آنکھیں جیسے بے یقینی سے پھیلی تھیں۔ تحشم سرشار سا اس کا شکر یہ ادا کر کے جا بھی چکا تھا، مگر اس کے بعد بھی کئی دیر تک رہنما فردوس آنکھیں پھیلا ساکت سی کھڑی رہی تھی۔

جیسے کسی نے اسے برف کا مجسمہ میں ڈھال دیا ہو۔ اسے پہلی مرتبہ احساس ہوا کہ تحشم اتنی جیسے وہ ایک بچے کی طرح ٹریٹ کرتی تھی،

وہ ہر گز بھی ایک بچہ نہیں تھا۔

بلکہ اس کا شوہر تھا،
جسے سوچ کر بے ساختہ رہنما فردوس نے تھوک نگلاتھا
ایک عجیب سے احساس سے اس پل رہنما فردوس روشناس ہوئی تھی
جس کے متعلق وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی

-----*-----

وہ ایک پوش علاقے میں بنا ہوا بنگلہ تھا، جس کے اندر پولیس کا پہرہ تھا،
"تم یہاں کیا کر رہے؟؟؟"
پولیس انسپکٹر نے اندر آتے شخص کو دیکھ غصے اور تلخی سے پوچھا تھا کہ تبھی
اس کا سیل فون بج اٹھا

جعفر، کیپٹن دعان کو میں نے بھیجا ہے تاکہ تمہاری مدد کرے "
انویسٹیکیشن میں، شہر کے بڑے بزنس مین کا قتل ہوا ہے، اوپر سے پریشتر
"آ رہا ہے جلدی سولو کرنے کا، اس لئے کیپٹن دعان سے کاپریٹ کرنا
دوسری جانب سے آتی اپنی سنیر کی آواز پہ اس نے لب بھینجا تھا
اور تیکھی نظروں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو لا پر واہی سے کمرے
کا جائزہ لے رہا تھا۔

"اوکے سر"

جعفر نے کہتے ہوئے کال کاٹا تھا اور اس کی جانب دیکھا

"لاش ادھر ہے"

اپنے اندر کی ناگواری کو ضبط کرتے ہوئے اس نے ایک کمرے کی جانب
اشارہ کیا،

وہ کیپٹن دعان سے سخت جیس اور حسد کا شکار تھا کیونکہ ہر نا حل ہوتے
 کیس میں سینئر آفیسر کیپٹن دعان کو بلاتا تھا، اور کیس حل ہونے کے بعد
 اس کی ذہانت کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتا
 اور انہیں اس کی مثالیں دیتا، جو انسپکٹر جعفر کو سخت ناپسند تھا۔
 کمرے میں داخل ہونے پر اسے کرسی پہ سر ڈالے لاش نظر آئی،
 لاش شہر کے ہی نہیں بلکہ پورے ملک کے مشہور اور کامیاب بزنس مین
 سیٹھ جاسم منیر کا تھا، اس کا ایک ہاتھ گود میں تھا اور دوسرا ہاتھ نیچے فرش پہ
 لٹکا ہوا تھا، اور اس ہاتھ کے قریب ہی نیچے فرش پہ گن گرا تھا،
 اس گن سے ہی سیٹھ جاسم کی پیشانی پہ شوٹ ہوا تھا۔
 لاش اور کمرے کا جائزہ لینے کے بعد وہ کمرے سے نکل آیا تھا، اس کے
 ساتھ ساتھ انسپکٹر جعفر بھی تھا
 "تمہارا کیا خیال ہے؟"

دعان نے اس کی جانب مڑتے ہوئے پوچھا

"میرا خیال نہیں یقین ہے کہ یہ ایک سمپل سوائیڈ کیس ہے"

جعفر نے نہایت اکر کر کہا

"آپ کے اس یقین کی وجہ؟"

دعان کے لہجہ میں طنز تھا

اس نے سوسائڈ ویڈیو چھوڑی ہے، پہلے سوسائڈ نوٹ چھوڑ کر لوگ

"سوائڈ کرتے تھے مگر اب ڈیجیٹل دور میں ڈیجیٹل طریقہ کار

جعفر نے کہتے ہوئے سیل فون دعان کی جانب بڑھایا

دعان نے سیل فون لیتے ہوئے، ویڈیو اسٹارٹ کیا،

جس میں سیٹھ جاسم منیر نظر آیا جو سیل فون سیٹ کرنے کے بعد چیئر پہ

جا کر بیٹھا تھا، اس کے ایک ہاتھ میں گن تھی، جو اس نے اگلے ہی پل اپنے

کنپٹی سے لگایا تھا

میں سیٹھ جاسم منیر جو بزنس میں بڑے بڑے گھیلے برداشت کرتا تھا، میں "اپنے ساتھ ہوا آخری گھیلہ برداشت نہیں کر پایا، اس لئے میں خودکشی کر رہا ہوں"

سیٹھ جاسم نے اپنی کنپٹی پہ گن لگائے ہوئے کہا تھا، اور پھر ٹریگر دب دیا، ڈھیر گیر کے دباتے ہی کنپٹی کے دوسری جانب سے خون کا پھور اس ابل پڑا تھا اور وہ بے جان سا ہو کر کسی پہ جھول گیا، اس کے بعد ویڈیو ختم ہو گئی تھی۔

"تمہیں پولیس کس نے بنایا ہے؟" تمہیں پولیس کس نے بنایا ہے؟
ویڈیو کے ختم ہونے کے بعد دعان نے سیل فون واپس جعفر کو تھماتے ہوئے طنزیہ انداز میں پوچھا

جس نے تمہیں فوج میں کیپٹن بنایا، اب یہ مت کہنا تم کہ یہ ویڈیو غلط "ہے، ایڈیٹ کر کے بنایا گیا ہے وغیرہ وغیرہ جعفر اس کے طنزیہ غرا کر بولا

"نہیں یہ ویوڈیو فیک نہیں ہے، ہاں البتہ یہ خود کشی نہیں تھا"

"تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو؟"

دعان کے اتنے یقین سے کہنے پر اب کی مرتبہ جعفر نے طنز کیا

کیونکہ یہ روم میں اکیلا نہیں تھا اگر یہ روم میں اکیلا تھا تو اس کا ویڈیو آف"

کس نے کیا ہوگا؟، سیل فون ابھی اتنا تو ایڈوانس نہیں ہوا کہ گولی کے چلنے

کی آواز پہ خود بخود آف ہو جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کوئی موجود

تھا، جس نے سیٹھ جاسم کے مرنے کے بعد ویوڈیو کو بند کیا، اور وہی قاتل

"ہے، سیل فون پہ کسی کے فنگر پرنٹ ملے؟

دعان پورے اعتماد سے کہتے ہوئے جعفر کو دیکھا جو اسکی بات پہ حیران سا

نظر آ رہا تھا،

سیٹھ جاسم کے علاوہ کسی اور کے فنگر پرنٹ ناسیل فون پہ ملا، اور نا ہی"

"کمرے میں کسی اور جگہ

"مجرم نہایت شاطر ہیں۔۔"

دعان پر سوچ انداز میں کہتے ہوئے اپنے سر کو ہلکی سی جنبش دی
 "سیٹھ جاسم کی فیملی جانتی ہیں اس کے متعلق؟"

نہیں ابھی کوئی نہیں جانتا، اس بنگلہ کی متعلق شاید صرف سیٹھ جاسم ہی
 جانتا ہے، وہ یہاں پر آکر وقت گزارتا تھا، میں نے سوچا انویسٹیشن کے
 ختم ہونے پر انہیں انفارم کر دے گے

دعان کے پوچھنے پر جعفر دھیمے سے بولا
 اور ہاں یہ جاننے کی کوشش کر رکھتا تھا کہ وہ آخری معاملہ کیا تھا جس میں سیٹھ
 "جاسم کو نقصان پہنچا تھا؟"

دعان کہتے ہوئے جانے کے لئے باہر کی جانب بڑھا تھا۔
 "سر۔۔"

پیچھے سے آتے سنسی خیز آواز پہ وہ رکا تھا اور مڑ کر دیکھا
 "جانے سے پہلے آپ اسے دیکھ لیں"

کانسٹیبل کے کہنے پہ دعان اور جعفر نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کانسٹیبل کے پیچھے بڑھ گئے

وہ بنگلے کا ماسٹر بیڈ روم تھا، دروازہ کھولنے پر سیدھی نگاہ سفید دیوار پہ جاتی تھی

جس پر خون سے بڑے بڑے انگلیش لیٹرز میں لکھا تھا

"BEAST"

"یہ کیا ہے؟، کیا ہم کسی جاسوسی مووی کے سیٹ پہ ہے؟"

جعفر نے برا سامنہ بنا کر کہا تھا

نہیں یہ تو ایک ثبوت ہے، موبی کو گرفتار کرنے کا، جعفر مجھے جلد از جلد

"اس آخری معاملے کے بارے میں تحقیق کر کے انفارم کرو

کیپٹن دعان کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک دوڑی تھی

"بلا آخر بشار تھی کو گرفتار کرنے کا موقع مل ہی گیا تھا"

-----*-----*

لوہے کے چتر پہ سر جھکائے بیٹھی وہ حبہ احسن تھی،
 جس کے دونوں کلاٹیاں لوہے کے چیر کے ہتھ سے جکڑے تھے، پونی
 ٹیل میں جکڑے بال کھل چکے تھے،
 جو سامنے اور پشت پہ بے ترتیبی سے بکھرے تھے،
 بتاؤ تم کون ہو؟، کس کے کہنے پہ ایسا کیا؟، کس ملک سے تعلق رکھتی ہو؟،"
 "یا ٹیریریسٹ کے کس گروہ سے ہو؟"
 وہ ایک لیڈی مقامی پولیس آفیسر تھی جس نے کھر درے لہجہ میں کہتے
 ہوئے، حبہ کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے جھٹکا دے کر اس کا چہرہ
 اوپر کرتے ہوئے پوچھا تھا،
 حبہ کا چہرہ اونچا کرتے ہی اس کا چہرہ صاف نظر آنے لگا تھا، جس سے صاف
 ظاہر ہو رہا تھا کہ اس پر کافی تشدد کیا گیا تھا،

پورا چہرہ زخموں اور لہو سے سرخ تھا، پھٹے ہونٹ سے اب بھی مسلسل خون بہہ رہا تھا،

لیڈی آفیسر کے پوچھنے پر وہ دھیمے سے بند آنکھوں کے ساتھ مسکرائی تھی، آنکھوں کے اوپر لٹکتے تیز روشنی والے بلب کے سبب وہ آنکھیں بند کی ہوئی تھی، اس کو مسکراتے دیکھ لیڈی آفیسر کا غصہ طیش میں تبدیل ہوا تھا، اگلے ہی پل ایک اور طمانچہ پوری طاقت سے حبه کو وہ دے ماری تھی، جس کے سبب حبه کی گردن دوسری جانب لڑھکی

"کچھ بتایا اس نے؟"

تبھی سنیئر آفیسر نے انٹرو گیشن روم میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا تھا اس کی پریشان نگاہیں حبه کے نڈھال جھکے چہرے پہ تھی۔

اتنا مار کھانے کے بعد بھی بس مسکرا کر یہ کہہ رہی ہے کہ شوٹ کر کے

"اس نے منسٹر کی جان بچائی ہے

لیڈی پولیس آفیسر کینہ تو ز نظروں سے حبه کو دیکھتی بولی

یہ کوئی معمولی لڑکی نہیں لگتی ورنہ کوئی بھی عام لڑکی اتنا مار کھانے سے " پہلے ہی سب اگل دیتی۔۔ بات دوست ملک کے منسٹر کی ہے جو یہاں ہماری حفاظت کی ذمہ داری پہ آیا تھا، اگر منسٹر کو کچھ ہوا تو معاہدہ خطرے میں پڑ جائے گا، ان سب کے پیچھے کون ہے؟، یہ جاننا نہایت ضروری ہے۔۔ اب آخری آپشن ہی رہتا ہے۔۔ بنارحم کئے اسے بجلی کا جھٹکا اس وقت دیتی رہو "جب تک یہ سچ اگل نادے یا مرنا جائے

"اوکے سر"

سینیئر آفیسر کے تحکم بھرے لہجہ پہ لیڈی آفیسر مستعد سی سامنے کی دیوار کی جانب بڑھی،

دیوار میں نصب لکڑی کا باکس کھولتے ہی دوا لکڑک وائر جس کے سرے سے لوہے کا چمٹا جڑا تھا نکالا اور حبہ کے چیئر کے دونوں، متھو میں موجود ہول کے اندر چمٹا لگایا

اب بھی وقت ہے لڑکی بتادو کہ ایسا کس کے کہنے پہ کیا ہے؟، ورنہ جان "

"سے جاؤں گی، تم جیسی نازک لڑکی یہ برداشت نہیں کر پائے گی

جو کرنا ہے وہ کرو میرا جواب یہی رہے گا کہ میں نے ایسا منسٹر کو بچانے کے "

لئے کیا ہے، کیونکہ یہی سچ ہے، بہت جلد تم سب حقیقت جان جاؤ گے اور

"تب صرف پچھتاوے سے ہاتھ ملو گے

سینیئر آفیسر کے تنبیہ لہجہ پہ جبہ نے جھکے سر کے ساتھ ہی دھیمے ٹھنڈے

لہجہ میں جواب دیا تھا،

اس کی آواز سے نقاہت اور اذیت صاف محسوس کی جاسکتی تھی جسے وہ

نہایت ہی صبر سے ضبط کر رہی تھی

یہ اس طرح نہیں مانے گی، سوچ آج آن کرو "سینیئر آفیسر کے کہنے پر لیڈی "

آفیسر نے سر ہلاتے ہوئے سوچا کہ جانب ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ

تبھی کوئی دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا،

جس کے سبب لیڈی آفیسر ٹھٹھکتی ہوئی مڑ کر نووارد کو دیکھنے لگی

"تم کون ہو اور بنا اجازت کے اندر تک کیسے گھسے چلے آئے؟"

سنیئر آفیسر نووارد پہ غصے سے غرایا تھا

جس نے اپنے چہرے کا ماسک ہٹاتے ہوئے اسے اپنا شناختی کارڈ دکھایا

جس پر لکھا تھا

"ابو تراب ڈائریکٹر جنرل آف انٹیلیجنس آف امن"

"سوری سر"

کارڈ پڑھ کر اس نے فوراً معافی مانگی تھی

صرف سوری کہنے سے تمہیں معافی نہیں ملے گی، آفیسر تم نے جو کیا اس

"کی بھرپائی تمہیں کرنی ہوگی

ابو تراب نے سرد سے لہجہ میں اسے وارن کیا تھا،

جس پر سنیئر آفیسر کا حلق خوف سے خشک پڑھا

پہلے ہی ابو تراب کی ذبردست سی پرسنالٹی اور سرد انداز جس پہ مزید تڑکا

پوزیشن نے لگایا تھا۔ بے ساختہ آفیسر کا پسینہ چھوٹا تھا۔

اور حبہ تراب کی آواز کے ذریعے اس کو پہچان کر مسکرائی تھی۔ البتہ سراٹھا کر اس کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔

"تم اس لڑکی کو پکڑ کر کیوں ٹاچر کر رہے ہو؟"

"کیونکہ اس نے منسٹر کو شوٹ کیا۔۔ آپ جانتے ہیں سر کہ۔۔"

"اس کی وجہ کیا بتائی اس لڑکی نے؟"

اس کی بات کاٹ کر تراب نے خشک لہجہ میں پوچھا

"یہی کہ اس نے ایسا منسٹر کو بچانے کے لئے کیا ہے"

"اگر اس نے ایسا کہا ہے تو صحیح ہی کہا ہوگا"

آپ کیسے کہہ سکتے ہیں سر کہ اس لڑکی نے صحیح کہا؟، شوٹ کر کے کون"

کس کی جان بچاتا ہے؟، معاف کرے گا سر مگر مجھے نہیں سمجھ رہا کہ آپ

"اس لڑکی کی باتوں کو سچ کیسے مان سکتے ہیں؟

تراب کی بات سن کر آفیسر نے طنزیہ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے کہا

"کیونکہ اس لڑکی کو تم نہیں جانتے مگر میں جانتا ہوں"

"کون ہے یہ لڑکی؟"

آفیسر کا لہجہ تمسخرانہ تھا

"نہیں تراب بھائی پلیز مت بتائے"

بے ساختہ بیچ میں حبہ منت بھرے لہجہ میں کہہ اٹھی

"فارن افیئرز منسٹر احسن احمد کی بیٹی حبہ احسن ہے یہ"

"امپوسیبل"

تراب کی بات سن کر وہاں موجود سبھی جیسے حیرت سے ششدر ہوئے
تھے،

آفیسر کے منہ سے بے ساختہ حیرت کی شدت کے سبب نکلا تھا

میں اپنی اس پہچان کو ہمیشہ چھپاتی رہی، تراب بھائی!، کیونکہ مجھے یہ پہچان

پسند نہیں تھا، مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے کہ میں اس شخص کے نام سے

"جانی جاؤ۔۔ آپ نے یہ ٹھیک نہیں کیا تراب بھائی

حبہ کا لہجہ دھیمہ اور غم سے بوجھل تھا، اس نے یہ اردو میں کہا تھا جسے صرف تراب سمجھ پایا تھا

تبھی سنیر آفیسر کا سیل فون بج اٹھا تھا

وہ اپنی حیران نگاہیں بدستور حبہ پہ رکھے کال ریسیو کر کے کان سے لگایا ہیلو سر۔۔ میں ڈاکٹر کہہ رہا ہوں۔۔ منسٹر صاحب اب خطرے سے باہر " ہے، جس کسی نے بھی شوٹ کیا تھا اس کے سبب منسٹر کی جان بچ پائی کیونکہ اس نے شوٹ کر کے پیس میکر کو تباہ کر دیا تھا، جس نے منسٹر صاحب کی ہارٹ بیٹ تیز کر دی تھی، اگر پیس میکر کو تباہ نہیں کیا جاتا تو پیس میکر کے سبب ہارٹ بیٹ بڑھتی ہی رہتی اور پھر دل کے شریان پھٹنے کے سبب " موت واقع ہو جاتی

ڈاکٹر کی بات سن کر سنیر آفیسر کی پیشانی پہ بے ساختہ ننھے ننھے قطرے ابھر آئے تھے

"مگر۔۔۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے ڈاکٹر؟"

آفیسر کے لہجہ کی لڑکھڑاہٹ سبھی نے محسوس کی تھی

"کسی نے پیس میکر کو ہیک کیا تھا"

"کیا یہ ممکن ہے؟"

ڈاکٹر بات سن کر آفیسر نے حیرت سے پوچھا تھا

اگر یہ ممکن نہیں ہوتا تو پھر منسٹر کے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوتا، انسان کی

"بنائی ہوئی چیز انسان کسی بھی طرح اسے قابو کر سکتا ہے

"آئی ایم سوری مس۔۔"

تمہارے معافی مانگنے سے سب ٹھیک نہیں ہوگا، جو کیا ہے اسے بھگتا

"ہوگا"

ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد آفیسر نے بے ساختہ گڑگڑا کر معافی مانگنی

چاہیے تھی مگر تراب نے سرد سے لہجہ میں اسے جھڑکا تھا

جسے آفیسر سفید ہوتے چہرے کے ساتھ سنا گیا تھا

-----*-----*

"تم اب کیسی ہو؟"

پولیس اسٹیشن سے نکلتے ہوئے تراب نے اپنے ساتھ چلتی حبہ سے پوچھا
جس نے اپنا زخمی چہرہ مفلر اور کیپ سے چھپایا ہوا تھا

"آپ کی مہربانی سے ٹھیک ہوں"

وہ خفگی سے بولی

مجھے تمہاری خفگی کی کوئی فکر نہیں وہ بتانا ضروری تھا ورنہ تمہاری جان
اتنی آسانی سے نہیں چھوڑتی، اور تم اچھے سے جانتی ہو کہ تم یہ مرنے کے
بعد بھی نہیں بتا سکتی تھی کہ تم امن کی جاسوس ہو، سو اس کے علاوہ کوئی
"چارہ نہیں تھا میرے پاس

"آل رائٹ"

تراب کے سپاٹ لہجہ میں وضاحت کرنے پر وہ جیسے سمجھ کر سر ہلائی تھی

"ہیلو کیپٹن دعان سب خیر ت تو ہے؟"

"تم نے ابھی تک بشار تقی کے کیس کا پیچھا نہیں چھوڑا؟"

"کیونکہ وہ میرا کیس تھا"

"اور اپنی اور بشار تقی کے شادی کے بارے میں تم کیا کہوں گی؟"

"میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس شادی کی کوئی حقیقت نہیں ہے میں بہت"

جلد اس طلاق لے لوں گی، اس سے میرا صرف ایک ہی رشتہ ہے کہ وہ مجرم میں ہے اور مجھے اسے تمام ثبوتوں کے ساتھ پکڑ کر کوٹ کے حوالے کرنا ہے"

دعان کے طنز پر اس نے سپاٹ لہجہ میں وضاحت پیش کی

"اگر تم سچ کہہ رہی ہو تو ثابت کرو کہ تم سچی ہو"

"سچی ہوں ثابت کروں؟"

وہ دعان کی بات پہ ٹھٹھکی تھی

"بلکل مجھے بشار تقی کے خلاف بہت بڑا ثبوت ملا ہے"

"کیسا ثبوت؟"

حبہ نے حیرانی سے پوچھا

اس نے اپنی سگی ماں کے شوہر کو قتل کر دیا، جسے تم بشار تقی کا اسٹیپ فادر " کہہ سکتی ہو، وجہ صرف اتنی تھی کہ وہ اس کی ماں کو چھوڑ کسی دوسری کم عمر لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا

"کیا؟۔۔۔ نام کیا ہے بشار تقی کے اسٹیپ فادر کا؟"

دعان کی بات سن کر حبہ کا سر بے ساختہ چکریا تھا

"سیٹھ جاسم منیر"

دعان کی بات پہ حبہ کی گرفت بے ساختہ سیل فون پہ سخت ہوئی تھی

"اس نے سیٹھ جاسم منیر کو مار دیا؟"

حبہ کے لہجہ میں بے یقینی سی یقینی تھی

ہاں۔۔۔ اور وہ کہاں ہے یہ تم یقینا جانتی ہو۔۔۔ تمہیں اسے اریسٹ کرنا

"ہے"

"ٹھیک ہے"

دعان کے تحکم بھرے لہجہ میں کہنے پر کئی لمحہ بعد حبہ نے جیسے گردن اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا تھا

حبہ کا اقرار میں جواب سن کر کیپٹن دعان نے کال کاٹ دیا تھا

"ٹی اے میں نے تمہیں بشار تقی پر نظر رکھنے کے لئے کہا تھا؟"

اگلے ہی پل اس نے نمبر ڈائل کرتی پھر سے سیل فون کان سے لگائی تھی

ہاں مگر عجیب بات تو یہ تھی کہ دودن سے اس کالو کیشن میں ٹریس نہیں

"کر پایا تھا مگر ابھی وہ حسن آباد کے جنگل میں موجود ہے

"دودن سے ٹریس کیوں نہیں کر پائے"

"کیونکہ شاید وہ شہر میں نہیں تھا"

"تو پھر معلوم کر کے بتاؤ کہ وہ کہاں تھا؟"

او کے میم آپ کے لئے تو میں ہمہ وقت کام کرنے کے لئے تیار ہوں"

ہمیشہ کی طرح اس نے ٹی اے کی پوری بات سننے بغیر ہی کال کاٹ دیا تھا۔

وہ بس سے حسن آباد کے سڑک پہ اتری تھی کہ تب اچانک ہی اس کے سامنے بشار تقی آیا تھا۔

"سر آپ۔۔؟"

وہ اسے اس طرح اچانک اپنے سامنے دیکھ ٹھٹکی تھی

"ہاں میں زرا شہر تک جا رہا ہوں، ویسے تم کہاں گئی ہوئی تھی"

بشار تقی نے کہتے ہوئے اپنے آنکھوں سے سیاہ گوگل اتارا تھا۔

بلیو پیٹ پہ وائٹ شرٹ، اور بلیو جیکٹ داہنے ہاتھ میں اٹھائے وہ کاندھے

پہ ڈالا ہوا تھا

"مجھے بھی کچھ کام تھا شہر میں آپ کو بتا کر تو گئی تھی"

اسے بغور دیکھتے حباب نے کہا تھا

"اچھا"

اس پر ایک گہری نگاہ ڈالتے وہ دوبارہ سے اپنے آنکھوں پہ گوگل جما گیا تھا، اور اپنی کلانی پہ موجود ریسٹ وایچ پہ نگاہ دوڑائی جیسے وہ کسی کا منتظر تھا۔ اس نے اپنی سگی ماں کے شوہر کو قتل کر دیا، جسے تم بشار تقی کا اسٹیپ ("فادر کہہ سکتی ہو، وجہ صرف اتنی تھی کہ وہ اس کی ماں کو چھوڑ کسی دوسری") کم عمر لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا

باریکی سے بشار تقی کا جائزہ لیتے ہوئے اس کے دماغ میں کیپٹن دعان کی باتیں گونج رہی تھی

ایک دوسرے سے کچھ قدموں کے فاصلوں پہ کھڑے وہ دنوں اپنے درمیان موجود حساس رشتے کو اس طرح بھولے ہوئے تھے، جیسے وہ کبھی ان کے درمیان رہا ہی نا ہو، اس نکاح نامہ کے پھٹنے سے گویا حقیقت بھی کہی پس منظر میں غائب ہو گئی تھی۔ تبھی بشار تقی کا سیل فون بج اٹھا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ میں بہت ہینڈ سم ہوں"

ایک نگاہ خود کو بغور دیکھتی حبہ سے کہہ کر وہ جیب سے سیل فون نکالتا سیل فون کی جانب متوجہ ہوا تھا

حبہ بشار تقی کو جواباً کچھ کہتی یا بشار تقی اپنا سیل فون ریسیو کرتا تبھی سڑک پہ انہیں پولس موبائل آتی نظر آئی جو دیکھتے ہی دیکھتے ان کے پاس آٹھری تھی۔

"کیپٹن دعان۔۔۔؟"

سیل فون بج بج کر اس کے ہاتھ میں بند ہو چکا تھا اور بشار تقی الجھن بھری نظروں سے پولیس موبائل میں سے کیپٹن دعان کو اترتا دیکھ رہا تھا۔

جو اس کے سامنے آرکا تھا،

ساتھ ہی اس نے بقیہ پولیس اہلکاروں کو دیکھا جنہوں نے اسے گن پوائنٹ پہ گھیر لیا تھا

ملک کے جانے مانے بزنس مین اور تمہارے سوتیلے باپ سیٹھ جاسم منیر"

"کے قتل کے سبب تمہیں گرفتار کیا جاتا ہے

"کیا۔۔؟"

کیپٹن دعان ہتھکڑیوں کا جوڑا جیکٹ کی جیب سے نکالتے ہوئے بولا تھا،
جسے سن کر جیسے بشار تقی کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا
حبہ جو بشار تقی کو دیکھ رہی تھی اس نے صاف دیکھا کہ دعان کی خبر پہ بشار
تقی بری طرح چونکا تھا
"یہ تم کیا کر رہے ہو؟"

دعان نے بشار کا ہاتھ پکڑ کر اسے ہتھکڑی پہنانے کی کوشش کی تو بشار بری
طرح بدکا تھا

کتنی مرتبہ دہراؤں کہ تمہیں اریسٹ کیا گیا ہے، اپنے سوتیلے باپ کو قتل
"کرنے کے جرم میں"

دعان نے بشار کی دوسری کلائی کو بھی سختی سے کھینچ کر اس میں ہتھکڑی
ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

جس کے سبب بشار کے ہاتھ سے کوٹ نیچے جا گرا تھا، مگر بشار کی مزاحمت کے سبب وہ ایسا نہیں کر پایا

مگر میں نے کوئی قتل نہیں کیا۔ مجھے گرفتار کرنے کے لئے تمہیں "

" ثبوت کی ضرورت ہے، کہاں ہے ثبوت اور وارنٹ

"سب کچھ موجود ہے بشار صاحب، شرافت سے گرفتار ہو جاو ورنہ۔۔"

بشار کی مزاحمت کرنے پہ دعان کا پارہ چڑھا تھا۔

"اوکے۔۔۔ پہلے مجھے اپنا کوٹ پہنے دو"

بشار نے اگلے ہی پل حامی بھرتے ہوئے کہا اور کوٹ اٹھانے کے لئے نیچے

جھکا تھا،

"اپنے گزنیچے کر دو ورنہ میں اسے مار دوں گا"

کوٹ میں موجود گن نکل کر جھک کر اٹھتے ہوئے بشار نے پھرتی سے اپنی

گن دعان کی پیشانی پہ رکھ کر کہا تھا

"تم اپنے لئے مصیبت بڑھا رہے ہو بشار تقی"

دعان اس کے اس حرکت پہ غریا

میں کوئی مصیبت نہیں بڑھا رہا بلکہ میں اپنا حق استعمال کر رہا ہوں، مجھے "پہلے وارنٹ بتاؤ تبھی تم مجھے اریسٹ کر سکتے ہو، اور ہاں میرے اس گن پہ مت جاؤ، یہ الیگل نہیں ہے، اس کالائسنس موجود ہے میرے پاس،

"کیونکہ میں ایک نہایت امن پسند اور شریف شہری ہو
بشار تقی نے نہایت اطمینان سے ایک ایک لفظ ادا کرتے ہوئے کہا
"واقعی؟"

"بلکل اور دیکھو تم نے میری بھولی بھالی سی بیوی کو بھی ڈرا دیا ہے،۔۔۔"
بشار تقی نے کہتے ہوئے اپنے سے دو قدم پیچھے کھڑی حبہ کی جانب اشارہ کیا
تھا،

جو نہایت خاموش کھڑی کاروائی کا نظارہ کر رہی تھی
۔۔۔ ان سے کہو کہ اپنا گن نیچے کرے اور ہمیں جانے دیں۔۔۔ سویٹ"
"ہارٹ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

دعان سے کہنے کے بعد بشار نے گردن موڑ کر حبه کو دیکھتے ہوئے جیسے چمکار کر کہا تھا جس کا چہرہ ہمیشہ کی طرح سپاٹ تھا اور پھر اپنا چہرہ واپس دعان کی جانب کر دیا تھا

جس کے لبوں پہ نہایت جبھتی ہوئی مسکراہٹ تھی
 جب تم ایسا ہنستے ہو ناتب مجھے بالکل بھی اچھے نہیں لگتے ان سب سے کہو"
 "کہ گن نیچے پھینک دے یا پھر تمہیں بھول جائے
 اب کی مرتبہ بشار تقی سرد لہجہ میں غرایا تھا
 کوئی اپنی گن نیچے نہیں پھینکے گا بشار تقی!، اگر کوئی اپنی گن پھینکے گا تو وہ تم"
 "ہو"

اپنے پیچھے سے آتی حبه کی سرد آواز پہ اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو اسے وہ
 اس پہ گن تانی نظر آئی
 "تم۔۔۔"

بشار تقی نے شدید حیرت سے اس کے ہاتھ میں موجود چھوٹی سی پستول کو دیکھ اسے دیکھا تھا

"تم ان میں سے ہو۔۔۔ یہ مت کہنا۔۔"

اس کے لہجہ میں آنکھوں میں چہرے پہ بے یقینی سی بے یقینی تھی

"بلکل یہ ہم ہی میں سے ایک ہے"

دعان نے جھٹکے سے بشار کے ہاتھ سے گن چھینتے ہوئے کہا تھا، جس کی ساری توجہ حبہ پہ تھی،

وہ اتنا بے یقین تھا کہ اسے اپنے ہاتھ میں موجود گن کا احساس بھی نہیں ہوا تھا جسے دعان چھین چکا تھا۔

("قانون ابھی اتنا کمزور نہیں ہوا کہ مجرم کو سزا نادرے")

دعان کے کہنے پر بشار کے ذہن میں حبہ کی آواز جیسے گونجی تھی۔

آہ۔۔۔ ہاتنا بڑا دھوکا۔۔ اس نے جیسے اپنا چہرہ آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے اپنی آنکھیں میچ کر خود کو کمپوز کیا تھا

اور پھر اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے بدستور اپنی جانب گن تانے حبہ کو دیکھا

تم نے مجھے دھوکہ دیا۔۔ اور مجھ سے مسلسل جھوٹ بولتی رہی۔۔ تم "میرے ارد گرد اس لئے موجود تھی کہ تم ایک پولیس تھی۔۔ اور مجھے پتا ہی نہیں چلا۔۔ تمہاری معصوم سی شکل دیکھ کر میں یہ سوچ بھی نہیں پایا کہ تم اندر سے اتنی مکار ہو سکتی تھی، آہ۔۔ اور میں نے کیا کیا جو مجھے جہنم واصل کرنے کے چکر میں میرے ارد گرد موجود تھی، اس جھوٹی، فریبی لڑکی کو میں نے بچانے کی کوشش کی اور اس سے شادی کر لی۔۔ واہ میں نے تو گویا خود اپنے پاؤں پہ کلہاڑی مار لی۔۔ یا آئیل مجھے مار والا سین کریٹ کیا۔۔ "دونوں ہی محاورے مجھ پر ایک دم فٹ بیٹھتے ہیں۔۔ نہیں؟

وہ حبہ کو دیکھتے ہوئے تھوڑے سے صدمے اور غصے کے ملے جلے حصار میں قید کہہ رہا تھا،

اس دوران دعان اس کے ہاتھ میں ہتھکڑی پہنا چکا تھا

بہت ہو گئی بکواس۔۔ تم بہت اچھے سے قانون جانتے ہو، تمہاری کوئی بھی "

" بات تمہارے خلاف استعمال ہو سکتی ہے

دعان تنبیہ انداز میں کہتا اسے بازو سے کھینچتا ہوا،

پولیس موبائل کی جانب بڑھا تھا،

اور بشار تقی دعان کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے گردن موڑے بدستور حبه کو

دیکھ رہا تھا جو اپنا گن اپنے کوٹ کے اندر رکھ رہی تھی

تمہیں تمہارے کئے کی وہ سزا دوں گا حبه احسن کہ دوبارہ کوئی قانون کا "

چمچہ یا چمچی اس طرح دھوکہ دے کر کسی مجرم کو پکڑنے کی کوشش نہیں

" کرے گا

بشار تقی اپنی جلتی آنکھوں سے اسے دیکھتا گاڑی میں جا بیٹھا تھا،

اور جیسے اپنے اندر ایک عہد کیا تھا

" ہیلوٹی اے۔۔ "

ان کے جانے کے بعد حبه نے فور ایجنٹ ٹی اے کو کال کیا تھا

"کیا ہوا کیا بشار تفتی پکڑا گیا؟"

"ہاں!، مگر مجھے نہیں لگتا کہ وہ قاتل ہے"

ایجنٹ ٹی اے کا جواب دیتے ہوئے اس نے کہا

"آپ کو ایسا کیوں لگا؟"

دوسری جانب سے ابھرتی ٹی اے کی آواز میں حیرانگی تھی

جب کیپٹن دعان نے اسے سیٹھ جاسم کے قتل میں گرفتاری کا بتایا تو وہ

حیران ہوا تھا جیسے وہ یہ بات پہلی مرتبہ سن رہا ہو، اور وہ کیوں قتل کرے گا

"اپنے سوتیلے باپ کو جب کہ اس نے اسے شادی سے روک دیا تھا؟

وہ جیسے سوچتے ہوئے کہہ رہی تھی

"اچھا۔۔ تو اب آپ کیا کرے گیں؟"

دوسری جانب موجود ٹی اے نے تشویش سے پوچھا

میں کرائم اسپاٹ کا ایک مرتبہ جائزہ لینا چاہتی ہوں، خیر تم یہ بتاؤ کیا تم

"نے بشار تفتی کے متعلق معلوم کرنے کی کوشش کی کہ وہ کہاں تھا؟

حبہ نے اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فوراً پوچھا
ہاں وہ ملک سے باہر تھا مگر جب سیٹھ جاسم منیر کا قتل ہوا وہ شہر میں
"موجود تھا، مگر کہاں یہ کوئی نہیں جانتا
"کون سے ملک میں گیا تھا وہ؟"
"یہ تو نہیں پتا"

"یہ تم قسطوں میں کام کیوں کر رہے ہو آج؟"
حبہ نے ناپسندیدگی سے پوچھا تھا
کیوں کہ آج میری بینڈ بچی ہوئی ہیں میم، میں جلد ہی آپ کو معلوم کر کے
"کال کرتا ہوں
ٹی اے ٹھنڈی دکھ بھری آہ بھر کر کہتا کال کاٹ گیا تھا

-----*-----*

"کیا ہوا تمہیں کیوں سانپ سو نگہ گیا؟"

وہ تاشقہ تھی جو یونی جانے کے لئے گھر سے نکل آئی تھی، راہی کو اس طرح بت کے مانند کھڑے دیکھ اس نے ناگواری سے پوچھا

"آں۔۔۔ں کچھ نہیں"

وہ چونک کر تاشقہ کو دیکھتی گھر کے اندر کی جانب بڑھ گئی

یہ اسے کیا ہو گیا تھا؟

بت کیوں بن گئی تھی وہ؟

اور اسے دیکھو اس کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ ایسا کرنے کی؟

ایک مرتبہ پھر سوچ کر اس کا چہرہ سرخ ہوا اٹھا تھا

"اے لڑکی ادھر آؤ"

اس نے ڈائنگ روم میں قدم ہی رکھا تھا کہ آمنہ بیگم کی تحکم بھری

کھر در ری آواز نے اس کے قدموں کو ان کی جانب موڑا تھا

جہاں وہ ڈانگ ٹیبل کے سامنے موجود کر سی پہ بیٹھیں تھیں اور ان کے سامنے ان کی چہیتی بڑی بہو سو نیا بیٹھی تھی، تبھی ان کے سامنے آمنہ بیگم کی منجھلی بہو حدیقہ نے ان دونوں کے سامنے ناشتے کی ٹرے رکھی۔

گھر کے مرد حضرات ناشتہ کر کے کام کے لئے نکل گئے تھے۔

اور اب خواتین وقفے وقفے سے ناشتہ کر رہیں تھیں۔

اگرچہ وہ ایک جوائنٹ فیملی تھی

مگر سب کا پچن الگ تھا، البتہ کھانے کی میز ایک ہی تھی، وہ سبھی ساتھ کھاتے تھے، اور ایک دوسرے سے شیئر کرتے تھے، جس کی جو مرضی ہوتا وہ ٹیبل پہ موجود کسی بھی ڈش کو لیتا تھا

"اور تم کہاں جا رہی ہو؟، تم بھی اس کے ساتھ کھڑی رہو"

آمنہ بیگم واپس کچن میں جاتی حدیقہ کو خشک لہجہ میں بولیں جس پر وہ واپس لوٹتی رہنما فردوس کے بازو میں جا کھڑی ہوئی تھی

ڈانگ ٹیبل میں موجود بقیہ خواتین اور لڑکیاں جو ناشتہ کے لئے آئیں
تھیں وہ سب دلچسپی سے انہیں دیکھ رہیں تھیں، جسے کوئی دلچسپ شوا بھی
شروع ہونے والا ہو۔

"اب سے تم بھی کچن کا کام حدیقہ کے ساتھ سنبھالو گی"

آمنہ بیگم نے تحکمانہ لہجہ میں راہی سے کہا

کیا۔۔؟، مگر ابھی تو میرے ہاتھ کی مہندی بھی پھینکی نہیں پڑھی، اور آپ"

"مجھ نئی نویلی دلہن کو کچن میں جھونک رہی ہیں؟

اس کی صدمے بھری آواز کافی بلند تھی،

چائے کاگ لبوں سے لگائے آمنہ بیگم کو بری طرح ٹھسکا لگا تھا

اور وہاں موجود سبھی افراد نے ناشتہ روک کر اسے دیکھا

لڑکی یہ تو ہر عورت کا کام ہوتا ہے، اگر تم کروں گی تو کونسی مصیبت"

"آجائے گی؟، اس طرح واویلا کرنے کا مقصد کیا ہے؟

آمنہ بیگم نے بری طرح سٹیٹاتے ہوئے کہا تھا

انہیں اپنی چھوٹی بہو سے اس طرح بے دھڑک جواب کی امید قطعی نہیں تھی، جس کے جواب پہ ٹیبل پہ موجود سبھی نے پہلے تو حیرت سے اسے دیکھا تھا اور اب مسکرا رہی تھیں

خصوصاً ان سے چھوٹی دونوں امان تھی کی بہویں۔۔

کیونکہ آمنہ بیگم بھی اس وقت بہت خوش ہوتی تھی جب ان کی لڑائی جھگڑا ان کے بہوں سے ہوتی تھیں، بہوں کے تڑخ کر جواب دینے سے وہ بیچ بیچ میں زخم میں نمک کا چھڑکاؤ نہایت سلیقے سے کیا کرتیں تھیں۔

دوسری دنوں چھوٹی دیورانیوں کو کبھی اس طرح چٹخارے لے کر سننے کا موقع ہی نہیں ملا تھا کیونکہ آمنہ بیگم کی دنوں بہو سے کبھی چھگڑا ہوتا ہی نہیں تھا، سونیا تو بھتیجی تھی آمنہ بیگم اسے کلیجہ سے لگا کر رکھتی تھی مجال تھا جو کوئی سونیا سے کچھ کہہ دے،

اور حدیقہ بے چاری اپنے شوہر کی پسند، ماں کے خلاف جا کر ان کے منہلے بیٹے نے شادی کی تھی جو ایک میڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی تھی،

اسے آمنہ بیگم نے کبھی بہو کا درجہ دیا ہی نہیں تھا، گھر کا سارا کام حدیقہ کے آنے کے بعد حدیقہ سے کروانے لگی تھیں، اور ملازموں کو چھٹی دے دیا تھا، اور اب ان کی چھوٹی بہو تھی، جو منجھلی بہو کی طرح ہی ناپسندیدہ تھی، منجھلی بہو نے تو کبھی بھی خود پر بتی نا انصافی پہ اف تک نہیں کہا تھا، مگر سبھی یہ بہت جلدی جان گئے تھے کہ چھوٹی بہو اتنی معصوم اور بزدل تو ہر گز بھی نہیں تھی اور یہ بات سب سے اچھے سے آمنہ بیگم جانتی تھی۔ اس لئے عقل ٹھکانے لگانا تو ضروری تھا نا۔

"یہ دوپہر کا کھانا بناتی ہے۔"

آمنہ بیگم انگلی کا اشارہ خاموش سی کھڑی حدیقہ کی جانب کر کے کہا تھا "اور تم ڈنر بناؤ گی؟، ناشتہ ہر کوئی اپنا اور اپنے شوہر کا خود ہی بناتا ہے"

"اور یہ کیا کرے گیس؟"

آمنہ بیگم کے تحکم بھرے لہجہ پہ اس کا سوال پہلے ہی تیار تھا، جو اس نے
 سونیا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا جو جو س کے گلاس سے نزاکت سے
 گھونٹ بھرتی سیل فون پہ مصروف تھی
 راہی کے کہنے پہ سبھی کی طرح سونیا بھی اس کی دلیری پہ لمحہ بھر کے لئے
 حیران ہوئی تھی
 "وہ میری بھتیجی سونیا ہے"

اس کی اس درجہ دلیری آمنہ بیگم کو بالکل پسند نہیں آئیں تھی
 "میں یہ جانتی ہوں"

راہی معصومیت سے بتایا

میری سونیا شہزادی ہے، تمہاری طرح میڈل کلاس کی بھکارن نہیں، آج"
 تک اس نے ایک پانی کا گلاس تک خود سے لے کر نہیں پیا اور تم چاہتی کہ یہ
 "گھر کا کام کرے؟"

"کیا یہ اتنی کاہل ہے کہ ہل کر پانی بھی نہیں پیتی؟"

آمنہ بیگم کے شروعاتی جملے کو ضبط کرتے ہوئے نہایت معصومیت کے ساتھ پوچھا،

ٹیبیل پہ موجود تمام افراد کے لبوں پہ بے ساختہ مسکراہٹ اٹھ اٹھی تھی
تم اچانک میرے پیچھے کیوں پڑ گئی ہاں؟، اور کیا تم جانتی ہو میں کون
"ہوں؟"

پہلے ہی راہی کا جملہ اوپر سے اس جملہ پہ سب کو مسکراتے دیکھ سونیا سخت
طیش میں آئی تھی

"ہاں ماما کی بھتیجی سونیا، ابھی تو ماما نے کہا تھا"

رہنما فردوس کی معصومیت قابل داد تھی

میرے پاپا مشہور بزنس مین ہے، اور میں ان کی اکلوتی بیٹی مجھے بھلا تم
"جیسوں کی طرح کام کرنے کی کیا ضرورت؟"

راہی کی باتیں سونیا کر مزید سلگائی تو وہ چیئر سے اٹھتی پیرچ کے بولی

آپ چاہئے کوئی بھی ہو، مجھے اس سے کیا اگر میں اور حدیقہ بھا بھی کام " "کرے گے تو آپ بھی کام کرے گیں ورنہ ہم بھی کام نہیں کرے گے اس نے جیسے علان کیا تھا، اور شان بے نیازی سے گردن جھٹکتی وہاں سے گئی تھی

واہ بھا بھی آپ کی چھوٹی بہو تو کافی ڈھیٹ اور بہادر ہے، ہمارے بہوں " سے بھی دس قدم آگے

چھوٹی دیورانی نے فوراً آمنہ بیگم کے زخم پہ نمک چھڑکا تھا، آمنہ بیگم نے ٹیبل پہ موجود افراد پہ نگاہ دوڑائی جن کے لبوں پہ محفوظ کن مسکراہٹ تھی، انہیں اپنی سخت بے عزتی کا احساس ہوا تھا وہ امان اتقی کی بڑی بہو تھی، سارے گھر پہ ان کی حکومت چلتی تھی، مگر ان کی ہی بہو نے آتے ہوئے اس قانون کو سب سے پہلے توڑا تم تو جانتی ہی ہو۔۔ مجھے لوگوں کی ڈھیٹائی اور کس بل نکالنے میں " "مہارت حاصل ہے

آمنہ بیگم نے جیسے وہاں پہ موجود سب کو جتایا تھا۔
جس کے سبب سبھی نے زبردستی مسکراہٹ لبوں پہ طاری کی،
البتہ دل ہی دل میں وہ جھلارہے تھے۔

-----*-----*

سر یہ کیسے ہو گیا؟، پہلی مرتبہ آپ پکڑے گئے وہ بھی ایسے جرم میں جو "
آپ نے کی ہی نہیں
بشار تقی کو انوسٹیکیشن روم میں بٹھایا گیا تھا،
کہ تبھی دروازہ کھول کر نعمان نے اندر داخل ہوتے ہوئے پریشانی سے
پوچھا

مجھے نہیں پتا یقیناً کسی نے مجھے پھنسا یا ہوگا، ویسے پتا چلا ان کے پاس اس "قتل کو ثابت کرنے کے لئے کیا کیا ایویڈنس ہے؟"

"نہیں سروہ نہیں بتا رہے"

نعمان نے بشار تقی کے مقابل میز کے دوسری جانب بیٹھتے ہوئے جواب دیا

یہ اہم نہیں ہے کیونکہ مجھے تم پر بھروسہ ہے، جب میں کسی ایسے کیس میں پھنستا تھا جو جرم میں نے کیا ہوا ہوتا تھا تو تم مجھے بچا لیتے تھے تو اب تو میں نے قتل کیا بھی نہیں تو تم بچا ہی لو گے

بشار نے لا پرواہی سے کہا،

نعمان نا صرف بشار تقی کا پی اے تھا بلکہ نہایت ہی قابل وکیل بھی تھا،

بشار تقی کے سارے کا غذاتی معاملے کو وہی سنبھالتا تھا

اہم یہ ہے کہ میں نے ایک پولیس والی سے شادی کی ہے، پہلی مرتبہ "شکاری شکار ہو گیا۔ یقین نہیں ہوتا مجھے اس بات پر۔۔ اسے میں معصوم

سی لڑکی سمجھتا تھا، مجھے بعد میں احساس ہوا تھا کہ وہ ویسی نہیں ہے جیسی خود کو ظاہر کرتی ہیں مگر دیکھو تو وہ کتنی پہنچی ہوئی نکلی۔

تاریخ میں پہلی شادی ہوگی یہ جس میں ایک چور نے پولیس سے شادی کی،
"گویا خود ہی اپنی گردن پھانسی کے پھندے کے پیش کر دیا

اگلے ہی پل و بشار تقی غصے کی شدت کی بنا ہوش گنوائے ہوئے کہہ رہا تھا
وہ جو نہایت گھاگ مجرم تھا،

ایک عرصے سے جس کی خاک تک کو پولیس پا بھی نہیں سکی تھی،
اسے ایک معصوم سی، مظلوم ادا اس نظر آتی لڑکی بے وقوف بنا گئی تھی۔
بات تو انا کی تھی ہی کہ اس جیسے کو ایک لڑکی پچھاڑ گئی تھی۔

"سر آپ کو یہ دیکھنا چاہئے"

نعمان نے تشویش نظروں سے غصے سے بھرے بشار تقی کو دیکھتے ہوئے
کہا

"یہ کیا ہے؟"

نعمان کے ہاتھ میں موجود سیل فون پہ نظر ڈال کر اس نے پوچھا، جس میں
ایک ویڈیو نظر آرہی تھی
سی سی ٹی وی فوٹیج ہے، جس میں وہ لڑکی صاف نظر آرہی ہے جس نے "
"منسٹر کو بچا یا تھا

دیکھو تو ذرا آج کل کی لڑکیاں کتنی ترقی یافتہ ہوتی جا رہی ہیں، جس نے "
موبی کے جال کو بھانپ لیا اور پھر اسے توڑ بھی دیا وہ کوئی عام لڑکی نہیں
ہو سکتی ہے، یقیناً حبہ احسن کی طرح ہی وہ کوئی چالاک اور فریبی لڑکی
"ہوگی

اس نے بڑبڑاتے ہوئے سیل فون نعمان کے ہاتھ سے لیا تھا
"امپو سیبل"

فوٹیج دیکھتے ہوئے بے یقینی سے اس کے منہ سے نکلا
"ایس سروہ لڑکی حبہ احسن ہی تھی"

جس نے منسٹر کو شوٹ کر کے بچا یا وہ لڑکی حبہ احسن تھی

جسے وہ ایک عام سی معمولی، سوتیلی ماں کی ستائی ہوئی لڑکی سمجھتا تھا وہ تو کچھ اور ہی نکلی تھی، جو موبی کے جال کو سمجھ کر توڑ دے، وہ ناذہانت میں عام ہو سکتی تھی اور نا ہی کسی اور معاملے میں۔۔۔

اس کی شوٹنگ کتنی پرفیکٹ تھی،

زرا سی بھی غلطی منسٹر کو موت کے منہ میں دھکیل سکتا تھا۔

وہ تربیت یافتہ معلوم ہوتی تھی،

وہ یہ تو جانتا تھا کہ وہ جو تھی وہ اس کے الٹ خود کو ظاہر کرتی تھی،

مگر وہ اتنی پہنچی ہوئی تھی

وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"کمال کی ہے یہ لڑکی نہیں؟"

وہ جیسے شدید حیرت کے ساتھ متاثر بھی ہوا تھا

نہیں۔۔۔ یہ عام سی پولیس آفیسر نہیں ہو سکتی، بھلا ایک پولیس آفیسر کا کیا

کام کہ وہ ملک سے باہر جا کر منسٹر کو بچائے۔۔۔ یہ لڑکی انٹیلیجنس سے

ہو سکتی ہے، یا پھر سی آئی اے سے ہو سکتی ہے، یا تو پھر کسی بڑے ٹیریریسٹ
گروہ سے بھی ہو سکتی ہے، یہ لڑکی کچھ بھی ہو سکتی ہے، اس کا تعلق مرتخ
"سے بھی ہو سکتا ہے۔۔ کیا واقعی ایسی لڑکیاں ہوتی ہے نعمان۔؟۔"

"سر۔۔ کام ڈاؤن۔۔"

نعمان تاسف سے اسے مسلسل بولتا دیکھ بول اٹھا

"واقعی نعمان اس لڑکی نے میرا کام ڈاؤن کر دیا ہے"

وہ جیسے تھک کر اپنا سر چیئر کے پشت سے لگا گیا تھا

"کیا آپ موبی سے مدد لے گے؟"

نہیں موبی صرف مارنا جانتا ہے، وہ اس لڑکی کو مار دے گا، مگر میں اسے

"استعمال کروں گا"

"ملاقات کا وقت ختم ہوا"

تبھی باہر سے ایک پولیس مین نے جھانک کہا تھا

او کے سراب میں چلتا ہوں، آپ جانتے ہیں آپ کو کس طرح جواب دینا"

"ہے، باقی کا میں سنبھال لوگا

نعمان نے جاتے ہوئے کہا تھا۔

جس پر بشار تقی لا پرواہی سے سر جھٹک گیا تھا

"تو تم آئی ہو انو سٹیگیشن کے لئے؟"

نعمان کے جانے کے فوراً بعد ہی روم میں حبہ آئی تھی،

جسے دیکھ اس کی آنکھوں میں آگ سی بھڑک اٹھی تھی

اس کے سوال کا جواب دیئے بغیر وہ دروازہ لگا کر مائیک اور کیمرہ بند کرتی

اس کی جانب متوجہ ہوئی،

جسے نعمان کے جانے کے بعد ایک پولیس مین سیٹ کر کے گیا تھا

"میں جانتی ہوں کہ یہ قتل تم نے نہیں کیا"

"تو۔۔؟"

حبہ کا مطمئن چہرہ بشار تقی کو مزید سلگارتا تھا،

وہ اسے بے وقوف بنا کر دھوکہ دے کر خود کتنے اطمینان سے تھی

"ایک ڈیل کرتے ہیں"

حبہ ٹیبل پہ اپنا دونوں ہتھیلیاں ٹکا کر ہلکا سا اس کی جانب جھکتی اس کی غصے
بھری کر سٹل سیاہ آنکھوں میں دیکھتی بولی

"کیسا ڈیل؟"

بشار تقی نے بھی اپنی آنکھیں اس کی مطمئن بے تاثر بادامی آنکھوں میں
گاڑے تلخی سے پوچھا

میں تمہیں صرف اس مرتبہ بچاؤں گی، اس کے بدلے مجھے طلاق"

"چاہئے"

"اوہ۔۔"

حبہ کی ڈیل سن کر نجانے کیوں وہ محفوظ ہوا تھا،

اپنا پشت کر سی سے ٹکا کر اب کی مرتبہ اس نے حبہ کو دلچسپ مگر ٹھنڈی
نظروں سے دیکھا،

ایسا لگا جیسے اس کے ہاتھ ترپ کا کوئی اکالگا ہو۔

آزادی چاہتی ہو تم مجھ سے؟، جانتی ہو کتنی مہنگی پڑی تھی تم مجھے؟، ایک کام کرو جس قیمت میں میں نے تمہیں تمہاری سوتیلی ماں سے خریدا تھا،

"اتنی ہی قیمت مجھے ادا کرو اور اپنی آزادی مجھ سے لے لو

وہ سرد بے رحم لہجہ میں طنزیہ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے بولا

"کتنی۔۔ کتنی قیمت دیا تھا تم نے میرے بدلے میری سوتیلی ماں کو؟"

حبہ نے سپاٹ لہجہ میں پوچھا

کیونکہ وہ جانتی تھی سیٹھ جاسم منیر ستر لاکھ دے رہا تھا اس کی سوتیلی ماں کو

تو پھر یقیناً بشار تقی نے مزید کچھ رقم ہی بڑھایا ہو گا اس پر۔

چونکہ تم میرے پیچھے تھی تو تم یقیناً میرے متعلق سب سمجھ جانتی ہو تو یہ

"بھی جانتی ہو گی کہ میری ملکیت میں 'صد فی فیری ٹیل' آئی لینڈ بھی تھا؟

بشار تقی کی بات سن کر جیسے اب کی مرتبہ حبہ کا رنگ اڑا تھا

"تم۔۔۔ جھوٹ۔۔۔ ہمیشہ کی طرح۔۔"

حبہ نے اپنی لڑکھڑاتی زبان کو سنبھالنے کی کوشش نہیں کی تھی،
 "اس آئی لینڈ کو میں نے بطور قیمت تمہاری سوتیلی ماں کے نام کر دیا۔"
 بشار تقی نہایت دلچسپی سے حبہ کا سفید پڑتا چہرہ دیکھ کر رہا تھا
 "جانتی ہو اس کی قیمت کیا ہے؟"

بشار تقی کی بات سن کر حبہ کو محسوس ہونے لگا تھا جیسے پوری دنیا سے
 آکسیجن ختم ہو چکی ہو، اس کو سانس لینے میں دقت سی ہو رہی تھی،
 یا اس کو سانس ہی نہیں آرہا تھا۔

کیونکہ اب اس کا ایک ایک سانس بھی اس کے سامنے کھڑے مجرم کا
 مقروض ہو چکا تھا،

وہ اس کی غلام بن چکی تھی،

جس کی غلامیت سے شاید چاہ کر بھی وہ کبھی آزاد نہیں ہو سکتی تھی۔
 حبہ احسن کو اپنا وجود پہلی مرتبہ اس نیلے آسمان کے نیچے اور خاکی زمین کے
 اوپر بوجھ اور قید جیسا لگا۔

"میم۔۔۔ آپ کو کمشنر صاحب بلارہے ہیں"

تبھی ایک کانسٹیبل نے اندر جھانک کر اطلاع دی تھی۔

اپنے ٹوٹے اعصاب کو کنٹرول کرتے ہوئے اگلے ہی پل اس نے بے تاثر نظروں سے بشار تقی کو دیکھا جو اسے بہت مزے سے دیکھ رہا تھا،

اور روم سے نکل آئی تھی

"السلام علیکم سر"

اس نے کمشنر کے آفس روم کو ناک کرتے ہوئے اندر داخل ہو کر کہا

"وعلیکم اسلام اور کیسی ہے میری پیاری بیٹی؟"

پولیس کمشنر ز شمس الدین اسے دیکھ گرم جوشی سے کہا

"آپ حبہ احسن کو جانتے ہیں بابا؟"

وہاں پہلے سے موجود کیپٹن دعان نے حیرت سے ان دنوں کو دیکھتے ہوئے

پوچھا تھا

"بابا؟"

دعان کے بازو خالی چیڑ پہ بیٹھتے حبه نے بھی حیرت سے جیسے کہا

"بلکل میں دعان کا بابا ہوں اور میں حبه کا ٹیچر ہوں"

کمشنر شمس الدین نے مسکراتے ہوئے پہلے حبه سے اور پھر دعان سے کہا تھا

کہ وہ اپنی حیرانی دور کر لے

"ٹیچر؟"

مگر دعان کی حیرانگی دور نہیں تھی بلکہ مزید بڑھی تھی

"ہاں یہ ایک لمبی کہانی ہے پھر کبھی سناؤں گا"

کمشنر شمس الدین مسکرا کر کہتے ہوئے بولیں،

اور پھر اصلی مدعے پہ آئے

دعان تم نے بشارتقی کو گرفتار تو کر لیا مگر ہم اسے زیادہ دیر تک صرف

"اس خون سے لکھے گئے نام کے سبب روک نہیں پائے گے

تبھی تو کہہ رہا ہوں بابا کہ ایک مرتبہ میرے حوالے کرے اسے وہ اپنے

"سو تیلے باپ کے قتل کا ہی نہیں بلکہ اپنے سبھی جرم کا وہ اقرار کرے گا

"مگر بشار تقی نے یہ قتل نہیں کیا"

دعان کے اشتعال سے کہنے پر حبہ نے جیسے مداخلت کی،

جسے سن کر وہ دنوں حیران ہوئے تھے

"تم کیسے کہہ سکتی ہو؟"

دعان نے فوراً سوال کیا

قاتل جو کوئی بھی تھا بے شک نہایت شاطر تھا، اس نے بہت احتیاط کیا کہ

اپنے فنگر پر نٹس، فٹ پر نٹس وغیرہ ناچھوڑ پائے مگر کہتے ہیں ناشاطر سے

شاطر مجرم بھی کبھی غلطی کر جاتا ہے، اس نے بھی غلطی کی، وہ جو کوئی

بھی تھا وہ دروازے سے آیا تھا مگر گیارہ دروازے سے نہیں تھا، بلکہ وہ بالکنی

"سے گیا تھا

حبہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی،

جو نہایت توجہ سے اسے سن رہے تھے،

یہ میں بھی جانتا ہوں حبہ احسن مگر اب بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہوا "

کہ مجرم بشار تقی نہیں ہے، کہی تم اپنے شوہر کو بچانے کی کوشش تو نہیں

"کر رہی ہو؟"

اس کی بات ختم ہوتے ہی دعان نے چبھتے ہوئے لہجہ میں پوچھا

"تم نے دیوار چیک نہیں کیا دعان؟"

حبہ نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"کوئی دیوار؟"

بالکنی کی دیوار جہاں سے قاتل گیا تھا، اس نے بالکنی میں موجود گملے پہ پیر "

دے کر اوپر کے سبجے کو ہاتھ سے پکڑا تھا، اور ساتھ ہی اوپر پہنچنے کے لئے اس

نے اپنا پیر دیوار پہ بھی ٹکایا تھا، چونکہ گملے کے اندر موجود مٹی گیلی تھی، اس

"کے جوتے پہ لگ گئی تھی، اور اس کے جوتے کا نقشہ دیوار پہ چھپ گیا

حبہ کہ سپاٹ نظریں بدستور دعان پہ جمی تھی

جو یہ سن کر حیران نظر آ رہا تھا

البتہ کمشنر صاحب ان دونوں کو نہایت باریکی سے سن رہے تھے اور جانچ رہے تھے۔

حبہ اس سے صرف یہ پتا چلا کہ قاتل کس طرح فرار ہوا ہے، یہ نہیں پتا "چلا کہ وہ بشار تقی نہیں ہے

دعان نے جیسے نفی میں سر ہلاتے ہوئے قطعی لہجہ میں کہا "وہ قاتل بشار تقی ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ قاتل ایک عورت ہے"

حبہ نے جیسے دھماکا کیا تھا "کیا؟"

کمشنر شمس الدین اور دعان دونوں ہی جیسے ششدر ہوئے تھے ہاں دیوار پہ گیلی مٹی کے سبب جوتے کا نقشہ نہیں بلکہ ہیل کے جیسا نقشہ "بنا تھا، ساتھ ہی گملے کے اندر کئی انچ کی ہیل جتنی گہرائی بھی موجود ہے، اس لئے قاتل ایک عورت ہے جس نے دیوار پہ خون سے بیسٹ لکھا تھا، بلاشبہ "وہ جو کوئی بھی ہے بشار تقی کو پھسانا چاہتی ہیں

"واہ تم نے تو کیس کا رخ پہ موڑ دیا"

حبہ کی بات سن کر کمشنر صاحب نے بے ساختہ متاثر کن انداز میں کہا

"یا تم اپنے شوہر کو بچانا چاہتی ہو؟"

مگر دعان حبہ کو سخت طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

"میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے"

حبہ نے سپاٹ مگر مضبوط لہجہ میں کہا

"اوہ اچھا جی بھی بچا رہی ہو تم اسے"

دعان کے لہجہ کی تلخی بڑھی تھی

بات بچانے کی نہیں ہے کیپٹن دعان، بات ہے سچائی کی، آپ کسی اور کی"

جرم کی سزا کسی بھی دوسرے کو نہیں دے سکتے اگرچہ وہ مجرم ہی کیوں

"ناہو، اور یہ انصاف سے پرے بھی ہے"

"حبہ صحیح کہہ رہی ہیں دعان"

کمشنر صاحب نے بھی حبہ کی بات سن کر جیسے تائید کی،

اور ان کی تائید نے جیسے دعان کے اندر کے اشتعال کو جیسے مزید بڑھایا تھا۔

انصاف کی بات کر رہی ہو تم۔۔۔ جانتی ہو جب تک ہم نے اسے گرفتار کر کے سب کچھ اگلا نہیں لیا اس کے گروہ کے متعلق، اور اس کے گروہ کی جڑیں اپنی ملک سے نہیں مٹائی تب تک وہ اور اس کا گروہ ہمارے ملک کے لئے کتنا خطرناک ہے تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ انصاف مائے فٹ

دعان غصے سے چبا چبا کر کہتا، نہایت غصے سے روم سے باہر گیا تھا

"تم اس کی بات کا برا ماناؤ"

کمشنر صاحب جو دعان کے رد عمل پہ پریشان سے ہو گئے تھے انہوں نے حبیہ سے کہا تھا

"میں سمجھ سکتی ہوں سر، آپ فکرنا کریں"

حبیہ زبردستی دھیمی مسکراہٹ لبوں پہ طاری کئے بولی تھی

-----*-----

دعان غصے سے بھرا پولیس اسٹیشن اور پھر اس ایرے سے بھی باہر نکل آیا تھا، رات کا وقت تھا ارد گرد زیادہ لوگ نہیں تھے، ایک دو لوگ کبھی کبھار گزر رہے تھے۔

وہ پولیس اسٹیشن سے پیدل ہی نکل آیا تھا اور اب پیدل چلا جا رہا تھا، کہ ایک جگہ رکتے ہوئے اس نے لمبی اور گہری سانس جیسے خارج کی۔۔۔
آخر کب آخر کب وہ اپنے سوال کا جواب پائے گا؟
کب اسے انصاف ملے گا؟

وہ اپنی افیت بھری سوچوں میں غرق تھا کہ تبھی اس کے پیچھے نہایت دے پاؤں کوئی آتا اپنے ہاتھ میں موجود بھاری ہتھیار اس کے سر پہ دے مارا تھا

افیت سے کرہاتے ہوئے وہ اپنے سر کے پچھلے ضرب والے حصے پہ ہاتھ رکھتا مڑا تھا، زمین پہ گرتے بند ہوتی آنکھوں سے اس نے اس شخص کو دیکھنے کی کوشش کی۔۔ اور دھیمے سے اس کے منہ سے نکلا تھا

"ملک۔۔۔"

"ڈاکٹر! مجھے کیپٹن دعان مل چکا ہے"

ملک نے زمین پہ بے ہوش پڑے دعان کو دیکھتے ہوئے فاتحانہ لہجہ میں کہا تھا

"گڈ جاب ملک!، اسے گھر کے بیس مینٹ میں قید کر دو"

"اور اگر مرحہ کو پتا چل گیا تو؟"

ملک نے تشویش سے پوچھا

اس کی فکر مت کرو، مرحہ نے کہا تھا کہ، دعان نے اسے اپنا چہرہ دیکھایا"

نہیں تھا، اور دیکھایا ہوتا تو بھی فرق نہیں پڑتا تھا، کیونکہ مرحہ جانتی ہے کہ

"وہ ہمارا دشمن ہے۔۔۔"

جاری ہے۔۔۔

میں نے طے کیا ہے کہ میں اپنے ان پیارے ریڈرز کے لئے لکھوں گی جو چاہتے ہیں کہ میں لکھوں، واقعی میں غصے یا اپنے دکھ کے سبب کچھ بے ہودہ کمینٹس کرنے والوں کی خاطر ان ریڈرز کو نہیں چھوڑ سکتی جو مجھے پڑھنا پسند کرتے ہیں، جو میرا ہمت و حوصلہ ہیں، جو مجھے موٹیویٹ کرتے ہیں، آپ تمام ریڈرز کے کامینٹس کا شکریہ جس نے مجھے ہمت و حوصلہ عطا کیا کہ ٹکٹیو کمینٹس والوں کا ڈٹ کر سامنا کر سکوں۔

♥ میرا ساتھ دینے کا شکریہ

♥ جزاک اللہ خیر اکثرافی الدارین

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو (آمین)

اور اب رہے وہ لوگ جنہیں میں پسند نہیں تو آپ صاف صاف سن لیں، یہ میرا ناول ہے، اس میں میں وہی لکھوں گی جس کا میرا دل چاہے گا، مجھے جو پسند آئے گا چاہے وہ مووی کا سین ہو یا ڈرامہ کا یا کسی ناول کا یا حقیقی زندگی کا،

جو کانسیپٹ مجھے پسند آئے گا میں وہ اپنے ناول میں ڈالوں گی، چاہے کسی کو پسند ہو یا ناہو، اگر آپ کو پسند نہیں آ رہا تو مہربانی فرما کر، میرے ناول سے دور رہیں، مجھے کمنٹس کر کے نابتائیں کہ میں کیا لکھ رہی ہوں؟، میں جو بھی لکھ رہی ہوں الحمد للہ میں اچھے سے جانتی ہوں کہ میں کیا لکھ رہی ہوں۔

یہاں ہر ناول ایک دوسرے کے کانسیپٹ سے ملتا جلتا ہوتا ہے، یہاں تک کہ کئی سین میچ بھی ہوتے ہیں، تب آپ اسے کاپی نہیں سمجھتے۔۔۔ سچ پوچھیں تو مجھے ان ریڈرز کی ضرورت ہی نہیں ہے جو مجھے سمجھتے نہیں ہیں۔

اس لئے نہایت ہی پیار سے کہہ رہی آئندہ برے کمٹس کر کے ہمت
توڑنے کی کوشش مت کرے گا،
کیونکہ میری ہمت پہلے سے زیادہ بڑھادے گے میرے وہ ریڈرز جو مجھے
پسند کرتے ہیں۔

"یقین نہیں آتا آپ اتنی آسانی سے بچ گئے؟، کچھ کرنا ہی نہیں پڑا"
نعمان نے بشار کے ساتھ چلتے ہوئے حیرانگی سے کہا
وہ دونوں پولیس اسٹیشن سے نکل کر اب پارکنگ ایریا کی جانب بڑھ رہے
تھے

"یہ حبہ احسن کا کمال ہوگا"
بشار تقی نے برا سامنہ بنا کر کہا
اس کا غصہ حبہ کے لئے ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا،

اور یہ لگتا بھی نہیں تھا کہ وہ کبھی ٹھنڈا ہو گا۔

وہ اتنی آسانی سے خود کو دھوکا دینے والوں کو معاف نہیں کیا کرتا تھا
"مگر وہ ایسا کیوں کریں گی؟"

"کیونکہ وہ اس کے بدلے طلاق چاہتی ہیں مجھ سے"

نعمان کے پوچھنے پر اس نے استہزاء انداز میں کہا
اور آپ کو دیکھ کر ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ اب آپ طلاق نہیں چاہتے
ہیں

نعمان نے بشار کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر کہا
"بلکل اب میں حبہ احسن کو کبھی طلاق نہیں دوں گا"
وہ قطعی لہجہ میں بولا

اور آپ کے جنون کا کیا؟، جس لڑکی کے لئے آپ اس دلدل میں پھنسے
۔۔ جو آپ کے بچپن سے جینے کا مقصد تھی، جس کے کھونے سے آسان
"آپ کو اپنی جان گنوانا لگتا تھا، کیا آپ اس صد فی یوسف کو بھلا بیٹھے ہیں؟

"تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو؟"

بشار تقی نعمان کی باتیں سن کر فوراً غصے میں آیا تھا،

صدفی یوسف میرے ہر پل سانسوں کی آمد و رفت کی وجہ ہے، اگر"

میرے پاس یہ امید نہیں ہوتا کہ صدفی یوسف آخر میں میرے پاس ہوگی

تو میں اس پہاڑی سے گرنے کے بعد بھی اپنی اگلی سانس ہر گز نہیں لیتا،

میں صدفی یوسف کے بغیر میں زندگی جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہوں،

مگر میں جن جھمیلوں میں پھنسا ہوں ان جھمیلوں کے ساتھ صدفی یوسف

کے پاس نہیں جاسکتا، تم اچھے سے جانتے ہو میری وجہ سے میرے قریبی

لوگ خطرے میں پڑھ سکتے ہیں، اس لئے میرا کوئی قریبی نہیں ہے جس

کے سبب میں نڈر ہوں، میری کمزوری کوئی پکڑ کر مجھے دھمکا نہیں سکتا،

میں سب کچھ حل ہونے کے بعد صدفی یوسف تک جاؤں گا تا کہ میرے

دشمن یا دوست نہاد دشمن کبھی بھی میری کمزوری تک نہیں پہنچ سکے، اس

"لئے میں ابھی صدفی یوسف تک نہیں جاسکتا

اگلے ہی پل شدید غصے سے نعمان کا کالرڈ بوج کر گاڑی سے لگاتا ہوا وہ جھلستے
لہجہ میں کہہ رہا تھا،

اس کے لہجہ میں اب بھی صد فی یوسف کے لئے دیوانگی صاف محسوس کی
جاسکتی تھی۔

صحیح کہا میرے بیٹے! جس جگہ تم ہو وہاں فیملی ہونا کمزوری ہے، اور کمزور "
"انسان وہاں ہر گز بھی سروائیو نہیں کر سکتا

اپنے پیچھے سے آتی آواز پہ بشار تقی جیسے ساکت ہوا تھا۔

نعمان کے کالر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس نے مڑ کر دیکھا

جہاں اس سے کچھ قدموں کی دوری پر اسٹائلش سی ساڑھی میں ملبوس ایک
انتہائی خوبصورت عورت کھڑی تھی۔

نعمان نے دیکھا کہ وہ عورت پیاسی نظروں سے بشار تقی کو دیکھ رہی تھی۔

اس کے چہرے پہ بشار تقی کی صاف جھلک ملتی تھی

خصوصاً اس عورت کی سیاہ کر سٹل آنکھیں جو جھل مل کر رہی تھی وہ ہو بہو
بشار تقی جیسی تھی،

نعمان جیسے اتنی ساری مشابہت سے پہچان گیا تھا کہ وہ عورت کون تھی۔
بشار تقی بے جان ہوتے وجود کے ساتھ اس عورت کو دیکھ رہا تھا۔

اور اس کے کانوں میں چھوٹے سے بچے کی روتی بلکتی آواز گونج رہی تھی
"مما پلیز مت جائیں۔۔۔ پلیز مت جائیں مجھے اور بابا کو چھوڑ کر۔۔"

وہ چار سالہ چھوٹا سا بچہ تھا جو اپنے ننھے قدموں سے اپنے سامنے ٹرائی کھینچ
کر جاتی عورت کے پیچھے روتے ہوئے دوڑ رہا تھا۔

"م۔۔۔ ما۔۔۔ پلیز۔۔۔"

تبھی وہ بچہ بھاگتے بھاگتے ٹھوکر کھا کر گرا تھا،

نہایت ہی زور سے اس کا چہرہ کھردری مٹی سے ٹکرایا تھا،

جس کے سبب نازک سے سرخ ہونٹ پھٹ گئے تھے، اور رخسار بھی زخمی

ہوا تھا اور ساتھ ہی

اس کے دونوں گٹھنے اور ہتھیلیاں کھر دری مٹی پہ گرنے سے بری طرح
رگڑے گئے تھے مگر وہ اپنے زخموں سے بے پرواہ اپنی جان سے بھی پیاری
ماں کو دور جاتے دیکھ گڑ گڑا کر منت کر رہا تھا،
بھیک مانگ رہا تھا،

مگر اس عورت نے پلٹ کر بھی اپنے بچے کو نہیں دیکھا تھا۔
اس معصوم سے چھوٹے بچے کو وہ بلکتا چھوڑ گئیں تھی
چاہئے ہم اپنے دل کو جتنا پڑھالیں سیکھالیں وہ کسی ناکسی اذیت بھرے لمحہ
میں مڑ کر ماضی کی اذیت بھری یادوں کو ضرور دیکھتا ہے، اور مزید خود کو
زخمی کر لیتا ہے

بشار تقی بھی ایسے ہی دہرائے پہ تھا۔

"آپ کون ہیں؟"

اس نے جیسے اپنے اندر موجود آج بھی اس عورت کو دیکھ روتے بلکتے بچے کا
گلا گھونٹتے ہوئے،

خود پہ بے حسی طاری کئے سرد لہجہ میں پوچھا
"میں۔۔۔"

اوہ اچھا آپ سیٹھ جاسم منیر کی دوسری بیوی ہے، آپ یہاں اپنے شوہر
"کے قاتل سے ملنے آئی ہیں

وہ عورت کچھ کہتیں وہ بات کاٹتے ہوئے کڑوے لہجہ میں بولا
میں نے جاسم سے تین سال پہلے ہی طلاق لے لیا تھا، اور میں جانتی ہوں "
"کہ تم قاتل نہیں ہو سکتے

اس عورت کے حالت اور برتاؤ میں کوئی بھی فرق نہیں آیا تھا
وہ اب بھی اسے بھگیتی اور پیاسی آنکھوں سے دیکھتی کہہ رہی تھی
میں کیوں قاتل نہیں ہو سکتا؟، میں مہر النساء کا بیٹا ہوں، جو کہ ایک بری "
عورت تھیں، ایک بری ماں۔۔۔ میں بھی اپنی ماں کی طرح ہوں۔۔۔
"اپنے باپ کا ایک برا بیٹا اور ایک برا انسان۔۔۔

میں ذخم خوردہ لہجہ میں کہہ رہا تھا،

اس کی آنکھیں بھی شدید زخمی تاثرات سے بھر گئے تھے۔

"موبی۔۔۔ میرے بچے۔۔"

"وہی رک جائیں۔۔"

مہر بے ساختہ تڑپ کر اس کی جانب بڑھی تھی کہ وہ ہاتھ اٹھا کر مہر کو روک گیا تھا

میں کسی کا بچہ نہیں ہوں، کوئی میری ماں نہیں۔۔ چار سال کی عمر میں "میری ماں مر گئیں تھیں، جن کی مہربانی کے سبب میری اب کوئی فیملی نہیں ہے۔۔ آئندہ میرے سامنے آنے کی کوشش ہر گز مت کرے گا

وہ سخت لہجہ میں کہتا گاڑی کا ڈور کہہ کر بیٹھ گیا تھا،

اور مہر النساء روتے ہوئے اس سرخ رنگ کی گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھتی رہی تھیں

-----*-----*

ڈاکٹر رضامرزا شہر سے باہر کانفرنس کے لئے گئے ہوئے تھے، ان کے ساتھ ملک بھی تھا، آج دوسرا دن تھا ان کا شہر سے باہر گئے ہوئے تقریباً مزید تین چار دن لگنا تھا انہیں۔

دوپہر میں مرحہ اور ڈاکٹر ہادیہ جان عالم فری تھی سو وہ گھر آ گئیں تھی، حسینہ اماں کے ہاتھ سے بنے مزیدار لچ سے لطف اندوز ہونے کے بعد اب وہ لاونج میں بیٹھی باتوں میں مصروف تھی، ساتھ ہی ہادیہ نے فرمائش کی کہ وہ فیملی البم دیکھنا چاہتی ہیں۔

جس کے سبب اگلے ہی پل وہ حسینہ اماں سے پوچھنے گئی تھی کہ فیملی البم کہاں ہے؟

"وہ تو شاید بیس مینٹ میں کہی ہیں، رکیں میں دیتی ہوں"

حسینہ اماں جو لیٹی ہوئی تھی،

کہتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

"نہیں آپ رہنے دیں آرام کریں، میں خود ڈھونڈ لوں گی"

مرحہ نے انہیں زبردستی واپس لٹا کر اب بیس مینٹ کی جانب بڑھ رہی تھی۔

وہ کبھی بیس مینٹ میں نہیں گئی تھی کیونکہ اس کی اسے کبھی ضرورت ہی نہیں پڑھی تھی، اور بڑی ٹف لائف میں وہ اتنا مصروف ہو چکی تھی کہ چاہ کر بھی کبھی دھیان کسی اور جانب جاتا ہی نہیں تھا

وہ سیڑھیاں اتر کر بیس مینٹ کی جانب جا رہی تھی کہ اسے دروازہ نظر آیا جس میں لاک لگا تھا۔

"اس کی چابی کہاں ہے؟، شاید اماں کے پاس۔۔"

وہ سوچتی ہوئی واپس حسینہ اماں کے پاس گئی تھی

ارے ہاں میں بھی نا آپ کو چابی دینا بھول گئی تھی، دراصل نیچے کی صفائی"

کرنی ہوتی ہے نا اس لئے ڈاکٹر صاحب نے ایک چابی مجھے بھی دے رکھی ہے"

"کوئی بات نہیں اماں"

حسینہ اماں سے چابی لیتی مسکرا کر کہتی پھر سے بیس مینٹ کی جانب بڑھی
دروازہ کالا کھولنے پر اسے مزید نیچے جاتی سیڑھیاں نظر آئی تھی
سیڑھیاں اتر آنے کے بعد اسے راہداری نظر آئی جس کے ساتھ کئی کمرے
لگے تھے۔

اتنے سارے کمرے بیس مینٹ میں بنے تھے؟
وہ حیرت سے سوچتی پہلے کمرے کی جانب بڑھی، دروازے کا ناب گھماتے
ہی دروازہ کھلتا چلے گیا تھا۔
کمرے کے اندر اندھیرا تھا،

اندر داخل ہو کر دیوار پہ ہاتھ مارنے پر اسے سوئچ پر مل گئے تھے،
جس پر وہ سارے بٹنوں کو دبا گئی تھی، ایک دم کمرہ روشنی سے جگمگا اٹھا تھا، اور
چھت پہ لٹکا سیلنگ فین سے ہوائیں پیدا ہوتی کمرے کے در و دیوار سے
ٹکرانے لگی تھی۔

اس نے کمرے میں نظریں دوڑائیں تو اسے لگا کہ یہ کسی کا کمرہ رہا ہو گا۔
اور وہ بھی شاید کسی لڑکی کا کمرہ۔

کیونکہ وہاں پہ بیڈ، وارڈروب، ڈریسنگ مرر، صوفے، رائٹنگ ٹیبل غرض
کے سب موجود تھا۔

نجانے کس کا کمرہ تھا؟

کیا اسے یہاں البم ملے گا؟

وہ پر سوچ اور ٹٹولتی نظروں سے اطراف کا جائزہ لیتی رائٹنگ ٹیبل کی جانب
بڑھی کیونکہ وہی اسے کتابیں اور دوسری بڑی بڑی ڈائری وغیرہ نظر آئیں،
ایک کے بعد ایک کو دیکھتے ہوئے اس کی نگاہیں اس ٹی پنک کلر کی ڈائری پہ
جار کی تھی،

جو بہت خوبصورت تھی

اس نے ڈائری ہاتھ میں اٹھایا تھا اور چاہتی تھی کہ ڈائری کھول کر دیکھے
تبھی اسے جیسے کسی چیز کے دھڑام سے گرنے کی آواز آئی۔

جس کے سبب مرحہ بری طرح خوفزدہ ہوئی تھی خوف کے سبب اس کے ہاتھ سے ڈائری چھوٹ کر نیچے جا گری تھی۔
 "کک۔۔۔ کون ہے؟"

مرحہ نے بے ساختہ کانپتے لبوں سے پوچھا تھا۔
 پھر وہ دھیرے قدموں سے چلتے ہوئے کمرے سے نکل آئی تھی اور اس جانب بڑھی جدھر سے اسے آواز آئی تھی۔
 کاریڈور میں آگے بڑھتے ہوئے وہ ایک دم آخری کمرے تک آئی تھی۔
 اس کمرے کے اندر سے جیسے اب بھی ہلکی ہلکی آواز آرہی تھی
 اس نے نہایت ہمت سے لرزتے ہاتھ سمیت دروازہ کاناب گھمایا تھا۔
 ناب گھماتے ہی جیسے آواز آنا بند ہو گئی۔

مرحہ نے دھیرے سے دروازے پہ زور ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا تھا۔
 کمرے میں مدھم روشنی کا بلب روشن تھا

جوا گرچہ کمرے کے اندر کے منظر کو ٹھیک سے واضح نہیں کر رہا تھا تو چھپا بھی نہیں رہا تھا۔

اور تبھی مرحہ نے کمرے کے وسط میں کرسی کے ساتھ کسی کو اوندھا فرش پہ پڑا پایا۔

"کک۔۔۔ کون۔۔۔ ہو تم؟"



تحشم اتقی نے آفس سے تھکا ماندہ سا گھر میں قدم ہی رکھا تھا کہ آمنہ بیگم اس کا بازو کھینچتی اپنے کمرے میں لے گئیں تھی،

"اپنی بیوی کو سمجھاؤ"

"کیا سمجھاؤں؟"

تحشم نے اس اچانک مطالبہ پہ حیرانگی سے پوچھا

میں نے اسے کام میں حدیقہ کے ساتھ ہاتھ بٹانے کے لئے کیا توصاف "

" منع کر گئی

انہوں نے نہایت ناپسندیدگی سے بتایا

"ہاں تو اس میں غلط کیا کیا راہی نے؟"

"کیا؟"

اپنے بیٹے کے منہ سے یہ سن کر انہیں سخت ناگواری ہوئی

مماسو نیا بھا بھی تو گھر کا کام نہیں کرتیں نا، تو پھر میری بیوی کیوں "

کرے؟، حدیقہ بھا بھی بھی کیوں کرے؟، یوں بھی کسی کو کام کرنے کی

ضرورت بھی کیا ہیں، ہم ملازمہ افورڈ کر سکتے ہیں، پہلے ہمارے کام ملازمہ

ہی تو کیا کرتے تھے، اب پھر سے ملازمین رکھ لیں، مگر میری بیوی کام نہیں

"کرے گی

اس نے نرمی سے کہا اور جانے کے لیے دروازے کی جانب مڑا

ہاں اب تو تم بیوی کی زبان ہی بولو گے نا، اسی کی بات تمہیں ٹھیک لگے " گی، ماں تو اب غلط ہی ٹھہرائی جائیں گی، اسی لئے میں نہیں چاہتی کہ تم گھر چھوڑ کر ان دونوں ماں بیٹی کے ساتھ رہو، نجانے کیا جادو ٹونا کیا میرے بیٹے پہ کہ ---

"مما یہ غلط کر رہیں ہیں آپ"

آمنہ بیگم بگڑ کر کہنے لگیں تھیں کہ وہ جاتے جاتے رک کر احتجاجاً روہان سے انداز میں کہہ اٹھا

آج میرا آفس کا پہلا دن تھا، جانتی ہیں آپ کے شوہر نامدار نے مجھ سے " کتنا کام لیا ہے، بجائے یہ پوچھنے کے میرا دن کیسا گزرا کہی میں تھک تو نہیں " گیا، مگر آپ نجانے کیا قصے کہانی لئے بیٹھی ہیں وہ خفگی سے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا

ہائے میرا چاندرا ک جاؤ میں ابھی تمہارے لئے جو س لے کر آتی ہوں " جس سے ساری تھکاوٹ اتر جائے گی

تحشم کے اس طرح ناراض ہونے پر وہ ساری باتیں بھولتے، فوراً پریشان ہو کر کہتیں کچن کی جانب بڑھی تھیں

"خیرت؟"

وہ شور لے کر نکلا تھا، اور اس وقت مرر کے سامنے کھڑے اپنے بالوں میں برش کر رہا تھا کہ اس نے مرر میں ہی اپنے پیچھے راہی کو دیکھا، جو بیڈ پہ بیٹھی کافی دیر سے اسے گھور رہی تھی، تحشم کو لگا شاید راہی بھی وہی سب باتیں دہرائے جو آمنہ بیگم نے دہرایا تھا، اس لئے نظر انداز کرتا رہا تھا، مگر جب وہ مسلسل کینہ توڑ نظروں سے گھورتی رہی تھی تو کربا ہوتا ہوا مجبوراً پوچھ بیٹھا۔

"میری تو خیرت ہے مگر تمہاری اب خیرت نہیں رہے گی"

راہی نے جیسے بھویں تانے اسے آگاہ کیا

"مگر کیوں؟ اور کون میری خیرت رہنے نہیں دے گا؟"

تحشم نے حیرت سے پوچھا

میں تمہاری خیرت ہر گز بھی رہے نہیں دوں گی اور وجہ اتنی جلدی "
"بھول گئے؟

وہ غرا کر کہتی اس کی جانب بڑھی تھی
تحشم اسے اپنی جانب غصے سے بڑھتا دیکھ گھبرا تا ہوا فوراً پیچھے ہٹا تھا
"سس۔۔۔ سور۔۔۔ ی۔۔۔ ی۔۔۔ ی"

وہ وجہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیوں ناراض تھی مگر پھر بھی ہکلاتے ہوئے کہا
اس مرتبہ میں ہر گز معاف نہیں کروں گی، جب تک میں بدلہ نالے "
"لوں

راہی نے تیکھے تیور سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو اپنے پیچھے موجود مرر کے
سبب مزید پیچھے نہیں ہٹ پایا تھا،
اس کا بس چلتا تو وہ مرر میں گھس کر خود کو غائب کر لیتا
"کک۔۔۔ کیسا بدلہ؟"

تحشم نے اپنے سامنے موجود جلالی کیفیت میں مبتلا راہی سے سہم کر سمٹتے ہوئے پوچھا

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ نے۔۔۔ بغیر اجازت یہاں کس کیوں کیا تھا؟"

راہی جو بولتے ہوئے گھبراہٹ اور شرماہٹ کا شکار ہو رہی تھی،

خود پہ جھلاتی اور یہ یقین دلاتی کہ آخر کار وہ لیڈی ڈان ہے،

اسے شرمناہر گز بھی سوٹ نہیں کرتا جملہ پورا کر ہی دیا تھا

البتہ اس چکر میں راہی کے رخسار سرخ ہواٹھے تھے

اور تحشم اتنے بولڈ انداز پہ بے ساختہ شرمایا تھا،

تحشم کے کان اور گردن بری طرح سرخ ہوئے تھے۔

"میں نے آپ سے پوچھا تو تھا، اور آپ کی اجازت ملنے پہ ہی۔۔۔"

دھیرے سے کہتے ہوئے اس نے جملہ ادھورا چھوڑا

"مجھے کیا معلوم تھا کہ تم اس چھپچھوری حرکت کے لئے پوچھ رہے ہو؟"

رہنما فردوس سنبھل کر غرائی تھی

"سس۔۔ سوری۔۔"

"مجھے بدلہ لئے بغیر سکون نہیں ملے گا"

"بدلہ کیسا بدلہ؟۔۔ کیا واقعی آپ بدلہ لینے والی ہے؟"

سوچ کر ہی تحشم کی آنکھیں چمکی تھی

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"

اگلے ہی پل وہ راہی کی جانب متوجہ ہوتا ہلکا سا اس کے سامنے جھکتا ہوا اثرما
کر بولا، اور اپنی آنکھیں بند کر لی۔

"کیا۔۔؟"

رہنما فردوس کو جیسے ہی تحشم کے بدلہ کا پس منظر سمجھ آیا حیران ہوتی ہوئی
اگلے ہی پل جیسے وہ کھول اٹھی تھی

ٹھہر کی کہی کے رک جاؤ، میں ابھی تمہیں بتاتی ہوں کہ رہنما فردوس کے
"بدلہ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟"

وہ دانت پیس کر بڑبڑاتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھالپ اسٹک اٹھاگی تھی۔

لپ اسٹک کا ڈھکنا ہٹانے کے بعد پورا لپ اسٹک گول گول گھما کر باہر نکالتی
اسے جڑ سے توڑ گئی۔

اور پھر اگلے ہی پل لپ اسٹک کے ٹوٹے ہوئے سرخ اسٹک کو ہتھیلی پہ مسلنے
کے بعد اپنے لپ اسٹک کے سبب سرخ ہوتی ہتھیلیوں کو تحشم کے پورے
چہرے پہ کریم کی طرح مل دیا۔

راہی کے نرم خوشبودار ہاتھوں کو اپنے چہرے پہ محسوس کر کے اسے
گدگدی سی محسوس ہوئی تھی۔

ایسی خوبصورت سزا کے لئے تو تحشم ہزار مرتبہ خطا کرنے کے لئے تیار تھا۔
آئندہ اگر ٹھہر کی پن سے پیش آئے تو واٹر پروف کا جل استعمال کروں گی"
تم لا کھ چاہوں گے مگر ساری ذندگی اپنے چہرے کی سیاہی دور نہیں
"کر پاؤ گے

"شکریہ۔۔ راہی"

کچھ بھی سمجھے بغیر راہی کے وار ننگ دینے پہ وہ شرما کر بولا

"بلکل۔۔"

بھویں اچکاپے کہتی وہ کمرے سے نکل گئی تھی،
 "ثامر! تحشم تمہیں یاد کر رہا تھا، وہ اپنے کمرے میں ہیں"
 باہر ہی اسے تحشم کا ایک کزن نظر آیا تھا جسے وہ مسکرا کر کہتی کچن کی جانب
 چل دی۔

"تحشم میرے بھائی مجھے کیوں یاد فرمایا؟"
 ثامر نے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے لہک کر پکارا تھا مگر جیسے ہی کمرے
 میں موجود سرخ چہرے والے شخص پہ نگاہ پڑی وہ خوف سے چلا اٹھا تھا،
 اور فوراً دروازہ بند کرتے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا
 "کیا ہوا ثامر؟"

ثامر کے اس طرح خود کو دیکھ خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہونے پہ اس نے
 بے ساختہ اپنا چہرہ مرر میں دیکھا،

جہاں ایک سرخ چہرے والے کو دیکھ وہ بھی بدک کر بھاگ کھڑا ہوتا کہ
دل کڑا کر کے پھر سے مر ر میں دیکھا اور راہی کی ساری باتیں یاد کی جو اسے
اب کی مرتبہ سمجھ آیا تھا۔

وہ آگے مزید کچھ سوچتا سے کمرے کے باہر سے آوازیں آنے لگی تھی
میں سچ کہہ رہا ہوں، وہ لال چہرے والا چنڈال چڑیل بھوت ت جو کچھ "
"بھی ہے حشم کے کمرے کے اندر ہی ہے

وہ ثامر کی آواز تھی جو اپنے ساتھ باقی سب کو بھی لے آیا تھا
"چنڈال، چڑیل، بھوت۔۔؟؟"

تحشم نے بے ساختہ پھر سے اپنا چہرہ مر ر میں دیکھا تھا۔

اسے ثامر کی ایک ایک بات ٹھیک لگی تھی،

دروازہ کھلنے سے پہلے وہ بھاگ کر واش روم میں جا کر چہرہ فیس واش سے

رگڑ رگڑ کر دھونا چاہتا تھا مگر اس سے پہلے ہی دروازہ کھل چکا تھا،

اور جیسے پورے "بیت اتقی" کے افراد کمرے میں اکھٹے ہوئے تھے۔

پھر جو تحشم کی بے عزتی ہوئی وہ الگ اور مذاق اڑائیں گئی وہ الگ۔
 ثامر نے تو کئی فوٹوز لے کر شو شل میڈیا پہ بھی اپلوڈ کر دیا تھا۔
 یہ تحشم اتنی کی زندگی کی سب سے خطرناک سزا تھی۔
 وہ اپنی خطاؤں پہ جتنی توبہ کرتا کم تھا۔

-----*-----*

کیپٹن دعان کو جب ہوش آیا تو اسے محسوس ہوا کہ وہ کرسی سے بندھا تھا،
 پہلے تو اسے یاد نہیں آیا کہ بھلا وہ اس حالت میں کیوں تھا؟
 مگر سر کے پچھلے کادر جواب بھی شدت سے محسوس ہو رہا تھا، اس نے
 سب جلد ہی یاد کروا دیا

ملک کا مکر وہ چہرہ یاد آتے ہی اس کا تن بدن سلگ اٹھا تھا۔
 اس کا مطلب تھا کہ وہ ڈاکٹر رضامرزا کے قید میں تھا۔

نجانے وہ کب سے ان حالات میں تھا؟
 اس نے خود کا جائزہ لیتے ہوئے سوچا تھا۔
 وہ ایک لکڑی کے کرسی کے ساتھ رسیوں سے باندھا تھا،
 رسی کافی موٹی تھی ان کا ٹوٹنا اور کھولنا ناممکن تھا،
 ہاں مگر کرسی لکڑی کی تھی، اگر کرسی ٹوٹ جاتی تو وہ آزاد ہو سکتا تھا۔
 چونکہ اس کا صرف ہاتھ باندھا گیا تھا کرسی سے تو وہ پیروں پہ کھڑا ہو سکتا
 تھا،
 اگلے ہی پل اپنے پیروں پہ کھڑا ہوتا، تھوڑا سا جمپ کرتے ہوئے پوری
 طاقت سے کرسی کو نیچے پٹختا تھا،
 جس کے سبب کمرے میں نا صرف تیز آواز گونج گئی تھی بلکہ وہ خود بھی
 کرسی سمیت اونڈھے منہ جا گرا تھا۔
 اونڈھے میں گرنے کے بعد بھی اس نے جد جہد کرنا نہیں چھوڑی تھی،
 کہ تبھی اسے دروازے کی ناب گھومنے کی آواز آئی۔

یقیناً یہ ملک یا ڈاکٹر رضامرزا ہی تھے۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ جانے کہ وہ ہوش میں ہے اس لئے اگلے ہی پل وہ اپنی آنکھیں بند کر گیا تھا

مگر تبھی اس کے سماعت سے ایک ڈری سہمی سے آواز ٹکرائی تھی۔

اور اس آواز کو تو وہ ہزاروں میں بھی پہچان سکتا تھا۔

پرنس جسمین۔۔۔

اس کی قدموں کی آہٹ اسے دھیرے دھیرے قریب آتی محسوس ہو رہی تھی، وہ جانتا تھا کہ وہ خوفزدہ ہوگی مگر تجسس کے باعث وہ بھاگی گی بھی نہیں۔

اس کا چہرہ چونکہ تھوڑا نیچے کی جانب جھکا ہوا تھا، اس کا چہرہ مکمل دیکھنے کے لئے مرحہ کو نیچے بیٹھنا پڑھا تھا۔

مرحہ کی نگاہیں سر کے عقبہ حصے پہ گئی جہاں کے بال سخت ہو کر چپک گئے تھے، ساتھ ہی اس کی نگاہیں تھوڑی نیچے شرٹ پہ گئی تو وجہ معلوم ہو گئی کیونکہ شرٹ کا پچھلا حصہ خون سے رنگا تھا، یقیناً وہ جو کوئی تھا بھی زخمی تھا۔

مرحہ نے نظریں شرٹ سے ہٹا کر چہرے کی جانب کرتے ہوئے آنکھیں سکوڑتے ہوئے اسے نیم اندھیرے کمرے میں دیکھنے کی کوشش کی اور اگلے ہی پل وہ شذر رہ گئی۔

"عر۔۔۔ش۔۔۔ش۔۔۔؟"

-----*-----*-----*

"..تم منسٹر کو مارنے میں ناکام رہے موبی"

بڑی سی اسکرین پہ نظر آتے بگ بی نے بشار تقی سے سرد لہجہ میں کہا تھا

اب تمہاری ناکامی کو کامیاب ڈیوڈ کرے گا، اور تم اس پر اعتراض نہیں " کر سکتے

بگ بی کے کہنے پر اس کے چہرے پہ سخت ناپسندیدگی چھائی تھی، مگر وہ کچھ نہیں کہہ سکتا تھا

"بلکل بگ بی میں اپنے دوست کی ناکامی کو کور کروں گا" "میں تمہارا دوست نہیں ہوں"

ڈیوڈ کے کہنے پہ وہ غرایا تھا

"کام ڈاؤن موبی۔۔ اپنی ناکامی کا غصہ ڈیوڈ پہ مت نکالو"

بگ بی نے جھڑک کر کہا تھا جس پہ وہ سر جھٹک کر رہ گیا

ویسے میں نے سنا تھا موبی کے منسٹر کو مرنے کسی لڑکی نے بچایا تھا، وہ لڑکی "کون ہے؟

ڈیوڈ نے چہرے پہ سرد سے مسکراہٹ سجائے پوچھا تھا

"میں نہیں جانتا"

وہ لا پر واہی سے بولا

وہ جو کوئی بھی ہے اسے ڈھونڈ کر اسے راستے سے ہٹا دو، جس نے ایک "

"مرتبہ راستہ روکنے کی کوشش کی وہ بار بار راستہ ضرور روکے گی

میں ڈھونڈ رہا ہوں اسے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، "

"میں خود اسے دیکھ لوں گا

بگ بی کے تشویش سے کہنے پہ بشار فوراً بولا تھا، اور ڈیوڈ کی جانب متوجہ ہوا

"تم جو بھی پلان کرو مجھے ضرور بتانا"

"کیوں کیا تم نے مجھے اپنے پلان کے بارے انفارم کیا تھا؟"

ڈیوڈ کی بات پہ وہ اسے سرد نظروں سے دیکھتا جانے کے لئے پلٹ گیا تھا

"! ڈیوڈ"

"یس بگ بی"

بگ بی کے پکارنے پہ وہ فوراً اس کی جانب متوجہ ہوا تھا

اس لڑکی کے متعلق معلوم کرو کہ وہ کون تھی؟، وہ جو کوئی تھی ہر گز بھی "
 "عام لڑکی نہیں ہو سکتی۔۔۔ اسے موبی کے بھروسے نہیں چھوڑ سکتے
 "بلکل بگ بی"

بگ بی کے کہنے پر ڈیوڈ نے سرد مسکراہٹ کے ساتھ حامی بھرتے ہوئے
 کہا تھا



رنگ بدلتے ہوئے آسمان کا رنگ اس وقت سیاہ تھا،
 جس پر پہلے دن کا باریک سا ہلال چمک رہا تھا، اور اس کے ارد گرد چمکتے
 ستاروں کی بھیڑ تھی۔
 یوں لگتا تھا جیسے ایک ململی سیاہ چادر کو جھلمل کرتے تاروں سے جڑ کر حسن
 آباد کے جنگلات کے اوپر شامیانے کی طرح ٹنگادی گئیں ہو۔

حسن آباد کے جنگلات کی رات نہایت خوبصورت مد بھری تھی،
ٹینٹ کے باہر میدان کے درمیانی حصے میں لکڑیاں رکھ کر آگ سلگائی گئی
تھی، اور۔۔

گلز ایرے میں گلز اور بوئز ایرے میں بوئز ٹینٹ کے باہر موجود آج باربی کیو
کی پارٹی منارہے تھے،

انہیں ٹینٹ میں سے ایک ٹینٹ کے اندر وہ جوا بھی شاور لے کر نکلی تھی،
باہر کے ہنگاموں سے بے نیاز۔۔۔

مرر کے سامنے کھڑی وہ اپنے شولڈر کٹ بالوں کو ٹاول سے رگڑ رہی تھی
مگر اس کی نظریں ممر میں خود پہ نہیں جمی تھی بلکہ وہ ممر میں کسی اور چیز پہ
نظریں جمائے سوچوں میں غرق تھی کہ تبھی ٹینٹ کے درمیان کوئی
داخل ہوا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھر کے اس تک جاتے ہوئے اس کے بازو پہ
سختی سے شکنجہ کس کر اس کا رخ جھٹکے سے اپنی جانب کیا تھا
"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

وہ بپھرا ہوا بشارت تھی تھا جسے وہ پہلے ہی مر رہی دیکھ چکی تھی،

وہ منتشر سا نظر آ رہا تھا

"میں یہاں جاب کرتی ہوں"

حبہ نے نہایت اطمینان سے جواب دیا

"جاسوسی کا جاب؟"

"نہیں میں آسمانی سر کی اسسٹینٹ ہوں"

بشارت کے تلخی سے کہنے پہ اس نے بدستور اطمینان سے کہا

مائے فٹ اسسٹینٹ۔۔ میں تمہیں اسسٹینٹ کی پوزیشن سے ہٹاتا"

"ہوں، دفع ہو جاو یہاں سے، اپنی شکل گم کرو

حبہ کا اطمینان بشارت تھی کو مزید غضب ناک بنا رہا تھا،

تبھی وہ سرخ آنکھوں سمیت غرا کر تحکم بھرے لہجہ میں کہتے ہوئے

جانے کے لئے پلٹا گیا تھا۔

میں تمہاری اسسٹینٹ نہیں ہوں بشار تقی، اس لئے تم مجھے نکال نہیں
"سکتے"

"کیا مطلب؟"

حبہ کی سپاٹ آواز پہ وہ ٹھٹھک کر رکا

اور مڑ کر بے ساختہ پوچھا

مطلب یہ ہے کہ میں آسمانی سر کی اسسٹینٹ ہوں، وہی مجھے نکال سکتے
"ہیں"

حبہ اس تک آتی اس کی بے سکون سیاہ کرسٹل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
بولی

"آسمانی بھی میں ہی تھا اس وقت میری یاداشت چلی گئی تھی"

بشار تقی دانت پیس کر غرایا تھا

"کیا تم شیور ہو کہ تمہاری یاداشت گئی تھی؟، اور بشار تقی ہی آسمانی ہے؟"
"کیا؟"

حبہ نے نہایت اعتماد سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا
جس پر وہ ششدر ہوا تھا

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ میرے بارے میں اور کیا کیا۔۔۔ جانتی ہو؟"
بشار تقی بے یقینی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے دقت سے بولا تھا

"کیا تم شیور ہو کہ تمہاری یادداشت گئی تھی؟، اور بشار تقی ہی آسمانی ہے؟"
"کیا؟"

حبہ نے نہایت اعتماد سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا
جس پر وہ ششدر ہوا تھا

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ میرے بارے میں اور کیا کیا۔۔۔ جانتی ہو؟"
بشار تقی بے یقینی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے دقت سے بولا تھا

"DID"

حبہ نے نہایت سکون سے انکشاف کر کے جیسے بشار تفتی کی حیرانگی کو بڑھایا تھا

"امپوسیبیل۔۔۔ ہاؤ کین دھڑاز پاسیبیل؟"

وہ بے یقینی سے نفی میں اپنا سر ہلاتے ہوئے بولا

تم بچپن سے ہی نفسیات کا شکار تھے، تمہیں بار بار الگ روپ میں پا کر "جیسے کبھی بشار اور کبھی آسمانی۔۔ تو میں نے تو پہلے سوچا تھا کہ کوئی ٹوئینز کا معاملہ ہے مگر تحقیق کرنے پر ایسی کوئی سچائی کا علم نہیں ہوا، تو پھر مجھے "تمہارے سائیکسٹرسٹ کو بلیک میل کرنا پڑھا۔"

حبہ بشار کے بے یقین آنکھوں میں دیکھتی ہوئی پر سکون انداز میں کہہ رہی تھی جیسے وہ روزمرہ کی کوئی عام سی بات بتا رہی ہو۔

یعنی DID۔۔ اور پھر وہاں سے پتا چلا کہ تمہیں "

Dissociative
identity disorder

multiple personality disorder جسے

بھی کہتے ہیں سچ پوچھو تو مجھے اس بات کا بلکل بھی یقین نہیں آیا تھا، بھلا ایک ہی شخص کیسے کسی دوسری پرسنالٹی میں جاسکتا ہے، وہ بھی ایسے جیسے وہ کوئی "دوسرا ہی فرد ہو، جسے پہلے فرد کے متعلق بلکل بھی معلوم ناہو۔۔۔۔"

بشار تقی سے کہنے کے ساتھ ساتھ ہی اس کے دماغ میں جیسے بشار تقی کے سائیکاٹر سٹ سے کی گئی باتیں تازہ ہوئی تھی



"بشار تقی کو ڈی آئی ڈی ہے"

ڈاکٹر کے کہنے پہ پہلے وہ بھی حیران ہوئی تھی

"کیا یہ بیماری واقعی میں ایگزسٹ کرتی ہیں؟"

بلکل کرتی ہیں۔۔ ایسے کئی کیس اگر آپ انٹرنیٹ پہ سرچ کرو تو آپ کو"

"مل جائے گا جو بلکل سچ ہے

اس کے حیرانگی سے پوچھنے پر ڈاکٹر نے کہا تھا

"اس ڈیس آؤڈر کی وجہ کیا ہے؟"

سب سے بڑی وجہ پاسٹ۔۔۔، خصوصاً بچپن میں ہوا برابر تاؤ، "اموشنل شک جو مریض برداشت نہیں کر پاتا اور ان سب کو بھولنے کی کوشش کرتا ہے یا پھر بچنے کے لئے نئی پر سنلٹی ڈیولپ کرتا ہے اور پرانی پر سنلٹی کو دھیرے دھیرے بھولنے لگتا ہے۔۔۔ اور بعض مریض میں وہ پر سنالٹی ڈیولپ ہوتی ہیں جو وہ حقیقی زندگی میں خود ہو نہیں پاتا، اس ہونے کی شدت مریض کے اندر نئی پر سنالٹی پیدا کرتی ہیں، جو حقیقی پر سنالٹی سے ایکدم الٹ اور مختلف ہوتی ہے، چلنے کا طریقہ، بولنے کا طریقہ ہر چیز بالکل الگ ہوتی ہے، مریض کے اندر ایک سے زائد کئی پر سنالٹی ڈیولپڈ ہوتی ہیں حالیہ تحقیق کے مطابق ایک امریکن خاتون کے اندر بیس پر سنالٹی پائی گئی ("تھی، اور وہ ساری پر سنلٹی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوتی ہیں

پہاڑی سے گرتے ہوئے شاید تمہارے اندر کہی شدت سے یہ بات پیدا " ہوئی تھی کہ تم ایک نیک انسان ہوتے، جبھی تمہارے اندر آسمانی کے کریکٹر جیسا پر سنالٹی پیدا ہوا، جو تم سے بالکل مختلف ہے، زمین اور آسمان جیسا مختلف۔۔ اسی لئے یہ کہہ ہی نہیں سکتے کہ تمہاری یادداشت گئی تھی۔۔ بلکہ تم میں ایک نیا انسان پیدا ہوا تھا، تمہارے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بات تم بھی اچھے سے جان گئے ہو

حبہ نے سائیکاسٹرسٹ کی بات یاد کرتے ہوئے بشار تقی کو بغور دیکھتے ہوئے کہا،

جو پیشانی پہ بل ڈالے، لب بھینچے اسے خاموشی سے سن رہا تھا

تمہارا یہ راز کوئی نہیں جانتا، ہے ناں؟، اگر تم چاہو تو میرے پاس یہ راز " محفوظ رہ سکتا ہے مگر اس کی قیمت ہوگی اور تم تو جانتے ہو میں تم سے کیا "چاہتی ہوں؟

تم چاہے میرے کتنے بھی راز جان جاؤ حبہ احسن میں تمہیں تمہاری " چاہت سے کبھی نہیں نوازوں گا، تمہیں اب کبھی طلاق نہیں دوں گا، تمہیں میں استعمال کروں گا، اور وہ بھی اس طرح کے تمہیں احساس تک " نہیں ہو گا اپنے استعمال کئے جانے کا

بشار تقی نے نہایت سرد لہجہ میں کہا تھا

"تم میرا استعمال کبھی نہیں کر پاؤ گے، بشار تقی۔۔ کبھی بھی نہیں"

حبہ اس کی بات سن کر جیسے بے ساختہ مسکرائی تھی،

وہ مسکراہٹ لمحہ بھر کے لئے تھا۔

بشار تقی نے اب کی مرتبہ اس مسکراہٹ کو نہایت قریب سے دیکھا تھا۔

اور اس مسکراہٹ نے جیسے بشار تقی کا سارا غیض و غصہ اس طرح غائب کیا تھا جیسے کبھی آیا تھا ہی نہیں۔

مسکرا نے کے سبب داہنے رخسار پہ بننے والا وہ خفیف سا گڑھا لمحہ بھر کے

لئے نمودار ہوا تھا

اور پھر معدوم ہو گیا۔

اور اس لمحہ بھرنے بشار تفتی کو جیسے ایک عجیب سے سحر میں جکڑا تھا۔
"کیا ہوا؟"

حبہ نے جب اسے کئی لمحے تک بنا پلکیں جھپکائیں خود کو یک ٹک دیکھتے پایا تو نا
سمجھی سے پوچھا

"ک۔۔۔ک۔۔۔ کچھ نہیں"

وہ فوراً ہی اس پہ سے نظریں ہٹاتا گڑ بڑا کر اکھڑا جبہ میں کہتا باہر کی جانب بڑھ
گیا تھا

"آہ۔۔۔ یہ لڑکی۔۔۔ واقعی اسے پاگل کر رہی تھی"

ٹینٹ کے باہر آتے ہی اپنی آنکھوں کو میچ کر کھولتے ہوئے لمبی سانس فضا
کے سپرد کی

اور خفت زدہ سا اپنی حرکت پہ جھلاتا ہوا بڑ بڑایا تھا

-----*-----*

"عرش--ش--ش--؟"

مرحہ اسے دیکھ ششدر ہوئی تھی

عرش اس کے گھر کے بیس مینٹ میں کیا کر رہا تھا؟

وہ بھی اس حالت میں؟

اپنے دل میں ابھرتے سوالوں کے ساتھ وہ بے ساختہ اس کی جانب بڑھی

تھی تاکہ اسے رسیوں سے کھول کر آزاد کر سکے اور اس کے زخم کو دیکھ

سکے،

وہ سب سے پہلے ایک ڈاکٹر تھی تو اس کی جد جہد بھی اس حساب سے تھی۔

وہ رسیوں سے اسے کھول کر بمشکل ہانپتے کانپتے اسے گھسیٹ کر فرش پہ

الٹا لٹائی تھی،

وہ جاگا ہوا تھا، مگر فی الحال اس کا احساس وہ اسے نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

"وند کتنا گہرا ہے۔۔ اور خون بھی کتنا بہہ چکا ہے۔۔"

اٹے فرش پہ لیٹے دعان کو اس کی تشویش زدہ سی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی اس نے اس کی نرم جادوئی انگلیوں کا لمس اپنے سر کے عقبہ حصے پہ محسوس کیا تھا۔

"میں فرسٹ ایڈکٹ لے آتی ہوں۔۔"

اگلے ہی پل وہ بڑبڑاتی ہوئی شاید اٹھ کر جانے لگی تھی، دعان کا دل شدت سے چاہا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لے مگر وہ ایسا نہیں کر پایا تھا

مرحہ اوپر جا کر ہادیہ کو بھیج کر فرسٹ ایڈکٹ لے کر فوراً ہی دوبارہ بیس مینٹ میں آئی تھی، کہ اسے عرش سر جھکائے بیٹھا ہوا نظر آیا، "تم ٹھیک ہو؟"

کمرے کے لائٹس آن کرتی وہ اس کی جانب بڑھی تھی، جولا لٹس آن ہونے پہ سر اٹھائے اسے حیرت سے دیکھا

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں ڈاکٹر؟"

"یہ بات میں تم سے پوچھنا چاہتی ہوں"

اس کے حیرت سے پوچھنے پہ وہ بولی تھی

"میں کہاں ہوں؟"

"میرے گھر کے بیس منٹ میں۔۔ چلو اپنا سر دکھاؤ"

جب سے عرش نے مرحہ کے اوپر ہوتاوار خود پہ لیا تھا

تب سے مرحہ کا دل اس کے لئے تھوڑا نرم ہو گیا تھا

مرحہ کے کہنے پہ دعان نے ایک نگاہ پریشان نظر آتی مرحہ کو دیکھ اس کے

سامنے اپنا سر جھکا دیا تھا،

وہ جانتا تھا کہ یہ پریشانی صرف اس کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ وہ اپنے

ہر پیشنٹ کے لئے یوں ہی پریشان ہو جایا کرتی تھی۔

"ایک دوا سٹیجیز کی بھی ضرورت تھی"

مرحہ اس کے سر کی ڈریسنگ سے فارغ ہوتی تشویش سے بولی تھی

"کچھ نہیں ہوتا میں ٹھیک ہو جاؤں گا"

وہ سراٹھا کر اسے دیکھتا نرمی سے بولا

وہ چیئر پہ بیٹھی تھی، اور دعان نیچے فرش پہ اس کے مقابل۔۔

مجھے تمہارے کاندھے کا زخم بھی دیکھنا ہے، وہ زخم بھرا بھی نہیں تھا اور تم "ہاسپٹل سے بھاگ نکلے تھے، مجھے یقین ہے اب بھی تمہارا وہ زخم بھرا نہیں ہوگا"

دعان کے گرے آنکھوں میں ایک لمحہ دیکھنے کے بعد اگلے ہی پل اس سے نگاہ ہٹاتی وہ بولی تھی

جس پر دعان اسے یک ٹک دیکھتا اپنے شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تھا۔
 "یہ۔۔ یہ کیا کر رہے ہو؟"

مرحہ عرش کے عجیب وہ غریب دیکھنے کے انداز پر اور پھر اوپر سے اسے اپنے شرٹ کا بٹن کھولتے دیکھ وہ بری طرح بوکھلاتی ہوئی چیئر سے اٹھ کر دیوار سے جا لگی تھی

"آپ میرا زخم دیکھنا چاہتی تھی۔۔"

دعان ایک سنجیدہ مگر گہری نظر اس کی اڑی رنگت والے چہرے پہ ڈال کر کہتا، اپنا رخ موڑ گیا اور ساتھ ہی شرٹ کا ندھے پہ سے ہٹا گیا۔

"اچھا۔۔"

عرش کے ڈریسنگ زدہ پشت کو دیکھ وہ خفت سے بولی۔

نجانے وہ کیا سمجھا ہوگا؟۔

حد ہے مرحہ۔۔

خود کو ڈپٹتے ہوئے وہ دوبارہ کرسی پہ جا بیٹھی تھی،

اور اس کے زخمی پشت کی ڈریسنگ کھولنے لگی، واقعی زخم ابھی بھرا نہیں تھا،

اب مجھے سچ سچ بتاؤ کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟، وہ بھی اس حالت میں

"جیسے کسی نے تمہیں قید کیا ہو؟

نئی ڈریسنگ کرنے کے بعد وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔

عرش دوبارہ شرٹ پہنتا بٹنوں کو بند کرتے ہوئے اس کی جانب مڑا

"میں نہیں جانتا۔"

"میں نے کہا سچ بتاؤ"

اس کی بات کاٹتی ہوئی مرحہ نے سختی سے کہا
میں نہیں جانتا کہ یہاں کیسے ہوں؟۔۔ مگر یہ ضرور جانتا کہ کیوں
"ہوں؟"

مرحہ پہ نظریں گاڑے وہ کہہ رہا تھا

"کیوں ہو یہاں؟"

"اس سے پہلے آپ کو یہ جاننا ہو گا کہ میں ڈاکٹر نہیں ہوں۔۔"

آہ۔۔۔ یہ تو میں جانتی ہی تھی۔۔ بھلا ڈاکٹر تم جیسا کیسے ہو سکتا تھا؟۔۔"

جسے واسٹلز تک چیک کرنا آتا ہو وہ بھلا ایک ڈاکٹر کیسے ہو سکتا تھا؟۔۔ میں تو

"پہلے سے جانتی تھی کہ تم جیسا کوئی ڈاکٹر نہیں ہو سکتا۔۔ ایک منٹ۔۔"

وہ جو عرش کے انکشاف پہ غصے میں آتی ہوئی کہہ رہی تھی جیسے ٹھیک کر رکی

-- تم ڈاکٹر نہیں تھے مگر پھر بھی ڈاکٹر بن کر ہمارے درمیان رہے۔۔۔"

اس کا مطلب ہے تم نے ہم سب کو بے وقوف بنایا تھا، اس کا مطلب اس کے پیچھے تم کوئی مقصد رکھتے تھے۔۔ میں بابا کو ابھی بتاتی ہوں

مرحہ غصے سے کہتی ہوئی وہاں سے جانے لگی تھی کہ دعان سرعت سے اٹھ کر اس تک جاتا اس کا بازو پکڑ کر جانے سے روک گیا تھا۔

اپنے بابا کو بتانے سے پہلے میری ساری بات سن لو کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟

اس کا بازو پکڑ کر جھٹکے سے اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے وہ سر دلہجہ میں بولا

"اب تم مجھ سے اس طرح بد تمیزی بھی کرو گے؟، جھوڑو میرا بازو۔۔"

مرحہ نے طیش سے کہتے ہوئے اپنا بازو جھٹکا،

جس پر وہ فوراً اس کا بازو چھوڑ گیا تھا

چونکہ تم ریل میں میری سینئر نہیں ہو تو مزید دکھاوے کا سوال ہی نہیں " پید ا ہوتا، اور جب تک تم میری بات سن نہیں لوں گی تب تک تم یہاں سے نہیں جاسکتی۔۔

عرش کے لاپرواہی سے اس طرح کہنے پر مرحہ کا دماغ بری طرح سلگ اٹھا تھا مگر یہ احساس بھی ہو گیا تھا کہ وہ اسے واقعی اپنی سنائے بغیر جانے نہیں دے گا، اگر اس نے آرام سے نہیں سنا تو وہ زبردستی بھی کر سکتا تھا "کہو کیا کہنا ہے"

کینہ تو ز نظروں سے اسے گھور کر دیکھتی بولی "اس طرح نہیں پہلے کی طرح چیئر پہ جا کر بیٹھو" "میں تمہاری غلام نہیں ہوں جو تم حکم دو گے وہ کرتی رہوں" اس کے کہنے پہ وہ غرائی تھی

جس پر دعان نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا "تمہیں تو میں دیکھ لوں گی فراڈ انسان"

اگلے ہی پل شدید غصہ اور بے بسی ملی تاثرات کے ساتھ دانت پیس کر کہتی وہ چیئر پہ جا بیٹھی تھی۔

"میں کافی وجیہ ہوں کبھی بھی دیکھ سکتی ہو تم۔۔ نوپرا بلیم"

کمرے میں موجود دوسری چیئر کو اٹھا کر مرحہ کے سامنے رکھ کر چیئر پہ بیٹھتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے بولا

"ہسنہ۔۔۔ خوش فہمی تو دیکھو۔۔ اس لڑکے کی۔۔"

"میں تم سے تقریباً دو سال بڑا ہوں"

"تو میں کیا کروں؟"

مرحہ نے چڑ کر کہا البتہ وہ یہ سن کر حیران ضرور ہوئی تھی کہ وہ اس سے واقعی دو سال بڑا تھا، ورنہ وہ تو اسے اپنے سے چھوٹا ہی سمجھتی تھی۔

خیر یہ تب کی بات تھی جب وہ انٹرن تھا اور اس کا جو نر تھا۔

"کچھ نہیں بس تمہارے نانج کے لئے بتایا ہے"

اس نے لاپرواہی سے کہا

مجھے ایسے بکواس نانج کی ضرورت نہیں ہے، تم یہ بتاؤ کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟

میں پولیس سے ہوں، اپنی پہچان چھپا کر ہاسپٹل میں ایک مشن کے لئے آیا ہوں
کیسا مشن؟

اس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا
"اس ہاسپٹل میں بہت سارے الیگل کام ہوتے ہیں"
کچھ بھی؟

اس کے کہنے پر مرحہ نے جیسے بے یقینی سے سر جھٹکا
"میں اسی کے پیچھے تھا، اور پھر میں ایک سیاہ سچ تک جا پہنچا"
مرحہ کی بات پہ دھیان دیئے بغیر دعان کہتا گیا تھا۔
کیسا سچ؟

دعان کے کہنے پہ فوراً پوچھا

"اس ہاسپٹل میں ہیومن آرگن کو نکال کر بیچا جاتا ہے"
"نا ممکن"

مرحہ نے ایک مرتبہ پھر بے یقینی سے کہا
میرے پاس کچھ ثبوت بھی ہے اس متعلق۔۔ اس لئے اب میں اس
انسان کو ڈھونڈ رہا تھا جو اس گندے کام کے پیچھے ہے، اور شاید اسی چکر میں
"میں یہاں ہوں"

پہلے ہی کی طرح مرحہ کی بات پہ دھیان دیئے بنا وہ کہتا رہا تھا
"تم کہنا چاہتے ہو کہ اس گھٹیا کام کے پیچھے میرے بابا ہے؟"
وہ جیسے سن کر بری طرح بپھرا اٹھی تھی

"میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔ بس یہاں اپنی موجودگی کی وجہ کا اندازہ لگایا"
اس نے بغور مرحہ کی تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

مجھے تمہاری کسی بات کا یقین نہیں ہے۔۔ سنا تم نے۔۔ تم ایک جھوٹے " ہو۔۔ اگر ایسا کچھ ہوتا تو مجھے کیوں نہیں خبر ہوتی؟، میں بھی تو وہی کام کرتی ہوں

تم اگر اپنے کان اور آنکھ کھلا رکھتی تو خبر ہوتی نا۔۔ اور ہاں ان سب کے " متعلق اپنے بابا کو مت بتانا

وہ غصے سے کہتی ہوئی وہاں سے جانے کے لیے دروازے کی جانب بڑھی تھی کہ دعانے کہا تھا

جس کا کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہ وہاں سے گئی تھی
ڈاکٹر رضا مرزا اب دیکھو کیسے تمہاری بیٹی کے ہاتھوں ہی تمہیں جہنم میں " پہنچاتا ہوں

مرحہ کے جانے کے بعد اس کے آنکھوں میں شدید سرد مہری چھائی تھی۔
وہ نہایت نفرت سے بڑ بڑایا تھا

-----*-----*

"آج تحشم نے بہت اچھا کام کیا آفس میں"

بیت اتقی "کے سبھی افراد لنچ کے لئے میز پر جمع تھے،"

کہ تبھی باتوں کے درمیان رومان (تحشم کا بڑا بھائی) نے تحشم کی جانب دیکھتے ہوئے آمنہ بیگم سے کہا

کوئی تیر نہیں مارا فرزند صاحب نے وہی کیا جو تم لوگ سالوں سے کر رہے ہو

رومان کی بات سن کر مزید کوئی تعریف کرتا اس سے پہلے ہی کمال صاحب نے طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے جیسے بات ختم کی تھی۔

اور تحشم جو اپنے بھائی کی تعریف پہ خوش بھی نہیں ہو پایا تھا کہ اپنے بابا کے طنزیہ بجھ سا گیا تھا

آپ ہمیشہ میرے بچے کا دل ہی توڑتے ہیں کبھی کچھ ایسا بھی کہا ہے جس سے اس کا حوصلہ بلند ہوا ہو؟

آمنہ بیگم نے جیسے ہی تحشم کا اتر اچہرہ دیکھا تو فوراً خفگی سے کہہ اٹھیں

"اس لئے نہیں کہا کیونکہ آپ کے بچے نے کبھی کوئی ایسا کام بھی نہیں کیا"

جواباً انہوں نے تحشم کو دیکھ کر کہا تھا

بابا جانے دیں نا۔ اب جب تحشم کی شادی ہو گئی ہیں تو وہ خود بخود ذمہ دار

"ہو جائے گا"

"امید تو یہی ہے"

رومان کے احتجاج پہ انہوں نے دھیرے سے ہنکار بھرتے ہوئے کہا

"کیا خیال ہے تم دونوں کو اب کہی گھومنے نہیں جانا چاہئے؟"

رومان نے اگلے ہی پل رہنما فردوس سے جو تھوڑی پریشان سی کمال صاحب کو کہتا ہوا سن رہی تھی اور تحشم سے پوچھا تھا،

ہاں بلکل جانا چاہئے مگر اس کا خیال کسی کو جو نہیں آیا، میری شادی ہوئی۔
"نہیں کہ دوسرے ہی دن مجھے آفس میں جھونک دیا گیا
تحشم نے سرپلٹ پہ جھکائے ہی جل کر کہا تھا
میرا بچہ۔۔۔ صحیح تو کہہ رہا ہے وہ، ابھی تو اس کے گھومنے پھرنے کے دن
ہے"

آمنہ بیگم نے بھی فوراً تائید کی

"تو گھومے پھرے کس نے منع کیا ہے"

کمال صاحب نے کمال بے نیازی سے کہا

"تو پھر کوئی جگہ ہے تم دنوں کے ذہن میں جہاں تم جانا چاہو؟"

"راہی سے پوچھیں"

رومانکے پوچھنے پہ تحشم نے برے موڈ کے ساتھ بدستور پلٹ پہ جھکے جواب

دیا تھا،

"میں ہمیشہ سے ایک جگہ جانا چاہتی تھی"

تحشم کے کہنے پہ سبھی اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے،

جس پر راہی نے فوراً چہکتے ہوئے کہا تھا

"ٹھیک ہے پھر وہی چلے جاو بیٹا"

راہی کے کہنے پر کمال صاحب نے نرمی مسکراتے ہوئے کہا اور ڈائنگ ٹیبل سے اٹھ گئے تھے

"ویسے وہ جگہ کونسی ہے جہاں تم جانا چاہتی ہو؟"

سونیا نے جیسے ناچاہتے ہوئے بھی ناک سکیر کرنا پسندیدگی سے پوچھا تھا

جس پر رہنما فردوس کی آنکھیں چمکی تھیں،

تحشم نے بھی گردن اٹھا کر اسے دیکھا تھا

"حسن آباد کا جنگل"

"..کیا؟"

رہنما فردوس کے کہنے پہ تحشم کو بری طرح اچھو لگی تھی۔

-----*-----*

"مس حبہ۔۔"

باہر سے آتی اسٹوڈنٹ کی آواز پہ وہ فوراً باہر نکلی تھی

"کیا ہوا سب خیر تو ہے؟"

اس نے ٹینٹ کے باہر کھڑی ان تینوں لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا جواز حد پریشانی نظر آرہی تھی۔

وہ نیا لڑکا جو آیا ہے وہ لڑکیوں کو چھیڑ رہا ہے، پہلے مجھ سے بد تمیزی کی اور "

"اب وہ کہکشاں کو پریشان کر رہا ہے؟

حبہ کے پوچھنے پر ان میں سے ایک لڑکی بولی۔

جس پر وہ ان کے ساتھ اس جانب چل دی۔

جہاں میدان کے وسط میں ہی لڑکیوں اور لڑکوں کا جھمگٹا لگا تھا

یہ تم نے کھانے کے لئے ہی بنایا ہے نا؟، تو میں نے بھی تو کھانے کے لئے "

"ہی مانگا تھا، تو اس میں اتنا داویلا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

وہ ایک ہٹا کٹا سالٹر کا تھا،

جو نہایت رعب سے کہکشاں کے ہاتھ میں موجود باؤل کی جانب اشارہ کر کے دھاڑا تھا

"دامیان یا بحث مت کرو اپنے ٹینٹ میں چلو"

اس کے پیچھے کھڑے یقیناً وہ اس کے دوست تھے جو اس کا بازو پکڑ کر کھینچ کر لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

مگر وہ اسے ہلا بھی نہیں پائے تھے۔

"چلو دو مجھے یہ باؤل"

وہ ہاتھ ہلاتے ہوئے کافی خوفناک لگ رہا تھا

میں نہیں دے رہی۔۔ تم سبھی نے پہلے ہی سب ٹھونس لیا ہے، اور ہم " نے ابھی تک کچھ کھایا بھی نہیں۔۔ اور تمہیں لگتا ہے ہم بھوکے رہ کر " تمہیں سب ٹھونسوا دے گے

کہکشاں اگرچہ اس کی ڈیل ڈول کے سبب خوفزدہ تھی مگر پھر جواب دینا نہیں بھولی۔

مذاق تھوڑی نا تھا، بہت محنت سے انہوں نے آج کا ڈنر تیار کیا تھا " تمہیں تو میں۔۔۔ "

وہ دھاڑتا ہوا آگے بڑھا تھا،

اور لڑکیاں خوفزدہ سی چلاتی پیچھے ہوئیں کہ تبھی وہ درمیان میں آئی تھی "کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

اس کی بلند سپاٹ آواز پہ سبھی جیسے لمحہ بھر کے لئے اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے۔

"اب یہ کون بلا ہے؟"

"دامیان بھائی"

اس کے استہزا انداز میں کہنے پہ پیچھے کھڑے لڑکوں نے جیسے منمناتے ہوئے اسے تنبیہ کرنا چاہا۔

وہ کل ہی یہاں آیا تھا، اس لئے حبہ کو وہ پہلی مرتبہ دیکھ رہا تھا
دامیان کے اس طرح کہنے پر حبہ نے اسے اپنے مخصوص سپاٹ نظروں سے دیکھا تھا

"اوہ سوری خوبصورت کہنا بھول گیا"

حبہ کے گھورنے پر وہ مزید ڈھٹائی سے بولا

"مس حبہ اسی طرح مجھے بھی چھیڑا تھا اس نے"

اس کے ساتھ کھڑی لڑکی نے فوراً دانت پیستے ہوئے جیسے بتایا

"اب تم پٹاخہ جیسی خوبصورت ہو تو کہہ دیا تھا۔"

دامیان اس لڑکی کو ایک آنکھ دبا کر کمینے پن سے کہتا حبہ کے جانب متوجہ

ہوا تھا

"۔۔ اور یہ پھلجھڑی جیسی خوبصورت۔۔ کیا یہاں سچ کہنا گناہ ہے؟"

حبہ کو دیکھ کر کہتا اس نے جیسے با آواز بلند سبھی سے پوچھنے کا ڈرامہ کیا

نا سچ کہنا گناہ ہے، اور نا ہی ایسی سچائی پہ مار کھانا۔۔ کیا تم لوگوں نے ایک

"ہاتھی کو مرغا بنتے دیکھا ہے؟"

حبہ نے بھی اس سے اسی کے لہجہ میں کہتے ہوئے آخری بات کو با آواز بلند

سبھی سے پوچھا

"بلکل نہیں مس حبہ"

لڑکیاں تو جیسے حبہ کے اس درجہ انسلٹ کرنے پر خوشی سے کھلکھلا اٹھی

تھی

"تمہاری اتنی ہمت کہ مجھے ہاتھی کہو۔۔"

دامیان بے عزتی کے سبب سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ بپھر کر غرایا تھا

"کیا سچ کہنا گناہ ہے؟"

دامیان کے کہنے پر حبہ کے پیچھے کھڑی ہوئی لڑکیوں نے چڑھاتے ہوئے
پوچھا تھا

"میں ابھی تم سبھی کو بتاتا ہوں"

دامیان غصے کی شدت سے غرا ہوا حبہ کی جانب بڑھا تھا
لڑکیاں ایک مرتبہ پھر سہم کر پیچھے ہٹیں تھیں مگر حبہ اپنی جگہ کھڑی اسے
اپنی طرف اتادیکھتی رہی تھی

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا شور و پکار کی آواز سن کر بشار بھی ٹینٹ سے
باہر نکل آیا تھا، بھیڑ کے قریب جا کر اس ہٹے کٹے پہلوان نما لڑکے کو حبہ
کے قریب جاتا دیکھ وہ حبہ کے سامنے آتا ہوا بولا تھا

"اب یہ کون ہے؟"

دامیان جھلا کر رکتے ہوئے پوچھا

وہ بشار تقی کو بھی پہلی مرتبہ ہی دیکھ رہا تھا

"یہ یہاں کے پروفیسر ہے۔۔ آسمانی سر۔۔"

پیچھے کھڑے لڑکوں نے جیسے اسے ایک مرتبہ پھر تنبہ کی کہ شاید کہ وہ اب
سنجھل جائے

"اوہ تو آپ ہیں آسمانی سر"

بشار کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھتے ہوئے وہ لا پرواہی سے بولا تھا

"ہاں میں ہوں۔۔ اور تم کون بد تمیز ہو؟"

بشار نے اس کے انداز پر پیشانی پہ بل ڈالتے ہوئے اکھڑ لہجہ میں پوچھا

میں آپ کا نیو اسٹوڈنٹ ہوں۔۔ سر۔۔ مانتا ہوں کہ آپ سر ہے مگر ٹیچر"

کو اپنے اسٹوڈنٹ کو اس طرح کہنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اگر میں نے

"کمپلین کی ناں اگلے ہی پل آپ کو یونی سے دھکے دے کر نکال دیا جائے گا

دامیان نہایت برے لہجہ میں جیسے دھمکی دیتے ہوئے بولا

"کیوں کیا تم یونی کے پرنسپل ہو؟"

پیچھے سے ایک لڑکی نے تڑخ کر پوچھا تھا

نہیں مگر اس یونی کے ٹرسٹی میرے ڈیڈ ہے، جو یونی کو ہر سال بڑی بھاری
 "ڈونیشن ادا کرتے ہیں

اس نے اکڑ کر کہا

"جی تم نے وہ ساری حرکتیں ہمیں لاوارث سمجھتے ہوئے کی"

حبہ نے جیسے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا

"کونسی حرکتیں کی ہیں اس نے؟"

حبہ کی بات سن کر بشار کی پیشانی پہ بلوں کا جیسے اضافی ہوا تھا

سر اس گینڈے نے ناصرف ہم لڑکیوں کو پریشان کیا بلکہ مس حبہ کے

"ساتھ بھی بد تمیزی کی

لڑکیاں تو جیسے کمپلین کرنے کے لئے پہلے ہی سے تیار تھی

فورا سبھی ساتھ مل کر کہا

کونسی بد تمیزی ہاں۔۔ صرف پھلچھڑی ہی تو کہاں ہے۔۔ سر کیا آپ کو

"یہ خوبصورت بلا پھلچھڑی نہیں لگتی؟

وہ تمسخرانہ انداز میں ہنستے ہوئے بشار سے بولا تھا،
 جسے سن کر بشار نے اپنا چہرہ نجانے کیوں جلتا محسوس کیا تھا
 اور ساتھ ہی گردن موڑ کر حبہ کو دیکھا،
 جس کے چہرے پہ اگرچہ کوئی تاثر نہیں تھے مگر چہرہ سرخ ہو رہا تھا
 "حبہ نہیں۔۔"

حبہ کو مٹھیاں بھینچے ہوئے دامیان کی جانب بڑھتے دیکھ بشار نے فوراً منع
 کیا اسے لگا کہ دامیان اسے نقصان پہنچائے گا،
 تبھی وہ بھی حبہ کے پیچھے گیا تھا تا کہ اسے روک سکے
 مگر حبہ جو شروع میں دھیرے سے دامیان کی جانب بڑھی تھی اچانک ہی
 اس کی رفتار تیز ہوئی اور پھر زمین پہ کودتے ہوئے فضا میں اڑ کر وہ فلائنگ
 کلک دامیان کے گردن پہ رسید کی کہ دامیان جیسا پہلوان اگلے ہی پل اٹے
 منہ زمین پہ لوٹے لگا رہا تھا۔
 "واہ۔۔"

وہاں موجود تمام اسٹوڈنٹس کے منہ سے حیرت انگیز سی سسکی نکلی تھی۔
وہ ششدر سے کبھی حبابہ کو دیکھتے اور کبھی زمین پہ گرے دامیان کو جس
کے قریب حبابہ پنچوں کے بل بیٹھتی نظر آئی تھی۔

اگر آئندہ کسی بھی لڑکی کے ساتھ بد تمیزی کی یا اس طرح کے جملے کسی
کے لئے استعمال کئے تو میں بس اتنے پہ ہی اکتفا نہیں کروں گی، اگر تم پاور
"فل فیمیلی سے ہو تو کمزور تمہارے غلام نہیں بن جاتے ہیں
دامیان کی خوف سے پھٹی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جیسے اسے سرد لہجہ میں
وارن کیا تھا

اور پھر ہاتھ جھاڑ کر کھڑی ہوئی تھی
"اسے ڈاکٹر کے پاس لے جاو"

حیرت سے آنکھیں پھاڑے خود کو دیکھتے لڑکوں سے کہتی وہ مڑی تھی۔
"واو۔۔ میم آپ نے تو کمال کر دیا۔"

سامنے ہی لڑکیوں کا جھرمٹ تھا جنہوں نے اسے گھیر لیا تھا۔

جن کے لئے وہ مس حبہ سے میم بن گئی تھی،
کل تک وہ جن لڑکیوں کے لئے سخت ناپسندیدہ تھی
اب وہ سب اسے حیرت اور پسندیدگی سے دیکھ رہیں تھیں۔
ان کی جھرمٹ سے نکلی تو سامنے کھڑے بشار تقی پہ نگاہ پڑی جو ٹراؤزر کے
پاکٹز میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا،
اسے دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔
"تم عجیب ہو بلکہ حیرت انگیز"
"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا؟"
بشار کے عجیب سے انداز میں کہنے پر
وہ جوابا کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔
"چلو ایک گیم کھیلتے ہیں"
اس کے ساتھ چلتے ہوئے بشار تقی نے کہا تھا
"کیسا گیم؟"

"A game of lies"

(جھوٹ کا کھیل)

"یہ کیسا گیم ہے؟"

حبہ نے نا سمجھی سے پوچھا

چونکہ ہمارے درمیان ہر چیز جھوٹ پہ مبنی ہے، ہم ہمیشہ ایک دوسرے کو جھوٹ ہی کہہ کر دھوکہ دیتے رہے گے، جال میں پھانستے رہے گے، تم مجھے اور میں تمہیں۔۔ تو ہمیشہ ہم ایک دوسرے سے صرف جھوٹ بولے گے۔۔ جیسا کہ میرا پہلا سوال۔۔ تم کون ہو؟

اوہ بشار تفتی!۔۔ یعنی تم جھوٹ سے میرے سچ کا پتہ لگانا چاہتے ہو؟، کیا تم مجھے اتنا ہی بے وقوف سمجھتے ہو کہ تمہارے گیم کا اور باتوں کا پس منظر نا "جان سکوں؟

حبہ نے سر جھٹکتے ہوئے کہا تھا

تم بالکل بے وقوف ہو ضرورت سے زیادہ بے وقوف۔۔ اتنا بے وقوف "
 کسی بھی انسان کو کبھی بھی نہیں ہونا چاہئے۔۔ کیونکہ بے وقوف لوگوں
 "کو اس کی بے وقوفی ہی تباہ کر دیتی ہیں

بشار طنزیہ انداز میں اسے کہتا آگے بڑھ گیا تھا

تم بالکل ذہین ہو، ضرورت سے زیادہ ذہین۔۔ اتنا ذہین کسی بھی انسان کو "
 کبھی بھی نہیں ہونا چاہئے۔۔ کیونکہ ذہین لوگوں کو اس کی ذہانت ہی تباہ
 ("کر دیتی ہے

اور وہ بشار تقی کی بات سن کر اپنی جگہ ٹھٹھک کر رکتی اپنی پر سوچ نظریں
 اس کی پشت پہ جمائی ہوئی تھی،

اور اس کے کہے گئے جملوں کو ڈی کوڈ کر رہی تھی
 بشار تقی نے تو گویا اپنی جانب سے گیم کی شروعات کر دی تھی۔
 اب چاہئے حباب اس گیم کو بھٹینو کرے یا نا کرے۔

کنگ "فائیو اسٹار ہوٹل میں فارن افیئرز منسٹر احسن احمد کے بیٹے کے ولیمہ"
 "کا فنکشن ہے، منسٹر وہاں ضرور آئے گا، ہمیں اس موقع کا فائدہ اٹھانا ہے
 وہ ڈیوڈ تھا،

جو بیسٹمنٹ میں، اس لمبے سے بڑے ہال میں موجود سنٹرل ٹیبل پہ رکھے
 ہوٹل کے بلیو پرنٹ پہ جھکا کہہ رہا تھا
 جو اپنا مشن پورا کرنے کا پورا ارادہ رکھتا
 ٹیبل کے ارد گرد اس کے نہایت ہی تربیت یافتہ آدمی کھڑے اسے سن
 رہے تھے۔

میرا بہترین اسنا پیر یہ کام کرے گا، سکیورٹی ٹائٹ ہونے کی وجہ سے "
 ہتھیار ساتھ تو نہیں لے جاسکتا مگر اسے ہتھیار ہوٹل میں مل جائے گا، پھر
 وہ ہوٹل کے کسی بھی فلور سے یہ کام آسانی سے کر سکتا ہے کیوں کہ فنکشن

ہوٹل کے لان میں منعقد ہونے والا ہے، لان والا حصہ ہوٹل کے کسی بھی
"فلور سے نظر آتا ہے"

ڈیوڈ نے سراٹھا کر اپنے اسنا پیرمین کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا جس نے
ڈیوڈ کی بات سن کر گردن ہلکے سے اثبات میں ہلایا تھا
"میں نے سنا ہے ایک مرتبہ پہلے بھی کسی نے منسٹر کو مرنے سے بچایا تھا"
صحیح کہا وہ اس مرتبہ پھر کوشش کرے گی، اور ہم ایک تیر سے دو شکار
"کریں گے"

اسنا پیرمین کے کہنے پر ڈیوڈ نے لبوں پہ ٹھنڈی مسکراہٹ سجائے بولا
"باس کیا آپ جانتے ہیں وہ کون ہے؟"

نہیں مگر جلد ہی جان جاؤ گا میں نے اپنے آدمیوں کو لگایا ہے شگا کو کے
ہوٹلرز سے سی سی ٹی وی فوٹیج لینے کے لیے، ہوٹل کے کسی ناکسی سی سی ٹی
کیمرہ میں وہ مل ہی جائے گی، اور پھر ہم ایک تیر سے دو شکار کرے گے
"۔۔ مجھے یقین ہیں وہ ہمیں وہاں ضرور ملے گی۔۔ منسٹر کے آس پاس۔۔"

ڈیوڈ کے کہنے پر اس کے آدمیوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا

-----*-----*-----*

اک تخت اور میرے برابر وہ شاہ زاد

لگتا ہے آج رات میں شہر سبا میں ہوں



وہ ایک خوبصورت سنہری شام تھی۔

جو دھیرے دھیرے سحر انگیز چاندنی رات میں ڈھلتی چلی گئی تھی۔

ماحول کافی خوشگوار تھا خصوصاً "داکنگ" فائبر اسٹار ہوٹل کے لان میں تو

جیسے رنگ و بو کا ایک امڈتا ہوا سیلاب تھا۔

یوں لگتا تھا جیسے پورا شہر اس لان میں آ جمع ہوا ہو،

فارن افیئرز منسٹر احسن احمد کے بیٹے زریاب احسن کے ولیمہ کی تقریب تھی۔ جس میں ملک بھر کے اثرورسوخ والے افراد شامل تھے، جیسے بڑے بڑے بزنس مین، انڈسٹریلسٹ، سیاست دان یہاں تک شوہر سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شامل تھے۔

تقریب پورے جو بن پہ تھی،

لان کے ایک حصے میں ایک ویٹریس، ویٹریس کے مخصوص سیاہ اور سفید یونیفارم میں ملبوس تھی،

گردن تک آتے سنہرے بالوں کا ویک، جو پیشانی پہ بھی گرتے ہوئے آنکھوں تک آرہے تھے، سرخ ڈرک لپ اسٹک اور میک اپ میں اس کو پہچاننا قطعی مشکل تھا،

اسے یقین تھا کہ قریب سے قریب تر شخص اس کو ہر گز پہچان نہیں سکتا تھا۔

"ہے ویٹریس ایک ڈرنک کا گلاس تھا وزرا"

وہ ٹرائی لے کر بڑھ رہی تھی کہ اس کے سامنے ایک شکل اور حلتے سے بگڑا
رائس زادہ آتا راستہ روک گیا تھا،
"وائے ناٹ سر"

لبوں پہ ویٹریس کے مانند پیشہ ورانہ مسکراہٹ سجائے وہ ایک گلاس میں
ڈرنک الٹتی ہوئی گلاس کو اس کی جانب بڑھا گئی تھی

"Do you need anything else sir ?"

"ایس آفکورس سوئیٹی! تم کافی پسند آئی، کیا تم مل سکتے ہو مجھے تھوڑی سی"
وہ بگڑا لڑکا گلاس پکڑنے کے بجائے اس کا ہاتھ کلائی سے پکڑتا ایک آنکھ
شرارت سے دبا کر جیسے گویا ہوا تھا،

یہ میری ہے۔۔ اس کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے والوں کی میں آنکھیں نکال لیتا"
"ہوں"

تبھی وہ پیچھے سے آتا جھٹکے سے اس کی کلائی اس بگڑے رائس زادے کے
پکڑ سے چھڑاتا ہوا سرد سے لہجہ میں بولا تھا

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟، اگر میں نابچاتا تو تم کیسے بچتی اس بگڑے لڑکے " سے؟، اپنے کراٹے کے جوہر تو اس محفل میں دیکھانے سے رہی تھی تم؟ وہ اسے کلائی سے پکڑ کر لان کے خالی گوشے کی جانب بڑھا تھا "تم نے مجھے کیسے پہچانا؟"

اس کے سوال پہ دھیان دیئے بغیر اس نے تھوڑے حیران پریشان سے ہو کر پوچھا

کیونکہ اگر وہ اس حلقے میں اسے پہچان سکتا تھا تو کوئی دوسرا بھی اسے آسانی سے پہچان لے گا۔

تمہیں پہچاننا آسان نہیں تھا، تمہارے پاس سے گزر رہا تھا، اگر تم مسکرا " کر اس لڑکے سے بات نا کر رہی ہوتی تو میں تمہیں کبھی نہیں پہچان سکتا تھا "

وہ جیسے اس کی پریشانی بھانپ کر تسلی دینے کے سے انداز میں بولا "تم نے مجھے میری مسکراہٹ کی وجہ سے پہچانا؟"

حبہ نے بے یقینی سے پوچھا

"ہاں، ویسے تم نے بتایا نہیں تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

وہ بے زری سے کہتے ہوئے سر جھٹکا تھا

تاکہ وہ اس سے تفصیل نا پوچھ لے، ساتھ ہی فوراً پچھلا سوال بھی داغ دیا

مسکراہٹ کی وجہ سے مگر کیسے؟، یہ پہلی عجیب پہچان میں نے اپنی زندگی

"میں سنا ہے کہ کوئی اس وجہ سے بھی پہچانا جاسکتا ہے؟

حبہ نے بے یقینی سے پوچھا

کوئی نہیں پہچانا جاسکتا سوائے تمہارے، کیونکہ تم نہایت ہی برا مسکراتی

ہو، کہ بھوت بھی دیکھ کر ڈر جائے، سب سے بری بات تمہارے مسکرانے

کی جو ہے وہ ہے ڈمپل، جو تمہارے صرف ایک رخسار پہ پڑھتا ہے وہ بھی

"داہنے جو نہایت بد صورت اور بھدا لگتا ہے

وہ سخت جھلائے ہوئے بولا۔

وہ خود بھی اس بات سے کافی ناراض تھا جیسے کہ وہ اس لڑکی کو صرف مسکرا نے کی وجہ سے کیسے پہچان سکتا ہے؟،
اس کے دماغ نے جیسے بہت گہرائی سے اس لڑکی کی مسکراہٹ کو اسکین کیا تھا

" اچھا ٹھیک ہے تو پھر میں چلتی ہوں "

" تم نے بتایا نہیں کی تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ "

حبہ جو اسے الجھن بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی اگلے ہی پل سر جھٹکتی وہاں سے جانے کے لئے مڑی تھی،

کہ بشار نے اس کے کلائی پکڑ کر اسے روکتے ہوئے پوچھا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ کیوں تھی؟

پھر بھی پوچھنا ضروری تھا کہ آخر وہ کیا کہتی ہے؟

" نظر نہیں آرہا تمہیں جاب کر رہی ہوں "

اسے بشار کا یوں بار بار کلائی پکڑنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

وہ نہایت ضبط سے کہتی اپنی کلائی نرمی سے اس سے چھڑا گئی تھی

اوہ۔۔۔ تم جاب کر رہی تھی یہاں ویٹریس کا؟ امیر زنگ.. تم بھلا اور "
"کس کس قسم کے جاب کرتی ہو؟

اور تم یہاں کیا کر رہے ہو؟، منسٹر تم جیسوں کو انوائٹ کرنے سے تو رہے "
"نہیں؟

بشار کے طنزیہ لہجہ پہ حبہ نے بھی اسی کا لہجہ اختیار کرتے ہوئے برجستہ کہا تھا
"آہ۔۔۔ تم نے میرا تودل ہی توڑ دیا۔۔۔ آخر تم مجھے کتنا برا انسان سمجھتی ہو؟"

"میں جانتی ہوں تم کسی نا کسی فراق میں ہو یہاں؟"

بشار تقی کے مصنوعی افسردگی سے کہنے پہ

وہ سر جھٹک کر کہتی جانے کے لئے آگے بڑھ گئی تھی

"بہت کول لگ رہی ہو تم اس ڈریس میں"

"کول؟"

پیچھے سے آتی آواز پہ اس نے گردن موڑ کرنا سمجھی سے پوچھا

"آگیم آف لائز"

اس کے مڑ کر دیکھنے پہ وہ اپنی مسکراہٹ کو لبوں پہ روکتا بولا تھا
وہ ضبط سے ابرو اچکا کر اسے دیکھتی سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی تھی
مگر بشار تقی کی باتیں اس کی دماغ میں گونج رہی تھی
یہ میری ہے۔۔ اس کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے والوں کی میں آنکھیں نکال لیتا"
"ہوں"

یہ میری نہیں ہے۔۔ اس کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے والوں سے میں کچھ نہیں"
("کہتا")

تم کہو گے بھی کیوں تمہارا اور میرا کیا رشتہ؟
بشار تقی کا کہا گیا جملہ یاد کر کے ڈی کوڈ کرتی بڑ بڑاتے ہوئے وہ سر جھٹکی تھی
"بہت کول لگ رہی ہو تم اس ڈریس میں"
("بہت ہاٹ لگ رہی ہو تم اس ڈریس میں"
اگلی بات ڈی کوڈ کرتی وہ بے ساختہ ایک لمحہ کے لئے اپنی جگہ جم سی گئی تھی،

اس کا چہرہ ناچاہتے ہوئے بھی بے ساختہ سرخ پڑا تھا
اس نے گردن جھکا کر خود کا جائزہ لیا،
وہ وائٹ شرٹ اور سیاہ ٹراؤزر میں اوپر سے سیاہ رنگ کا اپرن پہنے ہوئے
تھی۔ ساتھ ہی یونیفارم میں ساہ کیپ بھی شامل تھا، جسے اس نے استعمال
نہیں کیا تھا، جو اس نے پاکٹ میں ٹھونس رکھا تھا
وہ اس لباس میں بھلا کیسے ہاٹ لگ سکتی تھی؟
وہ ناگواری سے سوچتی ہوئی پاکٹ سے کیپ نکال کر سر پہ جماتی ٹرائلی کی
جانب بڑھ گئی تھی
ابھی اسے بہت کام کرنا تھا
مگر اس سے پہلے اسے بشار سے چھٹکارا پانا تھا۔

-----*-----*-----*

"آپ حسن آباد کے جنگل میں کیوں جانا چاہتی ہیں؟"

تحشم نے روم میں داخل ہوتے ہوئے پریشانی سے خوشی سے نہال پیکنگ کرتی رہنما فردوس سے پوچھا تھا

وہ تو میں بہت عرصے سے جانا چاہتی تھی۔۔ تم نے سنا ہوگا آرٹ پروفیسر"

"سر آسمانی کے بارے میں

وہ مگن سی بدستور پیکنگ میں مصروف کھنکتے ہوئے لہجہ میں گویا ہوئی

"ہاں سنا ہے"

تحشم نے پریشانی پہ ناپسندیدگی کی بل ڈالتے ہوئے کہا

میری عرصے سے خواہش تھی سر آسمانی کو دیکھنے کی سنا ہے وہ بہت زیادہ"

"ہینڈ سم اور جینٹس ہیں

وہ تحشم کے بگڑتے موڈ سے انجان جوش و خروش سے کہہ رہی تھی اور

ساتھ وارڈروب کی جانب بڑھی

"اور میں۔۔ میں کیسا لگتا ہوں آپ کو؟"

وہ راہی کے پیچھے پیچھے وارڈراپ تک جاتے پوچھ رہا تھا
 "تم بے وقوف ہو تو بے وقوفوں کی طرح ہی لگو گے نا"
 ہینگ کئے ہوئے کپڑے نکالتی وہ بے نیازی سے بولی
 "میری طرف دیکھ کر کہیں۔۔"

ایسا کہہ رہے ہو جیسے میں نے تمہیں کبھی دیکھا ہی نہیں، تمہیں چاہئے"
 "جتنی مرتبہ بھی دیکھ لوں تم بے وقوفی ہی نظر۔۔۔
 تحشم کے حد سے زیادہ سنجیدہ آواز پہ راہی تنک کر کہتی کپڑے ہاتھ میں لئے
 مڑی تھی کہ ایکدم اپنے پیچھے آکر کھڑے ہوتے تحشم کو دیکھ وہ بے ساختہ
 لڑکھڑاتی تھی۔۔۔"

اسے گرنے سے بچانے کے لئے تحشم نے فوراً آگے بڑھ کر اس کے کمر میں
 بازو جمائل کرتے ہوئے اسے گرنے سے بچایا تھا
 "آپ نے کہا میں آپ کو ہینڈ سم نظر نہیں آتا۔۔؟"

اگلے ہی پل جھٹکے سے راہی کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے کہا
 "تخشم یہ۔۔۔"

راہی اس اچانک جھٹکے پہ سیدھا اس کے سینے سے جا ٹکراتی اس سے بچنے کے لئے اس نے دونوں ہاتھوں کو تخشم کے سینے پہ رکھ کر جیسے اس ٹکراؤ سے خود کو بچا یا تھا۔

اور تبھی راہی کو احساس ہوا کہ وہ شرٹ لیس تھا۔
 "یہ۔۔۔ کک۔۔۔ کیا۔۔۔ کر رہے ہو؟"

ہکلا کر کہتے ہوئے ایک نگاہ اس کے برہنہ کسرتی بدن پر ڈال کر اگلے ہی پل جھٹکے سے نا صرف گردن موڑ گئی تھی بلکہ اپنی دونوں ہتھیلیاں بھی ہٹا گئی
 "مجھے جواب چاہئے مسز تخشم"

وہ نہایت سنجیدگی سے راہی کی تھوڑی کونر می سے پکڑ کر اس کا سرخ ہوتا چہرہ اپنی جانب کرتا ہوا بولا

تحشم کے چہرے پہ نظر آتی حد سے زیادہ سنجیدگی اور ایک سلگتا ہوا اثر تھا جسے راہی نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا
راہی جیسے گنگ ہوئی تھی

"تت۔۔۔ تمہیں۔۔۔ ہو کیا گیا ہے۔۔۔؟"

بمشکل خشک ہوتے حلق کو تر کرتے ہوئے راہی نے ہکلاتے ہوئے پوچھا
اس سے پہلے کہ تحشم کوئی جواب دیتا ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا تحشم کا سیل فون
بج اٹھا تھا۔

سیل فون کی آواز پہ گردن موڑ کر رنگ کرتے سیل کو دیکھ اس نے راہی کی
جانب دیکھے بنا فوراً راہی کو دھیرے سے اس کے پیروں پہ کھڑے کرتے
ہوئے سیل فون کی جانب بڑھا اور پھر سیل فون ریسیو کرتے ہوئے گیلری
کی جانب بڑھ گیا تھا

پیچھے ساکت سی کھڑی راہی کچھ قدموں کے فاصلے کو طے کرتی بیڈ پہ گرنے
کے سے انداز میں بیٹھی تھی

یہ تحشم کو اچانک کیا ہو گیا تھا؟۔۔۔ کتنا عجیب برتاؤ کر رہا تھا۔۔۔ اور مجھے " بھی کیا ہو گیا تھا جو میں اس کے سامنے ہکلا رہی تھی، یقین نہیں آتا میں "۔۔۔ میں رہنما فرودس اس کے سامنے ہکلا رہی تھی؟۔۔۔

وہ جیسے بڑبڑاتے ہوئے آخر میں سر جھٹکی

"۔۔۔ کیوں نا۔ ہکلاتی لگ بھی تو کتنا ڈراؤنا رہا تھا"

پھر سے تحشم کا عجیب سا انداز یاد کرتی وہ بڑبڑاتی تھی۔

اور اس نے اپنا گلا ایک مرتبہ پھر خشک ہوتا محسوس کیا تھا۔

-----*-----*-----*

"وہ لڑکی کون تھی؟"

حبہ کے جانے کے بعد ہی وہاں ڈرنک کا صاف شفاف بلیوری گلاس تھا مے

ایمن (حبہ کی سوتیلی بہن) چلی آئی تھی

جو بشار کو تب سے نظروں میں رکھی ہوئی تھی جب سے وہ تقریب میں آیا تھا۔

ایمن کے سفید میدے جیسی رنگت بلیو کلر کے امریکن، سیولیس جھل مل کرتے گاؤں میں، جیسے جگمگا رہی تھی،

اس نے اپنے بالوں کو جوڑے میں قید کیا ہوا تھا، کانوں میں ہیرے کے بڑے بڑے جگر جگر کرتے اترنگز موجود تھے، جو ایمن کے حرکت کرنے پر خود بھی مسلسل حرکت کئے جا رہے تھے۔ وہ انتہا درجے کی خوبصورت لگ رہی تھی۔

"ایک ویٹریس"

اس پر محض ایک عام سی نظر ڈال کر بشار نے سرسری سا جواب دیا۔
"لگتا ہے آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟"

ایمن جسے آج تک اپنے حسن میں بڑا ناز تھا،

اور آج بھی وہ جہاں قدم رکھ رہی تھی وہاں مرد کیا عورتیں کیا، اس کے لئے بچھے جا رہے تھے۔

اور بشار کے اس طرح سرسری سے دیکھ کر وہاں سے جانے پر وہ جیسے شدید حیران ہوئی تھی۔

وہ یقیناً دیکھاوا کر رہا تھا،

بھلا اس جیسی حسین اور خوبصورت لڑکی کو کون سا انسان نظر انداز کر سکتا تھا۔

"کیا ہم پہلے بھی مل چکے ہیں؟"
اس لڑکی کے اس طرح کہنے پر بشار تقی جیسے ناچاہتے بھی رکا تھا
"میں حبہ کی اسٹیپ سسٹر ہوں"

ایمن اس نام کا حوالہ دیئے جانا کبھی بھی نہیں پسند کرتی تھی
یہ پہلا موقع تھا جب وہ اپنا تعارف خود کسی سے کروا رہی تھی
وہ بھی ایسی ہستی کے وسیلے سے جو اسے سخت نا پسندیدہ تھی

"واقعی مجھے پہچان جانا چاہیے تھا، تم شہناز کی طرح ہی لگتی ہو"

وہ تھوڑی بے زاری بھرے لہجہ میں کہہ رہا تھا

اور جیسے ایمن بھی اس کے لہجہ کی بے زاری کو بھانپ گئی تھی۔

مگر نجانے کیوں یہ پہلی مرتبہ تھا کہ کوئی اس سے بیزار تھا اور وہ اس شخص کو باڑھ میں جھونک نہیں پارہی تھی۔

"ایسکیوز می"

اگلے ہی پل بشار سیل فون کان سے لگتا اس سے ایسکیوز کرتا وہاں سے گیا تھا اور ایمن اسے دور تک دیکھی گئی تھی

-----*-----*-----*

"تو آخر کار چوہا بل میں پھنس ہی گیا؟"

کانفرنس اٹینڈ کر کے دوبارہ اپنے شہر واپس آنے کے بعد ڈاکٹر رضابیس
مینٹ میں موجود اس کمرے میں داخل ہوتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا
جس میں کیپٹن دعان قید تھا

"یہ تمہارے زخموں کی ڈریسنگ کس نے کی؟"

ڈاکٹر رضانے اندر داخل ہو کر پرسکون سی کیفیت میں چیئر پہ بیٹھے دعان کو
دیکھ ٹھٹھک کر رکتے ہوئے پوچھا

"میری بیوی نے"

دعان کی جانب سے جتنا پرسکون بھرا جواب ملا اس جواب نے ڈاکٹر رضا کو
اتنا ہی بے سکون اور منتشر کیا تھا

"کیا کیا بتایا ہے میری بیٹی کو؟"

غیض و غضب سے بھرتے ہوئے ڈاکٹر رضانے پوچھا تھا

"بہت کچھ بتایا ہے میں نے میری بیوی کو۔۔۔"

دعان کی غصہ دلاتی مسکراہٹ اور پھر اس کے لفظوں پہ ڈاکٹر رضانے جیسے
اپنا آپا کھویا تھا

تمہارے لئے موت غنیمت تھی، دوبارہ زندہ ہو کر تم نے بہت بڑی غلطی "
"کی دعان عرش۔۔۔۔

اگلے ہی پل ڈاکٹر رضا سختی سے بندھی مٹھی کے ساتھ دعان کی جانب
بڑھتے ہوئے نفرت سے بولا تھا ڈاکٹر رضا کے پیچھے ہی ملک بھی تھا۔

اسے یقین تھا کہ بشار تفتی اس کا تعاقب ضرور کرے گا،

جس کے سبب اسے ایک مرتبہ پھر حلیہ بدلنا تھا

وہ واش روم میں مرر کے سامنے کھڑی سوچتے ہوئے اگلے ہی پل اپنا کیپ
سر سے اتار گئی تھی، اور ساتھ ہی سنہراویگ بھی۔

چہرہ اچھی طرح دھو کر ٹشو سے خشک کرنے کے بعد وہ اپنے لباس کی جانب متوجہ ہوئی۔

اپرن اور شرٹ کے اتارتے ہی نیچے ایک سیاہ رنگ گاٹاپ تھا جسے ہلکا سا جھٹکنے پر وہ لچکتا ہوا قدموں میں آگرا تھا۔

اب وہ پرنس کا خوبصورت ستاروں جڑا سیاہ جھل مل کرتا گاؤں نظر آ رہا تھا

بالوں کو جوڑے سے آزاد کرتی، ہیرپن کی مدد سے ایزی مگر اسٹائلش سا لک دیا،

اور لباس کے ہم رنگ، سیاہ ستاروں جڑا ماسک چہرے پہ لگا گئی تھی۔
نئے فیشن کے حساب سے ہر لباس کے ساتھ میچنگ ماسک کا فیشن اس کے حق میں تھا۔

اب اسے چاہ کر بھی کوئی پہچان نہیں سکتا تھا
اس کے بعد وہ لان میں نکل آئی تھی۔

"منسٹر صاحب کے پہنچنے میں کتنا وقت ہے؟"

"منسٹر صاحب کے پہنچنے میں کتنا وقت ہے؟"

بالوں سے ڈھکے کان میں موجود بلیو ٹو تھ میں پوچھتے ہوئے وہ باہر نکل آئی تھی

"بس کچھ منٹ بعد ہی ہم وہاں ہو گے"

دوسری جانب سے جواب ملا تھا۔

وہ منسٹر صاحب کا سکیورٹی انچارج تھا

اور تمہارے آدمی الرٹ ہے نا، میں جس فلور پہ انہیں جانے کے لئے "

"کہوں وہاں جانے کے لئے انہیں تیار رہنے کے لئے کہو

"وہ الرٹ ہے میم"

"اوکے"

حبہ سیل فون رکھتی ایک مرتبہ پھر پورے لان کا چکر لگا رہی تھی کہ وہ ہر

ممکنہ اور ناممکنہ طریقے سے جائزہ لینا چاہتی تھی۔

"ہیلو نعمان! حبہ احسن کو ڈھونڈو میں نے اسے کھو دیا ہے"

"اوکے"

نعمان نے فوراً جواب دیا تھا

ارے ہاں وہ حلیہ بدلے ہوئے ہیں اس کو پہچاننا تمہارے لئے مشکل"

"ہوگا"

"پھر سر؟"

وہ جلدی نظروں میں آجاتی ہے مگر پہچان میں نہیں آئی گی کیونکہ وہ کافی"

"خوبصورت لگ رہی ہیں اس لک میں۔۔۔"

سراگر حبہ احسن کی حسن کی تعریفیں ختم ہو گئی ہو تو آپ مجھے کوئی"

"مخصوص پہچان بتائے گے؟"

شٹ اپ میں تعریف نہیں کر رہا تھا، حلیہ ہی بتا رہا تھا، وہ ویٹریس کے"

"یونیفارم میں ملبوس ہے، بال سنہرے اور باب کٹ ہے"

او کے میں ڈھونڈ کر انفارم کرتا ہوں، ویسے سر آپ نے آج تک کسی لڑکی " کے بالوں اور لباس کی جانب کبھی دھیان دیا ہے؟

اس سے پہلے کبھی دشمنی کی سرفہرست میں لڑکی بھی تو نہیں تھی، تم " جانتے ہونا وہ کہاں سے تعلق رکھتی ہیں، اس کی جانب اگر دھیان نہیں دوں گا کہ وہ کیا کر رہی ہے اور کیا نہیں کوئی بعید نہیں کہ اگلی گھڑی میری " آنکھ پھانسی کے پھندے پہ کھلے

"سوری سر"

بشار کے سر دلچہ میں وضاحت دینے پہ نعمان تھوک نگلتا فوراً معذرت کر گیا تھا۔

"اسے ڈھونڈ کر انفارم کرو"

وہ کہتا ہوا کال کاٹ گیا تھا

اور سامنے موجود رنگ برنگ محفل پہ نگاہ ڈالی۔

اس کا دل ایسی محفلوں سے گھبراتا تھا، اس لئے کبھی کسی گیٹ ٹو گید رنگ میں اس نے شرکت نہیں کی تھی،

بگ بی اور ڈیوڈ کی جانب سے نجانے کتنے بلاوا آتے وہ ایک بھی بلاوا پہ نہیں جاتا تھا۔ اور نا ہی ماضی میں کہی جب وہ ماہ سیمہ میں اپنی خالہ کا بیٹا بن کر رہ رہا تھا، تب کسی فیملی پروگرام میں شامل ہوتا تھا۔

وہ یہاں مجبوری کے سبب تھا، اور مجبوری تھی وہ لڑکی وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ لڑکی ڈیوڈ کے ہتھے چڑھے، کیونکہ بشار تقی نے اس کا استعمال کرنے کا سوچا تھا۔

وہ سوچتا ہوا لان میں گھوم رہا تھا، اور ساتھ دور سے ہی نظر آتی ویٹریس کے لباس میں ملبوس ہر ویٹریس کو پاس جا جا کر دیکھ رہا تھا کہ تبھی وہ کسی سے ٹکرایا تھا۔

حبہ بھی ارد گرد کا جائزہ لیتی ہوئی کسی مشکوک فرد کو ڈھونڈ رہی تھی، اس جائزہ لینے کے چکر میں وہ سامنے دیکھ کر چلنا بھول گئی تھی۔

اور پھر تصادم زوردار تھا۔

"مس کیا تمہیں دیکھ کر چلنا نہیں آتا؟"

بشار نے خشک لہجہ میں اپنے بالوں کو درست کرتی لڑکی کو جیسے جھڑکا تھا

"ایکسٹریملی سوری"

وہ لڑکی دھیرے لہجہ میں کہتی آگے بڑھ گئی تھی
وہ جانتی تھی کہ بشار تقی اسے کبھی نہیں پہچان سکتا تھا،
آگے بڑھتے ہوئے جبہ قطعی مطمئن تھی

"سنڈریلا تمہارا جوتا"

پیچھے سے آتی بشار تقی کے آواز پہ وہ بے ساختہ ٹھٹھک کے رکی تھی اور پھر
فوراً اس کی نگاہیں اپنے جوتے پہ گئی تھی۔

یونیفارم کے حساب سے وائٹ لیس والے شوز اس نے پہنے تھے،

لباس تبدیل کرتے وقت اس نے جوتے نہیں تبدیل کئے تھے

بھلا جوتوں کی طرف اتنی بھیڑ میں کون دھیان دیتا

مگر اس کی سوچ غلط نکلی تھی

"پتہ ہے نا تمہیں سنڈریلا کو پرنس نے اس کے جوتے سے پہچانا تھا"

بشار اس کے سامنے آتے ہوئے ماسک سے چھپے چہرے میں سے نظر آتے

بادامی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہایت محفوظ ہوتے ہوئے بولا تھا جیسے

"میں سینڈریلا ضرور ہو سکتی ہوں مگر تم میرے پرنس کبھی نہیں ہو سکتے"

حبہ بشار کو سپاٹ ناپسندیدہ نظروں سے دیکھتی بولی

"رائٹ۔۔"

بشار جیسے اس بات سے متفق تھا

"۔۔۔ ویسے پھر تمہارا پرنس کون ہے؟"

بشار تفتی کا انداز حفظا اٹھاتا ہوا تھا

جیسے اسے حبہ کو تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا

"میں ایسی سنڈریلا ہوں جو اپنا جوتا پیچھے نہیں چھوڑتی کیونکہ میں جانتی ہوں"

کہ فیری ٹیل میں موجود سنڈریلا کی پرنس کی طرح کوئی میرا جوتا لے کر

مجھے نہیں ڈھونڈے گا، کیونکہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوتا، اور نا ہی مجھے
"کسی پرنس کی ضرورت ہے

نہایت ٹھنڈے لہجہ میں کہتی وہ آگے بڑھ گئی تھی
"اوہ۔۔ ایٹی ٹیوڈ تو دیکھو لڑکی کا"

بشار نے جیسے متاثر ہونے والے انداز میں سر ہلایا تھا اور ساتھ ہی خود بھی
اس کے پیچھے بڑھا تھا کہ اسے رکنا پڑا کیوں کہ حبہ بھی رکتی ہوئی جھٹکے سے
اس کی جانب مڑی تھی

"میرا پیچھا مت کرنا بشار تقی، میں وارننگ دے رہی ہوں"

حبہ کے سر دتنبیہ لہجہ پہ وہ برا سامنہ بناتا رخ پھیر گیا تھا

پھر پلٹ کر دور جاتی حبہ کے پشت کو دیکھا

وہ بشار تقی ہی کیا جو کسی کی دھمکیوں سے ڈر جائے

"سر مجھے یہاں ڈیوڈ اور اس کے آدمی نظر آرہے ہیں"

وہ حبہ سے فاضلہ بنائے اس پر نظر رکھے ہوئے تھا کہ تبھی اس کے کان میں
 موجود بلیو ٹو تھپہ نعمان کی آواز گونجی تھی
 مجھے یقین تھا کہ ڈیوڈ اس سنہرے موقع کو ہر گز نہیں گنوائے گا، وہ منسٹر کو
 ٹارگٹ ضرور کرے گا، اس پر اپنی کڑی نظر رکھو، ویسے کیا جو کام میں نے
 "کہا تھا وہ تم نے کر دیا؟"

یس سر! میں نے حبہ احسن کے شگا کو میں موجود سارے ممکنہ فوٹیج ذائع
 "کر دیے ہیں
 "گڈ ویری گڈ نعمان"

-----*-----*-----*-----*

"مرحہ کیا تم اسے جانتی ہو؟"
 ڈاکٹر رضامرزانے مرحہ کو بلوا کر اس کے سامنے پوچھا تھا

تاکہ وہ جان سکے کہ اس نے واقعی مرحہ سے کیا کیا کہا تھا
اور ساتھ مرحہ کو اس سے دور رہنے کی تنبیہ کر سکے۔۔۔
ڈاکٹر رضا کے پوچھنے پر مرحہ نے بے ساختہ اسے دیکھا تھا جو کرسی میں
رسیوں سے جکڑا بیٹھا تھا۔

اس کا چہرہ خون سے لہولہاں نظر آ رہا تھا جیسے کہ اسے ٹارچر کیا گیا ہو۔
مرحہ کے آنے پر وہ جو تلخ مسکراہٹ سے ڈاکٹر رضا کو دیکھ رہا تھا اب وہ اسی
تلخ مسکراہٹ کے ساتھ مرحہ پہ نظریں جمائے ہوئے تھا
"نہیں۔۔۔"

ڈاکٹر رضا مرزا سے نظریں چراتے ہوئے۔۔۔
زندگی کا پہلا جھوٹ مرحہ نے گویا اپنے بابا سے ناچاہتے ہوئے بھی کہا تھا۔
اور مرحہ کا جواب سن کر کیپٹن دعان عرش کے چہرے کی مسکراہٹ سے
تلخی جیسے غائب ہوئی تھی۔

"مگر یہ تو کہہ رہا ہے کہ اس کی ڈریسنگ تم نے کی ہے"

ڈاکٹر رضا کے کہنے مرحہ نے بے ساختہ اسے دیکھا تھا جو نہایت دلفریب مسکراہٹ لبوں پہ سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
اسے اپنی جانب دیکھتے دیکھ کیپٹن دعان عرش کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

ہاں مجھے۔۔۔ یہ یہاں زخمی ملا تھا میں فوٹو البم لینے آئی تھی تب۔۔۔ اسے " زخمی دیکھ میں رہ نہیں پائی اور اس کی ڈریسنگ کر دی۔۔۔
مرحہ اپنے بابا سے جھوٹ بولنے کے خوف کو بمشکل دبائے کہہ رہی تھی "اوہ۔۔۔ اس نے کچھ کہا تھا تم سے"
"ہاں"
"کیا؟"

یہی کہ آپ نے اسے یہاں قید کیا ہے؟۔۔۔ آپ نے اسے یہاں قید "
"کیوں کیا بابا؟"

"کیوں کہ یہ وہی ہے جس نے تمہیں اغوا کیا تھا"

کیپٹن دعان عرش جو نہایت مزے سے مسکراتے ہوئے مرحہ کو اپنے باپ سے سوال کرتا دیکھ رہا تھا۔

ڈاکٹر رضا مرزا کے مرحہ کو یہ سچائی بتانے پہ جیسے اس کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"کیا اغوا؟"

مرحہ نے جیسے بے یقینی سے پوچھا تھا

وہ تم تھے جس نے میرا اغوا کیا تھا؟۔۔۔ وہ تم تھے جو مجھے ڈراتے "

"تھے۔۔۔ کیا وہ تم تھے بولو؟

مرحہ جیسے شدید غصہ اور صدمے میں آتی اس کے قریب جاتی ہوئی استفسار کر رہی تھی۔

جسے کیپٹن دعان سپاٹ نظروں سے دیکھتا رہا تھا بنا کوئی جواب دیئے۔۔۔

جانتے ہو اس رات میں نے کیسا محسوس کیا تھا جس رات تم نے مجھے اغوا "

"کیا تھا؟۔

اس سے پہلے کے مرحہ اسے تھپڑ مارنے کی خواہش کو پورا کرتی۔
 رضا مرزا نے اسے کاندھوں سے تھامتے ہوئے روک لیا تھا
 تمہیں اپنے ہاتھ گندے کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ اسے تم اپنے بابا"
 "پر چھوڑ دو

"میں اس سے پوچھنا چاہتی ہوں بابا کے اس نے ویسا کیوں کیا؟"
 مرحہ نے تقریباً چیختے ہوئے پوچھا
 آج سے پہلے انہوں نے مرحہ کو اتنا بے قابو ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا
 تھا۔۔۔ وہ جیسے شدید ہرٹ ہوئی تھی اپنے اغوا کئے شخص کے متعلق جان
 کر۔

"میں نے بتایا تھا کہ یہ ایسا کیوں کرتا ہے۔۔۔۔۔"
 کیپٹن دعان عرش جو اپنی سرخ پڑتی آنکھوں سے مرحہ کو بدستور سپاٹ
 نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ جیسے رضا مرزا کی بات سن کر چونکا

کیونکہ اس لڑکے کی دماغی حالات ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ کہا تھا نا کہ اسے "
"ہیلو جینیٹیشن ہوتے ہیں

مرحہ رضامرزا کی بات سن کر جیسے ساکت ہوئی تھی
اس نے بے یقینی سے اپنے بابا کو دیکھنے کے بعد اسے دیکھا جو رضامرزا کو تلخ
مسکراہٹ سے دیکھتا سر نفی میں ہلا گیا تھا
"کہانیاں خوب گھڑ لیتے ہو رضامرزا"

اس نے تلخ لہجہ میں کہا تھا
مرحہ میری جان! اب تم جا کر آرام کرو۔۔۔ اس گھٹیا شخص کو اپنے "
"بابا پر چھوڑ دو

وہ اس کی جانب متوجہ ہوئے بغیر مرحہ سے نرمی کہہ رہے تھے۔
جس پر مرحہ نم آنکھوں سے اپنے بابا کو دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتی
واپس جانے کے لئے پلٹ گئی تھی۔

"بابا۔۔۔"

رضامرزا جو کیپٹن دعان کی جانب متوجہ ہونا چاہتے تھے کہ وہ ر کے
مرحہ جاتے جاتے رک گئی تھی
بابا۔۔۔ میں چاہتی ہوں آپ اسے چھوڑ دیں۔۔۔ یا پولیس کے حوالے
کرے۔۔۔ آپ خود کو اس برے انسان کے معاملے میں ملوث مت
کریں

وہ کیپٹن دعان عرش کی جانب دیکھے بنا کہہ رہی تھی۔
جب تک اسے یہ نہیں معلوم ہوا تھا کہ وہ کیڈ نیپر عرش ہی تھا تب تک اسے
بابا کی ہیلو جینیشن والی بات صحیح لگتی رہی تھی مگر اب عرش کے بابت جان
کر اسے جیسے واقعی کچھ مسنگ سا لگا۔

کیونکہ ان عرصوں میں اس نے عرش میں کوئی ایسی نشانی نہیں پایا تھا جس
سے ہیلو جینیشن کا تعلق ہوتا

اور وہ اس بات سے بھی حیران تھی کہ کیا اس کے بابا اپنے ہی ہاسپٹل کے
انٹرن کو پہچانتے نہیں تھے

اور ان سب وجوہات سے دماغ میں جیسے عرش کی کہی ہوئی بے معنی سی بات جس پر اسے بالکل بھروسہ نہیں تھا نجانے کیوں مضبوط ہوتی چلی گئی تھی

اور مرحہ کی بات سن کر کیپٹن دعان عرش کے لبوں پہ ایک مرتبہ پھر سے دلفریب مسکراہٹ ابھر آئی تھی

"مگر۔۔۔ ٹھیک ہیں۔۔۔ جیسی میری جانو بیٹی کہے"

رضامرزا کو مرحہ کی بات بالکل پسند نہیں آئی تھی۔

مگر پھر انہوں نے جیسے مرحہ کو خوش کرنے کے لئے کہا

جسے سن کر مرحہ واپس جانے کے پلٹ گئی تھی بنا عرش کی جانب ایک نظر بھی دیکھے۔۔۔

جس کا وہ انتظار ہی کرتا رہ گیا تھا

"تمہیں کیا لگا میں تمہیں واقعی چھوڑ دوں گا؟۔۔۔"

رضامر زامرحہ کے جانے کے بعد کیپٹن دعان عرش کے جانب پلٹے تو اسے
 مسکراتے دیکھ انہوں نے استہزاء انداز میں پوچھا
 جس پر کیپٹن دعان عرش کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی
 "بلکل تم مجھے چھوڑ دوں گے رضامر زامرحہ؟"

-----*-----*



"تو یہ تم ہو؟"

اپنے پیچھے سی آتی آواز پہ وہ فوراً پلٹی تھی پلٹنے کے ساتھ ہی اس نے اپنا گلوگل
 اتار کر ہینڈ بیگ میں ڈال دیا تھا
 سامنے ہی ایمن کھڑی تھی جو اسے سرد کینہ توڑ نظروں سے گھور رہی تھی۔
 حبہ اس کی آواز سے ہی اسے پہچان چکی تھی۔
 حبہ جانتی تھی کہ ایمن کبھی بھی اسے پسند نہیں کرتی تھی

مگر اس مرتبہ اسے ایمن کی آنکھوں میں ناپسندیدگی سے زیادہ کچھ نظر آیا تھا

"میں بشار صاحب کے ساتھ آئی تھی"

حبہ نے اسے دیکھ دھیمے سے کہا تھا،

ہاں اندازاً لگا سکتی ہوں۔۔ وہ لڑکی جو میری اترن کے بھی لائق نہیں تھی" اب نئے ڈیزائنز کپڑے پہنے لگی، ہینڈ سم سا بندہ بھی مل چکا ہے اسے جس کے لائق وہ کبھی بھی نہیں تھی۔۔ تمہاری تو قسمت ہی بدل گئی۔۔
"نہیں؟۔۔"

ایمن سرد نفرت بھری آنکھوں سے اسے دیکھتی دھیرے دھیرے نفرت بھرے لہجہ میں کہتی حبہ کی جانب قدم بڑھا رہی تھی،
حبہ جس کے ایکدم پیچھے نیلے پانی سے بھرا پول تھا، جس میں چودھویں رات کا چاند جگمگاتا نظر آ رہا تھا،

حبہ خاموشی سے سپاٹ تاثرات کے ساتھ ایمن کو سن رہی تھی،

اور اسے قریب آتے دیکھ رہی تھی
 --- جانتی ہو تم جیسی بد صورت لڑکی بشارتقی کے لائق ہر گز بھی نہیں "
 ہے

"صحیح کہا میں اس کے لائق نہیں ہوں"

حبہ بد ستور سپاٹ اور دھیمے انداز میں کہتی اپنے ایکدم سامنے آکھڑی ہوئی
 ایمن کے سائڈ سے نکل کر جانا چاہتی تھی کہ اچانک ہی ایمن نے اس کے
 کاندھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے اسے پیچھے کی جانب دھکا دیا تھا
 "نہیں۔۔۔۔"

پول کے ٹھنڈے پانی میں پشت کے بل گرتے ہوئے ایمن نے نہایت
 محفوظ مسکراہٹ سے حبہ کے سپاٹ بے تاثر آنکھوں میں خوف بھرتے
 دیکھا تھا

جانتی ہو مجھے اپنی ستائیس سالہ زندگی میں پہلی مرتبہ۔۔ نہیں دوسری "
 مرتبہ کوئی پسند آیا ہے، اور وہ ہے بشارتقی۔۔ جو کہ اب تمہارا ہے۔۔ جس

کی تم قطعی لائق نہیں۔۔ اور تم تو یہ جانتی ہی ہو کہ مجھے چیزیں مشکل سے پسند آتی ہیں، اور مشکل سے پسند آئی چیزوں کو ایمن کبھی بھی نہیں چھوڑتی۔۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔

پانی میں ڈوبتے ابھرتے حبه کو دیکھ ایمن نہایت مزے سے کہہ رہی تھی۔ جس کی باتیں پول میں ڈوبتی حبه قطعی نہیں سن رہی تھی۔ کیونکہ اس کی بند آنکھوں کے سامنے کوئی اور ہی منظر تھا۔

جانتی ہو مجھے اپنی ستائیس سالہ زندگی میں پہلی مرتبہ۔۔ نہیں دوسری " مرتبہ کوئی پسند آیا ہے، اور وہ ہے بشار تقی۔۔ جو کہ اب تمہارا ہے۔۔ جس کی تم قطعی لائق نہیں۔۔ اور تم تو یہ جانتی ہی ہو کہ مجھے چیزیں مشکل سے پسند آتی ہیں، اور مشکل سے پسند آئی چیزوں کو ایمن کبھی بھی نہیں چھوڑتی۔۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔

پانی میں ڈوبتے ابھرتے حبه کو دیکھ ایمن نہایت مزے سے کہہ رہی تھی۔

جس کی باتیں پول میں ڈوبتی حبه قطعی نہیں سن رہی تھی۔
کیونکہ اس کی بند آنکھوں کے سامنے کوئی اور ہی منظر تھا۔
"مما۔۔۔ ممما۔۔۔ آپی۔۔۔"

بیوٹی سٹی کے بڑے سے نیلگوں سمندر کے کنارے ساحل کے ریت پہ
آنکھیں موندیں اس کی ماں اور بارہ سالہ بڑی بہن چت لیٹی پڑیں
تھیں۔

اور وہ ان کے قریب ہی پانچ سال کی بچی رو رو کر انہیں پکار پکار کر جیسے
بیدار کرنے کی کوشش کر رہی تھی
"اوہ کیا ہوا ہے انہیں؟"

"دونوں ماں بیٹی کی اس سمندر نے جان لے لی"
"اوہ بہت برا ہوا"

ارد گرد جمع بھیڑ سے اس روتی ہوئی بچی تک مختلف آوازیں آرہی تھیں۔

اس بچی نے روتے ہوئے سراٹھا کر نفرت سے اس نیلے سمندر کی جانب دیکھا جس کی لہریں آتی تھیں، اور اس کی ماں اور بہنوں کے پیروں کو چھو کر واپس لوٹ جاتیں۔۔

"تمہیں اب بھی سکون نہیں ملا۔۔"

وہ اپنے آنسوؤں کو سختی سے اپنی ننھے ہتھیلیوں سے رگڑتی، سمندر کے نیلے پانی کی جانب بڑھی۔

مجمع کی ساری توجہ مری ہوئی ماں بیٹی کی جانب تھیں۔

کسی کا دھیان اس چھوٹی سی بچی کی جانب نہیں گیا تھا

"اب بھی کیوں پریشان کر رہی ہو تم؟، میری ماما اور آپی کو۔۔"

وہ روتے ہوئے نفرت سے پوچھ رہی تھی،

سمندر کے نیلے پانی نے اسے گھٹنوں تک ڈھانپ لیا تھا۔

وہ رکی نہیں تھی، بدستور آگے بڑھتی ہی رہی

تم بہت بری ہو۔۔۔ کیوں مارا تم نے میری ماما اور آپی کو؟، اب میں اور "

"میرا بھائی کس کے ساتھ رہے گے؟، میں بھی تمہیں مادوں گی

وہ سمندر کی جانب بڑھتے ہوئے چلا کر کہہ رہی تھی،

پانی اب گردن تک آگیا تھا،

"حبہ۔۔"

تبھی دور سے اسے کسی کی پکارنے کی آواز آئی تھی،

اس سے پہلے کے وہ آواز پہ مڑ کر دیکھتی ایک بڑی سی لہر آئی جس نے اس

کے کمزور سے قدموں کو اکھاڑا اور اپنے ساتھ لے گیا۔

جس طرح اس کی ماما اور بہن کو لے گئی تھی۔

میرے بھائی کو چھوڑ دیں پلیز اسے چھوڑ دیں۔۔۔ میں آئندہ بابا سے کچھ "

"نہیں کہوں گی۔۔۔ کچھ بھی نہیں میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔

منظر پھر سے بدلا اور اب اس کی آنکھوں کے سامنے اس کا تین سالہ

معصوم سا بھائی تھا، جس کو شہناز نے پول میں ڈھکیل دیا تھا،

وہ اپنے بھائی کو پول میں ڈوبتے ابھرتے دیکھ گڑ گڑا کر شہناز کے قدموں میں گری منت مانگ رہی تھی

میں تبھی تمہارے بھائی کی جان بچاؤں گی مگر ایک شرط یہ کہ تمہیں اپنا " آپ میرے باس گروی رکھنا ہوگا، دیکھو لڑکی میں تم دونوں میں سے صرف کسی کو آزادی دے سکتی ہو۔۔۔ اب یہ تم طے کرو کہ یہ تم ہوگی یا "تمہارا چھوٹا بھائی۔۔۔؟

وہ مم۔۔۔ میں ہوں۔۔۔ میں تمہاری غلام بنوں گی، میرے بھائی کو آزاد " کر دیں۔۔۔

وہ ابھر کر ڈوبتے اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے فوراً بولی تھی۔
"صائم۔۔۔"

وہ اپنے بھائی کو مزید تہہ کی جانب ڈوبتے دیکھ جیسے چیخ اٹھی تھی
("اسے بچالو اسے بچالو تم جو کہوں گی میں وہ کروں گی")
"کون ہے یہ؟ کیا یہ حبه ہے؟"

تبھی پیچھے سے آتی بشار کی تشویش بھری آواز پہ ایمن نے مڑ کر اسے دیکھا
"ہاں"

"یہ تیر کیوں نہیں رہی ہیں؟"

بشار نے حیرانگی بھری پریشانی سے پوچھا۔

وہ تو سوچ بھی نہیں سکا تھا کہ ہر کام میں ماہر حبہ احسن تیر نہیں سکتی تھی
"کیونکہ اسے تیر نا نہیں آتا"

ایمن کی بات سن کر اگلے ہی پل وہ بنا سوچے سمجھے پول میں کود گیا تھا
اور تھوڑی دیر بعد وہ بے ہوش حبہ کو پول کے کنارے لٹائے اسے ہوش
میں لانے کی تدبیریں کر رہا تھا

جس کی سانسیں دھیرے دھیرے مدھم ہو رہی تھی۔

جسے محسوس کر کے بشار حواس باختہ ہوا تھا

"حبہ۔۔۔ حبہ اپنی آنکھیں کھولو۔۔۔"

"کیونکہ اسے پانی سے ڈر لگتا ہے؟"

"مگر کیوں؟"

ایمن کی بات حیرانگی سے سنتے ہوئے اس نے حبہ کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"کیوں کہ اس کی پانی سے بری یادیں جڑی ہے"

ایمن جواب دے کر ایک سرد نگاہ ساکت آنکھیں موندیں پڑی حبہ پہ ڈال کر وہاں رکی نہیں تھی۔

Zubi Novels Zone

-----*-----

"تمہیں کیا لگا میں تمہیں واقعی چھوڑ دوں گا؟۔۔۔"

رضامرزا مرحہ کے جانے کے بعد کیپٹن دعان عرش کے جانب پلٹے تو اسے مسکراتے دیکھ انہوں نے استہزاء انداز میں پوچھا

جس پر کیپٹن دعان عرش کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

"بلکل تم مجھے چھوڑ دوں گے رضا مرزا"

"اچھا وہ کیوں؟ کیونکہ مرحہ نے کہا ہے اس لئے؟"

نہیں۔۔۔ اگر تم مرحہ کی اتنی ہی پرواہ کرتے تو وہ سب نہیں کرتے "

۔۔۔ تمہیں مجھے مرحہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلئے چھوڑنا ہوگا کیونکہ اگر تم

نے مجھے نہیں چھوڑا تو کل دوپہر ٹھیک بارہ بجے تمہارے متعلق جو ثبوت

میں نے اکٹھا کی ہیں وہ انٹرنیٹ پہ اپلوڈ ہو جائے گی۔۔۔ تم اور الحیات

ہاسپٹل میں ہوتی تمہاری ساری کرتوتیں سب جان جائے گے رضا

مرزا۔۔۔ سب۔۔۔ تمہاری بیٹی بھی اور تب تم اپنی گھٹیا پلاننگ میں ناکام

ہو جاؤ گے۔۔۔ اور میرے خیال سے تمہیں ناکام نہیں ہونا۔۔۔ اس کے

لئے تمہیں مجھے چھوڑنا ہوگا رضا مرزا۔۔۔ اور۔۔۔ تم مجھے ضرور

"چھوڑو گے"

-----*-----

رات کے آٹھ بجے کا وقت تھا ہائے وے کی سنسان سڑک سے بلیو کلر کی کار تیزی سے گزر رہی تھی جس میں رہنما فردوس اور تحشتم اتقی تھے۔ وہ شام کے وقت حسن آباد کے لئے نکلے تھے۔

تحشتم تو قطعی نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنے ہنی مون پر سوزی لینڈ۔۔ مالدیپ جیسی جگہ کے بجائے اپنے ہی شہر سے دو گٹھنے کی دوری پہ موجود جنگل میں جائے۔

مگر کیا کرے رہنما فردوس جیسی انوکھی بیوی کی فرمائش بھی انوکھی تھی۔ اور وہ اس بات پہ بھی حیران تھا کہ جو نا کبھی خود شانت رہتی تھی اور نا ہی کسی دوسرے کو شانت رہنے دیتی وہ مسلسل پچھلے تین گھنٹوں سے شانت سی کتاب کے اندر منہ چھپائے مطالعہ میں جیسے غرق سی تھی

راہی میں نے آپ کو آج سے پہلے اتنی دلچسپی سے کوئی کتاب پڑھتے نہیں"

"دیکھا

تحشم ایک نگاہ کتاب کے کچھے چہرہ چھپائے اس کے وجود ڈالتا پوچھ رہا تھا جس پر راہی نے تیکھی نظروں سے ہلکا سا کتاب کو سائیڈ کرتے ہوئے کنارے سے اسے دیکھا۔

وہ اس کی حرکتوں کی وجہ سے کتاب ساتھ لے آئی تھی۔

وہ نجانے کیوں تھوڑی ڈری ہوئی سی تھی۔

تحشم کا نیا انداز اسے ڈرا گیا تھا۔

("اور میں۔۔۔ میں کیسا لگتا ہوں آپ کو؟")

وہ سارا راستہ کتاب پڑھنے کے آڑ میں اسے کنارے سے چوری چھپے تاڑتی

آئی تھی کیوں کہ اس کے ذہن سے تحشم کا جملہ جیسے چپک سا گیا تھا

ڈارک بلیو کلر کے ٹراؤزر کے اوپر نیک لیس وائٹ شرٹ اور ڈارک بلیو کلر

کے کوٹ میں وہ خاصا ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔ لیٹیسٹ ہیمیر اسٹائل کی کٹ

لئے ہوئے گھنے بال لا پرواہی سے اس کی پیشانی پہ گرتے اسے مزید لا پرواہ اور ہینڈ سم بنارہے تھے۔ اور ساتھ ہی اس کے چہرے پہ موجود معصومیت کو مزید بڑھا رہے تھے۔

"کیا وہ ہینڈ سم ہے؟"

راہی جیسے سارا راستہ یہی طے کرنا چاہتی تھی۔ مگر کر نہیں پار ہی تھی بیچ بیچ میں جب کبھی تحشم اسے مخاطب کرتا وہ فوراً کتاب کو چہرے کے سامنے لے جا کر لا پرواہ بن جاتی۔

اور اب جب تحشم نے اس کی خاموشی کی وجہ پوچھیں تو وہ اسے گھور کر رہ گئی (کتاب کے کنارے سے) جیسے وہ جانتا نہیں تھا۔۔۔ اپنی عجیب و غریب حرکتیں کر کے تو وہ جیسے ایسے ہو گیا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔

تبھی تحشم نے سامنے سے نظر ہٹا کر اس کی جانب جیسے جواب طلب نظروں سے دیکھا جو اسے اپنی جانب دیکھتے دیکھ پھر سے چہرے کے سامنے کتاب تان چکی۔

"کیا آپ مجھ سے ناراض ہے؟"

اب کی مرتبہ تحشم رہ نہیں پایا اور اس کے ہاتھ سے کتاب اچک گیا۔
تین گھنٹے بعد اسے راہی کا چہرہ دیکھنا نصیب ہوا تھا جو نجانے کیوں سرخ ہو رہا تھا۔

"کتاب واپس کرو میری۔۔ ایکدم تھرل والے حصے پہ تھی۔۔"
راہی اس کی جانب دیکھے بنا دور بارہ کتاب چھپٹتی۔۔ چہرہ کو کتاب کے پیچھے کر گئی تھی۔

جسے تحشم دیکھتا ہی رہ گیا تھا

"لیں ہم پہنچ گئے حسن آباد کے جنگل میں۔۔۔"

تحشم کے کہنے پر ایک مرتبہ پھر راہی نے چوری سے اسے دیکھا جو پار کنگ
میں گاڑی پارک کرنے پر فوکس کئے ہوئے تھا۔

"ہاں وہ بلاشبہ ہینڈ سم تھا۔۔ مگر بے وقوف ہینڈ سم۔۔"

آخر کار راہی نے طے کر ہی لیا تھا

اور راہی کو بے وقوف ہینڈ سم بلکل پسند نہیں تھے اسے تو ہینڈ سم ولن پسند تھے۔

-----*-----*-----*

بشار تقی نے جھک کر بیڈ پہ کمبل میں لیٹے سوئی حبہ کے بازو پہ دھیرے سے سوئی جھوٹی تھی، اور پھر انجیکشن میں موجود لیکوئیڈ کو انجیکٹ کر دیا۔ انجیکشن انجیکٹ کر کے، سائیڈ ٹیبل پہ رکھنے کے بعد اپنی ہتھیلی سے اس کی پیشانی چیک کی، جو بخار سے تپ رہی تھی۔

وہ حبہ کو اپنی ماما کی ملکیت والی جگہ پہ لے آیا تھا، جواب اس کا تھا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حبہ کا کوئی نہیں تھا۔۔۔

اور اب کوئی تھا تو بھی بد قسمتی سے صرف وہی تھا۔ ناچاہتے ہوئے جیسے

اسے کچھ دیر کے لئے یہ بار اٹھانا تھا۔

خوف و دہشت کے سبب نہایت ہی تیزی سے حبابہ پہ بخار چڑھا تھا۔
 جو دھیرے دھیرے بڑھتا ہی جا رہا تھا۔
 جس پر اس نے اپنے پاس موجود میڈیسن میں سے اسے انجیکشن دے
 دی۔

اور اب اسے تشویش بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ کمرے سے نکل آیا
 تھا۔

لاونج میں آکر وہ پریشان سا کاوچ پہ جا بیٹھا،
 اس کے دماغ میں کوئی بڑی سی خلش سی جیسے موجود تھی،
 کوئی چیز تھی جو اسے قطعی پسند نہیں آرہی تھی،
 غیر آرام دہ کر رہی تھی۔۔۔

اسے بے قرار اور مضطرب بنا رہی تھی۔

"پریشان ہو تم اس کے لئے؟"

آواز پہ اس نے جھٹکے سے سراٹھایا تھا

جہاں سامنے ہی صد فی یوسف سیاہ عبایا اور سرخ اسٹالر میں ملبوس دونوں بازو کو سینے پہ باندھے کھڑی اسے ناپسندیدگی سے گھور رہی تھی۔

"صد فی آپ؟"

وہ جیسے بے یقینی سے ٹرانس کی سی کیفیت میں اٹھ کھڑا ہوا تھا

میں جانتا ہوں آپ میرے دماغی خلل کی ایک نئی وجہ ہیں، کیونکہ میں تو "

"دماغی مریض جو ٹھہرا۔"

وہ اپنی جانب تیکھے تیوروں سے دیکھتی صد فی یوسف سے ٹرانس کی سی کیفیت میں کہہ رہا تھا کہ آخر میں اس کا لہجہ تلخ ہوا تھا

-- مگر اپنی دماغی بیماری میں بھی آپ کو دیکھ کر اچھا لگا، حقیقت نا سہی "

"پاگل پن ہی سہی -- ہیلو جینیشن ہی سہی --"

تم جھوٹ کہہ رہے ہو -- کیونکہ اگر تم سچ کہتے تو وہ لڑکی یہاں نہیں "

"ہوتی"

اس کی بات سن کر جیسے صد فی تنفر سے بولی

وہ بیمار تھی، اس کی کوئی فیملی نہیں ہے۔۔ میں اسے یوں ہی نہیں چھوڑ" "سکتا تھا

وہ صد فی کے ناراض ہونے پہ جیسے بے قراری سے وضاحت دینے لگا بہانے مت بناو۔۔ وہ یہاں اس لئے ہے کیونکہ تم اسے پسند کرنے لگے "ہو

نہیں یہ جھوٹ ہے۔۔ میں صرف آپ کو پسند کرتا ہوں، آپ سے محبت "نہیں عشق کرتا ہوں۔۔

"تو پھر اس سے شادی کیوں کی؟"

وہ جو بے قرار سا وضاحت دے رہا تھا صد فی کے اگلے سوال پہ جیسے ساکت ہوا۔

"کیونکہ۔۔ میں اسے اس کی سوتیلی ماں سے بچانا چاہتا تھا"

بشار ہچکچاتے ہوئے پریشانی سے بولا،

اتنی پرواہ کرتے ہو تم اس کی۔۔ اور مانتے بھی نہیں کہ اسے پسند کرتے "ہو"

صدفی نے جیسے نامانتے ہوئے طنز کیا

نہیں یہ پرواہ نہیں ہے۔۔ وہ میرے پیچھے ہے کیونکہ وہ میری دشمن ہے،"

وہ مجھے اریسٹ کرنا چاہتی ہیں اس لئے میں اس پر نظر رکھتا ہوں، کہ وہ

"میرے راستہ ناکاٹے۔۔ میری حقیقتوں تک نہ پہنچے

بے شک صدفی یوسف حقیقت نہیں تھی، اس کے دماغ کا ایک خلل تھی،

مگر وہ اس دماغی خلل میں موجود صدفی یوسف کو بھی وہ خود سے ناراض

نہیں کر سکتا تھا،

وہ اضطرابی کیفیت میں مبتلا وضاحت کر رہا تھا

"تو پھر تم اسے مار کیوں نہیں دیتے۔؟؟۔"

"کیا؟"

صدفی کے بے رحمی سے کہنے پہ وہ جیسے ساکت ہوا تھا

ہاں اسے مار دو۔۔ تم تو یہی کرتے ہو نا کہ جو تمہارے راستے میں آتا ہے "

"اسے تم مار دیتے ہو

وہ سفید ہوتی رنگت کے ساتھ صد فی کو تلخی سے کہتے سنا گیا تھا

"کیا اسے نہیں مار سکتے؟"

صد فی نے استہزاء لہجہ میں اس کا سفید ہوتا چہرہ دیکھ پوچھا

"ہاں!۔۔۔ مار۔۔۔ سکتا ہوں"

دقت زدہ سے لہجہ میں اس نے اپنی سرخ ہوتی نظروں سے اسے دیکھ کہا

تھا۔

جسے سن کر استہزاء سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے صد فی یوسف اس کی

نظروں کے سامنے سے غائب ہوئی تھی۔

صد فی کے نظروں کے سامنے سے غائب ہوتے ہی وہ جیسے بے جان سا

گھٹنوں کے بل فرش پہ جا گرا تھا۔

گھٹنوں کے بل گرے دونوں ہاتھ نیچے فرش پہ ٹکائے پسینے میں شرابور لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا،

"میں اسے مار سکتا ہوں۔۔ میں کسی کو بھی مار سکتا ہوں۔۔"

وہ دقت سے سانس لیتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا،

یا خود کو باور کروا رہا تھا۔

تبھی کمرے سے آتی چیخ اور رونے کی آواز یہ وہ اگلے ہی پل جھٹکے سے سر اٹھاتا، بنا کچھ سوچے سمجھے خود کو عجلت سے گھسیٹتے ہوئے وہ کمرے میں لے گیا تھا۔

میں تمہیں بچالوں گی۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔ تمہیں کچھ نہیں" "ہوگا۔۔ میں تمہیں بچالوں گی۔۔"

جہاں حبہ پسینے میں نہائے بیڈ پہ بیٹھی کانپ رہی تھی، اور دو جملوں کی مسلسل تکرار کری جا رہی تھی

یقیناً وہ کسی ڈراؤنے خواب سے روتے ہوئے جاگ اٹھی تھی۔

اور اب بھی جیسے وہ خواب کے ہی کسی حصے میں موجود تھی۔

"کیا تم ٹھیک ہو؟"

وہ خود ٹھیک نہیں تھا مگر جب تک جاتا اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے،

وہ اسے بازو سے تھامتا تشویش بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"صائم۔۔۔"

اس کا لمس اپنے بازو پہ محسوس کر کے جیسے وہ چونکی تھی،

اور بشار کو آنسوؤں بھری آنکھوں سے دیکھتے ہوئے وہ اپنے دونوں ہاتھوں

کے پیالوں میں بشار کا چہرہ تھام گئی تھی

"میں۔۔۔"

وہ یقیناً اسے کوئی اور سمجھ رہی تھی، بشار جو کچھ کہنا چاہتا تھا جبہ کی آنسوؤں

بھری آنکھوں میں دیکھ جیسے ساکت ہوا تھا،

وہ آنکھیں جو ہمیشہ ہر قسم کے جذبات سے خالی رہتی تھیں،

ان میں کھونے کا دکھ، پانے کی تڑپ۔۔ خوف۔۔ وامید اور کرب و اذیت کا جیسے ایک جہاں آباد تھا۔

وہ اتنی اذیتوں میں مبتلا تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

("کیوں کہ اس کی پانی سے بری یادیں جڑیں ہے")

اسکے دماغ میں اچانک ہی ایمن کی بات گونج اٹھی تھی۔

میں جانتی تھی میں تمہیں ڈھونڈ لوں گی۔۔ تم مجھے مل جاؤں گے۔۔۔"

تمہیں میں نے کہاں نہیں ڈھونڈا۔۔ ہر جگہ جہاں بھی تمہارے ہونے کی

مجھے ذرا بھی امید ہوتی تھی۔۔ شہناز نے تمہیں وہاں چھپایا ہے میں نے

وہاں تمہیں ڈھونڈا۔۔۔ تمہارے ملنے کا انتظار شدت سے کرتی رہی ہر

"سانس کے ساتھ۔۔

حبہ اسے پیاسی نگاہوں سے دیکھتی غم سے بو جھل، محبت کی شدت بھرے

لہجہ میں کہہ رہی تھی۔

"۔۔۔ تم میری جان ہو صائم۔۔۔"

حبہ نے کہتے ہوئے اگلے ہی پل تھوڑا سا اونچا ہوتے ہوئے اس کی پیشانی پہ
اپنے دہکتے ہوئے لب رکھے تھے
اور بشار تقی کا جیسے سارا وجود جیسے اس دہکتے ہوئے لمس سے بھسم ہو گیا تھا
یا پھر برف کی مانند جم سا گیا تھا وہ سمجھ نہیں پایا تھا
سوائے سینے میں مقید دل کے جو لمحہ بھر رک کر
--- جیسے کوئی الگ ہی لئے میں دھڑکنے لگا تھا۔
تمہارے بنا میں کس افیت سے سانس لیتی ہوں یہ تم نہیں
"جانتے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی اور ساتھ ہی اگلے پل جیسے نڈھال ہوتی اس
کے کاندھے سا جا لگی تھی۔
اور اس مرتبہ بشار تقی کے سینے میں بے ترتیبی سے دھڑکتا دل جیسے ساکت
ہوا تھا،
اور سانسیں اندر کہی اٹک سی گئی تھیں۔

"تم وعدہ کرو تم مجھے چھوڑ کر ہی نہیں جاو گے۔۔"

وہ اس سے لگے بدستور روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

مگر بشار تفتی تو جیسے گنگ سا ہو گیا تھا۔

اس کا دماغ جیسے اس وقت قطعی ماوف تھا،

اور اب تو دل کی دھڑکن بھی رک چکی تھی۔

تو کیا وہ مر چکا تھا؟

"وعدہ کرو صائم کے تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤں گے"

اسے خاموش پا کر وہ اس سے الگ ہوتی اس کے سامنے اپنا داہنا ہاتھ پھیلا کر

اس سے وعدہ چاہ رہی تھی۔

اور اس نے خشک ہوتے حلق کے ساتھ گنگ صاحبہ کے پھیلے ہاتھ کو دیکھا

تھا

"تم وعدہ کیوں نہیں کر رہے؟، کیا تم مجھے پھر چھوڑ کر چلے جاو گے؟"

حبہ جیسے متوحش ہوتی مزید تیزی سے رونے لگی تھی، کہ روتے روتے اس کی سانسیں جیسے سینے میں اٹک رہی تھی۔

"مم۔ میں۔۔۔ وعدہ کرتا ہوں۔۔۔"

وہ حبہ کو متوحش سا تیزی سے روتا دیکھ فوراً بنا سوچے سمجھے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتا جیسے وعدہ کر گیا تھا

"۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گا"

اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں تمہیں اب کچھ بھی نہیں ہونے"

دوگی۔۔ تمہاری جانب ٹیڑھی نگاہوں سے دیکھنے والی آنکھوں کو نکال لوں گی۔۔ تمہارے جانب نقصان پہنچانے کے لئے بڑھنے والے ہاتھوں کو کاٹ دوں گی۔۔ میں تمہاری حفاظت کروں گی۔۔ میں نے تمہارے لئے خود

"کو بہت مضبوط بنایا ہے۔۔"

حبہ اس کے وعدہ کرنے پہ خوش ہو کر جیسے رونے کے ساتھ ساتھ
 مسکرا نے کی کوشش کرتے ہوئے کہہ رہی تھی جس پر اس کے داہنے گیلے
 آنسوؤں سے تر رخسار پہ خفیف سا گڑھا بنا تھا۔
 بشار تقی نے بے ساختہ اپنے دل پہ جیسے بوجھ کو بڑھتا پایا تھا۔
 "ٹھیک ہے اب تم سو جاؤ"

بشار اس ننھے سے گڑھے سے نظریں چراتا ہوا مسکرا نے کی کوشش کرتا
 دھیمے لہجہ میں اس سے بولا

"نہیں میں نہیں سوگی۔۔۔ تم غائب ہو جاو گے"

بشار کی بات سن کر جیسے اس نے صاف منع کیا

"نہیں میں غائب نہیں ہو گا۔۔ میں یہی تمہارے پاس رہوں گا"

"نہیں میں نہیں سوگی"

اگر تمہیں یقین نہیں ہے تو تم میرا ہاتھ پکڑ کر سو سکتی ہو، پلیز تھوڑی دیر"

"سو جاؤ ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا"

بشار کو اتنا تو اندازہ ہو ہی گیا تھا کہ جبہ اس کے متعلق جس شخص کے ہونے کا گمان کر رہی تھی، وہ شخص جبہ کو بہت عزیز تھا، جس کی ناراضگی وہ برداشت نہیں کر پائیں گی جیسے وہ۔۔ اس کے لئے صد فی یوسف کی ناراضگی موت کے مترادف تھی

"نہیں ناراض مت ہونا۔۔ مم۔۔ میں سو رہی ہوں"

اس کی بات سن کر جیسے جبہ خوفزدہ ہوتی بولی اور اگلے ہی پل سوتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں سختی سے جکڑ گئی تھی۔

"میں سو رہی ہو۔۔۔ تم ناراض ہو کر مجھے چھوڑ کر مت جانا"

وہ بدستور خوفزدہ سی کہتی اس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتی اپنی آنکھیں موند گئی تھی۔

اس کے آنکھیں بند کرتے ہی جیسے بشار تقی نے ایک لمبی افسردگی بھری سانس لی تھی۔

یہ سچ ہے کہ ہر کسی کی ایک کمزوری ہوتی ہیں،
مضبوط سی ذہین حبہ احسن کو دیکھ کر کبھی محسوس ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ اندر
سے اتنی کمزور بھی ہو سکتی تھی۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ حبہ احسن کے اندر بھی کسی کو پانے کی طلب
اس قدر شدید تھی۔

بھی۔۔؟

وہ جیسے ٹھٹکا تھا

ہاں۔۔

وہ دونوں تقریباً ایک جیسے ہی تھے۔۔۔

بلکل تنہاء۔۔۔

اکیلے۔۔۔

ان کے پاس کوئی فیملی نہیں تھی۔۔

کوئی رشتہ نہیں تھا۔۔۔

کوئی اپنا نہیں تھا۔۔۔

وہ دونوں ہی ٹوٹے اور بکھرے ہوئے تھے۔

اور کسی کو پانے کے لئے مسلسل ننگے پا جیسے کانچ کے ٹکڑوں پر دوڑ رہے

تھے، اور اپنا پاؤ لہو لہان کر رہے تھے۔

حبہ احسن پہ بے شک رحم کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ اسے بالکل

اس کے جیسی لگتی تھی۔

اس نے واقعی حبہ احسن کے لئے اپنا آئی لینڈ تک صرف اس وجہ سے شہناز

کو دے دیا تھا، کہ وہ اسے بشار جیسی لگی تھی۔۔۔

سو تیلی ماں نامی افیت کو اس سے بڑھ کر کون جان سکتا تھا جس کے سبب

اس سے اس کے محبوب بابا چھین گئے تھے۔

جبکہ اس کی سو تیلی ماں تو شہناز جیسی بھی نہیں تھی

وہ سوچتے ہوئے حبہ کے سرخ روئے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

یہ صائم کون تھا؟

جسے حبہ احسن اس قدر چاہتی تھی۔۔۔
 بلاشبہ وہ جو کوئی بھی تھا بہت خوش قسمت تھا۔
 بشار تقی کو بے ساختہ جیسے اس صائم نامی ہستی پہ رشک و حسد آیا تھا۔

-----*-----

حبہ میم نہیں ہے ابھی یہاں۔۔۔ اور نا ہی آسمانی سر۔۔۔ اور جب حبہ میم "
 "یہاں نہیں ہوتی تب ان کی ذمہ داری میں نبھاتی ہوں
 وہ کہکشاں تھی جو رہنما فردوس سے کہتی ہوئی اسے ٹینٹ کی چابی تھمائی تھی
 ساتھ ہی وہ بار بار پر جوش سی نظر آتی راہی کے پیچھے بیزار سے نظر آتے
 کیوٹ اور ہینڈ سم سے لڑکے پہ گاہے بگاہے نظر ڈال رہی تھی
 "ویسے یہ آپ کے کون ہے؟"
 "میرا فرینڈ ہے یہ۔۔۔ تحشم تقی"

راہی نے فوراً کہا تھا مبادا تحشم ہی کچھ ناکہ دے

"فرینڈ۔۔؟؟۔۔"

جس پر تحشم نے اسے ناراضگی سے منہ بسور کر دیکھا تھا جس پر راہی

لاپرواہی سے کاندھا آچکا گئی تھی

"اچھا"

راہی کے فرینڈ کے بابت جان کر کہکشاں کے چہرے پہ مزید رونق دوڑ گئی تھی

"ٹھیک ہے پھر راہی تم جا کر آرام کرو۔۔ اور آپ کہا چلے تحشم۔۔؟"

کہکشاں کے کہنے پر راہی مسکرا کر سر ہلاتی ٹینٹ کی جانب بڑھ گئی تھی اور

اس کے پیچھے تحشم بھی تھا کہ اسے رکنپڑا

جو راہی کے بعد اس سے حیرت سے مخاطب ہوئی تھی

"کیوں۔۔؟"

تحشم کہکشاں کی حیرانگی پہ حیران ہوا

"بوتز کا ایریا دھر ہے"

کہکشاں نے ہاتھ کے اشارے سے فاصلے پہ موجود ٹینٹوں کے قطار کی جانب اشارہ کیا۔

"کیا مطلب مجھے وہاں رہنا ہوگا؟"

تحشم نے حیران گی سے کہکشاں کو دیکھنے کے بعد راہی کو دیکھا

"ہاں کیوں آپ کو کہاں رہنا ہے؟"

کہکشاں اس کی حیرانگی پہ حیران ہوئی تھی

جو راہی کو اب کی مرتبہ شدید خفگی سے دیکھ رہا تھا۔

جو تحشم کے انداز پہ اپنی مسکراہٹ چھپاتی کہکشاں کی جانب متوجہ ہوئی تھی

"کہکشاں کیا تم میری ہیلپ کر سکتی ہو؟"

"ہاں کیوں نہیں"

کہکشاں کہتی ہوئی راہی کے ساتھ آگے بڑھ گئی تھی۔

اور تحشم اپنی ناراضگی کے ساتھ پیچھے رہ گیا

تختہم کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر ساری دنیا سر پہ اٹھالے اور پوچھے بھلا یہ
کیسا ہنی مون تھا؟

-----*-----

کھڑکی سے اندر آتی سورج کی نرم گرم سی روشن کرنوں نے اسے جگایا تھا۔
وہ آنکھوں کو مسلتی ہوئی اٹھ بیٹھی تھی۔
وہ کہاں تھی؟

اور یہاں کیسے پہنچی؟

آنکھیں کھولتے ہی خود کو اجنبی سی جگہ پا کر جیسے وہ چونکتی پریشان ہوئی
تھی۔ اور گذرا وقت یاد کرنے کی کوشش کی۔

جو دماغ پہ ہلکا سا زور ڈالنے پہ ہی اسے یاد آ گیا تھا۔

ایمن نے اسے پانی میں دھکا دیا تھا۔

اور پھر یقیناً وہ بے ہوش ہو گئی ہوگی۔
اس کی پانی کے ساتھ دشمنی تھی، اسے پانی سے ڈر لگتا تھا کیونکہ پانی نے اس
سے بہت کچھ چھین لیا تھا
صائم۔۔۔

اسے اپنا چھوٹا بھائی یاد آیا جسے اس نے پچھلی رات یقیناً خواب میں دیکھا تھا،
ایسا خواب وہ دیکھتی ہی رہتی تھی۔ جس میں وہ صائم سے مل رہی ہو۔
شہناز نے نجانے اس کے بعد صائم کو کہاں چھپایا تھا۔
وہاں پول پہ صرف ایمن تھی۔
مگر اسے یقین تھا کہ ایمن اسے مار تو سکتی تھی مگر بچا نہیں سکتی تھی،
تو یقیناً اسے کسی اور نے بچایا تھا اور جس نے بھی بچایا تھا وہ اس کے گھر پہ
تھی۔

سو چتی ہوئی وہ کمبل کو خود کے اوپر سے ہٹاتی بیڈ سے اتر آئی تھی

اور تب اس کی نگاہ اپنے پیروں پہ پڑی جس کے بعد اس نے صدمے سے خود کا جائزہ لیا تھا۔

وہ صرف سیاہ رنگ کے شرٹ میں ملبوس تھی۔ جو گھٹنوں سے اوپر تک آرہے تھے۔

اور تبھی واش روم کا دروازہ کھلا تھا۔

"تم۔۔۔؟"

جھٹکے سے سر اٹھا کر دیکھتے ہوئے وہ جیسے بشارت ملی کو دیکھ مزید صدمے میں مبتلا ہوئی تھی۔

جو ٹاول سے اپنے گیلے بالوں کو رگڑتا ہوا واش روم سے نکل رہا تھا، مگر جبہ کو دیکھ وہ جیسے اسٹیل ہوا تھا۔ اس کے بالوں کو رگڑتے ہاتھ ساکت ہوئے تھے۔

"اوہ۔۔۔ تم۔۔۔ اچھی لگ۔۔۔ رہی ہو"

وہ خود کو سنبھالتا جبہ کو اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا تھا۔

"تم۔۔ تم یہاں کر رہے ہو؟"

حبہ کہتے ہوئے فوراً سے پیشتر دوبارہ بیڈ کی جانب بڑھی تھی،
اور کمبل سے اپنے پنڈلیوں کو ڈھانپا تھا۔

میں نے تمہاری جان بچائی ہے، تو میرے علاوہ یہاں کوئی اور کیسے ہو سکتا
ہے؟"

اسے ان کمفر ٹیبل سا ہوتا دیکھ بشار اس پہ اپنی نظریں ہٹاتا ٹاول سے بالوں کو
رگڑتے ہوئے وہ مرمر کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

"اور مم۔۔ میرے کپڑے؟"

حبہ نے تھوک نگلتے ہوئے جیسے ناچاہتے ہوئے بھی یہ پوچھا تھا

تمہارے کپڑے بہت بھیگ گئے تھے، اور تمہیں بخار بھی ہو رہا تھا، اسی"

"گیلے کپڑوں کے ساتھ تمہیں ساری رات نہیں رہنے دے سکتا تھا میں

وہ مرمر میں خود کو دیکھ کر اپنے بالوں میں برش کرتے ہوئے نارمل سے

انداز میں کہہ رہا تھا

"تو پھر میرے کپڑے کس نے تبدیل کئے؟"

حبہ نے جیسے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا،

"میں نے۔۔"

کہتے ہوئے اس نے مرر میں حبہ کی جانب دیکھا

جو اس کا جواب سن کر مزید صدمے میں مبتلا نظر آئی تھی۔

۔۔ دیکھو وہ مجبوری کے سبب تھا۔۔ کیونکہ یہاں میرے علاؤہ کوئی اور"

"نہیں تھا

"نکلو۔۔۔ یہاں سے"

"کیا؟"

حبہ کے دانت پیس کے کہنے پہ وہ اس کی جانب مڑتا ہوا پوچھا

"میں نے کہا کمرے سے نکلو"

وہ شرما تو ہر گز نہیں رہی تھی مگر اس کا چہرہ پورا سرخ ہو چکا تھا،

اب نجانے وہ غصے سے ہوا تھا یا شرم سے۔

"دیکھو لڑکی۔۔"

اس کا سرخ چہرہ دیکھ جیسے وہ مزید وضاحت دینا چاہتا تھا

"گیٹ لاسٹ۔۔"

اب کی مرتبہ جبہ نے غرا کر کہتے ہوئے تکیہ اسے دے مارا تھا۔

"آل رائٹ۔۔"

وہ تکیہ کیچ کرتا گلے ہی پل دروازہ کھولتا کمرے سے نکلا تھا۔

اف۔۔۔ آج کل نجانے کیوں گرمی اتنی ہو رہی۔۔ تھی۔ حالانکہ میں "

" ابھی شاور لے کر نکلا ہوں

وہ لمبی لمبی سانسیں فضا کے سپرد کرتا شرٹ کے اوپری بٹن کھولتا بڑبڑاتا ہوا

تکیہ کو صوفے پہ رکھتا کچن کی جانب بڑھا تھا

-----*

کیپٹن دعان عرش کی دھمکیوں کے باعث مجبوراً ڈاکٹر رضامرزا کو اسے
چھوڑنا پڑا تھا۔ ڈاکٹر رضامرزا نے دھمکی دی تھی کہ اب کی مرتبہ تو وہ
اسے چھوڑ رہے تھے مگر آئندہ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔

جس پر کیپٹن دعان عرش اپنی طنزیہ مسکراہٹ رضامرزا اور ملک پر اچھالتا
نہایت اطمینان سے رخصت ہوا تھا

وہ دوسرے دن ہی الحیات میں موجود تھا۔ ڈھٹائی کے ساتھ مرحہ کے
سامنے گیا تھا جو انٹرنز کو ساتھ لئے دورے پہ تھی۔

مرحہ نے ایک سرسری نگاہ اس پر ڈال کر یوں ہٹالیا تھا جیسے وہ اسے جانتی ہی
ناہو اور پھر دوبارہ اس کی جانب دیکھا تک نہیں۔

اور وہ جو یہ امید کئے ہوئے تھا کہ مرحہ نے اسے چھوڑنا نہیں ہے۔

اس کا اس طرح کا طرز تعلق کیپٹن دعان عرش کو پریشان کر گیا۔

نجانے وہ کیا سوچ رہی تھی۔

وہ آپریشن تھیر میں موجود چیئر پہ تھکی تھکی سی جا بیٹھی تھی۔

ابھی وہ ایک آپریشن کر کے فارغ ہوئی تھی۔
مگر اس کا دماغ تو کل سے تھکا ہوا تھا جو مسلسل بابا۔۔ اور عرش کے متعلق
سوچے جا رہا تھا۔

دونوں کے درمیان بلاشبہ بہت سخت دشمنی تھی جو کافی پرانی لگتی تھی
"کیا ہوا ناراض ہو مجھ سے؟"

عرش کی آواز پہ اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو سامنے ہی کھڑا
نظر آیا تھا

اس نے اطراف میں نظریں دوڑائیں تو اسے آپریشن تھیٹر میں اپنے علاوہ
کوئی اور نظر نہیں آیا۔ سبھی شاید پیشینٹ کو لے کر جا چکے تھے۔
اپنی سوچوں میں وہ اتنا غرق تھی کہ اسے احساس بھی نہیں ہوا تھا
"تم نے بتایا نہیں کہ تم ناراض ہو یا نہیں؟"

اگلے ہی پل وہ اسے نظر انداز کرتی جیسے کہ اس نے اسے دیکھا ہی نہیں تھا وہاں سے جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی اور آگے بڑھی تھی کہ اس نے مرحہ کی کلائی پکڑ کر اسے روکا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ وہ سب کرنے کے باوجود میرے "سامنے بے شرمی اور ڈھٹائی سے آکر مجھ سے بات کرنے کی۔۔ اگر تم یہ سوچ رہے کہ میں اب بھی تم سے ڈرو گی۔۔۔"

کیپٹن دعان عرش کے کلائی پکڑ کر روکنے پر جب وہ اس کی جانب مڑی تو اس کے ہاتھ میں سر جیکل نائف تھا جو اس نے قریب ہی کے ٹیبل سے اٹھایا تھا اور اب وہ نائف کو اس کے دل کے نشانے پہ رکھے غصے سے بھرے دبے دبے لہجہ میں غرائی تھی

"میں کبھی نہیں چاہو گا کہ تم مجھ سے ڈرو جیسمین۔۔۔"

وہ عرش اس کی آنکھوں میں موجود غصے کی جھلکیاں دیکھ دھیمے لہجہ میں بولا "مجھے اس نام سے مت پکارو ورنہ۔۔۔"

مرحہ کا غصہ جیسے مزید بڑھا تھا

"ورنہ کیا کروں گی تم اس نائف سے مجھ پر حملہ کرو گی؟"

"ہاں"

مرحہ نے غصے سے فوراً ہامی بھری تھی

اگر تمہاری ناراضگی اس طرح کم ہو گی تو ٹھیک ہے پھر میری بھی اسی میں"

"خوشی ہیں۔۔"

عرش اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اور ساتھ ہی اس نے

مرحہ کا نائف والا ہاتھ پکڑا اور مرحہ کے ہاتھ پہ دباؤ ڈالتا وہ نائف کو اپنے

سینے میں چبھا گیا تھا

"کیا تم پاگل ہو؟"

مرحہ کی آنکھیں جیسے خوف اور بے یقینی سے پھیلی تھیں

"ورنہ کیا کروں گی تم؟... کیا اس نائف سے مجھ پر حملہ کرو گی؟"

"ہاں"

مرحہ نے غصے بھرے لہجہ میں فوراً ہامی بھری تھی

اگر تمہاری ناراضگی اس طرح کم ہو گی تو ٹھیک ہے پھر میری بھی اسی میں "

"خوشی ہیں۔۔"

عرش اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اور ساتھ ہی اس نے

مرحہ کا نائف والا ہاتھ پکڑا اور مرحہ کے ہاتھ پہ دباؤ ڈالتا وہ نائف کو اپنے

سینے میں چبھا گیا تھا

"کیا تم پاگل ہو؟"

مرحہ کی آنکھیں جیسے خوف اور بے یقینی سے پھیلی تھی اگلے ہی پل وہ جھٹکے

سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑاتی نائف کو اس پر سے دور کر گئی

ہاں تمہارے وہ نام نہاد باپ نے مجھ سے سب کچھ چھین کر مجھے پاگل "

"کر دیا ہے"

وہ مرحہ کی جانب سرد تاثرات کے ساتھ کہتا ہوا بڑھا تھا

"میرے بابا کو کچھ مت کہو۔۔ اور مجھ سے دور رہو"

مرحہ اس سے مزید دور جاتی بولی

"کیوں دور رہوں بیوی ہو تم میری"

مرحہ کی بات پہ جیسے اس کی سرد مزاجی مزید بڑھی تھی

ایک ہی جھٹکے میں تمام فاصلہ طے کرتا وہ جھٹکے سے مرحہ کا بازو پکڑ کر اپنی

جانب کھینچتا ہوا ایک ایک لفظ پہ زور دیتا بولا

"نہیں ہوں میں تمہاری بیوی۔۔۔ سمجھ کیوں نہیں آتا تمہیں"

وہ اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرتی اس کی سرمئی

آنکھوں میں دیکھتی دو ٹوک انداز میں بولی

اور تمہیں وہ کیوں نہیں سمجھ آتا جو تمہارا باپ کرتا ہے۔۔۔ ہاں اب سمجھا"

"تم بھی تو کہی اپنے باپ کے ساتھ ان سب میں شامل تو نہیں۔۔

"عرش۔۔"

مرحہ نے بے ساختہ اپنا وہ ہاتھ بلند کیا جو آزاد تھا

جس پر وہ اس کے بازو کو چھوڑتا

فوراً ہوا میں بلند ہاتھ کو کلائی سے پکڑتا جھٹکے سے اس کی کلائی موڑتا پشت کی

جانب لے گیا تھا۔۔۔ جس کے سبب وہ اس کے مزید قریب چلے آئی تھی

بہت ہی بری عادتیں تم میں پیدا ہو گئی ہیں۔۔۔ آئندہ اگر تم نے اپنے

شوہر کے اوپر ہاتھ اٹھایا تو میں تمہیں معاف نہیں کروں گا۔۔۔ اگر تم

یاداشت کھونے سے بگڑ گئی ہو تو مجھے بگڑی ہوئی بیوی کو رام کرنا بھی آتا

ہے

وہ سرد لہجہ میں ایک ایک لفظ چباتا اس کی گلابی پڑتی نم آنکھوں میں دیکھتا ہوا

کہہ رہا تھا

"میں تمہاری بیوی نہیں ہوں۔۔۔"

وہ اس کے سرد لہجہ پہ بھلے ہی خوفزدہ ہوئی تھی مگر اس پر ظاہر نہیں کیا تھا

البتہ اب کی مرتبہ اس کی آواز دھیمی تھی

"دیکھتے ہیں تم کب تک انکار کرتی ہو اس بات سے"

وہ ان گلابی آنکھوں کو نمکین پانی سے بھرتا دیکھ اگلے ہی پل اسے جھٹکے سے
چھوڑ گیا تھا

"میں ہمیشہ انکار کروں گی۔۔۔ کیونکہ میں تمہاری بیوی نہیں ہوں"

وہ تنفر سے کہتی ہوئی بولی تھی۔۔۔ نمکین پانی آنکھوں سے جھلک کر باہر نکل
آئے تھے اور رخسار پہ بہہ گئے تھے

وہ کہنے کے بعد رکی نہیں تھی آپریشن تھیٹر سے باہر دوڑتی ہوئی نکل گئی
جس پر وہ ضبط سے لب بھینچ کر رہ گیا تھا

-----*-----*-----*

بشار تقی ناشتہ ٹیبل پہ سیٹ کرنے کے بعد حبہ کو بلانے گیا تھا

اسے وہ کمرے میں نہیں ملی تھی

تو کیا وہ اتنی غصے میں تھی کہ بنابتائے واپس چلی گئی؟
وہ سوچتا ہوا لاونج تک آیا تھا کہ اسے کمرے کا دروازہ کھلا نظر آیا جس میں
صدفی یوسف سے متعلق سامان رکھے تھے۔

"تو کیا ملے تمہیں کوئی ثبوت میرے خلاف؟"
اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے حبہ سے پوچھا تھا تو دیوار سے
گھیرے پیٹنگز کی جانب متوجہ تھی
"یہ لڑکی۔۔۔ اسے تم بچپن سے جانتے ہو۔؟۔"
"ہاں۔۔"

حبہ کے پوچھنے اس نے دیوار پہ موجود صدفی کی پیٹنگز کو محبت بھری
نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا
"کون ہے یہ لڑکی؟"

"پہلے یہ بتاؤ کہ یہ صائم کون ہے؟"
بشار نے اب کی مرتبہ حبہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

اس نے صاف دیکھا کہ اس کے سوال پہ حبہ کے چہرے پہ ناپسندیدگی اور
پھر سرد مہری چھائی تھی

تم نے یقیناً اس کا نام مجھ سے بخار کی حالت میں سنا ہوگا، کیونکہ میں "
بخار میں اسی کا نام لیتی ہوں

حبہ نے سرد و سپاٹ نظروں سے بشار کو دیکھتے ہوئے پوچھا
"ہاں"

"مجھے وہ لوگ پسند نہیں جو میرے بارے میں جاننا چاہتے ہیں"
"مجھے بھی"

بشار نے صد فی یوسف کی پینٹنگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا
"تو ہمارے لئے یہ بہتر ہوگا کہ ہم جتنی جلدی ہو سکے طلاق لے لیں"
("میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گا)
یہ تو فی الحال ممکن نہیں ہے، چلو آؤ ناشتہ کر لو۔۔ میں نے بنایا ہے۔ میں "
"آمیٹ اچھا بناتا ہوں"

وہ لاپرواہ انداز میں کہہ کر جانے کے لئے پلٹ گیا تھا
حبہ کے سپاٹ دو ٹوک انداز پہ اسے نجانے کیوں رات میں حبہ سے اپنا کیا
ہوا وعدہ یاد آیا تھا
اسے یقین تھا کہ حبہ کو وہ سب یاد نہیں ہوگا اور اگر ہوگا بھی تو اسے لگے گا
کہ وہ سب صائم کے متعلق تھا
"ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا بشار تھی۔۔۔"
حبہ کی بات سن کر جیسے وہ جاتے جاتے رکا تھا
اور پلٹ کر جب اس نے حبہ کی جانب بھوئی اچکا کر دیکھا اس میں انتہا درجہ
کی سردی تھی۔
"کہ میں کون ہوں اور تم کون ہو"
"ہمیشہ یاد رکھتا ہوں"

میں تمہارے اور تمہارے انٹر نیشنل گینگ کے پیچھے ہوں، زرا سا بھی "
 ثبوت میرے ہاتھ لگا تو تمہیں اور تمہاری گینگ کو جیل میں پہنچانے کے
 " لئے میں لمحہ نہیں لگاؤں گی

" جانتا ہوں "

اس کے انداز کی سرد مہری جیسے مزید بڑھی تھی
 اس لئے مجھ سے دور رہو۔۔ آئندہ مجھے بچانے کی کوشش ہر گز مت "
 کرنا، یہ پہلے بھی کہا تھا میں نے، اگر میں مرتی ہوں تو مرنے دینا مجھے،
 " کیونکہ میں تمہاری دشمن ہوں
 " صحیح کہا تم میری دشمن ہو۔۔۔ "

وہ حبہ کی آخری بات سن کر اس تک جاتا ٹھنڈے انداز میں کہہ رہا تھا
 ۔۔ اسی لئے تو تمہیں طلاق نہیں دے سکتا کیوں کہ ایک کہاوت ہے نا "
 " کہ دوست کو قریب رکھو اور دشمن کو قریب تر۔۔

حبہ کے ایک دم سامنے جا کر وہ رکا

۔۔۔ اور جس دن تم میرے لئے نقصان دہ ثابت ہوئی اس دن
 "میں۔۔۔"

اس نے کہتے ہوئے اپنے ٹراؤز میں سے گن نکالتے ہوئے حبه کی پیشانی پہ
 رکھا تھا

۔۔۔ اس دن میں تمہیں یہاں ماروں گا، کیونکہ مجھے تمہاری ذہانت بہت
 "پسند ہے۔۔۔ حبه احسن"

یہ تم ابھی بھی کر سکتے ہو کیونکہ یقین مانو میں تمہارے لئے نقصان دہ ہی
 "ثابت ہوگی"

اپنے ماتھے پہ ٹکے گن کو ایک نظر دیکھنے کے بعد اس نے بشار کو دیکھتے ہوئے
 کہا

"ابھی نہیں کیونکہ تمہیں ابھی میرے لئے کام کرنا ہے"

وہ اس کی پیشانی پہ سے گن ہٹاتا لا پر واہی سے بولا

"یہ کبھی نہیں ہوگا"

دیکھتے ہیں تمہاری ذہانت اور بہادری تمہیں کتنا بچاتی ہیں، کیونکہ میرے "
 "پاس بھی کوئی ہے جو تم سے زیادہ ذہین اور مجھ سے کہی زیادہ سفاک ہے
 حبہ کی لہجہ کی مضبوطی پہ وہ سرد سے لہجہ میں بولا
 "کون ہے وہ؟"

خوشی ہوئی یہ جان کر کہ میری ہر بات جاننے والی حبہ احسن اس بات کو "
 نہیں جانتی۔۔۔ جلد ہی ملاقات کرو گی تم اس سے۔۔۔ اور ہاں اس سے
 پہلے اپنے تمام چاہنے والوں سے مل کر الوداع کہہ دینا جیسا کہ صائم وغیرہ
 "کیونکہ اس سے ملنے کے بعد کوئی زندہ نہیں رہتا
 بشار کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا تنبیہ لہجہ میں گویا ہوا تھا
 "تم مجھے ڈرا رہے ہو؟"

حبہ جو متجسس تھی وہ جیسے محفوظ سی مسکرائی تھی
 "ہاں بالکل تمہیں ڈرنا چاہئے کیونکہ موت ڈراؤنی ہوتی ہیں"

حبہ کے مسکرا نے یہ اس کے رخسار پہ بننے والے گڑھے سے اس نے
نظریں چراتے ہوئے جیسے مضبوط لہجہ میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
کہا

"نہیں!۔۔۔ زندگی ڈراؤنی ہوتی ہے۔۔۔ بہت زیادہ ڈراؤنی۔۔۔"
اس کی آنکھوں میں دیکھتے بشار کو لمحہ بھر کے لئے وہاں ہولناک سی ویرانی
نظر آئی تھی۔

میں منتظر رہوں گی تمہارے اس کوئی کی جس سے ملنے کے بعد موت "
"سے ملاقات ہوتی ہیں

اگلے ہی پل وہ اپنے جون میں لوٹتی سپاٹ استہزاء لہجہ میں کہتی جانے کے
لئے پلٹ گئی تھی۔

وہ لڑکی اس کے کسی بھی دھمکی، تنبیہ سے ڈرنے والی نہیں تھی،
بلکہ اب تو شاید وہ اسے ڈرا رہی تھی۔

وہ کسی کو پہلی مرتبہ قابو نہیں کر پارہا تھا۔

یہ بات اسے وحشت زدہ اور غضبناک بنا رہا تھا۔

"تو پھر تم اسے مار کیوں نہیں دیتے۔؟؟۔"

ہاں اسے مار دو۔۔ تم تو یہی کرتے ہو نا کہ جو تمہارے راستے پہ آتا ہے"

"اسے تم مار دیتے ہو

)(کیا اسے نہیں مار سکتے؟"

میں مار سکتا ہوں اسے۔۔ میں اسے مار دوں گا۔۔ کیونکہ وہ میرے راستے"

میں آرہی ہیں۔۔ اور جو بھی میرے راستے میں آئے گا میں اسے مار دوں

"گا

اسے ہیلو جینیشن والی صد فی کی باتیں یاد آئی تو جیسے وہ مزید بپھرا اٹھا تھا

دیوار سے لگے لکڑی کی لمبی سی میز جس کے اوپر کانچ کی معتد جار رکھیں

تھیں، اسے ہاتھ مار کر گراتا ہوا جیسے وہ وحشت زدہ سا چیخا اٹھا تھا

میں تمہیں ماردوں کا حبابہ احسن۔۔ تم کیا سمجھتی ہوں میں ایسا نہیں " کر سکتا۔۔ میں ایسا کر سکتا ہوں۔۔ بنا تم پر مزید رحم کئے۔۔ صد فی آپ " فکر نا کریں میں اسے ماردوں گا۔۔۔

وہ ایک ایک برنی کوزمین بوس کر کرتا ہوا کہہ رہا تھا "موبی مجھے تمہاری ضرورت ہے"

وہ کہہ رہا تھا کہ تبھی جیسے اس کے آنکھوں کے سامنے اندھیرا پھیلا تھا اور اگلے ہی پل وہ اپنے چکراتے سر کے ساتھ زمین بوس ہوا تھا۔

-----*-----

تحشم اتقی نے ساری رات جلتے کڑھتے گذاری تھی۔۔ صبح لڑکوں کے ساتھ ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد وہ گلز ایرے کی جانب آیا تو اسے وہ دکھی لڑکیوں کی جھرمٹ کے ساتھ کھلکھلاتی ہوئی۔

بے چارہ تحشم دل مسوس کر رہ گیا۔

وہ سب شاید کہی جارہی تھیں وہ فوراً آگے بڑھا

"راہی کیا آپ کہی جارہی ہیں؟"

اس کے مخاطب کرنے پر راہی کے ساتھ ساتھ سبھی لڑکیاں رک کر اسے دیکھنے لگی تھی۔ لڑکیوں کی آنکھوں میں اس کے لئے دلچسپی تھی۔

جو صرف راہی کی جانب متوجہ تھا

ہاں میں گلز کے ساتھ ڈانگ جارہی ہوں سنا ہے بہت مزے کی جگہ ہے

وہ جوش و خروش سے کہہ رہی تھی

"ٹھیک ہے پھر میں بھی ساتھ چلتا ہوں"

"نہیں۔۔ تمہارا کیا کام ہم لڑکیوں کے درمیان۔۔ گلزلٹس گو"

راہی فوراً منع کر گئی تھی اور لڑکیوں کے ساتھ آگے بڑھ گئی

جہاں پیچھے تحشم اپنا سامنہ لے کر رہ گیا تھا

یہ لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں بھائی!۔۔۔ جتنا ان کے پیچھے بھاگو گے وہ اتنا"

"ہی اپنے پیچھے بھاگیں گی

تبھی اس کے کاندھے میں ہاتھ مارتے ہوئے کسی نے کہا تھا

وہ تحشم کا روم میٹ علی اصغر تھا جس کے ساتھ اس نے کل رات روم شیئر

کیا تھا۔۔۔ جس کے کان پھاڑ خراٹے دوسری وجہ تھی جس کی وجہ سے وہ

رات بھر جاگتا رہا تھا

"تم سے بہتر طریقے سے میں میری لڑکی کو جانتا ہوں"

تحشم نے اسے کینہ توڑ نظروں سے گھور کر کہتے ہوئے جھٹکے سے اس کا ہاتھ

اپنے کاندھے سے ہٹا گیا تھا

یار تمہاری ہی کیا سب کی لڑکیاں ایک جیسی ہوتی ہیں اور میں علی اصغر"

"لڑکیوں کا ماہر نفسیات ہوں

علی اصغر اس کے پیچھے ہانک مارتے ہوئے بڑھا تھا

-----*-----*

حبہ آدھے راستے سے واپس لوٹ آئی تھی اپنا ہینڈ بیگ اور سیل فون لینے کے لئے،

مگر دروازہ کو بدستور کھلا دیکھ وہ حیران ہوئی تھی

اور پھر ناچاہتے ہوئے اس روم کی جانب بڑھ گئے جہاں اس کا بشار کے

ساتھ منہ ماری ہوئی تھی

وہاں بشار کو ٹوٹے کانچ کی برنیوں اور سامان کے درمیان بے ہوش گرا دیکھ

وہ حیران ہوئی تھی۔

اور تبھی جیسے بشار کو آنکھ کھولتا دیکھ وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا وہ

ٹھیک ہے؟

"مس حبہ آپ؟"

مگر اس سے پہلے ہی بشار اسے اپنے سامنے موجود پا کر جھٹکتے سے اٹھتے ہوئے
بول اٹھا تھا

"آسمانی سر۔۔۔؟"

حبہ جیسے لمحہ بھر کے لئے ششدر ہوئی تھی۔

"یہ کونسی جگہ ہے؟۔۔۔ ہم کہاں ہے مس حبہ؟"

وہ ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے ساکت کھڑی حبہ سے پوچھ رہا تھا،
اور پھر اس کی نگاہ ان سے کچھ فاصلے پہ موجود ٹوٹے کانچ کے ٹکڑوں،
چاکلیٹ کے خالی بکھرے ریپرز اور دیگر سامانوں پہ جیسے ٹھٹھک کے رکی
تھی

"یہ۔۔۔؟"

اس نے سوالیہ نظروں سے حبہ کو دیکھا تھا جس نے اس کے ایک بھی
سوالات کے جواب نہیں دیئے تھے،

وہ تھوڑی پریشان تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ بشار تقی کے اس انوسنٹ شخصیت کے ساتھ کیسے پیش آئے جو کچھ جانتا ہی نہیں تھا جو اس طرح تھا کہ گویا دنیا میں ابھی ابھی تشریف لایا ہو۔

یوں بھی دیکھا جاتا تو اس کی عمر واقعی تین سال سے زیادہ کی نہیں تھی۔
 "یہ آپ کی ماں کا گھر ہے۔۔۔"

"ماں کا گھر؟"

"ہاں بشار تقی کے ماں کا گھر یعنی کے آپ کی ماں کا گھر"

"بشار تقی؟"

"کیا آپ اب بھی انجان ہے؟"

"نہیں"

وہ جو آسمانی کو سوچو پشن سے کیسے آگاہ کرے گی سوچ کر پریشان تھی اس کی نفی میں جواب سن کر وہ حیران ہوئی تھی
 "آپ جانتے ہیں بشار تقی کو؟"

"ہاں"

سر آسمانی آپ کی تیسری شخصیت کا نام ہے جو تین سال پہلے وجود میں ("

"آیا تھا پہاڑی سے گرنے کے ٹھیک بعد یہ رہی اس کی ڈیٹیلز

نعمان نے کہتے ہوئے اس کے سامنے ایک فائل رکھا تھا

"وہ آپ سے اور موبی سے ایک دم الٹ ہیں، بہت ہی نیک۔۔۔"

فائلز کی ورق گردانی کرتے بشار کو دیکھ نعمان نے یوں ہی اپنا خیال ظاہر

کیا تھا کہ اس نے اپنی بات پر بشار کے چہرے ایک زخمی سی مسکراہٹ کو

ابھر کر معدوم ہوتے دیکھا۔

"ٹھیک ہے جان گیا ہوں"

وہ فائلز پھینکتا آفس سے باہر نکل گیا تھا

پھر اس نے آسمانی سے کانٹیکٹ کرنے کا طریقہ اختیار کیا وہی طریقہ جو وہ

موبی کے لئے استعمال کرتا تھا

اور ادھر جب آسمانی بشار تقی کے جسم میں بیدار ہوا تو وہ پچھلا کچھ دن کے حساب کتاب سے قطعی انجان تھا،

گویا ٹریکٹ تین دن بعد وہ نیند سے بیدار ہوا، اور ان درمیانی حصوں میں اس نے کیا کیا وہ جانتا نہیں تھا۔

بشار تقی کے واپس لوٹ آنے کے کچھ دن بعد ہی آسمانی کو سخت گڑ بڑ کا احساس ہوا تھا، کیونکہ جب تک بشار تقی ہوش و حواس میں رہتا تب تک آسمانی جیسے دماغ کے اندر گہری نیند سوئے ہوئے رہتا۔۔۔

سب سے پہلے تو وہ اسی دن ٹھٹکا تھا جب وہ بشار تقی کے واپس لوٹ آنے کے ٹھیک تین دن بعد ہوش میں آیا تھا،

تہجد کی نماز پڑھ کے وہ فجر تک قرآن مجید کی تلاوت کرتا رہا تھا، پھر فجر کی نماز پڑھ کر وہ ہمیشہ کی طرح واک کے لئے ٹینٹ سے نکل آیا تھا کہ اسے ابرار نظر آیا تھا،

جو گلز ٹینٹ کی جانب سے برے موڈ سے بڑبڑاتے ہوئے آرہا تھا

"کیا ہوا سب خیر ت؟"

اس نے اپنے مخصوص نرم دھیمے لہجہ میں پوچھا تھا
 خاک اچھا تین دن سے ان آپوں نے حبہ آپ کے ناہونے کی وجہ سے
 "میری نیند خراب کر رکھی ہیں

ابرار سخت خراب موڈ میں بولا تھا

"کیوں مس حبہ کہاں ہے؟"

اس نے بے اختیار پوچھا

"وہ تین دن سے غائب ہیں۔۔۔ کیا آپ سے کہہ کر نہیں گئی"

تین دن سے؟۔۔۔ مگر وہ تو کل ہی میرے ساتھ تھی واک"

"کرتے۔۔۔"

وہ کہتے کہتے جیسے رکا تھا۔

اسے اس دن صبح کا سارا منظر جیسے یاد آیا تھا،

دوسری جانب سے واک کے لئے آکر جڑتی حبہ۔۔

حبہ کے سوالات۔۔۔ اور پھر کچھ چہرہ چھپائے آدمیوں کا آکر ان پر حملہ کرنا۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا؟

اس نے یاد کرنے کی کوشش کی مگر اسے کچھ یاد نہیں آیا تھا۔

ابراہیم سے سوچوں میں غلطیاں دیکھ وہاں سے جا چکا تھا

حبہ۔۔۔ کیا حبہ ٹھیک تھی۔۔۔؟

وہ سخت گھبرا گیا تھا واپس ٹینٹ کی جانب مڑتا ٹینٹ میں داخل ہوا،

جہاں ابراہیم واپس اپنے فرشی بستر پہ چادر سر تک تانے سوچکا تھا

اسے اس صبح کے بعد سے تہائی رات تک اس نے کیا کیا کچھ یاد کیوں نہیں

آ رہا تھا۔

ایسے کیسے ہو سکتا تھا۔

کل مہینے کی گیارہ تاریخ تھی۔

اور یقیناً آج کی بارہ وہ سیل فون نکل کر تاریخ دیکھتا سخت مضطرب تھا

مگر جیسے ہی اس نگاہ آج کی تارخ پر پڑی جو کہ چودہ تارخ بتا رہا تھا اس کے ہاتھ سے بے ساختہ سیل فون چھوٹ کر گرا تھا۔

ناممکن آج کی تارخ چودہ کیسے ہو سکتی تھی؟

تین دن اس کی یادداشت سے اس طرح غائب تھے جیسے وہ کبھی آیا ہی نہیں تھا۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

وہ بے یقینی سے سوچتے ہوئے قالین پہ اوندھے گرے سیل کو دیکھ رہا تھا کہ اس کے دماغ میں ابرار کی آواز گونجی

"وہ تین دن سے غائب ہیں۔۔۔ کیا آپ سے کہہ کر نہیں گئی"

پہلے وہ سخت پریشان تھا کہ وہ پچھلی زندگی کو بھولے ہوئے ہیں۔۔۔ اور اب"

حالیہ دنوں کو بھی بھولنے لگا تھا۔۔۔ یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

"احسن۔۔۔"

آسمانی بیڈ پہ بے جان سی کیفیت میں بیٹھتا بے بسی کیفیت میں سوچے جا رہا تھا کہ اس کے دماغ میں معصوم سا گندمی رنگت کا حامل، اور افسردہ آنکھوں والی لڑکی کا چہرہ ابھرا۔۔۔

۔۔۔ حبہ احسن اس دن سے غائب تھی۔۔۔ کہی اسے کچھ نقصان تو نہیں "پہنچا تھا۔۔۔"

وہ اس کا حال جاننے کو قطعی بے تاب ہوا تھا۔
اسے یقین تھا حبہ احسن اس کے ان پچھلے تین دنوں کے بارے میں ضرور کچھ جانتی تھی۔۔۔

جو اس کہ یادداشت سے غائب تھا
اس نے سوچا کلاس لینے کے بعد گلز سے وہ حبہ احسن کے متعلق پوچھ گچھ کرے گا،

مگر اسے اس کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی کیوں کہ کلاس کے شروع ہونے کے کچھ وقت بعد ہی حبہ احسن آگئی تھی،

وہ غائب دماغی سے کلاس لے رہا تھا
مگر اسے اچانک ہی ایک عجیب سا احساس ہوا تھا،
وہ کیوں ہوا تھا وہ نہیں جانتا تھا،
اور نہ ہی وہ ابھی جاننا چاہتا تھا بس وہ اتنا ضرور جانتا تھا کہ یہ احساس حبہ احسن
کی وجہ سے ہوا تھا
وہ جتنا قریب آرہی تھی وہ احساس جیسے اتنا ہی گہرا ہو رہا تھا
وہ ساکت سا۔
کیونکہ اس پہ جھکا اپنے پیچھے اسے محسوس کر رہا تھا جو دھیرے دھیرے قریب
آرہی تھی
حُبہ صاحبہ! آپ پچھلے ہفتے کہاں تھی؟، گلز کہہ رہے ہیں کہ آپ چھٹی پہ "
"تھی، اس لئے ان کا پرابلم سولو نہیں ہو پایا
اور جب وہ ایک دم قریب آکر ٹھہری اسی طرح کیونکہ اس پہ جھک کے اس نے
سوال کیا تھا

جہاں حبہ احسن آنکھوں میں حیرانی لئے اسے دیکھ رہی تھی۔
اس طرح اسے صحیح سلامت اپنے قریب کھڑا دیکھ آسمانی کونجانی کیوں
اچھا لگا تھا،

سکون سا جیسے اندر اتر اٹھا۔

جس پر وہ حیران ہوا تھا۔

کیونکہ اسے اب تک سکون صرف نماز اور اللہ کی قربت میں ملتا تھا،
اپنے قریب پشت کی جانب سائیڈ پہ کھڑی حبہ احسن کو یوں صحیح سلامت
جان کر جو سکون ملا تھا،

وہ ناقابلِ بیاں تھا؟

یہ سکون کیوں کر تھا بھلا؟

وہ بدستور اپنی پہلی پوزیشن میں کھڑا اپنے اندر اڑتے سوالات کو سوچھ جا رہا
تھا۔

اور ساتھ ہی حبہ کے جواب کا منتظر بھی تھا،

یوں بھی اسے حبہ سے بہت کچھ پوچھنا تھا،
 اپنے پچھلے تین دنوں کے بارے میں۔۔
 وہ چاہتا تھا مڑ کر حبہ کو ایک نظر دیکھے مگر اس کے دل کا وہ گوشہ جو اللہ کے
 قرب سے متاثر تھا۔۔ اس نے فوراً جھڑک دیا۔۔ وہ ایک غیر محرم عورت
 ہے۔۔ تمہارے لئے بالکل ممنوع۔۔۔۔
 "آسمانی سر۔۔۔۔"

ابھی وہ اپنے دل کی لعنت ملامت سن ہی رہا تھا کہ اس کی آواز آئی
 "۔۔ وہ میری۔۔ شادی تھی تو اس لئے۔۔ میں چھٹی پہ تھی۔۔"
 حبہ کی اگلے بات پہ دل جو ابھی تک لعنت ملامت کر رہا تھا اسے قطعی
 بھولے اگلے ہی پل وہ جھٹکے سے سیدھا کھڑا ہوتا ہوا اس کی جانب مڑا تھا
 "آپ کی شادی؟"
 اس نے قطعی بے یقینی سے پوچھا۔
 "ہاں"

"آپ کی شادی ہو گئی؟"

ایک لمحہ کے لئے بس ایک لمحہ کے لئے اس نے حبہ کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ جیسے ایک مرتبہ تصدیق چاہتا تھا
یہ امید تھا کہ وہ انکار کر دیگی مگر اس کی آنکھوں میں مثبت جواب کے تاثرات تھے۔

ایک بات تو صاف تھی کہ آسمانی ان صاف شفاف بادامی رنگ لئے آنکھوں کو بہت اچھے سے پڑھ سکتا تھا
"یہ تو بہت اچھی بات ہے اللہ مبارک کرے"
اگلے ہی پل وہ اس پر سے نظریں ہٹا دھیمے سے مسکرا کر سادہ سے لہجہ میں
جو اس کا مخصوص لہجہ تھا اسے مبارک باد دیتا اسٹوڈنٹس کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

جنہیں کلاس ختم ہونے کی اطلاع دیتا وہ اپنے ٹینٹ کی جانب بڑھ گیا
ٹینٹ میں بیڈ پہ جیسے خود سے لا تعلق ہو کر ساکت سا بیٹھا تھا،

اس کی نظریں سامنے موجود پیٹنگ پہ تھی۔

جس میں وہ لڑکی پینٹ کی ہوئی تھی جسے وہ کھوجنا چاہتا تھا۔

جو اس کی نائٹ میسر کی وجہ تھی

مگر وہ اس کے متعلق نہیں سوچ رہا تھا

بلکہ وہ کسی کے متعلق نہیں سوچ رہا تھا۔

اس کی چاہت کی برعکس اس کے جذبات اس کے اندر اپنی الگ ہی کہانی

جیسے اسے بتانا چاہتے ہیں،

جسے وہ بالکل بھی نہیں جاننا چاہتا تھا۔

وہ ماف ہوتے ذہن کے ساتھ یوں ہی بیٹھا رہنا چاہتا تھا کچھ دیر کے لئے یا

پھر۔۔

ہمیشہ کیلے۔۔۔

کیونکہ اس طرح کرنا اسے زیادہ آسان لگ رہا تھا

بنسبت اس کے کہ وہ اپنے اندر اٹھتے طوفانی جذبات کا سامنا کرے۔۔۔

اور تبھی بیڈ پہ اس کے سامنے پڑا اس کا سیل بجنے لگا۔۔۔
جس پر اس کی نگاہ سیل فون کی اسکرین پہ گئی
وہ سیل فون کو چھونا بھی نہیں چاہتا تھا،
بلکہ وہ ذرا سا بھی اپنے وجود میں جنبش نہیں چاہتا تھا
اسے لگا اگر وہ ذرا سا بھی ہلاتو۔۔۔ وہ کیا کرے گا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔
مگر اسکرین پہ موجود ریمائنڈر پہ نظریں کرنے پہ جو نوٹ ریمائنڈر کے
ساتھ لکھی ہوئی تھی اس نوٹ نے اسے ہلنے پہ مجبور کر دیا تھا
سیف میں موجود ڈائری دیکھو۔۔۔ پاسورڈ "

"ہے۔۔۔ 2019/08/08

پہلے تو اس نے اسے سرسری نظروں سے دیکھ کر گردن پھیر لیا تھا
جیسے وہ کچھ سمجھا ہی نہیں ہو

مگر پھر جھٹکے سے دور بارہ گردن سیل فون کی جانب موڑتا وہ سیل فون کو ہاتھ میں اٹھا گیا تھا

یہ ریمائنڈر کس نے رکھا تھا؟

اسے اچھے سے یاد تھا کہ یہ اس نے نہیں رکھا تھا۔

پھر کس نے اس کے سیل فون پہ یہ ریمائنڈر رکھ کر اسے یہ میسج دیا تھا؟

اس نے سوچتے ہوئے سیف کو دیکھا

اسے اچھے سے یاد تھا کہ اس نے سیف پہ کوئی پاسورڈ سیٹ نہیں کیا تھا کیونکہ اس میں قابل ذکر قیمتی چیز نہیں تھی سوائے تھوڑے سے نقدی، چیک بک، بینک بک، اور کریڈٹ کارڈ کے جس کی اس کی نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی۔

مگر نوٹ میں پاسپورٹ کا ذکر کیا گیا تھا

پہلے اس نے یوں ہی بنا پاسورڈ کے کھولنے کی کوشش کی مگر سیف پاسورڈ مانگ رہا تھا

اس نے نوٹ میں ذکر کے گئے پاسورڈ کو اپلائی کیا جس پر اگلے ہی پل سیف کھل گیا تھا۔

جہاں پرانے سامان کے ساتھ ایک نیا سامان بھی موجود تھا جو کہ ایک سیاہ ڈائری تھی۔

اس نے میکینکی کیفیت میں ڈائری کو سیف سے باہر نکال کر کھولنے کی کوشش کی مگر ڈائری میں بھی ڈیجیٹل پاسورڈ والا ہوا تھا۔
اس نے وہی پاسورڈ ڈائری کے اسکرین پہ انٹر کی اگلے ہی پل ڈائری کھلی۔
نام۔۔۔ آسمانی

ڈیٹ آف برتھ۔۔۔۔ 2019/08/08

ڈائری کا پہلا موٹا سخت صفحہ الٹتے ہی سامنے ایک دم درمیان میں انگلیش کے انتہائی خوبصورت ہینڈ رائٹنگ میں لکھا تھا
ہیلو۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تمہارے پاس بہت سارے سوالات ہوں گے۔۔

جس کا جواب میں تمہیں اس ڈائری کے ذریعے دینا چاہتا ہوں۔۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تم الجھے رہو

کیونکہ اگر تم الجھے رہو گے تو میرا سب کام تم خراب کر دو گے۔۔

جو کہ بہت سارا کر بھی چکے ہو۔

میں بشار تفتی ہوں۔۔۔ جسے ڈی آئی ڈی ہیں۔۔

اور تم میرے وجود کا ایک ادنیٰ حصہ۔۔۔

جو تین سال پہلے وجود میں آیا۔۔۔

جس کی عمر محض تین سال ہے۔

اور میری پچیس سال۔۔۔

تو میں تم سے ڈوین ہوں۔۔۔

اور تمہیں وہی کرنا ہو گا جو میں کہوں گا کیوں کہ یہ وجود میرا ہے جس میں تم

ابھی خود کو محسوس کر رہے ہو۔۔۔۔

مجھے ڈی آئی ڈی۔۔۔ بیماری سات سال کی عمر سے ہیں۔۔۔ میری دوسری شخصیت آج سے ٹھیک سات سال کی عمر میں وجود میں آیا تھا جس کا نام موبی ہے۔۔۔ اور تیسری شخصیت پچیس سال میں اور وہ تم ہو۔۔۔ ہاں تم آسمانی۔۔۔ اور میں تمہارا اور موبی کا ڈومینن کیریٹر۔۔۔ تم دونوں میرے ہی وجود کا حصہ ہو۔۔۔ اسی لئے جس طرح موبی میرا ساتھ دیتا ہے میرا ہر کہا مانتا ہے اسی طرح تمہیں بھی کرنا ہو گا۔۔۔ وہی جو میں کہوں گا اور جو میں چاہوں گا۔۔۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ تم میرے بارے میں یعنی اپنے بارے میں سب جانو۔۔۔ میں نیچے ہمارے سائیکاسٹریسٹ کا نمبر لکھ رہا ("ہو۔۔۔ اس سے اپائنٹ ضرور لے لینا۔۔۔

"آپ سے یہ سب باتیں بشارتقی نے ایک ڈائری کے ذریعے کی تھی؟"

آسمانی مختصر روداد سن کر وہ بولی

"ہاں"

"ماننا پڑے گا کہ یہ شخص نہایت چالاک ہیں"

وہ دھیمے سے بڑا بڑائی تھی۔ کہ اسے آسمانی اٹھ کر جاتا ہوا نظر آیا

"کہاں جا رہے ہیں آپ؟"

"کچھ لے کے آتا ہوں اس کچرے کو سمیٹنے کے لیے"

آسمانی نے ایک سادہ سی نظر اس پر ڈالتے ہوئے کہا تھا

پہلے وہ اسے دیکھتا نہیں تھا مگر اب دیکھنے لگا تھا

"تو پھر کیا آپ گئے تھے سائیکل سٹرسٹ کے پاس؟"

اسے واپس لوٹنا دیکھ حباب نے بے ساختہ پوچھا

"نہیں"

آسمانی پنچوں کے بل بکھرے اور ٹوٹے کانچ کے درمیان بیٹھتا بولا

اور ساتھ ہی وہ کانچ کے ٹوٹے ٹکڑے اٹھا اٹھا کر قریب ہی رکھے روم

ڈاسٹ بین میں ڈالنے لگا تھا

"کیوں؟"

حبہ نے بھی اس کے قریب بنچوں کے بل بیٹھتے ہوئے پوچھا
 "چھونا نہیں پلیز!۔۔۔ میں کر لوں گا"

حبہ کو کانچ کی جانب ہاتھ بڑھاتے دیکھ آسمانی نے بے ساختہ کہا تھا
 جس پر حبہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی اور پھر اپنا ہاتھ کھینچ گئی
 میں نے ہمیشہ اپنے خواب میں اس خوبصورت سی لڑکی کو خود کو برا اور گناہ
 گار کہتا سنا ہیں۔۔۔ مجھے ڈر تھا کہ کہی میں واقعی ایک برا انسان نکلا تو۔۔۔ اور
 "پھر آپ نے بھی تو کہا تھا

آسمانی بدستور گردن جھکائے کانچ کی کریوں کو چٹنا ہوا کہہ رہا تھا
 مگر آخری جملے پہ اس نے گردن اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھی حبہ کی بادامی
 آنکھوں میں بغور دیکھتا ہوا بولا

"نہیں میں نے کبھی آپ کو برا انسان نہیں کہا ہے سر"

حبہ نے بھی ان بے ریاء۔۔۔ چالاکی، مکاری اور فریب سے پاک کر سٹل
 آنکھوں میں دیکھتے ہوئے صاف منع کیا جو بشار تقی سے ایک دم مختلف تھی

"آپ نے کہا تھا"

آسمانی نے اپنے لفظوں پہ زور دیا تھا
"کب؟"

حبہ نے پر سوچ نظروں سے ان کر سٹل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا
کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ جھوٹ نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ وہ آسمانی تھا بشار
تقی نہیں۔۔۔ وہ آسمانی پہ بھروسہ کرتی تھی بنسبت بشار تقی کے۔

"اس دن کافی پیتے ہوئے۔۔"

"آپ نے اپنے شوہر کے متعلق کچھ بتایا نہیں؟، وہ آپ کو کیسا لگتا ہے؟"
اس نے بھی ٹرے سے اپنا مگ اٹھاتے ہوئے،

حبہ پہ ایک نگاہ ڈال کر پوچھا
"وہ مجھے بالکل بھی پسند نہیں"

اس کی بات سن کر وہ کئی لمحے تک خاموشی سے گردن موڑے حبہ کو دیکھتا
رہا تھا،

"وہ کیوں نہیں پسند ہے آپ کو؟"

پھر وہ سر جھکا کر دھیماسا افسردگی کی سی کیفیت میں مسکرایا اور سر اٹھا کر پوچھتے ہوئے مگ سے گھونٹ بھرا تھا

"کیونکہ وہ ایک مجرم ہے۔۔"

حبہ کی بات سن کر بے ساختہ اس کا ہاتھ کانپا تھا،

جس کے سبب مگ میں سے کافی جھلک کر اس کے لباس پہ جاگری تھی،

جس کا اسے احساس بھی نہیں ہوا تھا،

وہ تو بس حبہ کو دیکھے جا رہا تھا، جو گردن کو ہلکا سا اونچا کئے دور آسمان پہ دیکھتے

ہوئے کہہ رہی تھی

("۔۔ اور مجھے مجرم سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں رکھنا")

"وہ تو آپ کے پوچھنے پر میں نے اپنے شوہر کے بارے میں۔۔۔"

وہ جیسے کہتے کہتے رکی تھی۔۔ اور ساتھ ہی اس کی آنکھیں جیسے حیرت سے

پھیلی

"آپ اس بارے میں بھی جانتے ہیں۔۔۔"

آسمانی کے سراثبات میں ہلانی پہ جیسے وہ بے یقینی سے گردن نفی میں ہلاتے ہوئے بولی

تبھی کہوں آپ میرے ساتھ تھوڑا الگ برتاؤ کیوں کر رہے ہیں پہلے سے مختلف۔۔ دیکھا جائے تو آپ بھی مجھے طلاق دے سکتے ہیں۔۔ نہیں

؟۔۔ ہاں آپ دے سکتے ہیں۔۔ کیونکہ آپ ہی تو بشار ہے، اور بشار ہی تو آسمانی ہیں۔۔

"اگر آپ مجھے طلاق دے دے گے تو مجھے بشار کو منت نہیں کرنی پڑے گی حبہ کی بات سنتے کانچ کے ٹکڑوں کو سمیٹتے آسمانی کے ہاتھ جیسے ساکت ہوئے تھے۔

ایک نگاہ آسمانی نے کانچ کی کرچیوں کو چنتے ہوئے اس دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں اطمینان کی لہریں نظر آرہی تھی جو عام طور پر نظر نہیں آتی تھی۔

"جانتی ہیں بشار نے مجھے ایک اور بات کہی تھی"
"کونسی بات؟"

حبہ نے گردن اٹھا کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جہاں آسمانی کی
نگاہیں سیدھی ان بادامی جذبات سے خالی آنکھوں سے ٹکرائی تھی
جب آسمانی نے حبہ کی زبانی سنا کہ وہ نکاح کر چکی ہیں۔۔
نجانے کیوں وہ حیران ہوا تھا ساتھ ہی اسے برا بھی لگا تھا۔
حبہ کے جاتے ہی وہ اسٹوڈنٹس کو چھٹی دیتا ٹینٹ میں آگیا تھا
جہاں وہ سیدھا رائٹنگ ٹیبل کے سامنے موجود چیئر پہ جا کر بیٹھا تھا
جہاں اس کی نگاہ ڈائری سے ٹکرائی۔
جس کے ذریعے اس کے ہی ایک دوسرے وجود نے اسے پیغام دیا تھا۔
ڈائری کے درمیان پین موجود تھا،

جسے سوچ سوچ کر وہ پریشان ہوتا رہا تھا اور آخر میں اس نے حبہ احسن سے پوچھ بھی لیا تھا کہ اسے اس کا شوہر کیسا لگتا ہے اور تب اسے پتا چلا کہ حبہ احسن اپنے شوہر کو اس لئے ناپسند کرتی ہیں کہ کیونکہ وہ ایک مجرم ہے۔ جس بات کا ڈر تھا آسمانی کو جیسے وہی ڈر پورا بھی ہوا تھا۔ وہ کبھی بھی ایک برا انسان نہیں ہونا چاہتا۔ وہ تو بالکل بھی نہیں جس کے متعلق وہ خواب دیکھتا تھا۔ مگر پتا چلا وہ سارے خواب سچ تھے۔۔۔۔۔ وہ ایک برا انسان تھا جس کے سبب حبہ احسن اس سے آزادی چاہتی تھی اور شاید ٹھیک ہی چاہتی تھی "بشار نے آپ سے کونسی بات کہی تھی؟" آسمانی کو خود کو یوں ہی یک ٹک گھورتا دیکھ حبہ نے اس سے ایک اور مرتبہ پوچھا تھا

داکنگ ہوٹل کے عقب میں نارنجی سا سورج رات کی آمد کا اعلان کرتا
 ڈھل رہا تھا، مارچ کے اواخر کے دن چل رہے تھے، اور فضا میں گرمی کا
 احساس تھا، جو ہوٹل کے اندر لابی میں داخل ہونے پہ ہی ختم ہو جاتا تھا،
 کیونکہ انٹرنس ڈور سے ہی سارا داکنگ ایئر کنڈیشنڈ تھا۔
 داکنگ شہر اصغر اور اپنے اطراف موجود شہروں کا ایک مشہور مہنگا اور
 پسندیدہ ہوٹل تھا۔
 پسندیدہ یوں بھی کہ وہ صرف ایک ہوٹل نہیں تھا،
 بلکہ داکنگ کے پانچ منزلہ ہوٹل میں شاپنگ مال، تھیٹر، گیمز اور بھی دیگر
 قسم کی انٹرٹینمنٹ موجود تھے۔
 اور شام کے چھ بجے شہر سے باہر موجود اس ہوٹل میں لوگوں کا ہجوم
 عروج پہ تھا۔۔۔
 ہر طرف گہما گہمی اور رش سا تھا،

ہوٹل کے خوبصورت لابی میں خوش گپیوں میں مصروف لوگ، شاپنگ کرتے ہوئے۔۔۔ لوگ۔۔۔ تھیر میں موجود مووی میں غرق لوگ۔۔۔ اور دیگر انٹر ٹینمنٹ میں سے لطف اٹھاتے لوگ یا پھر وہ جو ہوٹل کے رومز میں مقیم تھے

کوئی نہیں جانتا تھا کہ اب سے کچھ سیکنڈز بعد کیا ہونے والا تھا۔۔۔



شیف وہ سارے مخصوص مینو تیار ہے نا جو منسٹر صاحب کی فیملی کے " لئے تھا

ہوٹل کا مینجر ہوٹل کے بڑے سے کچن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھ رہا تھا "ہاں بالکل۔۔۔ وہ سب ریڈی ہے"

گڈ۔ وہ لوگ پہنچ گئے ہیں، وی آئی پی ڈنر روم میں جارہے ہیں، سب "

"کچھ پرفیکٹ ہونا چاہئے

"آپ بے فکر رہیں سب کچھ پرفیکٹ ہوگا"

شیف نے تسلی دی

مینجر سرکل مہینے کا آخر ہے ہمارے اسٹور تین روم تقریباً بالکل خالی ہو چکا "

"ہیں

مینجر جو جارہا تھا

شیف کی بات سن کر رکھتا تھا

کوئی بات نہیں آج رات میں آڈر کردوں گا سارے سامان صبح تک پہنچ "

"جائے گے آپ لسٹ بنا کر دے دیجئے گا

مینجر کہتا ہوا گیا تھا

یہ ہوٹل اپنے اسٹور تین ہاؤز میں سال بھر کا سامان بھر کے رکھنے کے بجائے

صرف مہینے بھر کا راشن ہی اسٹور کرتا تھا۔

اور رہی سبزی وغیرہ کی بات وہ ہر دن تازہ آتا تھا وہ فریش اور تازیں چیزیں استعمال کرتے تھے۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد۔۔۔

داکنگ فائیو اسٹار ہوٹل کی بڑی سی لابی میں جہاں لوگوں کا ہجوم تھا چانک ہی فائرنگ ہونے لگی تھی

شرعائی فائرنگ ہوئی تھی

تاکہ لوگ خوفزدہ ہو کر سرنڈر کر دے۔ سو جیسے ہی فائرنگ ہونے لگی

تمام لوگ خوف و دہشت زدہ سے ہوتے ہوئے نیچے بیٹھ گئے تھے۔۔۔ کچھ

حواس باختہ ہوتے ہوئے انٹرنس ایرے کی جانب بڑھے مگر وہاں پہلے سے

موجود پانچ چھ سیاہ نقاب پوش اپنی بڑی سی بندوق کے پچھلے حصے سے مار

مار کر انہیں اندر کی جانب دھکیل رہے تھے۔

سکیورٹی گارڈز نے مقابلہ کرنے کی کوشش کی جنہیں ان نقاب پوشوں نے سرے عام گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ جسے دیکھ عوام مزید دہشت زدہ ہوئی تھیں۔

اور پھر جلد ہی پورے "داکنگ" ہوٹل میں موجود افراد جان گئے تھے کہ وہ سب ایک ٹیرریسٹ گروہ کے قبضے میں جا چکے تھے۔ جنہوں نے "داکنگ" کو ہوزٹج بنایا لیا تھا تاکہ وہ اپنی مانگ حکومت سے پوری کروا سکے۔

-----*-----

"بشار نے آپ سے کونسی بات کہی تھی؟"

آسمانی کو خود کو یوں ہی یک ٹک گھورتا دیکھ حباب نے اس سے ایک اور مرتبہ پوچھا تھا

"بشارنے۔۔۔"

آسمانی کی بات درمیان میں ہی ادھورہ رہ گئی کیوں کہ حبہ کا اسمارٹ ڈیجیٹل
واچ واٹیریٹ ہونے لگا تھا۔ اس نے ایک نگاہ آسمانی پہ ڈال کے واچ کو
دیکھا

"ایک منٹ سر"

چیف کالنگ دیکھ کر وہ آسمانی سے کہتی اٹھ کر کمرے سے نکل آئی تھی
"مجھے کہیں ارجنٹلی جانا ہے"

"اور میں۔۔۔؟"

تھوڑی دیر بعد وہ دروازے میں کھڑی عجلت سے آسمانی سے کہتی ہوئی پلٹی
تھی کہ اس کے سوال پہ رک گئی۔

"آپ بھی ساتھ چلیں میں آپ کو ٹیکسی میں ڈراپ کر دوں گی"

حبہ اگلے ہی پل عجلت سے کہتی آگے بڑھ گئی تھی اور آسمانی اس کے پیچھے تھا
مگر حبہ اسے ڈراپ نہیں کر پائیں تھی

کیونکہ ہیڈ کوارٹر سے کئی مرتبہ کال آچکا تھا
جس کا مطلب تھا کہ معاملہ نہایت ہی سیریس تھا
وہ آسمانی کواپنے ساتھ ہیڈ کوارٹر کی عمارت تک ساتھ لے گئی تھی مگر اسے
بلڈنگ کے اندر نہیں لگے گئی۔

سر آپ یہاں میرا یہاں ویٹ کریں۔۔۔ میں تھوڑی دیر میں کام نیٹا "
"کر آتی ہوں

بلڈنگ کے باہر اپنے سامنے کھڑے آسمانی سے وہ کہہ رہی تھی
جس پر آسمانی کو دھیمے سے مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتا دیکھ وہ بلڈنگ کی
جانب بڑھ گئی۔

-----*-----

وہ ایک بڑا سا آپریشن روم تھا

"چیف ایجن بیوٹی اینڈ کیپٹن دعان از ہیر"

ان کے اندر داخل ہونے پر ہی چیف کے ساتھ کھڑے ایک آفیسر نے انہیں اندر داخل ہوتے دیکھ شہنواز کو جیسے اطلاع دی جو دیوار پہ لگی بڑی سی ایل ایل ڈی سکریں کے سامنے کھڑے تھے۔ اسکرین پہ شہر کے مشہور ہوٹل کے انٹرنس کا منظر تھا جہاں آرمی اور پولیس کی بھیڑ تھی

"تم دونوں کو ایک جوائنٹ آپریشن کے لئے ارجنٹلی چنا گیا ہے" شہنواز کی پشت ان کی جانب تھی آفیسر کی بات سن کر وہ فوراً ان دونوں کی جانب مڑتے ہوئے بولے

ان کے چہرے پہ از حد پریشانی بکھری ہوئی تھی۔

"سب خیریت تو ہے اس طرح اچانک۔۔۔"

اسکرین کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد دعان نے پوچھا تھا

دعان کا سوال سن کر حبه نے جس کی نظریں ابھی تک اسکرین پہ گڑی تھی اس نے بھی اسکرین سے نظریں ہٹاتے ہوئے شهنواز کو دیکھا

"خیرت تو بالکل بھی نہیں ہے کیپٹن۔۔"

شهنواز ان کی بات کاٹتے ہوئے از حد سنگین سنجیدگی سے بولے۔ جس میں پریشانیوں کی گہری پرچھیاں موجود تھی

ٹیرسٹ کے گروہ نے سیون اسٹار ہوٹل داکنگ کو ٹارگٹ کیا ہے۔۔۔"

"انہوں نے ہوٹل کے تمام افراد کو ہوزٹج بنایا ہے۔۔"

"انہوں نے ہوزٹج کے بدلے کیا مانگ کی ہیں؟"

کیپٹن دعان عرش نے پوچھا تھا جس کی پیشانی پہ تیور یا چڑھ گئی تھی

"حاذق الملک"

شهنواز نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

اور مزید بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ انہوں نے ہوٹل کو ہائی جیک کیا تو " انہیں پتا چلا کہ ان کے ہوزٹج میں ایک فارن افیئرز منسٹر بھی شامل ہے۔۔ "منسٹر احسن۔۔ جو آج رات وہاں اپنی فیملی کے ساتھ ڈنر کے لئے گئے تھے شاہنواز نے اب کی بار صرف حبہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جس کا چہرہ یہ سن کر بھلے ہی سپاٹ رہا تھا مگر آنکھوں کی کیفیت بدل گئی تھی

وہ آگے مزید کچھ کہتے کہ ان کا سیل فون بج اٹھا تھا "ہیلو۔۔۔"

وہ سیل فون ریسیو کرتے ہوئے بولے وہ دونوں انہیں سیل فون پر بات کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے جن کا چہرہ سپاٹ ہو چکا تھا انہوں نے کال ڈیسکنٹ ہونے پر ان دونوں کو دیکھا جو منتظر نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے

ان میں سے کسی کو بٹ لگی تھی۔۔۔ بٹ نکالنے کے لئے انہیں کسی "ڈاکٹر کی ضرورت تھی جس کے لئے انہوں نے ایک ڈاکٹر کو گن پوائنٹ پہ "ہاسپٹل سے لے گئے۔۔ وہ ایک لیڈی ڈاکٹر تھی نہایت تحمل و سنجیدگی سے چیف کی بات سنتے دعان کی دھڑکن جیسے آخری بات پہ بے ساختہ سہمی تھی۔

"لیڈی ڈاکٹر۔۔۔؟ کیا آپ جانتے ہیں وہ کون ہے؟" خوف سے دھڑکتے دل سے دعان نے سوال کیا تھا "ہاں الحیات ہاسپٹل کی ڈاکٹر۔۔ ڈاکٹر مرحہ محیا۔۔" "نہیں۔۔۔"

کہتے ہوئے وہ اپنا سیل فون نکال کر خطرابی حالت میں کال کرتا باہر کی جانب بھاگا تھا۔

باہر نکلتے دکان کی پشت کونا سمجھی سے دیکھنے کے بعد وہ شہنواز کی جانب متوجہ ہوئی تھی جن کے آنکھوں میں بھی وہی سوال تھے جسے سمجھتے ہوئے وہ گردن نفی میں ہلا گئی جیسے کہہ رہی ہو وہ نہیں جانتی۔۔

ایجنٹ ٹی اے ابھی تک کیوں نہیں آیا، وہ بھی تمہارے ساتھ اس آپریشن "میں شامل رہے گا

"معلوم نہیں اگر اسے آنے کا میسج دیا ہے تو اسے اب تک آ جانا چاہیے تھا" حبہ نے پر سوچ انداز میں جواب دیا تھا

"اور تم؟۔۔ تم ٹھیک ہو؟"

شاہنواز نے حبہ کو بغور دیکھتے ہوئے سوال کیا

نہیں میں ٹھیک کیسے ہو سکتی ہوں جب کہ ٹیریریسٹ نے پورے ہوٹل "کو ہوز ٹیج بنار کھا ہے

حبہ نے سپاٹ سے لہجہ میں جواب دیا تھا جس پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئے تھے

"ویسے ہوز ٹیج کی تعداد کتنی ہیں"

"ہوٹل کے اسٹافز کو ملا کر تقریباً تین سو"

حبہ کے سوال پہ شہنواز نے کہا تھا

"ویسے ان دہشت گردوں کو بلٹز کیسے لگی ہوگی؟"

حبہ نے پر سوچ انداز میں کہتے ہوئے سوالیہ نظروں سے شہنواز کو دیکھا تھا
"معلوم نہیں"

شہنواز نے بھی جیسے سوچتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تھا

"حکومت کے کیا ارادے ہیں؟"

ملک کے بڑے ابھی مشورے میں بڑی ہیں انہوں نے ابھی کوئی فیصلہ
"نہیں کیا ہے"

حبہ کے سوال پہ انہوں نے اسکرین پہ نظریں گاڑے جواب دیا

"چیف ان کی جانب سے ایک ویڈیو آئی ہیں"

پیچھے سے آواز آئی تھی

"اسکرین پہ دیکھاؤ"

شاہنواز نے فوراً کہا تھا

تبھی اسکرین پہ ہوٹل کے اندر کا منظر دیکھنے لگا۔

وہ یقیناً ہوٹل کی بڑی سی لابی تھی جہاں سارے ہوزٹیز کو انہوں نے مستطیل کی شکل میں قطار میں بیٹھا رکھا تھا،

ان میں بچے بوڑھے ٹین ایتج جوان سبھی عمر کے افراد نظر آرہے تھے

ان کے اطراف سیاہ لباس اور سیاہ بڑے سے رومال میں اپنا چہرہ چھپائے

ہاتھوں میں بڑی سی گن لے گھومتے ٹریسٹ بھی نظر آرہے تھے۔

اور تبھی جبہ کو ان میں کچھ جانے پہچانے سے چہرہ بھی نظر آئے، کہکشاں اور

اس کی فرینڈز۔۔ وہ سب بھی وہاں تھے

کیمرہ ہوزٹیز سے ہوتا ہوا اب ایک شخص پہ جار کا تھا جو چیر پہ بندھا بیٹھا

تھا، اس کی دونوں ہاتھوں کو پیچھے باندھ دیا گیا تھا۔

وہ فارن افیئرز منسٹر احسن تھے۔

تمہارے پاس اب صرف دو گھنٹے کا وقت ہے حاذق الملک کو چھوڑ دو ورنہ " یہاں ہر دو گھنٹے گزرنے کے بعد ایک ایک شخص اپنی جان سے ہاتھ دھوتا جائے گا اور شروعات میں منسٹر سے کروں گا

منسٹر کو دیکھانے کے بعد بڑے سے سیاہ اور سفید چیکرز کے اسکارف سے چہرہ چھپائے شخص نے نہایت ٹھنڈے اور سفاک لہجہ میں جیسے تنبیہ کی تھی

اور ہاں اپنے کسی آفیسر کو مشن دے کر ہوٹل بھیجنے کی ضرورت نہیں " ہے، ورنہ جب مجھے پتا چلا ایسا کچھ ہوا، میں اسی پل پورے ہوٹل کو بلاسٹ سے اڑا دوں گا

ویڈیو ختم ہو چکا تھا

" جتنے جلدی ہو سکے اپنے کام پہ لگ جاؤ "

شاہنواز حبیہ کی جانب مڑتے ہوئے بولے تھے۔

حبیہ نے دیکھا تھا کہ ان کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا

"یس چیف"

-----*

وہ بلڈنگ سے باہر نکل رہی تھی کہ اسے راہداری میں مقابل سے آتا ہوا
کیپٹن دعان عرش نظر آیا جس کی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ نظر آرہی
تھی۔۔۔ کیپٹی کی نسیں ابھری ہوئی تھی۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا مسز بشار تقی"

وہ ایک دم اس کے سامنے رکتا غرایا تھا

"اور وہ کیسے؟"

حبہ نے جیسی ایک لمبی افسوس بھری آہ فضا کے سپرد کرنے کے بعد پوچھا
تھا

"اگر تم اس دن آکر بشار تقی نہیں بچاتی تو آج یہ سب کچھ نہیں ہوتا"

تمہارا مطلب ہے اس ٹیریرسٹ گروہ کی آڑ میں بشار تقی؟
 ہے۔۔ وہاٹ نائسیس کیپٹن دعان اب تم ہر بات کی ذمہ داری بشار تقی پہ
 ڈالوں گے

حبہ استہزاء انداز میں بولی

"تو آخر کار تم اپنے شوہر کے دفاع میں اتر ہی آئی۔۔۔ مجھے یہی دیکھنا تھا"
 کیپٹن دعان عرش کا لہجہ سرد ہوا تھا
 وہ میرا شوہر نہیں ہے اور نا ہی میں اس کا دفاع کر رہی ہوں۔۔ میں صرف"
 "اس احمقانہ سوچ کی تردید کر رہی ہوں جو تم سوچ رہے ہو
 حبہ نے بھی سپاٹ انداز میں جواب دیا تھا
 تم اتنی زیور کیسی ہو سکتی ہو کہ ان سب کے پیچھے وہ گھٹیا مجرم نہیں"
 "ہے؟"

"اور تم کیوں اتنے شیور ہو کے وہ ہے؟"

کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ وہی ہے۔۔۔ مگر تم اب ملک سے زیادہ ملک " کے غداروں کی وفادار بن گئی ہو۔۔۔ تو تمہارا انجام بھی تمہارے شوہر " سے مختلف نہیں ہوگا

وہ میرا شوہر نہیں ہے اور نا ہی میں اس کی وفادار ہوں۔۔۔ اگر ان سب " کے پیچھے بشار تفتی ہوا تو میں بنا وقت گنوائے اسے مار ڈالوں گی۔۔۔ کیونکہ یہ ملک چور۔۔۔ قاتل۔۔۔ ڈاکو۔۔۔ مافیا غرض کے ہر طرح کے مجرم کو وقتی طور پر پناہ ضرور دے سکتا ہے مگر اپنے ہی ملک کے غدار آتنگ وادی کو " لمحہ بھر کے لئے میں بھی پناہ دے گا

حبہ احسن سردوسپاٹ لہجہ میں کہا جس پر دعان کے لبوں پر استہزاء مسکراہٹ اٹھ آئی

دیکھتے ہیں حبہ احسن کے تم کتنی سچی ہو؟۔۔۔ اور واقعی میں کس کے لئے " وفادار ہو۔۔۔ اب یہ بتاؤ پلان کیا ہے؟

کیپٹن دعان عرش سے پلان ڈسکس کر کے بلڈنگ سے باہر آتے ہی اسے آسمانی نظر آیا تھا جسے وہ ان سب میں بھول ہی چکی تھی۔

وہ لمحہ بھر اپنی جگہ رک کر اسے دیکھتی رہی تھی

جو سادگی بھرے انداز میں ارد گرد اجنبیت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔
گویا وہ پہلی مرتبہ یہاں آیا ہو۔

ارد گرد سے گزرتے لوگ خصوصاً خواتین اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے
گزر رہیں تھیں

چاہے وہ آسمانی ہو یا بشار تقی وہ اپنے ارد گرد والوں کے لئے بے پناہ پرکشش
اور ہینڈ سم تھا اور ساتھ ہی ان کے لئے لاپرواہ۔
حبہ یقین تھا کہ ان سب کے پیچھے بشار تقی نہیں تھا۔
کیونکہ وہ کل رات سے بشار تقی کے ساتھ تھی۔

وہ اگلے ہی پل آگے بڑھی تھی اور روڈ تک جاتی اس نے ایک ٹیکسی رکوائی۔
آسمانی اسے دیکھ چکا تھا اس لئے اس کے پیچھے ہی موجود تھا

وہ حبہ کو ٹیکسی ڈرائیور کو ایڈریس سمجھاتے ہوئے دیکھ رہا تھا
اسے وہ تھوڑی فکر مند نظر آئی۔

جس پر آسمانی کے لبوں پہ دھیمی سی دلفریب مسکراہٹ ابھر آئی تھی
میں نے ڈرائیور کو ایڈریس سمجھا دیا ہے وہ آپ کو صحیح سلامت پہنچا دے"
گا

حبہ اس کے لئے ٹیکسی کا پیچھا ڈور کھولتی ہوئی بولی تھی
"آپ نہیں آئیگی؟"

وہ کھلے ڈور سے اندر جا بیٹھا تھا جس کے بعد حبہ نے ٹیکسی کا ڈور بند کیا تھا کہ
آسمانی بے ساختہ پوچھ اٹھا
"مجھے کچھ کام ہے۔۔"

وہ ونڈوپہ جھکتے ہوئے آسمانی سے بولتے بولتے رکی تھی
۔۔۔ دراصل داکنگ ہوٹل کو ٹیریسیٹ نے ہائی جیک کیا ہے مجھے وہاں
"جانا۔۔۔ مجھے اس کے لئے مشن سونپا ہے میرے پاس نے

حبہ اس سے جان بوجھ کر کہہ رہی تھی تاکہ اگر بشاران میں ملوث تھا تو وہ
سامنے آجائے
"مشن؟"

آسمانی نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا
"ہاں کیا بشار تفتی نے آپ کو بتایا نہیں کہ میں پولیس سے ہوں؟"
حبہ نے کہتے ہوئے ڈرائیور کو اشارہ کیا تھا جانے کا
"...پولیس؟؟؟"

حبہ نے آخری پل میں آسمانی کی آنکھوں کو شدید حیرانگی سے بھرتے دیکھا
تھا

-----*-----

"باس ایک لڑکا اناج سے بھرا ٹرک لایا ہے۔"

مین گیٹ پہ آکر رکی بڑی سی ٹرک کو چھوٹی سی کھڑکی سے دیکھنے کے بعد
ایک ٹریسٹ نے واکی ٹاکی پہ یہ خبر اپنے باس کو دی
اتجھے سے چیک کر کے ہی اندر لینا زرا سا بھی شک ہوا تو بے دھڑک شوٹ
"کر دینا"

سرد سے لہجہ میں اسے تحکم بھرا حکم اپنے باس سے ملا تھا
"اوکے باس"

"پیچھے ہٹ جاؤ تم سب تاکہ میں گیٹ کھول کر ٹرک کو اندر لے سکوں"
وہ چار پانچ ٹریسٹ تھے جنہوں نے ماسکروں فون میں کہا تھا تاکہ ہوٹل کے
سامنے کھڑی پولس اور آرمی پیچھے ہٹ جائے

اگر تم لوگوں نے بات نہیں مانی اور چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو بنا
"وقت گنوائے یہ ہوٹل ایک سکینڈ میں ہی دھماکے سے ختم ہو جائے گا"

پولیس اور فوجی دستے کو غصے سے اپنی جانب دیکھتا دیکھ ان میں سے ایک نے ہاتھ میں موجود بلاسٹ کی ریموٹ کو ہاتھ اونچا کرتے ہوئے انہیں دیکھاتے ہوئے تنبیہ لہجہ میں کہا

جسے سن کر بے بسی کی سی کیفیت میں اپنے غصے اور غضب کو ضبط کرتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے پیچھے ہٹنے لگے تھے۔

ٹرک کی تلاشی لو کسی بھی قسم کی حرکت ہوتے دیکھ بلا جھجک اپنی بندوق "خالی کر دینا"

جس کے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرول تھا اس نے اپنے ایک آدمی کو ٹرک کی تلاشی لینے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

جسے سن کر سر اثبات میں ہلاتے ہوئے ٹرک کے پچھلے حصے کی جانب چڑھ گیا تھا۔

"سب ٹھیک ہیں"

تھوڑی دیر بعد ہی وہ یہ کہتا ہوا ٹرک سے کودا تھا

جس پر اگلے ہی پل ہوٹل کا بڑا سا گیٹ کھلا اور ٹرک دھیرے سے اندر داخل ہو گئی ٹرک کے اندر داخل ہوتے ہی گیٹ فوراً بند ہو گیا وہ آدمی ابھی تک اپنا ہاتھ اونچا کئے ریموٹ پکڑے ہوئے تھا تاکہ انہیں کسی بھی فعل سے باز رکھ سکے اور اگلے ہی پل وہ اسی طرح اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہو گیا

"لڑکے ٹرک سے اترو"

تحکم بھرے کھر درے لہجہ پہ اگلے ہی پل ڈرائیونگ سیٹ سے وہ لڑکا کانپتا ہوا اتر آیا تھا

"تلاشی لو اس کی"

وہ اٹھارہ یا انیس سال کا معصوم سی شکل و صورت والا لڑکا تھا۔

جو اپنی جانب سے آٹھ گنز کو اٹھا دیکھ خوف سے کانپتا ہوا ان کا ہر ایک حکم مان رہا تھا

انہوں نے اس کی تلاشی مخصوص تلاشی کے آلہ سے لی،

"کچھ ملا؟"

"نہیں باس"

اگلے ہی پل اندر سے سیاہ شلوار سوٹ پہ سیاہ و سفید چیکس کے اسکارف میں چہرہ چھپائے شخص کے آتے ہی وہ سب الرٹ اور خوفزدہ ہوئے تھے جیسے، اس کے پوچھنے پر ہاتھ میں ریموٹ دبائے شخص فوراً بولا تھا۔

یہ اچھی بات ہے کہ انہوں نے چلا کی دیکھانے کی کوشش نہیں کی یا"

"پھر۔۔

وہ شخص اس لڑکے کے قریب جاتا سرد سے لہجہ میں کہہ رہا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

لڑکے کے ایکدم سامنے رکھتے ہوئے اس خوف سے سفید پڑتے چہرے کا جائزہ باریکی سے لیتے ہوئے اس نے پوچھا تھا

"حب۔۔۔ جی۔۔ حبیب۔۔ ب۔۔ ب"

دہشت سے کانپتے لہجہ میں ہکلا کر لڑکے نے جواب دیا تھا

"تم واقعی میں حبیب ہی ہو یا پھر کوئی ایجنٹ یا آفیسر ہو"

"اتج۔۔۔ ایجنٹ۔۔۔ ٹ۔۔۔؟"

سن کر جیسے لڑکے کے ہو اس مکمل طور سے اڑے تھے، یوں لگا جیسے وہ خوف سے مرنے والا ہو۔

"اس ک چہرہ دھلا کر لاؤ"

اس کے تحکم بھرے لہجہ میں کہنے پہ اگلے ہی پل پیچھے سے ایک آدمی لپکتا ہوا آیا اور اسے کالر سے گھسیٹ کر لے گیا

"ٹرک کی تلاشی اچھے سے لی؟"

"یس باس"

"ایک مرتبہ پھر سے لو"

اس کے کہنے پر اگلے ہی پل تین چار آدمی ٹرک پہ چڑھ کر پھر سے تلاشی لینے لگے تھے۔

باس یہ ایک عام سالڑ کا ہی ہے، چہرے پہ کوئی ماسک یا میک اپ نہیں ہیں

اپنے ساتھ لڑکے کا کالر پکڑ کر واپس گھسیٹ کر لاتے ہوئے نے کہا تھا گڈ۔۔۔ یہ اچھی بات ہے کہ کوئی چالاکی نہیں کی انہوں نے۔۔ مگر اس بات پر یقین نہیں آتا کہ تم اتنے چھوٹے سے لڑکے ہو کر جو اتنا خوفزدہ بھی ہیں یہاں کیسے آگیا اور انہوں نے تمہیں ہی کیوں بھیجا

اس شخص نے اپنے سامنے کھڑے اس آدمی سے زیادہ پانی میں بھیگ چکے لڑکے سے پوچھا تھا جواب پہلے سے زیادہ خوف سے کانپ رہا تھا

میرے بوڑھے بابا میس چلاتے ہیں، انہوں نے بابا سے کہا تھا مگر بابا کی ایسی حالت نہیں تھی کہ وہ یہاں آتے تب میں نے ان سے کہا کہ میں جاؤں گا کیونکہ وہ اس ڈیلوری کے بہت سارے پیسے دینے والے ہیں، جس سے بابا کا لیور آپریشن ہو سکتا ہے اس وجہ سے میں خوفزدہ ہونے کے باوجود یہاں آگیا، اور انہوں نے کہا تھا کہ وہ مجھے بچالے گے۔۔ اور اگر مجھے کچھ ہو

بھی گیا تو بھی مجھے فرق نہیں پڑتا کیونکہ بابا کو اتنا پیسہ مل جائے گا کہ وہ اپنا
 "آپریشن کروا سکے جو میں ساری زندگی کما کر بھی جمع نہیں کر سکتا تھا
 کہتے کہتے اس لڑکے کی بڑی بڑی اداس خوفزدہ آنکھوں سے آنسو بہہ
 آئے تھے۔ چہرے پہ جہاں خوف کا بسیرا تھا وہی اب دکھ کی آمیزش بھی
 ہوئی تھی۔

اس کے آنسوؤں سے بھرے آنکھوں کو اور معصوم سے دکھ اور خوف سے
 مزین چہرے کو ایک نظر دیکھنے کے بعد مزید کوئی سوال پوچھے وہ شخص
 پلٹ گیا تھا۔

مگر جاتے جاتے اس نے رک کر دوبارہ مڑ کر اس نے لڑکے کو دیکھا دبلا
 پتلا سالٹر کا جو سیاہ ڈھیلے ڈھالے شلوار سوٹ میں مزید دبلا لگ رہا تھا،
 وہ کم عمر اور کمزور سالٹر کا یقیناً اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا،
 گہری نظر سے اس کا جائزہ لینے کے بعد وہ سوچتا ہوا مڑ کر اندر کی جانب بڑھ
 گیا تھا

"ٹرک کو ہوٹل کے پیچھے لے جاؤں ادھر ہی سائیڈ کچن ہیں"

حبیب ٹرک کو ہوٹل کے پیچھے لے آیا تھا،

اس کے ساتھ دو بندے تھے۔

حبیب ٹرک سے سامان اتار کر اسٹور روم میں رکھ رہا تھا

"یہ کمزور سالٹر کا اکیلے سامان نہیں رکھ سکتا"

حبیب کے ساتھ آئے ہوئے دو نقاب پوشوں میں سے ایک نے کہا

"مگر میرا کام کرنے کا موڈ نہیں ہے"

دوسرے نے صاف بے زاریت سے منع کیا

میں کر دیتا ہوں اس کی مدد، تم تھوڑا آرام کیوں نہیں کرتے جا کر بہت

"زیادہ تھکے ہوئے لگ رہے ہو

پہلے والے نے نہایت ہی ہمدردی سے کہا

"صحیح کہا دوست رات سے جاگا ہوں، سر گھوم رہا ہے"

تو پھر تمہیں جا کر تھوڑی سی نیند لے لینی چاہئے، میں کسی سے نہیں کہوں"

"گا، اور رہا یہ لڑکا اس کے لئے میں اکیلا ہی کافی ہوں

پہلے والے نے مشورہ دیا

"صحیح کہا میرے دوست میں جا کر تھوڑا سو جاتا ہوں، تمہارا شکریہ"

دوسرا والا کہتا پہلے والے کی کاندھا تھپکتا وہاں سے گیا تھا

اس کے جانے کے بعد ہی وہ ٹرک کی جانب متوجہ ہوا جہاں سے حبیب نامی

لڑکا انانج کی بوری اتارنے کی کوشش کر رہا تھا

وہ جا کر حبیب کی مدد کرتا بوری کو ٹرک سے نیچے اتارا تھا

"اسے میں نے بھیج دیا ہے، تمہارا کیا پلان ہے؟"

اگلے ہی پل وہ حبیب کے سامنے کھڑا ہوتے ہوئے پوچھ رہا تھا

میں لنچ باکس دینے کے بہانے حالات کا جائزہ لوں گی، جو بھی کرنا ہے"

جلدی کرنا ہے صرف ایک گ

"چھ گھنٹے رہ گئے ہیں ان کے لیڈر کے دئے گئے وقت سے، اور تم؟

حبیب نامی لڑکے کی آواز تبدیل ہوئی تھی وہ اب لڑکی کی آواز میں نقاب
پوش سے مخاطب تھی
جو کہ حبہ احسن تھی
"میں سب سے پہلے اسے۔۔"
"ڈھونڈوں گا"

نقاب پوش کہہ رہا تھا کہ اس کی بات کاٹتی ہوئی بولی
"کیا لگتی ہیں تمہاری ڈاکٹر مرحہ؟"

حبہ احسن نے نقاب پوش کیپٹن دعان عرش سے پوچھا تھا
جو انانج سے بھرے ٹرک کے ساتھ ٹرک میں ایک چور خانے میں چھپا تھا
جب تلاشی کے لئے ٹرک میں نقاب پوشوں میں سے ایک چڑھا
کیپٹن دعان عرش اس کا شکار کرتے ہوئے اسے اس خفیہ خانے میں چھپا دیا
تھا اور خود اس نقاب پوش کے لبادے میں ملبوس ہوتا ہوا انہیں میں شریک
ہو گیا تھا

حبہ احسن کے سوال پر وہ اسے ناپسندیدگی سے گھورتا اپنے جیب سے
فاؤنٹین پین کی شکل کی ٹرانسمیٹر نکال کر اسے تھماتا ہوا وہاں سے گیا تھا۔

----**-----*

ڈاکٹر مرحہ میا کو ٹیریریسٹ میں سے چند نقاب پوش گن پوائنٹ پہ لے
آئے تھے جس کا حلق خوف سے خشک ہو چکا تھا مگر جیسے ہی وہ بلٹز لگے
زخمیوں کے کمرے میں گئی انہیں دیکھ اس کے چہرے کا خوف ہوا ہوا تھا۔
اور اب وہ ان سبھی کے لئے پریشان ہوتے ہوئے پورے خلوص سے ان کا
علاج کر رہی تھی۔

درد سے بد حال ہوتا وہ ایک نقاب پوش تھا
جسکے کاندھے پہ بلٹ لگا تھا

وہ اس کے کاندھے پہ سے کپڑا سیزر کی مدد سے کاٹتی ہٹا گئی تھی
اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے ہی بلٹ کھینچ نکالا جس پہ وہ شخص درد سے
چیخ اٹھا۔

"تم۔۔ (گالی) ڈاکٹر۔۔۔"

اگلے ہی پل وہ اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کا بازو بے دردی سے جکڑتا کہا تگا
"تم۔۔ مہارے پاس۔۔۔"

مرحہ خوف سے کہلاتی کہنے کی کوشش کر رہی تھی
مگر اس کی زبان سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔
ساتھ ہی اس کے بازو کی تکلیف کے سبب اس کے آنکھوں میں آنسو
آئے تھے۔

اس نے مدد کے لئے سراٹھا کر دیکھا تو اسے تقریباً بارہ سے پندرہ آدمی
دکھائی دئے سبھی اسے سرد و سپاٹ نظروں سے دیکھ رہے تھے
ان میں سے ایک کی آنکھوں میں بھی اس کے لئے ہمدردی نہیں تھی

اسے چھوڑ دو بین۔۔ مجبوری کے سبب ہمیں یہ تکلیف برداشت کرنی
"ہوگی"

ان میں سے ایک نے جیسے اس شخص سے کہا تھا جس نے مرحہ کا بازو
پکڑے ہوئے تھا

اور لڑکی تم۔۔ اگر تم نے زرا بھی گڑبڑ کی تو اس کے اگلے ہی پل اپنی جان
"سے ہاتھ دھو بیٹھو گی"

اب کی مرتبہ وہی مرحہ سے سرد سے لہجہ میں مخاطب تھا
جیک نے صحیح کہا بین۔۔۔ یوں بھی یہ لڑکی آخر میں مرنے والی ہی ہیں
"کیونکہ اس نے ہم سبھی کا چہرہ دیکھا ہے۔۔"

اب کی مرتبہ ان میں سے دوسرا مرحہ کی جانب سفاک مسکراہٹ کے
ساتھ دیکھتا ہوا بولا تھا

جس کے قدم پہلے ہی خوف سے لرز رہے تھے
یہ بات سن کر جیسے اس کے قدموں سے جان ہی نکل گئی تھی جیسے۔

وہ بے جان سی فرش پہ گری تھی۔

اس کا ہاتھ بہت پہلے چھوڑ دیا گیا تھا

یہ سب صحیح ہو سکتا ہے دوستوں مگر یہ ایک ڈاکٹر ہے۔ وہ بھی لیڈی ہم "

سبھی پر ڈبل فرض ہے کہ ہم ان سے عزت و احترام سے پیش آئے۔۔۔ کیا

"میں غلط کہہ رہا ہوں؟۔۔۔"

تبھی درواہ کھول کر ایک نقاب پوش اندر داخل ہوتا ہوا ان سبھی سے کہہ رہا

تھا

ZNZ
Zubi Novels Zone

-----*-----

حبہ احسن جو حبیب بنی ہوئی تھی

اس نے ٹیریرسٹ کے لیڈر سے ریکویسٹ کر کے ہوٹل میں موجود کیچن اسٹاف کو ہیلپ کرنے کے لئے طلب کیا تھا کہ وہ اکیلی اتنے سارے افراد کا کھانا اکیلے نہیں بنا سکتی تھی

جس پر لیڈر نے اس کی ریکویسٹ قبول کر لیا تھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں اور اسٹاف کے ساتھ ساتھ ہی نقاب پوشوں کا گروہ بھی تھا جن کے گن پوائنٹ پر وہ سبھی ڈرتے ڈرتے کام کرتے رہے تھے

حبہ اور کچھ دیگر اسٹاف میمبرز لنچ باکس کو ٹرائی میں سیٹ کر کے ٹرائی کو دھکیلتے ہوئے لابی تک لائے تھے جہاں تمام ہو سٹیج کو قیدی بنا کر رکھا گیا تھا۔

چھلی رو سے سب کو ایک ایک لنچ باکس تھماتی وہ آگے بڑھ رہی تھی، کہکشاں اور دیگر آسمانی کے اسٹوڈنٹس نے اسے دیکھا تھا مگر پہچان نہیں پائے تھے۔

وہ سب کو لپچ باکس تھماتی آخر میں ایک لپچ باکس لئے منسٹر کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی تھی۔

جنہوں نے اپنی جھکی گردن کو اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

حبہ نے سپاٹ نظروں سے انہیں دیکھا

"مجھے نہیں چاہئے"

انہوں نے سپاٹ سے لہجہ میں کہتے ہوئے دوبارہ اپنا سر جھکا لیا۔

ان کے اس طرح سر جھکانے پر لاکھ چاہنے کی باوجود حبہ کی آنکھیں سپاٹ نہیں رہ پائی تھی

ایسے کیسے نہیں چاہئے منسٹر صاحب۔۔ آپ کچھ ہی دیر میں مرنے والے"

"ہیں مگر مجھے یہ برا لگے کہ منسٹر صاحب اگر آپ بھوکے مرے گے

تبھی وہاں سفید اور کالے چیکس کے رومال سے منہ ڈھانپنے ٹیریریسٹ

کے گروہ کالیڈر آیا تھا جو ایک دم منسٹر کے سامنے کھڑا

جیسے نہایت دکھ سے کہہ رہا تھا

"مجھے بھوک نہیں ہیں"

منسٹر صاحب نے اس کی باتیں بدستور سر جھکائے ہی سنی تھی اور اسی طرح سر جھکائے ہوئے جواب دیا

اگر بھوک نہیں ہیں پھر بھی آپ کو کھانا ہوگا، ورنہ اگر آپ نہیں کھائے"

"گے تو کسی کو کھانا نہیں ملے گا، حبیب سب سے لچ باکس اکٹھا کر لو۔"

اب کی مرتبہ کہتے ہوئے لیڈر کا لہجہ سرد و سفاک ہوا تھا

"ٹھیک ہے"

لیڈر کے کہنے پر وہ ایک نظر منسٹر صاحب کے چہرے کو دیکھنے کے بعد پلٹی

تھی تاکہ لیڈر کے حکم کی تعمیل کر سکے

مگر منسٹر صاحب کی دھیمی بے بس آواز پہ جبہ کے قدم ر کے تھے

گڈ۔۔ مگر افسوس اگر آپ شروعات سے اسی طرح تعمیل کرتے تو آپ"

اس حالت میں کبھی نہیں پہنچتے منسٹر صاحب۔۔۔ آں۔۔۔ آں ان کے

"ہاتھوں کو کھولنے کی ضرورت نہیں تم خود ہی اپنے ہاتھ سے انہیں کھلاؤ"

حبہ جو منسٹر صاحب کے اثبات میں جواب سن کر ان کے ہاتھ کھولنے والی تھی وہ اسے روکتا ہوا بولا تھا

حبہ لنچ باکس کو مضبوطی سے دونوں ہاتھوں سے تھامتی ان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔

باکس کے اندر رکھے اسپون کو انگلیوں سے پکڑ کر چاول سے اسپون بھر کر ان کی جانب اسپون کو بڑھایا تھا۔

جنہوں نے اسپون کو دیکھتے ہوئے اپنے سامنے بیٹھے لڑکے کو دیکھا تھا جو ان کے دیکھنے پر فوراً نظریں جھکا گیا تھا

انہوں نے چہرہ آگے کرتے ہوئے اسپون میں موجود چاول کا وہ لقمہ نا چاہتے ہوئے بھی جیسے لیا تھا۔

--

-----*-----*

حبہ احسن تمام ہوز ٹیجیز کو لنچ باکس تھمانے کے بعد اب تمام نقاب پوشوں کو مختلف جگہ جا جا کر انہیں لنچ باکس تھما رہی تھی وہ سب نجانے کیوں حبہ کے وجود سے لاپرواہ تھے اس لئے اسے آزادانہ گھومنے پر کچھ نہیں کہہ رہے تھے شاید یہ سوچ کر کہ وہ ایک کمزور سالٹر کا نظر آرہی تھی جو ہتھیاروں سے لیس ٹیرریسٹ کے گروہ کا آخر کیا بگاڑ لیتی اور اسی بہانے وہ گروہ کے افراد کی گنتی کر رہی تھی ویسے وہ اس کے ذہن میں ہوٹل کا بلیو پرنٹ چھپا تھا جو وہ وہاں آنے سے پہلے دیکھ آئی تھی

اسے ابھی تک لیڈر کا ٹھکانہ نہیں ملا تھا جو وقفے وقفے کے درمیان اپنی جھلک دکھا کر نجانے کہاں پناہ لئے ہوئے تھا

"اے لڑکے سنو! باس کے لئے بلیک کافی لے آؤ۔۔۔ وڈ آؤٹ شو گر"

وہ فرسٹ اور سیکنڈری فلور چھان مار چکی تھی اب تھرڈ فلور پہ تھی جب
اسے ایک نقاب پوش نے کمرے سے نکل کر اسے سامنے دیکھ کر کافی لانے
کا آڈر دیا تھا

وہ ان کے حکم پہ اس روم میں کافی لے کر گئی، اندر داخل ہونے پہ پتہ چلا کہ
وہ کنٹرول روم تھا

ساتھ ہی وہاں اسے ان سبھی کالیڈر نظر آیا جو اسکرینز کے سامنے چیئر پہ بیٹھے
اسکرین پہ نظریں گاڑے ہوئے تھا

جہاں پہ بیٹھے وہ سب پر نظر رکھے ہوئے تھا
وہ دھیمے قدموں سے چلتی اس کے سامنے جا رہی تھی
اور ٹرے کو اس کے سامنے کیا

جس پر لیڈر نے ذرا بھر کے لئے نظریں اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے مگر کو تھا
تھا اور پھر اگلے ہی پل اس کی نگاہیں پھر سے اسکرین پہ تھی

حبہ بھی نظریں اسکرین پہ گاڑیں دھیمے لٹے قدموں سے پیچھے ہٹ رہی تھی۔۔

۔۔ کہ تبھی زور سے دروازہ کھولتے ہوئے کوئی اندر داخل ہوا تھا۔

"کون ہو تم اور کہا جا رہے ہو؟"

وہ سیاہ جینز اور شرٹ پہ سر اور چہرہ سیاہ کیپ اور ماسک سے چھپائے ہوئے

تھا، اسے دو بندوں نے اندر داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کی مگر وہ

انہیں گھونسا مار کر راستے سے ہٹاتا اس جانب بڑھا جہاں لیڈر چیئر سے اٹھ

کھڑا ہوتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری ہمت کیسی ہوئی؟"

وہ کیپ اور ماسک اتار کر پھینکتا اسے کالر سے پکڑ کر کھینچا تھا

"باس۔۔"

اس کا چہرہ دیکھ اسے روکنے کے لئے اس کے پیچھے جاتے وہ آدمی رکے

تھے۔

"بشار تقی۔۔"

حبہ بھی جیسے اسے دیکھ بے یقینی سے ساکت ہوئی تھی

"تمہاری ہمت کیسی ہوئی؟"

وہ کیپ اور ماسک اتار کر پھینکتا اسے کالر سے پکڑ کر کھینچا تھا

"باس۔۔"

اس کا چہرہ دیکھ اسے روکنے کے لئے اس کے پیچھے جاتے وہ آدمی رکے

تھے۔

"بشار تقی۔۔"

حبہ بھی جیسے اسے دیکھ بے یقینی سے ساکت ہوئی تھی

تم یہاں کیسے آ سکتے ہو جبکہ ہوٹل کے چاروں جانب پولیس اور فوج کی

"بڑی نفری موجود ہیں"

ڈیوڈ (لیڈر) نے سرد مگر حیرانگی سے پوچھا

یہ میرا شہر ہے، میں یہاں کہ بارے میں ہر چیز جانتا ہوں اس کے بارے میں فکر مند ہونے کی تمہیں ضرورت نہیں، تمہیں میں نے پہلے ہی وارن "کیا تھا کہ میرے ملک میں ایسا کچھ مت کرنا

وہ جیسے غرایا تھا

اور تمہیں بھی موقع ملا تھا کہ تم مجھے ایسا کچھ مت کرنے دو مگر تم نے اپنا "موقع ضائع کر دیا یاد ہے ناشکا گو والی بات اور پھر اب موقع میرے پاس ہے میں جو چاہے وہ کر سکتا ہوں۔۔۔ اگر تم روکے تو جانتے ہو تمہیں کہ کیا "بھگتنا ہوگا

ڈیوڈ نے نہایت سکون اور سرد لہجہ میں کہتے ہوئے اس کا ہاتھ کالر سے ہٹایا تھا۔

اور ڈیوڈ کی بات سن کر حجبہ کی مٹھیاں بھینچی تھی، اس کی سپاٹ نظریں بشار پہ تھی جس کا چہرہ غصے سے سرخ تھا۔

منسٹر کے علاوہ کسی کو زرا سی بھی خراش آئی تو میں کسی کا لحاظ نہیں " "کرو گا۔"

کہتے کہتے وہ رکا تھا کیونکہ تبھی ڈیوڈ کی نگاہیں اچانک ہی جیسے حبہ پر گئی تھی۔ "تم ابھی تک یہاں ہو حبیب؟"

ڈیوڈ کے کہنے پر بشار نے بھی مڑ کر اسے دیکھا تھا "مم۔۔ مجھے معاف کر دیجیے صاحب"

جو بشار کے دیکھتے ہی فوراً خوفزدہ سے انداز میں کہتی ہوئی باہر کی جانب بھاگی تھی

"یہ کون تھا؟"

اسے دیکھ کر بشار کو نجانے کیوں ایک عجیب سا احساس ہوا تھا، اس کے دماغ میں جیسے کچھ کھٹکا تھا۔

صرف ایک سر سری سی جھلک دیکھنے کے سبب وہ اسے پہچان نہیں پایا تھا "ایک لڑکا"

"وہ تو مجھے بھی نظر آ رہا تھا۔۔ خیر"

وہ کہتے ہوئے رکا تھا پھر سر جھٹکتا ڈیوڈ کی جانب متوجہ ہوا

"۔۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم میری بات یاد رکھو گے"

بشار کے ٹھنڈے لہجہ میں تنبیہ موجود تھی

جس پر ڈیوڈ لا پرواہی سے کاندھا آچکا گیا تھا



"بشار تقی۔۔"

حبہ احسن غصے کی شدت سے مٹھیاں بھینچے راہداری میں چل رہی تھی
 ۔۔ تم ہمیشہ میری سوچوں سے بڑھ کر نکلتے ہو۔۔ تم الیگل آرگن ڈیکنگ
 گروہ سے تعلق رکھتے تھے۔۔ اور اب پتا چلا کہ تمہارا تعلق ٹیریریسٹ

کے گروہ سے بھی ہے تم اپنے ہی ملک کے غدار ہو گے میں جانتی نہیں
 "تھی۔۔۔ اور منسٹر احسن کے معاملے بھی تم ملوث ہو
 منسٹر کے علاوہ کسی کو زرا سی بھی خراش آئی تو میں کسی کا لحاظ نہیں"
 ("کرو گا۔۔")

بشار ترقی کی باتیں یاد کر کے جیسے اس کے آنکھوں سے جھلکتا ہوا غصہ سرد
 ٹھنڈے تاثرات میں ڈھلے تھے۔

غصہ بے شک برا ہوتا ہے جو سب کچھ بگاڑ کے رکھ دیتا ہے
 مگر بے حسی۔۔۔ اور سرد جذبات اس سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے۔۔۔ جو سب
 کچھ ختم کر دیتا ہے

-----*-----

یہ سب صحیح ہو سکتا ہے دوستوں مگر یہ ایک ڈاکٹر ہے۔ وہ بھی لیڈی ہم " سبھی پر ڈبل فرض ہے کہ ہم ان سے عزت و احترام سے پیش آئے۔۔۔ کیا "میں غلط کہہ رہا ہوں؟۔۔۔"

تبھی درواہ کھول کر ایک نقاب پوش اندر داخل ہوتا ہوا ان سبھی سے کہہ رہا تھا۔

ساتھ ہی اس کی نظروں نے کمرے میں سی سی ٹی وی کیمرہ کھوجنے کی کوشش کی مگر اسے کیمرہ نظر نہیں آیا تھا جس کے سبب وہ اب اطمینان سے ان سبھی کی جانب متوجہ تھا "زرا اپنی شکل دکھاؤ کہ تم ہو کون؟"

"اگر تم لوگ اتنا ہی چاہتے ہو کہ میری شکل دیکھو۔۔۔ تو یہ لو"

اس نے کہتے ہوئے چہرے کے گرد لپٹار و مال ہٹایا تھا

جسے دیکھ کر مرحہ کے آنکھوں میں موجود آنسوؤں جیسے ساکت ہوئے تھے

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ تو ہم میں سے نہیں ہو۔۔۔"

وہ سبھی حیرت اور غصے سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے
 "بلکل! اللہ کا شکر ہے کہ میں تم میں سے نہیں ہوں"
 "تم اندر کیسے داخل ہوئے؟"

بہت ہو گئے سوال جواب۔۔۔ اب اپنے ہاتھ اونچے کر ورنہ اب کی
 مرتبہ بلٹ تمہارے ہاتھ پیریا کا ندھے پہ نہیں لگے گی بلکہ سیدھے بھیجے
 "میں گھسے گی"

اس سے پہلے کی وہ سبھی کیپٹن دعان عرش پر جھپٹتے اس کے عقب سے حبہ
 نکلتی ہوئی سرد سے لہجہ میں کہہ رہی تھی۔
 اس کی آواز اب بھی لڑ کے جیسے ہی تھی۔
 اس کے ہاتھ میں بڑی نال والی بندوق تھی
 جو انہیں میں سے کسی سے اس نے چھینا تھا۔

"تم۔۔۔ م۔۔۔ م لڑ کے تم نے ہی یقیناً اسے اپنے ساتھ لایا ہوگا"
 اسے دیکھ ان سبھی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھی

"ہاتھ اوپر۔۔"

حبہ نے ان کی بات پہ توجہ دے بنا سیفٹی کیپ ہٹاتے ہوئے کہا
جس پر وہ سبھی اپنا ہاتھ بلند کر گئے۔

پچھلی مرتبہ بلٹ لگنے کے سبب ابھی تک وہ درد و تکلیف سے جھونج رہے

تھے۔ مزید ہمت نہیں تھی ان میں کہ مزید بلٹ برداشت کرتے

ادھر کیپٹن دعان عرش مرحہ تک جاتا ساکت اور بے جان سی نظر آتی

مرحہ کو جھک کر بازو پہ اٹھاتا ہوا روم سے نکل گیا تھا

لڑکے تمہیں کیا لگتا ہے تم ہمارے ساتھ یہ سب کرو گے اور باس کو خبر "

"نہیں ہوگی۔۔ انہیں جب خبر ہوگی تو تم عبرتناک انجام سے دوچار ہو گے

ان میں سے ایک غریبا تھا

جس پر دھیان دے بنا ہی اس نے اپنے پاکٹ میں سے ایک چھوٹی سی ٹائم

بوم جیسی چیز نکالی تھی

جسے دیکھ کر سبھی کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں

"تم کیا کرنے والے ہو۔۔"

وہ چیخا گلے ہی پل دھوئے کے مرغولے میں گونج کر رہ گیا تھا

وہ روم سے نکل آئی تھی اور لاک لگائی۔

اگر کوئی اندر روم میں جھانک کر دیکھتا تو اسے دھواں دیکھتا اور۔۔۔

وہ دھواں تقریباً پانچ منٹ بعد چھٹا تھا اور

دھواں کے چھٹتے ہی وہ سب فرش پہ ڈھیر نظر آتے



-----*-----*

وہ اسے بازو پہ اٹھائے کاریڈور پہ چل رہا تھا اس جانب کوئی کیمرہ نہیں تھا

اس لئے اس جانب سے بے فکر تھا مگر اس کی ساری توجہ مرحہ نے کھینچا ہوا

تھا

جو سختی سے اس کے گلے میں بازو جمائے کئے ہوئے تھی اور اس کے سینے پہ
منہ چھپائے روئے جارہی تھی
"مرحہ۔۔۔"

وہ اسے چینجینگ روم میں لے آیا تھا
اسٹول پہ دھیرے سے بیٹھانے کے بعد اس نے مرحہ کو پکارا تھا
جواب بھی اس کا گلا پکڑے روئے جارہی تھی
"یار بس کر دو جیسمن"

اس کے کہنے پر اب کی مرتبہ مرحہ نے جھٹکے سے اس سے الگ ہوتے
ہوئے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔

ویسے تمہاری یادداشت کی خیریت تو ہے، آج مجھ جیسے غیر محرم سے چپکی
"ہوئی تھی تم؟"

عرش اس کی سرخ ہوتی آنکھوں سے جو رونے کے بعد مزید خوبصورت
لگ رہی تھی نظریں چراتے ہوئے پوچھ رہا تھا

جسے سن کر مرحہ فوراً چہرہ پھیر گئی تھی
 اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا
 "کیپٹن دعان صرف دو گھنٹے رہ گئے ہیں۔۔۔ کوئی پلان سو جھایا نہیں؟"
 تبھی چینجنگ روم میں حبہ نے داخل ہوتے ہوئے پوچھا تھا
 جسے اپنی آنسوؤں کو خشک کرتی حبہ نے حیرت سے دیکھا تھا
 اس نے اسے لڑکا سمجھا تھا
 "پلاننگ۔۔۔"
 اپنے ہاتھ بلند کرو۔۔۔ اگر زرا سی بھی حرکت کی تو گولی بھیجے میں گھسے"
 "گی"

تبھی ٹیریریسٹ میں سے کوئی دروازہ پورا دوا کرتے ہوئے کہا تھا
 اس کی بڑی سی بندوق ان کی جانب تنی تھی
 کیپٹن دعان عرش فوراً خوف سے ساکت ہوتی مرحہ کے سامنے آیا تھا
 جس پر وہ اس کے عقب میں چھپ گئی تھی

"میں نے کہا ہاتھ اوپر کرو"

حبہ اور کیپٹن دعان عرش نے دونوں ہاتھ اوپر کئے تھے

"تو وہ تم ہو جو بھیس بدل کر آئے ہو۔۔"

وہ حبہ سے بولا تھا اور پھر کیپٹن دعان عرش کی جانب دیکھتا بولا

۔۔۔ اور تم یقیناً ٹرک میں کہی چھپ گئے تھے۔۔۔ بہت شوق تھا کیا"

مرنے کا جو یہاں چلے آئے۔۔۔ چلو باس کے پاس چلنا ہے اور پھر تمہارا گیم

"ختم

حبہ اور کیپٹن دعان عرش دونوں بس خاموشی سے اسے دیکھے گئے تھے

جو استہزاء انداز میں کہہ رہا تھا اور پھر اس نے آخر میں اپنی بندوق کو ہلا کر

باہر چلنے کا اشارہ کیا تھا

اور تبھی وہ ہوا جس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے

کسی نے پیچھے سے آکر اس ٹیریریسٹ کے سر پر مارا تھا

اور پھر اگلے ہی پل وہ ٹیریریسٹ تیوراکر زمین بوس ہوا تھا

انہوں نے فرش پہ بے ہوش پڑے ٹریرسٹ کو دیکھنے کے بعد حیرت سے
 سراٹھا کر مدد کرنے والے کو دیکھا
 "تم۔۔۔؟"

حبہ اور کیپٹن دعان عرش نے ساتھ میں کہا تھا
 "جی ہاں!۔۔۔ میں۔۔۔ ایجنٹ ٹی اے آپ کے خدمت میں"
 ایجنٹ ٹی اے نے نہایت انداز میں اپنا سران کے سامنے ہلکا سا خم کرتے
 ہوئے کہا

-----*-----

تھوڑا پیچھے۔۔ ٹھیک ٹریرسٹ اٹیک کے وقت

راہی کا لڑکیوں کے ساتھ داکنگ میں جاناسن کر تحشم بھی ان کے پیچھے پیچھے
جا پہنچا تھا اور ساتھ اس کے علی اصغر تھا جو جیسے گوند کی مانند ہی تحشم سے
چپک گیا تھا

تحشم اور علی اصغر سے کچھ آگے ہی راہی اور لڑکیاں تھی

وہ سب ہوٹل کے لابی میں چل رہے تھے

اور تبھی فائرنگ شروع ہوئی

سبھی کے ساتھ وہ بھی فوراً نیچے بیٹھا تھا اور اس نے راہی کو بھی دونوں

ہتھیلیاں کان پہ رکھے بیٹھتے ہوئے دیکھا

اس نے اطراف میں نگاہیں دوڑائی وہ کئی نقاب پوش تھے جنہوں نے

انٹرنس ایرے کو کور کر رکھا تھا تاکہ ادھر کوئی بھاگ کر نہ جائے۔

اس کے قریب ہی ایک نقاب پوش اندھا دھند گولیاں برسا رہا تھا

جسے تحشم نے پیر مار کر گراتے ہوئے اس کا گردن جھٹکے سے موڑا

جس پر وہ فوراً بے ہوش ہوا تھا

تحشم فور اس کے گن کو اٹھاتے ہوئے نقاب پوشوں کے کاندھے یا پھر
پیروں کو شوٹ کرنا شروع

افرا تفری کا ماحول تھا اس لئے اسے کوئی دیکھ نہیں پایا تھا
سوائے علی اصغر کے جو اس کے قریب ہی فرش پہ خوف سے گرا تھا مگر اب
حیرت بھری بے یقینی سے تحشم کو دیکھ رہا تھا
تحشم کے شوٹ کرنے پر انہوں نے شوٹ کرنے والوں کو ڈھونڈا تو انہیں
گارڈ نظر آیا جس پر انہوں نے گاڈز کو گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا
تحشم کے شوٹ کرنے پر ان کی تعداد وقتی طور پر کم ہوئی تھی مگر پھر بڑھ گئی
اور ادھر تحشم کے گن کی بلٹس ختم ہو گئی تھی
جس پر اس نے گن دور اچھال دیا
اور پھر وہ بھی قیدیوں میں شامل ہو گیا

"راہی۔۔"

جب ان سبھی کو لابی میں قطار میں بٹھائے جا رہا تھا تب وہ خوف سے گنگ
راہی کے قریب جاتا دھیرے سے اس نے پکارا
"تح۔۔ شم۔۔"

رہنما فردوس نے ڈرتے ڈرتے گردن گھما کر دیکھا
اپنے عقب میں کھڑے تحشم کو دیکھ جیسے راہی کی سانسیں رکی تھی
اور پھر اگلے ہی پل وہ مکمل اس کی جانب مڑتی اس سے جا لگی تھی



"راہی۔۔"

جب ان سبھی کو لابی میں قطار میں بٹھائے جا رہا تھا تب وہ خوف سے گنگ
راہی کے قریب جاتا دھیرے سے اسے پکارا تھا
"تح۔۔ شم۔۔"

رہنما فردوس نے ڈرتے ڈرتے گردن گھما کر دیکھا

اپنے عقب میں کھڑے تحشم کو دیکھ جیسے راہی کی سانسیں رکی تھی
 اور پھر اگلے ہی پل وہ مکمل اس کی جانب مڑتی اس سے جا لگی تھی
 جس پر تحشم کی سانس لمحہ بھر کے لئے رکی
 پہلی مرتبہ رہنما فردوس تحشم کے اس قدر قریب آئی تھی
 تحشم کی سانسیں نارکتی تو اور کیا ہوتا
 "مجھے ڈر لگ رہا تحشم"

ابھی وہ ٹھیک سے اس خوبصورت احساس کو جی بھی نہیں پایا تھا کہ وہ اس
 سے الگ ہوتی اطراف میں موجود بندوقین لئے گھومتے نقاب پوشوں کو
 دیکھتے ہوئے سہمے سے لہجہ میں بولی

"یہ تو اچھی بات ہے"
 تحشم اپنی رکی ہوئی سانسوں کو بحال کرتے ہوئے بولا
 "کیوں اچھی ہے؟"

راہی نے حیرانگی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا

آپ کو ڈر لگ رہا ہے یہ ایک اچھی نشانی ہے کہ آپ اب کسی سے پنگا نہیں لے گیں

تحشم کی بات جیسے راہی کے دل پہ تیر کے مانند جا کھی تھی
اسے لگا تحشم اسے طعنہ مار رہا تھا کہ وہ لیڈی ڈان تھی اور وہ ڈر رہی تھی
اب کی مرتبہ اس نے تحشم کو گھور کر تیکھی نظروں سے دیکھا
"تو تم چاہتے ہو میں پنگالوں"

نن۔۔ نہیں۔۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔۔ میں چاہتا ہوں آپ کسی بھی

"معاملے میں اپنی ٹانگ ناٹاؤ۔۔۔"

تحشم بوکھلاتا ہوا بولا

۔۔ آپ وعدہ کریں راہی کے آپ خود کو قابو میں رکھے گیں اور کسی

"معاملے میں انولو نہیں ہوگی۔۔۔"

تحشم نے دیکھا کہ نقاب پوش اب اس جانب بڑھ رہے تھے جدھر راہی اور
تحشم تھے۔

تحشم راہی سے جلد از جلد وعدہ لیتے ہوئے وہاں سے چپکے سے نکل جانا چاہتا

تھا بنا نظروں میں آئے

"---پلیز---

"ٹھیک ہے"

تحشم کی التجاء آمیز نظروں کو وہ رد نہیں کر پائی

"شکریہ---

کہتا ہوا جانے لگا تھا

"تم کہاں جا رہے ہو؟"

راہی نے اسے جاتے دیکھ جلدی سے پوچھا

"مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔ جلدی آ جاوگا"

وہ راہی کی آواز پہ رکتا دوبارہ اس کی جانب مڑتا اس کے قریب جاتے ہوئے

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا

جس پر راہی نے اثبات میں سر ہلایا تھا

وہ کچھ لمحے ان گریش آنکھوں میں دیکھتا رہا تھا اور پھر جھک کر راہی کے ماتھے پہ دھیرے سے اپنا لب رکھا۔

اس کے بعد وہ مزید ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں رکا تھا اور ناہی اس نے اسٹیل ہوتی راہی کو ایک نظر بھی دیکھا تھا

-----*-----



"مجھے آپ دونوں کو کچھ دیکھانا ہے"

تحشم نے کہتے ہوئے حبابہ اور کیپٹن دعان عرش کو ایک خفیہ دروازے تک لے آیا تھا دروازے کو کھولتے ہی ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں

اندر ایک بڑا سا ہال تھا جس میں تقریباً سو افراد تک موجود تھے

"یہ۔۔؟"

کیپٹن دعان نے حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

وہاں سے نکلنے کے بعد مجھے کچھ لوگ تو ایسے ملے جنہیں زور زبردستی "ٹیریرسٹ کے نقاب پوش نیچے لے جا رہے اور کچھ لوگ الگ الگ جگہ خوف زدہ سے چھپے ہوئے ملے۔ ان سبھی کو میں اس خفیہ کمرے میں لے آیا

"تمہیں اس کمرے کے بارے میں علم کیسے ہوا؟"

تحشم کی بات سن کر حبہ نے ہال میں موجود افراد کا بغور جائزہ لیتے ہوئے پوچھا تھا جو انہیں ہی سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے

"ہوٹل کے ایک اسٹاف سے"

"اور نقاب پوشوں کا کیا کیا؟"

ان کے منہ میں کیڑا ٹھونس کر، ہاتھ پیر باندھ کر ایک کمرے میں سب کو "لاک کر دیا

حبہ ہے پوچھنے پر تحشم نے لا پرواہی سے جواب دیا

میں نے بھی ان کے کچھ آدمیوں کے ساتھ ایسا ہی کیا۔۔۔ اس سے پہلے "

کے انہیں احساس ہو کہ ان کے آدمی کم ہو گئے ہیں ہمیں اپنا کام مکمل کرنا

" ہیں اور ہمارے پاس زیادہ وقت بھی نہیں بچا ہے

حبہ ایجنٹ ٹی اے اور کیپٹن دعان کو دیکھتے ہوئے بولی

اور اگر ہم اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوئے تو کیا حکومت ان کی مانگ "

" پوری کرنے والی ہے؟

ایجنٹ ٹی اے نے پوچھا

حکومت ان کی مانگ پوری کرے یا نہ کرے اس سے انہیں فرق نہیں پڑتا "

" کیونکہ انہیں مطلب صرف منسٹر صاحب سے ہیں

" کیا مطلب؟ "

حبہ کے سپاٹ لہجہ میں کہنے پر کیپٹن دعان نے چونکتے ہوئے پوچھا

مطلب یہ کہ انہوں نے یہ سارا ڈرامہ صرف منسٹر صاحب کو راستے سے " ہٹانے کے لئے کیا ہے اگر حکومت ان کی مانگ پورے کرے تب بھی وہ "منسٹر کو نہیں چھوڑیں گے

آں آپ کا مطلب ہے کہ یہ سب دیکھاوا منسٹر صاحب کے قتل کے لئے " سیٹ اپ کیا گیا ہے

حبہ کے جواب پہ ایجنٹ ٹی نے حیرانی سے پوچھا "ہاں"

تب تو ہمیں جو بھی کرنا ہے جلدی کرنا ہے، منسٹر صاحب کے ساتھ ساتھ " ہمیں تمام افراد کو بھی باحفاظت یہاں سے نکالنا ہوگا ایجنٹ ٹی اے نے فوراً کہا

"یہ تو تبھی ممکن ہو گا جب یہاں کوئی خفیہ راستہ موجود ہو " "یہاں ایک خفیہ راستہ موجود ہے"

کیپٹن دعان کے کہنے پہ ایجنٹ ٹی اے نے حبہ اور کیپٹن دعان کو دیکھتے ہوئے کہا

"تم کیسے جانتے ہو؟"

حبہ اور کیپٹن دعان نے ایک ساتھ پوچھا تھا
 "میں نے اس راستے سے بشار تقی کو ہوٹل میں آتے دیکھا"



جب حبہ نے آسمانی کو اپنے متعلق بتایا تو وہ کئی پل حیرت سے گنگ سارہا تھا۔ وہ خود ایک مجرم تھا اور حبہ احسن کا تعلق پولیس سے تھا کیا خوب جوڑی تھی ان کی جسے آخر میں بلاشبہ ٹوٹنا ہی تھا سوچ کر آخر میں آسمانی کے لبوں پر ایک تکلیف دہ مسکراہٹ ابھری تھی ساتھ ہی حبہ کی بات یاد کرتا وہ اس کے لئے پریشان ہوا تھا

اگلے ہی پل وہ اپنے سیل فون پہ پانچ منٹ بعد کاریماسنڈر لگا رہا تھا اور پھر اس کے بعد اپنا سر سیٹ کے بیک پہ ٹیکتا آنکھیں موندتا۔
تھوک نگلتے ہوئے اس نے بشار تقی کو پکارا تھا۔
اس میں افیت ہوتی تھی۔ کیونکہ ماضی کے نہایت ہی تکلیف دہ اور ڈراؤنے حصے سے اسے گذرنا پڑھتا تھا

کچھ دیر بعد جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ بشار تقی تھا
ٹیکسی کے سیٹ کے بیک سے سر کو اٹھاتے ہوئے اس نے خود کو ٹیکسی میں پایا اور ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ میں موجود سیل فون کو نا سمجھی سے دیکھا
اسے یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ اس سے پہلے کوئی اور پرسنالٹی اس کے اندر جاگی ہوئی تھی

اب وہ موبی تھا یا آسمانی وہ نہیں جانتا تھا
ساتھ ہی اس نے اپنی آخری یاد کو یاد کرنے کی کوشش کی
اسے حباب کے ساتھ گزرا وقت یاد آیا۔

میں تمہارے اور تمہارے انٹر نیشنل گینگ کے پیچھے ہوں، زرا سا بھی")
 ثبوت میرے ہاتھ لگا تو تمہیں اور تمہاری گینگ کو جیل میں پہنچانے کے
 ("لئے میں لمحہ نہیں لگاؤں گی

حبہ کی باتیں یاد کرتے اس کی آنکھیں ایک مرتبہ پھر سرد ہوئی تھی
 اور سیل فون پہ انگلیوں کی گرفت سخت ہوئی
 کہ تبھی سیل فون بجنے لگا

اس نے سر جھکا کر اسکرین کو دیکھا تو اسے ریمائنڈر نظر آیا
 اور وہ ریمائنڈر آسمانی کے جانب سے تھا

حبہ احسن نے بتایا ہے کہ وہ پولیس سے ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ "
 حال ہی میں اسے ایک مشن ملا ہے جو ڈاکنگ ہوٹل کے متعلق ہے جہاں
 ٹیرسٹ کے گروہ نے حملہ کیا ہے۔ مجھے یہ امید ہے کہ اس کام کے پیچھے
 تم ناہو بشار تفتی اور اگر تم اس کام کے پیچھے ہوئے تو ابھی بھی دیر نہیں ہوئی

تم سب کچھ سدھار سکتے ہو۔ تمہیں حبہ احسن کی مدد کرنی چاہئے جو

"مصیبت میں ہیں اور ساتھ ہی معصوم لوگوں کی بھی

بشار تفتی نے کئی مرتبہ نوٹ کو بے یقینی سے پڑھا

کیا ڈیوڈ منسٹر کو مارنے کے لئے اس انتہاء تک جاسکتا تھا؟

اس نے فوراً ہی نعمان کو کال کی جسے اس نے ڈیوڈ پہ نظر رکھنے کے لئے بولا تھا

اور جب نعمان نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی تو اس نے اپنی مٹھیاں

غصے سے بھینچی

اس نے ڈیوڈ سے کہا تھا کہ وہ ایسا کچھ اس کے ملک میں نا کریں مگر وہ باز

نہیں آیا تھا۔

اس نے اس معاملے میں انٹرنیٹ پہ سرچ کیا مگر اس کے متعلق کوئی خبر

ابھی میڈیا میں نہیں آیا تھا اس کا مطلب تھا کہ حکومت اس معاملے کو پہلے

خاموشی سے نپٹانا چاہتی تھی تاکہ عوام خوف و حراس میں نا آئے۔

اس نے ڈرائیور کو داکنگ کی جانب چلنے کے لئے کہا

مگر داکنگ کے اطراف موجود ملٹری کے سخت پہرے کی وجہ سے کوئی اندر نہیں جا پارہا تھا۔

لیکن وہ بشار تقی تھا داکنگ اور داکنگ سے لگ کر مزید پانچ عمارتیں تھیں جو ساری بشار تقی کے ملکیت میں تھا۔ جو کوئی نہیں جانتا تھا داکنگ کے ساتھ موجود وہ پانچ عمارتیں ایک دوسرے کے ساتھ ایک خفیہ راستے سے جڑے تھے۔

ان عمارتوں میں سے کسی بھی عمارت کے خفیہ راستوں کے ذریعے دوسرے عمارت میں با آسانی پہنچا جاسکتا تھا۔

اور بشار تقی انہیں خفیہ راستوں کا استعمال کرتے ہوئے داکنگ تک جا پہنچا تھا

-----*-----

"بشار تقی یہاں اس ہوٹل میں؟"

کیپٹن دعان عرش نے حیرانگی سے پوچھا

ہاں وہ خفیہ راستے کے ذریعے یہاں آیا ہے اگر ہم اس خفیہ راستے

"کو۔۔۔"

"تم نے کہا تھا کہ ان سب میں بشار تقی کا ہاتھ نہیں ہیں"

تحسّم جو نہایت جوش و خروش سے کہہ رہا تھا وہ رکا

کیونکہ کیپٹن دعان اس کی بات کا ٹٹا ہوا حباب سے استہزاء انداز میں مخاطب

تھا

"ظاہر ہے۔۔۔ کہ میں غلط تھی"

حبہ نے سپاٹ لہجہ میں جواب دیا

"تو اب کیا کرو گی تم بشار تقی کے ساتھ؟"

"وہی جو ایک غدار کے ساتھ ہونا چاہئے"

حبہ احسن کے چہرے کے سپاٹ تاثرات انتہائی سرد تاثرات میں ڈھلے تھے

" دیکھتے ہیں تم وہ واقعی کرپاؤ گی یا نہیں "

کیپٹن دعان عرش تلخی سے بولا

" ہمیں پہلے اس معاملے کو سلجھانا چاہئے نہیں "

ایجنٹ ٹی اے نے اپنے دونوں سینئرز کے باتوں کے درمیان ڈرتے ڈرتے

جیسے انٹرفیئر کی

تمہارا آئیڈیا اچھا ہے۔۔ میں ان سب کا دھیان بھٹکاتی ہوں تب تک تم "

دونوں پہلے یہاں موجود سب کو خفیہ راستے کے ذریعے باہر نکال دو پھر بعد

" میں نیچے موجود لوگوں کو

اگلے ہی پل حبہ معمول میں آتے ہوئے کہتی وہاں سے نکل آئی تھی

-----*-----

حبہ بڑی سیڑھے میں کافی کے کئی مگ لئے کنٹرول روم میں داخل ہوئی

مگر کنٹرول روم میں کوئی نہیں تھا۔ وہ حیران ہوتی ہوئی ٹرے کو ہاتھ میں
یوں ہی اٹھائے سی سی ٹی وی اسکرین کے قریب جارہی۔
تو اس کی آنکھیں مزید حیرت سے پھیلی تھیں
کیونکہ نیچے لابی میں موجود کیمرہ یہ بتا رہا تھا کہ وہاں کوئی بھی موجود نہیں
تھا۔

"سارے قیدی کہاں گئے؟"

اس کے منہ سے پریشانی میں بے ساختہ نکلا

وہ سب خفیہ راستے کی جانب گئے ہیں جہاں سے تمہارے ساتھی

"ہوزٹیکرز کو ہوٹل سے باہر نکل رہے ہیں

تبھی وہ کہتا ہوا قریب آیا تھا اور ٹرے سے ایک مگ اٹھاتے ہوئے بولا

حبہ نے گردن موڑ کر سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا

جو مگ کولبوں سے لگاتے ہوئے اس اسکرین کی جانب متوجہ تھا جو بیسمنٹ

کا حصہ دکھا رہا تھا۔

جہاں ایجنٹ ٹی اے اور کیپٹن دعان عرش خفیہ راستے سے ہوز ٹیجیز کو نکال رہے تھے

پہلی نظر میں تو میں تمہیں پہچان ہی نہیں پایا تھا۔۔۔ مگر دماغ الجھا ضرور " "تھا۔۔۔۔ قسم سے اوو سم ہو تم

اب کی مرتبہ وہ حبہ کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

حکومت نے تو تم لوگوں کی مانگ پوری نہیں کی تو پھر تم ہوز ٹیجیز کو جانے "کیوں دے رہے ہو؟

کیوں تمہیں خوشی نہیں ہوئی اس بات سے کہ میں نے تمہارے لئے "آسانی کی ہیں

حبہ کے سوال پہ وہ مصنوعی حیرانگی سے بولا

خوشی اور آسانی میرے لئے؟۔۔۔ یا کوئی نیا پلان بنا لیا اپنے مقصد کو پورا "کرنے کے لئے؟

وہ ٹرے کو اسٹول پہ رکھتی اس کے ایکدم مقابل کھڑی اس کے آنکھوں
میں دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی

"تم آخر اتنی بدگمان کیوں ہوتی ہو سنڈریلا مجھ سے؟"

وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتاگ کو ٹرے میں رکھتے ہوئے جیسے تاسف
سے پوچھا

چلو آؤ ہم بھی وہی چلتے ہیں تاکہ تمہیں یقین آجائے کہ تمہاری مدد میں"
نے کی

بشار کہتا ہوا کنٹرول روم سے نکل گیا تھا
اس کی پشت کو سپاٹ نظروں سے گھورتے ہوئے وہ بھی اس کے پیچھے
تھی۔

جب وہ بیسمنٹ میں پہنچے تو وہاں صرف گنتی کے لوگ رہ گئے تھے۔

رہنما فردوس اور اسکے ساتھ آئی ہوئی لڑکیاں، منسٹر صاحب جنہیں سب سے پہلے تحشم نکالنا چاہ رہا تھا مگر انہوں نے منع کر دیا تھا کہ وہ آخر میں سب کو نکال کر نکلے گے، اور تحشم۔

کیپٹن دعان سب سے پہلے دوسری عمارت میں خفیہ راستے سے پہنچا تھا تاکہ بعد میں جانے والوں کو وہ وہاں سے تحفظ کے ساتھ نکال سکے۔

جب وہ وہاں پہنچے تو بقیہ بچے ہوئے لوگوں کو چار نقاب پوش گن پوائنٹ پہ لئے کھڑے نظر آئے۔

چونکہ ان سب کی پشت تھی حبہ اور بشار تقی کی جانب سو وہ انہیں آتے ہوئے دیکھ نہیں پائے تھے

"یہ اتنے جلدی کیسے ہوش میں آ گئے؟"

بشار تقی اپنے آدمیوں کو دیکھ بڑبڑایا تھا

"واقعی تم نہیں جانتے؟"

"بلکل میں نہیں جانتا۔۔۔ میں نے خود انہیں بے ہوش کروایا تھا"

حبہ کے استہزاء آمیز سوال پہ وہ بولا
"بلکل"

وہ کہتے ہوئے آستین چڑھاتے ان کی جانب بڑھی تھی
"بے چارے"

بشار تفتی کو بے ساختہ اپنے آدمیوں سے ہمدردی ہوئی تھی جواب حبہ احسن
سے بری طرح پٹنے والے تھے

گن صرف ایک کے پاس تھا اس لئے حبہ کو فائٹ کرنے میں دقت نہیں
ہوئی تھی۔ وہ گن والے نقاب پوش کے پیچھے جاتی اس کے گٹھنے پہ پیر مار گئی
تھی جس پہ وہ کرہاتا ہوا گرا تھا اور پھر اگلے ہی پل گن حبہ کے ہاتھ میں تھا۔
"اب تم سب اپنے ہاتھ اوپر کرو"

وہ ان سے کہہ رہی تھی

"راہی پلیز آپ جلدی نکلے یہاں سے"

دوسری جانب ششم رہنما فردوس کی جانب متوجہ ہوتا ہوا فوراً بولا تھا

"ٹھیک ہیں چلو"

لڑکیاں پہلے ہی نکل چکی تھی راہی نے بھی کہتے ہوئے تحشم کا ہاتھ پکڑا تھا
 مم۔۔۔ میں منسٹر صاحب کے ساتھ آرہا ہوں۔۔۔ آپ پہلے اپنی فرینڈز"
 "کے ساتھ نکل جائیں

راہی کچھ کہتی کہ تبھی سب حبه کی جانب متوجہ ہوئے تھے کیونکہ گن خالی
 تھا

سو وہ چاروں حبه پہ بیک وقت حملہ آور ہوئے تھے۔

"راہی پلیز جلدی جائے"
 تحشم نے پریشانی سے حبه کو اکیلے فائٹ کرتے دیکھ راہی کو خفیہ راستے کی
 جانب دھکیلاتا کہ راہی جلد از جلد وہاں سے جائے اور وہ حبه کی مدد
 کر سکے۔

"واو۔۔۔ کتنا زبردست ہے یہ؟"

مگر راہی تو حبه کو بیک وقت چاروں سے فائٹ کرتے دیکھ مبہوت ہوئی تھی

دور کھڑے بشار تفتی بھی بنامد اخلت کرے نہایت ہی دلچسپی سے حبه کو ان چاروں کے ساتھ فائٹ کرتے دیکھ رہا تھا۔
اور منسٹر صاحب بھی۔

تبھی ان چاروں میں سے کسی کا ہاتھ حبه کے ویک پہ پڑا تھا اور اگلے ہی پل وہ ویک اس کے ہاتھ میں تھا اور حبه کے کاندھے تک آتے بال لہرا کر پشت پہ گرے تھا

"واؤ!۔۔۔ یہ ایک لڑکی ہے؟"

راہی کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں جسے قریب ہی کھڑے منسٹر صاحب نے صاف سنا تھا

"اب آپ بنا دیری کئے یہاں سے نکلے"

اب کی مرتبہ تحشم راہی کو بازو سے پکڑتا زور زبردستی خفیہ دروازے کی جانب بڑھا تھا

"نہیں مجھے اس لڑکی کی فائٹنگ دیکھنی ہیں"

راہی نے احتجاج کیا مگر تحشم مزید کچھ سنے بغیر راہی کو خفیہ دروازے کے
اس پار دھکیلتے ہوئے دروازہ لگایا گیا تھا

اور پھر واپس پلٹتا حبه کے ساتھ لڑائی میں شریک ہو گیا
حبه پہلے ہی دو کونپٹا چکی تو اور بقیہ دو کو شدید چوٹ آئی تھی۔
"منسٹر صاحب بھی جا چکے ہیں نا؟"

اس لئے جب وہ دونوں بقیہ دو کو بھی فرش پہ لٹا چکے
تب حبه نے اطراف میں منسٹر صاحب اور بشار تفتی دونوں کو ناپاتے ہوئے
بے ساختہ پوچھا تھا

نہیں منسٹر۔۔ صاحب تو یہی تھے۔۔ میں ان کے بارے میں تو بھول ہی
"گیا تھا"

تحشم کو بے ساختہ اپنی غفلت کا احساس ہوا

تم ایسے کیسے بھول سکتے ہو انہیں جب کہ میں نے بتایا تھا کہ یہ سب منسٹر"
صاحب کے لئے تھا۔۔۔ بشار تقی انہیں لے گیا ہے ہمیں الگ الگ کر کے
"انہیں ڈھونڈنا چاہئے

-----*-----*

میں آپ کو مارنا نہیں چاہتا مگر مجبوری ہے کیونکہ یہ سب آپ کے لئے"
ہوا۔۔۔ اگر معصوم جانوں میں سے کسی کو بھی نقصان پہنچتا تو ذمہ۔۔۔ دار آپ
ہوتے منسٹر صاحب اس لئے میں نے ان سب ہوز ٹیجیز کے بدلے آپ کا
"سودا کیا۔۔۔۔

وہ کچن ایریا تھا جہاں بشار تقی منسٹر صاحب کو گن پوائنٹ پہ لے آیا تھا۔
منسٹر صاحب اس کے سامنے کھڑے تھے۔ جن کی جانب گن تانے کھڑا وہ
افسوس سے کہہ رہا تھا

"۔۔۔ اچھا سودا کیا ناچار سو جانوں کے بدلے صرف ایک جان۔۔۔"

وہ منسٹر صاحب سے پوچھ رہا تھا کہ وہ رکا کیونکہ منسٹر کی آنکھیں اس کے پیچھے موجود کسی پر تھی

اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کے پیچھے کوئی موجود تھا

اس سے پہلے کہ وہ پلٹتا

اس کے سر پر جیسے کسی نے لوہے کا بڑا سا ڈنڈا مار دیا تھا

ٹن کی آواز کے ساتھ کھوپڑی چٹخنے کا احساس اور اس قدر درد کا احساس ہوا

کہ وہ زمان و مکان ہی جیسے لمحہ بھر کے لئے بھلا بیٹھا تھا

آنکھوں کے سامنے جیسے اندھیرے کی لمبی سی چادر تنی تھی

وہ اپنے تڑنے کھوپڑی پہ ہاتھ رکھے مڑا کہ دیکھے بھلا اتنا جی دار اس کے

آدمیوں میں سے کون ہو گیا تھا

تو اسے وہ نظر آئی جو ہاتھ میں موٹی سی سلاخ لئے کھڑی اس کی جانب

دیکھتے ہوئے کچھ کہہ رہی تھی

وہ بے یقینی سے اسے دیکھا گیا تھا کیا وہ اسے مار بھی سکتی تھی۔

۔۔۔ تم اور تمہارے برے کام۔۔۔ جوہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتے "ہی جا رہے ہیں۔۔۔ تمہیں صرف اس لئے آزاد گھومنے دیتا کہ میں تم سے تمہارے انٹرنیشنل گینگ کے متعلق انفارمیشن حاصل کر سکوں۔۔۔ مگر اب تمہاری ضرورت نہیں ہیں کیونکہ ملک سے غداری یہ وہ حد تھی جسے تم نے توڑ دیا ہے بشار تقی۔۔۔۔۔ تم جیسے مجرم کو مزید آزاد گھومنے دیا تو مظلوموں "پہ ظلم ہو گا۔۔۔۔۔"

وہ ڈنڈا پھینکتی اپنے پاکٹ سے پستول نکال کر اس کی جانب تانتے ہوئی کہہ رہی تھی۔

"منسٹر صاحب کو یہاں سے جلد از جلد نکال لے جاؤ" تبھی وہاں تحشم آیا تھا جس سے تحکم لہجہ میں وہ مخاطب ہوئی تھی البتہ اس کی سرد و سپاٹ آنکھیں بدستور بشار تقی پہ ہی ٹکی تھی جو خود بھی اسے ہی دیکھے جا رہا تھا

"چلتے سر"

حبہ کی بات سن کر تحشم فوراً منسٹر صاحب کی جانب بڑھا تھا
جو حبہ کو دیکھ رہے تھے

تحشم کے کہنے پہ وہ حبہ کو دیکھتے ہوئے اس کے ساتھ چلے گئے تھے۔
حبہ پہ سے نظریں ہٹاتے ہوئے جنہیں بشار تقی نے پریشانی سے جاتے
ہوئے دیکھا تھا

"اب تمہارا کھیل ختم بشار تقی۔۔۔"

حبہ نے کہتے ہوئے گن کا سیفٹی کیپ ہٹایا تھا
اور ٹریگر پہ دباؤ ڈالنا چاہتی تھی کہ تبھی جیسے بشار نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ
سے اس کے گن والے ہاتھ کو پکڑا تھا اور دوست ہاتھ سے حبہ کے
دوسرے ہاتھ کو پکڑ کر کمر کے پیچھے سختی سے ناصرف موڑ گیا تھا بلکہ اسے
پکڑ کر گھوم بھی گیا۔۔۔

"تمہیں کیا لگا تم ایسا کر کے بچ جاؤ گے۔۔"

حبہ بشار کے اس اچانک حملے کو سمجھ نہیں پائی تھی سواب غصے میں گھرے
کہہ رہی تھی

کہ تبھی شوٹ کی آواز آئی اور حبہ کی نگاہ بشار کے پیچھے فاصلے پہ کھڑے
شخص پہ پڑی جس کے ہاتھ میں پسٹل تھا۔

جو اپنا نشانا بشار کو بنتے دیکھ خوفزدہ ہوا تھا اور اس کے ہاتھ سے پسٹل چھوٹ
کر گرا تھا

بشار نے خود کو نہیں بلکہ اسے بچایا تھا اور خود شکار ہو گیا تھا
حبہ نے بے یقینی سے جیسے بشار کو دیکھا جس کے سخت گرفت میں وہ اب
بھی قید تھی

مگر اب اس کی گرفت ڈھیلی ہو رہی تھی
بشار نے اس کا پسٹل والا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔

اور لڑکھڑاتے ہوئے دور ہٹا اپنا ہاتھ پشت کی جانب لے جا کر زخم کو بے
یقینی سے چھونے کے بعد وہ اپنا سرخ خون سے لتھڑا ہاتھ سامنے لا کر دیکھتا
اسے دیکھا تھا

"یہ میں نے کیوں کیا؟"

اس نے ابھی جو کیا تھا حبہ احسن کے لئے وہ حبہ جتنا ہی حیران تھا
بے یقینی سے بڑبڑاتے ہوئے اس نے سر اٹھا کر حبہ کو دیکھا جو اسے نا سمجھی
اور حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔
اور تبھی وہ جیسے لہرا کر گرا۔

"ب۔۔۔ش۔۔۔ار۔۔"

بے یقین سی حبہ بھی جیسے میکیٹنکی انداز میں اس کے قریب جا بیٹھی تھی
جو اپنی نیم وابتد ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا
صحیح ہے اسی طرح کرنا احسان فراموش لڑکی جو تمہیں بچانے کی کوشش
کرے تو اسے مار ڈالنا۔۔۔ اور اب تو تمہیں یقیناً سکون مل گیا ہو گا۔۔۔

میری موت کے بعد آزادی کا جشن نہایت دھوم دھام سے بنانا۔۔۔ اور پھر کسی بوڑھے سے شادی کر لینا۔۔۔ کیونکہ تمہیں تو۔۔۔ مجھ جیسے ہینڈ سم "اورینگ بندے سے زیادہ بوڑھے پسند ہیں نا۔۔۔۔۔"

وہ مسلسل کہتا جا رہا تھا اور دھیرے دھیرے اس کی آنکھیں بھی بند ہو رہی تھیں اور ساتھ ہی اس کی آواز بھی مدھم مدھم ہوتے ہوتے بند ہو گئی بشار کی گرد لڑھک گئی تھی۔

مگر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی حبہ اب بھی بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

جسے وہ ابھی کچھ دیر قبل واقعی مارنا چاہتی تھی۔

بدلے میں وہ جانتی تھی کہ بشار بھی ایسا ہی چاہتا ہو گا مگر وہ تو اسے بچانے کی چکر میں خود ہی مرنے کو تیار ہو گیا۔۔۔

اس کا ڈھال بن کر اسے بچایا تھا

اس کی زندگی کا وہ پہلا انسان تھا۔۔۔

جو اس کا ڈھال بنا تھا۔۔۔

جبکہ وہ دنوں ایک دوسرے کے کٹھردشمن تھے۔۔۔

اس نے ایسا کیوں کیا تھا؟

:باب سوم

لعنتی محل اور سنڈریلا

(Cursed castle and cindrella)

گہرے آسمانی رنگ کا وہ انتہائی خوبصورت کیسل تھا جس کی دیواریں ہری

بیلوں سے ڈھکی تھی

جو اسے مزید خوبصورت اور پراسرار بنا رہا تھا۔

اس کے ایک دم سامنے کھڑی سینڈریلا ستانشتی نظروں سے مبہوت سی ہوتی ہوئی اپنی گردن اونچا کئے اس محل کو دیکھ رہی تھی۔
جو بالکل اس کے خوابوں جیسا تھا

یہاں تمام محلوں میں یہ محل سب سے خوبصورت ہے۔۔۔ جس کی "
"خوبصورتی دیکھ کر ہر کوئی یوں ہی مبہوت ہو جاتا ہے
وہ ایک بوڑھی عورت تھی جو وہاں سے گزر رہی تھی
سنڈریلا کو یک ٹک سراٹھا کر محل کو دیکھتا دیکھ
وہ بوڑھی عورت اس کے قریب آتی مسکرا کر بولیں
"صحیح کہا یہ بہت خوبصورت ہے"

وہ بدستور محل کو دیکھتے ہوئے جیسے کھوئے کھوئے لہجہ میں بولی
یوں جیسے کسی نے اس پر جادو کر دیا ہو۔

اس کی بات سن کر اس بوڑھی عورت کی مسکراہٹ جیسے گہری ہوئی
"یہ جتنا خوبصورت ہے اتنا ہی تنہا ہے"

"کیا مطلب؟"

بوڑھی عورت کی بات سن کر سنڈریلا چونکے تھی
اب کی مرتبہ اس نے گردن موڑ اپنے برابر آنکھڑے ہوتے بوڑھی عورت
کو دیکھا

مطلب یہ کہ اسے دیکھنے تو ہر انسان آتا ہے اور ہر کوئی اس کے سحر سے
سحر زدہ ہو جاتا ہے مگر کوئی اس کے اندر جانے کی ہمت نہیں کرتا اور نا ہی
"کوئی اس میں رہنا چاہتا ہے"

بوڑھی عورت کی نگاہیں کیسل پہ جمی تھی اور وہ کہہ رہی تھیں
"مگر کیوں؟"

"کیوں کہ اس محل کے متعلق ایک افواہ گردش کرتی ہیں"
"کیسی افواہ؟"

سینڈریلا نے بغور بوڑھی عورت کو دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا جس میں کچھ تو عجیب سا تھا۔۔۔ غیر معمولی سا۔۔۔ جواب بھی بدستور کیسل کو دیکھے جا رہی تھیں

افواہ یہ ہے کہ یہ محل بددعا کے حصار میں ہیں۔ اس لئے کوئی بھی اس میں " رہنا نہیں چاہتا
"کیس بددعا؟"

بددعا کچھ یوں ہے کہ اگر کوئی تنہا شخص اس محل میں رہے تو اسے کچھ " عرصے بعد اسے اس کی محبت مل جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی جوڑا رہے اور اس جوڑے میں اگر محبت ہو تو ان کی محبت مزید گہری ہو جاتی ہیں اور اگر کوئی ایسا جوڑا رہنے لگے جن کے درمیان محبت نہ ہو تو ان کے درمیان محبت ہو جاتی ہیں۔۔۔

سینڈریلا کے پوچھنے پر اب کی مرتبہ بوڑھی عورت نے کیسل پہ سے نظریں ہٹاتے ہوئے سینڈریلا کو دیکھتے ہوئے کہا

سینڈریلا کو اس بوڑھی عورت کی سیاہ آنکھیں مزید عجیب اور پراسرار سی لگی
جیسے ان بوڑھی آنکھوں کی سیاہی نے بہت سارے رازوں کو اپنی سیاہی
میں چھپا رکھا تھا

"یہ بددعا تو نہیں لگ رہی"

اب کی مرتبہ کہتے وقت سینڈریلا کے لبوں پہ دھیمی سی مسکراہٹ تھی
ایسی مسکراہٹ جو کسی کی بچکانا بات سن کر لبوں پہ آجائے

بددعا یہ نہیں ہے بددعا تو یہ ہے کہ اس کے بعد جوڑے جدا ہو جاتے"

ہیں۔۔۔ جیسے ہی انہیں اپنی محبت کا احساس ہوتا ہے تو وہ اسی لمحہ اپنی محبت کو
"کھودیتے ہیں یہ ہے وہ بددعا۔۔۔ اس لئے اس محل کو لعنتی محل کہتے ہیں

میں نظے سوچا تھا کوئی سنجیدہ سا بددعا ہو گا مگر۔۔۔ خیر۔۔۔ ویسے یہ بددعا "
"کس نے دی؟

بوڑھی عورت کی بات سن کر اب کی مرتبہ وہ کھل کر ہنسی تھی

اس کی ہنسی کی دھیمی نقرائی سی آواز سن کر بوڑھی عورت جو جا رہی تھی رکی اور اسے بے یقینی سے ہنستے دیکھ وہ بھی مسکرائیں تھیں مگر ان کی مسکراہٹ ایسی تھی جیسے وہ کسی نادان پہ مسکرا رہی ہو

وقت خود ہر سوال کا جواب ہے مگر پھر بھی تمہیں جواب چاہئے تو تمہیں "

"اسے پڑھنا چاہئے"

بوڑھی عورت نے کہتے ہوئے آخر میں کیسل کے دروازے سے تھوڑے فاصلے پہ موجود سنگ مرمر کے پتھر کی جانب اشارہ کیا تھا جس پر سینڈریلا اس پتھر کے قریب چلی آئی

وہ ڈارک بلیو کلر کا سنگ مرمر کا پتھر تھا

جس پہ اردو میں کندہ تھا

میں ایک گریزاں لمحہ ہوں

ایام کے فسوں خانے میں

میں ایک تڑپتا قطرہ ہوں
مصرف سفر جور ہتا ہوں
ماضی کے صراحی کے دل سے
مستقبل کے پیمانے میں
میں سوتا ہوں اور جاگتا ہوں
اور جاگ کے پھر سو جاتا ہوں
صدیوں کا پرانا کھیل ہوں میں
میں مر کر امر ہو جاتا ہوں

-----*-----*

سیکریٹ ایجنٹز کے تمام معاملات سنبھالنے کے بعد ملک بھر میں دہشت گردوں کی خبر آگ کے مانند پھیل گئی تھی۔ صرف چند دہشت گردوں کو ہی گرفتار کر پائے تھے ان کا باس فرار ہو چکا تھا بشار تقی کو ٹھیک بٹ لگنے کے بعد نعمان آکر لے گیا تھا جسے حبہ نے روکنے کی بلکل بھی کوشش نہیں کی تھی۔

آسمانی کے وہ اسٹوڈنٹس جو ہوزٹیز میں شمار تھے انہوں نے اپنے گھر زرا بھی ہوا نہیں لگنے دی کہ وہ بھی اس ہوٹل میں موجود تھے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کے گھر والے انہیں گھر واپس بلا لے۔

محکم اور راہی نے بھی اس بات کو گھر والوں کو نابھتائے کا فیصلہ کیا تھا البتہ ڈاکٹر مرحہ میا کے ہاسپٹل اور گھر کے آگے ریپورٹرز کی بھیڑ ہونے لگی تھی کیونکہ مرحہ میا کو گن پوائنٹ پہ پورے ہاسپٹل کے سامنے لے جایا گیا تھا۔ اس وقت تو اس خبر کو پھیلنے سے بمشکل روک دیا گیا تھا۔

اسلئے ڈاکٹر رضا مرزا نے مرحہ کو گھر سے نکلنے کے لئے قطعی منع کر دیا تھا

اور اسے مکمل بیڈریسٹ کرنے کے لئے کہا۔

یوں بھی وہ اپنے ساتھ ہوئے حادثے کے خوف سے ابھی تک نہیں نکلی تھی

بشار تقی کو نعمان بروقت ہاسپٹل کے گیا تھا جس کی وجہ سے بہت سا خون ذائع ہونے سے بچ گیا تھا

اور بلٹ پشت کی جانب سے بازو کے مسلز پہ لگی تھی اس لئے کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔ عیادت کرنے والوں کو تانتا بندھ گیا تھا۔ اس کا کمرہ فروٹز، فلاورز، چاکلیٹز سے بھر چکا تھا، سائڈ ٹیبل پہ کارڈز کا ڈھیر سالگ گیا تھا جس میں "گیٹ ول سون" لکھا تھا

اور یہ ساری چیزیں آسمانی کے لئے اسٹوڈنٹس کی جانب سے تھیں
گویا ساری دنیا اس ملنے چلی آرہی تھی
سوائے ایک کے،

جس کا وہ غیر محسوسانہ طریقے سے انتظار کر رہا تھا،

اور اسے اس کا احساس تک نہیں تھا،

فی الحال تو وہ تیکیوں کے سہارے بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگائے براسا منہ
بنائے نعمان کو سنے جا رہا تھا

جو اسے معمول کے مانند رپورٹ دے رہا تھا۔

اور ساتھ ہی اس کے لئے فروٹ کاٹ رہا تھا۔

اپنی رپورٹ ختم ہونے پر نعمان نے اسے دیکھا جو سیل فون پہ نظریں
گاڑے سخت بے زاریت سا نظر آ رہا تھا۔

آج آپ کو تین دن ہو گئے ہیں ہاسپٹل میں۔۔۔ آپ پہلے دن سے ہی"
اسی طرح بورشکل بنائے ہوئے ہیں جیسے کسی کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔ کیا
"واقعی آپ کسی کا ویٹ کر رہے ہیں؟

"ہاں بالکل میرا ویٹ کر رہا ہے۔ میرا دوست۔۔۔ ہیں نا ڈیر فرینڈ"

نعمان کے سوال کرنے پہ کمرے میں ڈیوڈلیوں پہ مسکراہٹ سجائے داخل
ہوتا ہوا بولا۔

اس کی آواز پہ بشار تقی نے سرد نظروں سے سیل فون پہ سے نظریں ہٹاتے ہوئے دیکھا۔

آخر کار وہ شخص بھی اس سے ملنے آگیا تھا جس کی شکل وہ قطعی دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا

تمہارے چہرے کی یہ ساری بے زریّت دور ہو جائے گی ڈیر فرینڈ اگر تم "

"یہ جان جاؤ کہ میں ابھی ابھی کہاں سے آرہا ہوں

"جہنم سے تو تم نہیں آرہے ہو گے کیونکہ وہاں تو تم جاؤ گے "

ڈیوڈ کی بات سن کر وہ تلخ لہجہ میں بولا

جس پر ڈیوڈ کھل کر ہنسا تھا، جس پر بشار تقی اور نعمان نے حیرت سے اسے

دیکھا تھا

کیونکہ اس طرح ہنسنا ڈیوڈ کی عادت کبھی نہیں رہی تھی

-----*-----*-----*

"راہی سنیں تو سہی میری بات۔۔"

تحشم کب سے اسے منانے کی کوشش کر رہا تھا

جو اس بات پہ ناراض تھی کہ اس نے دھکادے کر اسے دروازے کے پیچھے

کیوں دھکیلا تھا۔

"کیوں سنو تمہاری بات؟، تم نے میری بات سنی تھی کیا؟"

راہی اس کی جانب مڑ کر غراتی ہوئی بولی

جس پر تحشم سہم کر بے ساختہ کئی قدم پیچھے ہٹا تھا

۔۔۔ کتنی بے رحمی سے تم نے مجھے دھکادے کر دروازہ میرے منہ پہ بند"

"کر دیا تھا، ظالم کہے کے

"میں۔۔۔ بے رحم اور ظالم۔۔۔؟"

تحشم اس الزام پہ بری طرح تڑپ اٹھا

"ارے یہ تو وہی لڑکی ہیں"

راہی مزید حملہ کرتی تبھی قریب کے ٹینٹ سے جبہ کو نکلتے دیکھ اس کی
آنکھیں خوشنما حیرت سے پھیلی
اس کی بات پہ تحشم نے مڑ کر دیکھا
"ہاں یہ میم ہیں"
"میم؟"

وہ میں... میں نے سوچا ہے کہ خرچہ پانی کے لئے کیوں ناجاب کر لوں تو"
"میں نے آسمانی کے اسٹنٹ کا اسٹنٹ بننے کا سوچا

راہی کے سوالیہ انداز پہ وہ گڑ بڑاتا ہوا بولا
"تم بالکل نہیں بنو گے اس لڑکی کے اسٹنٹ؟"

راہی نے سن کر فوراً سے پیشتر قطعی لہجہ میں کہا
جسے سن کر تحشم کے آنکھوں میں خوشنما رنگ بکھر گئے
کیا راہی جیلیس ہو رہی تھی؟

یقیناً یہی بات ہوگی، وہ یہ برداشت نہیں۔ کر پار ہی تھی کہ وہ ایک لڑکی کا اسٹنٹ بنے

"کیوں کیا آپ۔۔۔ جیل۔۔۔"

کیونکہ اس کمال کی لڑکی کا اسٹنٹ تو میں بنو گی۔۔۔ ساتھ ہی میں اس " سے کنفو بھی سیکھ لوں گی۔۔۔ آئیڈیا چھا ہیں، ہیں نا؟۔۔۔ زرا جلدی چلو " میں بھی انٹرویو دے دوں

تحشم جو اشتیاق بھرے لہجہ میں پوچھ رہا تھا اس کی بات کاٹتے ہوئے راہی نہایت جوش و خروش سے کہنے لگی تھی جسے سن کر تحشم کا خوش فہمی سے دکتا چہرہ فوراً ماند پڑا تھا۔
حبہ ابرار کے یہ بتانے پہ کوئی اس سے ملنے آیا ہے ٹینٹ سے باہر نکل آئی تھی۔

"ہیلو مس احسن"

حبہ نے جیسے ہی آفس روم میں قدم رکھا

وہ جو پورے آفس کا جائزہ لے آرہا تھا۔ اسے داخل ہوتا دیکھ اس کی جانب مڑتے ہوئے بولا ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ کو بھی اس کی جانب بڑھایا تھا۔

ویسے وہ جانتا تھا کہ یہاں کی عورتیں یوں ہی مردوں سے ہاتھ نہیں ملایا کرتی تھی

حبہ نے اس کے بڑھے ہوئے داہنے ہاتھ کو دیکھا جس کی کلائی ایک برانڈیڈ وائچ سے مزین تھی۔ اور پھر اسے دیکھا

اس کی عمر تقریباً تیس سے بتیس سال کے درمیان رہی ہوگی جو بلیک ٹراؤزر پہ بلیک اور سفید فارمل سوٹ میں ملبوس تھا، گلے میں سیاہ ٹائی تھی جو آدھی کوٹ کے اندر موجود تھی جو اس کے چھ فٹ ہائٹ اور کسرتی جسم پہ بہت بیچ رہا تھا،

بے حد سفید رنگت، اور گرین آنکھیں، سیاہ بال جیل سے پیچھے کی جانب جمائے ہوئے تھا۔ بلاشبہ وہ ایک فارنر تھا، اور امریکن اسٹائل لئے ہوئے

تھا، مجموعی طور پہ وہ خوش شکل، خوش لباس، اور سرد مہری و بے رحمی لئے
ہوئے شخص تھا،

جو اس وقت مسکراتی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا
"تم تو مجھے جانتے ہو"

وہ اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتی ہوئی بولی
جس پر اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی، وہ اپنا ہاتھ کھینچ گیا
"آپ اتنی دلچسپ ہیں کہ آپ کو جانے بغیر رہا ہی نہیں گیا"
"تم بھی کم دلچسپ نہیں ہو مسٹر جان ڈیویڈ۔۔۔"

اب کی مرتبہ وہ اس کے سبز آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد لہجہ میں بولی
جس پر اس کے چہرے پہ ایک محفوظ کن تاثر اٹھ آیا تھا
"سچ کہوں تو اگر آپ مجھے نہیں پہچانتی تو مجھے بڑی مایوسی ہوتی۔۔۔ ایجنٹ"
"بیوٹی"

تمہارے چہرے کی یہ ساری بے زریت دور ہو جائے گی ڈیر فرینڈ اگر تم "

"یہ جان جاؤ کہ میں ابھی ابھی کہاں سے آرہا ہوں

"جہنم سے تو تم نہیں آرہے ہو گے کیونکہ وہاں تو تم جاؤ گے "

ڈیوڈ کی بات سن کر وہ تلخ لہجہ میں بولا

جس پر ڈیوڈ کھل کر ہنسا تھا،

بشار تقی اور نعمان نے حیرت سے اسے دیکھا

کیونکہ اس طرح ہنسنا ڈیوڈ کی عادت کبھی نہیں رہی تھی

"پہلے یہ بتاؤ کہ یہاں سے دفع کب ہو رہے ہو؟"

"آج رات کی فلائٹ ہے میری"

"بہت خوشی ہوئی یہ جان کر"

اس خوشی منانے کے چکر میں تم یہ مت بھول جانا کہ تم نے کیا کیا ہے؟،"

تمہاری وجہ سے بگ بی نے کروڑوں کا ڈیل گنوا دیا ہے، اور اگر انہیں یہ پتا چل جائے کہ تم نے یہ سب ایک لڑکی کے لئے کیا تو جانتے ہونا کیا ہوگا؟، ویسے تم نے پوری کوشش کی تھی کہ میں اس لڑکی تک نہ پہنچ سکوں۔۔۔ ویڈیو فوٹیج تک ڈیلیٹ کر دیا تھا۔۔۔ یقین نہیں آتا موبی اپنی آرگنائزیشن کی خلاف ورزی بھی کر سکتا ہے صرف ایک لڑکی کے لئے۔۔۔

ڈیوڈ مصنوعی حیرانگی اور افسوسناک لہجہ میں کہہ رہا تھا۔
جسے بشار لب بھیجے سنے گیا

منسٹر کے علاوہ کسی کو زرا سی بھی خراش آئی تو میں کسی کا لحاظ نہیں")
"کرو گا۔۔

کہتے کہتے وہ رکا تھا کیونکہ تبھی ڈیوڈ کی نگاہیں اچانک ہی جیسے حبہ پر گئی تھی۔
"تم ابھی تک یہاں ہو حبیب؟"

ڈیوڈ کے کہنے پر بشار نے بھی مڑ کر اسے دیکھا

"مم۔۔ مجھے معاف کر دیجیے صاحب"

جو بشار کے دیکھتے ہی فوراً خوفزدہ سے انداز میں کہتی ہوئی باہر کی جانب

بھاگی تھی

"یہ کون تھا؟"

اسے دیکھ کر بشار کو نجانے کیوں ایک عجیب سا احساس ہوا تھا،

اس کے دماغ میں جیسے کچھ کھٹکا تھا۔

صرف ایک سر سری سی جھلک دیکھنے کے سبب وہ اسے پہچان نہیں پایا تھا

"ایک لڑکا"

"وہ تو مجھے بھی نظر آ رہا تھا۔۔ خیر"

وہ کہتے ہوئے رکا تھا پھر سر جھٹکتا ڈیوڈ کی جانب متوجہ ہوا

"۔۔۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم میری بات یاد رکھو گے"

بشار کے ٹھنڈے لہجے میں تنبیہ موجود تھی

جس پر ڈیوڈ لاپرواہی سے کاندھا آچکا گیا تھا

اس طرح لاپرواہی مت دیکھاؤ۔۔۔ ہم میں سے کوئی بھی غدار نہیں ہے، " صرف منسٹر کو ٹھکانے لگانے کے لئے تم اتنی بڑی مصیبت مول لو گے میں جانتا نہیں تھا۔۔۔ تم جانتے بھی ہو ہوٹل میں سرکاری انجینئر موجود ہیں جو نا صرف باحفاظت تمام ہوزٹیز کو لے جائے گے بلکہ تم سبھی کو گرفتار کر لے گے

"اچھا ہوا تم نے بتا دیا۔۔۔ جاؤ جس پر بھی زرا سا شک ہو۔۔۔ " بشار کے تنبیہ تلخ لہجہ پہ ڈیوڈ جو اپنے آدمیوں سے تحکم بھرے لہجہ میں کہہ رہا تھا کہ رکاوٹ نہ بشار تقی نے اگلے ہی پل اس کی بات کاٹی نہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی اگر تم میرے پلان پہ عمل کرو تو نا " صرف منسٹر سے جھٹکارا حاصل ہو گا بلکہ تم اپنے سبھی لوگوں کے ساتھ "باحفاظت یہاں سے نکل جاؤ گے "کیسا پلان؟"

تم سبھی یہاں سے ابھی کے ابھی بیسمنٹ میں موجود چور دروازے سے "

"یہاں سے نکل جاؤ باقی کام میں سنبھال لوں گا۔۔۔"

ڈیوڈ کے پوچھنے پہ بشار بولا

"کیا واقعی میں تم پر بھروسہ کر سکتا ہوں؟"

بلکل۔۔۔ اصل کام منسٹر کو راستے سے ہٹانا ہے نا۔۔۔ وہ میں کروں گا اور اگر "

"کچھ گڑبڑ ہوئی تو اس کی ذمہ داری میری

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"

ڈیوڈ نے ہامی بھری تھی

بشار تقی کے مطابق ڈیوڈ اپنے تمام آدمیوں کے ساتھ وہاں سے جا چکا تھا

وہ نہیں جانتا تھا کہ ڈیوڈ نے اپنے سبھی آدمیوں کو بھیج دیا تھا مگر خود رک گیا

تھا۔۔۔ ڈیوڈ کو احساس سا ہو گیا تھا کہ بشار تقی یہ سب بنا کسی وجہ کے توہر

گزر نہیں کر رہا تھا

اور پھر ڈیوڈ کو جلد ہی احساس ہو گیا کہ بشار تقی یہ سب کیوں کر رہا تھا،

کنٹرول روم میں بگ موجود تھا جہاں سے اس نے حبہ احسن اور بشار تقی کی ساری باتیں سنی تھی۔

پھر بڑے سے اسکرین پہ اس لڑکی کو فائٹ کرتے ہوئے دیکھا جسے وہ ایک کمزور سالٹر کا سمجھ رہا تھا بلاشبہ وہ بہترین فائٹر تھی۔

اور اداکارہ بھی جس نے اس جیسے کو کتنی آسانی سے بے وقوف بنا دیا تھا۔ اس فوٹیج کو یو ایس بی میں کاپی کرنے کے بعد وہ وہاں سے نکل گیا تھا اور پھر اس نے اس لڑکی کے متعلق ساری انفارمیشن نکالی اور وہ جتنا اس (لڑکی کو جانتا گیا۔۔۔ اس سے خود کو متاثر ہونے سے وہ نہیں روک پایا تھا

"تو تم۔۔۔ ہوٹل سے گئے نہیں تھے "

ڈیوڈ کی ساری باتیں جان کر بشار تقی کے چہرے کے تاثرات سرد سے ہوئے تھے،

اس نے کتنی کوشش کی تھی تاکہ وہ حبہ احسن تک نہ پہنچ سکے
مگر وہ ناکام رہا تھا

یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ تمہیں اب بھی خود کی نہیں بلکہ اس لڑکی کی فکر
ہیں۔۔۔ تم نے ناصرف بار بار غلطیاں کی بلکہ ایک جاسوس کی مدد بھی
کی۔۔۔ جانتے ہونا آرگنائزیشن تمہارے ساتھ کیا کرے گا؟
"تمہیں اس بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں"

ڈیوڈ کے کہنے پہ وہ تلخی سے بولا
خیر ویسے تمہاری پسند کی تعریف کرنی ہوگی۔۔۔ نہایت ہی اعلیٰ مگر غلط
"انسان کو چنادیکھ کر لگتا نہیں کہ وہ تمہیں چنے گی
"کس کی بات کر رہے ہو تم؟"

ڈیوڈ کے مصنوعی افسوس زدہ سے لہجہ کو سن کر اس نے لب بھینچ کر پوچھا
"اور کس کی حبہ احسن کی، اس کی بارے سب کچھ جانتے تو ہونا؟"

ڈیوڈ نے اسے سوالیہ مگر دلچسپی بھرے نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"آپ اتنی دلچسپ ہیں کہ آپ کو جانے بغیر رہا ہی نہیں گیا"

"تم بھی کم دلچسپ نہیں ہو مسٹر جان ڈیوڈ۔۔۔"

وہ اس کے سبز آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد لہجہ میں بولی تھی

جس پر ڈیوڈ کے چہرے پہ ایک محفوظ کن تاثر اُٹ آیا تھا

"سچ کہوں تو اگر آپ مجھے نہیں پہچانتی تو مجھے مایوسی ہوتی۔۔۔ ایجنٹ بیوٹی"

"فارنر ہو کر اردو میں کافی ماہر ہو تم"

ڈیوڈ کی بات سن کر اس نے لاپرواہی سے کاندھا اچکاتے ہوئے کہا

جیسے اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ ڈیوڈ اس کے بارے میں اور کیا کیا جانتا تھا

"مزید بارہ زبانوں میں بھی ماہر ہوں"

حبہ کی لاپرواہی پہ اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

قریب ہی داہنی جانب موجود ریگ میں رکھے پینٹنگ کی جانب متوجہ ہوتا

ہوا وہ بولا

کمال ڈھٹائی ہیں تم میں۔۔ تمہیں ڈرنا چاہئے تھا میرے سامنے آنے سے

ڈیوڈ جس اطمینان سے پیٹنگ کا ملاحظہ کر رہا تھا وہ حبہ کو بالکل پسند نہیں آرہا تھا، وہ وہ شخص تھا جس نے اس کے ملک میں دہشت گردی پھیلانے کی کوشش کی، منسٹر صاحب کو ٹارگٹ کیا اور اب اس کے سامنے کتنی بے فکری بے خوف ہو کر کھڑا تھا

حبہ نے جیسے ضبط سے مٹھیاں بھینچے بولا
 اتنا قانون تو مجھے بھی آتا ہے مس احسن کے گرفتار کرنے کے لئے ثبوتوں کی ضرورت ہوتی ہیں

گردن موڑتے ہوئے ایک نظر حبہ اور حبہ کی بندھی ہوئی مٹھیوں پہ ڈال کر وہ بدستور پہلے کی سی انداز میں بولا

فکر مت کرو بہت جلد ثبوت میرے پاس ہو گے اور تب تمہیں اور
 "تمہارے گروہ کو مجھ سے کوئی بھی نہیں بچا پائے گا"

"مجھے انتظار رہے گا اس دن کا۔۔۔ شدت سے۔۔۔"

ڈیوڈ نے اب کی مرتبہ اس کی جانب مکمل مڑتے ہوئے سنجیدہ سے لہجہ میں کہا جس پر اس کے کاندھے کے ہلکے سے دھکے کے سبب ریگ میں رکھا پینٹنگ اونڈھے منہ فرش پہ جا گرا تھا

"سوری۔۔"

ناگواری سے ڈیوڈ کی بات پہ سر جھٹکتے ہوئے وہ پینٹنگ کی جانب بڑھنا چاہتی تھی

تاکہ پینٹنگ کو اٹھا کر اس کی جگہ پہ رکھے
ڈیوڈ بھی جیسے یہ بھانپ گیا تھا

اس لئے معذرت کرتے ہوئے اس نے خود ہی جھک کر پینٹنگ اٹھایا
اور پینٹنگ کو دیکھا جو کہ ایک ڈھلتے سورج کا نارنجی اور اس سا منظر تھا
"آج رات کی میری فلائٹ ہیں۔۔۔"

ڈیوڈ پینٹنگ کو ہاتھ میں لئے بدستور پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے بولا تھا

تو تم بھاگنے کے چکر میں ہو۔۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا جان ڈیوڈ کہ تم دنیا " کے کسی بھی کونے میں کیوں نار ہو میں تمہیں گھسیٹ کر لاؤں گی حبه نے تنہ لہجہ میں جیسے اسے وارن کیا

زحمت کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ مجھے بس یاد کر لیجئے گا اس نمبر پہ یہ " غلام آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا

ڈیوڈ حبه کی بات سن کر کہتے ہوئے ایک ہاتھ میں پینٹنگ پکڑے دوسرے ہاتھ سے اپنے جیب سے وزٹنگ کارڈ نکال کر جسے حبه کی جانب بڑھاتا ہوا بولا۔

جس پر ایک نظر ڈال کر حبه نے تھامنے کی بلکل بھی کوشش نہیں کی۔ جس پر ڈیوڈ اس کارڈ کو قریب موجود ریگ کے کارنر پہ رکھ گیا تھا "ٹھیک ہے چلتا ہوں۔۔ پھر ملاقات ہوگی"

ڈیوڈ نے ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد کہتے ہوئے ریگ کی جانب قدم
بڑھایا تاکہ ریگ میں پیٹنگ رکھے مگر ریگ میں موجود ایک دوسری
پیٹنگ کو دیکھ وہ ساکت ہوا تھا
"کیا ہوا؟"

حبہ جو اسے ناپسندیدگی سے دیکھ رہی تھی اسے یوں ساکت ہوتا دیکھ اس
کے جانب بڑھی۔

جہاں اس کے نظروں کے تعاقب میں ریگ میں رکھے دوسری پیٹنگ کو
دیکھ وہ بھی یوں ہی ساکت ہوئی تھی
"بیوٹیفل۔۔۔"

ڈیوڈ کے منہ سے اس پیٹنگ کو دیکھ بے ساختہ ٹرانس کی سی کیفیت میں نکلا
تھا

وہ ایک لڑکی کی پورٹریٹ تھی۔

کینو اس کے آدھے حصے میں بیسی سا جوڑا ڈالے گندمی سی رنگت کی لڑکی جس کے چہرے اور گردن کے اطراف جوڑے میں سے سیاہ بال نکل کر گر رہے تھے

اس کے چہرے، گردن، جوڑے کا وہ صرف ایک سائیڈ کا حصہ تھا جو سامنے کسی چیز کو دیکھ رہی تھی،

اور بقیہ آدھے کینو اس میں جیسے اس لڑکی نے گردن موڑے پینٹنگ بنانے والے کو دیکھا تھا،

جس میں صاف واضح طور پہ نظر آتی وہ بڑی بڑی بادامی رنگ کی آنکھیں تھیں۔۔

وہ بادامی رنگ لئے آنکھوں میں حیرانگی اور بے یقینی کے تاثرات صاف پڑھ جاسکتے تھے

اس پینٹنگ کو دیکھ حہ کو جیسے بہت کچھ یاد آیا تھا

"یہ لڑکی کون ہے؟"

وہ بشار کے ٹینٹ میں داخل ہو رہی تھی کہ فولڈنگ ٹیبل پہ رکھے پینٹنگ کو دیکھ وہ رکی تھی

"بہت خوبصورت ہے"

سرخ اسٹالر کے ہالے میں مقید وہ سرخ و سفید ملائی جیسی رنگت کی لڑکی تھی

حبہ کی آخری بات سن کر اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا جو پینٹنگ کے پاس کھڑی پینٹنگ کو دیکھ رہی تھی، سیاہ لباس میں ملبوس، بیسی جوڑے میں قید بالوں میں سے کچھ سرکش لٹیں اس کے چہرے اور گردن کے گرد گر رہے تھے، اس کے گندمی چہرے پہ جیسے کسی ماضی میں گزرے پس منظر کے سبب ایک عجیب سی یاسیت، ادا سی دکھ بھرا تاثر ابھرا آیا تھا، اب تک کہ عرصے میں پہلی مرتبہ وہ خود بھی اسے ایک مکمل ماڈل لگی تھی۔

"آپ بھی تو خوبصورت ہے"

اس نے بے ساختہ کہا تھا

اس کے کہنے پر حبه جو کھوئی سی تھی بری طرح چونکی،

حیرانگی سی سراٹھا کر حبه نے اسے دیکھا تھا۔

(ان بادامی آنکھوں میں حیرانگی سے زیادہ بے یقینی کے تاثرات تھے

"بلاشبہ بشار تفتی نے اپنا دل نہایت غلط جگہ لگایا"

ایک لمبی سی آہ فضا کے سپرد کر کے جیسے خود کو کمپوز کرنے کے بعد ڈیوڈ نے

حبه کو دیکھ کر کہا تھا۔ اور آفس سے نکل گیا

حبه ڈیوڈ کے جانے کا نوٹس لئے بغیر بدستور پینٹنگ کو دیکھے جارہی تھی، اس

نے اس پینٹنگ اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا،

چونکہ اس کے اوپر دوسری پینٹنگ رکھی تھی

تو گویا یہ چھپ سا گیا تھا اس کے پیچھے

"وہ بشار تقی نہیں ہیں۔۔۔ وہ آسمانی ہیں۔۔۔"

ڈیوڈ کے جانے کے کافی دیر بعد حبہ کے لب نہایت دھیرے سے ہلے تھے

-----*-----

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس سے ملنے جانے کی؟"

بشار تقی جیسے غریبا تھا

"بھلا اتنی کمال کی لڑکی سے کون ملنا نہیں چاہئے گا"

ڈیوڈ کی بات سن کر جیسے بشار تقی کے جسم میں انگارے سے دھکنے لگے تھے۔

عجیب سا احساس تھا۔ جو یہ چاہ رہا تھا کہ سامنے کھڑے ڈیوڈ کے وجود کے پرچے اڑادے۔

"حبہ احس۔۔۔"

اگر مزید ایک جملہ بھی تم نے اس کے متعلق کہایا تمہاری زبان سے اس کا "نام سنا تمہاری زبان کاٹ ڈالوں گا۔"

ڈیوڈ آگے مزید کچھ کہتا بشار تقی اپنے زخمی باز و کا پرواہ کئے بغیر اٹھ کر اس تک جاتا نہایت ٹھنڈے لہجہ میں بولا تھا۔

اس کے لہجہ میں محسوس کی جانے والی استحقاق کا احساس تھا۔ اس کی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ اور سرد ہو چکی تھیں۔

"سر آپ کا بازو زخمی۔۔۔"

نعمان جو بشار تقی کو روکنے کے خیال سے اس کے پیچھے تھا بشار کی آواز اور آنکھیں دیکھ وہ جیسے خوف سے ساکت ہوا تھا۔

کیونکہ یہ انداز تو موبی کے ہوتے تھے۔

"تو میں صحیح تھا"

بشار کو بغور دیکھتے ڈیوڈ نے جیسے سپاٹ لہجہ میں کہا

مجھے فرق نہیں پڑھتا کہ تم کیا سمجھتے ہو، یا کیا کرو گے بس میری باتیں یاد"

"ارکھنا

"ٹھیک ہے"

ڈیوڈ نے اسے گہری نظروں سے دیکھ کر کہتے ہوئے سر تفہیمی انداز میں ہلایا

اور پھر اگلے ہی پل باہر کی جانب چل دیا تھا

"اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟"

بشار کو دقت سے شرٹ کی بٹن کھولتا دیکھ نعمة نے پوچھا تھا اور ساتھ ہی

آگے بڑھ کر اس کی مدد کرنے لگا

"مجھے ہاسپٹل سے جانا ہے"

"مگر سراسر ابھی تو آپ کے زخم۔۔۔"

نعمان احتجاج کرنا چاہتا تھا

مگر جیسے ہی اس کی نگاہیں بشار کے سرد آنکھوں سے ٹکرائی اس کی آواز

حلق میں دم توڑ گئی تھی

-----*-----*-----*

مجھے جان ڈیوڈ کے بارے میں معلوم کر کے بتاؤ کہ اس کی فلائٹ کہاں " کے لئے ہیں؟

حبہ اس وقت میدان کے درمیان کھڑی تحشم سے کہہ رہی تھی۔

"او کے میم۔۔"

تحشم نے نہایت جوش سے کہا تھا

ان دونوں کو بات کرتا دیکھ کچھ فاصلے پہ موجود راہی اور دیگر کچھ لڑکیا جواب

راہی کی بیسٹ فرینڈ بن چکی تھی۔

چپکے سے ان دونوں کو دیکھ رہیں تھیں۔

"وہ آخر کیا بات کر رہے ہو گے؟"

کہکشاں نے آنکھیں چھوٹی کئے انہیں گھورتے ہوئے بڑبڑایا تھا

"وہ حبہ کا اسیسیٹنٹ بننا چاہتا ہے"

راہی نے جواب دیا

"مگر کیوں؟"

لڑکیوں نے حیرت سے راہی کو دیکھ پوچھا

"کیا مطلب کیوں؟۔۔۔ وہ یقیناً کچھ پیسے کمانا چاہتا ہوگا"

راہی تم بہت بھولی ہو۔۔۔ بات یہ نہیں ہیں۔۔۔ تم دیکھو تو ذرا ان کی جانب

"تحشم بھائی کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے وہ حبہ میم پہ لٹو ہے

ان میں سے امرین نام کی لڑکی نے جیسے پورے یقین سے کہا تھا

"کیا واقعی میں ایسی بات ہے؟"

راہی جو لا پرواہی سے دیکھ رہی تھی اب کی مرتبہ اس کی ساری لا پرواہی

جیسے غائب ہوئی تھی

"اور نہیں تو کیا"

باقی سب لڑکیوں نے بھی ایک ساتھ اتفاق ظاہر کیا تھا

"ارے دیکھو آسمانی سر"

کسی کے کہنے پر اگلے ہی پل وہ سبھی انٹرنس ڈور کی جانب متوجہ ہوئے جہاں سے بشار تقی کو آتا دیکھ وہ سبھی جیسے اس کی جانب دوڑے تھے

ان میں رہنما فردوس بھی شامل تھی

جسے تحشم نے صاف دیکھا تھا جو حبه سے بات کر کے ابھی پلٹا ہی تھا

"میم آپ کو میری مدد کرنی ہوگی"

اگلے ہی پل وہ سخت بھنایا ہوا حبه کے پاس گیا تھا

"کیسی مدد؟"

"بس آپ وعدہ کرے کہ آپ میری مدد کریں گیں"

حبه کے پوچھنے پر وہ ضدی لہجہ میں بولا

"پتہ تو چلے مدد کس قسم کی کرنی ہوگی؟"

حبه نے آنکھیں سکیر کر جلے بھنے سے نظر آتے تحشم کو بغور دیکھتے ہوئے

پوچھا

اور ادھر بشار تفتی جو بے زاریت سے لڑکیوں کے درمیان گھرے ان کے سوالات کے جوابات دے رہا جس کی آنکھیں مسلسل ارد گرد اطراف میں جیسے کسی کو ڈھونڈ رہی تھی

اسے آخر کار وہ نظر آ ہی گئی تھی

جسے اس کی نظریں ڈھونڈ رہی تھی

وہ کسی ہینڈ سم سے ناراض سے نظر آتے لڑکے کے ساتھ مسکرا کر بات کر رہی تھی۔

اگلے ہی پل وہ پیشانی پہ ناپسندیدگی کی بل سجائے لڑکیوں سے ایسکیوز کرتا اس جانب بڑھا تھا

دیکھئے آپ کو اس معاملے میں میری مدد کرنی ہوگی۔۔۔ ورنہ میری نیا"

"کبھی کنارے پہ نہیں لگی گی اور۔۔۔

"Hiba"

تحشم اپنا دکھڑا رورہا تھا جسے حبہ لبوں میں مسکراہٹ دبائے سن رہی تھی کہ
ایک تیسری آواز پہ وہ دنوں متوجہ ہوئے
جہاں بشار کو دیکھ حبہ ساکت ہوئی تھی
وہی تحشم کے چہرے پہ تیوریوں کی لاتعداد بل پڑے تھے

دیکھنا اب دنوں ہینڈ سم لڑکوں کے درمیان حبہ میم کو لے کر گھمسان"
"کی جنگ ہوگی

کہکشاں نے لڑکیوں سے کہا تھا۔
دور موجود لڑکیاں جن کا منہ بشار تقی کو بھی حبہ کی جانب جاتا دیکھ لٹک گیا
(تھا۔ ان پہ نظریں رکھی ہوئیں تھیں۔

آخر کار تم کس قسم کے احسان فراموش قبیلے سے تعلق رکھتی ہو"
ہاں؟۔۔۔ ایک تو تم نے اس شخص کو مارنے کی کوشش کی جو تمہیں بچا رہا

تھا اور دوسرا جس نے تمہیں مرنے سے بچانے کے لئے خود موت کو گلے لگالیا تم اس سے ملنے گئی ہاسپٹل میں اور نا ہی تم نے اس شخص کا شکریہ ادا کیا

وہ اس کی جانب بڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا اور کچھ قدموں کی دوری پہ رک گیا اس لئے میں نے اس شخص کو پہلے ہی وارن کر دیا تھا کہ وہ اس قسم کی بے "وقوفی ناکریں کیونکہ اس میں اسے ہی نقصان ہوگا

حبہ سپاٹ سے لہجہ میں کہتی وہاں سے جانے کے لیے پلٹ گئی تھی

"Her name is not Hiba"

بشار تقی بھی حبہ کے پیچھے جانا چاہتا تھا کہ تحشم راستہ روکتے ہوئے اسے کینہ توڑ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ جسے اب تک بشار تقی تحمل سے نظر انداز کئے ہوئے تھا

"Her name is Huba"

"کیا اس نے تمہیں اپنا صحیح نام لوگوں کو بتانے کے لئے رکھا؟"

بشار نے دور جاتی حبہ کی پشت کو دیکھنے کے بعد ناگواری سے تحشم کو دیکھ کہا
 "ہٹوراستے سے"

اور پھر اگلے ہی پل بشار اسے سامنے سے ہٹاتے ہوئے حبہ کی جانب بڑھا
 تمہیں تو وہ سبق سیکھاؤں گا۔۔ مافیا کے بچے کے بچوں کو تو یاد"
 رہے گا۔۔ یہ الو کا پٹھانجانے کس جانب سے ہینڈ سم لگتا ہے جو راہی کو
 "ہینڈ سم لگتا ہے"

تحشم دانت پیستے ہوئے دور حبہ کے تعاقب میں جاتے بشار تفتی کی جانب
 گھونسنہ اور لات دیکھاتے ہوئے بولا تھا

"دیکھا شروع ہو گئی نا جنگ"

کہکشاں نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے لڑکیوں کو دیکھ کہا تھا
 جن میں موجود راہی تحشم کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

جیسے وہ کہہ رہی ہو تمہاری اتنی ہمت کے تم کسی دوسری لڑکی کے لئے
(جنگ کرو

"حبہ میری بات سنو"

پیچھے سے آتی بشار کی آواز پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی رکی تھی۔
تمہیں دیکھ کر بالکل بھی خوشی نہیں ہوئی بشار تقی۔۔۔ کیونکہ میں نے تم"
"جیسے ملک کے غدار کو جانے دیا تھا

بشار کی جانب مڑتے ہوئے وہ خشک و سپاٹ لہجہ میں بولی
"تو پھر تم خوش کیسے ہو گی؟"

بشار تقی نے نجانے کیوں جواب جانتے ہوئے بھی پوچھا
"مجھے بتاؤ منسٹر کے پیچھے کون ہے؟"

حبہ کے سوال پہ وہ عجیب سے انداز میں مسکراتے ہوئے سر جھکایا تھا

کیا واقعی منسٹر تمہارے ڈیڈ ہیں؟۔۔ جب ڈیوڈ نے بتایا تو مجھے تو اس کی

"بات کا یقین نہیں آیا تھا

"نہیں۔۔۔ وہ میری ڈیڈ نہیں ہے"

(وہ میرے ڈیڈ ہے)

"سمجھ گیا"

سراٹھا کر حبه کو دیکھتے ہوئے اس نے سر ہلایا تھا

"میں ایک مرتبہ پھر پوچھ رہی ہوں، بتاؤ منسٹر کے پیچھے کون ہے؟"

مجھے نہیں پتا ہمیں اوڈر اوپر سے آتے ہیں اور وجہ تسمیہ بتایا نہیں جاتا اور نا

"ہی یہ کہ اوڈر دینے والا کون ہے؟

حبه کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وہ اطراف پہ نظریں دوڑاتے ہوئے

بولا۔

دور لڑکوں کے ٹینٹ کے سامنے لڑکے اسے کرکٹ کھیلتے نظر آئے تھے۔

"تمہارے گروہ کا ہیڈ کون ہے؟"

حبہ نے گہری نظروں سے بشار کو دیکھتے ہوئے اگلا سوال پوچھا
کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا تمہیں جان کر کیونکہ اگر تم جان بھی گئی تو"
"کبھی گرد کو بھی پنا سکوں گی ہیڈ کے
"چلو ایک ڈیل کرتے ہیں"

حبہ کی اگلی بات پہ وہ بے ساختہ چونکا تھا
"کیسی ڈیل؟"

اس نے عہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا
"تم مجھے اپنی گروہ کی انفارمیشن دو اور میں تمہیں صد فی یوسف دو گی"
حبہ کی بات سن کر جیسے بشار تقی کی دھڑکنیں بے ساختہ رکی تھیں۔

"تمہارے گروہ کا ہیڈ کون ہے؟"

حبہ نے گہری نظروں سے بشار کو دیکھتے ہوئے اگلا سوال پوچھا

کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا تمہیں جان کر کیونکہ اگر تم جان بھی گئی تو"

"کبھی گرد کو بھی پنا سکوں گی ہیڈ کے

"چلو ایک ڈیل کرتے ہیں"

حبہ کی اگلی بات پہ وہ بے ساختہ چونکا تھا

"کیسی ڈیل؟"

حبہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"تم مجھے اپنی گروہ کی انفارمیشن دو اور میں تمہیں صد فی یوسف دو گی"

حبہ کی بات سن کر جیسے بشارتقی کی دھڑکنیں بے ساختہ رکی تھی۔

کتنی کمال کی بات تھی وہ پچھلے کچھ دنوں سے صد فی یوسف کو مکمل بھولے

ہوئے تھا، مگر اب جب حبہ نے صد فی کا نام لیا اس کی دھڑکنیں منتشر ہوئی

تھی

"صد فی یوسف؟۔۔۔ کیا وہ امن میں ہے؟"

تمہیں صد فی یوسف سے ملنا ہے یا نہیں یہ مجھے بتا دینا، یہ آفر صرف دو"

"گھنٹے کے لئے ہیں

حبہ اس کے جذباتی ہیجان سے پر چہرہ کو دیکھ کر کہتی وہاں سے چلے گئی تھی۔

"نعمان صد فی یوسف۔۔۔۔"

وہ سیل فون کان سے لگائے کہتے کہتے رکا تھا

"کیا ہوا صد فی یوسف کو؟"

"لوکیشن کیا ہے؟"

"سوزی لینڈ کے بعد کی لوکیشن گم ہو گئی ہیں"

وہ شاید امن میں ہیں۔۔۔ مجھے چیک کر کے جلد از جلد بتاؤ۔۔۔ ایک گھنٹے"

"کے اندر

"اوکے سر"

-----*-----*

"میم ڈیوڈ کی فلائٹ آسٹریلیا کی تھی، وہ آسٹریلیا نیشنلٹی ہولڈر ہیں"

تحتم سیل فون پہ بات کرتا ہوا اپنے ٹینٹ کی جانب بڑھ رہا تھا

مگر وہ آسٹریلیا لگتا نہیں ہیں خیر ٹھیک ہیں، کیا تم اس کا رہائشی ایریا"

"معلوم کر سکتے ہو؟"

"میں کوشش کرتا ہوں"



حبہ کے پوچھنے پر اس نے کہا

"ہوں۔۔ ٹھیک ہے"

"۔۔ تو پھر آپ میری مدد کریں گیں نا۔۔۔ ہیلو۔۔ ہیلو۔۔ فون کاٹ دیا"

اس سے پہلے کے حبہ ہمیشہ کی طرح بات ختم ہونے پہ اس کی بکواس مزید

سنے بغیر سیل فون رکھتی وہ گڑ گڑایا تھا مگر حبہ سیل فون رکھ چکی تھی

"مجھے تو کوئی بھاؤ ہی نہیں دیتا"

وہ سیل فون کی سکرین کو دیکھتے ہوئے برا سامنہ بنا کر بڑ بڑایا تھا

اور ٹینٹ میں داخل ہوا تھا
 "کس کی بات کر رہے ہو تم؟"
 تیکھی آواز پہ تحشم کے ہاتھ سے سیل فون گرتے گرتے بچا
 اس نے ڈرتے ڈرتے سراٹھا کر دیکھا
 جہاں رہنما فردوس کو تیکھے تیوروں کے ساتھ کمر پہ ہاتھ رکھے دیکھ تحشم
 کے ہاتھ کے طوطے اڑے تھے



-----*-----*

وہ اپنے ٹینٹ میں موجود تھا اور بے قراری سے نعمان کے کال کا انتظار کر رہا
 تھا، جسے صد فی کے متعلق آڈر دئے اسے ایک گھنٹہ سے اوپر ہو چکا تھا،
 وہ ٹینٹ میں لیف رائٹ کر رہا تھا
 جب بیڈ پہ دھرا فون بج اٹھا

جس پر بشار نے جھپٹ کر سیل فون اٹھایا تھا

"ہاں کچھ پتا چلا؟"

"سر۔۔۔ بات یہ ہے کہ۔۔۔"

اس کے لہجہ کی بے قراری دوسرے جانب موجود نعمان تک بخوبی پہنچی تھی

اس لئے نعمان ہچکچاتا ہوا جیسے کہتے کہتے رکا تھا

"جو بھی ہے فوراً کہو"

صد فی یوسف کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا، بے شک وہ ایک مہنیہ پہلے

ہی امن میں آچکی ہیں مگر وہ اصغر شہر میں نہیں۔۔۔ اور نا ہی ان کے متعلق

"کوئی دوسری انفارمیشن ہے

نعمان کی بات ختم ہونے پہ وہ بغیر کچھ کہے خود ہی سیل فون آف کرتا،

سیل فون کو جیسے بیڈ پہ پٹخا تھا۔

اس کے اندر جیسے مایوسی سی دوڑ گئی تھی۔

"مجھے وہ چاہئے۔۔۔"

وہ دھیرے سے جیسے اپنے اندر بڑبڑایا تھا۔

اور پھر یہ بڑبڑاہٹ ایک شدت پسند چاہت بن کر اس کے پورے وجود میں دوڑنے لگا تھا۔

"مجھے صد فی یوسف ہر حال میں چاہئے"

جب تک وہ جانتا تھا کہ وہ ملک میں نہیں تھی تو وہ جیسے غیر محسوس طریقے سے اس کے ملک میں آنے کا انتظار کر رہا تھا

مگر اب جبکہ وہ جان چکا تھا۔۔۔ کہ صد فی یوسف امن میں ہے تو۔۔۔

ایک مرتبہ پھر اس کے اندر صد فی کو حاصل کرنے کی طلب شدت اختیار کر گئی تھی۔ کہ ہر کوئی اس شدت کے مقابل پس منظر چلے گیا تھا۔

وہ شدت ہی تھی جس کے سبب وہ اگلے ہی پل حبہ کے سامنے تھا

"مجھے ڈیل منظور ہیں"

"پانچ منٹ بعد آتے تو یہ ڈیل کینسل ہو جاتی"

حبہ نے اپنی ڈیجیٹل واچ میں دیکھتے ہوئے اس سے لاپرواہی سے کہا تھا

ٹھیک ہے پھر اب سے ٹھیک تین گھنٹے بعد شام پانچ بجے مجھے ایئر پورٹ پر "
"ملو۔۔۔ اور ہاں انفارمیشن ساتھ لیتے آنا

-----*-----*

"سر کیا آپ واقعی انفارمیشن حبہ احسن کے حوالے کرے گے؟"
نعمان نے پریشان نظروں سے اسے وائٹ کلر کی یو ایس بی تھماتے ہوئے
کہا جس میں گروہ کے متعلق سب کچھ تھا
وہ دونوں اس وقت ایئر پورٹ کے سامنے کھڑے تھے۔
"کیا تمہیں ایسا لگتا ہے؟"

بشار خشک سی مسکراہٹ کے ساتھ نعمان کی دی ہوئی یو ایس بی تھامتا، اپنے
دوسرے ہاتھ سے ٹراوڑر کی پاکٹ سے ایک اور نعمان کی یو ایس بی کے
مانند یو ایس بی نکالتا بولا

اب اس کے دونوں ہاتھ میں سفید رنگ کی ایک جیسی یو ایس بی نظر آرہی تھی مگر ان میں ہلکا سا فرق تھا،

ایک یو ایس بی میں وائٹ کے ساتھ گرے رنگ کا شیڈ تھا جو نعمان نے دیا تھا

اور دوسرے یو ایس بی میں وائٹ کے ساتھ اسکائے بلیو رنگ کا شیڈ تھا۔

"میں حبہ احسن کو یہ والی یو ایس بی دوں گا"

وہ وائٹ اور بلیو شیڈ والی یو ایس بی نعمان کو دیکھاتے ہوئے بولا

"یعنی آپ حبہ احسن کو دھوکہ دے گے؟"

بلکل۔۔ یوں بھی ہمارے درمیان صرف جھوٹ اور دھوکے کا رشتہ

"ہیں

وہ سپاٹ سے لہجہ میں کہتا دونوں ہو ایس بی کو الگ الگ پاکٹ میں رکھتا بولا

"مجھے لگا تھا کہ شاید آپ صد فی یوسف کو بھولنے لگے ہیں"

"سائنس لینا بھول سکتا ہوں مگر صد فی یوسف کو کبھی نہیں بھول سکتا"

بشار نے نعمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا
 اور پھر اس جانب بڑھ گیا جدھر اسے حبہ نظر آئی تھی
 بڑے دنوں بعد نعمان کو بشار تقی کے آنکھوں میں پہلے کے مانند جنون اور
 پاگل پن نظر آیا تھا،

نعمان نہیں جانتا تھا کہ اس مرتبہ بشار تقی صد فی یوسف کے لئے کتنی
 حدوں کو توڑنے والا تھا۔۔۔

جبکہ اب اس کی زندگی میں دوسری لڑکی بھی تھی۔

نعمان نے بشار کے ساتھ چلتی حبہ احسن کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا
 "ہم کہا جا رہے ہیں؟"

پلین کی جانب بڑھتے ہوئے بشار تقی نے حبہ احسن سے پوچھا تھا
 "احمد آباد۔۔ فکر مت کرو دو گھنٹوں میں پہنچ جائے گے"

حبہ نے بے تاثر لہجہ میں جواب دیا
 "تم مجھے دھوکہ تو نہیں دو گی؟"

پلین کے اندر سیٹ پہ بیٹھنے کے بعد بشار نے اس سے پوچھا تھا
 جو اپنا سیٹ بیلٹ باندھ رہی تھی۔ ساتھ ہی بشار نے گھور کر اس شخص کو
 دیکھا جو حبه کے داہنے جانب ونڈو کے پاس بیٹھا تھا۔ حبه بیچ میں تھی اور
 بائیں جانب وہ تھا، ونڈو کے پاس والا ادھیڑ عمر کا شخص تھا جو نہایت دلچسپی
 سے حبه کو گھورے جا رہا تھا۔

مگر جیسے ہی اس کی نگاہ بشار پہ پڑی۔۔۔ بشار کے سر دنگا ہوں سے گھبراتا ہوا
 وہ فوراً اپنا رخ ونڈو کی جانب کر گیا تھا
 "اس مرتبہ نہیں"

حبه اپنا سیٹ بیلٹ باندھنے کے بعد اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی
 جس پر وہ اس کی بادامی آنکھوں کو دیکھتا رہا تھا۔

جسے وہ اگلے ہی پل اس سے ہٹا گئی تھی
 اور اپنے بازوؤں کو سینے پہ باندھتے ہوئے سر کو سیٹ کے بیک سے ٹکا کر
 آنکھیں موند گئی تھی۔

وہ اسے تھکی تھکی سی لگی تھی۔

اگلے ہی پل وہ سر جھٹکتے ہوئے حبه کی جانب سے دھیان ہٹا گیا

اور سامنے نظر آتے میگزین کو بے زایت سے اٹھا گیا تھا۔

مگر نہایت جلد ہی وہ میگزین سے اکتا گیا تھا،

دوبارہ میگزین کو واپس اپنی جگہ پہ رکھتے ہوئے اس نے طائرانہ نظروں

سے ارد گرد کا جائزہ لیا اور نظریں حبه پہ جا کر رکی جو شاید نہیں یقیناً سوچکی

تھی۔

اس کی گردن لڑھک کر دائیں جانب اس ادھیڑ عمر شخص کی جانب سرک

گیا تھا، اور قریب تھا کہ اس کا گردن مزید سرکتا اور ادھیڑ عمر آدمی کے

کاندھے سے جا ٹکتا،

بشار نے دھیرے سے حبه کا سر تھامتے ہوئے اس کا سر دھیرے سے اپنی

جانب کیا تھا اور پھر اس کا سر اپنے کاندھے پہ رکھ گیا۔

ایک لمحہ کے لئے اس کی دل کی رفتار بے ترتیب ہوئی تھی۔

جسے نظر انداز کرنے کے لئے اس نے اس ادھیڑ عمر شخص کو گھور کر دیکھا جو مایوسی سے حبه کے سر کو اس کے کاندھے سے ٹکا دیکھ رہا تھا۔
بشار کو ایک مرتبہ پھر سرد نظروں سے گھورتا دیکھ وہ ڈر کر اپنا رخ موڑ گیا تھا۔

"کیا ہم پہنچ گئے؟"

پلین جب لینڈ ہوا، ٹھیک اس وقت حبه نے بشار کے کاندھے سے سر اٹھاتے ہوئے پوچھا تھا

جس کی جانب دیکھنے کی بشار نے قطعی کوشش نہیں کی تھی۔ اور ایک لمبی سانس خارج کرتا وہ سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا، جیسے ان تمام وقت میں اس نے اپنی سانسوں کو روک رکھا ہو،

"کیا تمہیں یقین ہے صد فی یوسف یہاں رہتی ہیں؟"

وہ ایک بڑا سا خوبصورت بنگلہ تھا جو سبزے سے ڈھکا تھا،

وہ ایک ملازمہ کے ساتھ بنگلہ کے اندر داخل ہو رہے تھے،

جب بشار نے دھڑکتے دل کے ساتھ بے یقینی سے حبه سے پوچھا
 "آپ لوگ تشریف رکھئے۔۔ میم آئیں ہی ہو گئیں"
 ملازمہ انہیں نہایت خوبصورتی سے ڈیکویٹ کئے ہال میں لے آکر محملی
 صوفے کی جانب اشارہ کرتی ہوئی بولی تھی
 اور وہاں سے چلے گئی۔

"آخر تم اتنے بے یقین کیوں ہو بشار تقی؟"
 حبه نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا
 کیونکہ میں نے کئی مرتبہ یہ دیکھا کہ میں صدفی یوسف سے مل رہا ہوں"
 "مگر وہ ملاقات ہمیشہ صرف ایک خواب بن کر رہ جاتا تھا
 وہ ہمیشہ بشار تقی کے پاگل پن جو صدفی یوسف کے لئے تھا اس کے متعلق
 سنتے آئی تھی یا پھر اس نے اسے بشار تقی کے کیس ہسٹری میں پڑھا تھا،
 جو اسے سائیکاٹرسٹ سے ملا تھا۔

مگر اب پہلی مرتبہ وہ اس پاگل پن اور دیوانگی کا مظاہرہ دیکھ رہی تھی۔

وہ حبہ کے سامنے کھڑا تھا قطعی غیر آرام دہ سا ایک ساتھ کئی جذبات اپنے اندر لئے، امید۔۔ خوف۔۔ تڑپ۔۔۔ اور عشق۔ جو خود کئی جذبات امتزاج تھا۔

بلیوٹراؤزرا اور وائٹ بٹوں والے شرٹ پہ بلیو کلر کا کوٹ بھی تھا جسے اس نے اپنے دانے ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔

وہ بے حد سرخ و سفید رنگت کا مالک تھا، اور ساتھ ہی اس کے چہرے کے نقوش نہایت شارپ تھے، جو اسے مغرور اور نہایت وجیہ بناتے تھے۔ اس کی وجاہت سیاہ ہلکی ہلکی بیرڈ کی وجہ سے مزید بڑھ گئی تھی اس کے سیاہ بال جدید ہیر اسٹائل لئے ہوئے اور نفاست سے جمے تھے۔ جو اس پہ بے حد سوٹ کر رہا تھا،

حبہ گویا پہلی مرتبہ اس کا مکمل جائزہ لے رہی تھی۔ مکمل طور پہ وہ بے حد ہینڈ سم، اسٹائلش سا مجرم تھا، مگر اتنا ہی اپنی ذات سے لاپرواہ بھی تھا۔

حبہ نے اب تک اسے اپنی ذات سے لاپرواہ ہی دیکھا تھا۔
 یہ میں ہی نہیں ہر کوئی جانتا ہے کہ تم اپنی پینٹنگ والی لڑکی سے کتنی محبت "
 "کرتے ہو۔۔۔"

حبہ اپنا جائزہ ختم کر کے صوفے سے کھڑی ہوتی ہوئی بولی
 "مگر کیا تم جانتے ہو اصل میں محبت کیا ہوتی ہیں؟"

وہ اس کے مقابل کھڑے ہوئے پوچھ رہی تھی،
 ان کے درمیان صرف دو قدموں جتنا فاصلہ تھا۔

حبہ کے سوال پہ بشار کی کر سٹل آنکھیں سوالیہ انداز میں اس کی بادامی
 آنکھوں سے ٹکرائی تھی جو ہمیشہ کی طرح بے تاثر اور سپاٹ سے تھے،
 اور حبہ نے پہلی مرتبہ محسوس کیا کہ اس مجرم کی آنکھیں بھی نہایت
 خوبصورت تھی۔

محبت، اور قربانی ایک ہی سکے کے پہلو ہیں، اور جہاں محبت کے ساتھ "
 خلوص اور خوشی جڑی ناہو وہ محبت کے سوا سب کچھ ہیں۔۔۔ خوشی اور

خلوص اس طرح جڑی ہیں کہ۔۔۔ ہم پورے خلوص اور دیانت داری سے دیکھے کہ جن سے ہم محبت کرتے ہیں وہ کس طرح خوش رہتے ہیں۔۔۔ ہمارے ساتھ یا ہمارے بغیر۔۔۔ اگر وہ ہمارے بغیر زیادہ خوش ہیں تو انہیں چھوڑ دینا چاہئے۔۔۔ کیونکہ محبت کا معنی ہمیشہ پانا نہیں ہے۔۔۔ بلکہ محبوب کی خوشی کے لئے اس کو چھوڑ دینا بھی محبت ہیں۔۔۔ بلکہ یہ تو سچی محبت ہیں جہاں آپ خود کی قربانی دیتے ہیں۔۔۔ اور قربانی تو صرف سچی محبت کرنے والے ہی دیتے ہیں۔۔۔ ہر کسی کے اندر "اتنی ہمت نہیں ہوتی۔۔۔"

"معذرت میں تھوڑی لیٹ ہو گئی"

وہ جو حباب کی بات نہایت مہویت سے سن رہا تھا وہ مہویت اس آواز نے توڑی جسے سننے کے لئے وہ ترس گیا تھا جس کے لئے وہ پہاڑی پہ سے گرنے کے بعد بھی زندہ رہا تھا۔

بے یقینی سے گردن موڑتے ہوئے اس نے اسے دیکھا۔

وائٹ گاؤن پہ وائٹ اسٹالر لئے وہ ان کی جانب مسکراتے ہوئے بڑھ رہی تھی۔

وہ پہلے سے کئی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

وہ سانس روکے صد فی یوسف کو دیکھا گیا تھا جو حبه احسن سے ہاتھ ملاتے ہوئے مسکرا کر کچھ کہہ رہی تھی۔

"تمہیں زندہ دیکھ کر خوشی ہوئی بشار تھی"

جب صد فی اس سے مخاطب ہوئی تو جیسے وہ خواب سے جاگ اٹھا تھا
"تم دونوں کھڑے کیوں ہو بیٹھو"

صد فی نے کہتے ہوئے ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور خود بھی کاوچ پہ جا بیٹھی تھی۔

دراصل مجھے واپس جانا ہے مجھے اس وقت کچھ ضروری کام ہے، معذرت
"چاہوں گی"

حبه نے جیسے صد فی سے معذرت کرتے ہوئے جانے کی اجازت لی۔

"ارے کوئی بات نہیں"

صدفی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا کر کہا
صدفی کی بات سن کر جواباً مسکراہٹ صدفی پہ اچھالتی وہ بشار کی جانب
بڑھی۔

"میں نے اپنا وعدہ پورا کیا اب تمہاری باری"

حبہ بشار کے سامنے جا کر رکتی ہوئی بولی اور ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ اس
کے سامنے پھیلا دیا تھا

بشار جو یک ٹک صدفی یوسف کو دیکھے جا رہا تھا

حبہ کے مطالبے پہ صدفی سے نظریں ہٹاتے ہوئے اسے دیکھا

اور پھر اپنے پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر وائٹ اور اسکاٹے بلیورنگ کی یو ایس بی
نکال کر حبہ کے بڑھے ہوئے ہاتھ پہ رکھ دیا۔

صدفی نے سامنے جھک کر پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگاتے ہوئے دلچسپی
سے انہیں دیکھا

"کہاں جا رہی ہو؟"

حبہ جو یو ایس بی کو مٹھی میں بند کرتے ہوئے مٹھی کو اپنے ٹراؤزر کے پاکٹ میں ڈال کر آگے بڑھی تھی کہ بشار نے بے ساختہ اس سے پوچھا تھا
میں نے یہاں ایک ہوٹل میں تمہارے لئے بھی ایک کمرہ بک کیا ہے،"
"ایڈریس ٹیکسٹ کر دو گی

حبہ نے گردن موڑ کر ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور پھر آگے بڑھ گئی تھی۔

"بشار وہ جا چکی ہیں"

بشار کو کئی لمحے دروازے کی جانب دیکھتا دیکھ کر صد فی نے ٹوکا
جس پہ وہ چونکتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوا۔

وہ میں۔۔ تھوڑا فکر مند ہو رہا تھا۔ اس کے لئے کیوں کہ وہ بھی اس شہر
"کے لئے اجنبی ہیں

بشار کو سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ وضاحت دیتے دیکھ صد فی مسکرائی تھی۔

ویسے کون تھی وہ لڑکی؟۔۔۔ اس سے پہلے کبھی تمہیں اس طرح کسی "لڑکی کے لئے فکر مند ہوتے نہیں دیکھا

جب وہ اس کے مقابل صوفے پہ بیٹھ چکا تو صد فی نے پوچھا "وہ میری اسٹوڈنٹ ہے اس لئے فکر مند تھا"

بشار نے صد فی کو دیکھتے ہوئے کہا جس کی مسکراہٹ اس کے جواب پہ مزید گہری ہوئی تھی۔

"آپ مسکرا کیوں رہی ہیں؟"

اس نے بشاشت سے پوچھا،

بشار کو یہ خواب جیسا لگ رہا تھا کہ صد فی یوسف اس کے سامنے تھی اور اس سے مسکرا کر بات کر رہی تھی۔

ایک خوبصورت سا خواب۔

اس وقت اس کے اندر سرور کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔
بشار تفتی تمہیں کیا لگا کہ تم یہاں اس لئے بیٹھے ہو کیوں کہ تم مجھ سے ملنا
"چاہتے تھے؟"

صدفی کے سوال پہ اس نے الجھ کر نا سمجھی سے اسے دیکھا
نہیں۔۔۔ بلکہ تم یہاں اس لئے بیٹھے ہو کہ میں تم سے ملنا چاہتی تھی
"آخری بار۔۔"

وہ صدفی کی بات پہ حیران ہوا تھا مگر اس کا آخری لفظ اسے نہایت ہی برا لگا،
جس کے سبب اس کے ماتھے پہ چند بل پڑے۔

۔۔ میں نے ایک جاسوس کو تمہارے پیچھے لگایا تھا تاکہ وہ مجھے تمہارے
"بارے میں انفارم کرتا رہے اور جانتے ہو وہ جاسوس کون ہے؟
"حبہ احسن؟"

قطعی غیر ارادہ طور پہ بنا سوچے سمجھے اس کی زبان سے نکلا تھا،
کیونکہ جاسوس کے نام پہ اس کے ذہن میں حبہ احسن ہی آتی تھی۔

اور اس وقت تو اس کی حیرت کی انتہاء نہیں رہی تھی جب صد فی کو اس نے

اثبات پہ سر ہلاتا دیکھا
"نا ممکن۔۔"

وہ بے یقینی سے بڑبڑایا تھا،

آخر حبہ احسن اسے اور مزید کتنا حیران کرنے والی تھی؟

آخر وہ لڑکی تھی کیا؟

وہ شروعات سے اس کے بارے میں سب کچھ صد فی کو بتاتی رہی تھی۔

تم نے میری وجہ سے اپنی جان لینے کی کوشش کی تھی، یہ میرے لئے "

بہت بڑا گلٹ تھا مگر پھر یہ جان کر مجھے بہت خوشی ہوئی تھی کہ تم زندہ بچ

گئے ہو، اور یہ خوشی تو اس وقت مزید بڑھ گئی جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم

اپنی یادداشت گنوا بیٹھے مجھے لگا کہ اب تم اپنی نئی زندگی شروع کرو گے اور

"ہنسی خوشی رہو گے۔۔۔"

وہ حیرت کدے سے نکلے اب صد فی یوسف کو سنجیدگی سے کہتا ہوا دیکھ رہا تھا

-- مگر پھر پتا چلا تمہاری یادداشت واپس آگئی ہیں اور تم پھر سے اپنے "گناہوں کی زندگی میں لوٹ گئے ہو۔۔ اور یہ جان کر مجھے دکھ ہوا۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے گناہوں کی زندگی کو چھوڑنا اتنا آسان ہے۔۔ اور پھر "میں یہ سب چھوڑ بھی دوں، بڑے سے بڑے مشکلوں کو پار کر لوں اگر "آپ مجھے مل جائے۔۔ صد فی میں آپ کے بغیر۔۔۔ مجھے تم سے ہمدردی ہے بشار کیونکہ اپنے بچپن سے ہی تم نے بہت کچھ "برداشت کیا اس لئے میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں وہ جملہ پورا کرتا، اس کی بات کاٹتے ہوئے صد فی بولی آپ یہ کیوں نہیں سمجھتیں کہ میں خوش صرف آپ کے ساتھ رہ سکتا "ہوں، آپ کے علاوہ مجھے دنیا کی کوئی شے خوشی نہیں دے سکتی وہ جیسے بے بسی سے ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولا

اور تم کیوں یہ نہیں سمجھتے کہ میں اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش " ہوں۔۔۔

آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ آپ میرے بغیر اس عدن تقی کے ساتھ خوش " ہیں

وہ صد فی کی بات کاٹتے ہوئے جیسے غصہ اور حسد سے چیختا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا

" بالکل میں صرف عدن کے ساتھ ہی خوش رہ سکتی ہوں۔۔۔ "

صد فی بھی کاوچ سے اٹھتے ہوئے مضبوط اور ٹھہرے لہجہ میں بولی جو بھی آپ کو مجھ سے چھینے گا میں اسے ختم کر دوں گا، میں بہت جلد " عدن تقی کو مار ڈالوں گا

اس کے پورے وجود پہ جیسے سرد مہری چھائی تھی۔ اس نے نہایت ہی سرد لہجہ میں کہا تھا،

" تم کہتے ہو کہ تمہیں مجھ سے بہت ہے؟ "

صدفی کئی لمحہ تک اسے دیکھتے رہنے کے بعد اب اس کہ جانب بڑھتے ہوئے پوچھ رہی تھی

"بلکل عدن تقی سے زیادہ محبت کرتا ہوں میں آپ سے"

بشار نے پورے مضبوطی سے یقین دلاتے ہوئے لہجہ میں کہا
"تم جھوٹ کہتے ہو بشار تقی۔۔"

جسے صدفی نے صاف انکار کیا تھا

"کیا مطلب؟"

صدفی کی بات نے اس پر جیسے سکتہ طاری کیا تھا

تم جھوٹ کہتے ہو بشار تقی کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے تمہیں مجھ سے " کوئی محبت نہیں ہے۔۔۔ بلکہ تمہیں صرف خود سے محبت ہے، اگر تمہیں واقعی مجھ سے محبت ہوتی نا تو تمہیں اپنی خوشی سے زیادہ میری خوشی اہم ہوتی۔۔۔ تم یہ نہیں چاہتے کہ صرف تم خوش رہو بلکہ تم یہ چاہتے کہ میں "خوش رہوں۔۔"

صدفی یوسف اس تک جاتی نہایت سخت لہجہ میں کہہ رہی تھی۔
 جس کا ہر لفظ اس پر بر چھی کی طرح پڑ رہا تھا،
 جس کی افیت پہ وہ چیخ نہیں پارہا تھا سولہوں کو آپس میں سختی سے بھینچے
 ہوئے اپنی افیت سے سرخ پڑتی آنکھوں سے صدفی کو دیکھے گیا تھا
 "۔۔۔ میں صحیح کہہ رہی ہوں نا کہ تمہیں مجھ سے کوئی محبت نہیں ہے۔؟"
 "۔۔۔ آپ۔۔۔ جھ۔۔۔"

وہ افیت سے بلبلا تے ہوئے اسے جھٹلانا چاہتا تھا
 مگر جھٹلا نہیں پایا تھا

کوئی اس کے اندر چیخ چیخ کر صدفی کی بات کی تصدیق کر رہا تھا
 کچھ بھی ہو آپ کچھ بھی کہے۔۔۔ میں آپ کو چھوڑ نہیں سکتا۔۔۔ آپ"
 "اکلوتی میری جینے کی وجہ ہیں۔۔۔"

وہ اپنی اذیتوں کو برداشت کرتا اپنے اندر کی پکار کو اپنے اندر ہی دباتا وہ اگلے
 ہی پل ضدی لہجہ میں بولا،

کیونکہ وہ ہار نہیں مان سکتا تھا
وہ واقعی صد فی کو چھوڑ نہیں سکتا تھا۔
لوگ اپنی ساری زندگی اپنے خوابوں کو پانے کے پیچھے لگا دیتے ہیں۔
اور اس کے تو سارے خواب ہی صد فی یوسف سے جا کر جڑتے تھے
اگر وہ صد فی یوسف کو چھوڑ دیگا تو پھر بھلا کیا رہ جائے گا اس کی زندگی میں؟
وہ پھر کس لئے زندگی جئے گا؟
"مما۔۔۔"

وہ مزید آگے کچھ کہتا تبھی وہاں ایک تین سالہ بچہ منہ بسورتا ہوا آیا تھا
اور صد فی سے جا لگا۔
"اوہ میرا شہزادہ اٹھ گیا؟"

اگلے ہی پل صد فی اس بچہ کی جانب متوجہ ہوتی،
جھک کر اسے گود میں اٹھا گئی تھی اور ساتھ ہی اس کے رخسار کو چوما تھا۔
"میری جان۔۔۔ انکل کو سلام کرو"

"السلام علیکم انکل"

صدفی کے کہنے پہ بچے نے منہ بسورتے ہوئے بشار کو سلام کیا تھا

جو صدے سے گنگ سا اس بچے کو دیکھا جا رہا تھا

جس نے ابھی ابھی صدفی کو ماما کہا تھا

صدفی کی اگلی بات پہ تو جیسے بشار کو لقمہ ہی مار گیا تھا

بشار یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔ بشار عدن تقی۔۔۔ کیا تم اپنے نام کا معنی جانتے ہو"

"بشار؟۔۔ تمہارے نام کا معنی ہے خوشخبری دینے والا۔۔۔"

صدفی کہتے کہتے رکی تھی کیونکہ اس کا سیل فون بجنے لگا تھا،

"بیٹا آپ انکل سے بات کرو میں ابھی آئی"

وہ بچے کو فرش پہ نیچے اترتے ہوئے بولی تھی اور پھر اپنا سیل فون ٹیبل سے

اٹھاتے ہوئے لاونج سے نکل گئی

"آپ بشار انکل ہے؟"

اس تین سالہ بچے نے اب کی مرتبہ بشار کو اشتیاق بھرے انداز میں سراٹھا کر دیکھا تھا جو کچھ دیر پہلے منہ بسور رہا تھا

آپ جانتے ہیں ممانے میرا نام آپ کی نام پہ رکھا ہے۔۔۔ انہوں نے کہا

تھا کہ آپ ایک اچھے انسان ہے۔۔۔ اس لئے مجھے بھی آپ کی طرح ایک

"اچھا انسان بننا ہے"

اس تین سالہ بچے کے منہ سے اس طرح کی بات سن کے بشار جیسے بے جان سا ہوتا ہوا ہارے ہوئے انداز میں قدموں کے بل اس کے سامنے بیٹھا تھا

بشار عدن تقی ہو بہو صد فی یوسف جیسا تھا۔

وہی آنکھیں وہی چہرہ اور وہی نقوش۔۔۔

اگلے ہی پل اسے بغور دیکھتے بشار نے کانپتے ہاتھوں سے اسے پکڑ کر خود سے لگایا تھا۔

اور اپنی افیت سے سرخ پڑتی آنکھوں کو بند کر گیا تھا جس پر چند آنسو اس کے رخسار پہ لڑھک آئے تھے۔

اپنی ماما سے کہنا بشار تقی ہار گیا۔۔۔ بشار تقی ہار گیا۔۔۔ بشار عدن تقی "سے"

وہ اس تین سالہ بچے کو خود سے الگ کرتا ہوا بولا جو بشار کے بھیجنے پہ گھبرا سا گیا تھا،

اور اس کے معصوم سی پیشانی پہ اپنے تپتے جھلستے لب رکھ کر ہٹاتا ٹھکھڑا ہوا تھا۔

اور لڑکھڑاتے قدموں سے جانے کے لئے پلٹ گیا تھا "بشار کیا تم جارہے ہو؟"

تبھی لاونج میں صدفی یوسف نے داخل ہوتے ہوئے اس سے پوچھا

وہ صدفی کی آواز پہ رک سا گیا تھا

مگر اسے مڑ کر نہیں دیکھا۔

بشار تقی پلیز خوش رہنا۔۔۔ یقین کرو ایک دن کوئی تم سے اس طرح " محبت کرے گا جس طرح تم محبت کرنے کے مستحق ہو، اور اس وقت "تمہیں اس کے لئے لڑنے کی ضرورت نہیں ہوگی

صدفی کی بات سن کر وہ اپنی گیلی آنکھوں سمیت استہزاء انداز میں مسکرایا تھا اور بنا کچھ کہے بنا صدفی کو دیکھنے کی کوشش کئے وہ آگے بڑھ گیا تھا۔



"میم میں نے ڈیوڈ کے متعلق انفارمیشن نکلوائی ہے"

"تو پھر کیا معلوم ہوا؟"

وہ سیل فون پہ تحشم سے بات کرتے ہوئے

ہوٹل کے روم سے نکل آئی تھی اور اب لابی میں چل رہی تھی

اس کے آئی ڈی پہ جوائڈر لیس ہے وہ فیک ہے، اس ایڈر لیس پہ وہ نہیں " "رہتا۔

"تو پھر کہاں رہتا ہے وہ؟"

لابی کے آخر میں اسے ٹیر لیس گارڈن نظر آیا تھا، جو سیزنل فلاورز، پودوں اور لائٹنگ سے نہایت ہی خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا۔

اسے وہاں بیٹھنے کے لئے بیچ اور چیمز نظر آئے۔

اس نے بیچ پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا

یہ میں نہیں جان پایا۔۔۔ اسے آسٹریلیا کے ایئر پورٹ تک بخوبی ٹریک

کیا گیا مگر وہاں کے بعد جیسے وہ آسٹریلیا میں کہی گم سا ہو گیا۔۔۔ اسے زمین

"کھا گئی یا آسمان یہ پتا نہیں چلا۔

"کیا بکو اس ہے"

حبہ مزید تحشم کی آگے کی بات سننے کا لٹ گئی تھی

سیل فون جیب میں رکھ کے وہ اٹھنے والی ہی تھی کہ اسے اپنی جانب بشار
تقی آتا نظر آیا

وہ کچھ عجیب سالگ رہا تھا
بکھرے حلے میں بکھرا بکھرا سانڈھاں سا۔۔ جیسے وہ اپنی پوری کائنات ہار
کر آ رہا ہو۔۔۔

اس کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ تھی۔۔

"حبہ۔۔۔ احسن"

اس کے قریب آکر رکتے ہوئے اسے دیکھ وہ خالی خالی نگاہوں سے دیکھتا
دھیمے سا بولا

حبہ جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

یہ سمجھے بغیر نہیں رہ سکی کہ وہ سخت تکلیف میں تھا

"کیا ڈرنک ہو؟"

اسے اپنی جانب یک ٹک دیکھتا دیکھ وہ کہتی ہوئی جانے کے لئے اٹھی تھی۔

بشار تفتی کی تکلیف و افیت سے بھلا اسے کیا سروکار تھا

"میں چاہتا تھا ڈرنک کرنا مگر کر نہیں پایا۔۔۔"

سامنے سے جاتی حبہ کی کلائی پکڑ کر روکتے ہوئے بولا

[illegible]

اور بہت ساری چیزوں کو پانا چاہتا ہوں۔۔۔ ماما۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔ جانو۔۔۔ صد فی
یوسف۔۔۔ مگر نامیں چھوڑ پایا جسے چھوڑنا چاہا اور ناپا پایا جسے پانا چاہا۔۔۔
"اب میں کیا کروں؟"

وہ آخر میں سراٹھا کر اسے دیکھتا جیسے اس سے بے بسی سے سوال کر رہا تھا۔
حبہ کو ان کر سٹل سیاہ آنکھوں میں ٹوٹی ہوئی کرچیاں سی نظر آئی۔۔۔
جہاں ہر طرف کھونے کا دکھ تھا۔

بشار نے اس کی کلائی پکڑ کر اگلے ہی پل اپنے بازو میں بٹھایا تھا

جو نجانے کیوں مزاحمت نہیں کر پائیں تھی اور اس کی بائیں پہلو میں جا بیٹھی
جب کچھ نہیں رہا تھا تو آخر میں صد فی یوسف رہ گئی تھی۔۔۔ جو میری "
"زندگی کا مقصد تھی۔۔۔ اب وہ بھی نہیں رہی تو میں جی کر کیا کروں؟"

وہ بنا حبہ کا جواب سننے اپنے آپ سے سوال کرتا اگلے ہی پل جھکتا ہوا اپنا سر
اس کے کاندھے سے ٹکا گیا تھا۔
اور حبہ جیسے ساکت ہوئی تھی۔

وہ یقیناً حواس میں نہیں تھا۔

دکھ کی انتہا نے جیسے اس سے حواس چھین لئے تھے۔

گردن موڑ کر حبہ نے اپنے کاندھے پہ سر رکھے بشار کو دیکھ سوچا تھا۔

ایسا کیوں ہوا میرے ساتھ جسے جسے میں نے چاہا وہ مجھ سے چھین لیا۔

گیا۔۔۔ میری محبوب چیز مجھ سے چھین لی گئی اور مجھے اپنے درد سمیت تنہا

"چھوڑ دیا گیا۔۔۔ ایسا کیوں؟

وہ حبہ کے کاندھے سے سر اٹھائے آسمان کو دیکھتے ہوئے جیسے افیت سے

لب بھجے کسی سے شکوہ کر رہا تھا یا شاید پوچھ رہا تھا

اس کی کرب آمیز کرسٹل آنکھیں جھل مل کرنے لگی تھی

اس کی باتیں حبہ کو پریشان کر رہی تھی۔۔

وہ مزید وہاں رکنا نہیں چاہتی اسی لئے اگلے ہی پل جانے کے لئے اٹھ

کھڑی ہوئی تھی۔۔ اسے لگا وہ بشار نہیں بلکہ حبہ تھی جو شکوہ کر رہی

تھی۔۔۔

اگر وہ مزید ٹھہری رہی تو شاید خود بھی بکھر جائیں گی۔۔۔

مگر ایک مرتبہ پھر بشار نے اسکی کلائی پکڑ کر اسے بیچ پہ بٹھایا تھا

بچپن میں جب مجھے تکلیف ہوتی تھی تو میں ماما کی گود میں سر رکھ کر روتا

تھا تو رونے کے بعد ساری تکلیف دور ہو جاتی۔۔۔ کیا میں تمہارے گود میں

"بھی صرف آج سر رکھ کر رو سکتا ہوں

وہ حبہ کی آنکھوں میں دیکھتا جیسے اجازت لے رہا تھا۔

اور حبہ جو اسے سن کر ایک لمحہ کے رکی تھی اگلے ہی پل وہ چاہتی تھی کہ

صاف منع کر کے وہاں سے چلے جائے گی۔۔۔

مگر ادھر اسے جیسے اسے اجازت کی درکار ہی نہیں تھی اگلے ہی پل وہ اس کی

گود میں چہرہ چھپاتا بیچ میں سکڑ کر لیٹ گیا تھا

حبہ کی سانسیں جیسے رک سی گئی تھی۔

اور حبہ اس وقت سخت ہراساں ہوئی جب اسے احساس ہوا کہ واقعہ وہ رو رہا

تھا۔

اس نے گھبرا کر گردن جھکا کر اسے بے یقینی سے دیکھا جو اس کی گود میں
چہرہ چھپائے اپنے دونوں بازو حبه کے کمر کے گرد سختی سے جمائے کئے
ہوئے معصوم بچے کی مانند رو رہا تھا،
کیا وہ بشار تقی تھا۔

جو خطرناک ترین مجرم تھا
جو ایک انٹرنیشنل گینگ سے جڑا تھا
جس کے پیچھے پولیس۔۔ جاسوس اور مختلف ایجنسیز لگی تھی
جو نجانے کتنے لوگوں کا قاتل تھا
نہیں وہ بشار تقی نہیں تھا
بلکہ وہ توحبہ احسن تھی

جس نے بچپن سے اب تک صرف اپنے محبوب چیزوں کو کھویا ہی تھا
اور پھر اسے اس کے درد و اذیت سمیت تنہا چھوڑ دیا گیا تھا۔
وہ بچپن میں صالحہ کی گود میں سر رکھ کر روتے روتے سو جاتی تھی۔

اس کی گود میں سر رکھ کر روتی وہ بشار تقی نہیں تھا بلکہ وہ خود تھی۔۔۔
 اگلے ہی پل میکینکی کیفیت میں حبہ کی انگلیاں بشار کی بالوں میں نرمی سے
 چل رہے تھے۔

"وہ زندہ ہے عدن"
 وہ ہاسپٹل کے بیڈ پہ لیٹی تھی،
 ابھی کچھ دیر پہلے اسے ایک بیٹے کی ماں بننے کا شرف ملا تھا۔
 مگر عدن نے اس وقت اس کے آنکھوں میں وہ خوشی اور اطمینان نہیں
 دیکھا تھا۔

جو اسے اس بات کے ملنے پہ ملی تھی کہ بشار تقی زندہ تھا۔
 میں بتا نہیں سکتی کہ مجھے کتنی راحت ملی ہے آج یوں لگ رہا ہے جیسے ایک "
 "بوجھ سے آزاد ہو گئی ہوں میں

"میں جانتا ہوں"

وہ جھل مل کرتی آنکھوں کے ساتھ عدن کو دیکھے کہہ رہی تھی،
جب عدن نے دھیمے سے مسکرا کر کہتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما تھا
واقعی وہ جانتا تھا کہ پوری دنیا کو اپنی ہنسی شرارت سے مطمئن کرتی صد فی
یوسف ہر گز مطمئن نہیں تھی۔

بلکہ وہ ایک شدید گلٹ کے ساتھ زندگی گزار رہی تھی۔
کہ وہ قاتل تھی۔

اور آج جب اسے یہ پتا چلا کہ وہ شخص زندہ ہے جس کے سبب خود کو وہ
قاتل سمجھ رہی تھی۔ تو وہ آزادی محسوس کر رہی تھی
عدن صد فی کو اس احساس سے نکالنے کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔
اس وقت صد فی سے زیادہ جیسے اسے راحت ملی تھی۔
کہ صد فی ایک بوجھ سے آزاد ہو گئی تھی

وہ اپنی یادداشت گنوا چکا ہے، وہ سب کچھ بھول کر ایک اچھا اور نیک انسان"

"بن گیا ہے جیسا کہ میں چاہتی تھی عدن

"یہ تو خوشی کی بات ہے"

عدن اس کے ہاتھ کے پشت کو لبوں سے لگاتے ہوئے بولا گویا اسے تسلی

دی

"اپنے اس لاڈلے کو دیکھیں کتنا رو رہا ہے"

تبھی سفید کپڑے میں لپٹے روتے ہوئے نہایت ہی چھوٹے سے بچے کو گود

میں لئے داخل ہوتی مارسیا بولی تھی۔

اور صد فی کے گود میں ڈال دیا تھا۔

"میرا شہزادہ۔۔۔"

صد فی نے اسے گود میں لے کر اس کی پیشانی چومنے کے بعد جھلایا تھا جس

کے تھوڑی دیر بعد ہی وہ شانت ہو گیا تھا۔

اس کے رونے پہ ٹیلی گھبرا کر ویڈیو کال کاٹ گئی اس سے پہلے اس نے "
 مجھ سے بے بی کے نام کے متعلق کافی بحث کی
 درہ زیلہ محمد خان کے ساتھ ملک سے باہر تھی، جو ہائر اسٹڈی کے لئے گیا)
 (تھا)

"عدن۔۔"

مارسیا عدن کو درہ زیلہ کے متعلق بتا رہی تھی کہ تبھی صد فی نے اسے
 دھیرے سے پکارا تھا
 "کیا ہوا صد فی۔۔؟؟"

عدن فوراً پورے جی جان سے متوجہ ہوا تھا

"میں اپنے پرنس کا نام بشار رکھنا چاہتی ہوں بشار عدن تقی"
 "بلکل بھی نہیں"

عدن کے جواب دینے سے پہلے ہی مارسیا نے جیسے صد مے سے چیختے ہوئے
 منع کیا تھا

"کیا آپ پاگل ہو گئی ہیں صد فی؟"

مارسیا کو جیسے سخت صدمہ پہنچا تھا جس پر صد فی نے گھبرا کر عدن کو دیکھا کہی وہ بھی ناراض ناہو مگر عدن تو مارسیا کے پیچھے کھڑے فوزان ذوالکفل کی جانب متوجہ تھا،

جسے وہ آنکھوں سے اشارہ کر رہا تھا کہ وہ مارسیا کو یہاں سے لے جائے

"بشار عدن تقی برانام نہیں ہے مارسیا۔۔"

"تم۔۔؟"

فوزان کے ٹانگ بیچ میں اڑانے پہ مارسیا نے غصے سے اسے دیکھا تھا

اور یوں بھی وہ ان کا بے بی ہیں۔۔ ہمیں اپنے بے بی کے متعلق سوچنا"

"چاہئے"

اگلے ہی پل فوزان اس کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے، اسے پچکارتے ہوئے اسے وہاں سے لے گیا تھا

"عدن کہی تمہیں بھی۔۔"

"نہیں مجھے اس نام پہ کوئی اعتراض نہیں ہے"

صدفی نے ڈرتے ڈرتے عدن سے پوچھنا چاہا تھا کہ عدن نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

اور بے بی کو صدفی کی گود سے لے لیا۔

"ہمارے بے بی کا نام بشار عدن تقی ہی رہے گا ان شاء اللہ"

وہ اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا اور پھر بشار عدن تقی کی پیشانی پہ اپنے لب رکھا

"کہی میں تمہیں تمہاری برداشت سے زیادہ تو نہیں آزار ہی نا عدن؟"

صدفی اب بھی اسے پریشانی سے دیکھ رہی تھی آخر کار رہا نہیں گیا تو پوچھ اٹھی۔

عدن نے گردن موڑ کر صدفی کے پریشان چہرے کو دیکھا اور پھر بے بی کو جھک کر کاٹ میں لٹاتا ہوا صدفی کے قریب آ بیٹھا

بلکل بھی نہیں۔۔۔ مجھے یہ نام پسند ہے اس نام کے معنی بھی بہت "خوبصورت ہے، یعنی خوش خبری دینے والا۔۔۔ ان شاء اللہ، اللہ ہمارے بیٹے کے ذریعے ہمیں زندگی کے ہر موڑ پہ ایک نئی خوش خبری سے نوازے گا"

"شکریہ عدن"

تم اس طرح اجنبیوں جیسا برتاؤ کیوں کر رہی ہو؟، اور یہ میں تمہارے لئے نہیں اپنے لئے کر رہا ہوں۔۔۔ تم میری خوشی ہوا اگر تم خوش نہیں ہو گی تو میں خوش کیسے رہوں گا؟

عدن کو حد سے زیادہ سنجیدگی سے کہتے دیکھ صد فی مسکرائی تھی۔

"آں۔۔۔ اب سمجھی تم تو نہایت ہی خود غرض ہو"

وہ مصنوعی ناراضگی طاری کئے اسے دیکھتی بولی

"بلکل میں اپنی صد فی کے معاملے میں ہوں خود غرض"

عدن نے بھی جیسے شان بے نیازی سے جواب دیا

تم چاہئے دس بچوں کے ہی باپ کیوں نابن جاؤ مگر پھر بھی کبھی رومانس " نہیں سیکھ پاؤ گے

اب کی مرتبہ صد فی نے حقیقی ناراضگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا "اب میں نے کیا کر دیا؟"

عدن نے حیرت سے اس کے بگڑے موڈ کو دیکھا جو ابھی کچھ دیر پہلے تک ٹھیک تھی۔

تم اس ڈائلاگ کو رومینٹک انداز میں بھی تو کہہ سکتے تھے۔۔۔ جیسے کہ "میں اپنی صد فی جان کے معاملے میں ہوں خود غرض۔۔۔ اتنے خوبصورت ڈائلاگ کا کباڑا کر دیا

وہ عدن کو غصے سے گھورتے ہوئے منہ بنا کر بولی تھی "اور تم کبھی نہیں سدھرو گی"

عدن کو صد فی کے ناراضگی کا بے تکا سبب جان کر تو جیسے تپ چڑھی تھی (اس لئے چڑ کر بولا تھا

"بابا۔۔"

وہ صوفے پہ بیٹھی بشار عدن تقی کو قالین پہ بیٹھے کھیلتے ہوئے دیکھ رہی تھی،
کہ ماضی میں جا پہنچی تھی مگر بشار عدن تقی کی آواز نے اسے جیسے ماضی سے
کھینچ نکالا تھا۔

اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا جہاں سامنے سے اسے عدن آتا دیکھائی دیا
جسے دیکھ تین سالہ بشار عدن تقی دوڑتا ہوا اس کی جانب گیا تھا۔
"بابا کی جان"

عدن نے اس کے قریب آتے ہی اسے گود میں اٹھا کر اس کا سرخ رخسار
چومتے ہوئے جوابا کہا تھا

"عدن۔۔"

صد فی بھی صوفے سے اٹھ کر اس تک آتی ہوئی پیار سے بولی تاکہ وہ بھی
عدن سے جوابا "عدن کی جان" سن سکے۔

اور ملٹری یونیفارم میں ملبوس عدن کے سر سے کیپ اتار گئی

"السلام علیکم۔۔۔ کیسی ہو؟"

"وعلیکم السلام۔۔"

صدفی کاموڈ بری طرح بگڑا تھا،

اس نے برا سامنہ بنا کر سلام کا جواب دیا اور اندر جانے کے لئے پلٹ گئی
تھی

"کیا ہوا مزاج بخیر؟"

عدن نے اس کے بگڑتے موڈ کو پوری طرح محسوس کیا تھا

اور وجہ بھی جانتا تھا اس لئے مسکراہٹ دبائے پوچھا

تم بخیر رہنے دیتے ہو۔۔۔ کھڑوس تقی۔۔ بیٹے نے بابا کہا تو اسے کتنے پیار

سے تم نے جو بابا بابا کی جان کہا۔۔ اور جب میں نے عدن کہا تو کیوں نہیں

"عدن کی جان" سے مجھے مخاطب کیا؟

وہ غراتے ہوئے اس کی جانب پلٹ کر بولی

"اوہ ایسی بات ہے کیا؟"

صدفی کی بات کا اس نے بس اتنا ہی جواب دیا تھا اور پھر بیٹے کو گود میں یوں ہی اٹھائے اپنے کمرے کی جانب چل دیا

"بابا مماغصے میں ہیں"

تین سالہ بشار عدن تقی نے تشویش سے عدن کی کان میں جھکتے ہوئے کہا

"کب نہیں ہوتیں"

"صحیح کہا آپ نے"

عدن کے بے نیازی سے کہنے پہ وہ بھی جیسے متفہم ہوتا غصے سے بھری

صدفی پہ سے دھیان ہٹا گیا تھا

صدفی نے کھا جانے والی نگاہوں سے دونوں باپ بیٹے کو کانا پھوسی کرتے ہوئے دیکھا تھا

"اپنے ساتھ ساتھ میرے بیٹے کو بھی بگاڑ رہے ہو تم کھڑوس تقی"

صدفی نے اونچی آواز میں کہا تھا، تاکہ کمرے میں داخل ہوتا عدن صاف طور پہ سنے، اور کچن کی جانب بڑھ گئی تاکہ عدن کے لئے پانی لے جائے۔
 بابا جانتے ہیں آج بشار انکل آئے تھے۔ وہی بشار انکل جن کے نام پہ "میرا نام ہے۔"

صدفی کمرے میں داخل ہو رہی تھی کہ اسے اپنے بیٹے کی آواز سنائی دی جو وہ عدن سے کہہ رہا تھا۔

مجال تھا جو بابا کی جان اپنے بابا سے ایک بھی بات بنا کہے رہ پائے۔
 وہ تو گویا عدن کا جاسوس تھا۔

جو صدفی کے متعلق سارے دن کی خبر کسی اخبار رپورٹر کی طرح عدن کو دیا کرتا تھا

بشار بیٹا جائیں جا کر پہلے اپنے کھلونے سمیٹے جو آپ نے اپنے کمرے میں "پھیلا رکھا ہے۔۔۔ پھر آپ اپنے بابا کو رپورٹ کریں

صدفی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بشار عدن تقی سے کہا جو بیڈ پہ
کھڑا عدن کی جانب متوجہ ہوئے عدن سے بات کر رہا تھا
"جی ماما"

صدفی کے کہنے پہ وہ فوراً بیڈ سے اترتا فرماں برداری سے کہتا کمرے سے
نکل گیا

بشار عدن تقی اپنے ماما اور بابا کا نہایت ہی فرما بردار بیٹا واقع ہوا تھا۔
میں آخری مرتبہ اس سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔ کیا تم ناراض ہو اس بات
"پہ؟"

اس نے صوفے پہ بیٹھے شوز اتارتے عدن کے بازو میں بیٹھتے ہوئے عدن
کے سنجیدہ چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا
اور ٹرے کو سامنے ٹیبل پہ رکھا

نہیں تو۔۔۔ میں ناراض نہیں ہوں اور بھلا میں اس شخص کے سبب تم " سے ناراض کیوں ہونے لگا جو اپنی یاداشت بھلا چکا ہے۔۔۔ اور اب ایک "نیک انسان ہے

عدن نے مسکراتے ہوئے اس دیکھ جواب دیا تھا

اور پانی کا گلاس لبوں سے لگا گیا

صدفی نے عدن کو بشارتقی کے یاداشت واپس لوٹ آنے کے متعلق کبھی نہیں بتایا تھا اور نا ہی وہ بتانے والی تھی۔

شاید کچھ باتیں اپنے تک رکھنی ہی زیادہ بہتر ہوتی ہیں

"میں ڈنر لگا رہی ہوں"

"ٹھیک ہے میں شاور لے کر آتا ہوں"

عدن نے کہتے ہوئے جھک کر اس کی پیشانی چومی تھی اور واش روم کی

جانب بڑھ گیا

عدن کے پیشانی چومنے پر اس کے لبوں پہ دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ وہ نثار ہوتی نظروں سے اس کے پشت کو دیکھے گئی جب تک وہ واش میں چلا نہیں گیا۔

ملازمہ کے ساتھ مل کر اس نے ٹیبل لگایا تھا ہی کہ عدن اور عدن کی انگلی تھام کر چلتا بشار عدن تقی باتوں میں مصروف چلے آئیں۔

"" پھر بابا میں نے ایسا کیا۔۔۔"

عدن اس تین سالہ بے انتہا باتونی بشار عدن تقی کو اپنے سامنے ٹیبل پہ بٹھائے کھلا رہا تھا اور اس کی بات نہایت توجہ سے سن کر مسکراتے ہوئے جواب بھی دے رہا تھا

بشار عدن تقی بے انتہا باتونی تھا خصوصاً اس کے پاس سوالوں کا لا محدود اسٹاک ہوتا تھا

جسے پوچھ پوچھ کر وہ سامنے والے کے دماغ کی دہی کر دیتا

سوائے عدن کے جو اپنے بیٹے کا ہر سوال کا جواب نہایت دلچسپی اور تخیل سے دیتا تھا۔

عدن کو اسے سنبھلنا صد فی کو سنبھالنے سے زرا کم ہی مشکل لگتا تھا۔

"میں آج ایک علان کرنا چاہتی ہوں"

صد فی نے اسپون ٹیبل پہ پٹختے ہوئے سنجیدگی سے کہا تھا کیونکہ وہ کب سے ان دونوں کی توجہ حاصل کرنے کا انتظار کرتی رہیں تھیں

جو ایک دوسرے میں ہی مصروف تھے، گویا ایک ہی ٹیبل پہ موجود صد فی

یوسف کو دونوں باپ بیٹے بھول ہی گئے تھے

صد فی کے اسپون پٹختے پہ دنوں باپ بیٹے نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"میں مزید بچے نہیں لوں گی اور بیٹی تو ہر گز نہیں"

اس نے نہایت ہی سنجیدگی سے عدن کو دیکھتے ہوئے ایک ایک بات پہ زور

دے کر کہا

"کیوں؟"

جسے سن کر عدن تو جیسے تڑپ ہی اٹھا تھا، اس کے تو جیسے دل پہ ہاتھ پڑا تھا
کیونکہ اسے بیٹی کی شدید خواہش تھی
اگر بیٹی کی موجودگی میں تم میرے ساتھ ایسا رویہ رکھتے ہو تو سوچو بیٹی "
" ملنے پر تو تم مجھے پہچانو گے بھی نہیں
صدفی نے تنک کر جواب دیا

جسے سن کر عدن کا منہ حیرت سے کھلا
صدفی دنیا بھر کی لڑکیاں کم پڑ گئی تھی جو تم اب اپنے بچوں سے بھی جلوں "
"گی؟

عدن نے ناراضگی سے پوچھا
بلکل ہر اس انسان سے جلوں گی جس پر تمہارا دھیان مجھ سے زیادہ ہوگا "
"

صدفی نے بنا ہچکچائے فوارا کہا
"مما میں بابا کا جانو مگر آپ میری جانو ہیں "

بشار عدن تقی نے بیچ میں ٹانگ اڑاتے ہوئے جیسے اپنے ماما کے غصے کو کم کرنا چاہا۔

"قربان جاؤ میرے بچے پہ، یہ ہوئی نابات۔۔۔"

صدفی نے قربان ہوتے ہوئے جیسے اپنے بیٹے سے کہا

"بابا میرا پیٹ بھر گیا"

ماما کی بات پہ ہنستے ہوئے بشار عدن تقی نے عدن کی جانب دونوں ہاتھ بڑھاتے تاکہ وہ اسے نیچے اتار دے۔

جس پر عدن نے اسے نیچے اتار دیا تھا

"۔۔۔ دیکھا کچھ سیکھو اپنے بچے سے کھڑوس تقی"

صدفی نے بیٹے کے جانے کے بعد فوراً تاک کے وار کیا

"میرے بچے نے یہ مجھ سے ہی سیکھا ہے بیگم۔۔۔"

عدن نے اسے مسکرا کر پیار سے دیکھتے ہوئے جواب دیا

"یہ۔۔۔ یہ کیسی نظروں سے دیکھ رہے ہو مجھے؟"

عدن یہ جان چکا تھا کہ صد فی کی بہادری تبھی تک رہتی تھی جب تک عدن کا موڈ نابلے۔

اس لئے عدن کو لہجہ اور انداز بدلے بولتا دیکھ وہ بری طرح گھبرا کر کہتے ہوئے اپنے پلیٹ پہ جھک گئی تھی۔

عدن گہری مسکراہٹ سے اسے دیکھتا چیئر گھسیٹ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس کے قریب جا کر رکتے ہوئے وہ ہلکا سا صد فی پہ جھکا،

بے ساختہ صد فی کو اپنا نوالہ گلے میں رکتا محسوس ہوا

ایک تو تمہیں میرے ان رومینٹک ہونے پہ ہزاروں شکایتیں ہیں اور "

"جب رومینٹک ہونے لگتا ہوں تو تمہاری جان نکلنے لگتی ہیں

عدن کہہ کر رکا نہیں تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مزید رکا تو کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ بے ہوش ہو جاتی۔

"اف یہ میرا کسی دن جان لے لے گا"

عدن کے جانے کے بعد صد فی اپنی رکی ہوئی سانسوں کو بحال کرتی
بڑ بڑائی۔

اس کے لبوں پہ ایک دلفریب، مطمئن مسکراہٹ تھی
جو یہ بتا رہا تھا کہ صد فی یوسف اپنی فیری ٹیل میں بہت خوش تھی۔
اس کا فیری ٹیل جو عدن تقی کی محبت تھی۔



وہ دل وہ دماغ کو معطر کر دینے والی خوشبو تھی، سرور و خوشی بخشتا ہوا سا
خوشبو، جس سے پورا وجود گویا ہلکا سا لگنے لگا تھا، جیسے تمام دنیا کے غم و بوجھ
سے آزاد ہو کر وہ ہوا میں اڑا رہا ہو۔
یہ خوشبو کیسی تھی؟

اس نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولیں تو اسے احساس ہوا، وہ اونڈھے منہ بیڈ پہ سویا ہوا تھا، اور باہوں میں تکیے کے مانند ایک چادر دبوچے ہوئے تھا جس پہ چہرہ دیئے وہ سورا تھا۔

یہ چادر کہاں سے آیا؟

اس نے گردن اٹھاتے ہوئے اپنی مندی مندی آنکھوں کو پورا داکرتے ہوئے اس خوبصورت سے پیازی رنگ کے چادر کو دیکھا کیا وہ دلفریب خوشبو اس میں سے آرہی تھی؟ اس نے چیک کرنے کے لئے چادر کے قریب اپنا چہرہ لے جا کر ایک لمبی سانس کھینچی اور وہی دلفریب خوشبو اس نے اپنے حواسوں پہ اتراتا محسوس کیا۔۔۔

یہ چادر کس کی تھی؟

وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور چادر کو دیکھ کر سوچنے لگا۔

اس کا پورا وجود جیسے بو جھل اور اس تھا۔

دل اس زور سے ٹوٹ کر بکھرا تھا کہ پوری دنیا جیسے بے معنی سی لگنے لگی تھی۔

وہ بس یوں ہی ہمیشہ کے لئے بیٹھے رہنا چاہتا تھا اور صرف چادر کے بارے میں سوچنا چاہتا تھا۔ اس نے غیر ارادہ طور پہ اپنے پاکٹ میں ہاتھ ڈالا تو کچھ محسوس ہوا جسے اگلے ہی پل پاکٹ سے نکال گیا۔

اس کے ہاتھ میں سفید اور اسکائے بلیورنگ کا یو ایس بی تھا صد فی یوسف ہمیشہ کے لئے اس کی زندگی سے نکل گئی تھی، اب وہ کیا کرے گا؟

اور اس نے تو سفید اور اسکائے بلیورنگ کی یو ایس بی حبہ احسن کو دی تھی تو پھر یہ اس کے پاس کیا کر رہا ہے؟

بے ترتیب سوچوں کے درمیان یہ سوچ آئی تھی۔

جس پر وہ کئی لمحے تک سوچتی نظروں سے یو ایس بی کو دیکھتا رہا تھا،

اور پھر اس نے اپنا پاکٹ ایک مرتبہ غیر ارادی طور پہ پھر ٹٹولا۔

مگر اسے پاکٹ میں کچھ نہیں ملا۔

سفید اور گرے رنگ کی یو ایس بی کو اس کے پاس رہنا تھا اور سفید اور بلیو رنگ کی یو ایس بی حبہ کے پاس مگر وہ اس کے پاس تھی تو کیا سفید اور گرے رنگ کی یو ایس بی۔۔۔ حبہ کے پاس تھی؟

جیسے ہی اس کے دماغ میں یہ خیال آیا وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔
کل رات کیا ہوا تھا؟

حبہ نے کیسے اس سے اصلی یو ایس بی لے لی؟
بشار تقی نے شدید پریشان ہوتے ہوئے رات کے تمام واقعات سوچنے کی کوشش کی جو تھوڑی سی کوشش میں ہی سب یاد آ گئے تھے

-----*-----*-----*

رات میں حبہ نجانے کب اسے روتے دیکھ سوچکی تھی وہ خود بھی جانتی
نہیں تھی بیچ کے بیک پہ ٹکے گردن کے لڑھکنے سے اس کی آنکھیں کھلی
تھی۔

گھڑی میں وقت دیکھا جو رات کا ڈھائی بج رہا تھا
اور پھر بشار کو دیکھا جو اس کی گود میں سر رکھے نہایت آرام سے اتنی غیر
آرام دہ جگہ اور حالت میں سو رہا تھا۔
کیا اسے بشار کا سر بیچ پہ رکھ کے چلے جانا چاہئے؟
اس نے تذبذب میں سوچتے ہوئے ایسا کرنے کی کوشش بھی کی مگر بشار کی
گرفت اس کے کمر کی گرد مزید تنگ ہوئی تھی۔
"کس مصیبت میں پھنس گئی۔۔۔ کیا وہ اسے تکیہ سمجھ رہا تھا؟"
وہ ناگواری سے بڑبڑائی تھی، اور بشار کو نا پسندیدگی سے دیکھ وہ اپنے پاکٹ
سے یو ایس بی نکال کر سیل فون سے کنکٹ کیا
وہ اسے ایک مرتبہ چیک کرنا چاہتی تھی۔

مگر اگلے ہی پل اس کا دماغ گھوما تھا

کیونکہ یو ایس بی خالی تھا اس میں صرف ایک فائل تھا۔

اور وہ بھی مووی کا۔۔

سینڈریلا کی مووی کا۔۔

"کیا تم نے مجھے دھوکہ دیا بشار تقی؟"

اگلے ہی پل سوتے ہوئے بشار تقی کو غصے سے دیکھتے ہوئے

وہ جھٹکے سے اس کے ہاتھ کو اپنے اطراف سے ہٹاتی اس کے سر کے نیچے

سے جھٹکے سے اٹھی تھی

کہ بشار کا سر زور سے بیچ سے جا ٹکرایا تھا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ اس طرح کرنے کی؟"

وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی

جسے نیند سے اٹھ جانا چاہئے تھا مگر وہ تھوڑا سا کسمسا کر مزید سکڑتا ہوا سو گیا

تھا،

حبہ کا دل کیا سے بے رحمی سے جھنجھوڑ کر اٹھا دے۔ اس کی نیند خراب کر دے مگر اس کے نظروں کے سامنے رات کا منظر گھوم گیا تھا۔ جس پہ رک سی گئی۔

اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے بشار کے پاکٹ کو کھنگالا حبہ کی خوش قسمتی اور بشار کی بد قسمتی سے حبہ کو اصلی والا یو ایس بی مل گیا تھا جس میں گینگ کے متعلق سب کچھ تھا۔

"چلو اس مرتبہ تمہارے دھوکہ کو معاف کیا"

یو ایس بی چیک کرنے کے بعد حبہ کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔ سیل فون پہ سے نظریں ہٹا کر سوتے ہوئے بشار کو دیکھ وہ بولی تھی اور پھر اپنے روم کی جانب بڑھ گئی وہ اسی وقت بیوٹی سٹی کے لئے نکلنے والی تھی۔

روم سے اپنا بیگ کندھے پہ ٹنگائے ہوئے نکلی اور کوریڈور کے آخری سرے پہ جا کے وہ رک سی گئی جس کے بعد ٹیرس گارڈن تھا اور بشار بیچ پہ سکڑ کر سویا تھا۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اگلے پل اپنے بیگ کا زپ کھولتی اپنی چادر نکال گئی تھی

اور بشار تک جاتی چادر کو احتیاط سے اس کے اوپر پھیلا کر وہاں سے چل دی۔

صبح کے قریب کسی در کرنے بشار کو بیچ پہ سوتے دیکھ اسے اٹھایا تھا تا کہ وہ روم میں جا کر سو جائے۔

اپنے اکڑے وجود کے ساتھ وہ بمشکل روم میں آتا ہوا دوبارہ بستر پہ ڈھیر ہو کر چادر پہ منہ ڈالے سوچکا تھا

بشار کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ کل جتنی تکلیف میں تھا اتنی تکلیفوں کے ساتھ اتنے آرام سے وہ ساری رات گدھے گھوڑے بیچ کر سوتا رہا تھا، کہ حبہ نے اس کے پاکٹ سے یو ایس بی اڑالی اور اسے خبر تک نہیں ہوئی تھی یہ شاید اس لئے تھا کہ کل پہلی مرتبہ کوئی تھا جو اس کے دکھڑوں کو سن رہا تھا اس لئے وہ اتنا مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔

اور یقیناً وہ چادر حبہ کی تھی کیونکہ اس نے سب سے پہلے اس خوشبو کو اس وقت محسوس کیا تھا جب اس نے حبہ کی گود میں اپنا سر رکھا تھا۔
آہ۔۔۔ آخر وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا۔۔۔؟

اس نے سخت جھلاتے ہوئے واش روم میں موجود مرمر میں خود کو دیکھا۔
اور کیوں اس کے معاملے کی ہر کڑی اس سے جا کر مل رہی تھی۔
کیا یہ ضروری تھا کہ وہ چادر بھی اسی کا ہوتا۔
اور رونے کے لئے بھی اسے اسی کا گود ملتا۔۔۔؟؟

نعمان حبہ احسن کہاں ہے اس وقت؟۔۔۔ وہ یقیناً کچھ نا کچھ پلان کر رہی ہے۔
 "ہوگی۔۔ ہمیں اسے روکنا ہے۔۔۔ وہ مجھ سے یو ایس بی چورالے گئی
 تھوڑی دیر بعد وہ سخت غیر آرام دہ سی کیفیت میں گلاس وال کے سامنے
 کھڑا سیل فون پہ پوچھتا نظر آیا تھا
 "سر میری بات سنیں۔۔۔"

بشار کو مسلسل کہتا سن دوسری جانب موجود نعمان نے جیسے بات کاٹتے
 ہوئے کہا

میں نے صبح سے کئی مرتبہ آپ کو کل کرنے کی کوشش کی مگر آپ کا
 "سیل فون آف تھا۔۔۔"

نعمان کی بات سن کر اس نے اپنی کلائی کو موڑ کر ریسٹ واپس چاہہ ٹائم دیکھا جو
 شام کے چھ بج رہے تھے۔

۔۔ ہاں میں پورا صطبل بیچ کر سو رہا تھا یقین نہیں آتا میں اتنا کیسے سو سکتا
 "ہوں؟، گویا پچھلی ساری نیندوں کی کسر میں نے آج پوری کر لی۔۔"

وہ بے زاری سے بڑبڑایا

"۔۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ حبہ احسن ملک میں نہیں ہے"

"تو پھر کہاں ہے وہ؟"

بشار کو تو جیسے نعمان کی بات سن کر جھٹکا لگا تھا

"صد فی فیری ٹیل آئی لینڈ میں"

صد فی کا نام سن کر اس کے دل میں ہوک سا اٹھا تھا

"وہ وہاں کیوں گئی؟"

"بگ بی اپنی فیملی کے ساتھ سمر ہولڈے پہ آئی لینڈ آئے ہوئے ہیں"

"اوہ مائے گڈ نیس۔۔۔ وہ بگ بی کے پیچھے ہیں؟"

بشار کہ حیرت اور پریشانی جیسے مزید بڑھی تھی

"کیا میں انہیں انفارم کر دوں؟"

بلکل نہیں۔۔۔ اگر انہیں حبہ کے بارے میں ذرا سی بھی بھنک پڑ گئی تو وہ"

"اسے اسی وقت ختم کر دے گے"

نعمان کے پوچھنے پہ قطعی انداز میں منع کر گیا

آپ حبہ احسن کو پروٹیکٹ کیوں کر ناچاہتے ہیں سر؟۔۔ آپ کو تو اس "وقت اپنی فکر کر ناچاہئے کہ بگ بی آپ کے ساتھ کیا کرے گا؟"

"میں اسے پروٹیکٹ نہیں کر رہا"

نعمان کے احتجاجی انداز پہ وہ جلدی سے بولا

"پھر یہ کیا ہے؟"

بشار کے صاف منع کرنے پر نعمان نے جیسے تحمل سے پوچھا،

بشار تقی جیسے ملٹی پل ڈیس اوڈر کے مریض باس کو برداشت کرنا یہ صرف

نعمان کا ہی طرف تھا

"مجھے نہیں پتا"

"ٹھیک ہے۔۔۔ ویسے میں نے آپ کو ایک بات نہیں بتائی"

بشار کی اگلی بات پہ تو نعمان نے جیسے مزید تحمل سے سانس فضا میں چھوڑی

"اب کونسی بات رہ گئی؟"

بشار بے زار ہوا

حبہ احسن نے اپنے ساتھ ساتھ آسمانی کے تمام اسٹوڈنٹس کو بھی پکنک "
"کے بہانے آئی لینڈ لے گئی

کیا وہ لڑکی پاگل ہو گئی ہیں؟، کیا وہ اپنے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی "
مروانے کے لئے وہاں لے گئی ہیں؟۔۔ آخر اس نے یہ بے وقوفی کی ہی
"کیوں؟

نعمان کی اس بات پہ تو جیسے بشار کا دماغ کی گھوم گیا تھا
سر جہاں تک میں جانتا ہوں حبہ احسن بے وقوف نہیں ہیں، وہ آپ سے "
اور مجھ سے بہتر جانتی ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اسٹوڈنٹس کو بھی خطرہ
لاحق ہوگا، اور اگر حبہ احسن نے یہ سب جانتے بوجھتے کیا ہے تو یقیناً اس
"میں حبہ احسن کا کوئی پلان شامل ہوگا

تم نے صحیح کہا اس نے یقیناً اسٹوڈنٹس کے حفاظت کے لئے کچھ ناکچھ کیا "
"ہوگا۔۔ مگر پھر بھی وہ نہیں جانتی کہ وہ کتنی خطرناک جگہ موجود ہیں

نعمان کی بات اسے صحیح لگی تھی مگر پھر بھی وہ حبہ احسن کے لئے کافی پریشان تھا

"مجھے حبہ احسن کی ذہانت اور بہادری پہ کبھی بھی شک نہیں رہا"

نعمان نے جیسے اسے تسلی دینے کے لئے کہا تھا

صحیح کہا اگر تمہیں خوبصورتی اور ذہانت ایک ساتھ دیکھنے کو ملے تو حبہ "

" احسن کو دیکھ لینا

اور وہ نعمان کی بات پہ پورے دل سے متفق تھا

سر آپ ایک مرتبہ پھر حبہ احسن کی خوبصورتی کی تعریف کر رہے ہیں،"

جہاں تک میرا خیال ہے آپ نے کبھی بھی صد فی یوسف کی خوبصورتی کی اس طرح تعریف نہیں کی حالانکہ میرے خیال میں وہ اب تک کی آپ کی

" زندگی میں موجود تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت تھیں

صحیح کہا تم نے میں نے کبھی صد فی کے خوبصورتی کے بارے میں سوچا"

" بھی نہیں

نعمان کے یاد دلانے پہ جیسے وہ بھی سوچنے پہ مجبور ہو گیا تھا
اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ آپ کو تب صد فی یوسف سے محبت تھی یا اب "
"حبہ احسن سے ہو رہی ہے؟

"وہاٹ ریش۔۔۔ محبت صرف ایک بار ہوتی ہیں"
نعمان کی بات سن کر اسے بری طرح جھڑک گیا،
اور کال کاٹ گیا،

ایک مرتبہ پھر اسے حبہ کا تعاقب کرنا تھا۔
وہ بیڈ پہ پڑے چادر کو سرے سے نظر انداز کئے نکل جانا چاہتا تھا
مگر پھر آدھے راستے سے واپس پلٹتا وہ بیڈ روم تک آیا تھا اور پھر بیڈ سے
چادر اٹھا کر اپنے گردن پہ مفلر کی مانند ڈالتا روم سے نکل گیا۔
نعمان بھی کیسی بات کرتا تھا
وہ اور حبہ احسن سے محبت جبکہ
فی الحال وہ محبت سے چوٹ کھایا ہوا تھا۔

زخم ابھی تازہ تھا ٹوٹے دل کا۔

وہ بھلا پھر سے محبت کیسے کر سکتا تھا؟

وہ نہیں جانتا تھا کہ ٹوٹے ہوئے دل میں جس تیزی سے محبت اپنا زور جماتی
ہیں اتنی تیزی سے کسی اور دل میں نہیں جما پاتی۔

"حبہ احسن؟"

وہ مقامی پولیس تھا جس کے ہاتھ میں سیل فون تھا جو اپنے چہرے کے
سامنے سیل فون کئے سیل فون میں دیکھنے کے بعد حبہ کو دیکھتے ہوئے
انگلش میں پوچھا تھا ساتھ ہی وہ حبہ کا پاسپورٹ دیکھ رہا تھا
"یس۔۔"

حبہ سمجھ گئی تھی کہ سیل فون کی اسکرین پہ یقیناً اس کی فوٹو رہی گی جس سے
وہ شکل پیچ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔
اس کی چھٹی حس نے گڑبڑ کی بوسو نگھ لی تھی

"آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا"

"کہاں لے جانا چاہتے ہو تم؟"

وہ پولیس آفیسر حبہ کو لے جانے پہ بضد تھا جسے دیکھ حبہ کے پیچھے کھڑے
تحشم نے آگے بڑھ کر روکتے ہوئے پوچھا تھا

"اے لڑکے تم۔۔۔"

"ایک منٹ آفیسر مجھے اس سے بات کرنے دو"

اس پولیس آفیسر کے پیچھے موجود دوسرا پولیس آفیسر اپنی بڑی سی گن لئے
تحشم کی جانب بڑھا تھا کہ حبہ نے بے ساختہ بیچ میں آتے ہوئے کہا

۔۔۔ دراصل میں ان سب کی انچارج ہوں اس لئے میں اسے سمجھانا"

"چاہتی ہوں تاکہ جب تک میں غیر حاضر رہوں وہ سب کو سنبھال سکے

پولیس آفیسر کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ حبہ کی بات کو رد کرنے والا تھا

اس سے پہلے حبہ مزید اپنی بات کو کنٹینو کرتی اپنے پیچھے وجود اسٹوڈنٹس

کے جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی

جوان کی جانب متوجہ نہیں تھے آئی لینڈ کی سرے پہ کھڑے وہ سب بے حد خوش اور پر جوش لگ رہے تھے

"ٹھیک ہے تمہارے پاس صرف پانچ منٹ ہیں"

میم ان کے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں مجھے ان کے ارادے ٹھیک نظر " نہیں آرہے

یہ اہم نہیں ہیں۔۔۔ کیونکہ ہم یہاں ان کے خلاف ورزی کرنے کا " رسک نہیں لے سکتے، اور اہم یہ ہے کہ تم خود کو کنٹرول میں رکھو کیونکہ یہ ہمارا ملک نہیں ہے بلکہ ان کا ایریا ہے۔۔۔ ہمیں جو بھی کرنا ہے جوش سے " نہیں ہوش سے کام لیتے ہوئے کرنا ہے

وہ آپ کو نجانے کہاں لے جانا چاہتے ہیں اور آپ یہ کہہ رہیں ہیں کہ یہ " اہم نہیں ہیں۔۔۔

حبہ کی بات کو جیسے سرے سے نظر انداز کرتے ہوئے تحشم نے پریشانی سے کہا

یہ مت بھولو کہ میں کون ہوں؟۔۔ میں اپنی حفاظت کر سکتی ہوں اور تم"

یہاں اس لئے ہوتا کہ ان سب کی حفاظت کرو۔۔ صرف تمہیں یہی کرنا ہے"

اب کی مرتبہ حبہ نے سختی سے کہا تھا

جس پر تحشم چاہ کر بھی احتجاج نہیں کر پایا

"میڈم آپ کا وقت ختم ہوا"

پولیس آفیسر اس کے پیچھے آکر کھڑے ہوتے ہوئے بولا گویا اگر اس نے

ایک لمحہ بھی مزید دیری کی تو وہ اسے کھینچتے ہوئے زبردستی لے جائے گا

"میری فکر مت کرنا۔"

اس پولیس آفیسر کی بات پہ وہ چل دی تھی کہ گردن موڑ کر تحشم کو تسلی

دینے والے انداز میں بولی جس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ بڑی مشکل

سے خود پہ ضبط کئے ہوئے تھا، اور آئی لینڈ کے آفیسرز کے ساتھ آگے بڑھ

گئی

اسے یقین تو نہیں تھا مگر دماغ کے کسی ناکسی گوشے میں جیسے یہ بات موجود تھی کہ شاید وہ اس سچویشن میں پھنس سکتی تھی۔

کیونکہ بشار تقی یقیناً اب تک جان گیا تھا کہ وہ کہاں تھی اور کیوں تھی مگر نجانے کیوں اسے لگا تھا کہ بشار تقی اس کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ نہیں کرے گا کہ وہ اس کے متعلق اپنے باس کو خبر کر دے کیونکہ ابھی تک وہ اسے خود کو پروٹیکٹ کرتے ہوئے دیکھتے آئی تھی۔

مگر اس نے کر دیا تھا۔

حبہ نے اپنے سامنے اور پیچھے موجود ہتھیاروں سے لیس پولیس آفیسرز کو دیکھتے ہوئے سوچا

یہ تم نے اچھا کیا بشار تقی۔۔۔ ہمیں اپنے اپنے کام میں ایماندار ہونا"

"ضروری تھا

-----*-----*-----*

"یہ لوگ حبه احسن کو کہاں لے جا رہے ہیں؟"

لڑکیوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف رہنما فردوس نے حبه اور تحشم کو بات کرتے ہوئے دیکھا تو اس کا خون کھولنے لگا تھا

اس لئے وہ تحشم کی جانب بڑھی تھی مگر تب تک حبه پولیس کے نرگے میں وہاں سے جا چکی تھی۔

اس لئے اب وہ سب بھول کر حیرت سے تحشم سے پوچھ رہی تھی

وہ۔۔ ان کے پیپرزمیں کچھ گڑبڑ ہیں وہی چیک کرنے کے لئے وہ لے

"گئے وہ جلد ہی آجائیں گیں۔۔ چلیں اب ہمیں آئی لینڈ میں داخل ہونا

تحشم بات بناتا ہوا راہی سے بولا اور وہاں کھڑی بس کی جانب چل دیا جو

انہیں وہاں سے آئی لینڈ کے اندر لے جانے والا تھا

"تم اسے اتنی عزت سے کیوں مخاطب کرتے ہو؟"

بس میں تحشم کے بگل سیٹ پہ بیٹھتے ہوئے اس نے تیکھے تیوروں کے
ساتھ پوچھا

"کیونکہ میں دنیا کی ہر عورت کی عزت کرتا ہوں آپ کو نہیں لگتا"
"بڑے آئے عزت کرنے والے"

تحشم چہرے پہ معصومیت سجائے بولا تھا جس پر وہ چڑ کر کہتی اٹھ گئی تھی اور
ایک دم آخری سیٹ پہ جا بیٹھی تھی جہاں باقی ساری گلز موجود تھیں۔
وہ سب خوب انجوائے کر رہیں تھیں۔

فی الحال تحشم کا دماغ حبہ کی جانب تھا اس لئے اسے راہی کا اسے چھوڑ کر
پیچھے جا کر بیٹھنا برا نہیں لگا تھا

کیا وہ ٹھیک ہو گئیں؟.. آخر وہ لوگ اسے کیوں لے گئے تھے؟۔ کیا اسے
خاموش بیٹھ کر یہ سب دیکھنا چاہئے؟

ایجنٹ ٹی اے کے اندر سوالوں کا کشمکش تھا جس کا جواب طے کرنا اس کے
لئے مشکل ہو رہا تھا۔

-----*-----*

"سر۔۔۔"

بشار تقی اور نعمان اس وقت فلائٹ میں بزنس کلاس میں موجود تھے
پلین نے ابھی اڑان نہیں بھرا تھا
سیل فون پہ مصروف بشار تقی کو نعمان پریشان نظروں سے دیکھتے ہوئے
پکارا تھا۔

جس نے ابھی ابھی سیل فون پہ کوئی میسج موصول کیا تھا
"ہوں۔۔۔"

بشار نے بدستور سیل فون پہ نظریں گاڑے نعمان کو جو اب ہنکار بھرا
"ایک بری خبر ہے"
"وہ کیا؟"

اس نے مصروف سی آواز میں پوچھا
 بات یہ ہے کہ ڈاکٹر رضامرزا کو ایلیگل آرگن ڈیکنگ کے جرم میں گرفتار
 "کیا گیا ہے۔۔۔"

یہ اسی کی بے احتیاطی کے سبب ہوا ہے سو یہ سب خود ڈاکٹر رضامرزا ہی
 "ساٹ آؤٹ کرے گا۔۔۔ یہ میرے لئے بیڈ نیوز نہیں ہیں نعمان
 اس کی نگاہیں اب بھی سیل فون پہ تھیں اور انگوٹھا اسکرین پہ متحرک۔
 "۔۔ اور حبہ احسن کو بھی آئی لینڈ کی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔۔۔"
 "کیا مطلب؟"

وہ چونکا تھا نگاہیں اسکرین سے ہٹ کر اب نعمان پہ تھیں
 "انہوں نے حبہ احسن کو ایذا سے جاسوس گرفتار کیا ہے"
 یہ کیا کہہ رہے ہو؟۔۔ انہیں یہ کس نے بتایا کیونکہ حبہ احسن کے بارے
 "میں میرے علاؤہ کوئی اور نہیں جانتا تھا۔۔"

بشار بے ساختہ نعمان کی بات سن کر پریشان ہوا تھا

ایسا لگتا تو نہیں ہے کہ یہ بات صرف آپ جانتے ہیں۔۔۔ یہ کوئی اور بھی "جانتا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ حبہ احسن وہاں کیوں گئی ہیں " یہ ٹھیک نہیں ہوا نعمان۔۔۔"

نعمان کی بات سن کر وہ پریشانی سے بولا

تین سال ہو گئے آپ نے آئی لینڈ کی کوئی خبر نہیں لی۔۔۔ تین سال پہلے "بگ بی نے آپ سے آئی لینڈ کچھ وقت کے لئے مانگا تھا اور وہ اب تک ان کے پاس ہے گویا آئی لینڈ پہ پورا کنٹرول بگ بی کا ہے۔۔۔ اور یہ سب سے برا ہے"

صحیح کہا۔۔۔ اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ بگ بی آئی لینڈ کا استعمال کس "طرح کرتے ہیں

نعمان کی بات نے گویا بشار کی پریشانی کو مزید بڑھایا "مگر میں جانتا ہوں۔۔۔"

نعمان کی بات پہ بشار نے چونک کے اسے دیکھا

میں آپ کا اکلوتا ور کر ہوں جو آپ کا وکیل، ایڈوائزر، اسیسٹنٹ،"

انفارمر، ڈرائیور، کیئر ٹیکر اور جب آپ کو جس چیز کی ضرورت پڑھتی ہیں

"وہ بن جاتا ہوں

ہاں تو تمہیں اس کے بدلے ہر ماہ ایک بھاری بھر کم سیلری سے بھی نوازتا"

"ہوں

نعمان کی بات سن کر وہ بے زاری سے بولا

میں آپ کو یہ اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ آپ جان سکے کہ میں آپ کے"

تمام کاموں اور ملکیت پہ نظر رکھتا ہوں جس کا آپ حکم دے اس پر بھی اور

"نادے اس پر بھی اس لئے آئی لینڈ پہ بھی میں نے اپنی نظریں رکھی تھی

"ہوں۔۔۔ گڈ۔۔۔ تم اس کے لئے بونس لے لینا"

نعمان کے پر جوش انداز میں کہنے پہ بشار نے عام سے انداز میں سر ہلاتے

ہوئے کہا

"بس اتنا ہی"

نعمان جیسے بشار کے عام سے انداز پہ مایوس ہوا تھا

"تو اور کیا چاہتے ہو مجھ سے؟"

بشار نے اب کی مرتبہ بھویں اچکا کر نعمان کو دیکھا

"تھوڑی سی تعریف ہی کر دیں"

"تمہیں بونس چاہئے یا تعریف"

"افکورس بونس"

اپنے کھڑوس باس کی آفر پہ افسوس کرتا اس نے وہی آپشن چنا جو زیادہ فائدہ

مند تھا کیونکہ اگر تعریف چنتا تو بھی بشار نے اس کی کوئی خاص تعریف تو

نہیں کرنی تھی کیونکہ اسے یہ کام تو آتا ہی نہیں تھا

-----*-----*

ٹیرریسٹ والے واقعے کے بعد مرحہ نے دودن گھر میں ریسٹ کیا اور پھر ہاسپٹل جانا شروع کر دیا تھا، کیونکہ اس کی چھٹیوں کی وجہ سے سر جریز پینڈگ ہو رہی تھی اور پھر آخر وہ کب تک میڈیا سے چھپتی اسے کسی ناکسی دن تو سامنا کرنا تھا۔

اور پھر ملک اور سیکیورٹی گارڈز کے درمیان گھر سے باہر نکلتے ہی میڈیا نے اسے گھیر لیا تھا

جن کا جواب اس نے گول مول سادیا تھا کیونکہ قانونی محکمہ اس بات کو زیادہ میڈیا میں لانا نہیں چاہتے تھے اس لئے انہوں نے پہلے ہی ان تمام افراد کو جو داکنگ میں ہوزٹج بنے تھے تنبیہ کر دی تھی کہ کوئی بھی میڈیا کا جواب صحیح صحیح نہیں دے گا بلکہ نادینا ہی زیادہ بہتر ہے

خیر وہ میڈیا کو گول مول سا جواب دے کر اپنا جان چھڑا گئی تھی اور اسے ایک ہفتہ ہو گیا تھا ہاسپٹل جاتے ہوئے اور اس عرصہ میں عرش اسے کبھی بھی نظر نہیں آیا تھا

کمال کی بات یہ تھی کہ مرحہ محیا اس ٹیریرسٹ والے حادثے کے بعد
نجانے کیوں ناچاہتے ہوئے بھی اسے سوچنے لگی تھی۔

نہایت ہی غیر محسوس طریقے سے عرش اس کے سوچوں کے درمیان کود
پڑتا تھا جس کے متعلق وہ گھنٹوں بیٹھ کر بھی سوچتے رہتی تو اسے اس احساس
نہیں ہوتا جس کی شکایت کئی مرتبہ ہادیہ جان عالم نے بھی اس سے کی تھی
کہ

وہ بیٹھے بیٹھے، اچانک ہی بات کرتے کرتے نجانے کہاں کھو جاتی تھی۔
خیر مرحہ ناصر اس کے متعلق سوچ رہی تھی بلکہ وہ اس انتظار میں تھی
کہ وہ کب اس سے آکر ملے گا،

کیونکہ وہ ہی ہمیشہ خود آکر ملتا تھا
مرحہ کو اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں تھا سوائے اس کے کہ بابا اور اس
کے درمیان کے تعلقات ٹھیک نہیں تھے

اس نے ڈاکٹر رضامرزا کو عرش کے متعلق نہیں بتایا تھا کہ اسی نے
 ٹیرریسٹ گروہ سے اسے بچایا تھا۔
 وہ ایک جس زدہ سی شام تھی جب وہ ہاسپٹل سے آکر شاور لے کر واش
 روم سے نکلی تھی،

اسے تھوڑا ریست کر کے پھر ہاسپٹل جانا تھا
 مغرب کی نماز پڑھ کے وہ لاونج میں ٹی وی پہ نیوز لگا کر مریض کے کیس
 فائلز پر نگاہ دوڑا رہی تھی کہ تبھی ٹی وی پہ آتی نیوز نے جیسے اس کے
 قدموں تلوں سے زمین کھینچ لی تھی
 الحیات ہاسپٹل کے چیف ڈاکٹر رضامرزا کو ایلیگل آرگن ڈیکنگ کے جرم "
 "میں گرفتار کیا گیا ہے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ---
 مرحہ کے ہاتھ سے فائل بے ساختہ چھوٹ کر فرش پہ اونڈھے جا گرا تھا
 "یہ --- یہ --- کیا --- بابا ---؟؟؟"

اگلے ہی پل وہ اپنے سن ہوتے ذہن سے اٹھ کر باہر کی جانب بھاگی تھی۔

"بابا کہاں ہے ملک؟"

پولیس اسٹیشن میں داخل ہوتے ہی اسے سامنے ہی ملک نظر آیا تھا جو اندر سے باہر آرہا تھا

"مرحہ بی بی"

ملک مرحہ کو دیکھ ٹھٹکا تھا

"بابا کہاں ہے ملک؟"

اس نے اضطراری کیفیت میں دوبارہ پوچھا

آپ ابھی باس سے مل نہیں سکتی ہیں۔۔۔ وہ ابھی انٹرو گیشن روم میں ہیں

"کیا وہ سب۔۔۔ سچ۔۔۔ ہے؟"

بلکل بھی نہیں باس کو کسی نے پھنسا یا ہے۔۔۔ مجھے یقین ہے وہ دعان

"عرش ہوگا"

مرحہ نے کانپتے لہجہ میں پوچھا تھا جس پر ملک صاف منع کرتا ہوا بولا آخر
میں اس کا لہجہ سرد ہوا تھا
"عرش۔۔۔؟"

اس نے جیسے ملک کی بات پہ بے یقینی سے دھیرے سے اس کا نام لیا تھا
جسے ملک سمجھ نہیں پایا تھا

آپ یہاں بیٹھیں میں ابھی آیا۔۔۔ باس کے بارے میں پریشان ناہو، وہ "
"جلد ہی چھوڑ دیئے جائے گے

ملک اسے قریب ہی نظر آتی کرسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تسلی دیتے
لہجہ میں بولا

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟"

مرحہ نے بے یقینی سے پوچھا

"بلکل۔۔۔ آپ بیٹھیں میں ابھی آیا"

ملک پورے یقین سے کہتا اسٹیشن سے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

مرحہ بھی چیڑپہ بیٹھے بغیر باہر نکل آئی تھی
 بابا تو انٹرو گیشن روم میں تھے،
 وہاں بیٹھ کر بھی اسے پریشان ہی ہونا تھا
 وہ شدید پریشان سی سوچوں میں غلطیاں پار کنگ تک چلی آئی تھی
 کیا ان سب کے پیچھے عرش تھا؟
 اپنی کار کی جانب بڑھتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی
 ہاں یقیناً وہی رہا ہو گا۔
 عرش نے ان سب کے متعلق اس سے بھی تو کہا تھا۔
 تو عرش نے بابا کو پھنسا یا۔۔۔
 سوچ کر ہی اسے عرش پہ شدید قسم کا غصہ آیا تھا
 اس کے دل نے چاہا کہ کاش کے وہ اس کے سامنے ہوتا تو وہ اس کا حشر نشر
 کر دیتی۔۔۔
 آخر کس قسم کی دشمنی نکال رہا تھا وہ اس کے بابا سے؟

اور کیوں؟

اور ساتھ ہی غصے کے ساتھ اس کے دل میں دکھ بھی پھیل گیا
عرش کے متعلق سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے دل میں
اس کے لئے پیدا ہوتے ایک خاص احساس کو ہزار چاہنے کے باوجود بھی
روک نہیں پارہی تھی

جو اس کے اندر خوف پیدا کر رہا تھا۔۔۔ کھونے کا خوف۔۔۔
"ہیلو جیسمین۔۔۔"

اپنے آپ میں غلطاں مرحہ اپنے پیچھے سے ابھرتے دھیمے آواز پہ جیسے خوف
سے اچھل پڑی تھی۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے وہ فاصلے پہ کھڑا نظر آیا
"تم۔۔۔؟"

مرحہ اسے دیکھ ٹھٹھک کر رہی تھی،
ساتھ ہی اس کے آنکھوں میں غصہ اٹھ آیا تھا

"کیا کبھی ایسا بھی ہو گا کہ تم مجھے دیکھ کر خوش ہو؟"

کیپٹن دعان عرش اپنے ٹراؤزر کے پاکٹر میں ہاتھ ڈالے اس کی جانب دھیرے دھیرے بڑھتے ہوئے بولا تھا

خوش؟۔۔۔ میں اس شخص کو دیکھ کر کیسے خوش ہو سکتی ہوں جو میرے بابا کا دشمن ہو۔۔۔ وہ تم ہی ہونا جس نے میرے بابا پر پلاٹ کر کے انہیں پھنسا یا ہے

اس کی بات سن کر جیسے مرحہ کا غصہ مزید بڑھا تھا وہ غراتے ہوئے بولی یہ صحیح کہا کہ میں تمہارے باپ کا دشمن ہوں۔۔۔ ہم ایک دوسرے کے جان کے پیارے ہیں۔۔۔ ہم دونوں میں سے آخر میں کوئی ایک تو مرے گا یا وہ یا پھر میں۔۔۔ مگر تم نے یہ غلط کہا کہ میں نے پلاٹ کر کے تمہارے باپ کو پھنسا یا ہے۔۔۔ اس پر پلاٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ "سب سچ ہے تمہارے باپ کی یہی سچائی ہیں

مرحہ کی بات جو رضامرزا کی سائیڈ لئے ہوئے سن کر دعان عرش کا موڈ
خراب ہوا تھا

وہ سپاٹ سے لہجہ میں کہتے ہوئے اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے
ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہہ رہا تھا

جس کی ہر ایک بات مرحہ کے دل میں پیدا خوف کو بڑھا رہا تھا،

خشک ہوتے حلق سے سنتی، بے یقینی سے اس کے نفرت سے بھری
آنکھوں میں دیکھتی رہی تھی جو قریب آرہی تھی۔

اس نفرت بھری آنکھوں سے دور ہونے کے لئے اس نے اپنے قدم پیچھے لئے
یہاں تک کہ وہ قریب ہی موجود گاڑی کے ڈور سے جا لگی

میرے بابا کی سچائی سے پردہ اٹھانے سے پہلے اپنی سچائی پہ بھی غور کر لینا"
"تھازرا کہ تم کیا ہو؟

وہ اپنے اندر کا خوف دباتے ہوئے اپنے آنکھوں میں مڈ آئی نمی کو چھپانے کی
کوشش کرتی نہایت تلخی سے بولی اور اس نے چاہا کہ سائیڈ سے نکل جائے

ایک وقت تھا جب تم سے بڑھ کر میری سچائی کو کوئی جانتا نہیں تھا اور اب "

"تم ہی مجھ سے پوچھ رہی ہو

اس کی فرار کی کوشش کو دیکھتے ہوئے وہ جو دو قدموں کی دوری پہ کھڑا

تھا۔

مزید قدم بڑھا کر کارپہ ہاتھ رکھ کر جیسے اس کے جانے کا راستہ روکا گیا تھا

جس پر مرحہ کی سانسیں تھمی تھی،

اور اس پر گھبراہٹ سوار ہوا

مرحہ کو اس کی سپاٹ ہوتی آنکھوں میں تکلیف اترتی نظر آئی

"دور ہٹو مجھ سے۔۔۔ اور جانے دو مجھے"

وہ اپنے آپ کو سنبھالتی ناگواری سے بولتے ہوئے اس کے سینے پہ دھکا

دے کر دور ہٹانے کی کوشش کی

"میں دور نہیں ہٹوں گا کیوں دور رہوں اپنی بیوی سے؟"

وہ مرحہ کے ہاتھ کو کلائی سے پکڑ کر موڑ کر اس کے پشت سے لگاتے ہوئے

بولا،

جس کے سبب مرحہ اس کے مزید قریب سرک آئی تھی۔

"نہیں ہوں میں تمہاری بیوی"

وہ طیش سے غرانا چاہتی تھی مگر غرا نہیں پائی تھی،

اپنی دھیمی آواز کی لرزاہٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ چہرہ اٹھائے اس کے خوبصورت گرے رنگ آنکھوں میں دیکھتی بولی جس کا رنگ ایک مرتبہ پھر بدلہ تھا اب وہاں درد نہیں تھا بلکہ۔۔

نرمی تھی

محبت تھی

اور ڈھیروں خواب و خواہشات تھے۔۔

"تمہارے بھول جانے سے حقیقت نہیں بدلنے والی میری جان"

اپنا چہرہ مرحہ کے چہرے قریب کرتے ہوئے وہ بولا تو اس کا لہجہ بھی دھیمہ اور جذبات سے بوجھل ہوا تھا۔

مرحہ کا دل جیسے کان میں دھڑکنے لگا تھا جس کی آواز کو وہ باآسانی سن سکتی تھی۔

"جانتی ہو تم نے مجھے کتنا ستایا ہے۔۔۔"

اس نے مزید اپنا چہرہ جھکایا تھا کہ اس کا ناک مرحہ کے ناک سے مس ہوا اور گویا مرحہ جیسے بے جان ہوئی تھی

اس کے اندر مزید ہمت نہیں رہی تھی کہ وہ ان جذبات لٹاتے گرے آنکھوں میں اتنے قریب سے دیکھے سو وہ بے ساختہ آنکھیں میچ گئی

۔۔۔ ہر رات میں خواب دیکھتا ہوں کہ تم میرے پہلو میں میرے باہوں " کے گھیرے میں موجود ہوں مگر ہر صبح میری آنکھ کھلتے ہی تلخ حقیقت کا "سامنا ہوتا ہے کہ وہ خواب جھوٹا تھا۔۔۔"

اسے آنکھیں میچتا دیکھ اس کی آنکھیں سرک کر مرحہ کے لرزتے لبوں پہ
جار کی تھی۔

اپنے اندر اڈتی شدید خواہش پہ بند باندھے وہ اپنے بے قابو ہوتے حواس
کے ساتھ بولا

اور مرحہ تو جیسے بھڑکتے ہوئے تندور میں کھڑی بھسم ہو رہی تھی۔
وہ ایک عام سی لڑکی تھی اور عرش جیسا شخص کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل
ہو سکتا تھا، مگر اس کا نہیں تھا لیکن عرش نے جس طرح مرحہ کے لئے کئی
بار خود کو خطرے میں ڈالا اس چیز نے مرحہ کے لاکھ چاہنے کے بعد بھی
مرحہ کے دل نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تھا
بے شک وہ اس وقت محبوب کی قربت میں تھی مگر یہ قربت اسے خوشی
بخشنے کے بجائے درد و افیت کی بھٹی میں دہکا رہا تھا
محبوب تھا مگر تھا تو غیر محرم ہی۔۔۔

چاہئے عرش کتنا بھی کہے کہ وہ اس کی بیوی تھی مگر مرحہ کو اس کی بات پہ
زرہ برابر بھی بھروسہ نہیں تھا،
وہ اس پر بھروسہ نہیں کرتی تھی،
اور اس وقت وہ غیر محرم کی قربت میں ناچاہتے ہوئے بھی کھڑی جیسے اندر
ہی اندر راکھ ہو رہی تھی،
بلکہ دعان عرش اسے خاک کر رہا تھا۔
اسے تو دعواتھانا کہ وہ مرحہ سے محبت کرتا تھا تو یہ کیسا دعواتھا جس میں وہ
اس کے جذبات کی فکر نہیں کرتا۔۔۔ اس کے باپ سے اس قدر نفرت
کرتا تھا۔
مرحہ کو جیسے اپنے آپ سے شدید نفرت ہوئی کہ وہ کس قسم کے شخص کو
چن بیٹھی تھی۔۔۔ جس کا احساس ابھی اسے شدت سے ہوا تھا
ساتھ ہی اس شخص سے بھی شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔
"مجھے تم سے نفرت ہے۔۔"

مرحہ نے دھیمے لرزتے ہوئے لبوں سے نہایت ہی نفرت سے کہا تھا،
کہ اس کے بند آنکھوں کے اس پار سے آنسوؤں کی لڑیاں ٹوٹ کر رخسار پہ
بہہ آئی تھی

وہ جو مرحہ کے چہرے کی سیر کرتے ہوئے بہک رہا تھا اسے یوں لگا جیسے
کسی نے اس کے سر پہ کانچ کی بوتل دے ماری ہو

وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹا تھا

"تم نے کیا کہا؟"

اس نے جیسے اذیت سے سرخ پڑتے آنکھوں سے پوچھا،

اسے جیسے مرحہ کے جملے سے زیادہ مرحہ کے لہجہ میں موجود نفرت نے
تکلیف دی تھی

میں نے کہا مجھے تم سے شدید نفرت ہے عرش۔۔۔ اور ساتھ ہی خود سے "
بھی شدید نفرت۔۔۔ تم کہتے ہو تم مجھ سے محبت کرتے ہو مگر کیا واقعی تم

مجھ سے محبت کرتے ہو؟ یا میرے بابا سے بدلہ لینے کے چکر میں تم مجھے
"پاتال میں دھکیلنا چاہتے ہو؟۔۔۔"

وہ مسلسل بہتے آنسوؤں کے درمیان اب بھی کار سے ٹکی دھیمے بے جان سے
انداز میں کہہ رہی تھی جسے دیکھ یوں لگ رہا تھا کہ اگر کسی نے اسے انگلی سے
چھوا بھی تو وہ بھر بھری ریت کے مانند ڈھسے جائے گی

۔۔ میرے بابا کو جیل تو بھیج ہی دیا ہے تم نے تو اب کیا چاہتے کہ اپنی
دشمن کی بیٹی کے ساتھ بنانا کاح کئے رات گزار دو تاکہ میرے بابا جیل میں
"خودکشی کر لے یا اس کے بعد مجھے خودکشی کرتا دیکھ۔۔۔"
"بس کرو۔۔۔"

وہ جوب بھینچے اسے سن رہا تھا اور ضبط کے سبب مٹھی کو بھینچے ہوئے تھا
اگلے ہی پل داہنے ہاتھ کی مٹھی کو پوری طاقت سے کار کی ڈور کے کانچ پہ
دے مارا تھا۔

کانچ کے تڑخنے کی آواز آئی تھی مگر وہ ٹوٹی نہیں تھی۔

مگر دعان عرش کا دل بری طرح ٹوٹا تھا اور آواز نہیں گونجی۔۔۔۔۔
 اس کے اس قدر شدید رد عمل پہ مرحہ خوف سے لرزتی سمٹی تھی۔
 اس کی نظریں بے ساختہ دور جاتے عرش کے ہاتھ پہ پڑی جو بری طرح
 زخمی ہو گیا تھا

اور اس میں سے خون رس رہا تھا

کیا لگتا ہے تمہیں میں ہوس کا مارا ہوں، یا بدلہ لینے کے چکر میں اس حد "
 تک جا کروں گا۔۔۔ اور میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں تمہارا غیر محرم
 "نہیں ہوں مگر پھر بھی تم نے یہ سب باتیں۔۔۔۔۔

اس نے اپنی لرزتی آواز کو قابو میں کرنے کی بلکل نہیں کوشش کی تھی
 اور وہ جیسے کہتے کہتے رکا تھا،

تو ٹھیک ہے تمہیں مجھ پر اور میری باتوں پہ یقین نہیں ہے نا۔۔۔ میں اگلی "
 مرتبہ تمہارے پاس ثبوت لے کر آؤں گا اور جب میں ثبوت لے کر آؤں
 "گا اس کے بعد تمہیں اپنے ہر الفاظ اور سوچ کا خمیازہ بھگتنا ہو گا مرحہ مچا

دہکتے ہوئے لہجہ میں کہتے ہوئے اس پر ایک جلتی نگاہ ڈال کر وہ اٹے
قدموں پلٹ گیا تھا

"واو۔۔۔"

قطار سے ایک دوسرے سے لگ کر کھڑی کیسل کو دیکھ ان سبھی کے منہ
سے سسکاری سی نکلی تھی
"یہ تو دریم لینڈ جیسا ہے"

کھکشاں نے خواب ناک سے انداز میں کہا تھا
"صحیح کہا"

شمشہ نے جیسے پورے دل سے تصدیق کی
"واہ۔۔۔۔ یہ کتنا خوبصورت ہے"

کیسل کی قطاروں کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے رہنما فردوس ایک دم
کیسلز کے بیچ میں

کھڑی بڑی سے ہری بیل سے ڈھکی کیسل کے سامنے جیسے مہوت سی
ہو کر رہی تھی

اس کے ساتھ موجود لڑکیوں کی حالت بھی راہی سے مختلف نہیں تھیں۔
"ہم اس کیسل میں رہے گے"

"نہیں۔۔۔"

راہی نے پر جوشی سے کہتے ہوئے محل کی جانب قدم بڑھائے تھے
اور اس کے ساتھ دوسری لڑکیاں بھی پر جوش سی ہامی بھرتی اس کے پیچھے
ہی تھیں

کہ انہیں رکنہ پڑا تھا

"کیوں؟"

راہی نے بے ساختہ مڑ کر میری سے پوچھا جو ان کے ساتھ تھی اور اس پر انہیں ان کے رہائشی کیسل تک پہنچانے کی ذمہ داری تھی

"کیونکہ یہ کیسل منحوس ہے؟"

میری نے ایک نگاہ اس ہری بیل سے ڈھکی خوبصورت سے کیسل کو دیکھتے ہوئے کہا

"اس کا کیا مطلب ہے؟"

راہی نے حیرات سے سوال کیا

کہی تمہارا یہ تو مطلب نہیں ہے کہ اس محل میں جن بھوت کا بسیرا"

"ہے؟"

کہکشاں نے بھی جیسے حیرانگی اور بے یقینی سے پوچھا

"ہاں یہ بھی کہہ سکتے ہیں"

میری کی بات سن کر وہ تمام لڑکیاں خوف زدہ سی ہوتی بے ساختہ کیسل سے دور ہٹی تھی

"صحیح کہتے ہیں خوبصورت چیز کبھی بھی بے داغ نہیں رہتا"

راہی نے جیسے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا

"آؤ میں تم سبھی کو تمہارا کیسل دیکھاتی ہوں"

میری کے کہنے پہ ساری لڑکیاں اس کے پیچھے چلنے لگی تھی

"کیا یہاں کوئی رہتا بھی ہیں؟"

"ہاں۔۔"

کہکشاں کے پوچھنے پر میری نے ایک لفظی جواب دیا

"اوہ کون ہے وہ بہادر شخص؟"

آئی لینڈ کے اونر۔۔ جب بھی آئی لینڈ آتے ہیں وہ اس کیسل میں مقیم"

"ہوتے ہیں"

"واؤ کتنا بہادر ہوگا اونر ہے نا؟"

شمشہ نے جیسے پسندیدگی بھرے انداز میں کہتے ہوئے لڑکیوں سے پوچھا تھا

"لگ تو ایسا ہی رہا ہے"

راہی نے جوابا کہتے ہوئے مڑ کر کیسل کو دیکھا

جس کے ماتھے پہ لکھا تھا

"cursed castle"

-----*-----*

"کچھ پتا چلا حبابہ احسن کا؟"

"نہیں۔۔ مزید کچھ نہیں۔۔ آئی لینڈ پہ بگ بی کا مکمل کنٹرول ہے"

نعمان کے کہنے پہ اس کی پیشانی پہ تیور یا چڑھی

وہ دونوں اس وقت آئی لینڈ میں تھے

مگر انہوں نے آئی لینڈ میں داخل ہونے کے لئے مروج طریقہ اختیار نہیں

کیا تھا

بلکہ وہ آئی لینڈ پہ آئی لینڈ کے پیچھے کی جانب موجود ایک خفیہ راستے سے
داخل ہوئے تھے

تاکہ بگ بی کو بشار تقی کے آمد کی خبر نہ ہو۔

وہ آئی لینڈ بشار تقی کا تھا

اور بشار تقی کی ملکیت میں موجود لینڈ زپہ ہمیشہ ایک خفیہ راستہ موجود ہوتا
تھا

خفیہ راستہ سرنگ کی شکل میں اندر تک چلے گیا تھا

جس سے گزرتے ہوئے وہ سرنگ کے سرے تک جا پہنچے تھے

جہاں سرنگ کے سرے پہ ایک زمین دوز نہایت خوبصورت سا اپارٹمنٹ
بنا تھا،

مگر اس وقت انہیں حباب تک پہنچنے کی جلدی تھی تو وہ گرتج میں داخل

ہوئے جہاں مہنگے برانڈز کی تین کارر کھی تھی۔

ٹھیک ہے تو پھر ہم سب سے پہلے آئی لینڈ کے پولیس اسٹیشن پہ جائے"

"گے، کیونکہ گرفتار ہونے کے بعد حبہ احسن کو وہی ہونا چاہئے

بشار نے سرخ رنگ کی اسپورٹس کار کی جانب بڑھتے ہوئے کہا تھا

یقین نہیں آتا آپ نے اپنا ڈریم آئی لینڈ حبہ احسن کے بدلے اس کے"

"اسٹیپ مام کو دے دیا

کار ہرے بھرے پہاڑوں کے درمیان پہ بنی سڑک پہ سے نہایت تیزی مگر

سبک رفتاری سے گذر رہی تھی۔

جہاں سے پہاڑوں سے ٹکراتا خوبصورت سمندر کانپلا پانی نہایت ہی

دلفریب لگ رہا تھا

آئی لینڈ کی خوبصورتی دیکھ نعمان نے جیسے بے ساختہ کہا

کیا تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں اس کے لئے اپنے اس آئی لینڈ کو داؤ پہ لگا سکتا"

"ہوں؟

ڈرائیونگ کرتے بشار تقی کو جیسے نعمان کی بات بالکل پسند نہیں آئی تھی

ہاں مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ اس لڑکی کے لئے صرف آئی لینڈ ہی نہیں "

"پوری دنیا کو داؤ پہ لگا سکتے ہیں

نعمان بے جھجک تیوری چڑھائے بشار کو دیکھتے ہوئے کہا

"وہاٹ ریش؟"

بشار نے ناگواری سے سر جھٹکا

یہ بکو اس نہیں ہے سر اس معاملے میں آپ کو سنجیدگی سے سوچنا چاہئے "

اس سے پہلے کہ آپ کسی ایسے نقصان میں مبتلا ہو جس کی بھرپائی آپ نا

"کر پائے

تم نے ایسا کیسے سوچ لیا کہ میں اس لڑکی کے لئے پوری دنیا داؤ پہ لگا سکتا "

"ہوں؟

نعمان کے کہنے پہ اب کی مرتبہ بشار نے جیسے تحمل سے پوچھا

کیونکہ سر آپ بھول رہے کہ آپ نے اس لڑکی کے لئے بنا سوچے سمجھے "

خود کو داؤ پہ لگایا تھا، یاد ہے وہ بلیٹ جو آپ نے حب احسن کے نام کی کھائی

تھی۔۔۔ جب آپ خود کو داؤ پہ لگا سکتے ہیں تو آپ کے نزدیک اس دنیا کی
"کیا اوقات۔۔۔؟"

گاڑی کے جھٹکے سے رکنے پہ نعمان کی بات ادھوری رہ گئی تھی
"آج کل شاید بہت زیادہ مویر دیکھنے لگے ہو تم؟"

نعمان کو خشکیوں نظروں سے گھور کر کہتے ہوئے وہ کار سے نکل گیا تھا
"اوہ۔۔۔ اوئر سر۔۔۔ ہیلو۔۔۔ ویلکم۔۔۔"

"حبہ احسن کہاں ہے؟"

تھوڑی دیر بعد وہ اسٹیشن کی انچارج لیڈی آفیسر روزی وا کر سے پوچھ رہا تھا،
جو اسے اچانک سامنے دیکھ کر حیران ہوتی اسے کھڑے ہو کر روش کر رہی
تھی

"کون حبہ احسن؟"

روزی نے حیرت سے بشار اور نعمان کو دیکھ پوچھا
"وہی لڑکی جسے تم لوگوں نے انٹرنس داخلے پہ گرفتار کیا تھا"

ہاں یہ تو میں نے بھی سنا ہے کہ کسی لڑکی کو گرفتار کیا گیا ہے، مگر گرفتار " کرنے والے ہم نہیں ہیں سر۔۔

بشار کے کہنے پہ جیسے روزی سمجھتے ہوئے سر ہلا کر بولی "پھر کون ہے؟"

روزی کی بات سن کر بشار کے اندر جیسے بے چینی دوڑی تھی، اتنی دور آنے تک اس کے خیال میں یہی تھا کہ حبہ احسن اسے نہایت آسانی سے آئی لینڈ کے پولیس اسٹیشن پہ مل جائے گی وہ یقیناً بگ بی کے آدمی ہو گے۔۔ اور اگر وہ لڑکی بگ بی کے آدمیوں کے "ہتھے چڑھی ہے تو اسے یہاں کبھی بھی نہیں لایا جائے گا "پھر کہاں لے جائے گے اسے؟"

بشار کا اضطراب جیسے روزی کی بات سن کر دھیرے دھیرے بڑھتا ہی جا رہا تھا

وہ آپ کو کہی بھی نہیں ملے گی سر کیونکہ اب تک تو وہ غائب ہو چکی ہوگی "

روزی نے جیسے افسوس زدہ لہجہ میں کہا
"کیا بکو اس کر رہی ہو؟"

اور روزی کی یہ بات سن کر تو جیسے بشار کا دماغ بھک سے اڑا تھا
روزی کے سامنے موجود ٹیبل پہ دونوں ہاتھ زور سے مارتے ہوئے جیسے
غصہ اور صدمہ کی ملی جلی کیفیت میں غرایا تھا
میں ایسا اس لئے کہہ رہی ہوں کہ یہ اس آئی لینڈ پہ پہلا کیس نہیں ہے "
سر

بشار کا رد عمل دیکھ روزی نے س اپنی حیرانگی چھپاتے ہوئے سہمے لہجہ میں کہا
تھا

اور ساتھ ہی بشار کے غصے اور اندرونی جذبات سے تھمتاتا چہرہ بغور دیکھا
کیا وہ لڑکی اوپر سر کے لئے اہم تھی؟

"اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں سر؟"

بشار کی حالت دیکھ شدید پریشان ہوتے نعمان نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا

جو پلٹ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ رہا تھا
اگر کسی نے بھی اسے کھروچ تک پہنچائی اسے اس آئی لینڈ کے ساتھ
"آگ لگا دوں گا... چاہے وہ کوئی بھی ہو

اس کا لہجہ بھڑکتی آگ کے مانند تھا
یہ آپ کس وجہ سے کرے گے؟۔۔۔ جبکہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی آپ نے
"حبہ احسن کے معاملے میں ریش جیسا کچھ کہا تھا

نعمان نے کئی دنوں سے اس سوال و جواب کے لئے خود کو تیار کیا تھا
اور نعمان کو لگا جیسے یہ وقت سوال کے لئے بالکل ٹھیک تھا
سو وہ ہمت کرتا بشار کے سامنے آتے ہوئے اسے رکنے پہ مجبور کر گیا
"ہٹو راستے سے"

بشار نے جیسے بمشکل ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچے بولا

"نہیں مجھے پہلے اس کا جواب چاہئے"

نعمان نے مضبوط لہجہ میں کہا

کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ ابھی نہیں تو پھر کبھی نہیں۔

ابھی حبہ احسن کو ڈھونڈنا زیادہ اہم ہے ناکہ تمہارے بکو اس سے سوال

"جواب

بشار جیسے شدید غصے میں مبتلا غرایا

میرے لئے آپ سب سے زیادہ اہم ہے۔۔۔ خود مجھ سے بھی

زیادہ۔۔ اس لئے آپ سے جڑے سارے مسائل بھی اہم ہے۔۔

میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کو ایک ایسی بیماری ہے جو آپ کے

لئے کسی بھی وقت مشکل بن سکتی ہیں،

اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کی مزید ایک پرسنالٹی پیدا ہو جائے۔۔۔ کیونکہ

ایسا ہمیشہ اس وقت ہوتا ہے جب آپ نے شدت سے کسی چیز کی خواہش

اپنے اندر کی اور ساتھ ہی آپ خود کے جذبات کو نظر انداز کرتے
 رہیں۔۔۔ اسے سمجھنے کی ذرا بھی کوشش نہیں کی۔۔۔ تب تب آپ
 میں نئی پرسنالٹی پیدا ہو گئی اور میں نہیں چاہتا کہ اس مرتبہ بھی
 آپ اپنے اندر کے جذبات سے بھاگتے رہے اور کوئی اور پرسنالٹی پیدا
 ہو جائے جو حبہ احسن کو پاگلوں کی طرح چاہے اور۔۔۔ آپ کے کنٹرول
 "سے باہر ہو۔۔۔۔۔"

"میرے ڈاکٹر بننے کی کوشش مت کرو۔۔۔"

بشار بڑی مشکل سے لب بھینچے نعمان کی باتیں سن رہا تھا
 جب اس کی برداشت کی حد ختم ہوئی وہ اس کا گلابوچ کر دھکیلتا ہوا دیوار
 سے لگا گیا

مجھے جواب چاہئے کہ آپ حبہ احسن کو اپنی جان جو کھم میں ڈال کر کیوں
 "بچانا چاہتے ہیں؟"

ہر گزرتے لمحہ کے ساتھ ساتھ اپنے گلے پہ بڑھتے گرفت کے باوجود
نعمان نے بشار کی سرخ افیت سے بھرتی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
پوچھا

نعمان جانتا تھا کہ بشار تقی کے لئے حبہ احسن کے متعلق جذبات کو ماننا
مشکل ہو رہا تھا

جبکہ وہ اپنے بچپن سے صد فی یوسف کے پیچھے پاگل تھا
"کیونکہ۔۔۔۔۔"

غصے اور اندرونی اضطراب کی شدت کے ساتھ وہ نعمان کے گلے پہ دباؤ
بڑھاتا رہا تھا

ساتھ ہی خود بھی اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنے پہ مجبور ہو گیا تھا
اور جو جواب اسے اندر سے ملا تھا
وہ ناقابل قبول تھا بشار تقی کے لئے۔

--- کیونکہ --- حبہ احسن میری فیملی ہے۔۔۔ وہ میری بیوی " ہے۔۔۔

اپنے اندر کی جنگ سے لڑنے کے بعد بمشکل بشار نے جیسے چیختے ہوئے کہا تھا اور ساتھ ہی ہانپتے ہوئے نعمان کی گردن کو چھوڑ دیا نعمان گلے پہ ہاتھ رکھے لمبی لمبی سانس لیتے ہوئے کھانس رہا تھا "آج آپ۔۔ نے تو مجھے لگ بھگ مار ہی دیا تھا"

نعمان نے اپنی سانسیں بحال ہونے پہ اسے سراٹھا کر دیکھا جو خود بھی لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا، اور پسینہ میں گویا نہاتے ہوئے تھا

یہ اچھا ہوا کہ آپ نے بھابھی کی پوزیشن کلیئر کر دی۔۔ اب میں آپ " سے زیادہ بھابھی کی فکر کروں گا

نعمان کی کہنے پہ بشار نے خونی نظروں سے اسے گھور کر دیکھا تھا جس پر خوفزدہ نعمان کو باقی الفاظ کہنے کی ہمت نہیں ہوئی

بشار مڑ گیا تھا جانے کے لئے جس پر نعمان نے جیسے راحت بھری سانس
خارج کی

"بگ بی سے دشمنی آپ کو کافی مہنگی پڑے گی سر"
نعمان نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے جیسے تنبیہ کی
"مجھے سستی چیزیں پسند بھی نہیں ہیں"

جس پر نعمان کو بشار تقی کی مظطرب مگر لا پر واہی بھری آواز سنائی دی تھی

-----*-----*-----*

"مرحہ بی بی"

رات کے گیارہ بج رہے تھے تب ملک نے اسے آواز دے کر اٹھانے کی
کوشش کی

جس پر مرحہ ہڑا کر اپنی آنکھیں کھول گئی

اس نے اطراف میں دیکھا تو اسے یاد آیا وہ ویٹنگ روم میں بیٹھی بابا کا
انٹروکیشن ختم ہونے کا ویٹ کر رہی تھی
ملک نے کہا تھا کہ ثبوت کے ناکافی ہونے کے سبب رضامرزا پہ جرم ثابت
نہیں ہو پاتا تھا

اس لئے انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

وہ اس خبر پہ خوش ہوتی ملک کے اسرار کے باوجود جو گھر جانے کا کہہ رہا تھا
وہ بابا کے ساتھ جانا چاہتی تھی

اس لئے ویٹنگ روم میں ویٹ کر رہی تھی
نجانے کب ویٹ کرتے کرتے اس کی آنکھیں لگ گئی تھی
"بابا کہاں ہے؟۔۔۔"

مرحہ نے ملک کے پیچھے دیکھتے ہوئے جیسے رضامرزا کو ڈھونڈنے کی
کوشش کی

"مرحہ بی بی باس۔۔۔"

ملک جیسے کچھ کہتے کہتے رکا تھا

جس پر مرحہ کا دل جیسے بے ساختہ سہا

"ملک بابا کہاں ہے؟۔۔۔ وہ ٹھیک تو ہے نا؟"

اب کی مرتبہ مرحہ نے نہایت پریشان اور ہراساں ہوتے ہوئے بلند آواز

میں پوچھا

باس کو اگرچہ رہا کر دیا گیا ہے مگر جو جھوٹی بدنامی باس کو لگ چکی ہیں باس "

"اس بدنامی کو برداشت نہیں کر پائے اور۔۔۔"

"۔۔۔ کیا ہوا بابا کو۔ تم بتاتے کیوں نہیں۔۔۔"

مرحہ نے خوف سے بند ہوتے دل کے ساتھ پوچھا

اس کے آنکھوں سے آنسوؤں نکل آئے تھا

"۔۔۔ باس کو شدید صدمے اور ڈپریشن کے سبب ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔"

"۔۔۔ بابا۔۔۔"

مرحہ جیسے بے ساختہ لڑکھرائی تھی

اور گرنے سے بچنے کے لئے صوفے کے بیک کو جھک کر مضبوطی سے تھاما

"--- بابا--- کہاں--- ہے؟"

دھیمی آواز اور برستی آنکھوں کے ساتھ اس نے بمشکل ملک سے پوچھا

"ہاسٹل میں"

ملک کے کہنے پہ اگلے ہی پل وہ لڑکھڑاتے قدموں سے دوڑتی باہر کی جانب

بڑھ گئی تھی

"--- بابا--- آپ ٹھیک تو ہیں نا؟"

وہ سارا راستہ روتے ہوئے گئی تھی

ہاسپٹل کے روم میں داخل ہو کر اس کے قدم ایک لمحہ کے لئے ٹھٹھک کر

رکے تھے

وینٹی لیٹر کے سہارے دھیرے دھیرے سانس لیتے اپنے بابا کو دیکھ جیسے

مرحہ کی سانسیں تھمی تھی

اگلے ہی پل شدت سے روتے ہوئے وہ دوڑ کر رضا مرزا کے پہلو میں رکھا
ہاتھ تھام گئی

"مرحہ۔۔۔ میری جان۔۔۔"

اس کے ہاتھ پکڑنے پہ آنکھیں موندیں پڑے ڈاکٹر رضا مرزا جیسے دھیرے
سے آنکھیں کھولتے ہوئے اسے دھیمی آواز میں پکارا
"بابا۔۔۔"

وہ رضا مرزا کے پکارنے پہ اپنی آنسوؤں بھری آنکھوں سے انہیں دیکھتی
سکی تھی

"اس طرح روؤں مت میری جان۔۔۔ یہ زیادہ تکلیف پہنچا رہا ہے"
رضا مرزا کے کہنے پہ مرحہ کی آنکھیں مزید تیزی سے برسنے لگی
آپ کے۔۔۔ ساتھ ایسا۔۔۔ کس نے کیا۔۔۔؟ اور کیوں"
"بابا۔۔۔؟"

مرحہ نے ہچکیوں کے درمیان اندر ہی اندر خوف زدہ ہوتے ہوئے پوچھا تھا

"اگر میں نے کچھ برا کیا ہے تب بھی؟"

ڈاکٹر رضامرزانے اب کی مرتبہ گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا
 بالکل تب بھی میں آپ ہی کو چنوں گی کیونکہ آپ میرے بابا"
 "ہے۔۔۔ میرے زندگی کا واحد رشتہ۔۔۔۔۔"

وہ رضامرزا سے باظاہر نہایت مضبوط لہجہ میں کہہ رہی تھی مگر اندر جیسے
 دل دھیرے دھیرے پاتال کی گہرائی میں گر رہا تھا۔

"میں دور نہیں ہٹوں گا کیوں دور رہوں اپنی بیوی سے۔۔۔"

("تمہارے بھول جانے سے حقیقت نہیں بدلنے والی میری جان")

مرحہ محیا اس لمحہ نہایت اچھے سے جان گئی تھی کہ وہ ایک ایسی جنگ میں آ
 پھنس تھی

جس میں چاہیے کوئی بھی جیتے۔۔۔

چاہئے ڈاکٹر رضامرزا یا کیپٹن دعان عرش۔۔۔ مگر
 مقدر میں ہاں صرف ڈاکٹر مرحہ محیا کی ہی لکھی ہوگی۔

اس شخص کے متعلق معلوم کرنے کی کوشش کرو جس نے حبہ احسن کو"
"گرفتار کیا تھا

ڈرائیونگ کرتے ہوئے بشار نے ٹیب میں سر دے نعمان سے کہا تھا
"یس سر۔۔ وہی کر رہا ہوں"

نعمان نے مصروف سے انداز میں جوابا کہا
آفیسر روزی نے کیمرہ فوٹیج کے ساتھ ساتھ اس آدمی کی ڈیٹیلز بھی بھیجی"
ہیں

تھوڑی دیر بعد نعمان ٹیب سے سر اٹھائے بولا

"کہاں رہتا ہے وہ؟"

اس نے لب بھینچے پوچھا

"سی بلاک۔۔"

نعمان کے کہنے پہ وہ لبوں کو مزید بھیجتا گاڑی کی رفتار بڑھا گیا تھا
 آئی لینڈز کے رہائشی ایریاز تین بلاکز میں بٹے تھے
 اے بلاک میں دلفریب سے کیسیلز اور دوسری قسم کے فیری ٹیل میں
 موجود چیزیں بنی تھیں، جیسے امیوزمینٹ پارک وغیرہ جو صرف سیاحوں کے
 لئے تھا۔

بی بلاک میں آئی لینڈ کے ورکرز رہتے تھے۔
 اور سی بلاک گوداموں سے بھرا تھا جہاں آئی لینڈ کے خطرناک لوگ رہتے
 تھے

جو بگ بی کے لئے کام انجام دیتے تھے۔
 اس لئے سی بلاک میں جانا سیاحوں اور زیادہ تر ورکرز کے لئے ممنوع و منع تھا
 یوں بھی کوئی جاننے والا شخص ادھر کبھی جانا پسند نہیں کرتا تھا۔
 کہ ادھر جا کر بہت کم لوگ ہی واپس لوٹ کر آتے تھے۔

"وہ لڑکی کہاں ہے جسے گرفتار کیا تھا تم نے؟"

"میں نے کہا نا کہ میں نہیں جانتا۔۔۔"

اسی سی بلاک کے ایک گودام میں جاوید نامی ادھیڑ عمر آدمی گودام کے احاطے میں لگے مر رہا تھا

میں دیکھتے ہوئے اپنے زخموں سے رستے خون کو صاف کر رہا تھا کہ اپنے پشت کی جانب سے آتے آواز پہ وہ غصے سے کہتا ہوا مڑا تھا کہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ بے ساختہ خوف سے لڑکھڑایا

"باس۔۔۔"

"کیا کوئی اور بھی آیا تھا اسے ڈھونڈنے؟"

بشار کے سرد سے چہرے کی صبح پیشانی پہ جیسے سلوٹیں نمودار ہوئیں تھیں

"ہاں۔۔۔ کوئی۔۔۔ آیا تھا۔۔۔"

جاوید لڑکھڑاتے لہجہ میں بولا ساتھ ہی اس کی نگاہ بشار کے پیچھے کھڑے
نعمان پہ پڑی

جس کے ہاتھ میں اسے پسٹل نظر آیا تھا
جس پر جاوید نے اپنا حلق خشک ہوتا محسوس کیا تھا
"کون تھا وہ؟"

میں نہیں جانتا کیوں کہ میں اس کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا باس۔۔۔ اور میں
نے اسے لڑکی کے متعلق کچھ نہیں بتایا جسے معلوم کرنے کے لئے اس نے
مجھے ٹاچر بھی کیا تھا

جاوید گھگیا کر کہتے ہوئے اپنے زخموں کی جانب اشارہ کیا تھا
"تو کیا تم مجھے بھی نہیں بتاؤ گے؟"

"مم۔۔۔ میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔۔۔"

بشار کے سرد لہجہ پہ جاوید گڑ گڑا کر بولتا گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا

حبہ احسن نامی لڑکی کو بگ بی کے کہنے پہ میں ہی تلاشی کا بہانا بناتے " ہوئے انو سٹیگیشن روم تک لے گیا تھا پھر اس کے بیگ میں ڈر گزر رکھ کر اسے گرفتار کر لیا تھا۔۔۔ میں اسے پولیس اسٹیشن لے جا رہا تھا کہ راستے میں ہی اسے بگ بی کے پرسنل گارڈز لے گئے

"کیا مطلب۔۔۔ تمہارے پاس حبہ احسن نہیں ہے"

جاوید کے کہنے پہ جیسے بشار کا اندرونی خلفشار اور اضطراب مزید بڑھا تھا نہیں وہ میرے پاس نہیں ہے۔۔۔ میں بھلا بگ بی کے خلاف کیسے جاسکتا " ہوں باس؟

بشار کے تیور دیکھ کر جاوید کا حلق جیسے خوف سے مزید خشک ہوا تھا "بگ بی۔۔۔"

بشار نے اضطراب سے بھری آنکھوں کو میچتے ہوئے اپنی مٹھیاں بھی سختی سے بند کی تھی

اور جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو وہ سرد تاثرات لئے ہوئے تھا

"اور کچھ جانتے ہو تم؟"

نعمان نے پریشان نظروں سے بشار کو دیکھنے کے بعد خوف زدہ سے نظر آتے جاوید سے پوچھا

انہوں نے کہا تھا کہ بگ بی نے اس لڑکی کو۔۔۔۔۔ جلدی ٹھکانے " لگا دینے کا اوڈر دیا ہے

جاوید نے بشار کی پشت کو دیکھ ڈرتے ڈرتے کہا تھا جسے سن کر بشار مزید وہاں نہیں ٹھہرا تھا

"اپنی زبان سر کے متعلق بند رکھنا ورنہ۔۔۔۔۔"

نعمان پستل ہلا کر جاوید کو تنبیہ انداز میں کہتا باہر کی جانب دوڑا رہا "کسی سے نہیں کہوں گا مجھے مرنا تھوڑی نا ہے"

جاوید نے فوراً کہا تھا، اور ان کے جانے پر راحت بھری سانس خارج کی تھی

بگ بی کوئین کیسل میں ٹہرے ہیں۔۔۔ اور شاید وہی کہی حبہ احسن "
"بھی ہو گئیں

نعمان نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بشار سے کہا

جس کے چہرے کے تاثرات از حد سرد تھے

مگر آنکھیں سرخ ہو رہی تھی

کوئین کیسل بشار تقی نے خصوصاً صد فی یوسف کے لئے بنایا تھا

جو عام کیسل سے ہٹ کر تنہا پہاڑی کے چوٹی پہ واقع تھا جہاں سے پورا آئی

لینڈ نظر آتا تھا

میں شاید جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہوگی۔۔۔ مگر یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ حبہ "

احسن کے متعلق ٹپ بگ بی کو کس نے دی؟۔۔۔ بگ بی حبہ احسن کے

"متعلق مزید کیا کیا جانتا ہے؟

"اس کا تو بگ بی سے مل کر ہی پتا چلنا ہے"

بشار کے سوالیہ انداز پہ نعمان نے کہا تھا

"ٹھیک ہے پھر چلتے ہیں۔۔۔"

بشار نے کہتے کار اسٹورٹ کیا

"کیا آپ ٹھیک ہے سر؟"

بشار کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ نعمان نے تشویش سے پوچھا

نہیں۔۔۔ میں بالکل بھی ٹھیک نہیں ہوں حبہ احسن مجھے ہر حال میں "

"چاہئے۔۔۔ وہ بھی زندہ

سرد برف بھرے لہجہ میں کہہ رہا تھا اندر آگ برساتا سا ہوا تھا،

سرد و سپاٹ چہرے کے باوجود نعمان محسوس کر گیا تھا کہ وہ واقعی ٹھیک

نہیں تھا

افیت سے گذر رہا تھا۔

شاید ایک مرتبہ پھر کھونے کی افیت سے۔

نعمان کو بے ساختہ اس پر ترس آیا تھا

جس نے ہمیشہ آج تک کھویا ہی تھا۔

کیا کبھی اس کے مقدر میں پانا بھی لکھا ہوگا؟

"حبہ احسن ٹھیک ہوگی سر"

اسے ٹھیک ہی ہونا ہوگا نعمان ورنہ میں کسی کو بھی ٹھیک نہیں رہنے دوں"

گا

نعمان کے تسلی بھرے انداز پہ بشار نہایت ٹھنڈے پن سے کہا

تھا جس میں شعلوں کی لپک چھپی تھی

ایسی لپک جو سب کچھ جلا کر خاکستار کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی

Zubi Novels Zone

-----*-----

ڈنر کے بعد راہی واک کرنے کے لئے باہر نکل آئی تھی،

رات میں آئی لینڈ کی خوبصورتی مزید بڑھ جاتی۔۔

آئی لینڈ بنانے والے نے جیسے لڑکیوں کے ڈریم لینڈ کو دماغ کے اندر سے نکال کر

اس آئی لینڈ میں بسا دیا تھا۔

راہی دل ہی دل میں بنانے والے کو داد دیئے بغیر نہیں رہ پائی تھی۔

ان کے کیسل کے بازو والے کیسل میں ہی بوئرز ہائش پزیر تھے۔

کئی لمحے اس کیسل میں تاک جھانک کرتے ہوئے راہی نے جیسے تحشم کو

ڈھونڈنے کی کوشش کی اندر سے شور شرابے اور ہنگامے کے آواز کے سوا

راہی کو کوئی نظر نہیں آیا تھا

"نجانے وہ کیا کر رہا ہوگا؟"

راہی نے یوں ہی دھیمے قدموں سے آگے کی جانب چہل قدمی کرتے

ہوئے سوچا

ساتھ ہی اس کے ذہن میں حبه آئی تھی،

نجانے حبه کہاں ہوگی؟۔۔۔ وہ اب تک کیوں نہیں آئی تھیں؟

سوچتے ہوئے جیسے وہ اپنے سامنے نظر آتے کیسل کے سامنے ٹھٹک کر رکی تھی

جس کے ماتھے پہ "کرسڈ کیسل" لکھا تھا
کیسل کے اندر سے دھیمی روشنی باہر آرہی تھی
البتہ باہر سڑک پہ موجود اسٹریٹ لائٹ کی روشنی میں وہ اب بھی دمک رہی تھی۔

کیسل پہ طاری سناٹا اور ادا سی صاف محسوس ہوتا تھا۔
جو کیسل کی خوبصورتی کے ساتھ
مل کر عجیب محسور کن ماحول پیدا کر رہا تھا
جو راہی کو اپنی جانب کھینچ رہا تھا
راہی کے قدم میکنکی کیفیت میں کیسل کی جانب اٹھے تھے کہ تبھی اس کے

دماغ میں میری اور کہکشاں کی باتیں تازہ ہوئی،

(”کیسل منحوس ہے۔۔۔ اس محل میں جن بھوت کا بسیرا ہے“)
جس کے سبب اس کے دل میں ہلکا سا خوف بیدار ہو چکا تھا
اور وہ ہلکا خوف اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ محسوس کر کے جیسے مزید بڑھا
تھا

کہ اگلے ہی پل سناٹے میں راہی کی سریلی چیخ گونج اٹھی۔
”راہی۔۔۔“

اگلے ہی پل کسی نے کاندھا پکڑ کر اسے ہلاتے ہوئے پکارا
(کیا اسے جن پکار رہا تھا اور ہلا رہا تھا؟)

راہی کے دماغ نے اتنا سوچنا ہی تھا کہ راہی جو آنکھیں میچ کر چیخ رہی تھی
اب خوف سے بے جان ہوتی پوری طاقت سے چیختی جا رہی تھی
کہ اس کی چیخ اچانک رک سی گئی کیونکہ اس جن نے اس کے منہ پہ ہاتھ
رکھ دیا تھا

بس کریں راہی چیخ چیخ کر سب کے کانوں کے پردے پھاڑنا ہے کیا آپ "نے؟"

اس کے کان میں کسی کی گھبرائی سی آواز آئی تھی
مگر خوفزدہ سی راہی کا دماغ اس آواز کو جلدی پہچان نہیں پایا تھا
"آپ اس طرح چیخ کیوں رہی تھیں؟"

اب کی مرتبہ راہی کے دماغ نے جیسے اس آواز کو پہچان ہی لیا تھا جسے پہچان
کر راہی نے بدستور خوف سے کانپتے ہوئے دھیرے دھیرے آنکھیں
کھولی جہاں فکر مند چہرہ لئے تحشم کو دیکھ جیسے راہی کی جان میں جان آئی۔
وہ آگے بڑھ کر بے ساختہ تحشم سے جا لگی تھی
"کیا آپ ٹھیک ہیں؟"

راہی کے وجود کو کانپتا محسوس کر تحشم نے بھی بے ساختگی سے راہی کے
گرد بازو کا گھیرا ڈالتے ہوئے جیسے اسے تحفظ فراہم کیا،
اور ساتھ ہی از حد پریشانی سے پوچھا

"آپ اکیلی یہاں کیا کر رہی تھی؟"

راہی کی جانب سے کوئی جواب ناپا کر وہ سامنے نظر آتے کیسل کو دیکھتے ہوئے ایک اور سوال کر گیا

"کیا آپ کو اس کیسل میں جانا ہے؟"

"نہیں"

تحشم کے اگلے سوال پہ راہی تحشم سے جھٹکے سے الگ ہوتی نفی میں سر ہلا کر فوراً منع کر گئی

کیوں نہیں؟ غالباً اس کیسل سے سبھی ڈرتے ہیں اور جس سے سب

"ڈرتے ہیں وہی کام تو آپ کو کرنے میں مزا آتا ہے

مگر اس مرتبہ ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ کیسل منحوس اور آسیب زدہ ہے۔۔"

"یہاں جن، پریت کا بسیرا ہے

راہی نے کہتے ہوئے واپس جانے کے لئے قدموں کو موڑا تھا

ایک منٹ کہی آپ یہ تو نہیں کہہ رہیں ہیں کہ آپ ابھی اسی وجہ سے ڈر
"کر چیخ رہیں تھیں؟"

تحشم نے جیسے حیران ہو کر پوچھا

"ہاں تو پھر؟"

راہی نے جیسے اس میں بے عزتی محسوس کی تھی اس لئے ماتھے پہ تیوریاں

ڈال کر بائیں ابرو اچکا کر پوچھا

"آپ واقعی جن بھوت سے ڈرتی ہیں؟"

تحشم کو جیسے اب بھی یقین نہیں آیا تھا،

بھلا وہ لڑکی جو کسی سے ڈرنا نہیں جانتی تھی وہ بھی ڈرتی تھی اور جن بھوت

سے؟

ہاں ڈرتی ہوں۔۔ اور سب کو ایسی چیزوں سے ڈرنا چاہئے جو نظر نہیں آتی"

ہو، انسان اس سے تو لڑ سکتا ہے جو نظر آجائیں مگر جو نظر نہیں آتے ہیں اس

"سے کیسے لڑے؟"

راہی نے نہایت اکرڑ کر اپنا فلسفہ پیش کیا،

اور ساتھ ہی اسے گھور کر دیکھا

گویا کہہ رہی ہوا گر اس سے انکار کیا تو بیٹا تمہاری خیر نہیں۔۔

"صحیح کہا آپ نے"

راہی کی منطق پہ تحشم اپنی مسکراہٹ بمشکل روکے گردن اثبات میں ہلاتا

پورے دلجمعی سے بولا

"کیا تم میرا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو؟"

راہی نے بغور اسے تیکھی نظروں سے دیکھتے جیسے جانچا

میری یہ مجال۔۔۔ یہ دیکھیں خوف سے تو میرے بھی رونگٹے کھڑے ہو"

گئے ہیں، ارے باپ رے۔۔ مجھے بھی بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔ کیا آپ مجھے

"بوئز کیسل تک چھوڑ دیں گیس؟"

راہی کے تیکھے تیوروں سے پوچھنے پر تحشم اپنی معصوم شکل پہ خوف سجائے،

اور رونی صورت بنائے راہی کے ڈوپٹہ کا پلو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے

بولاتھا

ہاں کیوں نہیں میں تمہیں چھوڑ دوں گی۔۔۔ آخر کار میں لیڈی ڈان "ہو"

راہی نے جیسے احسان کرنے والے انداز میں ہامی بھرتے ہوئے کہا تھا

"ویسے راہی ہم ہمارا کیسل لے کر رہ سکتے ہیں۔۔۔"

"کیا مطلب؟"

وہ دونوں اس وقت بوائز کیسل کے سامنے کھڑے تھے راہی پلٹ کر گلز کیسل کی جانب بڑھنے والی تھی کہ تحشم کی بات پہ رکی اور پلٹ کر اسے

دیکھا

میرا مطلب ہے ہم ہنی مون پہ آئے ہیں، ناکہ کالج ٹرپ پہ۔۔۔ میں ان "

گدھوں کے ساتھ رہتے رہتے تنگ آ گیا ہوں۔۔۔ میں آپ کے ساتھ رہنا

"چاہتا ہوں۔۔۔ ہمیشہ۔۔۔"

تحشم جو شروعات میں منہ بنا کر کہہ رہا تھا

آخر میں کہتے وقت اس کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوئے تھے
راہی کے ساتھ والی بات کہتے ہوئے جیسے اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھی
راہی جو اسے تیوری چڑھا کر دیکھ رہی تھی،

تحشم کے تبدیل ہوتے چہرے اور آنکھوں کے تاثرات کے ساتھ ساتھ
جیسے راہی کے دل کی دھڑکنیں بھی تبدیل ہوئی تھی
"مجھے بہت نیند آرہی ہیں گڈنائٹ۔۔"

راہی بڑھتی دھڑکنوں کے ساتھ اپنی گھبراہٹ تحشم سے چھپا کر کہتی فوراً
جانے کے لئے پلٹی گئی تھی

میری گڈنائٹ صرف آپ کے ساتھ ہوتی ہیں۔۔۔ آپ کے بنا تو بیڈ"
"نائٹ ہوتی ہیں

تحشم کی روہانسی آواز سن کر راہی کا حلق خشک ہوا تھا اور اس کے قدموں
میں تیزی آئی تھی

وہ بھاگ کر کیسل کے اندر پہنچی تھی
 میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔۔ ہمیشہ۔۔۔ میری گڈنائٹ صرف ()
 (آپ کے ساتھ ہوتی ہیں۔۔۔ آپ کے بنا تو بیڈنائٹ ہوتی ہیں
 تحشم کی باتیں یاد کر کے اس کا رخسار سرخ ہوا اٹھا تھا
 لمبی لمبی سانسیں خارج کر کے خود کو نارمل کرتی وہ اپنے کمرے کی جانب
 بڑھ گئی تھی۔



کوئین کیسل کافی بڑے رقبے پہ پھیلا ہوا تھا، اور اس کے ارد گرد کھڑی
 فصیلیں کافی بڑے حصے کو گھیرے ہوئے تھیں۔
 کوئین کیسل کے داخلی بڑے سے گیٹ کے قریب ہی ایک بڑی سی
 عمارت تھی

اسی عمارت سے پورے کونین کیسل کی سکیورٹی کی دیکھ بھال کی جاتی تھی۔
 وہ عمارت جدید قسم کے سکیورٹی آلات سے مزین تھا
 جہاں پورا سکیورٹی عملہ مع بگ بی کے گارڈز کے رہتا تھا
 داخلی بڑا سا گیٹ بھی اندر سے کھولنے پہ ہی کھولتا تھا
 اور اگر کوئی شخص باہر سے کھولنا چاہے تو گیٹ کے سائیڈ میں پاسکوڈ سسٹم
 تھا،

جس میں پاسکوڈ ڈالنا پڑتا تھا
 یا پھر وہ گیٹ آئی لینڈ کے اونر کے پام پرنٹ (ہتھیلی کی لکیروں) کے اسکین
 سے ہی کھلتا تھا۔

اور اس وقت گیٹ کے سائیڈ پہ کھڑے بشار تقی اپنا ہاتھ سکیورٹی ڈیجیٹل
 لاک پہ رکھ گیا تھا

جس پر اس کے ہتھیلی کا اسکین کرنے کے اگلے ہی پل بعد بڑا سادیو ہیکل
 گیٹ خود خود کھلتا چلا گیا تھا

"لڑکی کہاں ہے؟"

عمارت میں داخل ہونے پہ لابی پڑتا تھا

لابی کے سرے پہ موجود سب سے پہلے کمرے

میں نعمان کو سیاہ فارمل سوٹ میں ملبوس گارڈ نظر آیا تھا جسے دیکھ کر نعمان

نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا

نعمان کے پیچھے بھی دیگر گارڈز تھے جو اسے روکنے کی کوشش کر رہے تھے

مگر وہ اندر تک آگھسا تھا

"یہ اندر کیسے آیا؟"

اس شخص نے نعمان کے پیچھے موجود گارڈز سے پوچھا ساتھ ہی نعمان کو

ناگواری سے دیجا

"ہم نہیں جانتے باس۔۔۔ اسے روکنے کی کوشش کی مگر۔۔۔"

"یہ اکیلا نہیں ہوگا۔۔۔ اس کے ساتھی کوڈھونڈو"

اس نے پوری بات سنے مگر تحکمانہ لہجہ میں کہا جس پر وہ سبھی یس باس کہتے
وہاں سے گئے تھے

نعمان جانتا تھا کہ یہ کینین نامی شخص بگ بی کے سکیورٹی گارڈز کا ہیڈ تھا
اور بہت سے اختیارات کا مالک تھا

"تم اندر کیسے داخل ہوئے؟۔۔۔ اور تمہارے ساتھ کون کون ہے؟"

کینین اکھڑ لہجہ میں نعمان سے استفسار کر رہا تھا
"اس کے ساتھ میں ہوں"

کینین کے کان کے پاس سرد سی سرگوشی ہوئی تھی،
اور ساتھ ہی پسٹل اس کے سر کے پشت سے آگیا تھا
"بشار تلقی"

کینین نفرت سے ہونٹ سکڑتے ہوئے بولا

"لڑکی کہاں ہے؟"

تو آخر کار تم آہی گئے۔۔۔ کسی اور کی فکر کرنے سے پہلے اپنی فکر " کرو۔۔ کیونکہ بگ بی تم پر بہت غصہ ہے۔۔ کیسے بچاؤ گے خود کو بگ بی کے عتاب سے؟

بشار کے کہنے پہ وہ استہزاء انداز میں بولا
وہ میرا درد سر ہے۔۔ اور فی الحال اس وقت تم میرے زیر عتاب " ہو۔۔۔ بگ بی کے پالتو کتے
"تم بھی تو وہی ہو"

بشار کے کہنے پہ جیسے وہ بلبلا کر بولا
"نہیں میں تو بگ بی کا پاٹنر ہوں تمہاری طرح پالتو کتا نہیں"
"دیکھ کیا رہے ہو پکڑوا نہیں"

کینن اپنے آدمیوں سے تحکم بھرے لہجہ میں غراتا ہوا بولا تھا۔
جوا بھی ابھی وہاں آئے تھے اور بشار کو دیکھ خوف سے ٹھٹک کر رہ گئے تھے،
وہ سبھی اسے موبی دابیسٹ کے نام سے بہت اچھے سے جانتے تھے

کینین کے حکم پر اس کے آدمی ہچکچاتے اور خوف زدہ ہوتے ہوئے دھیرے سے بس اپنی جگہ ہل کر رہ گئے تھے،

مگر ان میں سے ایک جیالا جو شاید کینین کا قریبی تھا، وہ غصے سے دانت پیستا نعمان کی جانب بڑھا تھا کہ بشار نے لمحہ بھر کے لئے پسٹل کو کینین پر سے ہٹا کر اس کی جانب کرتے ہوئے اس کی گٹھنے پہ شوٹ کیا تھا

اور پھر اسی پھرتی سے دوبارہ پسٹل کو کینین کی پیشانی پہ ٹکا گیا یہ سب اتنی جلدی ہوا تھا کہ کسی کو سمجھنے کا موقع تک نہیں ملا تھا۔ انہیں یہ سب اس وقت سمجھ آیا جب انہوں نے اس گارڈ کو گھنٹا پکڑ کر زمین پہ چختا پایا

"اب اگر کسی اور نے آگے قدم بڑھایا تو بلٹ گٹھنے پہ نہیں لگے گی"

اپنی حد سے آگے بڑھ کر تم مزید بگ بی کو غصہ دلا کر اپنی سزا میں زیادتی"

"کر رہے ہو بشار تقی

بشار کے ٹھنڈے لہجہ کی دھمکی پہ وہ سبھی خوف سے تھوک نکلتے پیچھے ہوئے تھے

جسے دیکھ کر کینین دانت پیس کر غرایا تھا
 کیا واقعی؟۔۔۔ اگر تمہیں میری اتنی ہی فکر ہیں تو یہ بتاؤ لڑکی کہاں ہے "
 ؟۔۔۔ اور میرے غصے سے بچ جاؤ جو تمہارے لئے بگ بی سے زیادہ برا
 "ثابت ہوگا

بشار تقی نے سفاک لہجہ میں کہتے ہوئے کینین کی پیشانی پہ اپنے پسٹل کا دباؤ
 بڑھایا تھا

"باس۔۔۔"

تبھی اندر سے ایک شخص ظاہر ہوتے ہوئے بشار کو پکارا
 "ہلال امتیاز۔۔۔ تو تم بھی ان کے ساتھ شامل ہو؟"

نہیں باس میں ان کے ساتھ نہیں ہوں، میں آپ کا وفادار ہوں، میں اب "
 بھی یہاں آپ کی دی ہوئی ڈیوٹی نبھا رہا ہوں۔۔۔ اس کو تین کیسل کی
 "حفاظت کر رہا ہوں

بشار نے سرد نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

جس پر ہلال امتیاز عاجزی بھرے انداز میں بولا

گویا وہ بشار کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا ہو۔

ہلال امتیاز کو بشار تقی نے ہی کو تین کیسل کی حفاظتی دستے کا سکیورٹی چیف
 بنایا تھا،

"تو پھر تم جانتے ہو گے کہ لڑکی کہاں ہے؟"

"ہاں میں جانتا ہوں۔۔۔"

ہلال امتیاز کے کہنے پہ بشار کو لگا جیسے اس نے غلط سنا تھا

"کیا کہا تم نے؟"

"میں نے کہا میں جانتا ہوں باس کہ وہ لڑکی کہاں ہے؟"

"کک۔۔۔ کیا وہ ٹھیک ہے؟"

بشار نے اپنے لڑکھڑاتے لہجہ کو بمشکل قابو کئے پوچھا تھا
اس لمحہ بشار تقی کی کمزوری وہاں موجود سبھی نے محسوس کی تھی،
جس پر وہ سبھی حیران ہوئے تھے،

نعمان نے اپنے سر کو تاسف بھری نظروں سے دیکھا تھا،
آخر کار دنیا جان گئی تھی کہ بشار تقی کی ایک کمزوری بھی تھی
"ہاں وہ ٹھیک ہے"

ہلال امتیاز کا وہ مختصر جواب سن کر جو اطمینان کی لہر اس کی وجود میں دوڑی
تھی اس پر وہ خود بھی حیرت سے شذر رہ گیا تھا
"کہاں ہے وہ؟"

"میرے ساتھ آئیں"

ہلال امتیاز کے کہنے پہ اس نے نعمان کو دیکھا
"آپ جائے انہیں میں سنبھالتا ہوں"

نعمان کینین کی جانب اپنا پسٹل تانتے ہوئے بولا
جس پر بشار ہلال امتیاز کے پیچھے چل دیا تھا،
جس پر کینین کچھ نہیں کر پایا تھا بس تیج و تاب کھاتا رہ گیا تھا
"وہ یہاں ہے"

کئی راہدار یوں سے گزرنے کے بعد ہلال امتیاز ایک کمرے کے سامنے
رک کر کمرے کا دروازہ وا کرتا ہوا بولا
جس پر بشار کو ایک دم سے اندر چلے جانا چاہئے تھا مگر وہ اپنے قدموں پہ جیسے
لمحہ بھر کے لئے جم سا گیا تھا۔
ایک خوف تھا کہ اگر وہ ٹھیک نہیں ہوئی تو؟
اور ایک امید کہ نہیں وہ ٹھیک ہوگی۔۔۔
اگلے پل وہ اس خوف و امید کے زیر اثر دھیرے سے قدم اٹھاتا اندر داخل
ہوا

اور اسے دیکھ ایک مرتبہ پھر وہ اپنی جگہ جم سا گیا،

اسے لگا جیسے کسی نے اس کے دل کو مٹھی میں دبوچ لیا ہو۔۔۔
وہ گھٹنوں کو موڑے، آنکھیں موندیں ہوئے دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی
تھی،

اس کے دونوں ہاتھ پیچھے رسی سے بندھے تھے،
"سنڈریلا۔۔"

وہ تکلیف دہ احساسات کے زیر اثر اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتا اسے
دھیرے سے پکارتا تھا،
"آئی۔۔ ایم۔۔ سوری۔۔"

ندامت اور کرب سے کہتا وہ دھیرے سے اسے خود سے لگا گیا تھا
اس تک آتے ہوئے وہ کئی طرح کے جذبات سے گذرا تھا
جس میں کھونے اور پانے کا احساس سب سے پختہ تھا۔
جس نے اسے یہ ماننے پر مجبور کر دیا تھا کہ وہ لڑکی اس کے لئے خاص تھی
وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔

گو یا بشار تفتی اب یہ بات دل سے مان چکا تھا۔

خود سے الگ کرتے ہوئے اس نے دیکھا کہ اب بھی اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اور آنکھیں بند تھیں

"کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ؟"

اس نے از حد تشویش سے ان خمدار مڑی پلکوں کو بدستور بند دیکھ پوچھا تھا یہ سخت سکیورٹی کے باوجود سکیورٹی توڑ کر بار بار بھاگ رہیں تھی اس لئے "ڈرکس کے انجیکشن لگائے گئے تاکہ بھاگ ناسکے

ہلال امتیاز کی بات سن کر اس کے کرسٹل آنکھوں میں تکلیف کا احساس مزید گہرا ہوا تھا۔

ڈھیلی ہوتی پونی ٹیل سے نکلے بکھرے اور الجھے بالوں کے درمیان اس کے زرد چہرہ پہ اس کی نگاہیں سیدھی زخمی پیشانی پہ پڑی، جسے دیکھ وہ بے اختیار سا ہوتا جھک کر اپنے لبوں کو اس کی زخمی پیشانی پہ رکھ گیا تھا

زخمی پیشانی سے اٹھتے ہی اس کی نظریں نیچے اس کے زخمی سرخ ہوتے
 رخسار پہ گئی جسے اس نے دھیمے سے انگوٹھے سے سہلایا تھا،
 نگاہیں زخمی رخسار سے مزید نیچے سر کی توپھٹے زخمی سوکھے ہونٹوں کو دیکھ
 اس کا دل جیسے مزید بھاری ہوا تھا

دھیرے سے انگلیاں رخسار سے سرکتی ہوئی زخمی ہونٹوں پہ آرکی تھی،
 نرمی سے زخمی لبوں کو چھوتے،

اس کے آنکھوں میں اگلے ہی پل قہر و انتقام کی جھلکیاں اڑی تھی۔

اسے ایک مرتبہ پھر سے خود سے لگاتا وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے پیچھے بندھے
 ہاتھوں کو رسی سے آزاد کروا کر، ایک بازو اس کے کمر، اور دوسرا اس کے
 گٹھنے کے نیچے لے جاتا اگلے ہی پل وہ اسے بازو پہ اٹھا کر باہر کی جانب بڑھا تھا
 "یہ۔۔ یہ لڑکی۔۔"

ہلال امتیاز اس کے بازو میں قیدی لڑکی کو دیکھ ہکلا یا

"جانتے ہو یہ کون ہے؟،۔۔ میری بیوی ہے"

اپنے کر سٹل سرد آنکھوں سے اسے دیکھتا اس نے نہایت ٹھنڈے لہجہ میں
بتایا

جس پر ہلال امتیاز کا چہرہ دہشت سے فق پڑا تھا
"مم۔۔ میں۔۔"

ہلال امتیاز کی آواز دہشت کے سبب گلے میں ہی اٹکی تھی
"نہیں جانتا تھا۔۔ یہی کہنا چاہتے ہونا تم؟"

استہزاء بھری ہلکی سی ٹھنڈے مسکراہٹ کے ساتھ کہتا وہ آگے بڑھ گیا تھا
"بشار اگر تم لڑکی کو لے گئے تو بگ بی سے غدار کے مرتکب ہو گے"
اگر اپنی بیوی کو لے جانے پہ بگ بی مجھ پر غداری کا الزام لگائے تو ٹھیک"
"ہیں مجھے یہ الزام منظور ہیں۔۔۔"

بشار کو لڑکی کو اٹھائے آتا دیکھ کینن دھمکی آمیز لہجہ میں بولا تھا
اور جو اب بشار کا سرد لہجہ سبھی کو دہشت سے ساکت کر گیا تھا
بیوی؟

سبھی کی سر اسیمانظریں بشار کے بازوؤں پہ موجود لڑکی کی جانب گئی تھی اور اس کے بعد تمہیں مجھ سے کون بچائے گا۔۔۔ فی الحال تو تمہیں میں " اس وقت چھوڑ رہا ہوں کیونکہ تمہیں تمہاری کیے کی سزا بگ بی کے سامنے "دوں گا

بشار کے ٹھنڈے لہجہ میں کہا گیا جملہ کینین کو پسینے میں نہا گیا تھا۔ مزید کسی کی انہیں روکنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی کینین کی بھی نہیں۔

کچھ دیر بعد گاڑی کے قریب پہنچنے پر نعمان کے آگے بڑھ کر گاڑی کا ڈور کھولنے پر بشار نے دھیرے سے حبه کو سیٹ پہ بیٹھایا تھا

کہ حبه کا سر گاڑی کے بیک سے جاٹکا تھا دوسری جانب سے بشار ڈور کھولتا گاڑی میں بیٹھا تھا ہی کہ نعمان نے گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھایا

"صائم۔۔۔"

"اوہ۔۔۔"

حبہ کی بڑ بڑاہٹ پہ بشار بے ساختہ گھبرایا تھا

"کیا وہ ہوش میں ہے؟"

نعمان نے بیک یو مرر میں دیکھتے ہوئے پوچھا

جس کا جواب دیئے بنا بشار نے حبہ کو دیکھا جس کی گردن ابھی بھی گاڑی

کے بیک سے ٹکی تھی

البتہ وہ اب اپنی سرخ ڈوروں والی آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی

کیا وہ ہوش میں تھی؟

"صائم۔۔۔"

"پھر سے وہ۔۔۔"

حبہ کے ایک مرتبہ پھر اسے صائم پکارنے پہ بشار بے ساختہ کمرہایا تھا

"کیا وہ ہوش میں ہیں سر؟"

"نہیں ڈر کس کے زیر اثر ہے"

نعمان کے ایک مرتبہ پھر متجسس انداز میں پوچھنے پر بشار نے جیسے جھلا کر کہا
تھا

"صائم تم آگئے"

اب کی مرتبہ جبہ دھیمے لہجہ میں کہتی اس کی جانب سرک آئی تھی
اور اس کے کاندھے پہ سرٹکا کر اپنے ہاتھوں سے اس کا بازو تھام گئی۔
جس پر بشار کی سانسیں لمحہ کے لئے تھمی تھی،

"سریہ صائم کون ہے؟"

مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو؟۔۔۔ میں نہیں جانتا کہ یہ صائم (گدھا) کون
"ہے؟"

نعمان کے ایک مرتبہ پھر پوچھنے پہ وہ دانت پیس کر بولا تھا
"صائم میری جان ہے۔۔۔ میری اب تک زندہ رہنے کی وجہ"
"سن لیا تم نے؟"

مگر نعمان کا جواب حبه کی جانب سے آیا تھا،
جسے سن کر بشار نے جلے بھنے انداز میں نعمان سے کہا
بشار کا جلا بھنا چہرہ اور انداز دیکھ نعمان نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ
روکی تھی۔

"کیسل کی صفائی کروائی تھی؟"

نہایت قریب موجود حبه سے دھیان ہٹانے کے لئے بشار نے نعمان سے
پوچھا تھا

جو اس کا دھیان اپنی جانب کھینچ کر اس کی سانسیں روک رہی تھی۔
جو ایک مرتبہ پھر اپنی آنکھیں موند گئی تھی

ہاں اس کیسل میں رہنے والی اماں کو آپ کے کیسل جانے کا بتایا تھا، وہ"
"یقیناً صفائی کر چکی ہو گئیں

"صائم میں تمہیں ڈھونڈ لوں گی۔۔۔"

نعمان کی باتوں سے اس کا دھیان بھٹک کر پھر حبه کی جانب گیا تھا

جو اس کے نہایت قریب موجود دھیمے انداز میں کہہ رہی تھی،
گویا اس کے کان میں سرگوشی کر رہی ہو
کتنا خوش قسمت تھا وہ شخص جسے حبہ احسن ہوش گنوانے کے بعد بھی یاد
رکھتی تھی
تو پھر وہ اس شخص کو ہوش و حواس میں رہتے ہوئے نجانے کتنا یاد کرتی
ہو گی۔

آخر وہ اس کے کاندھے پہ سر رکھ کر کسی اور کو کیسے یاد کر سکتی تھی؟
اگلے ہی پل خفگی سے اسے دیکھتا وہ اس کے سر کے نیچے سے اپنا کاندھا
دھیرے سے ہٹا گیا تھا،
اور تبھی گاڑی جھٹکے سے رکی،
"دھیرے سے چلاؤ"

حبہ کا سیٹ سے لڑکھتا سر سنبھالتے ہوئے اس نے ناگواری سے نعمان سے
کہا تھا

"سوری۔۔ مگر ہم پہنچ چکے ہیں سر"

"چلو باہر نکلو"

نعمان کے کہنے پہ وہ گاڑی سے باہر نکلتا حبابہ سے بولا اور ساتھ ہی ونڈو سے جھانک کر

اسے دیکھا مگر وہ ایک مرتبہ پھر اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی
"کیا مصیبت ہے"

سر آپ اسی مصیبت کے خاطر اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سات
"سمندر پار آئے ہیں"

بشار کے بڑبڑانے پر نعمان نے جیسے اس کی حالت دیکھ مزہ لیتے ہوئے کہا
آج کل تمہاری زبان کچھ زیادہ نہیں چلنے لگی ہیں۔۔۔ دھیان رہے گاٹ
"ہی نادوں میں اسے"

بشار نے دانت پیس کر جیسے نعمان کو تنبیہ کی جس پر نعمان فوراً اپنا منہ بند
کر گیا تھا

اور وہ حبہ کو بازوؤں میں اٹھاتا کیسل کی جانب بڑھا

"تم نہیں آو گے؟"

کیسل کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بشار نے جیسے رکتے ہوئے نعمان کی

جانب مڑ کر پوچھا جو بدستور گاڑی کے پاس کھڑا تھا

بلکل نہیں مجھے اپنی بیوی سے بہت محبت ہے اس کی جدائی میں برداشت "

"نہیں کر پاؤ گا

بشار کے رک کر پوچھنے پر نعمان کیسل کے ماتھے پہ لکھے نام کو دیکھ (کرسٹ

کیسل) جھر جھری لیتے ہوئے بولا تھا

اور میں تو کہتا ہوں اب آپ بھی اس کیسل کے اندر قدم ناہی "

"رکھے۔۔۔

"رہش۔۔۔"

نعمان بشار کے بازوؤں پہ پڑی بے ہوش حبہ کو دیکھ کہہ رہا تھا

کہ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ بشار براسا منہ بنا کر کہتا
کیسل میں داخل ہو گیا تھا
جسے دیکھ کر نعمان نے تاسف میں سر نفی ہلایا تھا
اور گاڑی کی جانب بڑھ گیا

وہ حبہ کو کیسل کے ماسٹر بیڈ روم میں لے آیا تھا
جس کیسل کے کمرے کو وہ آئی لینڈ میں ٹہرنے پر یوز کرتا تھا
"مجھے گرمی لگ رہی ہیں"

اس نے حبہ کو بیڈ پہ لٹایا ہی تھا کہ وہ اٹھ کر بیٹھتی ہوئی بولی
"اے سی آن کر رہی رہا ہوں"

وہ ایک نظر اسے دیکھ کر کہتے ہوئے ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اے سی آن کرتا
بولا

"نہیں مجھے شاور لینا ہے"

اس کے چہرے کے نقوش فطرتی معصومیت اور ملاحیت لئے ہوئے تھا اور اس وقت بچوں کے مانند منہ بسور کر ضدی انداز میں کہتی وہ بے حس

سپاٹ سی

حبہ احسن قطعی نہیں لگ رہی تھی۔

"مجھے پریشان مت کرو حبہ احسن"

اپنی جانب معصومیت بھرے تاثرات کے ساتھ دیکھتے اس گندمی چہرے اور بادامی آنکھوں کو دیکھ سانس روکے ساکت سا ہو کر دیکھتے ہوئے وہ

دھیمے سے بولا تھا

"تم میرا نام ہمیشہ غلط ہی کیوں لیتے ہو بشار تقی؟"

اب کی مرتبہ اس نے ماتھے پہ تیوری چڑھا کر پوچھا تھا

"شکر ہے اس مرتبہ تم نے مجھے میرے نام سے پکارا"

اس پر سے بمشکل نظریں ہٹا کر اے سی کی کولنگ تیز کرتے ہوئے وہ بڑبڑایا
تھا

اسے بھی اب گرمی لگنے لگی تھی

میرا نام ح کے اوپر پیش دے کر پڑھا جاتا ہے۔۔۔ ممانے کہا تھا میرا نام "
حُب سے بنا ہے حُب جس کا معنی ہے محبت ناکہ حُب جس سے معنی بدل جاتے
ہیں"

"جانتا ہوں اسی لئے تو نہیں پکارتا"

وہ اسے دیکھنا نہیں چاہتا تھا

مگر اب اسے نا دیکھنا اس کے اختیاری فعل میں شامل نہیں رہا تھا

اس لئے بلا اختیار ہی اسے دیکھتے ہوئے بولا

"میں بھی یہ جانتی ہوں"

وہ کہتے ہوئے عادت کے برخلاف دھیماسا مسکرائی جس کے سبب اس کے

رخسار کا وہ خفیف گڑھا نمودار

ہوا جسے دیکھ کر بشار کے دل نے بے ساختہ بیٹ مس کی
پہلے ہی تم نے مجھے بہت پریشان کیا ہوا ہے مجھے مزید پریشان کئے بغیر پلیز"
"آرام سے سو جاؤ

اپنی دل کے بے اختیارانہ کیفیت سے جھجھلا کر کہتا وہ اس کی جانب سے
رخ موڑ گیا تھا

اور جب کافی دیر تک اس کی آواز نہیں آئی تو اس نے مڑ کر دیکھا
وہ اسے کمرے میں نظر نہیں آئی تھی
اسے واش روم کا دروازہ کھلا نظر آیا،
وہ کرہاتا ہوا واش روم میں داخل ہوا جہاں اسے شاور کے سامنے کھڑے
دیکھ مزید وہاں نارکتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گیا تھا

-----*-----

بگ بی بشار تقی اس لڑکی کو لے گیا باوجود یہ جانتے ہوئے کہ اس کا ایسا

"کرنا سراسر آپ سے بغاوت کرنے کے مترادف ہیں

کینن مؤدب سا بگ بی کے سامنے کھڑا بشار تقی کی شکایتیں لگا رہا تھا

درپردہ وہ بشار تقی کو راستے سے ہٹانے کا سامان تیار کر رہا تھا۔

کیونکہ اگر بشار تقی زندہ رہا تو اسے زندہ نہیں رہنے دے گا۔

"ایسا کرنے کے پیچھے موبی نے کوئی وجہ بتائی؟"

بگ بی پچاس سے ساٹھ سال کے درمیان کا ایک سیاہ فام امریکن آدمی تھا،

جس کے سر پہ ایک بھی بال موجود نہیں تھا۔

کوئی نہیں میرا خیال ہے وہ اب آپ کو نیچا دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔ کیونکہ

آپ نے پہلے سے ہی اسے کافی ڈھیل دے رکھی ہیں، اس کی غلطیوں پہ

"آپ نے۔۔۔"

کینن کہہ رہا تھا کہ بگ بی کے چہرے پہ پھلتے ناگواری کو دیکھ کر وہ فوراً

خاموش ہوا

"یہ تم اس کی غلطیاں بتا رہے ہو یا میری؟"

معافی چاہتا ہوں بگ بی مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں یہ آپ سے یہ اس لئے کہہ رہا تھا کہ کہی بشار تقی کی سرکشی دیکھ کر دوسرے بھی آپ کو ہلکے میں نالینے لگے

بگ بی کے سر دسے لہجہ پہ کینین گڑ گڑا کر بولا

میں جانتا ہوں کہ میں اسے کافی ڈھیل دیتا ہوں، اس کی غلطیوں پہ سزا نہیں دیتا۔۔۔ اگر وہ اس کا ناجائز فائدہ اٹھا کر میرے سر پہ بیٹھنے کی کوشش کرنا چاہ رہا ہے تو اسے اس کی اوقات دیکھانی پڑے گی کہ۔۔۔ یہاں مالک کون ہے اور نوکر کون ہے؟۔۔۔ اسے کسی مجرم کے مانند میرے پاس لے آؤ

بگ بی کے پر سوچ سپاٹ انداز میں کہنے پہ کینین کے اندر جیسے راحت اور سرور کی لہر دوڑی تھی

اب بشار تقی کی باگ اس کے ہاتھ میں آگئی تھی

"ہاں۔۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا کہ اسے کھروچ تک نا پہنچے"

کینن مسرور سا واپس پلٹ کر جا رہا تھا کہ بگ بی کی اگلی بات سن کر اس کا سرور ملیا میٹ ہوا

اس نے تو اتنی سی دیر میں سوچ بھی لیا تھا کہ بشار تقی کو کوئین کیسل تک مار مار کر اور گھسیٹ گھسیٹ کر لائے گا۔

"جیسا آپ کہے بگ بی"

اپنے خراب ہوتے موڈ کو چھپا کر کینن مودب سے لہجہ میں کہتا وہاں سے نکل آیا تھا

-----*-----

کھڑکی سے جھانکتے سورج کی نرم گرم سی کرنوں نے اس کے چہرے کو چوم کر اسے جگایا تھا،

جس کے سبب وہ اگلے ہی پل اپنی آنکھیں دھیرے سے کھول گئی تھی
وہ کہاں تھی؟

اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے کمرے پہ طائرانہ نظریں دوڑاتے ہوئے سوچا

جو بہت ہی خوبصورت اور شاہانہ انداز میں ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا۔

وہاں تو نہیں جہاں وہ قید تھی

وہ بدستور سوچتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئی تھی

اور پھر عمارت سے بھی باہر۔۔

وہ کوئی کیسل میں تھی۔۔ اس کا مطلب اسے کسی نے آزاد کر والیا تھا

وہ ایجنٹ ٹی اے نہیں ہو سکتا تھا۔۔ کیونکہ ایجنٹ ٹی اے کے لئے ڈھونڈنا

آسان نہیں ہوتا

اسے ڈھونڈنے کے لئے ڈھونڈنے والے کے پاس اثرورسوخ کا ہونا

ضروری تھا

اور وہ یقیناً بشار تفتی تھا

ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے اس نے سوچا تھا اور بشار تفتی تک خیال جا کر
اس کے لب سرد مہری سے بھینچ گئے تھے
وہ برہنہ پاہی کیسل کے باہر تک چلی آئی تھی،
اس کے برہنہ پیر لان میں موجود گھاس کی نرماہٹ کو محسوس کر رہے تھے
اس نے پلٹ کر گردن اٹھا کر اس گھر کو دیکھنے کی کوشش کی جس سے وہ باہر
نکلی تھی۔

اور مبہوت سی رہ گئی۔

گہرے آسمانی رنگ کا وہ انتہائی خوبصورت کیسل تھا جس کی دیواریں ہری
بیلوں سے ڈھکی تھیں

جو اسے مزید خوبصورت اور پراسرار بنا رہا تھا۔

جو بالکل اس کے خوابوں جیسا تھا

بچپن میں بنے خواب جیسا۔۔ اس کے بعد تو اس کے آنکھوں نے خواب
دیکھنا ہی بند کر دیا تھا،

گویا وہ اس کے لئے حرام ہو۔

یہاں تمام محلوں میں یہ محل سب سے خوبصورت ہے۔۔ جس کی "

"خوبصورتی دیکھ کر ہر کوئی یوں ہی مبہوت ہو جاتا ہے

وہ ایک بوڑھی عورت تھی جو اسے یوں سراٹھائے یک ٹک محل کو دیکھتے

دیکھ اس کے ساتھ آکر کھڑی ہوتی ہوئی بولیں

"صحیح کہا یہ بہت خوبصورت ہے"

وہ بدستور محل کو دیکھتے ہوئے جیسے کھوئے کھوئے لہجہ میں بولی

یوں جیسے کسی نے اس پر جادو کر دیا ہو۔

گویا اس کے دل کے نہاں خانوں میں اب بھی وہ بچپن کی خواب بنتی حبہ

زندہ تھی

اس کی بات سن کر اس بوڑھی عورت کی مسکراہٹ جیسے گہری ہوئی

"یہ جتنا خوبصورت ہے اتنا ہی تنہا ہے"

"کیا مطلب؟"

بوڑھی عورت کی بات سن کر وہ چونکی

اب کی مرتبہ اس نے گردن موڑ اپنے برابر میں کھڑیں بوڑھی عورت کو دیکھا

مطلب یہ کہ اسے دیکھنے تو ہر انسان آتا ہے اور ہر کوئی اس کے سحر سے سحر زدہ ہو جاتا ہے مگر کوئی اس کے اندر جانے کی ہمت نہیں کرتا اور نا ہی "کوئی اس میں رہنا چاہتا ہے"

بوڑھی عورت کی نگاہیں کیسل پہ جمی تھی اور وہ کہہ رہیں تھیں "مگر کیوں؟"

"کیوں کہ اس محل کے متعلق ایک افواہ گردش کرتی ہیں"

"کیسی افواہ؟"

اس نے بغور بوڑھی عورت کو دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا

جس میں کچھ تو عجیب سا تھا۔۔۔ غیر معمولی سا۔۔۔ جواب بھی بدستور
کیسل کو دیکھے جارہی تھیں

افواہ یہ ہے کہ یہ محل بددعا کے حصار میں ہیں۔ اس لئے کوئی بھی اس میں "
"رہنا نہیں چاہتا
"کیس بددعا؟"

بددعا کچھ یوں ہے کہ اگر کوئی تنہا شخص اس محل میں رہے تو اسے کچھ "
عرصے بعد اسے اس کی محبت مل جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی جوڑا رہے اور اس
جوڑے میں اگر محبت ہو تو ان کی محبت مزید گہری ہو جاتی ہیں اور اگر کوئی
ایسا جوڑا رہنے لگے جن کے درمیان محبت نہ ہو تو ان کے درمیان محبت ہو
جاتی ہیں۔۔۔

حبہ کے پوچھنے پر اب کی مرتبہ بوڑھی عورت نے کیسل پہ سے نظریں
ہٹاتے ہوئے حبہ کو دیکھتے ہوئے کہا

اس کو اس بوڑھی عورت کی سیاہ آنکھیں مزید عجیب اور پراسرار سی لگی جیسے
ان بوڑھی آنکھوں کی سیاہی نے بہت سارے رازوں کو اپنی سیاہی میں چھپا
رکھا تھا

"یہ بددعا تو نہیں لگ رہی"

اب کی مرتبہ کہتے وقت اس کے لبوں پہ دھیمی سی مسکراہٹ تھی
ایسی مسکراہٹ جو کسی کی بچکانا بات سن کر لبوں پہ آجائے
بددعا یہ نہیں ہے بددعا تو یہ ہے کہ اس کے بعد جوڑے جدا ہو جاتے
ہیں۔۔۔ جیسے ہی انہیں اپنی محبت کا احساس ہوتا ہے تو وہ اسی لمحہ اپنی محبت کو
"کھودیتے ہیں یہ ہے وہ بددعا۔۔۔ اس لئے اس محل کو لعنتی محل کہتے ہیں
میں نے سوچا تھا کوئی سنجیدہ سا بددعا ہو گا مگر۔۔۔ خیر۔۔۔ ویسے یہ بددعا
"کس نے دی؟

بوڑھی عورت کی بات سن کر اب کی مرتبہ وہ کھل کر ہنسی تھی
وہ خود نہیں جانتی تھی کہ اس طرح وہ پہلے کب ہنسی تھی

اس کی ہنسی کی دھیمی نقرائی سی آواز سن کر بوڑھی عورت جو جا رہی تھی رکی اور اسے بے یقینی سے ہنستے دیکھ وہ بھی مسکرائیں تھیں مگر ان کی مسکراہٹ ایسی تھی جیسے وہ کسی نادان پہ مسکرا رہی ہو

وقت خود ہر سوال کا جواب ہے مگر پھر بھی تمہیں جواب چاہئے تو تمہیں "

"اسے پڑھنا چاہئے"

بوڑھی عورت نے کہتے ہوئے آخر میں کیسل کے دروازے سے تھوڑے فاصلے پہ موجود سنگ مرمر کے پتھر کی جانب اشارہ کیا تھا جس پر وہ اس پتھر کے قریب چلی آئی

وہ ڈارک بلیو کلر کا سنگ مرمر کا پتھر تھا جس پہ اردو میں کندہ تھا

میں ایک گریزاں لمحہ ہوں

ایام کے فسوں خانے میں

میں ایک تڑپتا قطرہ ہوں
مصرف سفر جو رہتا ہوں
ماضی کے صراحی کے دل سے
مستقبل کے پیمانے میں
میں سوتا ہوں اور جاگتا ہوں
اور جاگ کے پھر سو جاتا ہوں
صدیوں کا پرانا کھیل ہوں میں
میں مر کر امر ہو جاتا ہوں

نظم تو اچھا لگ رہا ہے مگر جواب سمجھ نہیں آیا، ویسے یہ نظم جیسا معمہ "
صرف اردو میں ہی کیوں لکھا ہے؟، یہاں تو پوری دنیا سے سیاح آتے ہیں
"نا؟

اس نے پلٹ کر پیچھے کھڑی اس بوڑھی عورت سے پوچھا تھا

"شاید یہ کسی ایسے کے لیے ہی ہو جسے اردو آتی ہو"

بوڑھی عورت نے اپنی پراسرار سیاہ گہری نگاہوں سے اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

اور آخر میں اس کی نگاہیں حبہ کی برہنہ پیروں میں جا کر ٹھہر گئی
"آپ بنا جوتے کی ہی باہر نکل آئی؟"

"ہاں وہ بس جلدی میں۔۔۔"

کہتے ہوئے حبہ کی نگاہیں بھی ہریالی میں دھنسے اپنے بنا جوتے والے پیروں پہ پڑی۔

اور ساتھ ہی نظریں پیروں سے اوپر اٹھی تو کپڑے پہ،
وہ نرم سفید نائٹ گاؤن میں ملبوس تھی۔

جس طرح کے سلیپنگ گاؤنز فیری ٹلیز میں بتایا جاتا تھا
"پھر سے نہیں بشار تفتی۔۔۔ ورنہ میں واقعی آج تمہیں گولی مار دوں گی"
وہ اپنے تبدیل شدہ لباس کو دیکھ کر غصے سے بڑبڑائی تھی

وہ بے حد ٹھنڈے اور تحمل پسند مزاج کی مالک تھی،
اور اس کے تحمل اور ٹھنڈے مزاج کو نہایت آسانی سے توڑنے کی
صلاحیت بشار تقی میں جیسے کوٹ کوٹ کر بھری تھی
"آپ کا لباس مالک نے نہیں بلکہ میں نے بدلا ہے"
"آپ نے؟"

اس بوڑھی عورت نے اسے اپنے لباس کو دیکھ کر غصہ میں آتا دیکھ کہا تھا
جس پر حبہ نے حیرانی سے اس بوڑھی عورت کو دیکھا

بشار حبہ کو شاور کے نیچے کھڑا دیکھ کر کمرے سے نکل کر سیدھا نیچلے منزل
پہ موجود کمروں میں سے ایک کمرے کے سامنے جا کر دروازہ کھٹکھٹانے لگا
تھا

اماں میرے کمرے میں میری وائف موجود ہے پلیز آپ اس کا خیال"
"ارکھیں، ورنہ اس مرتبہ میں نے کچھ کیا تو وہ مجھے سچ میں گولی مار دے گی

دروازہ کھلنے پر سفید لبادے میں ملبوس سیاہ بھید بھری آنکھوں والی بوڑھی عورت کو دیکھ کر بشار نے کہا تھا، مگر آخری جملہ وہ جھر جھری لیتے (ہوئے زیر لب بڑبڑاتا پلٹ گیا تھا

ہاں مالک نے مجھ سے کہا تھا کہ میں آپ کا خیال رکھوں، کیا آپ کو کچھ " بھی یاد نہیں؟

-- مجھے گرمی لگ رہی ہیں -- نہیں مجھے شاور لینا ہے -- میرا نام ح کے اوپر پیش دے کر پڑھا جاتا ہے -- ممانے کہا تھا میرا نام حُب سے بنا (ہے حُبہ جس کا معنی ہے محبت ناکہ حِبہ جس سے معنی بدل جاتے ہیں --

بوڑھی عورت کے کہنے پہ اس نے اپنے دماغ پہ زور ڈالا ہی تھا کہ اس کے دماغ میں منظر چلنے لگے تھے

جس پر وہ لب بھینج گئی تھی
 وہ کنین کو نہیں چھوڑنے والی تھی،
 اسی نے اسے ڈر گزدئے تھے
 "ہاں مجھے یاد ہے۔۔۔ آپ بھی اس کیسل میں رہتی ہیں؟"
 "ہاں۔۔۔"

"آپ نے کہا تھا سب ڈرتے ہیں اس سے، آپ کو ڈر نہیں لگتا؟"
 "نہیں کیونکہ جس کے کھونے کا ڈر تھا وہ پہلے ہی کھو چکی ہوں"
 "آپ جانتی ہیں بشار کہاں ہے؟"
 وہ بوڑھی عورت کہہ کر اندر جانے لگی تھی کہ حبہ کے سوال پہ رکی
 "مالک تو یقیناً اس وقت کوئین کیسل میں ہوں گے"
 جواب دے کر وہ بوڑھی عورت اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔
 جو کافی عجیب تھیں

اس آئی لینڈ کی ساری چیزیں فیر ٹیلز کی جیسی تھی،

عمار توں سے لے کر فرنیچر، سامان، ڈیکوریشن پیس، لباس اور شاید انسانوں تک۔۔

حبہ نے اندر جاتی بوڑھی عورت کو دیکھ کر سوچا تھا

-----*-----

بشار تقی اماں سے حبہ کا دھیان رکھنے کا کہہ کر لاونج میں چلا آیا تھا
لاونج میں کاوچ پہ وہ لمبی سی سانس خارج کرتے ہوئے ڈھیر ہوا
وہ حبہ کے سامنے اتنا کمزور کیوں پڑ رہا تھا؟
اور یہ خصوصاً تب سے ہونا شروع ہوا جب سے اس نے یہ بات تسلیم کی کہ
حبہ احسن اس کی بیوی ہے۔

("تم میرا نام ہمیشہ غلط ہی کیوں لیتے ہو بشار تقی؟")
..وہ کتنی کیوٹ لگ رہی تھی"

ما تھے یہ تیوری چڑھائے کیوٹ سا چہرہ بنائے کہتی حبہ کے یاد آتے ہی وہ
بے ساختہ مسکرایا

پھر اپنی بے وجہ کی مسکراہٹ پہ وہ ٹھٹک کر سنجیدہ ہوا
وہ اس کے حواسوں پہ بری طرح طاری ہو رہی تھی
لگتا ہے جاگتی آنکھوں سے کوئی خوبصورت خواب دیکھ رہے ہو؟، اور یہ
"خواب خوبصورت شاید تمہاری بیوی کی وجہ سے ہوا ہوگا
بشار نے آواز پہ چونک کر سامنے دیکھا جہاں کنین ہاتھ میں گن لئے اپنے
آدمیوں کے ساتھ کھڑا نظر آیا تھا
"تم اندر کس کی اجازت سے آئے؟"

بشار نے سر دوسپاٹ تاثرات کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا
ایک غلط فہمی دور کر لو بشار تھی کہ بھلے ہی تم اس آئی لینڈ کے اوپر ہو گے
"مگر یہاں حکومت بگ بی کی ہی چلتی ہیں
"اچھا۔۔؟"

کنین کی اکڑ کر کہنے پر بشار کی لبوں پہ استہزاء مسکراہٹ ابھری تھی
 "تمہاری نام نہاد گھمنڈ اور اکڑ بہت جلدی ٹوٹنے والی ہے بشار تقی"
 بشار کی استہزاء مسکراہٹ نے تو جیسے اسے آگ لگادی تھی کنین جھلستے
 ہوئے غرا کر بولا تھا

"زیادہ شور مت کرو، میری وائف ریٹ کر رہی ہیں"
 میری وائف "کہنے میں اسے جو لطف مل رہا تھا وہ ناقابل یقین تھا"
 اب واقعی اس کے پاس بھی ایک فیملی تھی۔
 جو اس کا سب سے بڑا خواب تھا۔
 "بگ بی تم سے ملنا چاہتے ہیں"

مجھے قسم ہے بشار تقی تمہارا خواب مٹی میں ناملا دیا تو میرا نام بھی کنین
 (نہیں)

بشار کے لبوں پہ ٹھہری اطمینان بھری مسکراہٹ کنین کو جھلسا رہی تھی

وہ بظاہر بگ بی کا پیغام دے رہا تھا مگر دل ہی دل میں اس نے ایک قسم بھی
کھائی تھی

جو وہ با آواز بلند نہیں کھا سکتا تھا ورنہ بشار تقی کا بھروسہ نہیں تھا کہ وہ اسے
ابھی ہی شوٹ کر دیتا

"میں ان سے کل جا کر مل لوں گا"

"تمہیں واقعی یہ لگتا ہے کہ تم اپنی مرضی کے مالک ہو۔۔۔"

بشار تقی کے لاپرواہ لہجہ میں کہنے پہ وہ زہر خند لہجہ میں بولا تھا

اور ساتھ ہی بشار تقی کے پشت کی جانب دیکھا

جہاں پیچھے اس کے دو آدمی کھڑے تھے جس سے بشار انجان تھا

کنین کے دیکھنے پہ انہوں نے آگے بڑھ کر بشار تقی کے گردن سے ٹیزر گن

۔ (الیکٹرک شاک ڈیوائس) لگایا تھا

جس کے سبب بشار لمحوں میں بے بس سا ہوتا گلے ہی پل زمین پہ ڈھیر

ہو کر بے ہوش ہوا تھا

-----*-----*

یہ بے ہوش کیوں ہے؟۔۔۔ میں نے کہا تھا نا اسے خراش تک نہیں آنا"
"چاہئے"

کنین کے آدمی نے بے ہوش سے بشار کو صوفیہ ڈالا تھا کہ تبھی بگ بی
وہاں آیا تھا

بشار کو بے ہوش دیکھ جیسے بگ بی کے چہرے کا رنگ اڑا تھا
جسے سبھی نے نہایت اچھے سے محسوس کیا تھا

اسے کچھ نہیں ہوا ہے بس ٹیئر گن کی وجہ سے وقتی طور پر تھوڑی دیر کے "
"لئے بے ہوش ہوا ہے"

کنین بگ بی کی بدحواسی محسوس کر کے خود بھی بدحواس ہوتا فوراً بولا

یہ پہلی مرتبہ نہیں تھا جب کنین کو ایسا محسوس ہوا کہ بگ بی بشار تقی کو یوں ہی ڈھیل نہیں دیتا تھا

کوئی اسٹرونک وجہ تھی بشار کے پیچھے جس کے سبب بگ بی ہزار چاہنے کے باوجود بھی بشار تقی کو کچھ کہہ نہیں پاتا تھا

بلکہ وہ جیسے بہانے ڈھونڈتا تھا کہ کس طرح بشار تقی کو معاف کر دے، اس لئے کنین نے بشار کے متعلق شکایت لگاتے ہوئے یہ نہیں بتایا تھا کہ انہوں نے جس لڑکی کو اغوا کر کے رکھا ہوا تھا وہ بشار تقی کی بیوی تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ بگ بی یہ بات سن کر بشار تقی کو کھلے دل سے ہمیشہ کی طرح معاف کر دے گا

آہ۔۔۔ کنین گدھے کہی کے۔۔۔ تجھے اپنے ہاتھوں سے نہیں مارا تو"

"۔۔۔ پھر کہنا

صوفے ڈھیر بشار کے وجود میں حرکت ہوئی تھی اور پھر وہ کرہا کر گردن سہلاتے ہوئے اٹھا تھا

"کیا تم ٹھیک ہو موبی؟"

بگ بی کے قریب جا کر بشار کی فکر مندی سے طبیعت پوچھنے پر کنین کے اندر جیسے حسد کی لہر دوڑی تھی

ساتھ ہی اسے اپنی بھی فکر ہوئی کہ بشار واقعی اسے آسانی سے نہیں چھوڑنے والا تھا

"یہ اس سے آپ نے کہا تھا؟"

وہ برا سامنہ بنائے بگ بی کے سامنے کھڑا استفسار کر رہا تھا اور ساتھ ہی کھر آلود نگاہوں سے کنین کو دیکھا،

جولا پرواہی سے کاندھا اچکاتے ہوئے گردن موڑ گیا تھا

البتہ وہ اندر سے اتنا لا پرواہ نہیں تھا،

بگ بی اور بشار تقی کا ایک دوسرے سے برتاؤ دیکھ کر اس کے اندر کا خوف

دھیرے دھیرے بڑھ رہا تھا

اگر جو کبھی بگ بی نے اسے بشار کے حوالے کر دیا تو پھر؟

میں نے تمہیں لانے کے لئے ضرور کہا تھا مگر اس طرح لانے کے لئے "نہیں"

بگ بی اپنی شاہانہ سرخ رنگ کی چیئر کی جانب بڑھتے ہوئے بولا تھا
"اور آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے؟"

بگ بی کے چیئر پہ بیٹھنے کے بعد اس نے بھی صوفے پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا
تم نے پہلے بھی امن میں میرا کئی نقصان کیا خود تو منسٹر کو مار نہیں پائے اور "
جب ڈیوڈ مار نے گیا تو تب تم نے ٹانگ اڑا کر سارا کھیل برباد کر دیا جس کے
"سبب مجھے کروڑوں کا نقصان پہنچا

کیونکہ ڈیوڈ نے میرے ملک میں دہشت گردی پھیلانے کی کوشش کی "
"تھی، میں اپنے ملک کا مجرم ضرور ہوں مگر غدار نہیں

وہ بگ بی سے سپاٹ لہجہ میں بولا تھا

اور ساتھ ہی بگ بی کو گہری نظروں سے دیکھا

کیا بگ بی کو ڈیوڈ نے حب احسن کے بارے میں نہیں بتایا؟

"ٹھیک ہے اس بات کو جانے دیتے ہیں"

بگ بی نے بھی اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا
اور ادھر بگ بی کی یہ بات سن کر کنین نے بے ساختہ پہلو بدلا
اور اس لڑکی کا کیا جو کسی ملک کی جاسوس ہے اور میرے لئے یہاں آئی
ہیں، میں نے اس جاسوس کو ختم کرنے کا آڈر دیا تھا مگر سنا ہے تم اس سے
"پہلے ہی اسے لے گئے"

اب کی مرتبہ بگ بی کا لہجہ سرد ہوا تھا
مجھے نہیں پتا آپ کو کس نے یہ خبر دی مگر جس نے بھی دی ہو گی وہ یقیناً
میرا دشمن ہو گا۔ کیونکہ جس لڑکی کو آپ نے مارنے کا آڈر دیا تھا وہ لڑکی
"میری بیوی ہے"

بشار تفتی کا لہجہ بگ بی سے بھی زیادہ سرد تھا
وہ بگ بی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے بولا تھا

بگ بی کو ان سرد ٹھنڈی کر سٹل آنکھوں میں صاف بغاوت اور تنبیہ نظر
آئی تھی

"وہ تمہاری بیوی ہے؟"

بگ بی نے اگلے ہی پل ان سرد کر سٹل آنکھوں سے نظریں ہٹاتے ہوئے
تخیر سے بولا اور ساتھ ہی کنین کو دیکھا

"بگ بی یہ بات اہم نہیں تھی اس لئے۔۔۔"

یہ بات بہت اہم تھی کنین، اگر وہ لڑکی موبی کی بیوی ہے تو تم کیسے کہہ
"سکتے ہو کہ یہ بات اہم نہیں تھی؟"

کنین کی بات سن کر اب کی مرتبہ اس بری طرح بشارتقی کا پارہ چڑھا تھا کہ
وہ اٹھ کر اس پر جھپٹنے ہی والا تھا کہ بگ بی کو سرد لہجہ میں کنین کو

جھڑکتا دیکھ وہ رک گیا

"مم۔۔ مجھے معاف کر دیجیے بگ بی"

کنین نے بے ساختہ گڑ گڑا کر معافی مانگی

"معافی مجھ سے نہیں موبی سے مانگو"

"بگ بی مجھے اس کی معافی نہیں بلکہ یہ چاہئے"

اس سے پہلے کے کنین بگ بی کے کہنے پہ اس سے معافی مانگتا

بشار اسے ٹھنڈی نظروں سے دیکھتے ہوئے انتہائی ٹھنڈے لہجہ میں بولا

جسے دیکھ کر کنین کے اندر خوف کی لہر دوڑی تھی

اس نے بے ساختہ مدد طلب نظروں سے بگ بی کو دیکھا تھا

اور بگ بی کو نظریں چراتے دیکھ کینین کا خوف جیسے دہشت میں تبدیل ہوا

تھا

-----*-----*-----*

وہ شاور لے کر آئی تو بیڈ پہ اسے پہننے کے لئے تہہ کیا ہوا لباس ملا

وہ انتہائی خوبصورت سرخ رنگ کا پلین مگر اسٹائلش سا ویسٹرن اسٹائل
لئے لچکیلا سا گاؤن تھا

ساتھ ہی اس سے میچ کرتی ہوئی ریڈ ہیل اور جیولریز وغیرہ تھیں۔

وہ اتنا پر تکلف لباس صرف کسی مشن پہ ہی یوز کرتی تھی اگر ضرورت ہو تو
ورنہ اسے ایسے تکلف سے تیار ہونا پسند نہیں تھا

اس لئے لباس کو ناپسندیدگی سے دیکھ کر اس نے کمرے میں موجود سارے
وارڈر اپ کھول کر کھنگال ڈالا کہ اسے عام سا جینز کرتا مل جائے مگر
وہاں سارے مردانہ لباس اور سامان رکھے تھے جو یقیناً بشارتقی کا تھا

مجبوراً پھر اسے اس سرخ رنگ کے لباس کو زیب تن کرنا پڑا،

اور ساتھ رکھا سرخ رنگ کا دوپٹہ نما اسٹالردنوں کا ندھے پہ ڈال کر ہیل کو
نظر انداز کرتے ہوئے پیروں میں سلپرز ڈالے

ڈائیونگ روم کی جانب چل دی اسے بہت زور کی بھوک لگی تھی وہ کافی
وقت سے بھوک تھی۔

اس نے ڈاننگ روم میں قدم رکھا ہی تھا کہ اسے بشار تقی نظر آیا جو ٹیبل کو سیٹ کر رہا تھا

آؤ میں تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا، تمہیں بلانے کے لئے کمرے میں بھی گیا"

"تھا مگر تم شاور۔۔۔"

ٹیبل سیٹ کرتے بشار تقی اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ پا کر کہہ رہا تھا اور پھر پلٹ کر اسے دیکھا اور کہتے کہتے جیسے ساکت سا ہوتا رک سا گیا۔

ہمیشہ سے ہٹ کر جینز اور کرتی کو چھوڑ،

سرخ قدموں تک جاتا لباس اس کے اوپر کچھ زیادہ ہی بچ رہا تھا،

وہ بال جو ہمیشہ پونی میں بندھے ہوتے تھے نم ہونے کے سبب اس وقت اس کے کاندھے اور پشت پہ کھلے تھے

وہ بہت مختلف اور دلفریب سی لگ رہی تھی

"کیا ہوا بھوت دیکھ لیا کیا؟"

پہلے ہی حبہ اس کے اتنے اپنائیت سے مخاطب ہونے پہ حیران ہوئی تھی اور
اب اسے دیکھ کر اسٹیل ہونے پہ وہنا سمجھی سے کہتی اس کے قریب سے
گذر کر ٹیبل کے سامنے اس کے مقابل جا کھڑی ہوئی تھی
اور ڈائنگ ٹیبل پہ نظریں دوڑائیں

جہاں کافی کچھ موجود تھا

یقین نہیں آتا کہ تم نے اس آئی لینڈ کا سودا میرے بدلے میری سوتیلی
" ماں سے کیا

حبہ ڈائنگ ٹیبل کے گرد لگی ایک چیر گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے بولی تھی
کیا تمہیں بھی لگتا ہے کہ میں تمہارے بدلے اپنے اس آئی لینڈ کو شہناز کو

"دے دوں گا، جو میرا ڈریم تھا کیوں کہ یہ صد فی یوسف کا ڈریم تھا
بشار خود کو سنبھالتا اپنی بے خودی والے حالت پہ خفت زدہ سا ہوتا، جھنجھلا کر
بولا تھا

یہ کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا اس کے ساتھ،

حبہ احسن کچھ زیادہ ہی اس کے حواسوں پہ اثر کرنے لگی تھی،
اپنے آپ سے ناراض سا ہوتا اس نے حبہ کو دیکھا جو سوپ کے باؤل پہ سے
ڈھکنا ہٹا کر اسپون کی مدد سے جھک کر سوپ پینا چاہتی تھی مگر اس کے
شولڈر کٹ سلکی بال اس کے چہرے پہ آگرے تھے
تو کیا تم نے نہیں دیا۔۔۔ آہ یوں لگ رہا ہے جیسے قید سے آزاد ہو گئی"
"ہوں

بشار کی بات پہ وہ بالوں کو کان کے پیچھے کرتی راحت سے بولی تھی جیسے،
اس کے سپاٹ چہرے پہ پھیلتا راحت صاف محسوس کیا جاسکتا تھا
بلکل میں نے شہناز کو اپنا یہ آئی لینڈ تمہارے بدلے دیا۔۔۔ تم مجھے بہت"
مہنگی پڑی ہو حبہ احسن اس لئے تم ہمیشہ میری مقروض رہو گی، میری قید
"میں رہوں گی۔۔۔

حبہ کو اطمینان بھری سانس خارج کر کے کہتا دیکھ وہ جلدی سے بولا
جسے سن کر ایک مرتبہ پھر حبہ کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا

"تم مجھے طلاق کب دے رہے ہو؟"

حبہ نے اسپون باؤل میں پٹخ کر دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے ہوئے اسے
 چبھتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

اسے اب بشار تقی پہ جا بجا غصہ آنے لگا تھا جسے وہ باوجود کوشش کے سپاٹ
 تاثرات کے پردے کے پیچھے چھپا نہیں پارہی تھی

"جب یہ بات نکل ہی آئی ہیں تو میں آج ایک بات کلیئر کر دینا چاہتا ہوں"

"ضرور۔۔"

اس نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

میں تمہیں کبھی بھی طلاق نہیں دوں گا اس لئے مجھ سے دوبارہ طلاق کا"

"مطالبہ مت کرنا

بشار کا لہجہ قطعی تھا

"کیونکہ تم دشمن کو یعنی کہ مجھے قریب تر رکھنا چاہتے ہو اسلئے؟"

اس کا انداز استہزاء بھرا تھا

"جب سب کچھ جانتی ہو تو پوچھ کیوں رہی ہو؟"

وہ بے نیازی سے کہتا اٹھ گیا تھا

جس پر حبه سپاٹ سی نظروں سے اسے آخر تک دیکھی گئی تھی
بشار کے نظروں سے او جھل ہوتے ہی وہ سر جھٹکتی اپنے باؤل پہ جھکی تھی
جس کے سبب ایک مرتبہ پھر اس کے کھلے بال اس کے چہرے پہ سرک
آئے تھے

جنہیں وہ جھنجھلا کر بائیں ہاتھ سے پیچھے سرکا گئی تھی۔

اسی لئے وہ اپنے بال زیادہ تر کھلے نہیں چھوڑتی تھی
کہ اس کے چھوٹے بال کھلے ہونے پہ اسے کافی تنگ کرتے تھے
میں نے اماں سے کہہ کر تمہارے لئے کمرہ تیار کروادیا ہے، میرے بازو"
والا کمرہ، وہاں تمہیں اپنی ضروریات کے تمام چیزیں مل جائے گی، اور
"اگر مزید کچھ چاہئے تو بتا دینا

وہ دائیں ہاتھ سے داہنی جانب کا بال پکڑیں باؤل پہ جھک کر اسپون سے سوپ پی رہی تھی کہ بشار اس کے پیچھے آکھڑا ہوتا ہوا کہہ رہا تھا ساتھ ہی اس کے بالوں سے اس کا ہاتھ ہٹا کر وہ پورے بالوں کو سمیٹ کر ربر بینڈ میں باندھ رہا تھا

اس کے اس حرکت پہ حبہ ساکت ہوئی تھی بالوں کو باندھے کے بعد بشار کی نگاہیں بے ساختہ گردن پہ پڑی، گندمی گردن کی خوبصورتی کو محسوس کر کے ایک مرتبہ پھر سے جیسے اس کی سانسیں رکی تھی۔

جس پر وہ فوراً آنکھوں کو سختی سے میچ کر خشک ہوتے حلق کو تر کرتے ہوئے سر کو جھٹکتے ہوئے پلٹ گیا تھا۔

حبہ نے پلٹ کر گردن موڑے حیرت سے دور جاتے بشار تقی کی پشت کو دیکھا تھا۔

وہ جب سے ملا تھا نجانے کیوں عجیب سا لگ رہا تھا۔

(یہ محل بد دعا کے حصار میں ہیں)

اس کے دماغ میں اچانک ہی اس بوڑھی عورت کی بات تازہ ہوئی تھی وہ بھی کن بکو اس کو سوچ رہی تھی۔

اگلے ہی پل وہ سر جھٹک کر دوبارہ باؤل پہ جھکے سوپ پی رہی تھی اور آگے کے لائحہ عمل کو دماغ میں ترتیب دے رہی تھی



"کیا وہ آپ ہیں حبہ میم؟"

حبہ نے جیسے ہی کیسل کے باہر قدم رکھا باہر منتظر کھڑی لڑکیوں کے ہجوم نے جیسے اسے دیکھ کر چیخا

"کیا مطلب؟"

حبہ نے حیرت سے لڑکیوں کے اس حیرت زدہ سے جھرمٹ کو دیکھا تھا جنہوں نے اگلے ہی پل اس کو گھیر لیا تھا

"آسمانی سر کی وائف؟"

"وائف۔۔۔ کک۔۔۔ کون؟۔۔۔ میں؟"

حبہ اس اچانک حملے کے لئے بالکل بھی تیار نہیں تھی

صدے بھرے حیرانی سے اس نے پوچھا تھا

"یہ لو۔۔۔ وائف یہ ہے اور اسے ہی نہیں پتا جبکہ پوری دنیا جان چکی ہیں"

رہنما فردوس نے مضحکہ خیزی کے ساتھ کہا تھا

"ہم نے سنا یہ آئی لینڈ آسمانی سر کا ہے اور آپ۔۔۔ سر کی وائف ہے"

تصدیق چاہنے کے لئے بے قرار کہکشاں نے کیسل پہ ایک نگاہ ڈال کر حبہ

سے کہا

"ہمیں معلوم تھا کہ آسمانی سر آپ کو لائک کرتے تھے مگر۔۔۔"

جو لڑکیوں کے منہ سے وائف کا لفظ سن کر خود کو مطمئن کرتے ہوئے کہنا

"چاہتی تھی کہ" ایسا کچھ نہیں ہے یہ محض ایک بکو اس ہے

مگر وہ حبہ سے کچھ سننا ہی کہاں چاہتیں تھیں وہ تو بس اسے سنانا چاہتے تھے

۔۔۔ مگر آپ دونوں نے تو چپکے سے نجانے کب شادی کر لی ہم معصوم"

"اسٹوڈنٹس کو بتایا تک نہیں

دوسری لڑکی نے جیسے بات روہان سے انداز میں منہ بناتے ہوئے مکمل کی۔

حبہ کو وہ سبھی لڑکیاں سخت دکھی اور افسردہ لگ رہی تھی،

جن کا بری طرح آسمانی سر پہ کرش تھا

"آسمانی سر۔۔۔"

اس سے پہلے کے حبہ انہیں اس بات کا سرے سے انکار کر کے تسلی پہنچاتی،

تبھی لڑکیاں پیچھے کیسل سے نکلتے بشار تقی کو دیکھ چیختی تھی

اور لڑکیوں کا جھرمٹ حبہ کے گرد سے ہٹ کر اب بشار تقی کے گرد گھیرا

ڈال رہا تھا

وائٹ شرٹ اور ٹراؤزر پہ ریڈ جیکٹ لئے وہ ہمیشہ سے بڑھ کر ہینڈ سم،

فریش اور دلکش لگ رہا تھا

اپنی جانب غصے اور ناگواری سے دیکھتی جبہ پہ ایک دلکش مسکراہٹ اچھالتا
وہ شکوے کرتی لڑکیوں کی جانب متوجہ ہوا تھا

یہ بات پورے آئی لینڈ میں مشہور ہو چکی ہیں کہ آپ اس گینگسٹر کے "
"پٹھے کی وائف ہیں

اپنے پیچھے سے آتی تحشم کی آواز پہ اس نے پلٹ کر اسے دیکھا
جو ناراض سا نظر آ رہا تھا اور لڑکیوں کی بھیڑ میں موجود راہی کو دیکھ رہا تھا
جو باقی لڑکیوں کی طرح وفدیانہ انداز میں بشار تقی کے گرد کھڑی تھی
اور تبھی لڑکیوں کے شکوے کا جواب دیتے بشار کی نگاہیں بھی ان پر پڑی
تھی۔

"یہ بات یقیناً اسی نے پھیلائی ہو گی"

تحشم کھا جانے والی نگاہوں سے بشار تقی کو دیکھتے ہوئے بولا تھا
جو جواب تو لڑکیوں کے سوال کا دے رہا تھا مگر اس کی نظریں ان کی جانب
تھی

"آپ نے شو لیس اچھے سے نہیں باندھے"

بشار تقی کو اس جانب دیکھتا دیکھتا تحشم کہتا جان بوجھ کر حبه کے سامنے بیٹھا تھا

"ویسے اس طرح کے لباس پہ آپ ہی ایسے جوتے پہن سکتی ہیں"

ٹھیک سے بندھے شو لیسس کو جان بوجھ کر چھیڑ چھاڑ کر اٹھ کر کھڑا ہوا تو اس کے لبوں پہ بڑی جانداز مسکراہٹ تھی

کیونکہ اس نے بشار تقی کے آنکھوں میں غصہ بھرتے دیکھ لیا تھا۔

فی الحال راہی ان کی جانب متوجہ نہیں تھی سو وہ اس سین کو نہیں دیکھ پائی تھی۔

"لگتا ہے آپ کو گینگسٹر کے پٹھے نے غصہ دلادیا ہے۔"

بشار تقی کو طیش دکھا کر محفوظ ہوتے تحشم کی نگاہ جیسے ہی حبه کے چہرے پہ پڑی اس کا خراب موڈ دیکھ کر وہ فوراً سمجھ گیا

اور ساتھ ہی تحشم کی نگاہیں حبه کے چہرے کے زخموں پہ پڑی

"انہوں نے آپ کو ٹاچر بھی کیا؟"

تحشم نے اس کی زخمی پیشانی پہ لگے بینڈیڈ، رگڑا ہوا سرخ ہوتا ر خسار اور

زخمی ہونٹوں کو دیکھ کر اب کی مرتبہ غصے سے کہا تھا

"کچھ خاص نہیں ہے اب میں ٹھیک ہوں"

"یہ سب اس کی وجہ سے ہوا۔۔۔"

حبہ کے نفی میں سر ہلا کر تسلی دینے پہ اس نے انہیں غصہ بھری کینہ توڑ

نظروں سے پھر سے بشار تقی کو دیکھا

جواب بھی لب بھینچے گا ہے بگا ہے ان پر نظر ڈال رہا تھا

اسے دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے لڑکیوں کی وجہ سے وہ اب تک رکا ہوا تھا

ورنہ تو تحشم کو اچھا سا سبق سیکھا چکا ہوتا

"۔۔۔ آپ کا بینڈیڈ۔۔۔ رکئے میں ٹھیک کر دیتا ہوں۔۔۔"

اس گینگسٹر کے پٹھے کو مزید غصہ دلانے کے لئے تحشم نے حبہ کی پیشانی کی

جانب ہاتھ بڑھایا تھا

تاکہ ٹھیک ٹھاک لگے بینڈیڈ کے ساتھ بھی وہی کرے جو اس نے شو لیس کے ساتھ کیا تھا

اور ساتھ ہی اس نے مزے سے حبه کے پیچھے دیکھا جہاں سے یقیناً بشار تقی گھور رہا تھا

مگر اس مرتبہ بشار تقی اکیلا نہیں تھا جو گھور رہا تھا، بلکہ راہی کی نگاہیں بھی ان پر پڑ چکی تھیں،

بشار کے ساتھ راہی کو بھی دیکھتا دیکھ اس کا ہاتھ جیسے ہوا میں وہی معلق ہوا کیونکہ وہ دونوں بیک وقت تحشم کو خطرناک تیوروں سے گھور رہے تھے۔ خیر وہ تو گینگسٹر کے پٹھے کو ہزار مرتبہ غصہ اور طیش دلانے کے لیے ایسا کر سکتا تھا مگر بات تحشم کی لیڈی ڈان کی تھی،

تحشم نے اپنی تیکھے تیور لئے لیڈی ڈان کو دیکھنے کے بعد،

گھبرا کر اپنے ہاتھ کو دیکھا جو آدھے راستے میں رک گیا تھا اور پھر سے ان دونوں کو جواب بھی اسے گھور رہے تھے۔

بشار تقی کو جسے مزید طیش دلانے کا ارمان دل ہی دل میں دفن کرتے ہوئے

اس نے اپنی غصیلی لیڈی ڈان کو دیکھا اور پھر۔۔۔

"آپ۔۔ کا بینڈیڈ ٹھیک ہے"

اگلے ہی پل وہ ان دونوں سے نظریں ہٹاتا ہاتھ واپس کھینچتا ہوا بولا

"تمہیں کیا ہوا؟"

اس گینگسٹر کے پٹھے کے ساتھ ساتھ میری ڈان نے بھی مجھے آپ سے

"فلرٹ کی کوشش کرتے ہوئے دیکھ لیا ہے، اب میری خیر نہیں

حبہ نے اس کا بدلتا رویہ دیکھ حیران ہو کر پوچھا تھا کہ وہ منہ بنا کر کہتا آگے بڑھ گیا تھا

جہاں لیڈی ڈان کے تیور ابھی تک بگڑے نظر آرہے تھے

مگر تحشم کو راستے میں ہی رکنا پڑا کیونکہ بشار تقی بھی لڑکیوں کی جھرمٹ

سے نکلتا اس کی جانب بڑھا تھا

"حبہ سے دور رہو"

"میں کیوں دور رہوں اگر کسی کو دور رہنا چاہئے تو وہ تم ہو۔۔"

تحشم نے بھی اسی کے مانند لہجہ میں جواب دیا تھا

"اور اگر اس کے ارد گرد رہو بھی تو سوفٹ کی دوری پہ رہو"

کہتے ہوئے بشار تقی کے سرد آنکھوں میں جو تاثر ابھرا تھا اسے دیکھ کر تحشم جیسے گنگ سا ہوا تھا۔

وہ شدت پسندی لئے ہوئے تاثر تھا جو ایک ہی بات کہنا چاہ رہا تھا کہ "وہ"

"صرف میری ہے"

"یہ گینگسٹر کا پٹھا تو پورا سائیکو ہیں۔۔"

بشار کے آگے بڑھ جانے پہ تحشم پر سوچ اندامیں دور جاتے بشار تقی کو پشت

کو دیکھتا ہوا بڑبڑایا تھا

اور گہری سانس لیتا ہوا مڑا ہی تھا کہ اس کی سانسیں جیسے مکمل تھیمی تھی

کیونکہ ایکدم اس کے پیچھے کھڑی لیڈی ڈان پورے جلال میں اسے گھور رہی تھی

"کیا کر رہے تھے اس حسینہ کے ساتھ؟"

"استغفرُ اللہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟"

تحشم نے بے ساختہ بوکھلا کر کہا تھا

اب تم چاہے دودھ سے بھی شاور لے کر کیوں نا آ جاؤ میں وہ بھول ہی "

"نہیں سکتی جو میرے ان گناہ گار آنکھوں نے دیکھا ہے

راہی اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھتے غرائی تھی۔

"راہی۔۔۔۔"

پیچھے سے آتی کہکشاں کی آواز پہ راہی بدستور تحشم کو کھانے والے نگاہوں

سے گھورتی پیچھے ہوئی تھی،

اور قریب آکر رکتی کہکشاں کو دیکھ کر وہ زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پہ لے

آئی

"ہائے تحشم۔۔"

کہکشاں نے راہی کی مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے دینے کے بعد اگلے ہی پل تحشم کو دیکھ کر اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اتر کر کہا تھا جسے راہی نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا

"یہ تم کیا کر رہی ہو؟"

تحشم کو سخت گھوری سے نواز کر کہکشاں کا بازو پکڑ کر وہ کہکشاں کو تھوڑا پیچھے لے جاتی ہوئی بولی تھی

دیکھو راہی آسمانی سر تو پر اے ہو گئے میں نہیں چاہتی دوسرا ہینڈ سم بندہ"

"بھی میری پہنچ سے دور ہو جائے"

کہکشاں نے کہہ کر فوراً اپنا بازو راہی سے چھڑایا تھا اور پھر تحشم کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔

"چلو کہکشاں ہمیں امیوز مینٹ پارک جانے کے لئے تیار ہونا ہے"

مگر راہی نے فوراً آگے بڑھ کر کہکشاں کا بازو سختی سے پکڑ کر گھسیٹ کر لے جاتے ہوئے کہا تھا

"تمہیں تو میں بعد میں دیکھو گی میسنے کہی کے"

اور ساتھ ہی گردن موڑ کر حیران پریشان سے کھڑے تحشم کو دھمکی آمیز نظروں سے گھورنا نہیں بھولی تھی،

جو راہی کے غصے سے گھورنے پہ خود پہ ترس کھاتے ہوئے منہ لٹکا گیا تھا

-----*-----*-----*

"یہ بکواس تم نے پھیلائی ہے نا؟"

وہ آگے جاتے بشار تقی کا بازو پکڑ کر اپنی جانب موڑتے ہوئے غصے سے بولی تھی

اس کے ہاتھ کو اپنے بازو پہ رکھا دیکھ بشار کے لبوں پہ ایک دلفریب
مسکراہٹ اٹھی تھی

"کیوں تمہیں پسند نہیں آیا؟"

اس نے مسکراتی اور نرم نظروں سے اس کے چہرے پہ موجود غصے بھرے
تاثرات کا مشاہدہ کیا

آخر تمہیں ہوا کیا ہے بشار تقی؟۔۔۔ تم اتنا عجیب برتاؤ کیوں کر رہے؟
"ہو؟"

حبہ نے اس کے بازو پہ سے اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے الجھن آمیز نظروں سے
اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

تمہیں اور ساتھ ہی خود کو بگ بی سے بچانے کے لئے بقول تمہارے مجھے؟
"یہ بکواس کرنی پڑی۔۔"

اگلے ہی پل وہ اپنے چہرے پہ سنجیدگی بھرے تاثرات سجاتا کہنے لگا

۔۔۔ اور تمہیں تو اس بات پہ خوش ہونا چاہئے کہ میری بیوی کی پوزیشن "پاکر تم بہت کچھ کر سکتی ہو جو تم کرنا چاہتی ہو؟"

"اور میں کیا کرنا چاہتی ہو؟"

حبہ نے اسے بغور سپاٹ نظروں سے دیکھا

میں اچھے سے جانتا ہوں کہ تم یہاں بگ بی کے لئے آئی ہو اور ایک بات "بتادوں کہ بگ بی کو تم کبھی بھی ٹریپ نہیں کر پاؤں گی، کیونکہ تم نے جتنا سوچا ہے بگ بی اس سے بھی کئی زیادہ شاطر ہیں۔۔۔ میری بیوی ہونے کی وجہ سے تم محفوظ رہو گی مگر وہ نہیں جنھیں تم اپنی بے وقوفی کے سبب "یہاں لے آئی خصوصاً لڑکیاں۔۔۔"

بشار تقی نے کہتے ہوئے پیچھے فاصلے پہ موجود لڑکیوں کی جھرمٹ کی جانب دیکھتے ہوئے اشارہ کیا تھا

جنھیں حبہ احسن نے بھی گردن موڑ کر دیکھا تھا

"اگر انہیں کچھ نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری اٹھانے کو تم تیار تو ہونا؟"

اب کی مرتبہ سوال کرتے ہوئے بشار تقی کی بھی آنکھیں سپاٹ ہوئی تھی

"اور یہ نقصان پہچانے والا کون ہے؟"

حبہ نے طنزاً مسکراتے ہوئے پوچھا،

اس طنز بھری مسکراہٹ کے سبب اس کے رخسار پہ وہ خوبصورت گرٹھا

نمودار ہوا تھا۔

جس میں ڈوب کر بشار تقی اپنی ساری ناراضگی، غصہ، جھنجھلاہٹ بھول جاتا تھا۔

اس آئی لینڈ پہ بگ بی کا کنٹرول ہے بگ بی اس آئی لینڈ پہ جو کچھ بھی "

کر رہے ہیں اس میں شامل نہیں ہوں، اور اگر ہوتا تو تب بھی میں اپنے

"اسٹوڈنٹس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔۔۔"

"یہ کہہ کر تم خود کو اپنے گناہوں سے بری زمرہ نہیں کر سکتے بشار تقی"

بشار تقی کی کرسٹل آنکھوں میں بے چینی سی ابھرا آئی تھی جیسے وہ حبہ احسن

کی یہ بدگمانی نہیں جھیل پایا تھا

میں جانتا ہوں میں گناہ گار ہوں۔۔۔ مگر میں اپنے اس آئی لینڈ پہ جو میرا "ڈریم لینڈ تھا میں کبھی بھی وہ کچھ کرنا نہیں چاہوں گا جو بگ بی کر رہے ہیں کیونکہ یہ آئی لینڈ میرے لئے بہت اہم ہیں۔۔۔ اور یہ بات تو تم بھی جانتی ہو کہ میں تین سال سے آسمانی بنا ہوا تھا، میرا تعلق تین سال سے اس جرائم کی دنیا سے کٹا ہوا تھا، اور اگر تم تحقیق کرو گی تو پتا چلے گا کہ اس آئی لینڈ پہ جو بھی جرائم ہو رہے ہیں وہ صرف پچھلے تین سال سے ہیں اور اگر پھر بھی "تمہیں مجھ پہ بھروسہ نہیں ہے تو۔۔۔۔۔"

بشار تقی جو دھیمے لہجہ میں حبہ احسن کی سپاٹ سی آنکھوں میں بنا پلکیں جھپکائیں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

ایک لمحہ کے لئے رک کر اپنے جیکٹ کے اندرونی جانب سے پسٹل نکالا تھا، وہ گولڈن کلر کا نہایت ہی اسٹائلش اور خوبصورت سا پسٹل تھا جس پہ حبہ کی نگاہیں بھی ٹھہری تھی

-- تو تم سب کچھ کر سکتی ہو، جو تم کرو گی وہ سب تمہیں معاف ہیں یہاں "

"تک کہ میرا خون بھی۔۔۔ مجھے مارنا ہو تو یہاں مارنا۔۔۔

وہ حبہ کے ہاتھ میں پستول تھماتے ہوئے بولا تھا

ساتھ ہی اس پستول کی نوک اپنے سینے پہ دل کے مقام پہ رکھا

-- میرے ٹھیک سامنے کھڑے ہو کر۔۔۔ پشت کی جانب سے "

نہیں۔۔۔ کیونکہ مجھے دھوکہ دینے والوں سے شدید نفرت ہے۔۔۔ اس

" لئے۔۔۔ سب کچھ کرنا بس مجھے دھوکہ مت دینا۔۔۔

وہ کر سٹل آنکھیں پھر سے سپاٹ بادامی آنکھوں سے ٹکرائی تھی

"ویسے مجھے تم پر یقین ہے کہ تم مجھے دھوکہ نہیں دو گی "

اگلے ہی پل ان کر سٹل آنکھوں میں یقین کا ایک رنگ ابھرا تھا

جب کہ بادامی آنکھیں بدستور سپاٹ سے انداز میں کر سٹل آنکھوں کو تک

رہی تھیں

"مجھے تمہارا یہ تحفہ پسند آیا سے میں اپنے پاس رکھوں گی "

حبہ احسن نے بدستور اپنی سپاٹ نظروں سے اس کی کر سٹل آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے کہا تھا

ساتھ ہی پسٹل کا دباؤ بشار کے سینے پہ بڑھایا
تم جانتے تو ہو ہی کہ میرے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے کیونکہ تمہارے "
اس آئی لینڈ پہ اسے ساتھ لانے کی اجازت جو نہیں تھی۔۔۔ شکر یہ اس
"کے لئے

اگلے ہی پل اس نے کہتے ہوئے پسٹل کو اس کے سینے سے ہٹاتے ہوئے
پسٹل کا بغور معائنہ کیا تھا

اور ہاں ناہی مجھے تم پہ بھروسہ ہے اور ناہی تم مجھ پہ کبھی بھی بھروسہ کرنا "
بشار تقی۔۔۔ کیونکہ ہمارے درمیان کبھی بھی وفا کا رشتہ قائم نہیں
"ہو سکتا

پلٹ کر جانے سے پہلے حبہ احسن نے ان یقین کی رنگوں سے سچے کر سٹل
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد و سپاٹ لہجہ میں کہا تھا

جسے سن کر ان کر سٹل آنکھوں کی چمک جیسے مدھم سے پڑی۔
جسے ان سپاٹ سی بادامی آنکھوں نے بھی بغور محسوس کیا تھا

-----*-----

ڈاکٹر مرحہ محیانے پریس کانفرنس میں ڈاکٹر رضامرزا پہ لگے الزام کی تردد کرتے ہوئے اسٹیٹمنٹ دیا تھا کہ یہ سب ایک جھوٹ تھا اور کسی نے ذاتی دشمنی کے سبب ڈاکٹر رضامرزا کو پھسانا چاہا تھا۔ جو معصوم تھے اور نا ہی الحیات ہاسپٹل میں اس طرح کا کوئی کام ہوتا ہے، اگر ایسا نہیں ہوتا تو پولیس یا پراسیکیوٹر آفس کبھی بھی ڈاکٹر رضامرزا کو رہا نہیں کرتے وہ پریس کانفرنس الحیات ہاسپٹل کے انٹرنس حصے میں ہو رہا تھا وہ اسٹیٹمنٹ دے کر رکی نہیں تھی، میڈیا کے بھانت بھانت کے سوالات کو نظر انداز کرتی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

لفٹ کے اندر داخل ہونے تک اس کے چہرے پہ بلا کا اطمینان طاری تھا مگر جیسے ہی لفٹ کا دروازہ بند ہوا اس کے چہرے کا بھی سارا اطمینان جیسے رخصت ہوا تھا

ابھی ابھی اپنے دیئے گئے بیان کے سبب وہ سخت مضطرب تھی، کیونکہ ڈاکٹر مرحہ میا کو جھوٹ بولنا ہر گز نہیں آتا تھا مگر ابھی ابھی وہ یقیناً جھوٹ بول کر آئی تھی۔

ڈاکٹر رضامرزا کی باتوں سے وہ یہ نتیجہ تو اخذ کر رہی چکی تھی کہ اس کے بابا بالکل بھی معصوم نہیں تھے اور نا ہی یہ ہاسپٹل۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی اس معاملے میں۔۔۔ کیونکہ وہ اپنے بابا کا ساتھ کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

نم ہوتی آنکھوں سے وہ گہری گہری سانسیں لیتی جیسے اپنے اندر کے اضطراب پہ قابو پانا چاہتی تھی کہ تبھی لفٹ رکا تھا

اور لفٹ میں داخل ہوتے وجود کو دیکھ کر مرحہ کی آنکھیں جیسے خوف سے پھیلی تھیں

وہ سیاہ لباس میں ملبوس تھا اس کے سیاہ کیپ سر سے اتارتے ہی جبہ کو اس کا غصہ اور ضبط سے سرخ ہوتا چہرہ نظر آیا تھا جسے دیکھ کر مرحہ نے بے ساختہ اپنے خشک ہوتے حلق کو تر کرتے ہوئے خود کو مضبوط کیا تھا

"تو آخر کار تم بھی اپنے باپ کے غلیظ کاموں میں شریک ہو ہی گئی۔۔۔"

اس کی پھنکارتی آواز پہ مرحہ کو اپنے قدموں پہ کھڑا رہنا مشکل لگنے لگا، مگر پھر بھی اپنے اندر کے ڈر اور کمزوری کو چھپائے اس نے اجنبی تاثرات کے ساتھ سراٹھا کر اس کے سرد سرخ ہوتے چہرہ کو دیکھا

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں مسٹر؟۔۔۔ میں سمجھیں نہیں"

مطمین سے انداز میں کہتے ہوئے مرحہ نے اس کے چہرے سے اپنی نگاہیں ہٹائیں تھیں،

اور لفٹ کے ڈور کی جانب بڑھی جو مطلوبہ فلور آنے پہ کھل چکی تھی
 اور مرحہ کے چہرے کا اطمینان غیض و غضب میں مبتلا کیپٹن دعان عرش کا
 موڈ جیسے مزید غارت کر گیا تھا
 اگلے ہی پل لفٹ سے باہر نکلتی مرحہ کا بازو جھٹکے سے پکڑ کر دوبارہ اندر
 کرتے ہوئے

وہ ٹاپ فلور کے لئے لفٹ کا بٹن پریس کرتا مرحہ کی جانب متوجہ ہوا تھا
 "یہ کیا بد تمیزی ہے؟"
 لفٹ کے دھاتی دیوار سے ٹکراتی مرحہ نے جیسے جھنجھلا کر اور غصہ سے
 پوچھا

"بد تمیزی کسے کہتے ہیں وہ تو ابھی میں نے تمہیں بتایا ہی نہیں"
 اس نے سرد لہجہ میں اس کی جانب دھیرے سے قدم بڑھاتے ہوئے کہا تھا
 "تم آخر چاہتے کیا ہو؟"
 اس کے سرد لہجہ پہ سہمتے ہوئے مرحہ نے پوچھا

ساتھ ہی اس کی نگاہیں کیپٹن دعان کے قدموں پہ تھی جو دھیرے دھیرے
اس کی جانب بڑھ رہی تھی
جس کے سبب مرحہ اتنی ہی سکڑتی لفٹ کے دھاتی دیوار سے ٹیک لگائے
کونے کی جانب ہٹ رہی تھی
"تم تو اس طرح کہہ رہی ہو جیسے میں جو چاہو گا تم وہی کروں گی "
اس کے سرد سے لہجہ میں طنز گھلا تھا
اگر وہ اسی طرح ڈرتی رہی تو وہ کبھی بھی اس کا سامنا نہیں کر پائے گی۔
خوف سے کانپتی مرحہ نے جیسے ایک مرتبہ پھر سے خود کو مضبوط کرنا چاہا تھا
"صحیح کہا تم نے میں وہ تو ہر گز نہیں کروں گی جو تم چاہو گے "
مرحہ نے سراٹھا کر اس کے سرد گرے رنگ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
مضبوطی سے کہا تھا
مگر پھر فوراً نظریں اس کی آنکھوں سے ہٹا گئی تھی

کیونکہ وہ سرد سی ضبط کے سبب سرخ ہوتی آنکھیں اس کے لہجہ سے زیادہ
اسے خوفزدہ کر گیا تھا

کیا تم جانتی ہو اس کا مطلب؟۔۔ جو تم نے ابھی میڈیا کو بیان دیا۔۔ گویا"
"تم نے خود کو بھی اپنے باپ کے ساتھ اس گھٹیا جرم میں ملوث کر لیا

کئی لمحہ بعد اس نے کہا تھا جس کا لہجہ پہلے کے بنسبت دھیمّا تھا
اگر مرحہ سراٹھا کر اس کے گرے رنگ آنکھوں میں دیکھتی تو اسے ان
میں اس وقت تکلیف کے آثار نظر آتے

تو تمہیں اس سے کیا؟۔۔ میں کچھ بھی کروں، کسی بھی جرم میں خود کو"
"ملوث کرو یا واقعی وہ جرم کرو، تم ہوتے کون ہو مجھے بتانے والے؟

"میں ہی ہوں جو صرف تمہارا ہوں مسز عرش۔۔۔"

مرحہ کے قطعی بے مروت سے کہنے پہ، اس کے آنکھوں کی سرد مہری جیسے
لوٹ آئی تھی

وہ جو اس سے دو قدموں کی دوری پہ رکا ہوا تھا اس دوری کو مٹا کر دھاتی دیوار پہ اپنا داہنا ہاتھ ٹکا کر اس کی آنکھوں پہ جھکتا ہوا وہ بولا تھا

"مم۔۔۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ۔۔۔ میں تمہاری بیوی نہیں ہوں"

مرحہ اس کی قربت پہ مزید دھاتی دیوار سے سمٹی ہوئی خوف سے ہکلا کر بولی،

اس کا وجود پھر سے اس کے قریب آنے پہ دہکنے لگا تھا

مجھے فرق نہیں پڑتا کہ یہ تم کتنی مرتبہ کہتی ہو۔۔۔ میرے لئے اتنا ہی کافی"

ہے کہ مجھے یاد ہے کہ تم میری بیوی ہو، چاہے تم ہزار مرتبہ اس بات کو

"بھول جاؤ"

مرحہ نے ہزاروں کوشیشوں کے بعد سراٹھا کر اپنی گلابی پڑتی آنکھوں سے

شکوہ کناں نظروں سے اس دشمن جان کو دیکھا تھا

"میں۔۔۔ نہیں ہوں۔۔۔"

ٹوٹا بکھرا لڑتا سا لہجہ تھا اس کا

آخر وہ کیوں نہیں سمجھتا تھا اسے؟

تمہیں اگر کھائی میں گرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو یاد رکھنا میں تمہیں کھڑا " کھڑا کرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا، یہ بات اپنے نام نہاد باپ کو بھی بتا دینا۔۔

تمہارے اس وجود پہ تم سے زیادہ میرا حق ہے اگر تم نے یا تمہارے باپ " نے اس کے ساتھ زیادتی کی تو تم دونوں کو مجھ سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا دعان عرش کا دل بری طرح ان شکوہ کناں نگاہوں سے گھائل ہوا تھا، مگر وہ پھر بھی سخت لہجہ میں کہنے سے باز نہیں آیا تھا

کیونکہ وہ اس بے وقوف کی کوہلکی سی بھی ڈھیل دینے کا رسک نہیں لے سکتا تھا

تمہارا مجھ پہ کوئی حق نہیں مسٹر عرش، ناہی میں تمہاری بیوی ہوں، اپنے " دماغ کا علاج کیوں نہیں کرواتے تم؟

کیپٹن دعان کے حق جتانے پہ اب کی مرتبہ مرحہ کا دماغ باوجود خوف کے سلگ اٹھا تھا

وہ اپنی گلابی آنسوؤں سے بھرتے آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھ کر تلخی سے
بولی

میرا ہی حق ہے تم پہ جان من یہ بات چاہے تم مانو یا نا مانو مجھے اب فرق "
"نہیں پڑتا

وہ سرد سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے ان گلابی آنسوؤں بھری آنکھوں میں
دیکھتا ہوا بولا تھا

اور ساتھ ہی مرحہ کے چہرے پہ عادتاً موجود ماسک کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا
تاکہ وہ اس ماسک کو چہرے سے ہٹا سکے۔
"حد میں رہو عرش"

مرحہ نے خوف سے دھڑکتے دل کے باوجود اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے
غرا کر کہا تھا

"ہاؤ سویٹ ناکہ تم اپنے ہی شوہر کو حدود سے باخبر کر رہی ہو"
الٹا وہ اس کا وہ ہاتھ کلائی سے پکڑتا دھاتی دیوار سے لگا گیا تھا

"مجھے یہ پسند آیا"

وہ دھیمے سے اس کے چہرے پہ مزید جھکتے ہوئے بولا
"پلیز عرش"

جس پہ وہ اپنا چہرہ نیچے جھکاتی بھگے لہجہ میں بولی
اس کا بھیگا بے بسی بھرا لہجہ دے ان عرش کا دل بو جھل کر گیا تھا
"پلیز تو مجھے کہنا چاہئے جیسمین!۔۔۔"

وہ لب بھینچے سرد سے لہجہ میں کہتا اس کا چہرہ اپنی شہادت کی انگلی اور
انگوٹھے سے اٹھاتا ہوا بولا

حقیقتاً بے بس تو وہ تھا،

کہ اس کی بیوی ہی اسے غیر محرم اور دشمن سمجھتی تھی۔
اور اسے اپنے چہرے کے اتنے قریب دیکھ کر مرحہ آنکھیں میچ گئی تھی
پلیز مجھے انتہا تک جانے اور وحشی بننے پہ مجبور مت کرنا۔ جیسمین، اگر
تم نے دوبارہ مجھ سے کہا کہ میں تمہارا ہوتا کون ہوں؟۔۔۔ تو میں بھی نہیں

جانتا کہ میں اپنا حق تم پر جتانے کے لئے کیا کروں گا؟؟۔۔۔ اس لئے پلیز
 آئندہ ایسا مت کہنا کیونکہ جب تک تمہاری یادداشت واپس نا آجائے تب
 "تک میں کچھ بھی تمہاری مرضی کے خلاف نہیں کرنا چاہتا
 " مجھے تم سے سخت نفرت ہے "

وہ اپنے چہرے پہ اس کی گرم سانسوں کو محسوس کرتے ہوئے جل رہی
 تھی، جھلس رہی تھی،

اور مزید اس کی باتیں۔۔۔
 مسلسل بند آنکھوں کے پار سے بہتے آنسوؤں کے درمیان وہ دھیمے لرزے
 لہجہ میں نفرت سے بولی تھی

جس سے محبت ہو اسی سے نفرت بھی کرنا کہاں آسان ہوتا؟
 "مگر مجھے تم سے سخت محبت ہے جیسمین"

نہایت ہی سردی اور گرمی ملی سرگوشی بھرا اعتراف تھا
 جو اس نے مرحہ کے لرزے لبوں کو دیکھ کر کی تھی۔

جسے سن کر مرحہ کا دماغ سنسناتا اٹھا تھا۔
 جیسے کیپٹن دعان عرش اس سے دور ہٹاتا وہ بے جان ہوتے قدموں کے
 ساتھ لفٹ کے دھاتی دیوار سے لگ کر نیچے جا بیٹھی تھی۔

-----*-----

"کینین کہاں ہے؟"

حبہ احسن پوری تیاری سے کونین کیسل آئی تھی۔
 کینین سے دو دو ہاتھ کرنے کے بہانے کونین کیسل پہ کو دیکھنے جہاں بگ بی
 کا قیام تھا

ویسے وہ اس بات پہ حیران تھی کہ اسے دیکھ کر گیٹ کو فوراً کھول دیا گیا تھا
 اور اب اس کے سامنے سیاہ سوٹ میں ملبوس درجن بھر سکیورٹی گارڈز
 کھڑے تھے

جن سے اس نے کنین کے متعلق پوچھا تھا

"ویکم مسز باس۔۔"

حبہ کی آنکھیں اگلے ہی پل حیرت سے پھیلی تھی جب اس نے ان سبھی کو

جھک کر نہایت عاجزی کے ساتھ اسے ویکم کرتے ہوئے دیکھا

"اگ۔۔ کیا مطلب مسز باس؟"

تیر سے اس کے لب دھیرے سے ہلے تھے

ہمیں معاف کر دیجیے مسز باس ہم سے انجانے میں بہت بڑی غلطی سرزد

"ہو گئی تھی۔۔۔"

ابھی وہ حیرت سے نکلی بھی نہیں تھی کہ وہ سبھی گارڈز جو اسے گرفتار

کرنے اور قید کر کے رکھنے میں شامل تھے

اگلے ہی پل اس کے سامنے گھٹنوں کے بل گرتے ہوئے گر گڑا کر معافی

مانگنے لگے تھے

۔۔۔ ہمیں معاف کر دیں۔۔۔ ورنہ باس ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے"

"پلیز ہمیں معاف کر دیجیے

تمہیں اور ساتھ ہی خود کو بگ بی سے بچانے کے لئے بقول تمہارے"

مجھے یہ بکواس کرنی پڑی،۔۔۔ میری بیوی ہونے کی وجہ سے تم محفوظ رہو

(گی

حبہ احسن کو جیسے اب جا کر بشار تقی کی باتوں کو اصل مطلب سمجھ آیا تھا۔

جس پہ وہ حیران ہوئی تھی

آخر وہ کیوں اسے ہمیشہ بچانا چاہتا تھا؟

"کنین کہاں ہے؟"

حبہ نے ایک نظر گھٹنوں کے بل بیٹھے گر گڑا تے گارڈ پہ بے تاثر سی نگاہ ڈال

کروہاں موجود کھڑے دوسرے گارڈز سے پوچھا

"اسے تو باس لے گئے۔۔۔"

ان میں سے ایک نے مؤدب انداز میں کہا

"کیا مطلب بشار لے گیا۔۔۔ مگر کیوں؟"

جو کچھ بھی کنین نے آپ کے ساتھ کیا اس کی وجہ سے۔۔۔ اور اب تک "

"تو وہ یقیناً مر چکا ہوگا

کہتے ہوئے اس گارڈ کے لہجہ میں خوف در آیا تھا

جس کی بات سن کر حبہ نے اپنی مٹھیاں غصہ اور سرد مہری سے بھینچی

تھی۔



سچ کہوں تو مجھے بہت مزہ آیا، بچپن میں بابا کے ساتھ اس جھولے میں "

"بیٹھی اور پھر آج بیٹھی ہوں

کہکشاں ہنستے ہوئے اپنے قریب بیچ پہ بیٹھے راہی سے کہہ رہی تھی

وہ سبھی اس وقت امیوزمینٹ پارک میں میری گوراونڈ کے بڑے سے
جھولے کارائڈلے کرا ترے تھے اور اپنی اپنی کولڈرنکزلے کر بیچ پہ
بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے انجوائے کر رہے تھے
"صحیح کہا"

راہی نے بے دلی سے کہکشاں کی بات کا جواب دیا تھا
کیونکہ اس کی نظریں کب سے تحشم کو ڈھونڈ رہی تھی مگر نجانے وہ کہاں
تھا۔

وہ ارد گرد ہوتا تو وہ جی بھر کر اسے نظر انداز کرتی تھی،
مگر اب جب وہ کافی دیر سے اسے نظر نہیں آ رہا تھا تو اس کا موڈ دھیرے
دھیرے اپ سیٹ ہو رہا تھا

"اب ہم رولر کوسٹر میں بیٹھے گے۔۔ تم سب کیا کہتی ہو؟"
کہکشاں کافی پر جوش انداز میں راہی اور اپنے اطراف بیٹھی لڑکیوں سے پوچھ
رہی تھی

"ایک منٹ میں ابھی آئی"

کہکشاں کی بات پہ دھیان دیئے بغیر راہی نے اٹھتے ہوئے کہا تھا
اور اس جانب بڑھی جدھر لڑکے موجود تھے،

"علی اصغر۔۔۔ تمہارا نام یہی ہے نا؟"

بھویں چڑھائے با آواز بلند اس نے اپنے مخصوص رعب جماتے لہجہ میں
پوچھا تھا

جہاں صرف علی اصغر ہی نہیں تمام لڑکے اپنی اپنی مشغولیت چھوڑ کر اسے
دیکھنے لگے تھے

"ہاں۔۔۔ ممیرا ہی نام علی اصغر ہے"

پہلے تو اتنی خوبصورت لڑکی بھرے مجمع میں اس کا نام لے کر پکار رہی تھی
اوپر سے لڑکی کا اس کمال درجے کا اعتماد علی اصغر نے تو ہکلا نا ہی تھا
البتہ دوسرے تمام لڑکے اسے رشک سے دیکھ رہے تھے کہ ایک
خوبصورت سی لڑکی اس سے مخاطب تھی

"تحشم کہاں ہے؟"

راہی نے اس طرح پوچھا تھا جیسے اس نے اسی کی نگرانی میں تحشم کو چھوڑا ہو
 "مم۔۔ میں نہیں جانتا کہ تحشم بھائی کہاں ہے؟"

علی اصغر نے پہلے سے زیادہ بوکھلائے ہوئے انداز میں جواب دیا
 کیوں نہیں جانتے تم؟۔۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے تھا، کیونکہ جب
 "دیکھو تب تم اسی کا دم جھلاتو بنے رہتے ہو

"مم۔۔ معاف کرنا۔۔ میں آئندہ۔۔ معلوم رکھو گا"

اب کی مرتبہ رہنما فردوس کے سرے عام الزام لگا کر گھر کنے پہ تو علی اصغر
 کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے،

وہ بے ساختہ کھڑے ہو کر معافی مانگتا ہوا بولا

جس پہ وہ اسے "ہسنہ" کہہ کر پلٹ گئی تھی ساتھ ہی سبھی جامد کھڑے
 دیکھتے لڑکوں کو تیکھے مخصوص لیڈی ڈان والے تیور کے ساتھ گھورنا

نہیں بھولی تو جورا ہی کو اپنی جانب گھورتا دیکھ فوراً نظریں اور رخ بدل گئے تھے

تمہیں تو میں اب دیکھوں گی تحشم اتنی۔۔ تمہاری اتنی مجال مجھ سے "

"معافی مانگے بغیر ہی غائب ہو گئے، وہ بھی بنا بتائے

وہ دانت پیس کر بڑبڑائی تھی

"ثمن تمہیں کیا ہوا؟۔۔ اس طرح اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟"

تبھی راہی نے رکتے ہوئے لڑکیوں کے گروپ سے الگ بیٹھی نظر آتی لڑکی

سے پوچھا تھا،

جس کا نام ثمن تھا

"وہ مم۔۔ میں۔۔۔"

ثمن اضطراری حالت میں جیسے کچھ کہتے کہتے رکی تھی

وہ راہی کو پریشان اور ڈری سہمی سی لگی تھی

"سب کچھ ٹھیک تو ہے نا؟"

راہی نے بے ساختہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے اب کی بار تشویش سے

پوچھا

"نن۔۔ نہیں۔۔"

ثمن نے اپنے قریب بیٹھے راہی کی جانب دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہا تھا

اور ساتھ ہی راہی نے دیکھا کہ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر رہی تھی

"میں نے کل۔۔۔"

"تو پھر ٹھیک ہیں گا نزاب ہمیں واٹر پارک کی جانب جانا ہے"

ثمن نے دھیمے لہجہ میں ابھی کہنا شروع ہی کیا تھا کہ میری نے وہاں آتے

ہوئے کہا تھا

جس کے بعد سبھی پر جوش سی آواز کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے

ان میں راہی اور ثمن بھی تھے

راہی نے دھیان ہی نہیں دیا تھا کہ میری کے وہاں ہوتے ہوئے ثمن اس

کے پیچھے جا چھپی تھی

کیونکہ تبھی کہکشاں اس کی جانب بڑھتی اس کی بازو میں اپنا ہاتھ ڈال گئی تھی

"چلو راہی پانی کے ساتھ خوب انجوائے کریں گے"

کہکشاں نے کہتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر آگے کی جانب کھینچا تھا

"یار مجھے واٹر پارک نہیں جانا وہاں بوائز بھی ہو گے"

"نہیں۔۔ اس پارک میں گلز کا ایریا الگ ہے اور بوائز کا الگ"

کسی لڑکی کے بے زاری سے کہنے پہ میری نے مسکراتے ہوئے لہجہ میں کہا تھا

"واؤ یہ تو کمال کی بات ہے اب تو ہم اور مستی کریں گے"

میری کی بات سن کر لڑکے اور لڑکیوں دونوں کو جیسے راحت ملی تھیں

"ہاں وہ سب تو ٹھیک ہیں۔۔ مگر یہ تحشم کہاں رہ گیا؟"

راہی نے جیسے آخری مرتبہ پھر سے تحشم کو اپنے ارد گرد ڈھونڈنے کی

کوشش کی تھی

مگر وہ ناکام رہی تھی،
جس پر اس کا غصہ اور ناراضگی تحشم کے لئے مزید بڑھی تھی

-----*-----

"ماننا پڑے گا بشار تقی کے اس آئی لینڈ کو"
تحشم نے ٹرم کے کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا تھا
اس کے مقابل حبہ احسن بیٹھی تھی اس کی نگاہیں بھی کھڑکی سے باہر ہی
مرکوز تھی،

اور آئی لینڈ کی قدرتی خوبصورتی کے ساتھ ملی مصنوعی خوبصورتی کو دیکھ
رہی تھی۔

قدرتی اور مصنوعی خوبصورتی کے ملل جانے کے سبب آئی لینڈ مزید دلکش
لگتا تھا

پورے آئی لینڈ پہ گھومنے کے لیے گاڑی رینٹ پہ مل جاتا تھا، اور دو تین ٹیکسی کی بھی سہولت تھی،

اور اس کے علاوہ پورے آئی لینڈ پہ ٹرم کاروٹ بچھا تھا۔
دو ٹرم تھے،

ایک لے جانے کے لئے اور دوسرا لانے کے لئے۔

آئی لینڈ پہ تھوڑی دوری کے وقفے وقفے سے وزیر پوسٹس بنے تھے،

جہاں ٹرم روز اپنے مقررہ وقت پر رکتا تھا

موڈ میں ہوتے تھے، (auto pilot) وہ ٹرم آؤٹو پائلٹ

جنہیں درمیان میں کہی ایک مخصوص بٹن دبانے کے بعد روکا جاسکتا تھا،

اور یوں بھی ٹرم کی رفتار زیادہ تر اتنی سست ہوتی تھی کہ کوئی بھی با آسانی

دوڑتے ہوئے چڑھ سکتا تھا

اور اتر سکتا تھا

شاہجہان نے اپنی محبت کی خاطر تاج محل بنایا تھا، اور بشار تقی نے آئی لینڈ "بنالیا

"کیا گینگسٹر کے پٹھے نے یہ اپنی محبت کے خاطر بنایا؟"
تحشم نے حیرت سے اپنے ہاتھ میں موجود برگر سے بائٹ لیتے ہوئے جبہ سے پوچھا تھا

"کیا میں نے ایسا کہاں؟"

الٹا جبہ نے حیرت سے پوچھا
نجانے کس رو میں بہہ کر وہ اس طرح کی بات کر گئی تھی
ہاں بالکل۔۔ اس کا مطلب ہے کہ گینگسٹر کے پٹھے نے یہ آپ کے لئے "بنایا ہے۔۔

"نہیں۔۔ بھلا وہ میرے لئے کیوں بنائے گا؟"

تحشم کے کہنے پہ وہ منع کرتی ہوئی بولی، اس کے لہجہ میں ہلکی سی ناگواری در آئی تھی

"اچھا ایک بات بتائیں کیا آپ کو اس میں کچھ عجیب سا لگا؟"
حبہ کے صاف انکار پہ اگلے ہی پل تحشم نے اس سے پوچھا تھا
ہاں۔۔ صحیح کہا تم نے، میں نہیں جانتی بشارتقی کو آخر ہوا کیا ہے؟۔۔ مگر"
"وہ آج کل نہایت عجیب سا برتاؤ کر رہا ہے؟"

"اسے آپ سے عشق ہو گیا ہے"
حبہ کی بات سن کر تحشم نے جیسے اپنی بات کی تصدیق ہونے پہ چٹکی بجاتے
ہوئے پورے یقین سے کہا
"کیا بکو اس کر رہے ہو؟"

حبہ نے سن کر اب کی مرتبہ قدرے ناگواری سے منع کیا تھا
"یہ بکو اس نہیں ہیں میم۔۔ میں نے اس کی آنکھوں میں یہ دیکھا تھا"
"اگر ایسی بات ہے تو پھر ہم اس کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں حبہ احسن"
تحشم کے اتنے پختہ انداز میں کہنے پہ حبہ اور تحشم کے سامنے موجود ٹیبل پہ
رکھے سیل فون سے جڑے کیپٹن دعان عرش نے کہا تھا

جو کافی دیر سے اس ان کی باتیں لیپ ٹاپ میں مصروف ہونے کے سبب
نہایت خاموشی سے سنے گیا تھا
چونکہ ٹرم میں اس وقت ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا اس لئے وہ کھل
کر باتیں کر رہے تھے،

کچھ لوگ ٹرم میں موجود تھے مگر کافی آگے کی پوسٹ پہ وہ اتر گئے تھے
"نہیں۔۔۔ میں کسی کے جذبات کا فائدہ نہیں اٹھانا چاہتی"

کیپٹن دعان عرش کی بات سن کر حباب نے قطعی انداز میں منع کیا تھا
"تو پھر تم کیا کرنا چاہتی ہو؟"

کیپٹن دعان عرش کی آواز میں برہمی سی تھی
وہ پچھلے تین سال سے جرائم کے دنیا سے تعلق توڑے ہوئے تھا، اور آئی"
"لینڈ کے جرائم سے بھی اس کا کوئی تعلق نہیں
"تم اس پر اتنا یقین کرتی ہو؟"

حبہ کی بات سن کر سیل فون کے اسپیکر سے کیپٹن دعان کی آتی آواز میں

طنز صاف محسوس کیا جاسکتا تھا

جس پر تحشم نے حبہ کو دیکھا

جسے جیسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

اس کا چہرہ ہمیشہ کی مانند سپاٹ تھا، اور نظریں ونڈو سے باہر رقصاں تھی

بات یقین کرنے یا نا کرنے کی نہیں ہے، بات ہے حقیقت اور سچائی

کی۔۔ میں نے تحقیق کی ہے کہ بشار تلقی کا آئی لینڈ کے جرائم میں کوئی ہاتھ

"نہیں ہیں

"اس سے وہ بے گناہ تو نہیں ثابت ہوتا حبہ احسن"

خاصا تلخی لئے لہجہ تھا کیپٹن دعان عرش کا

بلکل وہ بے گناہ نہیں ثابت ہوتا ہے مگر ہم اس کی مدد کئے بغیر بگ بی

"کو پکڑ بھی نہیں پائے گے

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے؟"

اس مرتبہ جیسے بیچ میں ٹانگ اڑاتے ہوئے تحشم نے جلدی سے پوچھا
 جس پر اب کی مرتبہ حبہ نے باہر سے نظریں ہٹا کر تحشم جو دیکھا
 "میں نے سوچا ہے کہ ہم بشار تقی کو وعدہ معاف گواہ بنالے"
 "اوہ تو تم اسے بچانے کی تیاری کر رہی ہو۔۔۔ صحیح ہے شوہر جو ٹھہرا۔۔"
 حبہ کے کہنے پہ تحشم کا منہ حیرت اور بے یقینی سے کھلا تھا اور کیپٹن دعان
 عرش نے بنا موقع ذائع کئے ہمیشہ کی طرح استہزاء بھرا طنز کھنچ مارا
 "کیپٹن دعان عرش۔۔"
 دعان عرش کے اب کی مرتبہ کا طنز سن کر حبہ نے نہایت ناگواری سے
 جیسے تنبیہ کی

"خیر اور اگر وہ تمہاری بات نامانے تو؟۔۔"

اور کیپٹن دعان عرش کو بھلا حبہ احسن کی تنبیہ سے کیا فرق پڑنے والا تھا
 کیپٹن دعان عرش کی اسپیکر میں سے آتی آواز پہ اب کی مرتبہ حبہ احسن
 خاموش رہی تھی

کیونکہ اس نے اس کے متعلق نہیں سوچا تھا
اگر اس نے انکار کیا تو حبابہ احسن تب تمہیں ہمارے پلان کے مطابق چلنا"
"ہوگا"

اس کی خاموشی محسوس کر کے کیپٹن دعان عرش نے قطعی لہجہ میں کہا تھا
کیونکہ آخر کار اس آپریشن کا کیپٹن تو وہی تھی۔
اور اسی کے آؤڈر کو ایجنٹ ٹی اے اور ایجنٹ بیوٹی کو ہر حال میں فلو کرنا تھا

آپ ہر خطرناک اور مشکل کام کے لئے موبی کو طلب کرتے ہیں مجھے لگا"
"تھا اس معاملے میں بھی موبی کو طلب کرے گے
ڈرائیونگ کرتے ہوئے نعمان نے بشار تقی سے پوچھا تھا

جو ونڈو سے باہر دیکھ رہا تھا، نعمان کا اشارہ حبہ احسن کو ڈھونڈنے سے لے کر تھا

بشار تقی کنین سے حبہ کے معاملے میں بدلہ لے کر آ رہا تھا
اسے مطمئن ہونا چاہئے تھا

مگر وہ نعمان کو مطمئن نظر نہیں آ رہا تھا،

اس کے چہرے پہ بے چینی بھرے تاثرات تھے۔

گویا وہ کچھ سوچ کر اندر ہی اندر پریشان ہو رہا تھا

نعمان یوں ہی اس کا دھیان بھٹکا کر اسے اصل مدعے پہ لانا چاہتا تھا

میں حبہ احسن کو خود ڈھونڈنا چاہتا تھا وہ موبی یا آسمانی سے زیادہ بشار تقی کی

"زمہ داری ہے"

نعمان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وہ بولا تھا

آپ کے لہجہ میں حبہ احسن کے لئے استحقاق جھلک رہا ہے گویا آپ حبہ

"احسن کو بے حد اپنا سمجھتے ہیں، کیا وہ واقعی میں اتنی اچھی لگتی ہیں آپ کو؟

اب کی مرتبہ نعمان کے لہجہ میں ہلکی سی شرارت موجود تھی
"وہ مجھے اچھی یا بری نہیں لگتی۔۔"

وہ نعمان کے شرارت کو قطعی محسوس کئے بغیر جیسے وہ کھوئے کھوئے لہجہ
میں بولا

جیسے وہ خود بھی اس سوال کا جواب اپنے اندر کی گہرائیوں سے حاصل کرنا
چاہتا ہو

وہ جیسے اپنے اندر کے جذبات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا
"یہ کیا بات ہوئی؟"

"وہ مجھے بس میری لگتی ہیں"

نعمان کے الجھے انداز میں پوچھنے پہ وہ اب کی مرتبہ ایک جذب سے بولا تھا
لفظ "میری" پہ جوشدت بشار کے لہجہ اور آنکھوں میں اٹڈی تھی

اسے دیکھ کر نعمان جیسے کئی لمحوں کے لئے گنگ ہوا تھا

وہ صد فی یوسف کے معاملے میں بھی شدت پسند تھا

مگر اس طرح کی "میری" والی شدت نعمان نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا

جسے دیکھ کر نعمان خوفزدہ ہوا تھا

وہ بشار تقی کو کہنا چاہتا تھا کہ

"اس طرح کی شدتیں کبھی بھی اچھی نہیں ہوتی ہیں"

مگر وہ کہہ نہیں پایا

سر میں آپ سے صرف ایک بات کہنا چاہوں گا کہ آپ حبہ احسن کو "چاہے کتنا بھی پسند کرے مگر حبہ احسن پہ کبھی بھی بھروسہ مت کریئے گا"

تو تمہیں بھی یہی لگتا ہے کہ ہمارے درمیان کبھی بھی وفا کا رشتہ قائم "نہیں ہو سکتا؟"

نعمان کے کہنے پہ اس نے ایک مرتبہ پھر خالی ہوتی آنکھوں سے نعمان سے پوچھا تھا

آپ خود ہی سوچیں کہ کیا ایک مجرم اور قانون کے محافظ کے درمیان "
"اس طرح کا رشتہ قائم ہو سکتا ہے؟

نعمان جانتا تھا کہ یہ سن کر بشار تقی اور برا محسوس کرے گا مگر وہ بشار تقی کو
کسی خوش فہمی میں مبتلا کر کے غلطی کرنے نہیں دے سکتا تھا
"صحیح کہا تم نے میں ایک مجرم ہوں"

بشار تقی کے منہ سے یہ جملہ سن کر نعمان نے بے ساختہ گاڑی بریک دے
کر روکی تھی

اور حیرت سے اسے دیکھا جو یہ جملہ کہہ کر سیٹ کے بیک گراؤنڈ سے سر
ٹیک کر آنکھیں موند گیا تھا

نعمان کو وہ تھکا ہوا اور ہارا ہوا سا لگا تھا۔

جس پر نعمان مزید حیران اور اس کے لئے پریشان ہوا تھا۔

کیا یہ وہی بشار تقی تھا جس نے اپنے بچپن سے صد فی یوسف کے لئے
اسٹر گل کیا تھا،

اور کبھی ہار نہیں مانی تھی یہاں تک کہ موت کو گلے لگانا بھی قبول کر لیا تھا۔
مگر اپنی ہار کبھی قبول نہیں کی تھی۔

نہایت ہی کم عرصے میں بشار تقی نہایت ہی تیزی سے بدلا تھا۔
اور اس طرح تو آج سے پہلے کبھی بھی بشار تقی نے اپنے جرم کا اعتراف
نہیں کیا۔

کیونکہ اسے کبھی اس بات کا احساس ہی نہیں تھا کہ وہ کوئی جرم یا غلط کام
کر رہا تھا۔

تو اعتراف کیا کرتا۔

"سر آپ ٹھیک تو ہیں؟"

نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔ حبہ احسن اب بگ بی کے پیچھے ہو گئیں اور "
وہ اکیلی کبھی بھی بگ بی کو پکڑ نہیں پائے گی، البتہ اگر اس کے متعلق بگ بی
"کو خبر ہو گئی تو بگ بی اسے نقصان ضرور پہنچائے گا

نعمان کے تشویش بھرے لہجہ میں سوال پوچھنے پہ بشار تقی بدستور اپنے سر کو سیٹ کے بیک سے ٹکائے آنکھیں موندیں ہوئے بولا تھا

"تو پھر اب آپ کیا کرے گے؟، بگ بی کو چنے گے یا حبہ احسن کو؟"

نعمان جیسے جواب جانتا تھا مگر پھر بھی پوچھنا ضروری تھا

بات حبہ احسن یا بگ بی کی نہیں ہیں۔۔۔۔ بات ہے آسمانی کے

اسٹوڈنٹس کی۔۔۔۔ میں یہ سب معاملہ آسمانی پہ چھوڑنا چاہتا ہوں، اسے

"اپنے اسٹوڈنٹس کی حفاظت خود ہی کرنی ہوگی

"اس بہانے کے پیچھے گویا آپ حبہ احسن سے دور بھاگنا چاہ رہے ہیں"

بشار تقی کی بات سن کر نعمان جیسے سمجھتے ہوئے بولا تھا

ساتھ ہی دوبارہ گاڑی اسٹارٹ کی، اس پوری دنیا میں بشار تقی کو اس سے

بہتر کوئی نہیں جانتا تھا

خود بشار تقی بھی نہیں مگر وہ بھی ایک بات سمجھ نہیں پایا تھا جو اگلے ہی پل

پوچھ لیا

"ویسے آپ حبہ احسن سے بھاگنا کیوں چاہتے ہیں؟"

نعمان کے سوال پہ بشار تقی کے بند آنکھوں کہ پیچھے حبہ احسن کا مجسمہ سا بنا تھا

جو سپاٹ تاثرات لئے کہہ رہا تھا

(ہمارے درمیان کبھی بھی وفا کا رشتہ قائم نہیں ہو سکتا)



"بشار تقی...؟"

حبہ نے اس کے کمرے کے سامنے کھڑے ہو کر دروازہ ناک کرتے ہوئے پکارا تھا

مگر کئی مرتبہ ناک کرنے پہ بھی جب اندر سے کوئی جواب نہیں آیا تو وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی

اور پھر جیسے ٹھٹک کر ساکت ہو گئی

کیونکہ وہ سامنے ہی اسے جائے نماز پہ کھڑا نماز پڑھتا ہوا نظر آیا تھا
کیا وہ بشار تفتی تھا؟

حبہ نے بے یقینی سے قیام میں کھڑے ہاتھوں کو نہایت ادب و تعظیم سے
باندھے ہوئے شخص کو دیکھ کر سوچا تھا،

جو نماز کے اندر مہو سا تھا

ہاں وہ بشار تفتی ہی تھا،

حبہ نے اس کے لباس کو دیکھ کر جیسے کنفرم کیا۔

جو رائل بلیو کے کلر کے سوٹ میں ملبوس تھا

مگر اس وقت وہ رائل بلیو رنگ کا جیکٹ بیڈ پہ پڑا تھا۔

اور سفید شرٹ اور رائل بلیو کلر کے ٹراؤزر پہ، سر پہ سفید جالی دار ٹوپی

جمائے ہوئے تھا

وہ ڈریسنگ سینس یا باتوں کے انداز سے پہچان لیتی تھی کہ وہ بشار تقی تھا یا آسمانی

آسمانی عمو مانیک لیس شرٹ یوز کرتا تھا، اور اس کی ڈریسنگ سادگی لئے ہوئے ہوتا تھا۔

مگر بشار تقی کی ڈریسنگ زیادہ تر فارمل سوٹ پہ مشتمل ہوتا تھا اور اسے ڈریسنگ کا کافی سینس بھی تھا۔

اور اس وقت نماز کے لئے کھڑا وہ بشار تقی ہی تھا مگر اس کی نماز ہو بہو آسمانی جیسی تھی۔

وہ اتنی اچھی نماز کیسے پڑھ سکتا تھا؟

جبکہ وہ خود نہیں پڑھ پاتی تھی

حبہ احسن کو اس وقت بے ساختہ بشار تقی پر بیک وقت حسد و رشک

محسوس ہوا تھا۔

وہ آسمانی کی طرح نیک نہیں تھا

بلکہ بالکل اس کے الٹ تھا پھر بھی وہ اتنی اچھی نماز کیسے پڑھ سکتا تھا؟
کتنی خوبصورت تھی اس کی بھی نماز۔

وہ مبہوت سا کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی۔

یہاں تک حبہ احسن نے بشار تقی کو دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بھی
دیکھا تھا۔

اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے بشار تقی کا دماغ مکمل خالی تھا
کیونکہ اس نے پہلی مرتبہ اس طرح دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا تھا
اب تک وہ بس نماز پڑھ کر بنا دعا مانگے ہی اٹھ جاتا تھا
مگر اس وقت پہلی مرتبہ اس کا ہاتھ دعا کے لئے اٹھے تھے
اور اس کے آنکھوں کے سامنے جو ہستی ابھری تھی
وجہ وہی تھی

اس کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کا۔۔۔ حبہ احسن
"کیا واقعی ہمارے درمیان کبھی بھی وفا کا رشتہ قائم نہیں ہو سکتا؟"

(ہمارے درمیان کبھی بھی وفا کا رشتہ قائم نہیں ہو سکتا)
سپاٹ تاثرات لئے کہتی حبہ احسن کو یاد کر کے اس نے جیسے بے ساختہ اس
ذات سے پوچھا تھا

جس کے سامنے وہ اپنی خالی ہتھیلیاں اٹھائے ہوئے تھا
وہ ہمیشہ سے خالی ہاتھ ہی رہا تھا

اور اپنی آنکھیں کرب سے بند کی تھی
"میں جانتا ہوں کہ میں بہت زیادہ گناہ گار ہوں۔۔۔"

کہتے ہوئے اس کے بند پلکوں کی باڑ سے صاف شفاف سا آنسو پھسل کر
رخسار پہ آگرا تھا

جسے دیکھ کر مبہوت سی دیکھتی حبہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی
اور سانسیں بے اختیار تھمی تھی

اور میری تو اتنی بھی اوقات نہیں ہے کہ میں آپ کے سامنے کھڑے
رہوں۔۔۔ اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ دعا مانگا کیسے جاتا۔۔۔ معافی کیسے

مانگی جاتی ہیں۔۔ تو کیا میرے معافی مانگنے پہ کیا آپ مجھ سے جو سرزد ہوئی
بے شمار گناہوں کو معاف کر دیں گے؟۔۔ کیا میں معافی کے لائق بھی
"ہوں؟۔۔"

وہ شروع تو ہوا تھا کسی اور کے متعلق دعا مانگنے کے لئے مگر مانگنے سے فوراً
پہلے اسے اپنے کئے گئے بے شمار گناہ یاد آنے لگے تھے
جس کے سبب اس سے مانگا نہیں گیا تھا، اسے یہ بھی نہیں پتا تھا جس سے وہ
معافی مانگ رہا تھا، اس کا معاف کرنے کا اصول کیا تھا
ٹوٹے پھوٹے انداز میں بنا کوئی ترتیب سے کہتے ہوئے
بس وہ چاہتا تھا کہ وہ ذات اسے معاف کر دے۔

اس لئے مزید اس کی زبان باوجود کوشش کے نہیں ہل پائی تھی۔
بس وہ بند آنکھوں کے اس پار اندھیرے کو محسوس کرتے ہوئے مسلسل
اس کی آنکھیں بھیگی جا رہی تھی
اور دل اتنا گہرا یوں میں ڈوبتا جا رہا تھا

بلکل اسی طرح دن بدن وہ بھی اندھیرے کی کھائی میں گرتا رہا تھا مگر اسے خبر تک نہیں ہوئی تھی۔

اب بھلا وہ اس اندھیرے کی کھائی سے کیسے نکلے گا؟

! میں اس اندھیرے کی گھاٹیوں سے نکلنا چاہتا ہوں۔۔۔ میرے مالک اس کے اندر چیخ کر کسی نے فریاد کی تھی۔

مگر وہ فریاد لبوں تک نہیں پہنچی تھی۔

اور جو اندر اور باہر کا حال بخوبی جان لیتا ہے،

جو جان لیتا ہے کہ کون ظاہری زبان سے فریاد کر رہا ہے؟

اور کون باطنی۔۔۔

اسے اس کی بھلا ضرورت بھی کیا تھی۔

وہ نہیں جانتا تھا دعا کو شروع کیسے کرتے ہیں اور ختم کیسے کرتے ہیں۔

بس جب اس کا بھاری ہوتا دل ہلکا ہو گیا وہ دنوں ہاتھوں کو چہرے پہ پھیر گیا

تھا

کیا واقعی ہمارے درمیان وفا قائم نہیں ہو سکتا؟
 اور اس سے پہلے پھر سے ایک مرتبہ جیسے اس کے دل نے سوال کیا تھا۔
 ہاتھوں کو چہرے پہ پھیر کے یوں ہی بیٹھے ہی بیٹھے اس نے اپنے پاکٹ سے
 مینکی نکالا تھا،

اپنے چہرے کو خشک کرتے ہوئے جیسے ہی اس نے گردن موڑا اس کی
 آنکھیں خوشنما حیرت سے پھیلی تھیں
 "حُبہ۔۔۔؟"

اس کا رنگ بے حد سفید تھا، اور اس وقت رونے کے سبب چہرہ سرخ بھی
 ہو رہا تھا خصوصاً آنکھیں اور ناک۔۔
 بشار تقی نے پہلی مرتبہ حُبہ کا نام صحیح لیا تھا
 اور پہلی مرتبہ بشار تقی کو یک ٹک دیکھتے حُبہ احسن کا دل بری طرح دھڑک
 اٹھا تھا

جس کے سبب وہ حیران ہوتے ہوئے نروس بھی ہوئی تھی

وہ مم۔۔ میں یہاں سے گذر رہی تھی تو۔۔۔ دراصل۔۔ مم۔۔ مجھے تم"

"سے کچھ بات کرنی تھی۔۔ ہاں مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہیں

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟۔۔ تم اس طرح نروس کیوں ہو؟"

بشار تقی جو جائے نماز فولڈ کر کے رکھ چکا تھا،

سر سے سفید جالی دار ٹوپی اتار کر ٹراؤزر کے پاکٹ میں رکھتا ہوا اس کی

جانب بڑھ کر تشویش سے پوچھا تھا

ساتھ ہی اپنے ہاتھ کی پشت سے اس کی پیشانی کو چھوا

جس پر حبہ نے بے ساختہ اپنی سانسوں کو رکتا محسوس کیا تھا

"تم اتنی ٹھنڈی کیوں پڑ رہی ہو؟"

بشار اس کی حالت سے قطعی انجان اس کی پیشانی سے ہاتھ ہٹاتا اب اس کی

دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں ہاتھ سے تھامتے ہوئے جیسے وہ یہ دیکھنا چاہتا

تھا کہ حبہ کی ہتھیلیاں بھی ٹھنڈی تو نہیں پڑ رہی تھی۔

تبھی حبہ نے اپنے عجیب سے لئے پہ بے تحاشادھڑکتے دل کے ساتھ سراٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

نہایت قریب سے حبہ نے پہلی مرتبہ ان کر سٹل آنکھوں کو اپنے لئے پریشان ہوتے ہوئے دیکھا تھا

اگلے ہی پل وہ گھبرا کر اپنی آنکھیں اس پہ سے ہٹاتی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچ گئی تھی۔

"آل رائٹ۔۔"

بشار تقی اپنی خالی ہاتھ کو خالی ہوتے نظروں سے دیکھتا دھیرے سے بولا تھا
حبہ کا اس طرح اس سے دور ہٹنا بشار تقی کو برا لگا تھا

"۔۔ مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی ہو، یہاں بیٹھو میں ابھی آیا"

اگلے ہی پل وہ سر جھٹک کر حبہ کو پہلے کے مانند تشویش اور پریشان نظروں سے دیکھتا کہہ رہا تھا اور ساتھ وہاں موجود دیوار سے لگے صوفے کی جانب

اشارہ کیا

جس پر حباب اس کے جانب دیکھے بنا سرائیات میں ہلاتی صوفے پہ جا بیٹھی تھی

یہ اسے کیا ہو گیا تھا؟.. وہ اتنی نروس کیوں ہو گئی تھی؟

بشار تفتی کے کمرے سے نکلتے ہی جیسے وہ اپنی رکی سانسیں فضا کے سپرد کرتی پریشانی سے سوچنے لگی تھی

کیونکہ اسے یہ سب بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا

یہ لو۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ ہاٹ چاکلیٹ سے اچھا لگتا ہے اور آدھی " بیماری دور ہو جاتی ہیں

کچھ دیر بعد ہی وہ ہاتھ میں ڈارک بلیو رنگ کا مگ اٹھائے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا تھا

اور ساتھ ہی مگ کو اس کے سامنے ٹیبل پہ رکھا۔

"مجھے میٹھا پسند نہیں ہیں"

اسے شاید بلیو کلر پسند تھا۔۔۔

حبہ نے ڈارک بلیو کلر کے مگ سے گرم گرم بھاپ نکلتے دیکھ سوچا تھا
اور ساتھ ہی اگلے ہی پل بشار تقی سے کہا
جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

نجانے کیوں حبہ کو وہ خوش نظر آ رہا تھا
جانتا ہوں اسی لئے۔۔ اس کا ٹیسٹ یقیناً تمہیں پسند آئے گا ہلکا سا میٹھا اور "
"کڑواہٹ لئے ٹیسٹ۔۔ تمہیں ڈیری ملک پسند ہے نا ویسا ہی لگے گا
("اسے آپ سے عشق ہو گیا ہے")

بشار تقی کے کہنے پہ اس کے ذہن میں تحشم کی باتیں گونجی تھی
جس کے سبب اس نے اگلے ہی پل اس پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے مگ کو
اٹھا کر لبوں سے لگایا تھا

"کیسا ہے؟"

بشار تقی نے جو اسے ہی بغور دیکھ رہا تھا نہایت دلچسپی سے پوچھا
"صحیح کہا مجھے یہ پسند آیا"

حبہ نے ایک نظر بشار تقی کے پر اشتیاق چہرے پہ ڈال کر کہا
 جو حبہ کے جواب پہ مسکرایا تھا
 نہایت دلکش مسکراہٹ تھی اس کی جسے دیکھ وہ پھر سے اس پہ سے نظریں
 ہٹا گئی تھی

"تمہاری نماز بھی بہت خوبصورت ہے"
 "اچھا۔۔۔ مجھے نہیں معلوم۔۔۔ یہ آسمانی کے سبب ہے۔۔۔"
 حبہ کے کہنے پہ بشار تقی جوابا کہتا اس کے مقابل بیڈ پہ بیٹھا تھا
 مگر پہلے یہ مجھ پر بہت بھاری اور ناگوار تھا مگر اب نہیں۔۔۔ اب اسے
 "چھوڑنا بھاری اور ناگوار گزرتا ہے"

بشار کے جواب پہ حبہ نے بے ساختہ اسے رشک سے دیکھا تھا
 میں بھی نماز پڑھنا چاہتی ہوں، نہایت ہی خوبصورت نماز مگر مجھ سے تو
 عام طریقہ کی ہی نماز پڑھی نہیں جاتی ہیں اور کبھی پڑھ بھی لی تو اس پر قائم
 "نہیں رہ پاتی ہوں"

بشار تقی نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا
جو بے بسی بھرے لہجہ میں اسے رشک سے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی
اس لمحہ گویا اس کے اطراف عموماً طاری بے حسی اور بے نیازی والا غلاف
ٹوٹ چکا تھا

کیا وہ اس جیسے گناہ گار پہ رشک کر رہی تھی؟
جسے گناہ گار ہونے کا احساس بھی اسی نے دلایا تھا۔۔۔
کتنے ہی سالوں سے صد فی یوسف اس سے یہ باور کروانے پہ تلی تھی کہ
وہ ایک گناہ گار ہے۔۔۔ وہ اس کا احساس کرے
کیونکہ گناہ کا احساس ہونے کے بعد ہی تو وہ توبہ کر سکتا تھا
مگر اس نے کبھی بھی اعتراف نہیں کیا تھا کہ وہ گناہ گار تھا
مگر اس دن کتنی آسانی سے وہ حبہ احسن کے سامنے گناہ گار ہونے کا اعتراف
کر گیا تھا

"یہ کہہ کر تم خود کو اپنے گناہوں سے بری ذمہ نہیں کر سکتے بشار تقی"

بشار تقی کی کر سٹل آنکھوں میں بے چینی سی ابھر آئی تھی جیسے وہ حبہ احسن کی یہ بدگمانی نہیں جھیل پایا تھا

("میں جانتا ہوں کہ میں گناہ گار ہوں۔۔")

تم نماز اس لئے نہیں پڑھ پاتی ہو کیونکہ تمہارے دل پہ سرد مہری کا ایک موٹا سا غلاف لپٹا ہے، جو تمہیں محبت کی جانب بڑھنے نہیں دیتا۔۔۔

"چاہئے وہ خالق کی محبت ہو یا۔۔۔ مخلوق کی۔۔۔"

مخلوق کہتے ہوئے نجانے کیوں بشار تقی کا ذہن خود کی جانب گیا تھا

۔۔ اور بنا اس ذات کے محبت کے تم کبھی بھی نماز کو دل کی گہرائی سے

نہیں پڑھ پاؤ گی۔۔ اور جب تم نماز کو دل کی گہرائیوں سے ادا نہیں کر پاؤ گی

"تو نا تمہاری نماز خوبصورت ہو گی اور نا ہی تم اس پر ہمیشگی قائم رکھ پاؤ گی

"میں شاید کبھی بھی اپنے دل کے سرد مہری سے نہیں نکال پاؤں گی"

اس کی بات سن کر وہ بادامی آنکھیں جو ہمیشہ سپاٹ رہتی تھی
 ان میں بے ساختہ جیسے اداسی اتری تھی،
 اور ان آنکھوں کی اداسی جیسے بشارت تھی نے اپنے دل پہ بھی اترتی محسوس کی،
 جس پہ وہ ایک لمحہ کے لئے حیران ہوا تھا
 اور پھر اگلے ہی پل بے چین۔۔۔

کیونکہ شاید تم کبھی بھی اپنی ناراضگی اپنے رب سے ختم ہی نہیں کرنا"
 "چاہتی ہو جس سے تم مضبوط تعلق بنانا چاہتی ہو
 وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اداس اور ناامید ہو
 اور تمہاری ناراضگی اس لئے ختم نہیں ہوتی کیونکہ تم نے صرف وہ ہی یاد"
 "رکھا جو تم نے کھویا ہے۔۔ وہ یاد ہی نہیں رکھا جو تم نے پایا ہے
 کیونکہ جو پایا ہے اس سے کئی گنا اہم اور قیمتی وہ تھے جنہیں میں نے کھو دیا"
 "ہے۔۔ اب کچھ ایسا ہے ہی نہیں جس کے کھونے کا مجھے دکھ ہو

بشار تقی کے کہنے پہ ان ادا اس آنکھوں میں اس مرتبہ جیسے کرب واذیت
بھی گھلی تھی

یہ تم اس لئے کہہ رہی ہو کیونکہ جو تمہیں حاصل ہے وہ تم نے کھویا نہیں "
ہے، اس لئے ان کی قیمتی ہونے کا تمہیں احساس ہی نہیں ہے۔۔۔۔ اس
لئے کہ انسان کے پاس ہمیشہ سب کچھ کھونے کے بعد بھی کچھ نا کچھ قیمتی
"باقی رہ جاتا ہے یا کوئی بہت قیمتی بن جاتا ہے۔۔۔۔"

وہ ان تکلیف و کرب میں مبتلا آنکھوں میں بنا پلکیں چھپکائے دیکھتے ہوئے
کہہ رہا تھا

ان بادامی ادا اس اور کرب میں مبتلا آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بشار تقی کو
غلط فہمی ہوئی تھی یا کچھ اور کہ بشار تقی کو وہ بادامی آنکھیں بھگتی ہوئی سی
معلوم ہوئی

مگر کوئی آنسو ان آنکھوں سے نہیں نکلا تھا،

اور بشار تفتی نے جیسے اپنے دل پہ ان آنسوؤں کا بوجھ شدت سے محسوس کیا
تھا

جو حبہ احسن بہا نہیں پائی تھی

اور۔۔ پھر جب تم اپنی ناراضگی ختم کرو گی تو خود بخود تمہارے دل کی "
سرد مہری ختم ہو جائے گی اور پھر تم اپنے رب سے محبت کرتے ہوئے نماز
"کو خوبصورتی سے ادا کر پاؤں گی

وہ جیسے بات ختم کرتے ہوئے دقت سے مسکرا کر بولا

اور حبہ احسن اپنے نمی کو اپنے اندر ہی دھکیلتی ان کر سٹل آنکھوں میں
دیکھی گئی تھی

جو اسے آئینہ کے مانند لگا تھا کہ جب جب اس کی آنکھیں ادا اس، کرب و
تکلیف میں مبتلا ہوئی

وہ ادا سی، کرب واذیت اسے ان کر سٹل آنکھوں میں بھی نظر آئی،

یہاں تک وہ آنسوؤں بھی اسے ان کر سٹل آنکھوں میں نظر آئے جو اس نے بہائے ہی نہیں تھے۔

تم یہ سب کیسے جانتے ہو۔۔ جب کہ آسمانی سر بھی میرے ان سوالوں " کے جواب نہیں دے پائے تھے

اگلے ہی پل وہ ان کر سٹل آنکھوں سے نظریں ہٹاتے ہوئے بولی تھی۔
جو بلاشبہ خود میں ایک عجیب سا سحر رکھتا تھا

کیونکہ مجھے لگتا ہے تم اور میں ایک جیسے ہیں سوائے اس کے کہ تم نے ان " سب درد و اذیتوں سے گزرنے کے باوجود غلط راہ کو نہیں چنا اور میں نے سب سے پہلے انہی غلط راہ کو چنا مجھے لگا تھا یہی راستہ مجھے میری منزل تک پہنچائے گا اور مجھے احساس بھی نہیں ہوا کہ میں گمراہی کے اندھیرے میں "ڈوبتا ہی چلا گیا

"کیا تمہیں اب اپنے گناہوں کا احساس ہو رہا ہے؟"

"ہاں بہت شدت سے"

(ہمارے درمیان کبھی بھی وفا کا رشتہ قائم نہیں ہو سکتا)

حبہ احسن کے پوچھنے پہ وہ اس کی باتیں دماغ میں یاد کرتا بولا

تو پھر وعدہ معاف گواہ بن کر بگ بی کو پکڑنے میں میرا ساتھ دو۔ میں

"وعدہ کرتی ہوں کہ میں تمہیں بچالوں گی

حبہ احسن کے آفر پہ وہ کئی لمحہ اسے دیکھا گیا تھا

جو اسے جواب طلب نظروں سے دیکھ رہی تھی

آفر نہایت ہی پرکشش تھی بشار تقی کے لئے مگر۔۔۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا حبہ احسن کہ مجھے دھوکہ دینے سے سخت نفرت

"ہے اس لئے میں بگ بی کو دھوکہ نہیں دے سکتا

"تم ایک مرتبہ پھر اندھیرے کو چن رہے ہو بشار تقی"

اس کے انکار کرنے پہ حبہ نے بے ساختہ کہا تھا

اسے بشار تقی کا جواب سن کر مایوسی ہوئی تھی ساتھ ہی نجانے کیوں برا بھی

لگا تھا

کیونکہ اندھیروں کو چنے کے بعد واپس روشنی کی جانب لوٹنا اتنا بھی آسان " نہیں ہوتا جبہ احسن

وہ کہتا ہوا وہاں رکا نہیں تھا

کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس معاملے جبہ اسے مزید فورس کریں۔

وہ دروازے کے کھٹکے کی ہی آواز تھی،

جس پر راہی کی آنکھیں کھلی تھی، مندی مندی آنکھوں سے اسے نیم اندھیرے کمرے میں ایک سایہ سا نظر آیا تھا جس کے کاندھے پہ جیسے کوئی لدا تھا۔

یہ منظر دیکھنے کے سبب راہی کی نیند فوراً چاٹ ہوئی تھی، ساتھ ہی پورے وجود میں خوف کی ایک سرد لہر دوڑی تھی

کہ اس سائے کے کمرے سے نکلنے کے بعد بھی وہ خوف کے سبب ہل بھی نہیں پائی

کیونکہ اس کے دل و دماغ میں میری کی باتیں تازہ ہو گئی تھیں۔
 اسے لگنے لگا تھا گویا اس کیسل میں بھی آسیب جیسا کچھ ہے
 کافی لمحہ بعد خود کو ہمت و حوصلے دلاتے ہوئے بہت کوششوں کے بعد وہ
 دھیرے دھیرے اٹھ بیٹھی تھی۔

اور ساتھ ہی اس نے کمرے میں موجود بقیہ تین بیڈ کی جانب دیکھا،
 جس میں کا ایک کہکشاں، دوسرا مرین اور تیسرا ثمن کا تھا
 اور ثمن کا بیڈ خالی تھا
 یہ ثمن کہاں گئی؟
 کیا آسیب ثمن کو لے گیا؟

سوچ کر ہی راہی کی حالت غیر ہونے لگی تھی
 مگر بات اپنی ہی ایک روم میٹ کی تھی وہ یوں ہی نہیں چھوڑ سکتی تھی۔
 اگلے ہی پل بنا سوچے سمجھے وہ بھی کمرے سے نکل آئی تھی
 اور پھر ثمن کو ڈھونڈتے ہوئے کیسل سے باہر۔۔

جہاں رات کا خوفناک سناٹا طاری تھا، ایک بھی نفوس کا وجود نہیں تھا
 رات کے اندھیرے کے باوجود آس پاس کا ماحول لائٹس سے جگمگا رہا تھا،
 مگر پھر بھی وہ سناٹے کی خوف کو کم نہیں کر پا رہا تھا
 اس ہولناک سناٹے میں راہی کو یوں محسوس ہو رہا تھا گویا وہ اس خوفناک
 رات میں تنہا اس آئی لینڈ میں موجود ہو۔
 مگر اس کے باوجود وہ کیسل سے باہر نکل کر اطراف پہ نظریں دوڑاتے
 ہوئے سڑک پہ چلنے لگی،
 اس کی نظریں ثمن کو ڈھونڈ رہی تھیں، اور اس کے قدم خود بخود کرسٹ
 کیسل کی جانب بڑھنے لگے تھے،

-----*-----*-----*

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب تحشم کی آنکھیں خود بخود کھلی تھیں،

نہند سے اچانک بیدار ہونے کی وجہ گھبراہٹ تھی،
اس کے دل پہ عجیب سی گھبراہٹ سی طاری تھی
ایسا کیوں تھا بھلا؟

وہ بے ساختہ سلیپرز میں پیروں کو ڈالتا کیسل سے باہر نکل آیا تھا اور اب وہ
اپنے بغل میں موجود کیسل کو دیکھ رہا تھا جس میں گلز کا قیام تھا،
ساتھ ہی وہ گلز کے کیسل کی جانب بڑھا
باؤنڈری کے اندر داخل ہوتے ہی اسے احساس ہوا تھا کہ کیسل کا بڑا سا
دروازہ ادھ کھلا تھا وہ مکمل طور پہ بند نہیں تھا
مگر ایسا کیوں؟

اگلے ہی پل اس کے دل کی گھبراہٹ خوف میں تبدیل ہوئی تھی۔
"کیا راہی۔۔۔ اور دیگر لڑکیاں ٹھیک تھیں؟"
اگلے ہی پل اس نے اضطرابی کیفیت میں بیل پہ انگلی رکھ دی۔

-----*-----*-----*

وہ کرسڈ کیسل تک پہنچ گئی تھی مگر اسے ثمن یا کوئی اور نظر نہیں آیا تھا
اس نے اپنے وجود میں خون کی طرح شدت سے رواں خوف کے باوجود اپنا
قدم کیسل کی جانب بڑھایا

اور پھر وہ کیسل کے سامنے لان تک چلی آئی تھی۔
کیسل کا دروازہ اندر سے بند تھا،

ایک سہمی ہوئی سی نگاہ اطراف میں ڈالتے ہوئے جیسے راہی کی سانس خوف
کے سبب سینے میں اٹکی تھی

کیونکہ کیسل کے بائیں جانب اسے ایک سایہ تیزی سے جاتا نظر آیا تھا۔
خوف و دہشت کے سبب ایک مرتبہ پھر اس کے قدم زمین میں اس طرح
جم سے گئے تھے جیسے وہ زمین میں دھنس گئے ہو،

کئی مرتبہ کوشش کرنے کے بعد وہ دھیرے سے اپنے لرزتے پیروں کو حرکت دینے میں کامیاب ہوئی تھی

خوف سے تھوک نکلتے ہوئے دھیمے لرزتے قدموں کے ساتھ وہ کیسل کے بائیں جانب بڑھی

بائیں جانب کے سرے پہ پہنچ کر اسے جس چیز کی امید تھی وہ نظر نہ آنے کے سبب،

اس کا خوف ہلکا سا کم ہوا، مگر ختم نہیں ہوا تھا

ادھر اس نے کسی کو جاتے ہوئے دیکھا تھا

سوچتے ہوئے راہی نے سہمے سے انداز میں اپنا قدم آگے بڑھایا تھا

اور پھر وہ کچھ قدم ہی چلی ہوگی کہ اچانک اسے لگا جیسے اس کے قدموں کے نیچے سے زمین ہٹئی ہو اور وہ نیچے کی جانب تیزی سے گری تھی،

ساتھ ہی اس کے حلق سے خوف و دہشت کے سبب بے تحاشہ چیخیں نکلی تھیں۔

جو ایک با آواز بلند لڑکی کے رونے اور سسکنے کی آواز میں گم ہو گئی تھی۔

-----*-----*-----*

میں نہیں جانتا جب میں تمہیں دوبارہ دیکھوں گا تو ہم کیسی سوچویشن میں " ہو گے؟۔۔۔ بس دعا یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے کبھی مخالف نہ " کھڑے رہے

بشار تقی سیاہ لباس میں ملبوس نیم تاریکی کا حصہ محسوس ہوتا تھا، جو بیڈ پہ داہنی کروٹ کے بل سوئی حبہ کے چہرے کو دیکھتا ہوا سوچ رہا تھا۔ وہ نہایت ہی خاموشی سے حبہ کے کمرے میں آیا تھا کہ حبہ جیسی جاسوس کو بھی اس کا احساس تک نہیں ہوا تھا مگر بشار تقی کے یک ٹک اسے دیکھتے رہنے پہ نیند میں سوئی حبہ کسمپائی تھی، اس کی چھٹی حس جیسے نیند میں بھی شارپ تھی،

اسے احساس ہوا تھا کہ کوئی اس کے کمرے میں موجود تھا۔
اگلے ہی پل وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی، اور ہاتھ بڑھا کر کمرے کے سارے
لائٹس آن کر گئی تھی
مگر کمرے اسے کوئی نظر نہیں آیا تھا
مگر اسے یقین تھا کہ کمرے میں کوئی تو تھا؟
کیا وہ بشار تفتی تھا؟
وہ سوچتی ہوئی کمرے کا دروازہ وا کرتی باہر نکل آئی تھی۔
اور سیڑھیوں کے دوسرے جانب موجود کمرے کے بند دروازے کے
سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔
جو بشار تفتی تھا۔
ابھی اس نے دروازے کی جانب ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹھٹھک کے رکی
کیونکہ اچانک ہی ایک عورت کی کرب بھری رونے کی سسکیاں سی سنائی
دینے لگی تھی۔

اور وہ رونے کی آواز نیچے سے آرہی تھی۔

"کون ہے؟"

حبہ نے سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے سیڑھیوں کے اس پار نظر آتے

نیم اندھیرے حصے میں دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

اسے ایسا محسوس ہوا کہ اس نیم اندھیری جگہ پہ کوئی موجود تھا

"میں نے پوچھا کون ہے؟"

وہ جتنا سیڑھیوں سے نیچے اترتے جا رہی تھی

اسے اس نیم اندھیرے حصے پہ ایک سیاہ سایہ صاف نظر آنے لگا تھا

اب کی مرتبہ حبہ نے سختی سے سر دلجہ میں پوچھا تھا کہ حبہ جو اندھیرے

میں آنکھیں سکیر کر دیکھ رہی تھی اسے محسوس ہوا کہ وہ ہیولا شاید پلٹا تھا

اور اس کی جانب دھیرے سے بڑھا

حبہ وہی آخری سیڑھی پہ رک سی گئی

اور وہ اس کا روشنی میں آنے کا انتظار کرتی رہی تھی

"بشار تقی تم؟"

وہ ہیولا جیسے ہی نیم اندھیرے سے مزید تھوڑی روشنی میں آیا حبہ نے جیسے حیرانگی سے پوچھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟۔۔۔ اور جب میں نے کئی مرتبہ پوچھا کہ کون؟

"ہے تو جواب کیوں نہیں دیا؟"

"مس حبہ۔۔۔ ہم کہاں ہے؟"

"آسمانی سر آپ؟"

حبہ جو اسے ناگواری سے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

اس کے اپنے اطراف اجنبی نگاہوں سے دیکھ کر پوچھنے پہ جیسے وہ ساکت ہوئی تھی

اور ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرانگی سے پھیلی

ہاں یہ میں ہوں۔۔۔ میں نے ایک عورت کے رونے کی آواز سے اٹھا تھا

"جب میری آنکھ کھلی تو میں نے خود کو اس کمرے کی صوفے پہ پڑا پایا تھا

"رونے کی آواز آپ نے بھی سنی؟"

حبہ جو آسمانی کی وجہ سے حیراں تھی آسمانی کے منہ سے یہ سن کر جیسے اسے یاد آیا کہ وہ نیچے کیوں آئی تھی

"ہاں"

مگر یہاں تو میرے اور آپ کے علاؤہ۔۔ اور ہاں ایک بوڑھی عورت کے "علاؤہ کوئی نہیں رہتا ہے"

حبہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تھا

اور ساتھ ہی دونوں نے پورا کیسل چھان مارا مگر انہیں کوئی روتی عورت نظر نہیں آئی

اور نا ہی دوبارہ عورت کے رونے کی آواز سنی۔

اس لئے وہ کیسل کے باہر نکل آئے تاکہ کیسل کے ارد گرد بھی جائزہ لے

لیں، مگر حبہ کیسل کے سامنے آکر رکتے اسٹوڈنٹس کو دیکھ کر حیران ہوئی

"یہ سب رات کے اس پہر یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

وہ کہتی ہوئی باہر کی جانب بڑھی تھی کہ تبھی تحشم متوحش سادوڑتا ہوا اندر آیا تھا

"میم کیا راہی آپ کے کیسل میں ہے؟"

"نہیں تو"

حبہ کو وہ شدید پریشان لگا تھا

"حبہ میم راہی اور ثمن اپنے اپنے بستروں میں سے غائب ہیں"

حبہ تحشم سے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھتی تبھی پیچھے کہکشاں ہانپتی ہوئی پہنچی تھی اور بولی

"کیا مطلب غائب ہے؟"

حبہ کا دماغ جیسے سن کر ہی ماوف ہوا تھا

ہم نے کیسل اور اطراف میں چاروں جانب ان دونوں کو ڈھونڈا مگر وہ

"نہیں ملے"

حبہ کے باہر سڑک پہ نکلتے ہی کئی گلز اور بوئز نے ساتھ میں کہا تھا

وہ سبھی اپنے گمشدہ ساتھیوں کے لئے شدید پریشان نظر آرہے تھے
 میری بیوی ہونے کی وجہ سے تم محفوظ رہو گی مگر وہ نہیں جنہیں تم اپنی (
) بے وقوفی کے سبب یہاں لے آئی خصوصاً لڑکیاں۔۔۔
 اور بشار تفتی کی باتیں یاد کر کے کافی عرصے بعد حبہ احسن نے اپنے وجود
 میں خوف دوڑتا ہوا محسوس کیا تھا۔
 اور ساتھ ہی اس نے پلٹ کر تحشم کو دیکھا، جس کی حالت کافی ابتر تھی۔



-----*-----*

"کیا مطلب دو لڑکیاں غائب ہو گئی؟"
 کیسل کے باہر نکلتے ہی اسٹوڈنٹس کی زبانی یہ سن کر آسمانی نے صدمے
 بھرے بے یقینی سے پوچھا تھا

تم تو اس طرح کہہ رہے ہو جیسے کچھ جانتے ہی نہیں ہو۔۔۔ بلکہ ان سب "
 "کی وجہ تم ہو۔۔۔ بتاؤ میری راہی کہاں ہے ورنہ۔۔۔
 بشار تفتی کے اس قدر انجان بن کر کہنے پہ تحشم جس کا دماغ پہلے ہی ٹھکانے
 پہ نہیں تھا،

شدید غصے میں بھرا تحشم اس کا کالر دبوچ چکا تھا
 جہاں آسمانی کی آنکھوں میں پہلے حیرانگی اور پھر دکھ اور صدمہ سا ابھر تھا
 وہی دوسری جانب اسٹوڈنٹس نے حیرانگی اور پریشانی سے تحشم کے اس
 جرات بھرے انداز کو دیکھا تھا۔
 وہ حیران اس بات پہ تھے کہ تحشم کیوں آسمانی سر پہ الزام لگا رہا تھا؟
 اور وہ وہاں موجود سب سے زیادہ اوور ریکٹ کیوں کر رہا تھا؟
 وہ بھی خصوصاً ہمنافردوس کے لئے۔

"تحشم پیچھے ہٹو"

حبہ نے آسمانی کے کر سٹل آنکھوں میں اترتے دکھ اور صدمہ کو دیکھتے
ہوئے تحشم سے جھڑک کر کہا تھا

"میم آپ بھی تو۔۔۔"

"میں نے کہا سر سے دور ہٹو"

اب کی مرتبہ حبہ کا انداز نہایت ہی سخت اور سرد تھا جس پر تحشم لب
بھینجتا جھٹکے سے آسمانی کا کالر جھوڑتا پیچھے ہٹا تھا

اگر میری راہی کو کچھ بھی ہوا تو تمہیں اور تمہارے ساتھ ملے سارے"

"لوگوں کو میں تمہارے اسی آئی لینڈ پہ زندہ دفن کر دوں گا

تحشم غصے سے سرخ ہوتے آنکھوں کے ساتھ آسمانی کو دھمکی دے کر وہاں
رکا نہیں تھا

وہ غصے اور صدمے میں ہیں بلکہ غصہ اور صدمہ جیسے لفظ بھی تحشم کے"

حالیہ جذبات کو بیان کرنے میں قاصر ہیں کیونکہ رہنما فردوس اس کی

"وائف ہیں۔۔۔"

دور جاتے تحشم کی پشت کو تاسف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے حبہ نے حیران پریشان نظر آتے اسٹوڈنٹس سے کہا تھا

جن کی آنکھیں حبہ کی باتیں سن کر مزید حیرت سے پھیلی تھیں،

گویا وہ اب سمجھے تھے تحشم کے غصہ اور اوور ریکٹ کرنے کی وجہ کو

-- تو اب ہم سب کو بے حد چوکنا رہتے ہوئے دونوں لڑکیوں کو ڈھونڈنا"

ہے، کل صبح ہوتے ہی دو بوائز آئی لینڈ کے پولیس اسٹیشن جائے گے اور

ریپورٹ درج کرواتے ہوئے آئی لینڈ کے آفیسر کو ساتھ لے آئے گے،

اور بقیہ بوائز آئی لینڈ میں موجود ہر باشندے کو جا کر کھنگالے گا، اور رہ گئی گلز

-- تم سب ایک ساتھ رہو گیں-- کوئی بھی کہی تنہا نہیں جائے گا

خصوصاً رات میں چاہئے کچھ بھی ہو جائے، اور اب سے سے ہر لمحہ بوائز میں

سے دو بوائز کی ڈیوٹی لگی گی کہ وہ گلز کی حفاظت کا ہر ممکن خیال رکھے-- تو

"کیا تم سب تیار ہو؟

"یس مم--"

حبہ کی باتوں کو وہ سب نہایت سنجیدگی سے سن رہے تھے،
 حبہ کے پوچھنے پہ ان سبھی نے ایک زبان ہو کر جواب دیا تھا
 "تو پھر ٹھیک ہے اب تم سب جا سکتے ہو"
 "اوکے میم۔۔۔ آپ اپنا خیال رکھئے گا"
 سبھی واپس اپنے کیسل کی جانب لوٹتے ہوئے اس سے کہہ کر جا رہے
 تھے۔

"کیا واقعی میں ذمہ دار ہوں؟"
 اسٹوڈنٹس کے لوٹنے کے بعد حبہ آسمانی کی جانب بڑھی تھی کہ آسمانی نے
 اس سے پوچھا تھا
 اس کے کرسٹل آنکھوں میں اضطراب اور گلٹ صاف نظر آ رہا تھا
 اس آئی لینڈ پہ بگ بی کا کنٹرول ہے بگ بی اس آئی لینڈ پہ جو کچھ بھی (")
 کر رہے ہیں اس میں شامل نہیں ہوں، اور اگر ہوتا تو تب بھی میں اپنے
 ("اسٹوڈنٹس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔۔

"نہیں آپ نہیں ہیں مگر۔۔۔"

بشار تقی کی باتوں کو سوچتے ہوئے حبہ نے آسمانی کو صاف منع کیا
 -- جو ہے ان سب کے پیچھے وہ آپ کا باس ہے، کیا بشار تقی نے آپ
 "کو کوئی میسج دیا؟"

"نہیں اب تک تو نہیں"

حبہ کے پوچھنے پہ آسمانی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا
 تو پھر آپ کو بشار تقی کے کمرے کی تلاشی لینا چاہئے شاید وہاں وہ ڈائری
 "مل جائے جس پہ بشار آپ کو پیغام دیتا تھا"

حبہ کے کہنے پہ وہ دونوں کیسل کی جانب بڑھے تھے

اور پھر بشار تقی کا سارا کمرہ چھان مارنے کے باوجود بھی ڈائری کیا، وہاں
 ایک کاغذ کا ٹکڑا تک نہیں ملا تھا

یہ عجیب ہے کہ بشار تقی نے آپ کے لئے کچھ نہیں رکھا، بگ بی کے

متعلق کوئی انفارمیشن نہیں۔۔ وہ یقیناً جانتا ہو گا کہ یہاں کیا ہو رہا ہے مگر وہ

بتانا نہیں چاہتا بقول اس کے کہ وہ بگ بی کو دھوکہ نہیں دینا چاہتا ہے،

"گناہوں کے کام میں بھی وفاداری۔۔ واو۔۔"

کچھ بھی ناملنے پہ حبہ کو بشار تقی پہ اب شدید غصہ آرہا تھا

وہ یقیناً اس سے بھاگنا چاہ رہا تھا

بشار تقی نے میرا آفر سرے سے ہی ٹھکرا دیا تھا۔ کیا آپ بھی ٹھکرا دے؟

کمرے میں کافی دیر لفٹ رائٹ کرنے کے بعد اس نے آسمانی کے سامنے رکتے ہوئے پوچھا

جو پہلی مرتبہ اسے اس طرح غصے میں دیکھ رہا تھا،

نہیں بلکل نہیں۔۔ میں کبھی بھی آپ کے کسی بھی آفر کو نہیں ٹھکراؤں؟

آسمانی نے اپنے سامنے کھڑی حبہ کی پیشانی پہ غصے کے سبب موجود بلوں کو دیکھتے ہوئے فوراً کہا

"ویسے آپ نے اسے آفر کیا دیا تھا؟"

آسمانی نے متجسس لہجہ میں پوچھا

یہی کہ اگر وہ بگ بی کو پکڑنے میں میرا ساتھ دے تو میں اسے وعدہ"

"معاف گواہ بنا کر بچالوں گی

"اور اس نے منع کر دیا؟"

آسمانی کو جیسے سن کر شدید صدمہ پہنچا تھا

"ہاں۔۔۔ مگر آپ نہیں کرے گے نا؟"

حبہ نے کہتے ہوئے آسمانی کی کرسٹل آنکھوں میں دیکھا

نہیں میں نہیں کروں گا مگر میں کچھ بھی نہیں جانتا تو بھلا میں کیا"

"کر پاؤ گا؟"

کس نے کہا آپ کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ آپ اس آئی لینڈ کے اوپر ہیں،"

بگ بی کو یہ خوش فہمی ہے کہ اس آئی لینڈ پہ اس کا زیادہ کنٹرول ہے مگر میں

"نے یہ دیکھا ہے کہ لوگوں میں بگ بی سے زیادہ بشارتقی کا خوف ہے

آسمانی کے سوال پہ حبہ نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا تھا
جہاں سے آئی لینڈ کے دوسرے کیسلز نظر آرہے تھے
"تو پھر مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

کچھ نہیں سوائے اس کے کہ آپ کو اور مجھے ساتھ میں ایک گیم کھیلنا
"ہوگا"

آسمانی کے سوال پہ اب کی مرتبہ حبہ نے کھڑکی پہ سے نظریں ہٹاتے ہوئے
کہا تھا

اور آسمانی کر سٹل آنکھوں میں دیکھا جن میں حیرانگی ابھری تھی
"گیم؟...؟؟۔۔ کیسا گیم؟"
"ہاں گیم۔۔ آگیم آف لائز"

(A Game of lies)

حبہ نے بدستور ان کر سٹل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا

ساتھ ہی اسے وہ وقت یاد آیا جب بشار تقی نے اسے اس گیم کے متعلق بتایا تھا

"مگر میں جھوٹ نہیں بول سکتا مس حبہ"

آسمانی نے اگلے ہی پل صاف انکار کرتے ہوئے کہا تھا،

"آپ کو جھوٹ بولنا نہیں ہوگا بلکہ کرنا ہوگا"

"کیا مطلب؟"

آپ کو اب سے میرے ہر اس لفظ کا الٹ کرنا ہوگا جسے میں دو مرتبہ "

"دوہراؤں گی

ٹھیک ہے سمجھ گیا، مگر یہ نہیں سمجھ پایا کہ آپ بشار تقی جیسے مجرم کو بچانا"

"کیوں چاہتی ہے؟"

حبہ کے گیم کو سمجھنے کے بعد اب کی مرتبہ آسمانی نے حبہ کی باوامی آنکھوں

میں بغور دیکھا تھا

نجانے آسمانی کیا سننا چاہتا تھا

کیونکہ اس نے بھی مجھے کئی مرتبہ بچایا ہے شاید اس لئے اس مرتبہ اسے "میں بچانا چاہتی ہوں یا شاید میں نے اس کی آنکھوں میں ندامت دیکھی ہیں،" گویا وہ چاہتا تھا یہ سب چھوڑنا مگر۔

کیونکہ اندھیروں کو چنے کے بعد واپس روشنی کی جانب لوٹنا اتنا بھی آسان ("نہیں ہوتا حبہ احسن

حبہ کہتے کہتے رکی تھی

"خیر تو کیا آپ تیار ہے گیم کے لئے؟"

حبہ نے اپنی بات کو ادھورا چھوڑتے ہوئے آسمانی سے پوچھا تھا

جولبوں پہ دھیمی مسکراہٹ لئے اثبات میں سر ہلایا تھا

یہ تو طے تھا کہ آسمانی کو وہ سب کرنا تھا جو حبہ احسن اسے کرنے کے لئے کہتی۔

-----*-----

کوئین کیسل کا وہ نہایت ہی عالیشان اور سب سے خوبصورت کمرہ تھا، جس کے کنگ سائز بیڈ پہ رکھا سیل فون بج رہا تھا

کچھ لمحہ بعد ہی گویا سیل فون کی آواز سن کر واش روم سے وہ سیاہ فام شخص نکلتا سیل فون بیڈ سے اٹھتا کال پک کرتا کان سے لگا گیا تھا

"بگ بی لڑکیوں کی تعداد پوری ہو گئی ہیں"

"گڈ تو پھر شپمنٹ کی تیاری کرو"

دوسری جانب سے آتی آواز پہ اس نے جیسے خوش ہوتے ہوئے اگلا حکم دیا

مگر باس کیا یہ ٹھیک ہو گا کہ ان میں سے دو لڑکیاں بشار تقی کی اسٹوڈنٹس کی حیثیت رکھتی ہیں، اور اب تک تو یقیناً بشار تقی کو لڑکیوں کی گمشدگی کے بارے خبر ہو ہی گئی ہو گی

دوسری جانب سے اب کی مرتبہ سہمی ہوئی سی آواز آئی تھی

جسے سن کر بگ بی کے ماتھے پہ بھی جیسے پریشانی اور ناگواری کے لکریں سچی تھیں

اس مرتبہ موبی نے کئی مصیبتیں کھڑی کی ہیں، اگر اس کے پشت پہ اتنی " بڑی طاقت نہیں ہوتی تو اسے کب کا راستے سے ہٹا چکا ہوتا، سردرد بن کر رہ گیا ہے کمبخت۔۔

دوسری جانب موجود بندے نے جس کا نام جیک تھا بگ بی کے غصہ اور نفرت سے بھری بڑبڑاہٹ سن کر بے ساختہ خوف سے تھوک نگلاتا تھا وہ جانتا تھا کہ بگ بی جتنی آسانی سے موبی کے متعلق کہہ رہا تھا اگر موبی کے پیچھے کوئی پاور نہیں ہوتی تب بھی موبی کو راستے سے ہٹانا بگ بی کے لئے کہنے جتنا آسان تو نہیں تھا، کنین کے علاوہ بگ بی کے کسی بھی بندے میں موبی کے مقابل کھڑے ہونے کی ہمت نہیں تھی کجا راستے سے ہٹانا۔ ویسے موبی کے پیچھے ایسی کون سی پاور تھی جس سے بگ بی اتنا ڈرتا تھا؟ جیک نے بے ساختہ سوچا تھا

ویسے بھی پہلے ہی میں اس کی کئی غلطیوں کو معاف کر چکا ہوں اب مزید "
"نہیں۔۔ میں اسے سمجھا دوں گا، تم شپمنٹ کی تیاری کرو
"اوکے بگ بی جیسا آپ کہے"

آئی لینڈ کا وہ مشاورتی بڑا سا ہال تھا،
جہاں اس وقت آئی لینڈ کے تمام افراد جمع تھے، جو آئی لینڈ میں رہائش پذیر
تھے،
اور جن کا ذریعہ معاش آئی لینڈ میں آنے والے سیاحوں کے ذریعے چلتا تھا،
وہ نہایت خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے مگر تب تک جب تک بگ
بی نے آئی لینڈ میں اپنا دھندہ نہیں شروع کیا تھا،
اور اس وقت بشار تقی کے مدعو کرنے پہ وہ سبھی جمع ہوئے تھے،
سوائے بگ بی کے لئے کام انجام دینے والے گنڈو کو چھوڑ کر۔

پورے آئی لینڈ میں یہ خبر پہلے ہی آگ کی مانند پھیل چکی تھی کہ بشار تقی کے ساتھ آئی دو لڑکیاں آئی لینڈ سے اچانک ہی غائب ہو گئی ہیں۔

اس لئے ہال میں بیٹھے سبھی نفوس کی سہمی اور پریشان نظریں اونچائی پہ موجود کرسی پہ بیٹھے شخص پہ تھی، جس کے دائیں جانب حبہ احسن کھڑی تھی اور بائیں جانب آئی لینڈ کی میسر میری، اسے میسر بشار تقی نے ہی بنایا تھا۔

اور ساتھ ہی قریب آئی لینڈ کے پولیس آفیسرز کھڑے تھے،

آج میں نے آپ سب کو یہاں اس لئے جمع کیا ہے کہ میں آپ کو بتاؤں

سکوں کہ میری دو گلز اسٹوڈنٹس اچانک ہی لاپتہ ہو گئی ہیں، کیا آپ میں سے کوئی اس کے متعلق کچھ جانتا ہے؟

اونر کے پوچھنے پہ وہ سبھی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے

کہ دیکھے کون پہلے بتاتا ہے؟

کیا کسی کے پاس بھی بتانے کے لئے کچھ نہیں ہیں؟، اگر ایسی بات ہے تو"
"پھر میں۔۔۔"

اب کی مرتبہ اونر کے لہجہ میں ہلکی سی سختی در آئی تھی، جسے سن کر سبھی کے
اندر بے چینی دوڑی تھی

سر ہم کیا بتائیں؟۔۔ ہم میں سے ہر ایک کو جان کا خوف ہے اگر بتایا تو"
"جان سے جائے گے"

ایک آدمی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا
میرے ہوتے ہوئے کسی کو کچھ نہیں ہوگا۔ کیا آپ کو مجھ پر بھروسہ"
"نہیں ہے؟"

آپ ہی تو سر ہمارے لئے سب کچھ۔۔ مگر جب سے آپ نے یہاں آنا بند"
"کر دیا اور ہمیں کسی اور کو سونپ دیا تب سے ہماری زندگی جیسے جہنم بن گئی
اونر کے کہنے پہ وہ آدمی شروع ہو چکا تھا

ہم میں سے کوئی بھی پہلے ہی دن سے بگ بی اور ان کے آدمیوں کو پسند " نہیں کرتا کیونکہ انہیں کی وجہ سے یہ سب شروع ہوا، اور لڑکیوں کا غائب ہونا یہ پہلی مرتبہ نہیں ہیں، بلکہ اس سے پہلے بھی سیاحت کے لئے آئی کئی " لڑکیاں غائب ہوتی رہی ہیں

اب کی مرتبہ دوسرے نے کہا تھا جو ایک ادھیڑ عمر کی عورت تھی صرف سیاحت کے لئے آئی ہی لڑکیاں نہیں بلکہ آئی لینڈ کی لڑکیاں بھی " غائب ہوئی ہیں سر۔۔ میری پوتی۔۔ جو اپنے ماں باپ کے پاس سے میرے " پاس چھٹیاں منانے آئی تھی غائب ہو گئی وہ ایک بوڑھی عورت تھیں جو آبدیدہ سی ہوتیں گویا ہوئی تھیں " ہاں میری بھی۔۔ "

کئی لوگوں کی آواز ایک ساتھ آئی تھی میرے اس آئی لینڈ پہ بگ بی کو ایسا گھناؤنا کام کرنے کی جرات کیسے " .. ہوئی

لوگوں کی بات سن کر اونر کا چہرہ غصہ سے تمتھا اٹھا تھا
 تو پھر ٹھیک ہے آج کے بعد سے آپ میں سے کسی کو ڈرنے کی ضرورت "
 نہیں ہے، بگ بی اور ان کے پالتو کو مزید یہاں ٹھہرنے کی اجازت میں نہیں
 "دوں گا

اونر کے لہجہ میں تحکم تھا

مجھے یقین ہے سر کہ یہ سب آپ کے وفادار ہے ان میں کوئی بھی غدار "
 "نہیں ہے، ان میں کوئی بھی غدار ہو ہی نہیں سکتا
 مجھے یقین ہے سر کہ یہ سب آپ کے وفادار ہے مگر ان میں کوئی نا کوئی تو
 (ضرور غدار ہوگا

حبہ کے کہنے پہ اونر (آسمانی) نے اس کے کہے کو دماغ میں ڈی کوڈ کیا تھا
 اور بات سمجھنے پہ حبہ کو دیکھ کر تفہیمی انداز میں سر ہلاتے ہوئے ان کی
 جانب متوجہ ہوا جو حبہ کی بات سن کر جوش میں آگئے تھے
 "ہاں ہم سبھی اونر سر کے وفادار ہے۔۔ ہمیں بگ بی نہیں چاہئے "

سبھی نے بیک وقت آواز میں کہا تھا

تو پھر ٹھیک ہے آج ٹھیک بارہ بجے ہم کو نین کیسل پہ حملہ آوار ہو گے،"
وہی ایک جگہ ہیں جہاں بگ بی اور ان کے سارے آدمی پائے جائے گے
جنہیں قابو میں کر کے ہم لڑکیوں کا پوچھے گے، اس کے لئے مجھے آپ میں
سے ینگ لوگوں کی ضرورت ہیں کیونکہ میرے پاس بگ بی جتنے آدمی
"نہیں ہیں

"ہم آپ کے ساتھ ہیں سر، ہماری جان تک آپ کے لئے حاضر ہیں"
اونر کے کہنے پہ وہ سب پوری جان نفسانی اٹھ کھڑے ہوتے ہوئے بولے
مجھے تمہاری جان نہیں صرف تم چاہئے۔۔۔ ویسے تم سب کا کرسٹ کیسل"
"کے بارے میں کیا خیال ہے؟

ہم زیادہ کچھ نہیں جانتے سوائے اس کے کہ وہاں سے عجیب طرح کی"
آوازیں آتی رہتی ہیں اس لئے کوئی بھی اس کیسل کی طرف جانا پسند نہیں
"کرتا

اونر کے کہنے پہ ان میں سے ایک نے سہمے ہوئے سے لہجہ میں کہا تھا

-----*-----*-----*

"یہاں بیس منٹ ضرور ہونا چاہئے۔۔"

حبہ اور تحشم کرسٹ کیسل کے اندر بیس منٹ تلاش کر رہے تھے،

وہ کیسل کا سارا فرش تلاش کر چکے تھے مگر انہیں کچھ نہیں ملا

یہ کیسل بگ بی کے گھٹیا کاموں کے لئے بہترین ہیں کہ اس جانب ڈر"

کر کوئی بھی آنا پسند نہیں کرتا چاہئے کچھ بھی ہو جائے، گویا اس کیسل کو

"بدنام ہی اس لئے کیا گیا ہے

حبہ نے کہا تھا جسے تحشم لب بھینچے سنا گیا تھا

تم فکر مت کرو ہم آج کا سورج ڈوبنے سے پہلے ہی راہی اور ثمن کو ڈھونڈ"

"لے گے

حبہ کے پر یقین لہجہ پہ تحشم محض سر ہلا کر رہ گیا تھا
 پھر انہوں نے ایک مرتبہ پھر ہر ممکن کوشش کی تھی بیس منٹ کے راستے
 کو ڈھونڈنے کی مگر وہ پھر سے ناکام رہے تھے
 اس کیسل کا خوف لوگوں پہ اس طرح ہے کہ اس کیسل کے اطراف "
 "کے کیسل میں بھی لوگ رہنا پسند نہیں کرتے
 وہ سخت ناامید سے کھڑے تھے کہ تبھی وہ بوڑھی عورت جسے بشار تھی
 اماں کہتا تھا،

وہاں سے گذرتی ہوئی بولی تھیں
 "ایک منٹ اماں رکئے۔۔"

حبہ نے بے ساختہ انہیں پکار کر روکا تھا
 "کیا آپ اس کیسل کے تہہ خانے کے بارے میں جانتی ہیں؟"
 نہیں میں نہیں جانتی مگر میں یہ ضرور جانتی ہو کہ اس کیسل کے متعلق "
 "تمام باتیں افواہ نہیں ہیں۔۔"

وہ بوڑھی عورت اپنی سیاہ بھید بھری آنکھوں سے جبہ کو دیکھتے ہوئے بولیں
اور پھر تحشم کی جانب متوجہ ہوئیں تھیں،
"ہاں مگر کچھ باتیں ضرور افواہ ہے۔۔"

تحشم کی غیر ہوتی حالت کو باریک بینی سے دیکھتے ہوئے وہ تحشم کی آنکھوں
میں دیکھ کر کہہ رہی تھیں

اور پھر وہاں سے چلے گئیں

"مجھے ہمیشہ یہ عجیب لگتی ہیں۔۔ یہ ضرور کچھ ناچھ جانتی ہیں"

"رکنے پھر میں ان سے پوچھتا ہوں"

"نہیں ہم ایک بوڑھی عورت پہ زور زبردستی نہیں کر سکتے"

تحشم کے کہنے پہ وہ اسے روکتی بولی تھی

-----*-----

تو آخر کار موبی نے یہ طے کر ہی لیا کہ مجھ سے غداری کرے گا اور غدار کی سزا دنیا کے کسی بھی قانون میں موت کے سوائے کچھ نہیں چاہئے اب وہ "کوئی بھی کیوں ناہو

بگ بی نے سرد سی استہزاء آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا اس کے سامنے ہی میری کھڑی تھی، جو آئی لینڈ کی میسٹر تھی

اس نے مشاورتی ہال میں ہوئی تمام باتیں بگ بی کو کہہ سنایا تھا "جیک۔۔"

"یس بگ بی"

بگ بی کے پکارنے پہ جیک فوراً آگے بڑھا تھا ہمارے مہمان آنے والے ہی ان کی خاطر مدارت کی تیاری کروں۔۔۔" "دھیان رہے کوئی کمی نارہے" "جیسا آپ کہے بگ بی"

اور ہاں سب کچھ شوٹ کرنا خصوصاً وہ حصہ جس میں موہنی غداری کرتے " ہوئے نظر آئے، آخر کار میرے پاس اپنے بچاؤ کا ثبوت تو ہونا ہی چاہئے، " کہ اگر میں نہیں مارتا اسے تو وہ مجھے مار دیتا

"ی۔۔ یس باس"

جیک نے بمشکل اپنے لہجہ کو قابو میں کئے کہا تھا کیونکہ اس کا دل بے تحاشا خوف سے دھڑک رہا تھا، تو آخر کار بگ بی اور بشار تقی مد مقابل ہونے والے تھے۔
نجانے اس لڑائی میں فتح یا ب کون ہونے والا تھا؟

-----*-----*-----*

راہی کو جب ہوش آیا اس نے خود کو لوہے کے پنجرے میں بند پایا تھا، کیا اسے کسی آسیب نے یہاں لا پھینکا تھا؟

مگر نہیں وہ تو زمین کے اندر دھنس جانے کے سبب نیچے گری تھی۔
 اس نے سوچتے ہوئے سر اٹھا کر اوپر فرش کی جانب دیکھا
 جہاں اندھیرے کے سوا کچھ نظر نہیں آیا تھا
 ساتھ ہی اس نے اپنے اطراف نظریں ڈالی،
 وہ ایک بے حد بڑا سا نیم اندھیرا کمرہ تھا بڑے ہال کے مانند جہاں فاصلے
 فاصلے پہ معتدل لوہے کے پنجرے رکھے تھے،
 اور ان پنجروں میں بھی لڑکیاں موجود تھیں، جو شاید بے ہوش تھیں۔
 نہیں وہ بے ہوش نہیں تھیں،
 راہی نے غور سے دیکھا
 وہ سب جیسے نیند کی حالت میں عجیب سی حرکتیں کر رہی تھیں۔
 پنجروں پہ سے نظریں دوڑاتے ہوئے راہی کی نگاہیں اپنے داہنی جانب
 والے پنجرہ پہ موجود بے ہوش لڑکی پہ جا کر رک گئی تھی۔
 کیونکہ وہ ثمن تھی

"ثمن۔۔ ثمن۔۔"

اگلے ہی پل ثمن کو پہچانتے ہوئے راہی نے پنجرے کے سلاخوں کو پکڑتے ہوئے ثمن کو پکارا تھا

مگر ثمن کو ہوش نہیں آیا

اس سے پہلے کہ وہ ثمن کو مزید ہوش میں لانے کی تدبیریں سوچتی اسے قدموں کی چاپ کے ساتھ مردوں کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی تھی۔ جسے سن کر اگلے ہی پل وہ فرش پہ دوبارہ لیٹتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی تھی۔

"بگ بی نے لڑکیوں کی شپمنٹ کا آڈر دیا ہے"

وہ جتنے قریب آرہے تھے راہی کو ان کی آوازیں مزید صاف طور سے سنائی دینے لگی تھی

"انہیں ابھی تک ہوش نہیں آیا"

یقیناً وہ ایک دم قریب آرکے تھے۔

راہی نے آنکھوں کی جھریوں سے دیکھنے کی کوشش کی تو اسے اپنے پنجرے کے سامنے دو آدمی کھڑے نظر آئے،

جو راہی کو اور ثمن کو دیکھتے ہوئے بات کر رہے تھے

"میں نے سنا ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں موبی سے تعلق رکھتی ہیں"

"صحیح کہا۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ نجانے اب موبی کیا کرے گا؟"

ہم کیا کر سکتے ہیں ہم تو حکم کے غلام ہیں۔۔۔ جو بھی نصیب میں ہوگا"

"جھیلے گے

"آہ تو تم سب آسیب نہیں ہو۔۔۔ سب کو بے وقوف بنا رہے ہو۔۔۔"

ان کے وہاں سے جانے پہ راہی نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دانت پیتا تھا

"اگر تم لوگ آسیب نہیں ہو تو پھر۔۔۔"

جی بھر کر انہیں گالیوں، کوسوں سے نوازنے کے بعد راہی کے دماغ نے یہ

سوچا تھا

ساتھ ہی اس نے ارد گرد لوہے کے پنجرے نما جیل میں مقید لڑکیوں کو
دیکھا تھا

تو پھر کیا تم لوگ۔۔۔ لڑکیوں کو اغوا کرنے والے گرہوں سے تعلق "
"رکھتے۔۔ ہو؟

سوچ کر اس مرتبہ رہنما فردوس کو پسینہ جھٹا تھا،
وہ پہلے کے مانند خوفزدہ نہیں تھی، مگر دہشت کا احساس اب بھی اس کے
وجود میں طاری تھا۔
وہ اس لمحہ سمجھ نہیں سکی آسیب زیادہ برا تھا یا انسان؟

-----*-----

حبہ تنہا کوئین کیسل کے گیٹ پہ کھڑی تھی،
حبہ کو گیٹ پہ دیکھ کر پہلے کے مانند ہی گیٹ کھول دیا گیا تھا،

گیٹ کھلنے کے بعد پلان کے مطابق بقیہ افراد جو کوئین کیسل پہ حملہ کرنے میں شامل تھے،

جو کہ آسمانی کے بوز اسٹوڈنٹس تھے،

حبہ کے پیچھے کھلے گیٹ سے داخل ہوئے تھے

سی سی ٹی وی کیمرہ میں دیکھتا گاڑا نہیں دیکھ کر گھبرا یا تھا

اور اس نے فوراً بھاگ کر اپنے ساتھیوں کو اس کی خبر دی

اس لئے حبہ کو کوئین کیسل کے اندر تک جانے کا موقع ہی نہیں ملا تھا

کوئین کیسل کے بڑے سے لان کے سرے پہ ہی گاڑا ان کے سامنے

آکھڑے ہوئے تھے جن کی تعداد درجن بھر بھی نہیں تھی

"مسز باس! ویلکم بیک"

ان سبھی نے حبہ کا پہلے کی طرح خیر مقدم کیا تھا

"مجھے بگ بی سے ملنا ہے"

"کیا آپ کے پاس ملنے کے لئے اپائنٹمنٹ ہے؟"

"کیا تم لوگ بھی کسی لڑکی کو اغوا کرنے سے پہلے اپنا منٹمنٹ لیتے ہو؟"

حبہ نے اپنے پاکٹ سے گن نکل کر ان کی جانب پوائنٹ کرتے ہوئے سرد لہجہ میں اسے جواب دیا تھا اور ساتھ ہی اپنے پیچھے کھڑے بوئز اسٹوڈنٹس کو ہاتھ اوپر کر کے اشارہ کیا

جو حبہ کا اشارہ پاتے ہی آگے گارڈز کی جانب بڑھے تھے

"اپنے اپنے ہتھیار حوالے کر دو"

ان سبھی کو گن پوائنٹ پہ لئے حبہ نے کہا تھا

جس کے سبب اگلے ہی پل بنا مزاحمت کئے انہوں نے اپنے گنز بوئز کے حوالے کر دیے تھے

بوئز ان گن کو قبضے میں لے کر حبہ کے کہنے پہ ان کا ہاتھ رسیوں سے باندھ کر گیٹ کے قریب موجود عمارت میں بند کر گئے تھے

اور پھر اس کے بعد وہ حبہ کے ساتھ کوئین کیسل کی جانب بڑھے

کوئین کیسل کے انٹرنس پہ ہی بڑا سا ہال تھا

جو فری ٹیل کے بادشاہوں کے دربار کے مانند ڈیکوریٹ کیا گیا تھا
جہاں ہال کے ایکدم آخر میں اونچائی پہ بادشاہ کے کرسی کے جیسے عالیشان
نظر آتے کرسی پہ بگ بی بیٹھا تھا

اور اپنی جانب حبه کو آتے ہوئے سرد سی مسکراہٹ لئے دیکھتا رہا تھا
تو وہ تم ہو بشار تفتی کی بیوی؟۔۔ خوبصورت ہو اور بہادر بھی جوان کل کے "
"بچوں کے ساتھ یہاں چلی آئی۔۔ کیا واقعی تم ایک جاسوس ہو؟
اگر تم لڑکیوں کو اغوا کر کے بیچتے ہو تو ہاں ہوں میں ایک جاسوس، "
" پولیس، یا پھر ملٹری سے جو بھی تم سوچنا چاہو
بگ بی کے دلچسپ انداز میں کہنے پہ حبه سپاٹ سے لہجہ میں گویا ہوئی
"ساتھ میں ذہین بھی ہو"

حبه کے جواب پہ بگ بی نے ناپسندیدگی سے جیسے لب بھینجا
"شکریہ مگر میں یہاں تعریف سننے کے لئے نہیں آئی۔۔"
حبه نے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کو بگ بی کی جانب بڑھایا تھا

جس میں گن موجود تھا،

گویا اس نے بگ بی کو گن پوائنٹ پہ لیا تھا

"۔۔ لڑکیاں کہاں ہے؟"

"اب تک تو وہ یہاں سے جا چکی ہو گی"

بگ بی کے چہرے کی دلچسپی جیسے مزید بڑھی تھی

"اگر ایسا ہوا تو تم زندہ نہیں بچو گے بگ بی"

"کیا تمہیں پورا یقین ہیں؟"

بگ بی نے استہزاء انداز میں کہا تھا

بگ بی کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ اگلے ہی پل انہیں چاروں

جانب سے سیاہ لباس میں ملبوس ہٹے کٹے ہتھیاروں سے لیس بندوں

سے آگھیرا تھا

جس کے سبب لڑکوں نے گھبراتے ہوئے فوراً گن کو اپنی حفاظت کے لئے

مخالف جانب تانا،

بوتز کے پاس موجود سارے گنز وہی تھے جو انہوں نے باہر گارڈز سے چھینا تھا

"اگر یہ میرے گارڈز کا گن ہے تو یہ بالکل خالی ہیں"

بگ بی کے کہنے پہ لڑکوں نے گھبرا کر گنز کے چیمبر چیک کئے جو واقعی خالی تھے

اگلے ہی پل انہوں نے ہوائی اڑے چہرے کے ساتھ حبہ کی جانب دیکھا تھا جو خود بھی بدلتے سوچویشن پہ گھبرائی نظر آرہی تھی

تم چاہئے کوئی بھی ہو۔۔ مگر میں بگ بی ہوں لڑکی۔۔ بڑی سے بڑی"

حکومت بھی مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہزار بار سوچتی ہیں اور تم نے سوچا تم ان

پدیوں کے ساتھ مجھے پکڑوں گی۔۔ جبکہ تمہارا ہزبنڈ بھی تمہارے ساتھ

نظر نہیں آرہا۔۔ یقیناً وہ جانتا ہے کہ وہ میرے خلاف کھڑے ہونے کی

اوقات نہیں رکھتا مگر یہی بات اگر اس نے تمہیں سمجھا دی ہوتی تو تم آج

"یہاں بے موت نہیں مرتی۔۔"

-----*-----*-----*

تحشم ایک مرتبہ پھر کرسڈ کیسل میں موجود تھا اور تہہ خانہ ڈھونڈ رہا تھا،
 یقیناً یہاں ایک تہہ خانہ ہونا ہی چاہیے تھا
 کافی دیر سے وہ ڈھونڈ رہا تھا جو مل کر ہی نہیں دے رہا تھا، راہی کو گم ہوئے
 نو گھنٹے ہو چکے تھے اور وہ اب تک کچھ کر نہیں پایا تھا
 سوچ سوچ کر ہی وہ بہت فرسٹیڈ اور مضطرب تھا
 اس کیسل کا خوف لوگوں پہ اس طرح ہے کہ اس کیسل کے اطراف "
 " کے کیسل میں بھی لوگ رہنا پسند نہیں کرتے
 بوڑھی اماں نے گذرتے ہوئے پھر سے وہی بات کہی تھی
 جسے سن کر تو اب کی مرتبہ تحشم کو ان پر اس زور کا غصہ آیا کہ وہ پلٹا تھا

اور ان سے کچھ کہتا اس سے پہلے ہی جیسے وہ ٹھٹک کر رکھا کیونکہ بوڑھی اماں کی باتیں اس کی دماغ میں کسی سائن بورڈ کی طرح چمک رہی تھی اس کیسل کی خوف کا خوف لوگوں پہ اس طرح ہے کہ اس کیسل کے (" اطراف کے کیسل میں بھی لوگ رہنا پسند نہیں کرتے اس کا مطلب ہے کہ کرسٹ کیسل کے ارد گرد کے کیسل بھی خالی ہوں گے، اگلے ہی پل وہ کرسٹ کیسل سے نکلتا کرسٹ کیسل کے داہنی جانب موجود کیسل کی جانب بڑھا تھا عجیب سی بات تھی کہ کیسل لاکڈ نہیں تھا، کیسل کا بڑا سادہ وازہ کھولتے ہوئے وہ اندر بڑھا، اگر اس کیسل میں کوئی نہیں رہتا تھا تو کیسل اتنا صاف ستھرا کیسا تھا؟

صاف ستھرے کیسل کے اندر ونی حصے کو دیکھتے ہوئے اس نے سوچا تھا وہ اس وقت کیسل کے لاونج میں کھڑا تھا اور تہہ خانہ ڈھونڈنے کی کوشش میں ہلکا تھا

ہر چیز کو چھو کر ہلا کر وہ دیکھ رہا تھا
 اسے یقین تھا کہ میکنزم سسٹم ہی ہوگا۔
 آخر میں وہ دیوار پہ موجود ایک پینٹنگ کی جانب بڑھا جسے وہ اتار کر دیکھنا
 چاہتا تھا

مگر پینٹنگ اتری نہیں تھی
 وہ جیسے دیوار سے فلکسڈ تھی۔
 اب کی مرتبہ تحشم نے پینٹنگ کو ہلانے کی کوشش کی جو دائیں جانب آسانی
 سے سرک گئی،

اور جیسے ہی پینٹنگ دائیں جانب سر کی لاونج میں موجود فرش قالین سمیت
 ایک جانب دھیرے دھیرے سرکا تھا
 جس کے سبب فرش میں ایک خلا نمودار ہوا تھا۔

-----*-----*-----*

یوں لگ رہا ہے جیسے تم پہلے سے جانتے تھے کہ ہم یہاں آنے والے ہیں

حبہ نے خوفزدہ نظروں سے ان گاڈز کو دیکھتے ہوئے بگ بی سے کہا تھا
بشار کی خوش فہمی اسے لے ڈوبی کہ آئی لینڈ اس کا ہے تو طاقت بھی اس
کی ہیں، آئی لینڈ بھلے ہی اس کا ہو مگر یہاں کی تمام طاقتیں میری ہیں۔۔ آئی
لینڈ کی میسر میری بندی ہیں

بگ بی کو حبہ احسن کا خوف لطف دے رہا تھا اس لئے نہایت شاہانہ انداز
میں اس نے تفصیل سے بتایا

تبھی بگ بی کے پیچھے موجود دروازہ وا ہوا تھا اور وہاں سے میسر میری اندر
داخل ہوتی نظر آئی تھی جو بگ بی کے بائیں جانب جا کھڑی ہوئی تھی
کیونکہ داہنی جانب بگ بی کا گارڈ جیک کھڑا تھا

جو باقی گارڈز کے مانند سیاہ لباس میں ملبوس تھا ساتھ ہی اس کے چہرے پہ ماسک چڑھا تھا، اور ہاتھ میں سیفٹی کیپ ہٹی گن موجود تھی، گویا وہ تیار سا کھڑا تھا بس بگ بی کے اشارے کا منتظر تھا کہ کچھ گڑ بڑ ہو اور وہ لمحوں میں سب سبھنا لے۔

"تو وہ غدار تم ہو؟"

میری کودیکھ حبہ کا چہرہ سپاٹ ہوا،

جو خوف کچھ دیر پہلے اس کے چہرے پہ طاری تھا وہ غائب ہوا تھا

"میں غدار نہیں ہوں۔۔۔ بس میری وفاداری بگ بی کے لئے ہیں"

میری نے بے نیازی سے جواب دیا،

جس پہ حبہ سرد سے انداز میں مسکرائی تھی

مجھے یقین ہے کہ بگ بی کے جاسوس اس اجلاس میں ضرور موجود"

"ہونگے

حبہ نے آسمانی سے کہا تھا

"آپ کا پلان کیا ہے؟"

میرا پلان ہے کہ وہ جو کوئی بھی ہو وہ بگ بی کو جا کر ہمارے بارے میں بتا دے، اور پھر وہ سمجھے کہ ہم پھنس چکے ہیں تب آپ بشار تقی کے آدمیوں کے ساتھ وہاں انٹری کریں اور مجھے یقین ہے کہ بگ بی کے آدمی بشار تقی کو دیکھ کر خوفزدہ ہوتے ہوئے ہتھیار ڈال دے گے، ساتھ ہی ہمیں معلوم

("ہو جائے گا کہ غدار کون ہے؟"

مجھے بس تمہارا ہی انتظار تھا میسر۔۔ اور کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے "

"یہ درجن بھر گارڈز مجھے بے موت مار پائے گے؟"

حبہ نے پہلا جملہ میری سے اور دوسرا بگ بی سے کہا تھا جس پر بگ بی نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا جو کچھ لمحہ پہلے انہیں گاڈز کو دیکھ کر خوفزدہ سی نظر آرہی تھی

یہ معمولی گارڈ نہیں ہیں نہایت ہی تربیت یافتہ ہیں، تم جیسی معمولی لڑکی " ان کے ایک تھپڑ کی بھی تاب نہیں لاسکتی، اوپر سے وہ سب مسلحہ بھی ہے " جبکہ صرف تمہارے پاس ہتھیار ہے

"کیا تمہیں یقین ہے اس بات پہ؟"

بگ بی کے کہنے پہ حبہ نے استہزاء لہجہ میں پوچھا
کیا تم ان لوگوں پہ اترا تے ہوئے یہ سب کہہ رہی ہو؟۔۔۔ جیک ذرا " اسے وہ بتاؤ تو؟

بگ بی کے کہنے پہ جیک نے بگ بی کے سامنے موجود ٹیبل سے ریموٹ اٹھایا تھا

اور وہاں سامنے دیوار پہ لگی ایل ای ڈی اسکرین روشن کی۔
جہاں اگلے ہی پل اسکرین پہ وہ سبھی افراد ایک کمرے میں بند نظر آئے تھے،

جنہیں بعد میں آسمانی کے ساتھ آنا تھا۔

کیا وہ سب پہلے ہی پکڑے گئے؟
اب وہ ان سب سے کیسے نمپٹی گی؟
حبہ نے سوچتے ہوئے ان ہٹے کٹے گارڈز کو دیکھا جو ان کی جانب گنرتانے
ہوئے تھے۔

"کیا ہوا ہوش اڑ گئے نا؟۔۔ کیا مجھے بے وقوف سمجھ رہی تھیں؟۔۔"

اب کی مرتبہ بگ بی استہزاء انداز میں بولا تھا
مگر ان سب میں اسے آسمانی سر نظر نہیں تھے۔۔ وہ کہاں تھے؟
جس کی باتوں پہ دھیان دیئے بغیر اگلے ہی پل حبہ نے سوچا تھا
"ان سبھی کو قید کر دو"

بگ بی کے تحکم لہجہ میں کہنے پر گارڈز حبہ اور لڑکوں کے جانب بڑھے
تھے،

جن کے چہرے پہ پریشان کن سا تاثر تھا

اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی حبہ یا لڑکوں کو چھوتا بھی اس سے ہی پہلے
وہ رونما ہوا جس کے سبب شذر رہ گئے،
یہاں تک کہ حبہ احسن بھی۔۔۔

-----*-----

وہ بے شک آسیب سے نہیں لڑ سکتی تھی، مگر اپنے ہی مانند انسان سے تو لڑ
ہی سکتی ہیں، آخر کار وہ اپنی یونی کی لیڈی ڈان رہ چکی تھی۔
اگرچہ یہ بات الگ تھی کہ وہ اب بلند پایہ گروہ کے ہتھے چڑھ چکی تھی
اسے وہ وقت یاد آیا جب اس کے ایک مکے سے لڑکے زمین پہ لوٹے لگانے
پہ مجبور ہو جاتے تھے

"تو پھر اس مرتبہ ان مکوں کو کیوں ناٹرائے کر لیا جائے۔۔"

راہی نے سوچتے ہوئے اپنی گردن اور بازو کو ورزشی انداز میں ہلایا تھا

گویا وہ خود کو تیار کر رہی تھی
سارے پنجرے خالی ہو چکے تھے،
کیونکہ وہ سارے لڑکیوں کو لے گئے تھے صرف راہی اور ثمن رہ گئے تھے
جیسے ہی اسے قدموں کی چاپ سنائی دی
وہ اگلے ہی پل فرش پہ لیٹی آنکھیں بند کر گئی
وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ تمام لڑکیوں کو ان لوگوں نے کہاں لے گئے تھے
پھر اس کے بعد ہی کچھ ایکشن کرنے کا اس کا موڈ تھا
اسے پنجرے کے دروازہ کھولنے کی آواز آئی تھی جس کے بعد اگلے ہی پل
اسے کسی نے اٹھا کر کاندھے پہ ڈالا تھا
راہی نے محسوس کیا کہ دوسرے شخص نے ثمن کو کاندھے پہ ڈالا تھا جو اس
شخص کے آگے آگے چل رہا تھا جس نے اسے اٹھایا ہوا تھا
تقریباً پندرہ منٹ چلنے کے بعد راہی جو آنکھوں کی ہلکی سی جھریاں کھولے
دیکھ رہی تھی

اسے محسوس ہوا کہ وہ اب کھلے آسمان تلے آنکے تھے۔

شاید سمندر کے کنارے۔

اور پھر راہی کا خیال اس وقت صحیح ہوا جب اسے ہلکی سی جھریوں سے نظر آیا کہ وہ سمندری جہاز میں تھی۔

اب تک اسے ان دو آدمیوں کے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آیا تھا

کیا یہی دو آدمی یہاں تھے صرف؟

راہی نے حیرت سے سوچا تھا کہ تبھی وہ ایک کین میں داخل ہوئے راہی سے آگے والا شخص ثمن کو فرش پہ ڈالتا کین سے نکل گیا تھا

راہی کو بھی جس نے اٹھایا تھا فرش پہ ڈالتا اس سے پہلے ہی راہی اس کے

پیٹ میں زور سے گھٹنار سید کر گئی تھی

اور پھر خود ہی اچھل کر اتری تھی۔

"تم۔۔ تم۔۔ ہوش میں تھی؟"

وہ سیاہ فام آدمی اپنا پیٹ پکڑ کر ہکلا یا تھا

"ہاں بلکل"

راہی نے تنک کر کہا تھا اور سیاہ فام شخص جو غور سے دیکھا جو طویل قامت تھا

صرف دو آدمی شپ پہ پا کر راہی کی ہمت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی تھی اگرچہ مقابل کھڑے شخص کے مقابلے وہ آدمی لگ رہی تھی اس نے کین میں نظریں دوڑائیں جہاں باقی ساری لڑکیاں بھی موجود تھیں

راہی نے اس شخص کو دیکھا جواب تک اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا مگر اب اس کی جانب بڑھتا کہ اسے پکڑ سکے وہ قریب آیا ہی تھا کہ راہی نے اسے ایک زوردار گھونسا (راہی کے خیال میں) اچھل کر دے مارا تھا۔

اور اس گھونسا کا کمال راہی نے دیکھنا چاہا تھا

مگر یہ کیا وہ سیاہ فام شخص اسے جو کاتوں اپنی جگہ کھڑا نظر آیا گویا اسے کچھ
ہوا ہی ناہو۔۔۔

البتہ اب اس کے چہرے پہ غصے کے آثار تھے اس کی آنکھیں غصے سے
سرخ ہو گئی تھی

جس پر راہی نے بے ساختہ اندر اندر ہی خوف سے تھوک نگلاتھا
اس سے پہلے تو یونی میں اس کے ایک گھونسے پہ سب زمین بوس ہو جاتے
تھے مگر شاید اب اس میں وہ پاور نہیں رہی تھی
اپنے ہاتھ کو مایوسانہ انداز میں دیکھتے ہوئے اس نے غصے سے گھورتے سیاہ
فام شخص کو دیکھا

دیکھو انکل تمہاری بھی سیٹیاں ہو گی کیا تم انہیں بھی اس طرح پیچ دو "
گے؟، یہ بہت بری بات ہیں۔۔

راہی نے دیکھا کہ وہ لڑکر مقابلہ نہیں کر سکتی تو اگلے ہی پل اس نے نصیحت
کرنے کی ٹھانی

راہی کی باتیں اس سیاہ فام نے سپاٹ سے انداز میں سنی اور اس کی جانب بڑھا

دیکھو انکل۔۔ انسانیت نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے کہ نہیں اور "

"مم۔۔ میں نے تو سنا تھا کہ۔۔۔

راہی اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ مسلسل کہتی جا رہی تھی کہ ہکلا کر رکی کیونکہ اس کا پشت کین سے جا لگا تھا

اور اگلے ہی پل اس کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں جب اس نے اس سیاہ فام کو اپنے پاؤں سے انجیکشن کی سرخ اور ایک چھوٹی کانچ کی شیشی نکالتے دیکھا

جس میں سے اگلے ہی پل وہ سیاہ فام انجیکشن کو بھر رہا تھا

یہ تم کیا کرنے والے ہو۔۔؟ یقین مانو کہ میں بیمار نہیں ہوں تو بھلا مجھے "

"انجیکشن کی کیا ضرورت۔۔۔

سیاہ فام شخص راہی کی باتوں پہ دھیان دیئے بغیر کانچ کی چھوٹی سی بوتل
پھینکتا اس کی گردن دبوچ چکا تھا
"چھوڑو مجھے۔۔"

راہی بے ساختہ چیخی تھی،

اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن کو اس کے شکنجے سے آزاد کرنے کے
لئے تمام زور لگا رہی تھی۔

مگر اس کی کمزوری کو شش اس دیو ہیکل سیاہ فام کے نزدیک بچوں کی جیسی
کمزور کوشش سے زیادہ نہیں تھا

جسے دیکھ اگلے ہی پل وہ سرد سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے راہی کی گردن پہ
نہایت بے دردی سے انجیکشن کی سوئی کو جھوپکا تھا

جس کے سبب راہی کی فلک شگاف چیخوں سے پورا شیپ گونج اٹھا تھا

-----*-----*-----*

اگر کسی نے بھی اپنے قدموں کو جنبش دی تو بٹ بگ بی کے بھیجے کو پار "
"کر جائے گی

سرد سی آواز پہ سبھی نے بگ بی کی جانب دیکھا تھا جہاں جیک اپنی گن بگ
بی کے سر کے پشت سے لگائے ہوئے تھا
"بب۔۔ بشار۔۔"

بگ بی بے ساختہ ہکلا یا تھا
"غلام حاضر ہے جناب"

نہایت ہی سرد لہجہ تھا اس کا
جس نے کہتے ہوئے اپنا ماسک چہرے سے اتار پھینکا تھا
کیا وہ بشار تقی تھا یا آسمانی؟

حبہ نے حیرت سے اسے دیکھا، جس نے دیکھتے ہی دیکھتے لمحوں میں کھیل
بدل دیا تھا

پھر کچھ دیر بعد ہی آئی لینڈ پہ کیپٹن دعان عرش انٹرنیشنل پولیس کے ساتھ
موجود تھا

اور اس نے بگ بی اور اس کے لوگوں کو گرفتار کر لیا تھا
اور اب وہ بگ بی کے آدمیوں کے بتائے گئے خفیہ ڈوک کی جانب بڑھ
گئے تھے،

جہاں سے جہاز پہ لڑکیوں کی شپمنٹ تھی۔
مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ آپ بشار تقی نہیں تھے۔ آپ نے بشار تقی کی "
نقل بہت بہترین طریقے سے کی۔۔۔ ویسے یہ سمجھ نہیں آیا کہ آپ نے
"جیک کی جگہ کیسے حاصل کر لی؟

حبہ نے ٹرم میں اپنے مقابل بیٹھے آسمانی سے پوچھا تھا
وہ دونوں کو تین کیسل سے کیپٹن دعان عرش کے پہنچنے سے پہلے ہی نکل
آئے تھے،

البتہ حبہ ہر لمحہ کیپٹن دعان عرش اور تحشم سے سیل فون کے ذریعے جڑی تھی

جیک میرے پاس آیا تھا، اس نے مجھے بگ بی کے پلان سے آگاہ کر دیا تھا " میں نے کہا کہ وہ وہی کرے جو بگ بی کہے بس اس کی جگہ مجھے لینے دے آسمانی نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ حیران سی نظر آتی حبہ سے کہا "مجھے یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ بشار تقی اور آپ کا دماغ ایک ہی ہے " "کیا یہ تعریف ہے؟"

حبہ کے کہنے پہ آسمانی اب کی مرتبہ کھل کر مسکرایا تھا تبھی ٹرم پوائنٹ نمبر سیون پہ رکی تھی

اوہ میں نے سنا ہے کہ یہاں سے سورج غروب ہونے کا منظر نہایت "دلفریب نظر آتا ہے

حبہ نے آسمانی سے کہا تھا اور ٹرم سے اتر گئی حبہ کے پیچھے آسمانی بھی ٹرم سے نکل آیا تھا

وہ دونوں ہرے بھرے پہاڑی پہ موجود تھے،
 جہاں سے سورج بڑا اور نارنجی سا نظر آ رہا تھا، البتہ سورج غروب ہونے
 میں ابھی کچھ وقت باقی تھا

"یہاں سے سورج کتنا خوبصورت اور قریب لگ رہا ہے"
 حبی نے جیسے مبہوت سے انداز میں پہاڑی کے داہنے کی قریب بڑھتے
 ہوئے کہا تھا

"سر۔۔ سر آپ ٹھیک تو ہے"
 مگر جب کئی لمحہ تک آسمانی کی آواز نہیں آئی تو حبی نے مڑ کر دیکھا جہاں کچھ
 فاصلے پہ آسمانی کو سر تھا مے زمین پہ گھٹنوں کے بل بیٹھا دیکھا
 تو تشویش سے اس کی جانب سرعت سے بڑھتے ہوئے حبی نے پوچھا تھا
 "میرا سر۔۔"

جس پر آسمانی نفی میں سر ہلاتا بس اتنا ہی بول پایا تھا

اس کے چہرے پہ شدید افیت کے آثار تھے، جس کے سبب وہ اپنی آنکھوں کو سختی سے میچے ہوئے تھا

"سر۔۔ آپ یہاں لیٹ جائیں"

حبہ نے آسمانی کی حالت پہ گھبراتے ہوئے ارد گرد دیکھا تھا اور پھر وہاں قریب ہی موجود سیاحوں کے بیٹھنے کے لئے رکھے بیچ کو دیکھتے ہوئے کہا

اور پھر ساتھ ہی آسمانی کو بمشکل سہارا دیتے ہوئے وہ بیچ تک لے گئی تھی اور بیچ پہ لیٹنے میں اس کی مدد بھی کی تھی۔

آسمانی سر میں ہوتے درد کی شدت کے سبب کچھ بھی سمجھ نہیں پارہا تھا بیچ پہ لیٹنے کے تھوڑی دیر بعد ہی اس نے محسوس کیا کہ اس کا ذہن دھیرے دھیرے تاریکی میں ڈوبتا جا رہا تھا

-----*-----*-----*

فرش میں نمودار ہوئے خلا میں سیڑھیوں کے ذریعے تحشم اترتا گیا تھا
نیچے کافی گھپ اندھیرا تھا اسلئے اگلے ہی پل وہ اپنے سیل فون میں موجود
ٹارچ روشن کرتا ارد گرد کا جائزہ لینے لگا
وہ ایک تنگ و تاریک سی گلی میں کھڑا تھا
جو آگے جا رہی تھی،

وہ بھی تیز قدموں سے آگے کی جانب بڑھا تھا
تقریباً دس منٹ چلتے رہنے کے بعد وہ تنگ گلی ایک دروازے پہ ختم ہوتی
نظر آئی۔

صد شکر کے دروازے پہ اس وقت لاک نہیں تھا
دروازے کھولتے ہی اسے ایک بڑا سا ہال نظر آیا جو لوہے کے پنجروں سے
بھرا تھا۔

مگر وہ سارے پنجرے خالی تھے

پورے ہال کا جائزہ لینے کے بعد ہال کے اختتام میں نظر آتے دروازے
سے وہ گزر آیا تھا

جہاں پھر سے اس کا سامنا تنگ وتار یک راستے سے ہوا تھا
اب کی مرتبہ اس نے دوڑتے ہوئے اس تنگ گلی کو پار کیا تھا
گلی کو پار کرتے ہی اس کی آنکھیں روشنی سے روشناس ہوئی تھی
وہ سمندر کے ساحل پہ تھا اور سامنے ہی اسے ایک سفید رنگ کی شیب
کھڑی نظر آئی تھی۔

دھڑکتے دل سے وہ شیب کی جانب بڑھ ہی رہا تھا کہ تبھی اسے راہی کی
چینچوں کی آواز سنائی دی تھی
جسے سن کر اس کے قدموں میں تیزی آئی تھی
"راہی۔۔۔"

وہ بدحواسی سے دوڑتا ہوا اس جانب بڑھتا گیا تھا جس جانب سے راہی کی
چینچوں کی آواز آرہی تھی

"راہی۔۔۔"

کیبن کادر وازہ کھولتے ہی اسے راہی نظر آئی تھی ساتھ ہی وہ طویل قامت سیاہ فام بھی جو راہی کی گردن میں انجیکشن انجیکٹ کر کے تحشم کی جانب

مڑا تھا

"تحشم۔۔۔"

راہی کی آنسوؤں بھری آنکھیں تحشم کو دیکھ کر دھندلائی تھی اور پھر راہی کی جانب بڑھتے تحشم نے راہی کو گرتے ہوئے دیکھا وہ چاہتا تھا کہ راہی کو گرنے سے پہلے تھام لے۔

کہ تبھی اس سیاہ فام کا زوردار گھونسنہ تحشم کے جبرے پہ پڑا تھا جس کے سبب تحشم لڑکھڑا کر دور جا گرا تھا

ساتھ ہی اس نے راہی کو اس کی جانب ہاتھ بڑھائے فرش پہ گرتا دیکھا، جو فرش پہ گرنے کے بعد اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

راہی سے نظریں ہٹاتے ہوئے اب کی مرتبہ تحشم نے اس سیاہ فام کو سرد
نظروں سے دیکھا تھا
جو اسی کی جانب بڑھ رہا تھا

-----*-----*

اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھیں سیدھا خوبصورت صاف شفاف
نیلے آسمان سے جا ٹکرائی تھی،
جو سفید برف جیسے بادلوں سے سجا تھا، جو ہوا کے دوش پہ ایک دوسرے کا
پیچھا کر رہے تھے

اس نے نظریں آسمان سے ہٹائی تھی کہ اس کی نظریں سامنے پڑی جہاں
اس کی نگاہیں ایک لڑکی کی پشت پہ پڑی جو پہاڑی کے داہنے پہ کھڑے نیچے
دیکھ رہی تھی۔

وہ یقیناً حبہ احسن تھی۔

اگلے ہی پل وہ بیچ پہ اٹھ بیٹھا تھا

"اب آپ کی طبیعت ٹھیک ہے سر؟"

اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سن کر اس نے مڑتے ہوئے پوچھا تھا

اس کے فکر مند انداز پہ بشار تقی بے ساختہ رکا سا تھا

کیا وہ واقعی اس کے لئے فکر مند ہو رہی تھی؟

اس نے اچانک اپنی دل کی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کے ساتھ بے یقینی سے

اسے دیکھتا رہا تھا

"لگتا ہے ابھی تک آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی۔"

حبہ نے اسے اپنی جانب یک ٹک دیکھتا دیکھ، فکر مندی بھرے انداز میں

کہتی ہوئی اپنی ہتھیلی کو بڑھا کر اس کی پیشانی پہ رکھ کر جیسے چیک کرنا چاہا تھا

اور بشار تقی کی بڑھتی ہوئی دھڑکن جیسے یکدم سے رک سی گئی تھی

"آپ کو ٹیمپرچر تو نہیں ہو رہا ہے۔"

حبہ نے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی پیشانی سے ہٹایا ہی تھا کہ سانس رک کے
کھڑے بشار تقی نے اگلے ہی پل جھٹکے سے حبہ کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا
تھا،

اس اچانک افتاد پہ حبہ بنا سنبھلے اس سے آٹکرائی تھی۔ جسے بشار تقی نے
نہایت استحقاق سے اپنی دسترس

یں سنبھالا تھا،

حبہ کے قریب آنے پہ بشار تقی کے نتھنوں سے وہی چادر والی خوشبو ٹکرائی
تھی

اس مرتبہ پھر سے وہ خوشبو اس کے حواسوں پہ چھایا تھا
اور اس کے سارے وجود کو معطر کر گیا تھا،

ادھر حبہ نے نا سمجھی بھری کیفیت میں آنکھیں پھیلائے اس کی کرسٹل
آنکھوں میں سراٹھا کر دیکھا جہاں ایک نیا باب درج اسے نظر آیا تھا

وہ ناہی محبت پر یقین رکھتی تھی اور ناہی محبت کے بارے میں زیادہ کچھ جانتی تھی

مگر اس پل پھر بھی وہ جان گئی کہ ان کر سٹل آنکھوں میں شدت کے ساتھ کون سا رنگ سجا تھا

"میری جان لے لو یا۔۔۔ پھر میری جان بن جاو۔۔۔ مائی مسز"

نہایت دھیمے سے حبہ کی بادامی آنکھوں میں نہایت قریب سے جھانکتے ہوئے اس نے کہا تھا

میری آنکھوں کی صدا سنتے ہیں سارے موسم
تم کہو تو میں کڑی دھوپ کو بادل کر دوں؟؟؟

اس قدر عشق چمکتا ہے میری آنکھوں میں
! آنکھ بھر کے میں دیکھوں تجھے؟ پاگل کر دوں

حبہ جو گنگ سی بشار تفتی کی کر سٹل آنکھوں میں دیکھی گئی تھی، اچانک ہی اپنے بے حس خاموش دل کے بیٹ مس کرنے پہ جھٹکے سے بشار سے الگ ہوئی تھی۔

اور فوراً ان عجیب سے سحر طاری کرتے کر سٹل آنکھوں سے نظریں پھیر گئی

مگر اس مرتبہ حبہ احسن خود کو ان کر سٹل آنکھوں کے سحر سے بچا نہیں پائی تھی۔

بشار سے مزید دور کھسکنے کے چکر میں حبہ نے اپنے قدم پیچھے کئے تھے کہ پہاڑی کے ڈھلان پہ ہونے کے سبب اس کے قدم بے ساختہ لڑکھڑائے تھے اور اگلے ہی پل وہ پیچھے ڈھلان سے کھسک کر گرتی بشار تفتی نے آگے بڑھ کر اسے پھرتی سے دونوں بازو سے تھامتے ہوئے خود میں بھینجا تھا

"پاگل ہو کیا تم؟۔۔۔ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟۔۔۔"

وہ اسے اسی طرح خود میں بھنچے غصے سے چلایا تھا

-- میں اپنی زندگی میں اب تک سب کچھ کھوتا آیا ہوں مگر اب نہیں۔۔"

اب میں تمہیں کسی بھی قیمت پہ نہیں کھو سکتا اور نا ہی کھونے دوں گا سمجھی

"تم۔۔"

"اپنے حواسوں میں رہو"

حبہ ہمیشہ کی طرح اسے بے تاثر نگاہوں سے اسے اپنی آنکھوں میں خوف

اور غصہ لئے چیتا دیکھتی رہنا چاہتی تھی

مگر یہ اب پہلے جتنا اتنا آسان نہیں رہا تھا، اس لئے اگلے ہی پل بشار کے پیر

پہ پیر کر کہا تھا

جس پہ بشار اپنے دکھتے پیر سے کراہتا ہوا پیچھے ہٹا تھا اور ہنسنے لگا

سریسلی۔۔ حبہ احسن ابھی اگر میں تمہیں نہیں تھا متا تو تم سمندر میں گر

"کر مر چکی ہوتی۔۔ تمہیں کسی چیز سے ڈر لگتا بھی ہے یا نہیں؟

"ہاں لگتا ہے"

حبہ جو بشار کو ناپسندیدگی بھری ناراضگی سے دیکھ رہی تھی
بشار کے منہ سے سمندر اور موت کی بات ایک ساتھ سن کر دھیرے سے
بولی

اور بشار تقی نے حبہ کی اس تبدیلی کو شدت سے محسوس کیا تھا
"کس سے؟"

ان بادامی آنکھوں میں اترتی نمی کو دیکھ اس نے بے ساختہ پوچھا
"کھونے سے۔۔۔"

بشار جیسے سن کر جامد سا ہوا تھا
کتنی یکسانیت تھی نادونوں میں۔۔

بشار نے ایک مرتبہ پھر ان بادامی آنکھوں کی نمی کو بنا بہے واپس اندر جاتے
دیکھا تھا

آخر وہ کس طرح ان آنسوؤں کے بوجھ کو اٹھاتی ہوگی؟
کیا کبھی ایسا بھی ہوگا کہ حبہ احسن ان آنسوؤں کے بوجھ سے آزاد ہوگی؟

اور اپنے دل کی سرد مہری سے جھٹکارا پائے گی۔۔

بشار تفتی کو نجانے کیوں اس لمحہ یقین سا آنے لگا تھا کہ اگر حبہ نے ان آنسوؤں کو باہر نکلنے کا راستہ دے دیا تو اس کا دل بھی سرد مہری کے خول سے آزاد ہو جائے گا۔

تم ایک کون مین ہو، اور اپنی خوبصورت آنکھوں سے کسی کو بھی کون کر "سکتے ہو مگر مجھے نہیں

حبہ نے اس مرتبہ بھی ان کر سٹل آنکھوں میں اپنے آنکھوں میں اتری اس نمی کے عکس کو دیکھا تھا

اگلے ہی پل ان آنکھوں کے سحر سے آزاد ہونے کے لئے نا صرف آنکھیں بلکہ رخ بھی پھیر گئی

حبہ کی بات اس نے خوشگوار حیرت سے سنی تھی خصوصاً "خوبصورت آنکھوں" والی

کیا واقعی اس کی آنکھیں حبہ کو خوبصورت لگتی تھیں؟

سوچ کر ہی اس کے لبوں پہ ایک دلفریب مسکراہٹ ابھری تھی جس
 مسکان نے اب کی مرتبہ آنکھوں کو بھی چھوا تھا جیسے،
 جس کے سبب اس کی کرسٹل آنکھوں کی چمک میں جیسے مزید اضافہ ہوا تھا
 "یہ الزام ہے ڈیر مسز! میں تو صرف معصوم سا امن پسند بندہ ہوں"
 اس کی بات سن کر حبہ نے غصے سے "صرف معصوم سے امن پسند بندہ" کو
 دیکھا تھا

"تم بات کرنے کے میسرز کو بھولتے جا رہے ہو شاید بشار تقی"
 حبہ کا اشارہ "ڈیر مسز" کی جانب تھا، جس پہ بشار کی مسکراہٹ گہری ہوئی
 تھی

وہ دونوں ہی اس بات سے قطعی انجان تھے کہ وہ ایک نارمل ٹریک پہ
 آرہے تھے

"مجھے لڑکیوں کے لمبے بال پسند ہے"

حبہ کے تنبیہ پہ دھیان دیئے بغیر اگلے ہی پل وہ بے نیازی سے حبہ کی چھوٹی سی پونی پہ نظریں جمائے بولا جو گردن پہ جھول رہی تھی

"کیا صد فی یوسف کے بال لمبے تھے؟"

ناچاہتے ہوئے بھی نجانے کیوں حبہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا

پتا نہیں کبھی دیکھا نہیں ہے، یہ تو میری خود کی چوٹس ہے، سو میں اپنی بیٹی

کے بال لمبے رکھوں گا اور رہی بات بیوی کی اس پر تو میرا اختیار ہی نہیں

"ہیں"

صد فی یوسف کی بات پہ بشار تقی نے اپنے دل میں کوئی ہل چل ہوتے محسوس نہیں کی تھی،

البتہ بشار تقی نے آخری جملہ پہ مصنوعی آہ بھرتے ہوئے کہا تھا

اسے اپنی باتوں کے سبب حبہ کے چہرے پہ اڈتا غصہ صاف نظر آیا تھا،

جس پہ وہ اپنی مسکراہٹ چھپا گیا

"مجھے تمہاری مزید بکواس نہیں سنی"

حبہ نے غصہ سے کہتے ہوئے واپس جانے کے لئے قدموں کو موڑا تھا
 ویسے ابھی کالا کر میں نے کل کتنی مرتبہ تمہاری جان بچائی ہے؟، کچھ یاد"
 "بھی ہے احسان فراموش لڑکی؟

حبہ کو جانا دیکھ بشار تقی عجلت میں حبہ کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے
 مزید ایک ٹاپک لے آیا تھا اس سے بات کرنے کے لئے
 "تمہیں کہا کس نے تھا ایسا کرنے کے لئے؟"

حبہ نے تیوری چڑھا کر ناپسندیدگی سے پوچھا
 میرے دل نے۔۔ اور ایسا میں ہمیشہ کرونگا، ہمیشہ تمہیں بچاتا رہوں گا۔۔"
 "اور ساتھ ہی میں تمہیں یہ آئندہ بھی ہمیشہ یاد دلاتا رہوں گا
 بشار کے ہاتھ پکڑ کر روک کر کہنے پہ حبہ نے ایک لمحہ کے لئے اپنے ہاتھ کو
 دیکھا جسے بشار تقی تھامے ہوئے تھا
 اور پھر بشار تقی کے چمکتے کر سٹل آنکھوں کو
 "آئندہ۔۔ ہنہ۔ نصیب میں رہا تو"

وہ اپنی سپاٹ آنکھوں کے تاثرات کے ساتھ بولی تھی اس کے لہجہ میں ہلکا سا استہزاء در آیا تھا

اس نے اسی وقت اپنے آپ سے پختہ عہد کیا تھا کہ امن میں جا کر بنا وقت گنوائے وہ بشار تقی سے اپنا وہ نام کا کاغذی رشتہ کسی بھی قیمت پہ توڑ لے گی،
"مگر میں چیزیں نصیب پہ نہیں چھوڑتا"

حبہ کی سپاٹ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے جیسے مضبوط لہجہ میں باور کروایا

اور تبھی وہ رونما ہوا جس کے متعلق انہوں نے خواب و خیال میں بھی نہیں سوچا تھا

"بشار تقی تم چاروں جانب سے گھیر چکے ہو۔۔ اس لئے اپنے ہاتھ بلند کرو"
اس گرجدار آواز پہ دونوں نے نا سمجھی سے پلٹ کر دیکھا
جہاں انہیں نظر آیا کہ ان کے سامنے سیاہ یونیفارم میں ملبوس کئی آفیسر
زگن پوائنٹ بشار کی جانب کئے کھڑے تھے۔

اور ان سب سے آگے کیپٹن دعان عرش تھا
جس نے ابھی ابھی بشار تقی سے ہاتھ بلند کرنے کے لئے کہا تھا
بگ بی اور اس کے پار ٹر اور اپنے ملک کے غدار کو پکڑوانے کے لئے گڈ
"جواب ایجنٹ بیوٹی

بے یقین سے نظر آتے بشار تقی پہ اپنی بڑی سی گن کو پوائنٹ کئے ہوئے
کیپٹن دعان عرش نے حیرت سے گنگ نظر آتی حبه سے کہا تھا
"تم۔۔"

حبه نے کیپٹن دعان کی جانب نا سمجھی اور بے یقینی سے دیکھتے ہوئے جیسے
کچھ کہنے کی کوشش کی مگر وہ کہہ ہی نہیں پائی
کیونکہ وہ سمجھ نہیں پار ہی تھی کہ آخر کیپٹن دعان عرش کرنا کیا چاہتا تھا
کیونکہ وہ اس وقت جو کر رہا تھا وہ ان کے پلان میں کبھی بھی شامل نہیں تھا
اس نے فوراً بشار کی جانب دیکھا جو اسے ہی صدمہ بھری بے یقینی سے دیکھ
رہا تھا

حبہ کو اس کی کر سٹل آنکھوں میں عجیب سی ٹوٹی کرچیاں سی نظر آئی تھی
 "بشار تفتی۔۔۔۔"

ان ٹوٹی کرچیوں کو دیکھ حبہ کا سرد مہری کی خول میں لپٹا دل بھی نجانے
 کیوں پریشان ہوا تھا

ایجنٹ بیوٹی۔۔۔۔!؟؟۔۔۔۔ تو تم نے پھر سے مجھے دھوکہ دیا "

۔۔۔۔؟؟"۔۔۔۔ میری قسمت میں شاید محبت لکھی ہی نہیں ہے یا پھر کوئی

ایسی عورت لکھی نہیں جو صد فی یوسف جیسی ہو۔۔۔۔ سچی اور

وفادار۔۔۔۔، تم اور ممدادونوں ہی ایک جیسی ہو۔۔۔۔ سرد بے رحم۔۔۔۔ اپنی

"غرض کے لئے دھوکہ دینے والی۔۔۔۔"

حبہ احسن گنگ سی ان کر سٹل آنکھوں کی نفرت دیکھی گئی تھی

جن میں ابھی کچھ لمحہ پہلے محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا

"۔۔۔۔ اور مجھے ممداد اور تم جیسی عورتوں سے نفرت ہے۔۔۔۔"

بشار میری بات سنو۔۔ مجھ پر بھروسہ مت کرنا، کبھی بھی مت کرنا، میں "تمہارا ساتھ کبھی نہیں دوں گی۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔ کیونکہ تم ایک مجرم ہو، میں پھر بھی تمہارا ساتھ نہیں دوں گی، کبھی نہیں دوں گی،۔۔ کیونکہ مجھے فرق نہیں پڑتا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوتا ہے، نہیں پڑتا فرق، اسی لئے تمہیں اریسٹ کیا گیا ہے کیونکہ تم نے اپنی ساری زندگی بہت گناہ کئے مگر

"اب۔۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں بیک وقت اذیت و نفرت کی جھلکیاں دیکھ حبا حواس باختہ سی جلدی جلدی کہنے لگی تھی

اس سے پہلے کہ حبا احسن اپنی بات مکمل کرتی اس سے پہلے ہی پیچھے سے دو خاموش بلٹ تیزی سے ہوا کو چیرتی ہوئی آئی اور ایک بشار کے داہنے کاندھے پہ لگی اور دوسری بائیں پیر پہ جس سے بشار تکلیف سے کراہتا ہوا لڑکھڑاتا کئی قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔

"اسٹاپ اٹ کیپٹن دعان

اسے حبہ کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی تھی۔
اتنی زور سے اور اس طرح غضب ناک سی غراہٹ حبہ کی اس نے پہلے
کبھی نہیں سنی تھی۔

اس نے حبہ کو دیکھنے کے لئے اپنا سر اٹھایا تھا کہ اسے وہ اپنی جانب بھاگ
کے آتی نظر آئی۔۔۔۔

یقیناً ہتھ کڑی لگانی ہو گی اسے۔۔۔

وہ تلخی سے مسکراتا ہوا اسے اپنی جانب آتا دیکھتا رہا تھا

اور تبھی اسے ایک اور مزید بلٹ بائیں کاندھے پہ لگی۔۔۔

یوں لگا دھکتا ہوا انگارہ سا گھس گیا تھا جیسے بازو میں۔۔۔

اس کی تکلیف سے ایک اور سسکی نکلی تھی۔۔۔

اور وہ قطعی ان بیلنس ہوتا کئی قدم پیچھے ہٹا تھا اور پھر اسے محسوس ہوا کہ اس

کے پیروں کے نیچے سے زمین ہٹی تھی۔۔۔

اور وہ جیسے ہوا میں معلق ہوا

"بشار۔۔۔۔"

اور تبھی اسے کسی لڑکی کی چیخ سنائی دی۔۔

اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ حبہ احسن تھی

جو اس سے تیزی سے دور ہو رہی تھی کہ وہ اس کے تاثرات نہیں دیکھ پایا تھا

کیونکہ وہ ایک مرتبہ پھر پہاڑی کے داہنے سے نیچے گر رہا تھا۔۔

مگر اس مرتبہ یہ اس کی چاہت نہیں تھی۔۔۔

ہوا کو چیرتے ہوئے وہ جتنا نیچے گر رہا تھا حبہ دھندلائی گئی تھی اور پھر وہ نظر

آنا بند ہو گئی

وہ اس کے چہرے کے تاثرات نہیں دیکھ پایا تھا

مگر پھر بھی وہ جانتا تھا کہ وہ یقیناً خوش ہو رہی ہو گی کہ اسے اس آدمی سے

چھٹکارا مل چکا تھا جس کے قید میں وہ ناچاہتے ہوئے بھی تھی۔۔

وہ اب آزاد تھی۔۔۔

کیونکہ وہ مر رہا تھا جس کی وہ قیدی تھی۔۔۔

اس کی موت پر
وہ یقیناً خوش ہو گی۔۔۔۔
ایک ہوک سی اٹھی تھی اس کے سینے میں جس سے بلٹ کا کوئی ناٹہ نہیں
تھا

کیونکہ وہ ہوک اس کے خواب ٹوٹنے کا تھا۔۔۔
لوگ بڑے بڑے لمبے چوڑے خواب دیکھتے تھے
مگر اس کے خواب تو بہت چھوٹے چھوٹے تھے۔۔۔
کوئی ایک ہستی جو صرف اس کی ہوتی۔۔۔۔
جو اس کے کھونے کے خوف میں شدت سے مبتلا ہوتی۔۔۔
اور اس کی موت پر بے تحاشا آنسوؤں بہاتی۔۔۔۔
بلکل صد فی یوسف کی طرح جو وہ عدن کے لیے محسوس کرتی تھی۔۔۔
تو وہ کتنا خوش قسمت ہوتا۔۔۔
مگر اس کی قسمت میں تو محبت لکھی ہی نہیں تھی۔۔۔

وفا جیسی کوئی شے کا اس کی زندگی سے کوئی تعلق نہیں تھا
اگر اسے کوئی عورت ملتی بھی تو اس کی ماں جیسی ہوتی۔۔۔
یا پھر۔۔۔

اس کی نام نہاد بیوی جیسی۔۔۔۔
جنہیں اس سے کوئی مطلب نہیں تھا۔۔۔
اس سے پہلے کہ وہ زمین سے ٹکرا کر پاش پاش ہونے کی تکلیف محسوس
کرتا۔۔۔

اس کا ذہن تاریک ہو رہا تھا
اس مرتبہ بیسٹ واقعی مر رہا تھا
دوبارہ واپس نالوٹنے کے لئے۔۔۔۔

باب: ششم

اسنووائٹ اینڈ اوپ

اسنووائٹ یہ خوبصورت سا مخملی جادوئی سیب ہمیشہ آپ کو جوان اور "خوبصورت رکھے گا۔۔۔"

وچ نے سرخ رنگ کا خوبصورت سیب اسل ووائٹ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تھا

"شکریہ۔۔"

اسنووائٹ نے وچ سے سیب لے کر سیب کو منہ کی جانب بڑھایا ہی تھا کہ رک گئی

میں جانتی ہوں سیب میں زہر تھا۔۔۔ اس لئے میں اسے نہیں کھا سکتی "

اسنووائٹ وچ کی چمد کدار آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی تھی

اگر آپ کو اس میں شبہ ہے تو آپ اپنا شبہ سیب کو مجھ سے شیئر کر کے دور " کر سکتی ہیں

وچ نے کہتے ہوئے ہلکا سا گردن جھکا کر جیسے اس کے سامنے اپنی چھوٹی سی مگر انتہائی تیز دھار چھری کو پیش کیا۔

جسے اسنووائٹ نے وچ کا جھکا چہرہ دیکھ کر تھام لیا تھا اور پھر اگلے ہی پل سیب کا ٹٹے کی کوشش میں نہایت احتیاط کے باوجود اس تیز چھری سے انگلی کٹ چکی تھی۔

"اوہ تم نے تو انگلی کا ٹی بے وقوفی اسنووائٹ۔۔۔"

وچ نے اپنی چمکتی آنکھوں سے اسنووائٹ کی کٹی انگلی سے نکلتے خون کو دیکھ کر کھلکھلا کر کہا تھا

جانتی ہو میں جیت گئی اس کا مطلب ہے کہ تم ہار گئی ہو۔۔ اپنی زندگی کی بازی تم ہار گئی اسنووائٹ۔۔۔ اگر نئی اسنووائٹ نے اولڈ اسنووائٹ دیکھا ہے تو کیا نیو وچ نے نہیں دیکھا ہو گا۔۔۔

وہی گھسی پٹی ٹرک تو وچ ہمیشہ نہیں استعمال کرے گی نا۔۔۔ زہریلا
"سیب۔۔۔"

وچ نے اسنو واٹ سے آدھا سیب لیتے ہوئے کٹے ہوئے حصے کے مخالف
جانب سے باٹ کیا
"زہر سیب میں نہیں بلکہ چھری میں تھا"



میں نے دیکھا ہے اپنی بری قسمت کو۔۔۔
میں جس کو اپنا کر دوں وہ میرا نہیں رہتا

"بشار۔۔۔"

بشار تقی کو پہاڑی سے گرنے سے بچانے کے لئے وہ اس کے پیچھے گرنے
 ہی والی تھی کہ کیپٹن دعان عرش نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا تھا
 "بشار۔ نہیں۔۔"

دھیرے دھیرے مزید نیچے گرتے بشار تقی کو دیکھ حبه احسن کی بھی جیسے
 سانسیں بند رہور ہی تھی،

اور پھر ایک وقت وہ آیا کہ وہ نظر آنا بند ہو گیا، اور حبه احسن کی سانسیں بھی
 گویا مکمل طور پہ بند ہو گئی

کیپٹن دعان عرش جو حیران اور پریشان صاحبہ احسن کے رد عمل کو دیکھ رہا
 تھا اور حبه کو بشار کے پیچھے پہاڑی سے گرنے سے روکے ہوا تھا

حبه کو ساکت ہوتا دیکھ وہ اس کا بازو چھوڑ گیا تھا

اگلے ہی پل حبه احسن بے جان سے ہوتے پیروں کے ساتھ گھٹنوں کے
 بل بیٹھی تھی

کیا وہ چلے گیا تھا؟

کیا وہ واقعی چلے گیا تھا؟

بے یقین نظروں سے خلا میں گھورتے ہوئے وہ صدمہ سے سوچ رہی تھی
اسکے دل کے اطراف سے سرد مہری خول شاید ٹوٹ چکا تھا
کیونکہ وہ عرصے بعد شدت سے اپنے دل پہ بڑھتے بوجھ کو محسوس کر رہی
تھی،

جو دھیرے دھیرے بڑھ رہا تھا

اس نے پھر سے اپنی زندگی میں موجود ایک شخص کو کھو دیا تھا۔

اسے پہلے شک سا تھا کہ وہ انہیں کھودیتی تھی جن سے وہ محبت کرتی تھی،
اسی لئے وہ نظر انداز کرتی رہی، بشارتقی کے فیلگنز کو نہیں بلکہ اپنی فیلگنز کو
کہ کہی وہ پھر سے کسی ایسے شخص کو کھونادیں جس سے وہ محبت کرنے لگے،
اور اس وقت جیسے اسے یقین سا آ گیا تھا۔

کہ وہ واقعی منحوس تھی

اس کے دل پہ موجود بوجھ اس قدر بڑھ گیا تھا کہ حبہ احسن کو لگا کہ اس کا دل اب پھٹ جائے گا۔

"کیا تم ٹھیک ہو؟"

صدمہ کے سبب ساکت و جامد سی گھٹنوں کے بل بیٹھے حبہ کو دیکھ کیپٹن دعان نے تشویش سے پوچھا تھا

اسے۔۔۔ مار کر۔۔۔ تم یہ پوچھ۔۔۔ رہے ہو کہ۔۔۔ میں ٹھیک ہوں یا؟
"نہیں؟"

اس نے لڑکھڑاتے قدموں سے کھڑے ہوتے ہوئے اسے اذیت اور نفرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"وہ صرف ایک مجرم تھا۔۔۔ جسے مارنے کا آڈر اوپر سے ملا تھا"

کیپٹن دعان عرش حبہ احسن کے اس طرح کے رد عمل کے لئے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔

کچھ بھی ہو وہ اس کی ٹیم میمبر تھی

"نہیں تھا۔۔۔ وہ صرف ایک مجرم نہیں تھا۔۔۔"

حبہ احسن نے جیسے اب کی مرتبہ اپنے اندر برپا ہوتے کرب سے چیخ کر کہا
تھا

اسے خبر بھی نہیں ہوئی کہ اس کے سرخ ہوتے آنکھوں کا ضبط مکمل طور
سے ٹوٹ چکا تھا،

اس مرتبہ بادامی آنکھوں میں بھرتے آنسوؤں واپس نہیں لوٹے تھے
بلکہ پلکوں کی باڑھ توڑ کر نہایت آہستگی سے رخسار پہ بہہ آئے تھے
۔۔ اگر تھا بھی تو تمہیں اسے مارنے کا حق نہیں تھا، اسے قانونی طور پہ سزا
دینا تھا اس طرح مار دینا کہاں کا انصاف ہے کیپٹن دعان؟۔۔ تم اب اس
کی فیملی کو کیا جواب دو گے ہاں؟

"اس کی کوئی فیملی نہیں ہے تو۔۔۔"

"۔۔ اس کی کوئی فیملی نہیں ہے تو تم نے اسے مار دیا؟"

کیپٹن دعان عرش نے ہچکچاتے ہوئے کہا ہی تھا کہ حبہ نے اس کی بات تلخی سے کاٹا

غلط کہا تم نے کیپٹن دعان عرش بشار تقی کی ایک فیملی ہے، اور وہ میں " ہوں۔۔۔ بشار تقی کی بیوی۔۔ تمہیں اور جس نے تمہیں آوڑ دیا ان سبھی "کو میرے سامنے جواب دہ ہونا ہوگا۔

حبہ نے حتمی لہجہ میں کہتے ہوئے اپنے قدموں کو موڑ لیا تھا کیپٹن دعان عرش لب بھینچے اسے لڑکھڑاتے قدموں سے جاتا دیکھتا رہا تھا اتنی مضبوط لڑکی کو اس طرح ٹوٹا بکھرتا دیکھنا اسے برا لگ رہا تھا ندامت اور گلٹ شدت سے اس کے اندر ابھر کر معدوم ہو رہا تھا پوئنٹ پہ ٹرم کھڑا تھا مگر حبہ احسن تو پوری دنیا سے بے نیاز سی دھیمے ٹوٹے بے جان قدموں سے سڑک پہ چلتی جا رہی تھی۔ جس طرح وہ پوری دنیا سے بے نیاز سی تھی اسی طرح وہ اپنے آنسوؤں سے بھی بے نیاز تھی

جو مسلسل اس کے رخسار کو بھگوئے ہوئے تھا
نجانے اسے یوں ہی پیدل چلتے ہوئے کتنا وقت ہوا تھا
کہ ایک جیپ اس کے پاس آرکی۔

"میم۔۔۔"

جیپ سے تحشم نکلتا اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا
جسے اس نے خالی خالی اجنبی سی نظروں سے دیکھا
"مم۔۔۔ میں تحشم۔۔۔ ایجنٹ۔۔۔ ٹی اے۔۔۔"
تحشم نے اس حالت کے پیش نظر ہکلا کر اپنا تعارف کروایا
کچھ وقت لگا تھا حبه کو اسے پہچاننے میں،
"وہ مر گیا تحشم۔۔۔"

حبه نے بلا آخر اسے پہچانتے ہوئے کہا تھا ساتھ ہی کئی آنسوؤں ٹوٹ کر اس
کے بھگے رخسار پہ آگرے تھے
جس پر تحشم نے اسے دکھ سے دیکھا تھا

کبھی بھی حبہ کو دیکھ کر اسے لگا نہیں تھا کہ حبہ احسن کے لئے بشارتقی اتنی اہمیت بھی رکھتا ہوگا

"چلیں آئیں گاڑی میں بیٹھیں۔۔"

تحشم نے جیپ کی ڈور کھولتے ہوئے کہا

سمندر میں گر کر مر گیا۔۔ سمندر ہمیشہ انہیں مار دیتا ہے جن سے مجھے "

"محبت ہوتی ہیں۔۔۔ مجھے سمندر سے نفرت ہے

وہ جیپ میں بیٹھتے ہوئے کہہ رہی تھی

جسے تحشم خاموشی سے سنا گیا تھا، حبہ کے لئے اس کے دل میں کافی ریسپکٹ تھی۔

حبہ جیسی مضبوط لڑکی کو اس طرح دیکھنا تحشم کے لئے بالکل بھی آسان نہیں تھا

"تحشم۔۔۔"

"ہاں بولئے۔۔"

"اس کی باا۔۔ڈ۔۔ی۔۔"

کہتے ہوئے حبه کے لب بری طرح لرزے تھے

"اس کام پہ پہلے ہی لوگوں کو لگا دیا ہے"

تحشم نے دھیمی لہجہ میں کہا تھا

"آپ چلیں گیں وہاں؟"

کرسٹ کیسل کے سامنے جیپ روکتے ہوئے اس نے حبه سے پوچھا تھا،

تحشم کا اشارہ سمندر سے تھا جہاں بشار تفتی کی باڈی کو ڈھونڈا جا رہا تھا

"نہیں۔۔۔ مجھے سمندر سے نفرت ہے"

وہ کہہ کر جیپ سے اتر گئی تھی

میں ایک گریزاں لمحہ ہوں"

ایام کے فسوں خانے میں

میں ایک تڑپتا قطرہ ہوں

مصرف سفر جور ہتا ہوں
ماضی کے صراحی کے دل سے
مستقبل کے پیمانے میں

میں سوتا ہوں اور جاگتا ہوں
اور جاگ کے پھر سو جاتا ہوں
صدیوں کا پرانا کھیل ہوں میں
"میں مر کر امر ہو جاتا ہوں"

وہ کیسل کے سنگ مرمر کے اس پتھر کے سامنے جار کی تھی
جس پہ نظم کندہ تھا ساتھ ہی اسے اس بوڑھی اماں کی ساری باتیں ایک
کر کے یاد آنے لگی

اگر کوئی ایسا جوڑا رہنے لگے جن کے درمیان محبت ناہو تو ان کے درمیان
محبت ہو جاتی ہیں۔۔۔ اس کے بعد جوڑے جدا ہو جاتے ہیں۔۔۔ جیسے ہی

انہیں اپنی محبت کا احساس ہوتا ہے تو وہ اسی لمحہ اپنی محبت کو کھودیتے ہیں یہ
("ہے وہ بد دعا۔۔۔ اس لئے اس محل کو لعنتی محل کہتے ہیں
بلکل صحیح کہا تھا اس بوڑھی اماں نے۔۔۔
یہ محل بد دعا کے حصار میں ہے
اور یہ بد دعا۔۔۔

اس کی نگاہیں نظم پہ جمی تھی
اور یہ بد دعا خود محبت نے دی ہے۔
وہ بلا آخر نظم کو حل کر چکی تھی۔
اسے اس نظم کے نیچے بھی کچھ نظر آیا تھا
مار کر پین سے لکھا کوئی شعر تھا

ایک سنڈریلا ہے جو بے حس ہے کہانی میں
اور ایک بیسٹ ہے جو محبت بھر ادل رکھتا ہے

-----*-----*

---جاری ہے

چھوٹی قسط کے لئے معذرت، (ہزار کوششوں کے باوجود مجھ سے اس کے آگے ایک لفظ نہیں لکھا گیا۔۔۔

دو مہینے بعد۔۔۔۔۔

اک دیا ایسا بجھا ہے مجھ میں

نوحہ گراب کے ہوا ہے مجھ میں
 عکس در عکس بکھرنا ہے مجھے
 جانے کیا ٹوٹ گیا ہے مجھ میں

وہ بشار تفتی کو اپنی مام کی جانب سے ملا گھر تھا
 جس کی حالت باہر سے خستہ تھی مگر وہ اندر سے اتنا ہی شاندار تھا
 گھر کے اندر بیڈ روم کا دروازہ کھول کر دیکھنے پہ سفید ڈریسنگ ٹیبل کے
 سامنے کھڑی گندمی سی لڑکی نظر آتی جو سیاہ جینز پہ سفید رنگ کی گھٹنوں
 تک آتے ٹاپ پہ سفید اسٹالر نما ڈوپٹہ میں ملبوس تھی،
 جو اپنے کاندھے سے نیچے جاتے کمر کو چھوتے سیاہ بالوں میں برش کرتے
 ہوئے انہیں مضبوط جوڑے میں لپیٹ گئی تھی۔

اس کی بادامی آنکھیں مرر میں اپنے وجود کا طائرانہ جائزہ لے رہی تھی کہ وہ
 آنکھیں مرر میں نظر آتی بادامی آنکھوں میں جا کر ٹھہر سی گئی۔

جہاں ادا سی، دکھ و کرب کا گہرا بسیرا تھا
بشار تقی کے جانے کے بعد اسے تقریباً دو ماہ لگ گئے تھے خود کو سنبھالنے
میں،

امن میں آنے کے بعد سے وہ بشار تقی کے اسی گھر میں رہ رہی تھی
یوں بھی وہ قانونی طور پر بشار تقی کے تمام پر اپرٹی کی مالک تھی۔
مر سے اپنی نظریں ہٹاتے ہوئے وہ والد راب کی جانب بڑھی تھی
والد راب کھولنے پر سامنے ہی اسے بشار تقی کے لباس ہینگ کئے نظر آئے
جنہیں دیکھ کر وہ ہمیشہ کچھ دیر کے لئے ساکت سی ہو جاتی تھی۔
اور اس وقت بھی ان لباس کو دیکھ کر ساکت سی ہوئی تھی اور آنکھوں میں
نمی در آئی تھی

کیا وہ واقعی چلا گیا تھا؟

کیا وہ واقعی چلا گیا تھا؟

یہ سوال وہ روز کرتی تھی۔۔۔ نجانے کس سے؟

اور جب بھی کرتی تھی، اسے اپنے اندر ہولناک سناٹے، اور خالی پن شدت سے محسوس ہوتے، جس کی بعد سانس لینا بھی محال سا لگتا

اگلے ہی پل والد راب کے پٹ لگاتی وہ کمرے سے نکل آئی تھی، اور پھر اس گھر سے بھی جہاں اسے بشار تقی چلتا پھرتا سانس لیتا محسوس ہوتا تھا

.. یا شاید وہ بھی بشار تقی کی طرح نفسیاتی مریض بن رہی تھی؟؟

"تم لیٹ ہو گئی ہو حبہ۔۔۔ میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہا تھا"

وہ جیسے ہی محکمے کے انٹر و گیشن روم میں داخل ہوئی، چیف (حبہ کے ماموں) نے اسے دیکھتے ہوئے ناراضگی کہا

جو اس سیاہ مرر سے اندر انٹر و گیشن روم میں بیٹھے بگ بی کو دیکھ رہے تھے، سیاہ مرر۔۔۔ جو اندر بیٹھے ہوئے کو سیاہ مرر جیسا لگتا مگر باہر والوں کے لئے وہ صاف شفاف کانچ جیسا ہوتا جس سے وہ اندر بخوبی دیکھ اور سن سکتے تھے۔

"سوری۔۔۔ کیا انٹر و شروع ہو گیا؟"

اس نے بھی شہنواز کے ساتھ کھڑے ہو کر اندر دیکھتے ہوئے پوچھا

جہاں بگ بی کے مقابل کیپٹن دعان عرش نظر آ رہا تھا

"ہاں ابھی کچھ دیر پہلے"

جواب تحشم نے دیا تھا جو چیئر پہ بیٹھا ٹیبل پہ رکھے لیپ ٹاپ پہ اندر ہوتی

بات چیت دیکھ رہا تھا

"تم ان لڑکیوں کا کیا کرتے ہو؟"

"کونسی لڑکیاں؟"

کیپٹن دعان کے پوچھنے پہ بگ بی نے استہزاء لہجہ میں پوچھا تھا

"تم بہت اچھے سے جانتے ہو کہ کون سی لڑکیاں؟"

کیپٹن دعان عرش نے اپنے ابلتے غصہ پہ بندھ باندھے بمشکل چبا کر کہا

میں لڑکیوں کو کہاں بھیجتا ہوں وغیرہ وغیرہ سوال کے جواب میں صرف

"اسی لڑکی کو دوں گا

"وہ تمہیں طلب کر رہا ہے"

شہنواز نے حبہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا، جس کی سر دوسپاٹ سی
نظریں بگ بی پہ تھی۔

اسے ابھی دو دن ہی ہوئے تھی دوبارہ جو ننگ کو اور تبھی سے شہنواز کو وہ
بدلی ہوئی لگ رہی تھی

مگر اس میں کیا بدلاتھا؟، یہ سمجھ نہیں آرہا تھا

یہ ملا کر تین مرتبہ ہو چکا ہے۔۔ میں تو کہتا ہوں آپ مجھے جانے دیں،"

"ہڈی پسلیاں ایک کر دوں گا میں اس گدھے کی۔۔ سوری سر۔۔

تحشم جو کینہ تو ز نظروں سے بگ بی کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا شہنواز کو اپنی

جانب تنبیہ نظروں سے گھورتا دیکھ وہ آخر میں معذرت کر گیا

"ٹھیک ہے پھر میں اس کی طلب پوری کر دیتی ہوں"

وہ شہنواز یا تحشم کی جانب دیکھے بنا کہتی انٹرو گیشن روم کی جانب بڑھی

ابھی وہ بند دروازے پہ ہی تھی جب دروازہ کھول کر کیپٹن دعان عرش باہر

نکل آیا تھا

حبہ کو ایک دم سامنے دیکھ کر وہ ٹھٹک کر رہا
امن میں واپس لوٹنے کے بعد یہ پہلی ملاقات تھی دونوں کی۔
"کیسی ہو تم؟"

کیپٹن دعان نے سرد سی نظر آتی حبہ کا جائزہ بغور لیتے ہوئے پوچھا
جب میں تم سے تمہاری محبوب چیز کو دور کر دوں گی، تب میں بھی تم
سے یہی سوال کروں گی اور تب کیپٹن دعان تمہیں تمہارے سوال کا
"جواب نہایت اچھے سے مل جائے گا"

وہ ٹھنڈے لہجہ میں کہتی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی تھی
جسے کیپٹن دعان عرش نے لب بھینچے آخر تک دیکھا تھا
وہ پہلے سے زیادہ بے حس اور سفاک سی ہو گئی تھی
"مجھے تمہارا ہی انتظار تھا"

بگ بی نے اسے انٹروکیشن روم میں داخل ہوتے دیکھ کہا تھا
"تم نے یہ نہیں مانا کہ تم ہیومن ٹریفکنگ میں بھی ملوث ہو؟"

اس کی باتوں پہ دھیان دیئے بغیر حبه نے اس کے مقابل چیر پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا،

ساتھ ہی ٹیبل پہ پڑے نوٹ پیڈ کو اٹھا کر اس میں لگے کاغذات چیک کئے "کیونکہ میں چاہتا تھا کہ مجھے تم انٹرو گیٹ کرو"

بگ بی حبه کی مصروفیت دیکھتے ہوئے دلچسپی سے بولا تھا

"ٹھیک ہے تو مجھے اب یہ بتاؤ کہ تم ان لوگوں کو کہاں بھیجتے ہو؟"

"یا یہ بتاؤں کہ اب تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟۔۔۔"

بگ بی ریلیکس سے انداز میں چیر کے پشت سے ٹکا حبه کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

جانتی ہو کہ میں بشار تقی کی مان مانی کیوں برداشت کرتا تھا؟، کیوں اسے "نقصان پہچانے سے ڈرتا تھا؟۔۔۔"

حبه سپاٹ و سرد نظروں سے اسے کہتا دیکھتی رہی تھی

-- کیونکہ بشار تفتی تنہا نہیں ہے۔۔ جس طرح تم لوگوں نے اسے "
لاوارث سمجھ کر ٹھکانے لگایا ہے نا۔۔ وہ لاوارث ہر گز نہیں۔۔ اس کی
ایک فیملی ہے۔۔ تم نہیں لڑکی، تم نے تو اسے دھوکہ دے کر مار
دیا۔۔ اور جب اس کی فیملی کو یہ خبر ہوگی۔۔ وہ تمہیں زندہ ہر گز نہیں
"چھوڑیں گی

"میں نے پوچھا ہیو من ٹریفکنگ میں ملوث لوگوں کو تم کہاں بھیجتے ہو؟"
اس نے بگ بی کی بے تکی باتوں پہ دھیان دئے بنا کہا اب کی مرتبہ اس کے
سر دلجہ میں سختی در آئی تھی
"کیوں کیا تم اپنے بھائی کو ڈھونڈنا چاہتی ہو؟"

بگ بی نے اپنے سوال پہ حبہ احسن کی سانسوں کو رکتا محسوس کیا تھا
جس کی سبب اسے پہلے سے زیادہ مزہ آیا
"تم کیا جانتے ہو میرے بھائی کے بارے میں؟"
حبہ نے بے یقینی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

تمہاری سوتیلی ماں نے آج سے ٹھیک انیس سال پہلے تمہارے چار سالہ " بھائی کو بیچ دیا تھا، مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے سبھی بچوں میں وہ سب سے " چھوٹا تھا بہت ہی خوبصورت، کیوٹ سا۔۔۔

حبہ کے سفید پڑتے چہرے، اور ضبط سے سرخ پڑتی آنکھوں کو دیکھ بگ بی نہایت لطف اندوز ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا

"۔۔۔ وہ رورو کر اپنی بڑی بہن کو پکار رہا تھا۔۔۔"

حبہ کے ضبط کے سبب سرخ پڑتے آنکھوں سے جیسے لہو نکل کر رخسار پہ بہہ آئے تھے

"کہاں ہے وہ بتاؤ ورنہ۔۔۔"

اگلے ہی پل حبہ جھٹکے سے چیئر سے اٹھتی بگ بی کا کالر دبوچ کر جھٹکے سے چیئر سے اٹھاتے ہوئے پوچھ رہی تھی

حبہ کی کیفیت دیکھ کر بگ بی نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا کہ اگلے ہی پل حبہ کے زوردار گھوسے نے اس کے قہقہے کا گلا گھونٹا

"میں نے کہانا بتاؤ ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گی۔۔"

حبہ نے ایک ہی گھونسنے پہ اکتفاء نہیں کیا تھا بلکہ وہ بنار کے اسے مارتی ہی گئی تھی

اگر بیچ میں شنواز نہیں آتے تو وہ یقیناً اسے مار ہی ڈالتی

"حبہ کیا تم پاگل ہو گئی ہو؟"

وہ حبہ کا بازو گھسیٹتے ہوئے روم سے باہر لے آئے تھے

"آپ نے سنا وہ جانتا ہے کہ صائم کہاں ہے؟"

اس کے لہجہ میں تڑپ اور اضطراب بھی تھا، اور ساتھ ہی قہر بھی، چہرہ

آنسوؤں سے بھرا تھا،

شنواز نے عرصے بعد اسے روتا دیکھا تھا، اور حبہ کو یوں دیکھنا انہیں تکلیف

دے رہا تھا

آنسوؤں جو کمزوری ہوتی ہے انسان کی۔۔۔ یوں نہیں لگتا تھا کہ حبہ کے لئے

یہ آنسوؤں کمزوری تھے

وہ بے شک بدل گئی تھی۔۔۔ وہ پہلے سے زیادہ سرد ہو گئی تھی،
 اور جذباتی بھی۔۔۔ جنہیں اس نے اس مرتبہ اپنے سپاٹ چہرے کے
 پردے کے پیچھے چھپانے کی بلکل کوشش نہیں کی تھی۔
 اور یہ تبدیلی گویا حبہ احسن کو مزید مضبوط کر گئی تھی
 "کیا اسے واقعی تمہاری سوتیلی ماں نے بیچ دیا تھا؟"
 "مم۔۔۔"

شہنواز کے پوچھنے پہ اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جیسے کہنے کی کچھ
 کوشش کی مگر کہہ نہیں سکی
 اس لئے پہلے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ تمہاری سوتیلی ماں نے
 "صائم کو بیچا تھا یا نہیں؟
 ٹھیک ہے میں معلوم کروں گی۔۔۔ اور اگر اس نے ایسا کیا تو میں اسے اس
 "مرتبہ معاف نہیں کروں گی"

اپنے آنسوؤں کو سختی سے انگلیوں کے پوروں سے رگڑتے ہوئے وہ سرد سے
لہجہ میں بولی تھی

اس کی آنکھوں میں تیزی سے پھلتے سرد مہری کو شہنواز دیکھتے رہ گئے تھے

کچھ لوگ ہماری زندگی میں آتے ہیں

اور جلدی چلے جاتے ہیں۔۔۔

اور کچھ۔۔۔۔۔ صرف کچھ پلوں کے لئے ساتھ ہوتے ہیں

اور ان کچھ پلوں میں وہ اپنے محفوظ نقش پا

ہمارے دل پہ چھوڑ جاتے ہیں کہ۔۔۔

پھر ہم کتنا بھی کوشش کرے

مگر پہلے جیسے نہیں رہتے

ہم بدل جاتے ہیں

اور حبہ احسن بھی بدل گئی تھی۔۔۔۔

حبہ احسن کے اندر کیا کیا بدلا تھا یہ تو حبہ احسن خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

-----*-----

"پھر سے شروع ہو گئی لارڈ صاحب کی آوارہ گردیاں۔۔۔"

تحشم ڈرائنگ روم میں داخل ہی ہوا تھا اسے دیکھ کر کمال اتقی کا غصہ عود آیا تھا کیونکہ جب سے وہ ٹرپ سے واپس آیا تھا تب سے اس کا یہی و طیرہ تھا، کمال اتقی ہر روز اپنے سب سے چھوٹے نئے بیٹے کو آفس آنے کا کہتے جس پر

"کل جاؤں گا" کہہ کر ٹال جاتا

اور پھر کل کا سورج نکلنے سے پہلے وہ گدھے کی سنگ کی طرح غائب ہو جاتا اور دیر رات گئے گھر میں داخل ہوتا تھا، تو کمال اتقی کا غصہ ہونا تو بنتا تھا

"میں ہاتھ دھو کر آتا ہوں"

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔ میری جان میں تمہارے لئے کھانا نکالتی ہوں"

تحشم نے غصہ سے سرخ کمال اتقی کا چہرہ دیکھنے کے بعد اپنی ماں آمنہ بیگم سے کہا تھا جو شوہر اور بیٹے کو پریشان نظروں سے دیکھ رہی تھی تحشم کے کہنے پہ وہ فوراً بولیں

آپ تو اس طرح خدمت کر رہی ہیں گویا وہ آفس سے کام کر کے بے حد "تھکا ہارا آرہا ہو۔۔۔۔۔"

کچن کی جانب بڑھے تک تحشم کو کمال اتقی کی غصہ بھری آواز سنائی دیتی رہی تھی جس پر اس کا موڈ مزید خراب ہوا تھا مگر کچن میں موجود ہستی کو دیکھ اس کا سارا برا موڈ ہوا ہوا "آپ کیا کر رہی ہیں یہاں؟"

وہ شاکنگ پنگ کلر کے لباس میں لباس کے ہم رنگ سی ہوتی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

اور راہی جسے آمنہ بیگم نے گرم گرم چاول لانے بھیجا تھا اس نے تحشم کی آواز پہ چونکتے ہوئے گردن اٹھا کر اسے دیکھا

جوستا نشی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"تم اب تک کہاں تھے؟۔۔۔ کیا آج بھی آفس نہیں گئے تھے؟"

راہی نے تحشم کے رف سے ان فارمل لباس کو دیکھتے ہوئے تیوری چڑھا کر

پوچھا

"آپ بھی۔۔۔ نہیں یار۔۔۔"

وہ جیسے بد مزہ سا ہوتا کاؤنٹر سے لگے نلکے کی جانب بڑھا تھا

"اچھا سنو تحشم۔۔۔"

ہاتھ دھوتے ہوئے اسے راہی کی آواز آئی تھی جس پر اس نے قطعی دھیان

نہیں دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ راہی نے بھی اس سے وہی سب کہنا تھا جو ابھی

ابھی وہ اپنے بابا سے سن آیا تھا

وہ تم ہی تھے نا جس نے اس آدمی سے میری جان بچائی تھی اور پھر مار مار

"کر اس کی چٹنی بنادی تھی۔۔۔"

ہاتھ دھوتے تحشم نے جھٹکے سے گردن موڑ کر بے یقینی سے اسے دیکھا تھا،
جو اسی کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ کو یاد ہے؟ مگر راہی کہتی جا رہی تھی
--- مگر میں فرق نہیں کر پارہی ہوں کہ یہ حقیقت ہے یا خواب "
ہے؟ --- مگر وہ سب خواب سے زیادہ حقیقت جیسا لگتا ہے۔ مگر جب
دیکھتی ہوں کہ مارنے والے تم تھے تو پھر مجھے یقین آ جاتا کہ وہ ایک
"خواب ہی تھا۔۔۔
تحشم کھڑا بس اسے مسلسل کہتا ہوا دیکھتا رہا تھا

-----*-----*-----*

"کیا کر رہے ہو تم لوگ؟"
آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھول کر داخل ہوتے ہوئے مرحہ نے پوچھا تھا

ڈاکٹر ساجد اور اس کے ساتھ موجود ڈاکٹر زمرہ کو اپنے سامنے دیکھ کر
گھبرائے تھے

"وہ ایک۔۔۔ اپنیڈ کس کا۔۔۔ اپریشن۔۔۔"

ڈاکٹر ساجد نے بمشکل بات سنبھالتے ہوئے کہا

"ویسے ڈاکٹر زمرہ آپ ابھی تک گھر نہیں گئی؟"

مگر یہ آپریشن توشیڈیول میں ہے ہی نہیں اور یہ شخص جس کا آپ آپریشن
کر رہے ہیں۔۔۔ یہ تو قانونی طور پہ اب سے آدھا گھنٹہ پہلے ہی مرچکا
تھا۔۔۔

زمرہ نے اس کے سوال پہ دھیان دیئے بغیر چبھتی نظروں سے ڈاکٹر ساجد
کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

جس پر وہ بری طرح بوکھلایا تھا

"اب سمجھی وہ تم ہو جو مرے ہوئے لوگوں کے آرگن نکالتے ہو۔۔۔"

میں یہ سب خود سے نہیں کرتا بلکہ۔۔ ڈاکٹر رضامرزا کے کہنے پہ ہی کرتا " ہوں

مرحہ جو جانتی تھی کہ یقیناً ایسی ہی کوئی بات ہوگی مگر پھر بھی ڈاکٹر ساجد کی زبانی یہ سن کر اسے جیسے صدمہ سا ہوا تھا اور پھر اگلے ہی پل وہ وہ ڈاکٹر ساجد کے ساتھ ڈاکٹر رضامرزا کے آفس میں تھی

جو اسے اتنی رات گئے تک ہاسپٹل میں دیکھ کر حیران ہوئے تھے جبکہ آج اس کی نائٹ ڈیوٹی بھی نہیں تھی

اور جب مرحہ کی آفس میں آنے کی وجہ ڈاکٹر رضامرزا کو معلوم ہوئی تو انہوں نے سرد نظروں سے ڈاکٹر ساجد کو دیکھا تھا

"مرحہ بیٹا۔۔"

انہوں نے ہمیشہ کی طرح اسے بہلانے کی کوشش کرنی چاہی

بابا میں یقیناً آپ کا ساتھ دوں گی مگر اس کے لئے آپ کو اپنا یہ کام چھوڑنا
"ہوگا"

"مگر بیٹا۔۔۔ مرحہ۔۔۔ مرحہ۔"

مرحہ کے دھیمے مگر دو ٹوک لہجہ پہ ڈاکٹر رضا مرزا نے کچھ کہنا چاہا ہی تھا کہ
وہ وہاں سے چلے گئی۔

"تمہیں میں نے کہا بھی تھا کہ چونکہ ہنا مگر تم بے وقوف۔۔۔"

رضا مرزا نے قہر آلود نظروں سے ڈاکٹر ساجد کو گھورتے ہوئے سرد لہجہ
میں کہا

"سس۔۔۔ سوری۔۔۔ وہ دراصل۔۔۔"

"گیٹ آؤٹ۔۔۔"

ڈاکٹر ساجد کہلاتے ہوئے اپنا کوئی بہانا پیش کرتا اس سے پہلے ہی رضا مرزا
نے جیسے اسے دفع ہونے کا عندیہ دیا
جوا گلے ہی پل بھاگ کھڑا ہوا تھا

ملک بیماری کا ڈرامہ کچھ خاص کام نہیں آیا۔۔۔ ہمیں کوئی نیا ڈرامہ ترتیب"

"دینا ہو گا کہ مرحہ قابو میں رہے

ڈاکٹر ساجد کے جانے کے بعد ڈاکٹر رضامرزا سیل فون میں کہتا ہوا نظر آیا

تھا

اور ادھر غصہ اور صدمہ کے سبب مرحہ پہلے ڈاکٹر رضامرزا کے آفس اور

پھر ہاسپٹل سے بھی نکل آئی تھی

"ٹیکسی۔۔۔"

ابھی اس کے زبان سے نکلا بھی نہیں تھا کہ ایک ٹیکسی فوراً آرکی

"میم آپ ٹیکسی سے نہیں جاسکتی۔۔۔"

اس کے پیچھے پیچھے چلتے نجی ڈرائیور کی بات پوری ہوتی اس سے پہلے ہی

مرحہ ٹیکسی میں بیٹھتی دروازہ زور سے بند کر گئی تھی۔

اور دور جاتی ٹیکسی کو وہ پریشانی سے دیکھتا رہا تھا،

"کہاں جانا ہے میم؟"

"بس یوں ہی چلتے رہو"

ڈرائیور کی پوچھنے پہ ڈاکٹر مرحہ نے نم سی بھاری آواز میں کہا تھا
اس کا دل قطعی گھر جانے کا نہیں چاہ رہا تھا

اور وہ صدمہ کے سبب یہ بھی بھولے ہوئی تھی کہ رات کے دو بجے وہ ایک
اجنبی کے ساتھ ٹیکسی میں موجود تھی

آپ غصے میں نظر آرہی ہیں۔۔۔ اس کیفیت میں پانی کافی فائدہ مند ثابت
ہوتا ہے"

کہتے ہوئے ڈرائیور نے ایک ہاتھ سے وہیل سنبھالے دوسرے ہاتھ

سے پانی کا گلاس ہاتھ موڑ کر اس کی جانب بڑھایا

مرحہ نے ماسک میں سے جھانکتے اپنی بھیگی پلکوں کو اٹھا کر ڈرائیور کی پشت
کی جانب دیکھا

جہاں اسے صرف سر پہ منڈھا سیاہ کیپ نظر آیا تھا

اور پھر ڈرائیور کے بیک یو مرر میں دیکھا وہاں بھی سیاہ کیپ کا سامنے کا کنارہ
 نظر آیا جو چہرے پہ اس طرح جھکا تھا کہ چہرہ چھپ سا گیا تھا
 مرحہ نے بنا سوچے سمجھے اگلے ہی پل ہاتھ بڑھا کر پانی کی بوتل کو تھام لیا
 جو ان چھو اور گلے تک بھرا تھا

ماسک منہ سے نیچے کئے بوتل کا ڈھکنا کھول کر بوتل کو اونچا کئے دو گھونٹ
 لے کر وہ بوتل کو سائیڈ میں سیٹ پہ پھیک گئی تھی
 اور پھر تھک کر اپنا سر سیٹ سے لگا کر آنکھیں موند گئی
 اس کی زندگی اتنی مشکل کیوں ہو گئی تھی؟
 انتخاب کبھی بھی آسان تو نہیں ہوتا۔۔۔
 اس کے لئے بھی کافی مشکلات تھی۔۔۔

گویا وہ اپنے دل پہ چلتے ہوئے اپنے بابا کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔
 کتنا عرصہ ہو گیا تھا۔۔۔ اس نے اسے نادیکھا تھا اور نا ہی اس کی آواز سنی
 تھی۔۔۔

کیا وہ ٹھیک ہے؟۔۔۔

"میم۔۔۔"

کچھ دیر گزرا تھا کہ ڈرائیور نے بیک یو مرر میں دیکھتے ہوئے آنکھیں

موندیں سیٹ کے بیک پہ سر دئے پڑی مرحہ کو پکارا تھا

"میم کیا آپ سو گئیں؟"

کی مرتبہ پکارنے پہ بھی مرحہ کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی

جسے دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور نے گاڑی کو سنسان سڑک کے سائیڈ پہ روکا۔

اور پھر اگلے ہی پل وہ ٹیکسی سے نکل آیا۔۔۔ کیپ اور ماسک چہرے سے

اتار کر ٹیکسی کے کھلے دروازے سے اندر سیٹ پہ پھینکتے ہوئے اس نے سیل

فون کان سے لگایا۔

"ہیلو کون؟۔۔۔"

میں وہ ہوں جو تمہارا سکون۔۔۔ چین۔۔۔ اطمینان۔۔۔ سانسیں۔۔۔ یہاں "

"تک کہ زندگی چھننے والا ہے۔۔۔"

نہند میں ڈوبی آواز پہ اس نے گردن موڑے ٹیکسی کے ونڈو سے نظر آتے
آنکھیں موندے پڑی مرحہ کو دیکھتے ہوئے سرد سے لہجہ میں کہا تھا

-----*-----*

"ہیلو کون؟۔۔۔"

میں وہ ہوں جو تمہارا سکون۔۔۔ چین۔۔۔ اطمینان۔۔۔ سانسیں۔۔۔ یہاں "

"تک کہ زندگی چھننے والا ہے۔۔۔"

"حبہ احسن۔۔۔؟؟"

حبہ کے سرد آواز پہ وہ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بے یقینی سے بولا

"بہت جلدی پہچان گئے۔۔۔ اپنی جان کے قاتل کو۔۔۔"

"تم کرنا کیا چاہتی ہو؟"

اس سے پہلے حبہ کی دی گئی دھمکی کو اس نے حبہ کا غصہ سمجھا تھا مگر اس وقت حبہ نے یوں ہی دھمکی دینے کے لئے تو کال نہیں کیا تھا

کر چکی ہوں کیپٹن دعان۔۔۔ تمہاری جان نکال چکی ہوں۔۔۔ ڈاکٹر مرحہ "

مچا کو میں نے پانی کی بوتل پینے کے لئے دی تھی، وہ شاید اپ سیٹ تھی اس لئے ایک اجنبی کی دی ہوئی پانی کو اس نے پی بھی لیا۔۔۔ اور جانتے ہو اس

"... پانی میں کیا تھا؟؟؟

"میں جانتا ہوں کہ تم غصے میں ہو اس لئے ایسا کہہ رہی ہو۔۔۔"

دعان نے بمشکل اپنے کپکپاتے لہجے پہ قابو پاتے ہوئے کہا تھا اس کے پیشانی

پہ پسینہ اٹھ آیا تھا

صحیح کہا بہت زیادہ غصہ۔۔۔ اور اس غصہ نے مجھ سے یہ کروایا کہ میں نے "

" اس پانی میں زہر ملا دیا

"حبہ۔۔۔"

کیپٹن دعان عرش اپنے خوف سے بند ہوتے دل کے ساتھ جیسے چیخا تھا

"چیخومت اپنی بیوی کی باڈی لے جاؤ"

حبہ نے نہایت بے رحمی سے کہتے ہوئے کال کاٹا تھا جسے سن کر کیپٹن دعان
عرش کے ہاتھ سے سیل فون چھوٹ کر گرا

تقریباً دس منٹ بعد ہی اس سنسان سڑک پہ کیپٹن دعان عرش کی کار رکتی
ہوئی نظر آئی تھی

جس میں سے وہ عجلت سے نکل کر ٹیکسی کی جانب چھپٹا تھا
"مرحہ...؟"

مرحہ کو سیٹ پہ یوں بے سد سادیکھ کیپٹن دعان عرش کی بھی جیسے سانسیں
رکی تھی

اس نے دقت سے سانس لیتے ہوئے مرحہ کی نبض چیک کی جو دھیمی پڑھ
رہی تھی

کیپٹن دعان عرش کو لگا جیسے پوری دنیا سے آکسیجن ختم ہو رہی ہو۔۔
"نہیں مرحہ۔۔"

وہ دیوانگی بھرے انداز میں مرحہ کار خسار تھپک کر اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا کہ تبھی اس کا سیل فون بجنے لگا

"تم نے کیا کیا میری بیوی کے ساتھ؟"

سیل فون کی اسکرین پہ چمکتا نام دیکھ کر وہ کال ریسیو کرتے ہوئے افیت سے چیخا تھا

"کیسے ہو تم کیپٹن دعان عرش؟"

اس تک استہزاء بھری آواز آئی تھی۔۔۔ اور وہ خود اس سنسان سڑک کے ٹھیک سامنے بنے ادھوری عمارت کے تیسرے فلور کے چھت پہ کھڑی ٹیکسی کی جانب دیکھ رہی تھی، جس میں کیپٹن دعان عرش اور مرحہ موجود تھے

"تمہارا گنہگار میں ہوں۔۔۔ یہ تو معصوم ہے۔۔۔ حبہ پلینز۔۔۔"

اس کی آواز افیت کی شدت سے بھاری ہوئی تھی

یہاں بات معصومیت کی نہیں بلکہ قیمتی چیز کھونے کی ہیں۔۔ کیا اب "

"تمہیں احساس ہوا کہ میں نے کیا کھویا۔۔ اور میں کیسی ہوں؟

"آئی ایم ساری۔۔"

"تمہارے اس ڈھکوسلے سے وہ لوٹ کر نہیں آئے گا"

وہ جو سرد سے لہجہ میں کہہ رہی تھی اب کی مرتبہ غرائی تھی

تو پھر میں کیا کروں بتاؤ۔۔۔ جو تم کہوں گی وہ سب کروں گا بس تم مجھے "

"اس زہر کا توڑ دے دو

کیپٹن دعان عرش نے اپنی زندگی میں ماضی میں گذرے سیاہ رات کے بعد

آج اتنی بے بسی محسوس کی تھی

"تو پھر بتاؤ کہ وہ کون تھا جس نے بشار کو مارنے کا آڈر دیا کا تھا؟"

"فارن افیئرز منسٹر۔۔۔ منسٹر احسن۔۔"

تو پھر میں کیا کروں بتاؤ۔۔۔ جو تم کہوں گی وہ سب کروں گا بس تم مجھے "

"اس زہر کا توڑ دے دو"

"تو پھر بتاؤ کہ وہ کون تھا جس نے بشار کو مارنے کا آڈر دیا؟"

"فارن افیئرز منسٹر۔۔۔ منسٹر احسن۔۔۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو"

حبہ کی بے یقین سی آواز کیپٹن دعان عرش تک کافی دیر بعد پہنچی تھی اور اس آواز میں سرد مہری نہیں تھی۔۔۔ بلکہ ایک شکستہ پن سا تھا جس پر کیپٹن دعان عرش نے غور ہی نہیں کیا تھا

"میں جھوٹ کیوں بولوں گا؟... اب مجھے اس زہر کا توڑ بتاؤ"

"اسے زہر نہیں دیا ہے میں نے بس وہ گہری نیند میں سوئی ہے"

"کیا سچ بول رہی ہو؟"

حبہ کے کہنے پہ کیپٹن دعان عرش نے بے یقینی سے آنکھیں موندیں پڑی

مرحہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری طرح ایک قاتل ہوں؟۔۔۔ یا تمہاری سزا " کسی دوسرے معصوم کو دوں گی

۔۔ نہیں بس میں تمہیں۔۔۔ احساس دلانا چاہتی تھی کیپٹن دعان عرش کہ دیکھو میں کیسی ہوں؟۔۔۔ آئندہ کبھی مجھے اپنی شکل مت دیکھانا کیونکہ

" میں بشار کے قاتل کو معاف نہیں کر سکتی

" آئی ایم ساری۔۔۔ "

کیپٹن دعان عرش کو جیسے ہی یقین آیا اس نے جیسے اطمینان کی سانس خارج کی کرتے ہوئے مرحہ کو خود میں بھینجا تھا اور

ساتھ ہی ندامت اور گلٹ کا احساس شدید تر ہوا تھا

" مجھے اس جملے سے نفرت ہے "

-----*-----*-----*

وہ ایک عالیشان ساسٹڈی روم تھا، اسٹڈی ٹیبل کے مقابل چیرپہ بیٹھے وہ سیل فون پہ کسی سے باتوں میں مصروف تھے تبھی کوئی بنادستک دیئے دھاڑ سے دروازہ وا کرتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا شدید ناگواری محسوس کرتے ہوئے وہ اس طرح آنے والے کو جھڑکنا چاہتے تھے مگر آنے والی ہستی کو دیکھ کر وہ جیسے ساکت سے ہوئے تھے

"میں حبہ احسن ہوں۔۔"

وہ ان کے مقابل چیرپہ بیٹھتی بولی تھی سمجھ نہیں آتا کس پہ افسوس کروں بیٹی پر یا باپ پر جو اپنی بیٹی کو جانتے بھی "نہیں ہے"

وہ سپاٹ سے انداز میں انہیں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی "اوہ تو آپ مجھے پہچانتے ہیں"

انہیں خاموشی سے خود کو دیکھتا دیکھ حبہ نے کہا "کیا یہ سچ ہے کہ آپ نے بشار تقی کو مارنے کا آڈر دیا تھا؟"

"ہاں کیونکہ وہ ملک کا غدار تھا"

اب کی مرتبہ انہوں نے بھی سپاٹ سے انداز میں اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا

وہ صرف ملک کا غدار نہیں تھا وہ آپ کا داماد بھی تھا، کیا یہ بات آپ کی "بیوی نے نہیں بتائی؟

"آں۔۔۔ تو آپ کی بیوی نے آپ کو نہیں بتائی۔۔۔"

انہیں جواباً خاموش دیکھ وہ گردن اثبات میں ہلاتے ہوئے بولی تھی

تو آپ اس سے انجان تھے کہ آپ اپنی ہی بیٹی کو بیوہ کر چکے ہیں۔۔۔ اس "کے شوہر کے قاتل بن چکے ہیں۔۔۔"

حبہ نے سرد مہری سے کہتے ہوئے انہیں دیکھا تھا اور انہیں خاموش دیکھ جیسے وہ بے یقین ہوئی

"نہیں۔۔۔ یہ بات آپ جانتے تھے؟"

حبہ نے جیسے صدمہ بھرے لہجہ میں پوچھا

نہیں۔۔۔ میں تب نہیں جانتا تھا۔۔۔ مجھے حال ہی میں پتا چلا۔۔۔ جب تم "امن واپس لوٹ آئی۔۔۔"

تو بس آپ کے پاس یہی جواب ہے منسٹر احسن۔۔۔؟۔۔۔ میں تو آپ "سے بدلہ بھی نہیں لے سکتی کہ آپ میرے نام نہاد والد صاحب ہے جن کے نزدیک ان کے کیریئر سے زیادہ اہم کچھ نہیں۔۔۔ اور میری مام۔۔۔ میرے بہن بھائی اور میں تو ان کے لئے کچھ بھی نہیں۔۔۔ بس دعا "یہ ہے کہ آپ جیسا والد کسی بچے کو نالے۔۔۔"

ان کے سپاٹ لاپرواہ لہجہ پہ حبہ کا صدمہ اب جیسے غصے میں ڈھلا تھا غصے بھرے لہجہ میں کہنے کے بعد وہ چند لمحہ تک انہیں دیکھتی رہی تھی۔۔۔ منتظر نظروں سے وہ چاہتی وہ کچھ کہے جس سے اس کے افیت سے تڑپتے دل کو کوئی تو تسلی ملے،

مگر انہوں نے بے تاثر نگاہوں سے اسے کہتا ہوا دیکھا تھا اور خاموش رہے تھے

جس پر وہ اگلے ہی پل جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی
 ویسے کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی بیوی نے میرے چار سالہ بھائی کو بیچ
 "دیا تھا"

وہ مزید وہاں ایک پل بھی رکنا نہیں چاہتی تھی،
 اس کی پیدائش ہی سے انہوں نے اس کے ساتھ جو کچھ کیا تھا وہ ایک
 طرف۔۔

مگر انہوں نے اپنے داماد کو بھی مروادیا تھا اور ان کے ماتھے پہ ایک شکن
 تک نہیں تھی۔

اسے ہمیشہ اپنے بے حس والد کے ارد گرد رہنے پہ دم گٹھنے جیسا احساس ہوتا
 تھا

اور اس وقت تو شدت سے ہوا، وہ چیئر سے اٹھ کر کچھ قدم ہی چلی ہوگی کہ
 اس نے مڑ کر پوچھا

"نہیں۔۔۔ اس کی تو۔۔۔ وفات ہو گئی تھی۔۔"

پہلی مرتبہ حبہ نے ان کے سپاٹ چہرے پہ جذبات ابھرتے دیکھا اور وہ تھا
 صدمہ اور بے یقینی
 "کیا؟؟؟"

حبہ کے تاثرات بھی اپنے والد جیسے ہی تھے۔۔۔ صدمہ اور بے یقینی
 "صحیح کہا احسن نے تمہارا بھائی تمہاری وجہ سے پول میں گر کر مر گیا تھا"
 تبھی اسٹڈی روم میں شہناز داخل ہوتی ہوئی بے رحمی سے بولی
 اسے یقیناً ملازموں نے حبہ کے آنے کا بتایا ہوگا جنہوں نے اسے اندر آتے
 ہوئے دیکھا تھا

"میری وجہ سے؟"

حبہ نے جیسے شدید صدمہ میں گھیرے بے یقینی سے پوچھا
 "ہاں نہیں تو کیا میری وجہ سے؟"

حبہ کے پوچھنے پہ شہناز نے گویا تنک کے ناگواری سے کہا

ویسے میں نے یہ بات اس سے اس لئے چھپائی تھی احسن کہی یہ صدمہ نا"
 "لے لیں مگر دیکھیں آج اسے معلوم ہو ہی گیا۔"

شہناز نے اب کی مرتبہ احسن صاحب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا
 جن کی نگاہیں صدمہ سے ساکت کھڑی حبہ پہ تھی
 جس بھائی کو وہ عرصہ سے ڈھونڈ رہی تھی اس کے متعلق یہ سن کر جیسے وہ
 شدید شاک میں مبتلا ہوئی تھی

تم نے تو مجھ سے کہا تھا کہ تم نے صائم کو فارن میں پڑھنے کے لئے بھیجا"
 ہے.."

اگلے ہی پل وہ شہناز کے جانب بڑھتے ہوئے پوچھ رہی تھی اس کے لہجہ
 میں غصہ، سرد مہری، انتقام کیا نہیں تھا

شہناز اس کے طرز تخاطب پہ ایک لمحہ کے لئے گنگ سی ہوئی تھی،
 ہاں کہا تو ہے ابھی کہ یہ بات تمہارے بھلائی کے لئے کہی تھی۔۔ اور یہ "
 "تم کس لہجہ میں بات کر رہی ہو۔۔ اور وہ بھی تم کہہ کر۔۔"

حیرت سے نکل کر اگلے ہی پل شہناز غرائی تھی،
 صالحہ کی وہ بیٹی جسے وہ بچپن سے دباتی آئی تھی، جس کے ساتھ وہ جیسے
 مرضی چاہئے سلوک روار کھنے کی حقدار تھی، بد سے بدتر آج وہی اس کے
 مقابل آکھڑی ہوئی تھی، شہناز کا تو گویا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا
 صالحہ کی بیٹی کی اتنی جرات۔۔؟

"میری بھلائی کے لئے یا اس لئے کہ میں تمہارے قابو میں رہوں؟"
 مگر صالحہ کی بیٹی نے شہناز کے انتہائی غصہ کو بھی خاطر میں لائے بغیر
 بدستور اسی انداز میں اس کی جانب بڑھتے ہوئے پوچھا
 اب کی مرتبہ شہناز غصہ کے باوجود حبه کی انداز پہ حیران بھی ہوئی تھی اور
 شاید خوفزدہ بھی،
 یہ کیسے بات کر رہی ہو مجھ سے؟۔۔ دیکھ رہے ہیں آپ احسن کہ صالحہ کی
 "بیٹی۔۔"

شہناز اپنے ایک دم قریب آرکتی حبہ سے دو قدم پیچھے ہٹتی دور ہوئی تھی اور
پھر احسن صاحب سے مخاطب ہوئی

جوان دونوں کو خاموشی سے دیکھ رہے تھے

"میری ماں کا اپنے گندے زبان سے نام بھی مت لینا۔"

شہناز کی بات کاٹتے ہوئے حبہ غصے سے غرائی تھی

"تیری اتنی جرات"

شہناز کو پھر سے حبہ کے بد تمیز انداز پہ طیش چڑھا تھا

صالحہ کی وہ بیٹی جو کل تک اس کی غلامی کرتی تھی آج اس سے اس بد تمیزی

سے ہمکلام تھی، شہناز پہ صدمہ بھی سوار ہو رہا تھا اور غصہ بھی

میری جرات ابھی تم نے دیکھی کہاں ہے۔۔ مجھے سچ سچ بتاؤ کہ صائم کہاں

"ہے؟"

حبہ کا لہجہ پہلے سے زیادہ ٹھنڈا ہوا

"کہاں تو ہے کہ مر۔۔۔"

"مجھے سچ سننا ہے ورنہ۔۔۔"

شہناز کو پھر سے وہی راگ آلا پتے دیکھ اگلے ہی پل حبہ اپنے پاکٹ سے گن نکالتی اس کی گردن پہ رکھ گئی تھی، حبہ کے اس اقدام پہ شہناز کا سارا طنطنہ جیسے ہوا ہوا تھا

میں تین تک گنوں گی اور اس کے بعد تمہیں مار دوں گی۔۔۔ کیونکہ "صائم کو تم نے ہی پول میں پھینکا تھا۔۔۔ اگر وہ واقعی مر گیا ہے جس کا مجھے یقین نہیں ہے تو تمہیں بھی مرنا ہو گا شہناز۔۔۔"

وہ شہناز کے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجہ میں بولی،
احسن۔۔۔ دیکھ رہے ہیں آپ اسے؟۔۔۔ اس کی بد تمیزی اور بد تہزیبی "
"کو۔۔۔ آپ روکتے کیوں نہیں ہے؟

حبہ کا انداز اور اوپر سے گردن پہ ٹکا گن وہ خوف سے ہکلاتی اب کی مرتبہ خاموش تماشا شائی بنے احسن صاحب سے مخاطب تھیں

غلط انسان سے مدد مانگ رہی ہو تم۔۔۔ وہ ایک بزدل شخص ہے۔۔۔ جو۔۔۔
 شخص اپنے بچوں کو سوتیلی ماں کے ظلم و ستم سے بچا نہیں پایا وہ کسی اور کو کیا
 "ہی بچائے گا"

حبہ کے سر دلہجہ میں اب کی مرتبہ تلخی ملی تھی،
 ایک بات بتاؤں تمہیں۔۔۔ تمہیں جو ناز ہے ناکہ تم پہلی بیوی ہو تو تم "
 "نہیں ہو۔۔۔ اس شخص کی پہلی بیوی میری ممتا تھیں۔۔۔ تم نہیں
 "کیا یہ سچ کہہ رہی ہیں احسن؟"

حبہ کے انکشاف پہ گویا شہناز صدمہ ابھرے انداز میں احسن صاحب سے
 استفسار تھیں جنہوں نے اسے بنا جواب دیئے ایک تاثر سی نگاہ سے نوازا تھا
 اس بات کی تصدیق تم کبھی بھی کر سکتی ہو۔۔۔ پہلے میرے سوال کا "
 جواب دو۔۔۔ میرے بھائی کے ساتھ تم نے کیا کیا؟۔۔۔ کیا تم نے اسے
 "واقعی۔۔۔ م۔۔۔ ممار ڈالا۔۔۔"

حبہ کا لہجہ آخر میں کپکپایا تھا

"میں نے کہا تو ہے۔۔۔"

"ایک۔۔"

"دیکھو وہ پول میں گرنے سے مر گیا تھا تم میرا یقین کیوں نہیں کرتی؟"

"۔۔۔ دو۔۔۔"

شہناز کی گردن پہ گن کا دباؤ بڑھاتے ہوئے ٹھنڈے لہجہ میں گنتی جاری رکھا

"دو۔۔ دیکھو۔۔ لڑکی اگر تم۔۔ نے مجھے۔۔۔"

شہناز کو حباب کا سرد انداز خوفزدہ کر گیا تھا

"۔۔ تین۔۔"

"ہاں میں نے اسے بیچ دیا تھا"

حبہ کی گنتی جیسے ہی پوری ہوئی شہناز جیسے چیخ تھی،

انہیں دیکھتے احسن صاحب کی آنکھوں میں بے یقینی اور اذیت لمحہ بھر کے

لئے ابھر کر معدوم ہوا تھا۔

جسے شہناز یا حبہ نہیں دیکھ پائی تھیں کیونکہ حبہ تو خود گویا صدمہ سے
نڈھال تھی

تم عورت ہو یا ڈائن؟۔۔ ایک چار سالہ معصوم بچے کے ساتھ تم ایسا"
"کیسے کر سکتی ہو؟۔۔ تمہارا دل ذرا سا بھی کانپا نہیں تھا۔۔؟؟۔۔"
اگلے ہی پل حبہ جیسے چیختے ہوئے کہہ رہی تھی
"اور آپ۔۔۔"

اور پھر وہ احسن صاحب کی جانب متوجہ ہوئی جواب بھی سپاٹ و بے نیازی
سے اسے دیکھ رہے تھے
گویا انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا
آپ کو میری ماں جیسی معصوم سی بیوی نہیں بلکہ یہی عورت ڈیزرو کرتی"
"ہیں، بے شرم، بے حیا، جوار ی بے ضمیر عورت۔۔۔"
وہ کہتے کہتے لمحہ بھر کے لئے رکی تھی جیسے

اور اس کی بات سن کر شہناز کی تیوری چڑھی تھی البتہ اس وقت حبہ کو کچھ بھی کہنے کی اس میں ہمت نہیں رہی تھی

میں کسی کو معاف نہیں کروں گی۔۔۔ انتظار کریں۔۔۔ اپنی سزا کے دن "

"کا۔۔

کہتے ہوئے اس کی آنکھیں نم سی ہوئی تھی

ایک آخری نگاہ اپنے بے حس والد پہ ڈال کے وہ وہاں سے نکل گئی تھی

آخر اس کی اتنی ہمت کہ وہ مجھے ایسا کہے۔۔۔ میں خون پی جاؤں گی اس کا

۔۔۔۔

حبہ کے اسٹڈی روم سے نکلتے ہی شہناز کی گویائی جیسے لوٹ آئی تھی

" افسوس کہ تم ایسا نہیں کر سکتی "

احسن صاحب کی سپاٹ سی آواز شہناز کو سنائی دی

اچھا تو تمہیں بولنا آتا ہے، بیٹی کے سامنے تو زبان پہ تالے پڑے ہوئے "

"تھے

شہناز نے طنز آگہا اس کے اندر غصہ جیسے شدت سے ابلنے لگا تھا کہ کس طرح احسن صاحب نے صالحہ کی بیٹی کو کچھ بھی نہیں کہا تھا لگتا ہے تمہیں بڑا فخر محسوس ہو رہا ہے اپنی جاہل، کمزور، ڈرپوک بد "صورت مزدور بیٹی پر

بلکل تم نے تو اسے یہی بنانے کا سوچا تھا مگر افسوس وہ تمہارے سوچ اور "خیالات سے بھی پرے ہیں

غصہ اور حسد سے راکھ ہوتی شہناز کو انہوں نے نہایت اطمینان سے جوابا کہا "تم تو ایسا کہہ رہے ہو جیسے وہ بہت بڑی توپ ہو"

شہناز کی حسد کا کوئی سرا نہیں تھا

"کسی توپ سے کم بھی نہیں ہے صالحہ کی بیٹی۔۔۔"

اب کی مرتبہ کہتے ہوئے احسن صاحب کا لہجہ دھیمہ ہوا تھا

تو میری بیٹی کون سا کم ہے صالحہ کی بیٹی سے بلکہ اس سے بھی کئی گنا بڑھ "کر ہے

شہناز نے بھی اگلے ہی پل چمک کر کہا
 "تم نے اسے پورا اپنی طرح بنایا ہے"
 اچھا نہیں تو کیا صالحہ کی طرح بناتی۔۔۔ اور کیا کہہ رہی تھی تمہاری بیٹی کہ "
 "صالحہ تمہاری پہلی بیوی ہے"

احسن صاحب کے ناگواری بھرے لہجہ پہ شہناز نے حاسدانہ لہجہ میں پوچھا
 "پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ میرے بیٹے کا تم نے کیا کیا؟"
 شہناز کے سوال پہ دھیان دیئے بنا وہ ٹیبل کے پیچھے سے نکل کر اس کے
 سامنے آکر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا
 ان کے لہجہ اور انداز کی سرد مہری شہناز کو گنگ کر گئی تھی

-----*-----

"حبہ احسن۔۔۔ کہاں ہے وہ لڑکی؟ مجھے وہ پسند ہے۔۔۔"

بگ بی کا سارا چہرہ حبہ کے گھونسنے کی وجہ سے بگڑ گیا تھا
وہ اپنے زخموں سے رستے خون کو آستین سے صاف کرتے ہوئے ہنستے
ہوئے کہہ رہا تھا

"کافی جی دار ہے۔۔۔۔ تبھی وہ بشار تقی کو اتنا پسند تھی"

"یہ گدھا بھی پاگل ہے۔۔۔ اتنی مار کھانے کے بعد بھی ہنس رہا ہے۔۔"
مر روال سے بگ بی کو بڑ بڑاتا اور ہنستادیکھتے تھشم براسا منہ بنائے کہتا وہاں
سے نکل آیا تھا

"سر بگ بی نے جو کھانے کا آرڈر دیا تھا وہ آگیا ہے"

تبھی باکس اٹھائے ایک لڑکا اس کے سامنے آتے ہوئے بولا

دے دوا سے جا کر۔۔ ان کے بھی عجیب عیش ہے مجرم ہو کر ہمیں ان کی

"فرمائشیں پوری کرنی پڑتی ہیں

لڑکے سے کہہ کر وہ بڑ بڑاتا باہر کی جانب بڑھا تھا

جہاں اسے حبہ اور چیف بات کرتے نظر آئے تھے

"بگ بی نے صحیح کہا۔۔۔ شہناز نے صائم کو بیچ دیا تھا"

"تو اب کیا کروں گی تم؟"

شہناز نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا تھا کہ تبھی

وہ لڑکا جو بگ بی کے لئے کھانا لے گیا تھا چیتا ہوا باہر آیا تھا

"سر۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔"

وہ لڑکا ڈرا ہوا لگ رہا تھا

"کیا ہوا؟"

تحشم اس کی حالت پہ تشویش پوچھ رہا تھا کہ تبھی جبہ اور شہناز بھی ان کے

قریب پہنچے تھے

"کیوں شور مچا رہے ہو؟"

شہناز نے سخت لہجہ میں لڑکے سے پوچھا تھا

"سر وہ۔۔۔ وہ مر گیا۔۔۔"

لڑکا ان تینوں کو دیکھتا سہمے لہجہ میں ہکلا کر بمشکل بولا پایا تھا

"کون مر گیا؟"

تحشم نے نا سمجھی سے پوچھتے ہوئے حبہ اور شهنواز کو دیکھا تھا کہ اس کے

دماغ کو گویا ایک شدید جھٹکا لگا

"نہیں۔۔۔"

اگلے ہی پل کہتا ہوا وہ اُلٹے قدموں انٹرو گیشن روم کی جانب دوڑا تھا
حبہ اور شهنواز نا سمجھی سے مگر تحشم کے پیچھے ہی تیز قدموں سے بڑھے
تھے

اور پھر وہ بھی صدمے سے ساکت کھڑے تحشم کے ساتھ کھڑے کے
کھڑے رہ گئے

کیونکہ سامنے فرش پہ بگ بی پڑا تھا اس کے منہ سے سفید جھاگ سا نکل رہا
تھا

"یقین نہیں آتا وہ ہمارے درمیان موجود ہوتے ہوئے بھی مارا گیا"

تحشم بے یقینی سے بڑبڑایا تھا

اور حبہ کی نگاہیں طائرانہ نظروں سے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے ٹیبل پہ ٹھر گئی تھی جہاں اس کا کھانا کھلا پڑا تھا

"اسے کھانے میں زہر دیا گیا ہے"

حبہ کی بات پہ شہنواز اور تحشم نے چونک کر ٹیبل پہ پڑے کھانے کو دیکھا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ لیپ ٹاپ پہ انٹرو گیشن روم کا ریکارڈنگ دیکھ رہے تھے۔

تحشم انٹرو گیشن روم سے نکلا اور ٹھیک اس کے بعد لڑکا کھانے کا بکس بگ بی کے سامنے رکھتا باہر آ گیا تھا اور مر روال کے سامنے کھڑا سے دیکھ رہا تھا کیونکہ بگ بی اسے عجیب سالگ رہا تھا جو کیمرہ کی جانب دیکھتے ہوئے پاگلوں کی طرح بڑبڑائے اور ہنسنے جا رہا تھا

میں تمہیں بتاؤں گا سب کچھ بتاؤں گا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ وہ تم ہی "

"ہو جو انہیں آزادی دلا سکتی ہو۔"

بگ بی کھانے کا بکس ان پیک کرتا کیمرہ کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تھا

اور ساتھ ہی اپنے لچ باکس کی جانب متوجہ ہوا، بگ بی نے فرمائش کر کے انسٹ مسیگی منگایا تھا۔

انسٹ مسیگی کے اس بڑے سے باکس کا اوپری کور کھولتے ہوئے باکس میں بوتل میں موجود گرم پانی کو انڈیل کر باکس دوبارہ کور کر کے وہ کیمرہ کی جانب متوجہ ہوا

اور مجھے اس پر بھی یقین ہے کہ میں کبھی بھی کسی بھی پل مر سکتا ہوں، وہ "لوگ مجھے زیادہ دیر زندہ نہیں رہنے دے گے، اس لئے تمہیں کم از کم کچھ ہنٹ پہلے ہی دے دوں کہی مر گیا تو۔۔ ورنہ میں تمہیں اپنے سامنے بیٹھا کر "سب بتانا چاہتا ہوں۔۔"

کیمرہ میں دیکھ کر کہنے کے بعد اور ساتھ ہی مسیگی کے باکس کو انکور کرتا اسپون سے باکس میں ہلانے لگا تھا، ساتھ ہی گرم بھانپ اور مہک کو چہرہ مسیگی کے باکس کے قریب لے جاتا سونگھا، اس کے اس انداز میں محبت تھی

گویا اسے یہ انسٹنٹ میگی بہت پسند ہو۔

"میں آخری مرتبہ تمہیں ہی کھانا چاہتا تھا"

بگ بی نے گویا خود سے بڑبڑاتے ہوئے اسپون سے میگی کے سوپ کا سپ
لیا

اور ساتھ ہی وہ سیاہ وال کی جانب متوجہ ہوا، جس کے باہر سے لوگ اندر
دیکھ سکتے تھے،

"حبہ احسن کو بلاؤ۔۔ جلدی بلاؤ اس لڑکی کو تاکہ میں۔۔۔۔۔"

وہ باقی کا جملہ پورا کرتا اس سے پہلے ہی وہ لڑکھڑا کر فرش پہ گرا تھا

-----*-----

"وہ آپ کو سب بتانا چاہتا تھا مگر اس سے پہلے ہی مر گیا"

تحشم نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھاتے ہوئے حبہ سے گویا افسوس سے کہا

"اب آپ کیا کرے گیں؟"

تحشم کے اس سوال پہ شہناز نے بھی حبه کو دیکھا تھا

"شکار کرنے کا پرانا طریقہ"

"وہ کیا ہے؟"

حبه کے کہنے پہ تحشم نے حیرت سے پوچھا

"جب شکار پکڑا جائے تو تب شکاری خود کو پکڑا دیتا ہے تاکہ شکار کر سکے"

"اور آپ شکار کس کا کرنا چاہتی ہیں؟"

"اس کا جسے شہناز نے صائم کو بیچا تھا"

تحشم کے پوچھنے پہ حبه بولی تھی

"وہ آپ کو سب بتانا چاہتا تھا مگر اس سے پہلے ہی مر گیا"

تحشم نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھاتے ہوئے حبه سے گویا افسوس سے کہا

"اب آپ کیا کرے گیں؟"

تحشم کے اس سوال پہ شهنواز نے بھی حبه کو دیکھا تھا

"شکار کرنے کا پرانا طریقہ"

"وہ کیا ہے؟"

حبه کے کہنے پہ تحشم نے حیرت سے پوچھا

"جب شکار پکڑا ناجائے تو تب شکاری خود کو پکڑا دیتا ہے تاکہ شکار کر سکے"

"اور آپ شکار کس کا کرنا چاہتی ہیں؟"

"اس کا جسے شهنواز نے صائم کو بیچا تھا"

تحشم کے پوچھنے پہ حبه بولی تھی

"اس کی ساری انفارمیشن نکالو"

حبه نے اپنے پاکٹ سے ایک چٹ نکال کر تحشم کو تھماتے ہوئے کہا

جسے تحشم نے تھام کر دیکھا کہ اس پر لکھا تھا

"بابا صادق"

-----*-----*

بابا صادق امن میں ہیومن ٹریفکنگ کا مین کردار ہے، پہلے وہ بچوں کو " اسمگلنگ کرتا تھا مگر اب لڑکیوں کی۔۔۔ میں نے ان معصوم لڑکیوں کو دیکھا ہے جنہیں اس نے ایک بڑے سے ٹرک کے کنٹینر میں مقید کیا ہوا ہے، وہ ساری ڈرکس کے زیر اثر تھیں، اور بابا صادق کے پہرہ داروں کی باتوں سے لگ رہا تھا کہ وہ آج یا کل میں ہی ان لڑکیوں کا اسمگلنگ کرنے والے ہیں

تحشم اس وقت بابا صادق کے بڑے سے گودام میں موجود کنٹینر کے سائیڈ میں بیٹھا کہہ رہا تھا

چونکہ گودام میں کوئی خاص سخت پہرہ نہیں تھا تو اسے اپنے پکڑ لئے جانے کا کوئی خوف نہیں تھا

شاید انہیں یقین ہو کہ اس جانب کوئی آہی نہیں سکتا اس لئے وہ مطمئن تھے
"گڈ جاب ایجنٹ ٹی اے"

گودام ایرے کے باہر موجود حبہ نے اپنے کان میں موجود بلیو ٹو تھ سے جڑے تحشم سے کہا تھا

"مائے پلشر میم"
تحشم نے نہایت حق سے تعریف قبول کرتے ہوئے خوشی سے دانت نکالے تھے

کیونکہ حبہ کم ہی کسی کی تعریف کرتی تھی۔

"اب سنو میرا گلا پلان"

"کوئی خطرہ مول مت لینا ایجنٹ بیوٹی"

اس سے پہلے کہ حبہ اپنا پلان سناتی ان سے جڑے شهنواز نے فوراً تنبیہ لہجہ میں کہا تھا۔ جو اس وقت اپنے ڈیپارٹمنٹ میں موجود تھے

آپ کو کیا لگتا ہے چیف بنا خطرہ اٹھائے ہم گینگ کے ماسٹر مائنڈ تک پہنچ سکتے ہیں۔۔۔ خطرہ اٹھانا تو پڑے گا ہی۔۔۔ تو سنوٹی اے۔۔۔ میں ان لڑکیوں میں سے کسی ایک کی جگہ لوں گی اور تم اس کے بعد ہم پہ نظر رکھوں گے کہ ہمیں کہاں اور کیسے لے جایا جا رہا ہے

"اوکے میم"

حبہ کے تحکم بھرے لہجہ پہ تحشم نے فوراً ہامی بھری تھی

"! مجال ہے جو یہ لڑکی میری کوئی بات مانے۔۔۔ ایجنٹ ٹی اے"

"یس چیف"

شهنواز حبہ کا پلان سن کر پریشان ہو کر بڑبڑائے تھے ساتھ ہی تحشم کو پکارا جس نے فوراً الرٹ ہو کر ریسپانس دیا

آخر کار دونوں ہی اس کے سنیر اور باس تھے

ایجنٹ بیوٹی پہ گہری نظر رکھنا، اسے نظروں سے اوجھل ہر گزمت ہونے " دینا

" بلکل چیف، آپ بے فکر رہے " تحشم نے انہیں تسلی دی تھی

اس کے بعد حبہ نے ان میں سے ایک لڑکی کی جگہ لے لی تھی۔ تقریباً وہ دس لڑکیاں تھیں اور وہ بھی نہایت حسین، جن کا لباس پرانے گاؤں پہ مشتمل تھا سبھی کا لباس تقریباً ایک جیسا تھا سوائے کلر کے، حبہ نے ان میں سے سفید رنگ کے لباس والی کی جگہ لے لی تھی۔ اور اس لڑکی کو تحشم کے حوالے کر دیا تھا تحشم نے کال کر کے ڈیپارٹمنٹ سے ایک دوسرے ایجنٹ کو طلب کیا تاکہ وہ اس لڑکی اس کے ساتھ بھیج سکے۔ تبھی اس کے سیل فون میں کال آنے لگی تھی۔

اس وقت وہ بایک پہ ہیلیمٹ لگائے تیار سا بیٹھا تھا کیونکہ کسی بھی لمحہ کنٹینر
لد اٹرک اس گودام سے نکل سکتا تھا
"ہاں کہیں راہی"

کال کو اسپیکر پہ کرتے ہوئے اس نے کہا تھا
"تحشم پلیر جلدی گھر آؤ"

راہی کی گھبرائی سی آواز آئی تھی اور پھر کال کٹ ہو گیا
راہی کی گھبرائی آواز پہ وہ سخت پریشان ہوا تھا
نجانے ایسا کیا ہوا تھا کہ راہی نے اتنے گھبرا کر اسے کال کیا تھا
اس نے کال بیک کیا مگر کال نہیں لگا۔
"سر کیا میں لڑکی کو لے جاؤں؟"

وہ مزید کچھ سوچتا تبھی ایجنٹ جو نیو جوئر تھا اس نے پوچھا

نہیں۔۔۔ لڑکی کو میں لے جاتا ہوں، تم اس بائیک سے باہر آنے والے "
کنٹیر کا پیچھا کرتے رہنا، اور مجھ سے کنکٹ رہتے ہوئے لمحہ لمحہ کی خبر دیتے
"رہنا

"اوکے سر"

تحشم نے اپنی جگہ اس نیو جوئرا بجٹ سے بدلتے ہوئے کہا تھا



"اٹھ گئی تم؟"

گہری نیند سے جیسے ہی آنکھ کھلی اور اس نے اپنا سر سیٹ سے اٹھایا ہی تھا کہ
آواز پہ بے ساختہ چونکی
"تم؟"

مرحہ اسے آواز سے پہچان چکی تھی، اس لئے ڈرائیور کی پشت کو حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں میں"

گردن موڑ کر اسے ایک نظر دیکھتے ہوئے بولا تھا

"مگر تم یہاں کیسے؟۔۔ یا شروع سے ہی تم تھے؟"

مرحہ اب تک حیران تھی

تم ایسے کیسے رات کے اس پہر کسی انجان آدمی کے گاڑی میں بیٹھ سکتی ہو"

"؟، اور نا ہی تم بیٹھی بلکہ اس کا دیا ہوا پانی بھی پیا

کیپٹن دعان عرش نے اگلے ہی پل غصے سے کہا

"ہاں تو کیا ہوا؟"

مرحہ جیسے عرش کی بے وجہ غصہ پہ حیران ہوئی

تو کیا ہو؟... اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟ اب کس کی نیت کیسی ہے؟ یہ تم"

"جیسی بھولی بھالی لڑکی کیسے جانے گی؟"

ایسی بات نہیں ہے ہر قسم کی لڑکی کے اندر ایک حس ہوتی ہے جس سے "

وہ نہایت اچھے سے سمجھ جاتی ہیں کہ کس کی نیت کیسی ہے؟.. اور مجھے اس

"ڈرائیور والے کی نیت بری نہیں لگی تھی، جو تم سے پہلے تھا

کیپٹن دعان عرش کے غصے بھرے لہجہ میں موجود فکر کو محسوس کر کے اب

کی مرتبہ مرحہ نے اطمینان سے جواب دیا تھا

اور ساتھ ہی بیک یو مرر میں نظر آتے اس کے آنکھوں کو دیکھا

جو ونڈ اسکرین پہ جمی تھیں، جن میں خفگی سی بھری تھی۔

اچھا تو تم ان لڑکیوں کے بارے میں کیا کہوں گی جو بری نیت والوں کے "

جال میں پھنس جاتی ہیں۔۔۔ جب ان کے پاس یہ حس موجود ہے تو بچتی

"کیوں نہیں؟

کیپٹن دعان عرش نے گویا بحث کرتے ہوئے کہا

وہ لڑکیاں جانتی ہیں کہ یہ ایک جال ہے مگر وہ پھر بھی جانتے بوجھتے پھس " جاتی ہیں اپنی بے وقوفی کی وجہ سے اور جو لڑکی اپنی اس بے وقوفی پہ قابو پالیتی ہیں وہ کبھی بھی کسی بری نیت والے کے جال میں نہیں پھنستی

مرحہ نے بیک یو مرر سے اپنی نظریں ہٹاتے ہوئے کہا تھا اب وہ باہر سنسان سڑک کو گھور رہی تھی

"اور وہ بے وقوفی کیا ہے؟"

"چاہے جانے کی خواہش"

عرش کے پوچھنے پہ اس نے کہتے ہوئے دوبارہ نظریں بیک یو مرر کی جانب کی تھیں جہاں اب کی مرتبہ اس کی آنکھیں گرے رنگ آنکھوں سے ٹکرائی تھی

-----*-----

حبہ کنٹینر میں موجود متاسف نظروں سے ڈر گز کے زیر اثر لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی۔

نجانے وہ کون تھیں؟
کہاں سے تھیں؟

اور ان کی گمشدگی پہ ان کے گھر والوں کا کیا حال ہو رہا ہوگا؟
وہ سبھی لڑکیاں یقیناً بیس سال کے اندر کی تھیں۔
کنٹینر کے ڈور کے کھلنے کی آواز پہ وہ چونکتی خود بھی ڈر گز کے زیر اثر لڑکی کی طرح بن گئی تھی۔

یہ تو طے تھا حبہ احسن کو کسی بھی قسم کی ایکٹنگ میں مہارت حاصل تھی
"تو پھر چلنے کی تیاری کرتے ہیں"

کنٹینر کا دروازہ کھولنے والے آدمی تھے جن میں سے ایک نے ان کی گنتی کرنے بعد کہا تھا

اور پھر دوبارہ کنٹینر کا ڈور بند ہو گیا

ان کے جانے کے بعد اس سے پہلے کہ وہ نارمل ہوتے ہوئے مزید کچھ

سوچ پاتی کنٹینر میں ایک سفید دھواں خارج ہوا تھا

جو سارے کنٹینر میں پھیل گیا تھا،

اس دھواں سے آلودہ کنٹینر کی ہوا میں حبہ کو سانس لینا وقت زدہ سالگ رہا

تھا ساتھ ہی اس نے دوسری ڈرگز کے زیر اثر لڑکیوں کو بے ہوش ہوتے

دیکھا،

اس نے سانس روکنے اور اپنے دماغ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی مگر حبہ

کی یہ کوشش بے سود ہی ٹھہری تھی،

اگلے ہی پل وہ بھی ان لڑکیوں کے ساتھ کنٹینر کے فرش پہ بے ہوش پڑی

تھی۔

-----*-----*-----*

"کیا ہوا سب خیر ت تو ہے نا؟"

تحشم لڑکی کو ڈیپارٹمنٹ کے لیڈی ڈاکٹر کے حوالے کرتا،

نہایت عجلت میں گھر پہنچا تھا

جہاں لاونج میں ہی راہی کو دیکھ اس تک تیز قدموں سے چل کر پہنچتا پوچھ رہا تھا

"ہاں بالکل سب خیر ت ہے"

راہی نے اس کے پریشان چہرے پہ نظر ڈالتے ہوئے اطمینان سے کہا

"تو پھر آپ نے مجھے اس طرح کال کر کے کیوں بلایا؟"

تحشم نے راہی کے مطمئن چہرے کو دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا

"کیونکہ مجھے ماما کے یہاں جانا ہے، ماما۔۔۔"

راہی وہ تو ہم بعد میں بھی جاسکتے تھے نا۔ آپ جانتی ہیں میں کتنے اہم کام"

"میں مصروف تھا

راہی کی بات کاٹتے ہوئے تحشم نے کہا تھا

"اچھا وہ کونسا اہم کام تھا بھلا؟"

راہی کو تو جیسے تحشم کی بات سن کر بڑے زوروں کا غصہ آیا تھا

"اور کونسا کام بیٹا۔ آوارہ گردی جیسا اہم کام"

تبھی لاونج میں کمال اتقی داخل ہوتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولے تھے،

گویا انہوں نے تحشم اور راہی کی پوری بات سنی تھی

کمال صاحب آپ بھی حد کرتے ہیں، جب وہ کہہ رہا ہے کہ وہ اہم کام "

"میں مشغول تھا تو یقیناً ہوگا

ان کے پیچھے پیچھے لاونج میں داخل ہوتیں آمنہ بیگم تحشم کے چہرے پہ

کمال اتقی کے بات کے سبب پھلتے غصے کو دیکھ کر فوراً کہا

"اچھا تو بتانے کو کہیں نا اپنے بیٹے کو کہ وہ اہم کام کیا تھا زراہم بھی تو سنے"

کمال اتقی کے لہجہ میں بلا کا طنز تھا

"راہی میں آپ کو رات میں لے چلوں گا"

تحشم کمال اتقی کی بات پہ دھیان دیئے بغیر راہی سے بولا تھا

اور راہی تحشم کا حد سے زیادہ سنجیدہ سا چہرہ دیکھتے رہ گئی تھی
اس نے تحشم کو اس سے پہلے ایسا نہیں دیکھا تھا

ابھی کیوں نہیں بر خوردار کیا ابھی پھر سے آوارہ گردی جیسے اہم کام میں
"مشغول ہونے جارہے ہو؟"

"ہاں جارہا ہوں تو؟"

کمال اتقی کے لہجہ میں موجود طنز تضحیک نے جیسے اب کی مرتبہ تحشم کا سارا
ضبط توڑا تھا،

وہ سپاٹ سے لہجہ میں ان کے مقابل کھڑے گویا ہوا تھا

"دیکھ رہی ہیں آپ اس کی ڈھیٹائی اور بے شرمی"

تحشم کی بات سن کر تو جیسے کمال اتقی کو شدت سے غصہ آیا

ایک تو پہلے ہی سب آفس جانے کا کہہ کہہ کر پریشان ہو گئے اور موصوف

ہمیشہ کل کل کہہ کر ٹالتے جارہے ہیں، میں پوچھتا ہوں تمہارا یہ کل جب

"آئے گا؟"

کمال اتقی کی غصے بھری آواز پورے گھر میں گونجتی تھی
 "کبھی نہیں کیونکہ میں کبھی آفس جوائن نہیں کرنے والا"

"دیکھ رہی ہیں آپ اسے"

تحشم کی ضد اور ڈھٹائی پہ ان کا غصہ جیسے بڑھاتا تھا

انہوں نے آمنہ بیگم سے کہا تھا

جو ہر اسماں سی کبھی غصے میں بھرے شوہر کو دیکھتیں تو کبھی بیٹے کا ضبط اور
 غصہ کے سبب سرخ ہوتا چہرہ دیکھتیں۔

"میں وہ کام کبھی نہیں کرنے والا جو مجھے پسند ہی نہیں"

تحشم نے جیسے دو ٹوک لہجہ میں کہتے ہوئے اس جھنجھٹ کو ہی آج ختم کرنا

چاہا

تو پھر کیا کرنے والے ہو تم؟۔۔۔ آوارہ گردی۔۔ کیونکہ تمہیں تو یہی

"پسند ہے نا؟"

وہ بری طرح گرے تھے

افسوس کہ ناآپ جانتے ہیں کہ مجھے کیا پسند ہے اور ناہی آپ نے کبھی " جاننے کی کوشش کی۔۔۔ آپ نے ہمیشہ صرف اپنی پسند اور چاہت لادنے کی کوشش کی یہ جانے بغیر کہ کیا واقعی آپ کے بچے بھی یہی چاہتے تھے انتہائی سپاٹ لہجہ میں انہیں کہتے ہوئے وہ حیرت سے آنکھیں پھیلانے سے ہی دیکھتی راہی کی جانب متوجہ ہوا تھا

" چلیں راہی آپ کو چھوڑ دیتا ہوں "

راہی سے کہہ کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا تھا

-----*-----

اس کی جب آنکھ کھلی تو بھانت بھانت کی آوازوں سے اس کا پالا پڑا تھا، مگر ایک آواز ان میں سب سے بلند تھی، لینگو تاج انگریزی تھا۔۔۔ مگر لہجہ۔۔۔ وہ سمجھ نہیں آئی پائی تھی

مہربان، قدردان آئے یہ انتہائی حسین حسین نہایت اعلیٰ حسب نسب کی "خادمائین آپ ہی کی خدمت کے لئے ہیں۔۔۔"

اس نے دیکھا کہ وہ ایک درمیانی عمر کا آدمی تھا جو اپنے سامنے جمع بھیڑ سے کہہ رہا تھا جو سارے کے سارے مرد تھے

ساتھ ہی اسے اپنی گردن پہ بوجھ جیسا معلوم ہوا جس پہ اس نے نظر جھکا کر دیکھا تو اسے اپنی گردن سے ایک تختی رسی سے لٹکتی نظر آئی جس پہ "فارسیل" لکھا تھا

ایسی تختی صرف اسی کے گردن پہ نہیں تھی بلکہ وہاں موجود سبھی لڑکیوں کے گردن میں تھی۔

جن کے آنکھوں میں خوف اور دہشت کے آنسو چمک رہے تھے۔
جن سے بے پرواہ وہ بے رحم شخص انہیں کسی مہنگے سامان کی طرح بیچنے پہ تلا تھا

"پسند کیجئے اپنی خادمہ کو اور لگائے قیمت۔۔۔"

وہ مزید ارد گرد کا جائزہ لیتی تبھی وہ شخص گھسیٹتا ہوا اسے اور مزید تین

لڑکیوں کو لکڑی کے اونچے تختے پہ کھڑا کر گیا تھا

"مجھے سرخ رنگ کے لباس میں ملبوس خادمہ چاہئے۔۔۔"

"نہیں وہ مجھے چاہئے۔۔۔"

تبھی ہجوم میں سے ایک نے کہا تھا کہ دوسرا بھی بول پڑا

"بلکل یہ خادمہ اس کی ہے جو قیمت زیادہ ادا کرے گا۔۔۔"

جسے سن کر وہ ادھیڑ عمر شخص نہایت ہی خوش ہوا تھا جیسے۔۔۔

اور وہ سرخ لباس والی لڑکی حبہ کے قریب ہی کھڑی تھی حبہ نے اس کا

خوف سے لرزنا صاف محسوس کیا تھا

اور پھر ان دنوں میں سے جس نے سب سے زیادہ قیمت چکائی اس کو یہ لڑکی

دے دی گئی۔

اور وہ شخص اس روتی سسکتی لڑکی کو بڑی شان سے سب کے درمیان سے

گھسیٹتا ہوا لے گیا تھا۔

جہاں سبھی نے اسے گویا رشک سے دیکھا تھا کہ اس کے پاس اب سب سے حسین خادمہ تھی

اور صدمہ سے گنگ سی حبہ یہ سب بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔
یوں لگ رہا تھا جیسے وہ زمانہ جہالت کے کسی دور میں جا پہنچی تھی جہاں عورت صرف سامان نمائش اور ذلت بھری زندگی گزارنے کے لئے ہوتی تھی

کیا واقعی یہ سب ہو رہا تھا؟ یا وہ کوئی بھیانک سا خواب دیکھ رہی تھی۔
"اب اس آخری خادمہ کے لئے قیمت لگائے۔۔۔ کہہ یہ کسے چاہئے؟"
وہ اتنی زیادہ صدمہ میں مبتلا تھی کہ اس نے غور ہی نہیں کیا کہ ساری لڑکیاں سیل ہو چکی تھی

سوائے اس کے، وائٹ میلے ہوتے گاؤن پہ اس کے کمر تک آتے بکھرے
الجھے بال اس کے دھول مٹی سے اٹے چہرے کے دونوں اطراف گر رہے
تھے۔

کیونکہ حبہ نے ایسی ہی دبتی ہوئی رنگت کامیک اپ کروایا تھا۔
 اس لئے ساری گوری چٹی، لڑکیاں سیل ہو گئی تھی، اب سیلر ہانک ہانک کر
 اس کے لئے ندا لگا رہا تھا
 جسے مجموعہ بے زاری سے دیکھ کر چھٹنے ہی والا تھا کہ ایک آواز پہ سب جیسے
 رک سے گئے

"یہ مجھے چاہئے۔۔۔"

مجموعہ کو چیرتا وہ آگے بڑھا تھا
 وہ ایک انتہائی خوبرونو جوان تھا، اپنی شکل، لک، اسٹائل اور حلیے سے وہ
 امریکن لگتا تھا

"ایک شاہی گھرانہ کا فرد اس طرح کی خادمہ لے گا؟"
 مجموعہ میں سے کسی نے حیرت سے کہا تھا
 "حضور آپ کہے تو انتہائی خوبصورت خادمہ آپ کے لئے منگوادوں؟"
 سیلر اس کے سامنے جھکتے خوشامدی لہجہ میں بولا تھا

"نہیں۔۔۔ مجھے یہ ہی چاہئے"

وہ ایک دم حبه کے مقابل آکر کھڑے ہوتے ہوئے حبه کی بادامی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا

جہاں عام نئے خادماؤں کے مانند اس کے آنکھوں میں کوئی آنسو نہیں چمک رہا تھا

بلکہ وہاں تجسس کی پرچھائیاں تھی
 "اگر آپ کی یہی خواہش ہے تو یہ عام سی خادمہ آپ کی ہوئی حضور"
 "بلکل"

سیلر کے کہنے پہ وہ حبه کے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا

-----*-----

اس لڑکے کا نام جوزف تھا جس نے حبه کو خریدا تھا،

وہ ایک نہایت ہی بڑے رقبہ پہ پھیلا عالیشان اور دیو ہیکل سے کیسل کا ایک سائیڈ کا حصہ تھا جہاں سیاہ رنگ کی بڑی سی وین رکی تھی۔

جوزف کے پیچھے ہی وہ بھی اتر آئی تھی، اور گہری نظروں سے اس کیسل اور ارد گرد کا جائزہ لیا تھا

جوزف نے زرا سامڑ کر اسے دیکھا تھا، اور پھر اس کی جائزہ لیتی نظروں کو محسوس کر کے مسکرا دیا

یہ خادمہ انتہائی دلچسپ تھی۔

وہ سوچتا ہوا کیسل کی جانب بڑھ گیا تھا

کیسل کا وہ چھوٹا سا پورشن تھا مگر اپنے آپ میں نہایت ہی بڑا اور مکمل جو

نہایت عالیشان انداز میں سجا تھا

"خوش آمدید مالک"

اندر داخل ہونے پہ نہایت ہی خوبصورت سچی سنوری سی تیس پیتس سال

کی عمر کے قریب عورت جوزف کے سامنے جھک کر اٹھتے ہوئے والہانہ

انداز میں چہکی تھی، اور پھر جوزف کے پیچھے اندر داخل ہوتی میلی کچلی سی
خادمہ کو دیکھ اس کی ناگواری سے تیوری چڑھی

گستاخی معاف مالک مگر آپ اس مرتبہ اتنی بد صورت ملازمہ کیوں لے "
"آئے جبکہ آپ کو حسین سے حسین تر ملازمہ ملتیں
"مگر مجھے تو نہیں لگتا کہ یہ بد صورت ہے "

جوزف کا وچ پہ پھیل کر بیٹھتے ہوئے اپنے سامنے آکھڑی حبہ کو دلچسپی اور
گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا

جوزف کو وہ اب تک کی ملازماؤں سے نہایت ہی مختلف لگی تھی
جوزف نے اس کی آنکھوں میں دوسری نئی لڑکیوں کے مانند خوف نہیں
دیکھا، جو ہر نئی لڑکی ہی کیا کئی سال پرانی لڑکیوں میں بھی موجود ہوتا تھا، اور
وہ خوف ہوتا تھا نئے خوفناک، بے رحم ماحول کا،

اور ناہی وہ دوسری لڑکیوں کی طرح سہمی ہوئی اور مضطرب تھی بلکہ وہ نہایت اطمینان سے اطراف کا گہری نظروں سے جائزہ لے رہی تھی اور جوزف اس کا جسے دیکھ کر لگ رہا تھا وہ گویا اس ماحول کی عادی ہو

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"ہاں۔۔۔۔۔"

وہ جو گردن موڑے دوسرے کام کرتے ملازماؤں کو دیکھ رہی تھیں۔ وہ ساری جوان لڑکیاں تھیں جو گردن جھکائے آنکھیں نیچی کئے سہمے ہوئے سے انداز میں کام کر رہی تھیں۔

اور اگر ان میں سے کوئی جوزف کے سامنے سے گذرتا تو رک کر تعظیما جھکتیں ضرور تھیں

جوزف کے اسے اچانک مخاطب کرنے پہ وہ چونکی تھی

"۔۔۔۔۔ حبه احسن۔۔۔"

وہ جوزف کی جانب متوجہ ہوتی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"گستاخ! مالک سے نظریں ملاتی ہیں"

جوزف کے سامنے مودب سی کھڑی وہ ملازمہ فوراً غرا کر کہتی اپنے ہاتھ میں
دبی چمچی حبہ کے کمرپہ دے ماری تھی

پتلی سی پچیلی چمچی نہایت زور سے کمرپہ لگا تھا جس کی درد کی سسکاری حبہ
نے دانت پہ دانت جما کر برداشت کرتے ہوئے سرد نظروں سے اس

عورت کو دیکھا تھا

"مالتی۔۔"

جوزف نے بھی جیسے اس عورت کو تنبیہ کی۔

ساتھ ہی اس نے حبہ کی سرد نظروں کو بھی دیکھا تھا جو اس نے مالتی پہ ڈالی
تھی

"معاف کیجئے مالک"

جوزف کے تنبیہ پہ مالتی گڑ گڑاتی ہوئی بولی

جس پہ دھیان دیئے بغیر وہ حبہ کی جانب متوجہ تھا

"تم کچھ مختلف سی ہو، تمہیں ڈر نہیں لگ رہا؟"

"مجھے کیوں ڈرنا چاہئے؟"

جوزف کے سوال پہ حبہ نے رسان سے پوچھا

"مالک سے ہی سوال کرتی ہے"

مالتی تو جیسے حبہ کے جواب پہ پہلے دنگ ہوئی تھی

اور پھر سے غراتے ہوئے پتچی ہوا میں مارنے کے لئے بلند کیا تھا

جسے جوزف نے ہاتھ اٹھا کر روکتے ہوئے گھورا تھا

"مم۔۔۔ معاف کیجئے مالک۔۔۔"

مالتی ہکلائی تھی

جوزف ایک مرتبہ پھر اپنی نئی ملازمہ کی جانب متوجہ ہوا،

وہ اور اس کا سوال جوزف کو نہایت ہی دلچسپ لگا تھا

"کیونکہ پہلے تم آزاد تھی مگر اب غلام ہو"

جوزف کے لہجہ میں جیسے سننے کی دلچسپی تھی کہ وہ جوابا کیا کہتی ہیں

"تم خاموش کیوں ہو جواب دو اس بات کا؟"

حبہ کو ہنوز خاموش دیکھ جوزف نے فوراً کہا

"آپ کو میرا جواب پسند نہیں آئے گا"

حبہ نے اپنے سامنے ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھے عارضی مالک کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

وہ واقعی کسی کی غلام بن چکی تھی۔۔۔ یقین نہیں آ رہا تھا اسے اس پہ۔۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے وہ کئی صدیاں پہلا نکلتی ہوئی ماضی میں جا پہنچی تھی

جہاں غلاموں کا رواج عام تھا

"تم اس کی فکر مت کرو، مجھے بس تمہارا جواب سننا ہے"

حبہ کی بات سن کر جوزف نے لا پرواہی سے کہا تھا

میں آزاد پیدا ہوئی تھی، اور آزاد ہی بڑی ہوئی میں ہمیشہ سے آزاد تھی اور "

آزاد رہوں گی کوئی دوسرا میری ہی طرح کا انسان یہ طے نہیں کر سکتا کہ

"میں اس کی غلام ہوں

جوزف حبہ کا جواب سن کر محفوظ ہوتا ہے اختیار مسکرایا تھا

یقیناً وہ پہلی طرز کی ملازمہ تھی جس سے اب تک کے جوزف کا سامنا ہوا

تھا، نڈر، بے باک ہو کر سچ بولنے والی

وہ حیران تھا کہ کیا واقعی اسے ڈر نہیں لگ رہا تھا یا وہ دیکھاوا کر رہی تھی

"مالک آپ اس کی بد تمیزی پہ مسکرا رہے ہیں؟"

مالتی نے جوزف کو حبہ کی بات پہ مسکراتے دیکھ شکوہ کناں لہجہ میں کہا اور

حبہ کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا تھا

"تم چپ رہو"

ہاں تم حبہ۔۔۔ مگر تمہیں تو میں نے ڈھیروں پیسے دے کر خریدہ ہے تو تم "

"تو ہوئی نامیری غلام؟

وہ مالتی سے ایک لفظ کہہ کر حبہ سے بولا تھا
 اور مالتی نے ایک مرتبہ پھر حیرت سے جوزف کو دیکھا تھا
 جسے اس بار پہلی مرتبہ میں ہی ملازمہ کا نام یاد رہ گیا تھا
 آپ کو کیا لگتا ہے کہ کیا واقعی انسانیت کی قیمت اتنی ہی ہے جتنا آپ نے"
 ادا کر کے مجھے خریدا؟؟؟، کیا اتنی سی قیمت مجھ سے میری انمول آزادی چھین
 "سکتی ہیں؟

"امیزنگ ہو تم تو حبہ"

جوزف جیسے متاثر ہونے والے انداز میں بولا تھا
 "میں نے آج تک تم جیسی بہادر اور ذہین ملازمہ نہیں دیکھا، ہے نامالتی؟"
 "مجھے نہیں لگتا کہ یہ کوئی ایسی خوبی ہے جو کسی غلام میں موجود ہونا چاہئے"
 جوزف کے تعریفی انداز میں کہنے پہ مالتی نے ناگواری اور حاسدانہ نگاہوں
 سے اپنے سامنے کھڑی اس میلے کچیلے لبادے میں ملبوس بد صورت لڑکی کو
 دیکھتے ہوئے کہا تھا

"!مالتی۔۔"

"جی مالک"

"حبہ کا خصوصی خیال رکھنا"

آپ بے فکر رہیں مالک انتہائی خصوصی خیال رکھوں گی میں اس نئی
"ملازمہ کا"

جوزف کے کہنے پہ مالتی نے کہا تھا اور حبہ کو حقارت بھری استہزاء نظروں
سے دیکھا

(سارے کس بل ناکال دوں تو میرا نام بھی مالتی نہیں)

نئی ملازمہ کو دیکھتے ہوئے مالتی کے لبوں پہ بڑی زہریلی سی مسکراہٹ تھی

حبہ کو وہاں رہتے ہوئے دوسرا دن ہو رہا تھا

مالتی جوزف کی سب سے پرانی ملازمہ تھی اس لئے اسے ساری ملازمین کی سربراہی کا اعزاز حاصل تھا

جس پہ وہ کسی مالکن کی طرح ہی اتراتی تھی،
یقیناً جب تک حقیقی مالکن نہیں آتی تب تک مالتی بلا شرکت اور غیرے کے وہاں کی سیاہ سفید کی مالکن تھی۔

جوزف کی تقریباً بیس خواتین ملازمتیں تھیں، اور مرد الگ سے تھے
مالتی اپنے خیال میں نہایت بہترین طریقے سے نئی ملازمہ کے کس بل نکال رہی تھی

سب سے پہلے تو حجبہ کے شاور لینے کے بعد اس نے حجبہ کو نہایت ہی پرانا استعمال شدہ گھسا اور بدرنگ سادو سرے ملازماؤں کے مانند لباس تھمایا تھا
مگر دوسرے ملازماؤں کا لباس اتنے برے حال میں نہیں تھا جتنا حجبہ کا تھا
اور مالتی کو تو خصوصی اہمیت حاصل تھی وہ دیگر ملازماؤں کے مانند لباس نہیں پہنتی تھی۔

ملازمین کے سارے اصول و قوانین مالتی ہی کے بنائے ہوئے تھے، جن پہ چلنا گویا ہر ملازمہ کے لئے فرض تھا

ورنہ وہ اپنے ہاتھ میں ہر وقت موجود پتھی سے غلطی کرنے والی ملازمہ کا چمڑی ادھیڑ ڈالتی تھی

اور حبہ کے ساتھ بھی مالتی یہی کر رہی تھی، وہ بات بات پہ حبہ کو جی بھر کر پیٹنے کے موقع ڈھونڈ رہی تھی

مگر فی الحال حبہ نے اسے ایسا کوئی موقع فراہم نہیں کیا تھا، جس کے سبب مالتی کا غصہ اور بغض حبہ کے اوپر مزید بڑھ گیا تھا

اس نے کل سے حبہ کو پیٹ بھر کر کھانا بھی نہیں دیا تھا

جوزف گھر میں داخل ہوا ہی تھا کہ خادماؤں نے ہمیشہ کی طرح اسے جھک کر تعظیم دی

اور جب وہ نئی خادمہ کے پاس سے گذرا تو وہ ہنوز کھڑی تھی

وہ ٹھٹک کر رک سا گیا

"مالک کے سامنے جھکو۔۔۔"

تبھی قریب کھڑی مالتی نے جو دلہانا انداز میں پہلے ہی جھک کر جوزف کو تعظیم دے چکی تھی کہتے ہوئے حبه کے کمر پہ پوری طاقت سے پتھی رسید کی تھی،

سوری سر میں اس طرح نہیں جھک سکتی کیونکہ میں مسلمان ہوں،" میرے مذہب میں اپنے خالق کے علاوہ کسی اور کے سامنے جھکنے کی اجازت "نہیں ہے"

حبه اپنے اڈتے درد کی شدت کو دانت پہ دانت جمائے آنکھیں سختی سے موندے برداشت کرتے ہوئے جوزف سے بولی تھی،

یہاں کسی مذہب کا قانون نہیں چلتا۔۔۔ اگر چلتا ہے تو عظیم مالک ہی کا "قانون چلتا ہے۔۔۔"

"مالتی تم اسے بنا غلطی کے بالکل نہیں مارو گی"

جوزف حبہ کے آنکھوں میں ابھرتے تکلیف کی سرخی کو افسوس سے دیکھنے کے بعد مالتی سے سخت لہجہ میں بولا تھا

مگر مالک آپ نے دیکھا اس نئی ملازمہ نے کس طرح آپ کی شان میں "

"گستاخی کی ہیں

مالتی نے فوراً آنکھوں میں آنسوؤں لائے ناز سے کہا

"میں خود یہاں موجود ہوں سزا دینا ہو گا تو میں خود دے دوں گا "

مالتی کی آنسوؤں کو خاطر میں لائے بغیر وہ دو ٹوک انداز میں بولا

جس پہ مالتی نے آگ بگولا ہو کر حبہ کو گھورا تھا

مجھے تمہاری سچائی پہ مبنی بہادی بری نہیں لگی حبہ، اور نا ہی مجھے اپنی "

ملازموں کے ساتھ ان کے مرضی کے خلاف کچھ کرنا پسند ہے، مگر یہ

یہاں کا ایک نہایت ہی اہم رول ہے، نہایت ضروری کہ جب ہم اپنے سے

کسی بڑے رتبے والے ہستی سے ملتے ہیں تو اس کے سامنے تعظیم جھکتے

ضرور ہیں اگر تم میرے لئے ایسا نہیں کرنا چاہو تو کوئی بات نہیں۔۔۔۔ مگر
 "خیر گھر سے باہر مت نکلنا تم۔۔۔۔ اسی طرح تم محفوظ رہو گی
 "تھینک یو سر"

جوزف کے کہنے پہ وہ اپنی نظریں جھکائے بولی تھی
 کیونکہ وہ اپنے عارضی مالک کو بس اتنا ہی تعظیم دے سکتی تھی۔
 جس پر جوزف اس پر ایک سوچتی نظر ڈال کر آگے بڑھ گیا تھا
 البتہ مالتی کی کھا جانے والی نظریں اب بھی حبابہ پہ پی ٹکی تھی۔
 جو اس کیسل سے باہر نکلنے کے طریقے پہ غور کر رہی تھی۔ اس نے بھلا
 کب تک اس کیسل میں قید ہو کر رہنا تھا
 اسے اس غلامی، کیسل اور جگہ سے کسی ناکسی طرح نکلنا ہی تھا

-----*-----*

اور پھر جب اس کیسل سے نکل آئی تھی، واش روم میں موجود روشن دان کے راستے،

اس روشندان سے زمین کئی پھلانگ نیچے تھی اس لئے چھلانگ لگا کر زمین پہ پہنچنے پہ اس کے داہنے پیر پہ شدید چوٹ آئی تھی کئی لمحے لگے تھے اسے اس چوٹ کو برداشت کر کے دوبارہ اٹھ کر چلنے میں، وہ تو شکر تھا کہ اسے موج نہیں آئی تھی پھر بھی وہ ہلکا سا لنگڑا کر چل رہی تھی۔

اے تم تو غلام لگتی ہو۔۔۔ کیا تم اپنے مالک کے یہاں سے بھاگ آئی "ہو؟"

ابھی وہ کیسل کے احاطے سے بھی نہیں نکلی تھی کہ اس کے سامنے ایک سیاہ فام گارڈ آکھڑا ہوا تھا "میں غلام نہیں ہوں"

"مگر تمہارا لباس تو غلاموں جیسا ہی ہے"

وہ حبہ کی جانب بڑھتے ہوئے بولا تھا
حبہ کا ارادہ کسی سے بھی الجھنا نہیں تھا کیونکہ وہ اپنی جانب کسی کو بھی متوجہ
نہیں کرنا چاہتی تھی،

وہ فی الحال اپنی تشہیر گز بھی نہیں چاہتی تھی
اس لئے وہ اس سیاہ فام کو خاموشی سے قریب آتے دیکھتی رہتی تھی،
اور جب وہ دو قدم جتنی دوری پہ تھا

اچانک چمکادے کر پوری قوت سے بھاگ کھڑی ہوئی تھی۔
وہ گارڈ ایک لمحہ کے لئے اس کی چستی پہ حیران ہوتا گلے ہی پل پلٹ کر اس
کے پیچھے دوڑا تھا

"ایک غلام اپنے آقا کے گھر سے بھاگ نکلی ہے"
وہ گارڈ دوسرے گارڈز کو چلا کر آگاہ کرتا حبہ کے پیچھے دوڑا تھا
اپنے پیچھے دوڑتے کئی قدموں کو محسوس کر کے حبہ کے قدموں میں مزید
تیزی آئی تھی۔

مگر آخر کب تک وہ تھکنے لگی تھی، اس گلی سے اس گلی اور پھر وہ محل کے
حدود سے باہر نکل آئی تھی

وہ گارڈز کافی چالاک اور چست تھے گویا وہ غلاموں کے اس طرح بھاگنے
اور انہیں پکڑنے کے عادی تھے

وہ پیچھے پلٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی اور راستہ تبدیل کرتی مسلسل بھاگ رہی
تھی،

یہاں تک کے پکی سڑک ختم ہو گئی اور کچی سڑک اور جنگلات کا سلسلہ
شروع ہوا

وہ ابھی زیادہ اندر تک نہیں گئی تھی کہ کسی نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچا تھا
"اس طرف۔۔"

وہ کوئی عورت تھی جو اس کا بازو کھینچتی اسے ایک جانب دوڑتی ہوئی لے
جارہی تھی

حبہ بھی بنا سوچے سمجھے اس کی پیروی میں دوڑتی رہی تھی

وہ جنگل زیادہ گہرا نہیں تھا پانچ منٹ کی دوڑ پہ جنگل ختم ہو گیا تھا
اور سامنے ایک بستی تھی،

جسے دیکھتے ہی اس عورت کی رفتار کم ہو گئی تھی
"اب تم کچھ دیر کے لئے محفوظ ہو"

بستی میں داخل ہوتے ہی اس عورت نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا تھا
حبہ نے دیکھا کہ وہ بھی نہایت ہی خوبصورت تھی، اور اس کی عمر پینتیس یا
چھتیس سال کی رہی ہو گی۔
"کچھ دیر کے لئے کیوں؟"

حبہ نے پوچھا

کیونکہ بہت جلد تمہارا مالک تمہیں ڈھونڈ لے گا اور تمہیں لے جائے گا،"
"اور ساتھ تمہیں اس طرح بھاگنے پہ سنگین سزا سے گزرنا ہو گا
اس نے کہتے ہوئے ایک مٹی، سوکھی گھاس اور ٹین کی چھت سے بنے
چھوڑیوں میں سے ایک چھوڑی کے سامنے رکتے ہوئے کہا تھا

"آؤ تب تک میں تمہاری تھوڑی سی خاطر مدارت کر دوں"

کہتے ہوئے اس نے درخت کی لکڑیوں سے بنے دروازے کو کھولتے ہوئے کہا تھا

"میرا نام ظویا ہے، تم شاید یہاں نئی آئی ہو"

ظویا نے اندر داخل ہوتے حبہ سے کہا تھا،

جس نے اثبات میں گردن ہلا کر جواب دیتے ہوئے اس انتہائی چھوٹے سے چھوڑی کا جائزہ لیا

جس کے ایک مٹی کی دیوار سے لکڑی سے مستطیل کی شکل میں بناوہ بیڈ سے ملتا جلتا کچھ تھا

جس کے اوپر ہاتھ سے سلعے دو تین چادر بچھا تھے۔

اور ایک ہاتھ سے ہی بنا تکیہ سرہانے رکھا تھا

"کیا تم جانتی ہو کہ ہم کہاں ہے؟"

حبہ نے اس بیڈ نما لکڑی کے تختے پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا

اور ظویا کو دیکھا جو دوسرے دیوار کے کونے میں بنے چولہے کے پاس ایک اونچے پتھر پہ بیٹھی درختوں کے سوکھے پتوں سے چولہا جلا چکی تھی اور اب اس پہ ایک مٹی کا برتن رکھ دیا تھا جس میں پانی بھرا تھا کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ ہے سوائے اس کے کہ اس جگہ کو کنگ ڈم " کہتے ہیں اور اس کنگ ڈم پہ ایک ستر سال کا کنگ حکومت کرتا ہے ظویا حبہ کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے بولی

"تم کب سے ہو یہاں؟"

حبہ نے اس کے پھٹے پرانے ہاتھ سے سینے کپڑوں اور پیروں میں موجود ربر کی گھسی ہوئی چیل کو دیکھتے دھیمے اور افسوس بھرے لہجہ میں پوچھا

پندرہ سال سے۔۔۔۔ تمہیں مجھ پہ ترس کھانے کی ضرورت نہیں ہے"

کیونکہ تمہاری زندگی بھی میرے مانند یا پھر مجھ سے بھی بدتر ہونے والی ہیں"

ظویا نے بے حسی سے کہا تھا،

یہاں رہتے رہتے اور ظلم و زیادتی سہتے سہتے وہ بے حس ناہوتی تو کیا ہوتی
حبہ نے ظویا کے لئے مزید دکھ اپنے دل میں محسوس کیا تھا
نجانے اس طرح اور کتنی لڑکیاں ہوگی، جو اذیت بھری زندگی گزار رہی
ہوگی۔

"کنگ کیسا ہے؟"

"بہت برا، بے رحم اور سفاک"

حبہ کے پوچھنے پہ ظویا کے چہرے پہ نفرت کی پر چھائی چھائی تھی
نفرت سے کہتے ہوئے اس نے دو مٹی کے پیالوں میں ابلتے پانی کو انڈیلا تھا
"کیا تم نے دیکھا ہے اسے؟"

حبہ نے ظویا کو مٹی کے گرم بھاپ اڑاتے پیالیوں میں انتہائی چھوٹے سائز
کے انسٹنٹ میگی کے پیکٹ کو پھاڑ کر میگی پیالوں میں موجود گرم پانی میں
ڈالتے دیکھا تھا جس کے بعد وہ مٹی کے ڈھکن سے پیالوں کو ڈھانک گئی
تھی۔

اچانک ہی حبہ کو بگ بی اور اس کا انسٹنٹ مسگی یاد آیا تھا،
ساتھ ہی اس نے ظویا کو دیکھا جو تخت پہ اس کے مقابل آ بٹھی تھی
اسے ہر کوئی نہیں دیکھ سکتا، تیسرے درجے کے شہری تو بالکل بھی "
"نہیں

ظویا نے ایک پیالہ حبہ کے سامنے اور دوسرا اپنے سامنے رکھتے ہوئے
جواب دیا

"تیسرے درجے کے شہری سے کیا مطلب؟"

ہم سب غلام، سیاہ فام مزدور جو دن رات ان کے حکم پہ کولہوں کے بیل "
کے مانند کام کرتے ہیں، جنہیں کام کے عوض صرف دو وقت کا کھانا ملتا
ہے اور وہ بھی یہ مسگی کا ایک چھوٹا سا پیکٹ، وہ ہم ہے تیسرے درجے کے
"شہری

حبہ کے نا سمجھی سے پوچھنے پہ ظویا نے تلخی سے کہتے ہوئے اسے لکڑی کا
اسپون تھمایا تھا

"اور دوسرے درجہ کے؟"

حبہ نے اسپون تھامتے ہوئے بے یقینی سے پوچھا
کیا واقعی اب بھی دنیا کے کسی کونے میں ظلم و بربریت کی اس طرح مثال
موجود تھی؟

دوسرے درجہ کے شہری سفید فام امیر لوگ ہیں جنہیں ہم بے حد خوش
قسمت سمجھتے ہیں، اور پہلے اور اعلیٰ درجہ کے شہری صرف رائیل فیملی
(شاہی خاندان) ہیں، جن کے لئے اس کنگ ڈم میں سب کچھ جائز ہیں، وہ
سب بھی کنگ کے مانند ہی تیسرے درجہ کے شہری کے لئے سفاک اور
بے رحم ہیں۔۔۔۔ اور ان میں سب سے زیادہ سفاک اور بے رحم۔۔۔۔
"کنگ کا گرینڈ سن ہے۔۔ سنا ہے وہ کنگ ڈم کا اگلا کنگ ہے

ظویانے بے تاثر لہجہ میں کہتے ہوئے اپنے مٹی کے پیالے سے ڈھکنے کو
ہٹاتے ہوئے پیالے پہ جھک پڑی تھی
"اور تم سناؤ تمہیں کس نے خریدا؟"

حبہ بھی ظویا کے دیکھا دیکھی گرم گرم میگی اسپون سے کھانے لگی
 مالتی کی وجہ سے وہ دودن سے ڈھنگ سے کچھ کھا نہیں پائی تھی، سوا سے
 بھوک تو کافی زوروں کی لگی تھی
 "جوزف نامی لڑکے نے"

حبہ نے یوں ہی کھاتے ہوئے کہا تھا
 تم تو پھر کسی حد تک لگی ہو، کیونکہ تمام مالکوں میں چاہئے وہ دوسرے "
 درجہ کا ہو یا رائل فیملی کا جوزف ان سب میں اچھا انسان ہے، وہ اپنے
 غلاموں کے ساتھ دوسروں کے مانند حیوانوں جیسا سلوک نہیں کرتا، وہ
 غلاموں کی مرضی کو بہت اہمیت دیتا ہے، میں بھی اسی کی غلام تھی پھر
 میری خواہش پہ اس نے مجھے آزاد کر دیا تھا، اور تبھی سے میری بد قسمتی
 "جیسے مزید بڑھ گئی

"کیوں یہ تو اچھی بات ہے ناکہ تمہیں غلامی سے آزادی مل گئی"
 حبہ نے ظویا کے بات پہ نا سمجھی سے کہا

یہاں آزادی کبھی بھی نصیب نہیں ہوتی، سیاہ فام تو پھر بھی خوبصورت " لڑکیوں سے ہزار گنا بہتر ہے کہ انہیں صرف مزدوری کرنی ہوتی ہیں مگر ہم جیسی خوبصورت عورتوں کو ہمیشہ غلامی کرنی پڑتی ہیں " ظویا کے لہجہ میں زہر اور آنکھوں میں افیت ہی افیت تھی جسے دیکھتے حبابہ کا دل دکھ سے بھر گیا تھا

کیسل سے بھاگ کر آتے ہوئے وہ گاؤں پہ زیادہ غور نہیں کر پائیں تھی مگر اب ظویا کے جھوپڑی سے نکل کر واپس کیسل جاتے ہوئے وہ دیکھ رہی تھی۔

گرد و غبار میں ڈوبی کچی سڑکیں، تنگ گلیاں، بدرنگی چھوٹے چھوٹے مٹی، لکڑی، سوکھی گھاس اور ٹین کی چھوپڑیاں، کہیں کہیں گھڑوں میں جمع ہوا پانی، ننگے پاؤں بوسیدہ کپڑوں میں کھیلتے ہوئے سیاہ فام بچے،

بھوک و افلاس سے جن کی ہڈیاں نکل آئی تھی۔

وہاں کا ماحول اور کچے راستے اور اڑتی ہوئی گرد کے ذرے کہہ رہے تھے کہ کس طرح وہ گاؤں درد و افیت، ظلم و ستم کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ وہ صدمے میں گم سی جنگل پار کر کے اس پار آگئی تھی۔ اور جنگل کے اس پار کی شان و شوکت دیکھ کر حبه ٹھٹھک کر رہ گئی تھی۔ بڑی بڑی عمارتیں، خوبصورت پکی سڑکیں اور دیگر تمام سہولتیں جو کسی بھی ترقی یافتہ ملک میں باآسانی میسر ہو وہ سبھی تھا وہاں، جہاں پہلے اور دوسرے درجہ کے شہری بستے تھے۔

نجانے یہ سب ظالمانہ قانون کس نے بنائے تھے؟

کون تھا۔ جس کی بے رحم جبلت کو اس طرح حکومت کر کے تسکین مل رہی تھی؟؟

-----*-----

وہ جس راستے کیسل سے فرار ہوئی تھی بمشکل پائپ کی مدد سے چڑھ کر اسی راستے واپس ہوئی تھی

واش روم سے نکلنے پہ ہی اسے مالتی ملی تھی۔

مجھے لگا تھا کہ تم واپس نہیں آؤ گی۔۔۔ مگر تمہاری بد قسمتی تمہیں واپس "

"یہاں لے آئی ہیں

مالتی نے اسے دیکھ کر نہایت خوش ہوتے ہوئے کمینہ پن سے کہا تھا

اور اس کی خوشی کا راز حبہ پہ اگلے ہی پل کھل گیا

در اصل مالتی کو حبہ کو سزا دینے کا ایک سنہرا موقع مل گیا تھا،

جو وہ کب سے ڈھونڈ رہی تھی۔

اور پھر اس نے حبہ کے پیروں کے تلوں پہ کئی قمچیاں توڑ دیئے۔

ورم اور زخموں سے لہو لہان ہوتے تلوں کے سبب حبہ کے اندر درد و

افیت کی لہر دوڑ رہی تھی جس پہ وہ اپنی آنکھوں کو میچ گئی

حبہ کے چہرے پہ تکلیف کے آثار دیکھ کر مالتی کو بڑی تسکین مل رہی تھی

وہ حبہ کو درد و اذیت سے چیختے اور رحم کی بھیک مانگتے دیکھنا چاہتی تھی،
اس لئے اسی پہ اکتفاء نہیں کیا تھا، بلکہ وہ مسلسل مارتی رہی تھی۔
دانت پہ دانت رکھے درد و اذیت برداشت کرتی حبہ کے آنکھوں سے
آنسوؤں نکل آئے تھے،

مگر اگلے ہی پل بند آنکھوں کے اس پار اسے بشار تقی نظر آیا تھا
جائے نماز سے نماز پڑھ کے اٹھتا بشار تقی،
جس نے بلیوٹراؤز پرپہ وائٹ بٹنوں والی شرٹ پہنا ہوا تھا
"حبہ۔۔۔؟"

اس کے پکارنے پہ آنکھیں بند کی ہوئی حبہ بے اختیار مسکرا پڑی تھی
اس نے پہلی مرتبہ اس کا صحیح نام لیا تھا
اور ادھر مالتی جو مار مار کر تھک چکی تھی حبہ کے آنسو دیکھ کر صحیح طور پہ
سرشاری محسوس بھی نہیں کر پائیں تھی کہ اسے بند آنکھوں سے مسکراتے
دیکھ دنگ ہوئی

اتنی افیت اور تکلیف ملنے پہ تو بڑے سے بڑا مضبوط مرد بھی گٹھنے ٹیک دیں
مگر وہ نازک سی نظر آتی لڑکی منہ سے ایک بھی سسکی نکالے بغیر اب مسکرا
رہی تھی۔

مالتی پہ بے ساختہ اس نئی ملازمہ کا روعب پڑا تھا
اور بری طرح پڑا تھا،

یہ نئی ملازمہ ہر گز بھی عام نہیں تھی،
مالتی کے کانپتے ہاتھ سے خون سے سنی چچی گر پڑی تھی
مالتی نے حیرت سے اپنے ہاتھ کو دیکھا
یہ اس کا ہاتھ کانپنے کب لگا تھا،

اس نے کانپتے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے سختی سے جکڑتے ہوئے،
اس نئی مسکراتی ملازمہ پہ ایک نظر ڈال کر اگلے ہی پل وہ عجلت سے وہاں
سے نکل گئی تھی

("تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟۔۔ تم اس طرح نروس کیوں ہو؟")

اس کی سماعت میں بشار کی مہربان آواز ابھری تھی ساتھ ہی اس نے اپنی پیشانی پہ ایک مرتبہ پھر سے اس کے ہاتھ کے لمس کو محسوس کیا تھا۔ ایک مرتبہ پھر حبہ احسن نے اس نرم، محبت بھرے لمس کو محسوس کر کے اپنے سانس کو رکتا محسوس کیا تھا

"نہیں ہوں میں ٹھیک"

اگلے ہی پل دقت سے سانس لیتے ہوئے وہ بولی تھی اور کئی آنسو اس کے بند آنکھوں سے پھسل کر رخسار پہ بہہ آئے تھے

ان آنسوؤں کا تعلق پیروں کے درد سے نہیں تھا بلکہ دل کے درد سے تھا۔ دل کا درد۔۔۔ جو پیروں کے درد پہ غالب آ گیا تھا۔

("تم اتنی ٹھنڈی کیوں پڑ رہی ہو؟")

حبہ نے محسوس کیا اس کا ذہن غنودگی میں ڈوب رہا تھا اور تبھی اس نے پھر سے اس مہربان توجہ سے بھرپور لہجہ کو سماعت میں ابھرتا محسوس کیا

یہ لو۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ ہاٹ چاکلیٹ سے اچھا لگتا ہے اور آدھی ("

(" بیماری دور ہو جاتی ہیں

اسے بشار تقی نظر آیا تھا جو کہتا ہوا اس کے سامنے ٹیبل پہ گرم گرم بھانپ

اڑاتی بلیورنگ مگ رکھ گیا تھا

"میں ہمیشہ اس ہاٹ چاکلیٹ کو مس کرتی ہوں"

حبہ دھیمے لہجہ میں بڑ بڑائی تھی، جیسے وہ غنودگی میں ہو

یہ تم اس لئے کہہ رہی ہو کیونکہ جو تمہیں حاصل ہے وہ تم نے کھویا ("

نہیں ہے، اس لئے ان کی قیمتی ہونے کا تمہیں احساس ہی نہیں

ہے۔۔۔۔ کیونکہ انسان کے پاس ہمیشہ سب کچھ کھونے کے بعد بھی کچھ نا

(" کچھ قیمتی باقی رہ جاتا ہے یا کوئی بہت قیمتی بن جاتا ہے

" صحیح کہا تھا تم نے بالکل صحیح۔۔۔"

بشار تقی کی آواز کو سماعت میں تازہ ہونے کے بعد وہ افیت سے بولی تھی

اس کے سامنے بیٹھا بشار تقی دھندھلا رہا تھا،

پھر سے اسے چھوڑ کر جا رہا تھا

اس سے پہلے کہ وہ بدگمانی میں مبتلا ہو کر پھر سے اندھیرے میں کھو جاتا،
وہ اس سے کہنا چاہتی تھی کہ،

اپنے زندگی کے سبھی قیمت ہستیوں کے کھونے کے بعد اس کے پاس مزید "
کوئی قیمتی باقی نہیں بچا تھا، ہاں مگر کب؟، کیسے؟، نجانے کس وقت؟، وہ
"خود قیمتی بن گیا تھا اسے اس کی خبر تک نہیں ہوئی تھی
مگر اس مرتبہ بھی وہ کہہ نہیں پائی تھی
بشار تفتی مکمل دھندلا چکا تھا،
اور حبہ احسن کا ذہن مکمل تاریکی میں ڈوب گیا

-----*-----

"کیسی ہو تم؟"

حبہ نے آنکھیں کھولیں تو اسے جوزف کا تشویش بھرا چہرہ نظر آیا تھا
"کیوں مجھے کیا ہوا تھا؟"

اس نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے حیرت سے پوچھا
ساتھ ہی حبہ نے ارد گرد کا جائزہ لیا، وہ پہلے دو دن باقی ملازماؤں کے ساتھ
جس کمرے میں تھی یہ وہ کمرہ نہیں تھا۔
وہاں وہ فرشتی بستر پہ سوئی تھی

مگر اس وقت وہ ایک عالیشان سے بیڈ پہ نرم دبیز بستر میں دبکی ہوئی تھی
مالتی کی بے وقوفی کی وجہ سے تم پورا ایک دن شدید بخار میں مبتلا اور بے
"ہوش رہی

جوزف کے کہنے پہ حبہ نے جوزف کے بازو کھڑی مالتی کو دیکھا تھا
جو اس کے دیکھنے پہ اپنی نظریں پھیر گئیں تھی۔
پھر حبہ نے کمبل ہٹا کر اپنے پیروں کو دیکھا جو سفید پٹیوں سے لپٹا تھا

سر میں نے سنا ہے کہ رائیل کیسل (شاہی محل) میں کوئی تقریب ہے،
 "میں وہاں جانا چاہتی ہوں"

اس نے یہ ظویا سے سنا تھا کہ آئے دن رائیل کیسل میں دل بہلانے کے
 لئے پارٹیز، اور ڈرامے ہوتے رہتے تھے،

اور اس نے کہا تھا کہ دو دن بعد پھر کوئی پارٹی تھی، دراصل ظویا رائیل
 کیسل میں کام کرتی تھی،

ظویا کی بات یاد آتے ہی وہ فوراً بول اٹھی تھی
 "ہاں وہ تو آج رات ہے مگر تمہاری طبیعت۔۔۔"

"نہیں میں ٹھیک ہوں"

جوزف حیران سا بول رہا تھا کہ جب اس کی بات کاٹ کر فوراً بولی
 وہ یہ سنہرا موقعہ ذائع نہیں کر سکتی تھی،

کنگ ڈم کی دنیا کو سمجھنے کے لئے اسے کنگ ڈم کے طاقتور لوگوں کو جاننا
 ہوگا۔

"تم وہاں کیوں جانا چاہتی ہو؟"

حبہ کی ضد پہ جیسے جوزف متجسس ہوا

"کیا آپ کو بتانا ضروری ہے؟"

حبہ نے اپنے زخمی پیروں سے لپٹے پیٹوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

کیونکہ وہ اس سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

کیونکہ جوزف واقعی ایک اچھا عارضی مالک تھا، جس نے اس سے ابھی تک

یہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ وہ کیسل سے بھاگی کیوں تھی؟

"اگر تم نہیں چاہتی ہو تو کوئی بات نہیں"

اگلے ہی پل جوزف بے نیازی سے بولا

"شکریہ"

وہ واقعی اس کی ممنوع ہوئی تھی

"تم اس زخمی پیروں کے ساتھ چل تولوں گی ناں؟"

"جی ہاں، آپ فکرنا کریں"

جوزف کے پوچھنے پہ حبہ نے فوراً کہا
 مالتی نے حیرت سے اپنے مالک کو دیکھا، مالک کے ساتھ ایسے پارٹیز میں
 جانے کی اس کی شدید خواہش تھی مگر کبھی مالک اسے کسی پارٹی میں نہیں
 لے گیا تھا

حسد کی آگ میں شدید جھلستے ہوئے مالتی نے حبہ کو دیکھا تھا
 "ٹھیک ہے پھر، مگر تمہیں وہاں میرا ہر حکم ماننا ہوگا"
 "بلکل میں آپ کا ہر حکم مانو گی"
 جوزف کے کہنے پہ حبہ نے فوراً ہامی بھری تھی۔

اس کے بعد جوزف وہاں سے مالتی کے ساتھ چلے گیا تھا،
 اور پھر کچھ دیر بعد اس نے ایک لڑکی کو بھیجا
 "مالک نے کہا ہے کہ میں تمہیں پارٹی میں جانے کے لئے تیار کر دوں"
 لڑکی اپنے ساتھ کئی لباس ہینگر کے ساتھ لے آئی تھی۔
 وہ سب پارٹی وائرز لیشمی لباس تھے

مجھے اس طرح کا لباس نہیں چاہئے بلکہ بس عام سا کوئی لباس ہو جو "

"ملازماؤں جیسا ہو"

حبہ نے تمام لباس کا جائزہ لینے کے بعد ان سبھی کو رد کرتے ہوئے کہا جس کے بعد وہ لڑکی اس کے حسب منشاء لباس لے آئی تھی، اور حبہ کے حسب منشاء ہی اس نے حبہ پہ دہتی ہوئی رنگت کا میک اپ کیا تھا حبہ کسی کی بھی توجہ اپنی جانب مبذول نہیں کرانا چاہتی۔ وہ ایک عام سی بے بس غلام ہی بن کر رہنا چاہتی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ ہمیشہ بھلا چاہنے کے مطابق ہی کب ہوتا ہے؟

"مالک نے کہا ہے کہ آپ کو یہی جوتا پہننا ہے"

کہتے ہوئے لڑکی نے اس کے پیروں کے پاس ایک خوبصورت سی نرم، دبیز سی مخملی جوتی رکھی تھی

-----*-----*-----*

وہ اس علیشان اور دیو ہیکل کیسل کا سامنے کا حصہ تھا،
 جہاں جوزف کی بڑی سی علیشان سی کارر کی تھی
 میں جانتا ہوں کہ تم ایک خوبصورت لڑکی ہو، اس طرح کامیک اپ تم "
 "جان بوجھ کر کرتی ہو۔۔۔ نجانے کیا چلتا رہتا ہے تمہارے دماغ میں؟
 کار سے نکل کر ریڈ کارپٹ پہ چلتے ہوئے جوزف نے ایک نگاہ حبہ پہ ڈالتے
 ہوئے بڑبڑا کر کہا تھا
 جو اس کے پیچھے چلتی حبہ ہی سن پائی تھی،
 جس کا جواب دینا حبہ نے ضروری نہیں سمجھا تھا
 اس لئے جوزف کے پیچھے کیسل کی سیڑھیاں چڑھتی وہ اس بڑے سے تاحد
 نگاہ پھیلے علیشان سے ہال کو دیکھ رہی تھی،
 جو مہمانوں سے بھرا تھا،

سارے مہمان سفید فام تھے، اور ان کا لباس مغربی طرز کا تھا

یقیناً وہ سبھی دوسرے نمبر کے شہری تھے۔

جوزف جس کے قریب سے بھی گذرتا وہ اس کے سامنے "ماسٹر جوزف" کہہ کر جھکتے ضرور تھے

جوزف کے پیچھے چلتے ہوئے وہ اطراف کا گہری نظروں سے جائزہ لے رہی تھی۔

بہت سارے مردوں کے ساتھ خادمائیں بھی تھیں مگر وہ خوبصورت خادمائیں بہترین تراش تراش کی لباس جیولری، اور میک میں بہت خوبصورت اور دلربا لگ رہیں تھیں، جس کے سبب ان کے مالک دوسروں کے سامنے فخر سے گردن اکڑائے پھر رہے تھے۔

گو یا ملازمہ نہیں وہ خود اتنے خوبصورت ہو۔

حبہ کو سمجھ نہیں آیا ان کی بے وقوفی بھری سوچ اور اکڑپہ ہنسنے یا افسوس کرے۔

"ماسٹر جوزف"

تبھی تین آدمی جوزف کے سامنے رکتے ہوئے اس کے سامنے جھکے تھے وہ سبھی شکل سے ہی نہایت مکار اور فریبی لگ رہے تھے حبہ نے انہیں ناپسندیدگی سے دیکھا تھا، جواب خود بھی حبہ کا جائزہ لے رہے تھے

ہمیں ہمیشہ آپ کی ملازمہ کو دیکھ کر رشک آتا ہے ماسٹر جوزف مگر اس "مرتبہ آپ کی یہ ملازمہ کچھ خاص نہیں ہے وہ تینوں اسے آر پار ہوتی نظروں سے دیکھ رہے تھے، یوں گویا وہ کوئی نمائش کی چیز ہو۔

حبہ کا خون شدت سے کھول اٹھا تھا، اپنی مٹھیوں کو بھیجے اس نے بمشکل اپنا غصہ ضبط کیا ہوا تھا

"حبہ جھکوان کے سامنے"

جوزف نے سرگوشی کی تھی اس کی جانب۔

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں کسی کے سامنے جھکتی نہیں ہوں"

اس نے سپاٹ سے لہجہ میں ان سبھی کو دیکھتے ہوئے کہا
جس پہ جوزف نے بے ساختہ پریشانی محسوس کی کیونکہ سبھی نے حبہ کو
بآسانی سنا تھا

کیونکہ اب ارد گرد کھڑے لوگ بھی ان کی جانب متوجہ ہفتے لگے تھے
سبھی لمحہ بھر کے لئے حبہ کی جرات مندی پہ حیران ہوئے تھے۔

شاید وہ پہلی تھی جس نے اس طرح انکار کیا تھا
"تمہاری اتنی جرات؟"

ان تینوں میں سے ایک نے دنت پیس کر کہا تھا

"کیا یہ نہیں جانتی کہ اس کے اس گستاخی پہ اس کو کیا سزا ملنے والی ہے؟"

ان میں سے دوسرا جس کا نام رابرٹ تھا اس نے شیطانی مسکراہٹ لبوں پہ

طاری کئے اس کے قریب جاتے ہوئے کہا تھا کہ رابرٹ اور حبہ کے

درمیان جوزف آکھڑا ہوا

"یہ غلام نہیں ہے"

"تو پھر؟"

وہ سبھی جوزف کے کہنے پہ حیران ہوئے تھے

"یہ۔۔۔"

جوزف نے ہلکا سا گردن حبہ کی جانب موڑا تھا

وہ بھی حیران سی نظر آئی

"۔۔۔ یہ میری فیانسی ہے"

"کیا؟؟؟"

جوزف کے انکشاف پہ سبھی دنگ ہوئے تھے

"یہ ملازمہ کے کپڑے میں ملبوس سی۔۔۔"

کسی نے حیرت اور ناپسندیدگی سے کہنا چاہا تھا

کہ جوزف نے اسے سنجیدگی سے دیکھا تھا، جس کے سبب وہ فوراً خاموش ہوا

یہ میری فیانسی ہے تمہاری نہیں، اس لئے فضول کے تبصرے اور گوسپ

"سے پرہیز کرنا"

جوزف کے لہجہ میں وہاں موجود سبھی کے لئے جیسے ایک تنبیہ سی محسوس تھی

جسے انہیں ماننا ہی تھا کیونکہ جوزف وہاں ان سے ہائی رینک کا تھا
رائیل فیملی ممبر۔۔۔

اس لئے اس کے بعد مزید کسی کی کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی
البتہ سب حبابہ کو عجیب سی نظروں سے دیکھ رہے تھے،

جو جوزف کے پیچھے آگے بڑھ گئی تھی

میں بے شک تمہیں پسند کرتا ہوں، کیونکہ مجھے ذہین لوگ پسند ہے مگر "
میں نے تمہیں فیانسی صرف اسی لئے کہا کہ کیونکہ میں تمہیں بچانا چاہتا
ہوں، تم یہ نہیں جانتی ہو گی کہ ہر نچلے درجہ کا شہری اونچے درجے والے کو
جھک کر تعظیم دیتا ہے، اور تم ان لوگوں سے نچلے درجے کی تھی، تم نے
جھکنے سے انکار کر کے گویا بغاوت کا اعلان کیا تھا، اور بغاوت کرنے والے کی

سزا اس کنگ ڈم میں عبرت ناک موت کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔ مجھے
 "نہیں لگتا کہ تم یہاں زیادہ وقت تک سروائیو کر پاؤں گی
 جوزف آگے آگے چلتے ہوئے از حد ناراضگی سے کہتے ہوئے آخر میں
 پریشانی سے بڑبڑایا تھا

"اس کے لئے تھک یو سوچ سر"

"سریسلی تمہیں واقعی یہ سن کر ڈر نہیں لگا؟"

حبہ کی پیچھے سے آواز آنے پہ وہ رکتا اس کی جانب مڑتے ہوئے بولا تھا
 حبہ کے سپاٹ بے نیاز انداز میں کہنے پہ وہ جیسے حیران اور بے یقین ہوا تھا
 مجھے لگتا ہے کہ مجھے اپنا یہ فیصلہ بدلنا پڑے کہ تم ذہین ہو، کیونکہ بے وجہ "
 خود کو موت کے منہ میں دھکیلنا ذہانت ہر گز نہیں ہے، میں نے تمہیں
 بھلے ہی ان دوسرے درجہ شہریوں سے بچا لیا ہے مگر اگر تم نے روئیل فیملی
 کے سامنے بھی جھٹکنے کے لیے انکار کر دیا تو میں تمہیں ہر گز بچا نہیں پاؤں
 "گا، مجھے تمہیں یہاں لانا ہی نہیں چاہئے تھا

اتنی دیر میں جوزف کو لگنے لگا تھا کہ اس کا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا تھا، اس لئے آخر میں افسوس سے بولا وہ واقعی اسے یہاں لانے پہ پچھتا رہا تھا جوزف کو نہیں پتا تھا کہ وہ لڑکی اتنی زیادہ ضدی، بے خوف ہوگی کہ اس کے لئے مصیبتیں پیدا کرے گی۔

"لیڈیس اینڈ جنٹلمین جس کا انتظار تھا وہ وقت آگیا ہے"

جوزف افسوس میں مصروف تھا کہ تبھی اناؤنسمنٹ پہ سبھی کا رخ آواز کی جانب ہوا تھا،

جس پہ جوزف اور حبه بھی متوجہ ہوئے تھے

وہ ایک اونچی سی اسٹیج کے مانند انتہائی اعلیٰ انداز میں ڈیکوریٹ کی ہوئی جگہ تھی

جہاں ایک انتہائی خوبصورت سی لڑکی جو ریڈ سیلو لیس گاؤن میں ملبوس تھی کھڑی کہہ رہی تھی۔

جس پہ سبھی مہمانوں نے پر جوش ہو کر تالیاں پیٹا، اور مختلف قسم کی آوازیں نکالی تھی۔

اچانک اس لڑکی کے پیچھے سے ابھرتے شخص کو دیکھ حبه ششدر رہ گئی تھی وہ جان ڈیوڈ تھا

یہ وہی تھا۔۔۔ یہ یقیناً گنگ کا گرینڈ سن ہو گا جو ہونے والا گنگ ہے حبه کو وہ اسٹیج کی سیڑھیاں اتر کر بائیں جانب جاتا نظر آیا تھا کہ اگلے ہی پل حبه بھی اس جانب بڑھی تھی

"کہاں جا رہی ہو؟۔۔۔ رکو۔۔۔"

حبه کو اس طرح اچانک آگے جاتے دیکھ جوزف حیران سا ہوتا اسکے تعاقب میں بڑھا تھا

حبه رکو۔۔۔ نجانے تم کس بنیاد پہ ایسی حرکتیں کرتی ہو؟۔۔۔ تمہیں کیا لگتا

"ہے آسمان سے کوئی اترے گا تمہیں بچانے کے لئے؟"

جوزف سخت جھلاتا اور غصہ میں آتا حبه کے پیچھے جاتا کہہ رہا تھا

rarararira...rarararira...rarararira...rararar
ir

حبہ ایکدم اسٹیج کے مقابل پہنچ چکی تھی،
اور جوزف اس کے پیچھے پیچھے ہی تھا جب میوزک کے ساتھ وہ آواز پورے
ہال میں ایک لئے پہ گونجی تھی
جس کے سبب پورے ہال میں سناٹا سا طاری ہوا تھا
حبہ اور جوزف بھی ٹھٹھک کر رہ گئے تھے

Do you want to meet all my monsters
Think your tough I know they'll drive
you bronkers

Click On The Link Above To Read More Novels / <https://www.zubinovelzone.com/> / 0344 4499420

<https://www.zubinovelzone.com/>

Meet them once and they'll forever
haunt you...

وہ انتہائی سرد سی مگر کافی دلنشین سی آواز تھی
لفظوں کے بول لہجہ کی سردی کے ساتھ زندہ ہو کر جیسے سننے والوں کے
دل میں اتر رہے تھے
اور انہیں کپکپانے پہ مجبور کر رہے تھے
ایک خوف کا احساس تھا جو وہاں موجود سبھی نے اپنے اندر ابھرتا محسوس کیا
تھا

البتہ یہ سانگ گانے والا انہیں اسٹیج پہ نظر نہیں آیا تھا
سب کی نظریں گویا اس گانے والے کو ڈھونڈ رہی تھی۔
ان ڈھونڈنے والی نظروں میں حجبہ بھی شامل تھی۔
ایک عجیب سا احساس تھا جو اس کے رگ و پے میں دوڑ گیا تھا

There's no heroes or villains in this
place

Just shadows that dance in my
headspace

Leaving nothing but Phantoms in their
wake....

وہ عجیب سا احساس کیا تھا جبہ سمجھ نہیں پائی تھی بس وہاں موجود سبھی کی
طرح وہ بھی چاہتی تھی کہ وہ اسے نظر آجائے جو یہ سانگ گارہا تھا

There's parts of me I cannot hide
I've tried and tried a million times

یہاں اس کی سرد آواز جیسے مزید سرد ہوئی تھی
کہ خوف کی ایک سرد لہر سی سبھی نے اپنے اندر دوڑتا محسوس کیا تھا

rarararira...rarararira...rarararira...rararar
ira

Cross my heart and hope to die...

اور تبھی جیسے اسٹیج پہ ایک دم درمیان میں نظر آتا ستون گھوما تھا
اور وہ خوف گویا ان کے سامنے مجسم آکھڑا ہوا تھا
وہ ستون پہ بنے چیئر پہ بٹھا تھا،
اس کے ہاتھ میں مائیک موجود تھا

جسے دیکھ کر سبھی کی سانسیں رکی تھی،

Welcome to my dark side

وہ چیئر سے اٹھ کر اسٹیج سے نیچے اتر آیا تھا
جسے دیکھ کر اگلے ہی پل سبھی مکینکی انداز میں اپنی گھٹنوں تک جھکے تھے
جھکے گردنوں کے درمیان سے گذرتا،
وہ اس واحد ہستی کے مقابل آکھڑا ہوا تھا
جواب بھی کھڑی تھی
بے جان ریت کی مورتی کے مانند، جس کی سانسیں تک گویا رکی ہوئی تھی

"Welcome to my dark side"

انتہائی ٹھنڈے لہجہ میں اس بے جان نظر آتی مورتی کے پھیلے بادامی
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا وہ واپس الٹے قدم واپس جانے کے لئے مڑ گیا
تھا

"بش---شا---ر---ر"

ابھی وہ کچھ قدم چلا ہی تھا کہ پیچھے موجود اس بے جان سی ریت کی مورتی
کے لب کپکپائے تھے

اور آنکھوں سے ایک آنسو پھسل کر رخسار پہ آگرا تھا
اور پھر وہ مورتی ریت کی بھر بھری مٹی کے مانند ڈھیسے گئی

"حبہ---"

"ڈونٹ ٹچ ہر"

فرش پہ بے ہوش ہو کر گرتی حبہ کو دیکھ جو زف بے ساختہ اس کی جانب
بڑھا تھا کہ وہ جوا بھی تک پیٹھ کئے کھڑا تھا

انتہائی ٹھنڈے لہجہ میں گویا ہوا تھا اس کے سرد لہجہ کی تنبیہ پہ جوزف ٹھہر سا گیا

وہ واپس سرد سے انداز میں چل کر فرش پہ بے ہوش پڑی جبہ تک آیا تھا اور ایک ٹھنڈی اور سپاٹ نگاہ اس کے بے ہوش وجود پہ ڈالی اور پھر اس کے لبوں پہ ایک سرد اور تلخ سی مسکراہٹ اٹھ آئی تھی



"یہ تقریب یہی ختم ہوتی ہیں"

اس کے مائیک میں سرد سے انداز میں کہنے پہ دیکھتے ہی دیکھتے ہال خالی ہو گیا تھا

"یہ کون ہے؟"

"مم۔۔۔ میری فیانسی۔۔۔"

ہال کے خالی ہونے پہ اس نے جوزف سے پوچھا تھا

جوزف نے اپنے ہکلاتے لہجہ پہ قابو پاتے ہوئے کہنا ہی چاہا تھا کہ اس کے آنکھوں کی بڑھتی سختی پہ رک سا گیا

-- نہیں ہے، یہ میری غلام ہے اسے بچانے کے لیے ایسا کہا تھا کیونکہ یہ "کسی کے سامنے جھکتی نہیں۔۔۔"

جوزف نے بلا آخر سچ بولتے ہوئے کہا

وہ جوزف کی بات سننے ہوئے ناچاہتے ہوئے بھی بے ہوش پڑی حبہ کو دیکھا گیا تھا

"-- پلیز برو اسے معاف۔۔۔"

جوزف کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہے تھے کہ جوزف نے حیرت سے اسے پلٹ کر جاتے دیکھا

"کیا وہ اسے سزا نہیں دے گا؟"

جوزف نے حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا اور پھر حبہ کو دیکھا جو نجانے کب ہوش میں آنے والی تھی

"بشار-----ر"

حبہ کو جب ہوش آیا تو وہ جیسے اسے پکارتے ہوئے اٹھی تھی
 "وہ کہاں ہے؟"

وہ اپنے سامنے کھڑے جوزف سے پوچھ رہی تھی
 "تم کس کی بات کر رہی ہو؟"

جوزف سخت جھلائے ہوئے تھا
 "وہ-----"

حبہ نے کہتے ہوئے پورے ہال میں نگاہ دوڑائی مگر سارا ہال تو خالی تھا
 ہال میں صرف جوزف اور وہ تھے۔

اور وہ ابھی تک ماربل کے برہنہ، ڈھنڈے فرش پہ بے ہوش پڑی تھی؟
 کیا وہ خواب دیکھ رہی تھی؟،

مگر نہیں وہ اس کے سامنے زندہ سلامت کھڑا تھا؟
 "کون وہ؟"

جوزف نے فرش سے اٹھ کر کھڑے ہوتے حبہ سے ناراضگی سے پوچھا تھا،
 جو سخت ہراساں اور پریشان نظر آرہی تھی
 حبہ کی وجہ سے وہ بہت بڑی مصیبت میں پھنس گیا تھا۔
 "کیا وہی جسے دیکھ کر تم خوف سے بے ہوش ہو گئی تھی؟"
 "ہاں وہی۔۔۔"

جوزف کے کہنے پہ دھڑکتے دل سے حبہ نے کہا
 وہ خواب نہیں ہو سکتا۔۔۔ پلیر اللہ تعالیٰ وہ حقیقت ہو۔
 حبہ جوزف کی جانب خوف اور امید سے دیکھتے ہوئے شدت سے دل میں
 اپنے رب سے دعا گو تھی
 تو تم بھی دیگر لڑکیوں کی طرح اس کے ہینڈ سم نیس کے جھانسنے میں آگئی،"
 "مگر وہ بہت سفاک ہے اپنی وجاہت سے بھی کئی زیادہ
 اگلے ہی پل جوزف نے جیسے افسوس کرتے ہوئے کہا
 "کہاں ہے وہ مجھے اس سے ملنا ہے؟"

جوزف کے تاسف سے کہنے پہ حبہ کے لہجہ میں بے قراری سمٹ آئی تھی وہ اس کنگ ڈم کا ہونے والا کنگ ہے تمہیں کیا لگتا ہے تم جیسی ایک " معمولی سی غلام اس سے ملنا چاہے گی اور وہ اس سے مل لے گا ان میں سب سے زیادہ سفاک اور بے رحم۔۔۔۔ کنگ کا گرینڈ سن (ہے۔۔ سنا ہے وہ کنگ ڈم کا اگلا کنگ ہے

جوزف کے کہنے پہ اسے فوراً طویا کی بات یاد آئی تھی تو کیا واقعی بشار تھی اس کنگ ڈم کے کنگ کا کا گرینڈ سن (پوتا) تھا۔۔۔ جانتی ہو کہ میں بشار تھی کی من مانی کیوں برداشت کرتا تھا؟، کیوں اسے نقصان پہنچانے سے ڈرتا تھا؟۔۔۔

بشار تھی تنہا نہیں ہے۔۔ جس طرح تم لوگوں نے اسے لاوارث سمجھ کر ٹھکانے لگایا ہے نا۔۔ وہ لاوارث ہر گز نہیں۔۔ اس کی ایک فیملی ہے۔۔ تم نہیں لڑکی، تم نے تو اسے دھوکہ دے کر مار دیا۔۔ اور جب (اس کی فیملی کو یہ خبر ہوگی۔۔ وہ تمہیں زندہ ہر گز نہیں چھوڑے گی

ساتھ ہی حبہ کے ذہن میں بگ بی کی باتیں تازہ ہوئی
 تو بگ بی بشار تقی کی اس فیملی کا ذکر کر رہا تھا۔۔۔
 حبہ اس پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی، مگر سب کچھ اتنا صاف اور واضح تھا کہ
 اسے بلا آخر یقین کرنا پڑا
 وہ خوش تھی بہت خوش تھی کہ وہ زندہ تھا نجانے کیسے؟،
 مگر وہ زندہ تھا۔۔۔

یوں لگ رہا تھا کہ زندگی بشار تقی کو نہیں بلکہ حبہ احسن کو ملی ہے،
 اب حبہ کو اپنی سانسیں بھاری اور بو جھل نہیں لگ رہی تھی،
 اسے اس دنیا میں اب پہلے کی مانند سانس لینا وقت زدہ سا نہیں لگ رہا تھا۔
 مگر ساتھ ہی اس کے سامنے ایک تلخ حقیقت آکھڑی ہوئی تھی۔
 ایک نہایت ہی گہرا اور لامحدود اندھیرا گویا ان دونوں کے درمیان حائل
 ہوا تھا

جہاں کالی سیاہ رات سے بھی گہرے اندھیرے میں بشار تقی کھڑا تھا

اور وہی دوسری جانب صبح صادق جیسے چمکدار روشنی میں حبہ احسن کھڑی تھی۔

کیا اسے اس سیاہی میں داخل ہونا پڑے گا؟
یا بشار تقی خود اس سیاہی سے نکل کر اس تک اجالے میں آئے گا۔
جو کہ اب اسے ناممکن سا لگ رہا تھا۔
وہ جب پہاڑی سے گرا تھا تو اس کے پاس حبہ کے متعلق سے صرف بری یادیں تھیں،

وہ اسے دھوکے باز اور فریبی سمجھتا تھا،
یقیناً وہ اس سے نفرت کرتا تھا۔
چلو پھر بشار تقی یہ دیکھتے ہیں کہ تمہاری نفرت میں زیادہ طاقت ہے یا
پھر محبت میں؟

حبہ نے اپنی سوچوں کا اختتام کرتے ہوئے جوزف کو دیکھا تھا
جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

"تو مجھے کیا کرنا ہو گا اس سے ملنے کے لئے؟"

اب کی مرتبہ جب حبہ نے جوزف سے پوچھا تو اس کا لہجہ ٹھہرا ہوا سا تھا یہ تو ظاہر تھا کہ بشار تقی اس سے ملنا نہیں چاہتا تھا اپنی نفرت کی وجہ سے، تم چاہے کتنی بھی کوشش کر لو اس سے نہیں مل سکتی، تو بنا کچھ بکھیرا کئے "

"انتظار کرو۔۔۔ اگر تمہاری قسمت میں رہے گا تو تم اس سے ضرور ملو گی

" اگر بات قسمت کی ہے تو مجھے یقین ہے کہ زیادہ انتظار نہیں کرنا ہو گا"

حبہ نے جوزف کی بات سن کر اطمینان سے کہا

-----*-----

امن میں ٹھیک حبہ کے غائب ہونے کے بعد۔۔۔

تحشم نے راہی کو گھر کے قریب چھوڑ دیا تھا کیونکہ تبھی اسے چیف کی کال آئی تھی،

جس کے سبب اسے واپس بھاگنا پڑا تھا
 راہی نے حیرت اور افسوس سے تحشم کی گاڑی کو دور جاتے ہوئے دیکھا تھا
 وہ کچھ لمحوں میں ہی کتنا بدلہ ہوا سا محسوس ہو رہا تھا
 سارے راستہ میں راہی کے ایک بھی سوال کا جواب نہیں دیا تھا، گویا گونگا
 اور بہرا بن گیا تھا۔

جس پہ راہی کو غصہ تو بہت آیا تھا مگر فی الحال تحشم کی حالت کے پیش نظر
 اس نے اس غصہ کو بعد میں کرنے کے لئے اٹھار کھا تھا
 "مما۔۔"

داخلی گیٹ سے داخل ہو کر وہ انٹرنس ڈور تک گئی تھی کہ اسے وہ کھلا نظر
 آیا

جس کے سبب راہی تشویش سے آہینہ کو پکارتی اندر کی جانب بڑھی تھی۔
 راہی سے روز کئی کئی مرتبہ سیل فون پہ بات کرتی تھی، مگر آہینہ نے کبھی
 راہی کو یہ نہیں بتایا کہ وہ ٹھیک نہیں تھی۔

آئینہ بیمار تھی یہ خبر اسے اس کی فرینڈ سے معلوم ہوئی تھی، جو ان کے پڑوس میں رہتی تھی۔

اور جیسے ہی اسے آہینہ کے بیمار ہونے کے بارے میں معلوم ہوا تو وہ تبھی آہینہ کے پاس گویاڑ کر پہنچ جانا چاہتی تھی اسی لئے اس نے تحشم کو کال کیا تھا مگر آگے سب کچھ بگڑتا چلے گیا تھا

"مما۔۔۔"

راہی کو آہینہ لاونج میں ہی مل گئی تھی مگر وہ فرش پہ گرمی تھیں، اس لئے راہی نے بے ساختہ چیخا تھا اور دوڑتے ہوئے آہینہ کے قریب جا بیٹھی

"مما۔۔۔ ممما۔۔۔ اٹھیں نا آپ کو کیا ہو گیا ہے"

راہی نے اگلے ہی پل سخت ہراساں ہو کر روتے ہوئے آہینہ کو جھنجھوڑ کر ہلاتے ہوئے پکارا تھا

مگر آہینہ کی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔

جسے دیکھ کر راہی کا دل بھی بند ہونے لگا تھا۔

-----*-----

تم اتنے ضروری اسائنمنٹ کو اتنے ہلکے سے کیسے لے سکتے ہو ایجنٹ ٹی"

اے کہ اپنی جگہ ایک نئے لڑکے کو دے دی، اور اس کا انجام یہ ہے کہ ایجنٹ بیوٹی اور ساری لڑکیاں اس طرح غائب ہو گئی ہیں گویا نہیں زمین "نکل گئی ہے یا آسمان کھا گئی۔۔۔"

تحشم سر جھکائے کھڑے چیف کے غصے کو تقریباً آدھے گھنٹے سے برداشت کر رہا تھا

حبہ اور لڑکیوں کے غائب ہونے پہ وہ بھی خود سخت پریشان تھا۔

اور واقعی اس کا زمہ دار اسے اپنا آپ لگا تھا

"کیا واقعی ایجنٹ بیوٹی غائب ہو گئی ہیں؟"

تبھی آفس کا دروازہ وا کر کے کیپٹن دعان عرش داخل ہوا تھا
اسے جیسے ہی یہ خبر ملی وہ مرحہ کو اس کے گھر ڈراپ کر کے بھاگا آیا تھا
اور اس وقت چیف کا غصہ اور پریشان چہرہ دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہ نیوز سچ
ہے۔

پھر انہوں نے کئی کوشش کی مگر حبابہ اور ان لڑکیوں کا کوئی نام و نشان تک
نہیں ملا تھا

اس نئے جوئر کا کہنا تھا کہ وہ نہایت صفائی اور کامیابی سے ساحل سمندر کے
ڈوک تک ان کا پیچھا کرتا رہا تھا
مگر ڈوک پہ شاید وہ ان کے کسی آدمی کی نگاہ میں آ گیا تھا
جس نے پیچھے سے آکر اس کے سر پہ حملہ کیا تھا جس کے سبب وہ بے ہوش
ہو گیا تھا

اور جب آنکھ کھلی وہ ان کا نام و نشان کھو چکا

-----*-----*-----*

حبہ جیسے ہی جوزف کے پیچھے گھر میں داخل ہوئی
 ساری ملازمائیں جوزف کے ساتھ ساتھ اس کے سامنے بھی جھکی تھیں۔
 جنہیں حبہ حیرت سے دیکھتی رہ گئی
 "تم سب اس طرح کیوں۔۔۔؟"
 حبہ نے حیران ہو کر ملازماؤں سے پوچھا تھا جو اسے رشک سے دیکھ رہیں
 تھیں

ساتھ ہی اس نے جوزف کو دیکھا جو حیران قطعی نہیں تھا
 "آپ مالک کی فیانسی ہے نا؟"
 ملازماؤں میں سے ایک نے اس سے کہا تھا
 "فیانسی۔۔۔؟"

حبہ کو جیسے حیرت کا جھٹکا لگا مگر جوزف حیران نہیں تھا،

اس نے بس ایک نظر حبه کے حیران چہرے پہ ڈالا تھا
 "ٹی وی پہ بس یہی خبر نشر ہو رہی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟"
 مالتی نے ایک زہریلی نگاہ حبه پہ ڈال کر پریشانی سے جوزف کو دیکھا تھا
 "ٹی وی پہ۔۔۔"

"رائل کیسل کا اپنا الگ چینل ہے یقیناً اس میں یہ بتایا جا رہا ہوگا"
 حبه کے حیرت پہ جوزف بولا تھا
 "ہاں"

مالتی نے فوراً کہا اور سوالیہ نظروں سے جوزف کی جانب دیکھا
 "ہاں یہ خبر صحیح ہے۔۔۔ یہ میری فیانسی ہے"

جوزف نے حبه کی جانب دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تھا،
 جیسے وہ اسے نظروں سے تنبیہ کر رہا تھا کہ وہ خاموش رہے

اب جب پورے کنگ ڈم میں یہ بات پھیل چکی تھی تو وہ اس سے منع نہیں
 کر سکتا تھا

ورنہ حبہ کے لئے مصیبت کھڑی ہو جاتی۔

اور مالتی کو تو جیسے جوزف کی بات سن کر شدید صدمہ سا پہنچا تھا
وہ بے یقینی سے حبہ کو دیکھے گئی تھی

جو جوزف کی بات کسی حد تک گویا اب سمجھ چکی تھیں۔

"تم ان میں سے کسی ایک خادمہ کو اپنے لئے مخصوص کر لو"

"نہیں مجھے کوئی نہیں چاہئے"

جوزف حبہ سے کہہ کر وہاں سے جا رہا تھا کہ حبہ کی بات سن کر رکا تھا

اگر تم ابھی یہ کرو گی تو بہتر ہو گا ورنہ بعد میں تو یہ کرنا ہی ہو گا، تم اب"

"میری فینسی ہو اور ایک مخصوص خادمہ تمہیں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا ہو گا"

جوزف کا لہجہ تاکید بھرا تھا

"ٹھیک ہے"

حبہ نے حامی بھرتے ہوئے ملازماؤں کو دیکھا

میرے بارے میں تو سوچنا بھی مت، میں تم جیسی چلتر باز غلام کی ملازمہ "
"بننے سے بہتر مرنا پسند کروں گی
مالتی نے فوراً تنفر سے کہا تھا
وہ اس وقت شدید حسد و نفرت کی آگ میں جھلس رہی تھی۔
"تو پھر مر جاؤ"

حبہ نے مالتی کو سپاٹ سے لہجہ میں جواب دیتے ہوئے باقی ملازماؤں کی
جانب دھیان دیا جو حبہ کو ہی دیکھ رہی تھیں
کسی کے آنکھوں میں مالتی جیسا حسد و جلن تھا تو کسی کی آنکھوں میں تجسس
اور حیرانگی۔

حبہ کی نظریں ایک معصوم سے چہرے والی خوبصورت لڑکی پہ رک گئی
تھی،

جس کی عمر یقیناً اٹھارہ یا انیس سال رہی ہوگی،
جو حبہ کو اشتیاق اور پسندیدگی سے دیکھ رہی تھی۔

حبہ کو اس معصوم سی لڑکی پہ ترس سا آیا تھا

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"خنسہ۔۔۔"

حبہ کے پوچھنے پہ اس کا چہرہ جیسے متمتا اٹھا تھا

خنسہ نے متمتائے لہجہ میں جواب دیا

"کیا تم میرے ساتھ رہنا پسند کروں گی؟"

حبہ نے دیکھا اس کے سوال پہ خنسہ کی معصوم سیاہ آنکھوں میں حیران گی

سی ابھر کر ڈوبی تھی

"...جی بلکل"

خنسہ نے جیسے خوشی سے چمکتی آنکھوں سے کہا تھا

اور پھر خنسہ حبہ کے پیچھے پیچھے بڑھ گئی تھی حبہ کو جوزف نے اسی کمرے

میں رہنے کے لئے کہا تھا

جس کمرے میں حبہ کو ہوش آیا تھا

جنہیں مالتی نے نفرت سے دیکھا تھا

"مالکن آپ کے پیر تو۔۔۔"

حبہ نے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے جیسے ہی جوتیوں میں سے اپنے پیر نکالے،

پیروں سے لپٹی سفید پٹیاں سرخ نظر آئی تھیں

جنہیں دیکھ خنسہ شذر ہوتی فوراً حبہ کے قدموں کے پاس بیٹھی تھی

"مجھے مالکن مت کہو۔۔۔"

حبہ نے اپنا پیر خنسہ کی جانب سے سمیٹتے ہوئے کہا

"پھر کیا ہوں؟"

خنسہ نے اپنی سیاہ آنکھوں کو پھیلانے حیرت سے پوچھا

"میم۔۔۔ آپ۔۔۔ باجی۔۔۔ یا پھر حبہ۔۔۔ جو چاہے وہ کہہ لو"

"کیا میں آپ کو آپنی کہہ سکتی ہوں؟"

خنسہ کی سیاہ آنکھوں میں چمک سی دوڑی تھی

جسے دیکھ حبہ کئی لمحہ کے لئے ساکت سی ہوئی تھی

(آپی۔۔)

حبہ کے سماعت میں چار سالہ صائم کی آواز گونجی تھی
"ٹھیک۔۔۔ ہے"

حبہ نے خنسہ کی سیاہ چمکتی آنکھوں سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا
"تو پھر ٹھیک ہے دیجئے میں آپ کے پیروں کی پٹیاں بدل دوں"
"نہیں۔۔"

خنسہ نے کہتے ہوئے حبہ کے پیروں کی جانب ہاتھ ہی بڑھایا تھا
کہ حبہ نے اسے قطعی سے منع کیا
اگر آپ ایسا نہیں کرنے دے گیں تو مالک مجھ سے ناراض ہو جائے گے"
"آپی۔۔"

خنسہ کے روہانے انداز میں آنکھوں میں آنسوؤں بھر کے کہنے پہ حبہ ہزار
چاہنے کے باوجود منع نہیں کر پائیں تھی

کتنی ظالم ہے یہ مالتی کیا کوئی کسی کو اس طرح بھی مارتا ہے۔۔۔ آپنی چلنے"
کی وجہ سے آپ کے زخم پھر سے ہرے ہو گئے ہیں۔۔ آپ کو درد نہیں
ہوتا کیا۔۔ مجھے تو آپ بھی ظالم ہی لگتے ہیں۔۔۔

حبہ نے اب سے پہلے کبھی بھی اپنے زخموں کو کسی کو چھونے نہیں دی تھا
وہ خود ہی اپنے زخموں کا مرہم کرتی تھی

وہ خود ہی اپنے لئے سب کچھ تھی، استاد بھی، دوست بھی، ہمراز بھی، غمگسار
بھی، اور مرہمکار بھی۔۔۔

کیونکہ اس کے پاس صرف وہ تھی،
مگر اب ایسا نہیں تھا دھیرے دھیرے جیسے اس کے زندگی کا رخ بدل رہا
تھا،

کچھ لوگ اس کے زندگی میں شامل ہونے لگے تھے،
جنہیں ہزار چاہنے کے باوجود بھی وہ روک نہیں پائی تھی۔

حبہ خاموشی سے خنسہ کو دیکھے گئی تھی، جو اس کے پیروں کے زخموں کو دیکھ کر رونے لگی تھی۔

شاید اسے بھی یہاں آئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا
اور شاید وہ بھی خوش قسمت تھی کہ اسے جوزف نے ہی خریدا تھا
اگلے ہی پل وہ تھک کر جیسے بستر پہ ڈھے گئی تھی۔
درد۔۔۔؟

ہاں اب اسے درد کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔
("Welcome to my dark side")

ساتھ ہی حبہ کے ذہن میں اس کی سرد آواز تازہ ہوئی
کیا وہ واقعی اس سے نفرت کرنے لگا تھا؟
اور اس حد تک نفرت کے اس نے اسے گرنے سے روکا نہیں تھا جب وہ
بے ہوش کر اس کے سامنے گر رہی تھی،
اور اس نے اسے ٹھنڈے فرش پہ رہنے دیا تھا۔۔۔

اور ناہی اس سے وہ ملنا چاہتا تھا۔

شدید افیت کی لہر سی اٹھی تھی اس کے دل کی گہرائی سے جس درد نے اس کے پورے وجود کو پیل بھر میں اپنی لپٹ میں لے لیا تھا صحیح کہا تھا خنہ نے کہ اس کے زخم ہرے ہو گئے تھے۔

"وہ لڑکی کون تھی؟"

"یقیناً آپ بھی جان گئی ہیں اسے تو پوچھ کیوں رہیں ہیں؟"

مارج (جوزف کی ماں) کے پوچھنے پہ جوزف گردن جھکائے چھری سے میٹ کاٹا ہوا جھنجلا کر بولا

وہ اس سوال سے بری طرح تنگ آ گیا تھا۔

اسے یقین تھا کہ رائل کیسل میں آج اسے ڈنر کے لئے اسی لئے انوائٹ کیا گیا تھا

اگر وہ تمہاری ٹائم پاس ہے تو ٹھیک ہے، اس سے شادی کرنے کے متعلق "
"تم سوچ بھی نہیں سکتے

مارج نے انتہائی تنفر سے کہا

کہ ٹیبل کے سربراہی کرسی کے مخالف بیٹھے ہستی کی پیشانی پہ ناگواری
بھرے بل پڑے

"کیوں وہ جوزف کی بیوی کیوں نہیں بن سکتی؟"

تبھی ایک نحیف مگر بارعب تلخ آواز سبھی کی سماعت میں اتری

جسے سن کر سبھی تعظیماً چیئر سے اٹھ کھڑے ہوئے

"گرینڈما"

جوزف اپنا کھانا چھوڑ فوراً اس پچپن سالہ بوڑھی عورت کی جانب بڑھا تھا

جس کے دوسری جانب سے ایک دوسرا نوجوان اس بوڑھی عورت کو

تھامے ہوئے تھا

"خوش رہو"

سربراہی چیئر پہ بیٹھتے ہوئے ان دونوں لڑکوں کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس بوڑھی عورت کہا

وہ بوڑھی عورت کنگ ڈم میں لیڈی کوئین کہلاتی تھیں۔

اور وہ دونوں لڑکے جوزف اور اسمتھ لیڈی کوئین کے پوتے تھے وہ اس کنگ ڈم کی کوئین تھی۔

کنگ کے بعد لیڈی کوئین پاور فل تھی۔

لیڈی کوئین کے بیٹھنے کے بعد سبھی کھڑے افراد بھی گویا چیئر پہ بیٹھے

"فیمیلی سے دور ہونے کے سبب تم کافی مینرلیس واقع ہوئے ہو موبی"

لیڈی کوئین نے اپنے مقابل ٹیبل کے اس پار چیئر پہ بیٹھے اس ہستی سے کہا

تھا جو لیڈی کوئین کے تعظیم میں کھڑے ہونے والوں میں شامل نہیں تھا،

جوار د گرد سے لاپرواہ اپنے کھانے میں مہو تھا۔

کیونکہ مجھے سکھانے کے لئے کوئی نہیں تھا، اس لئے قدرے گنوار واقع "

"ہوا ہوں، لیڈی کوئین

وہ سر اٹھا کر سپاٹ سے نظروں سے لیڈی کو نین کو دیکھتا ہوا بولا تھا

آخر میں اس کا لہجہ استہزاء آمیز ہوا تھا

سبھی افراد نے اس کی بد تمیزی کو دیکھتے ہوئے تشویش اور گھبرا کر لیڈی

کو نین کو دیکھا تھا

جو اس کی بات پہ بس ہلکا سا مسکرا کر مارج کی جانب متوجہ ہوئیں تھیں۔

اس بات کی سبھی کو اب عادت سی ہو چکی تھی کہ موبی اپنے سے بڑوں سے

نہایت خشک اور بد تمیزی بھرا رویہ اختیار کئے ہوئے تھا۔

کیونکہ بڑے خود ہی اسے نظر انداز کر دیتے تھے۔

جس کی ایک ہی وجہ سبھی کو سمجھ آیا تھا کہ اتنی چھوٹا اسے اس لئے ملتی تھی

کیونکہ وہ ہونے والا کنگ تھا

"ہاں تو تم کیا کہہ رہیں تھی؟"

جب لیڈی کو نین مارج سے مخاطب ہوئیں تو ان کا لہجہ سپاٹ اور تیکھا تھا

"یہی کہ وہ جوزف کی غلام ہے وہ بھلا کیسے جوزف کی بیوی بن سکتی ہیں؟"

"تم کیا تھی؟"

مارج کے حقارت سے کہنے پہ لیڈی کوئین نے استہزاء انداز میں پوچھا
 مام آپ مجھ سے یہ کیسے کہہ سکتی ہیں جبکہ اب میں رائل فیملی کا حصہ ہوں"

مارج نے فوراً احتجاج کیا

اب ہونا، میرے بیٹے سے شادی کرنے سے پہلے تم بھی تو ایک غلام ہی
 تھی

"مام۔۔۔"

"گرینڈما"

مارج اور جوزف نے ایک ساتھ جیسے احتجاج کیا

بھرے ٹیبل پہ مارج کو یہ ذلت برداشت نہیں ہو رہا تھا

اور جوزف اپنی ماں کی بے عزتی پہ اپ سیٹ ہوا تھا

"تو پھر تم کب لارے ہو اپنی فیانسی کو ہم سے ملانے جوزف؟"

لیڈی کوئین نے پوتے کے اپ سیٹ ہونے پہ موضوع بدلتے ہوئے

جوزف سے پوچھا

اور ایک تنبیہ بھری نگاہ سے مارج کو نوازہ تھاتا کہ وہ مزید اس معاملے میں کچھ نا کہیں۔

جس پہ مارج دل ہی دل میں جھلستی رہ گئی تھی

ارے ہاں تمہاری فیانسی جوزف، وہی سب کی زبان پہ چھائی ہوئی ہیں یار،
ویسے تمہاری چونس تو بڑی زبردست ہوتی ہیں، مگر بیوی کے معاملے میں
"تمہارا ٹیسٹ کیوں اتنا خراب ہو گیا؟

اسمتھ نے فوراً بات درمیان میں اچکتے ہوئے استہزاء آمیز لہجہ میں کہا تھا
جسے سن کر ٹیبل پہ موجود سبھی افراد کے لبوں پہ استہزاء آمیز مسکراہٹ اٹھ
آئی تھی

کہ تبھی زور سے اسپون ٹیبل پہ پٹخنے کی آواز آئی
جس پہ چونکتے ہوئے وہ سبھی اس کی جانب متوجہ ہوئے،

جس کی پیشانی پہ لاتعداد ناگواری کے بل تھے

"وہ بیوٹیفل ہے۔۔۔"

"کیا؟؟؟"

اس کے اچانک سرد انداز میں کہنے پہ اسمتھ نے جیسے نا سمجھی اور حیرانگی سے

پوچھا

"میں نے کہا وہ بیوٹیفل، ایلگنٹ، گور جیس ہیں"

وہ کہہ کر رک نہیں تھا

تو پھر کب لارے ہو جو زف میری ہونے والی بہو کو، میں شدت سے منتظر "

"ہوں۔۔۔"

لیڈی کوئین کی جہاں دیدہ نگاہوں نے گہری نظروں سے اٹھ کر جاتے موبی

کا جائزہ لیا تھا

جس کے قدم ان کی بات سن کر رک سے گئے تھے

"۔۔ تاکہ موبی اور ایما کے ساتھ تم دونوں کا بھی نکاح کروادوں"

"اتنی بھی کیا جلدی ہے گرینڈ ما۔۔"

جوزف نے سخت بد مزگی سے جواب دیا تھا

جوزف کا جواب سن کر وہ مزید نہیں رکا تھا

-----*-----*-----*

امن کے ابر آلود موسم کی طرح ہی گویا امن کے سارے لوگوں کے دلوں
میں بھی بد گمانیوں کی سیاہ گہری تہہ چھائی ہوئی تھی

ایک ہفتہ ہو رہا تھا جبہ کو غائب ہوئے اور تحشم کو راہی کو اس کے گھر کے
سامنے چھوڑے ہوئے۔

تب سے ناراہی نے تحشم کو کال کیا تھا اور ناہی تحشم کو اتنی فرصت تھی کہ وہ
راہی کو کال کرتا۔۔

روز تحشم کو گھر پہ آمنہ بیگم ناراضگی سے راہی کا پوچھتیں اور اس کے رات گئے گھر آنے کا شکایت کرتیں، مگر تحشم نے ان کے کسی سوال کا کوئی جواب نہیں دیا تھا،

کمال اتقی بھی اوپر سے اس سے ناراض ہو گئے تھے۔ وہ گویا تحشم کی شکل تک دیکھنے کے روادار نہیں تھے،

اور تحشم اپنی پریشانیوں میں شدید الجھا تھا

حبہ اور ان معصوم لڑکیوں کی گمشدگی کا ذمہ وہ خود کو ٹھہرا رہا تھا

اور شاید راہی کو بھی۔۔۔ جس کی بے وقوفی کی وجہ سے وہ اپنی ذمہ داری

چھوڑ کر بھاگا آیا تھا

اگر راہی اسے کال نہیں کرتی تو شاید وہ اپنی پوزیشن چھوڑ کر ہر گز بھی نہیں

جاتا

وہ درپردہ راہی سے بھی دل ہی دل میں خفا سا تھا

اور یہ خفگی ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھ رہی تھی کہ راہی نے ایک مرتبہ بھی اسے کال نہیں کیا

اور ادھر راہی آہینہ کی وجہ سے پریشان تھی، جنہیں انجانا کا اٹیک آیا تھا اگر بروقت راہی نا پہنچتی اور انہیں ہاسپٹل نالے کر جاتی تو۔۔۔

اس تو کی آگے کا سوچ کر راہی کی گویا جان نکل جاتی۔

اور ادھر وہ تھا جو اسے آدھے راستے میں چھوڑ کر جو بھاگا تو مڑ کر خبر بھی نہیں لی۔

تحشم کے معصومیت کے رنگ دھیرے دھیرے گویا راہی پہ واضح ہو رہے تھے۔

وہ خود بھی تحشم سے شدید بدگمان ہو رہی تھی کہ ایک دن راہی کے ہزار منع کرنے کے باوجود آہینہ نے تحشم کو کال کر ہی دیا تھا

جس نے فوراً کال پک کیا

کیسے ہو بیٹا آپ؟، راہی تو گویا سسرال کی راہ ہی بھول گئی ہیں، جانتی ہوں "

کہ آپ نے اسے میری طبیعت کی وجہ سے میرے پاس رکھ چھوڑا ہے مگر

"اب میں بالکل ٹھیک ہوں

خیر خیر ت کے بعد فوراً آہینہ نے شکوہ آمیز لہجہ میں کہا تھا

اور ساتھ ہی راہی کو گھور کر دیکھا

جو مسلسل انہیں اشارہ کر رہی تھی کہ وہ کال رکھ دیں

"آپ کی طبیعت۔۔۔"

تحشم نے گویا حیرت اور پریشانی سے پوچھنا چاہا تھا کہ آہینہ کی طبیعت کو کیا ہوا

تھا

نہیں اب میں ٹھیک ہوں بیٹا، راہی نے تو سب کو بس یہ کہہ کر ڈرا دیا کہ "

مجھے انجانا ٹیک آیا ہے، مگر ایسا کچھ نہیں ہے فکر کرنے کی کوئی بات نہیں

"

دوسری جانب آہینہ کی بات سن کر تحشم کی ندامت کا کوئی سرا نہیں تھا

اس کا دل کیا چلو بھر پانی میں واقعی خود کشی کر لے

-----*-----*-----*

وہ سنجیدہ رنگوں سے سجا کر رہا تھا، جہاں رائٹنگ ٹیبل کے سامنے کیپٹن دعان
عرش کھڑا تھا،

جس کے ہاتھ میں پتلی سی کانچ کی ٹیوب تھی، جس میں سفید رنگ کا محلول
ہلکورے لے رہا تھا

وہ اس محلول کو لے کر دو مہینے سے تذبذب میں تھا کہ کیا کرے؟

کیا اسے مرحہ کی باڈی میں انجیکٹ کر دے یا نہ کرے۔۔۔

کیونکہ وہ محلول کوئی عام سا محلول نہیں تھا،

یہ ایک انٹی ڈوٹ تھا، جس سے شاید مرحہ کی پچھلی تمام یادداشت واپس
آسکتی تھی۔

اسے یہ انٹی ڈوٹ آئی لینڈ پہ بشار تقی کے سامان میں ملا تھا۔
کیا یہ وہی یادداشت واپس لانے کی انٹی ڈوٹ تھی؟۔۔۔ یہ کنفرم کرنے
کے لئے بشار تقی زندہ نہیں تھا۔

وہ کافی عرصہ سے اسی شش و پنج میں تھا،

اگر یہ یادداشت واپس لانے کی انٹی ڈوٹ ناہوئی تو وہ کیا کرے گا؟
اور مسئلہ یہ بھی تھا کہ یہ صرف ایک تھا، اگر ایک اور ہوتا تو وہ ٹیسٹ کے
لئے لیب بھیج چکا تھا

مگر اب وہ اس ایک لوتے سمپل کو ٹیسٹ کرنے میں ضائع نہیں کر سکتا تھا۔
ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی کافی سوچنے کے بعد بھی وہ طے نہیں کر پایا تھا
کہ کیا کرے،

سوا گلے ہی پل اس کانچ کی ٹیوب کو احتیاط سے لکڑی کی باکس میں رکھ کر،
اس باکس کو سیف میں رکھ دیا۔

نجانے مرحہ کی یادداشت کبھی واپس آئی گی بھی یا نہیں؟

اگر مرحہ کی یادداشت کبھی واپس نہیں آئی تو۔۔۔؟
 وہ اسے کبھی قبول نہیں کرے گی، اور ڈاکٹر رضامرزا کو بھی کبھی نہیں
 چھوڑے گی۔۔

سوچتے ہوئے کیپٹن دعان عرش نے سیف کو دیکھا
 جس کے اندر وہ اینٹی ڈوٹ تھا،
 نجانے وہ اینٹی ڈوٹ تھا بھی یا نہیں؟



لیڈی کوئین ناصر ف خود حبہ سے ملنا چاہتی تھی بلکہ پورے کنگ ڈم
 کو بامروج طریقہ سے اپنے پوتے کی فیانسی سے متعارف کروانا چاہتی تھی
 اس لیے پھر سے ایک عالیشان تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا،

جوزف قطعی نہیں چاہتا تھا کہ حبہ اس تقریب میں شرکت کریں، اور رائل فیملی بھی اسے اس کی فیانسی کے طور پر قبول کر لیں، کیونکہ پھر اس کے بعد جو مسئلے کھڑے ہوتے ان سے نپٹنا گویا انتہائی مشکل ہو جاتا، ایک طرح سے ناممکن۔۔

وہ اس وقت کو جتنا کوستا اتنا کم تھا جب اس نے حبہ کو اپنی فیانسی کہا تھا وہ حبہ کے انتظار میں لاونج میں بیٹھا جھلارہا تھا کہ تبھی وہ اسے لاونج میں آتی دکھی جسے دیکھ کر وہ حیرت سے گم صم سا صوفے سے میکیسنکی کیفیت میں اٹھ کھڑا ہوا تھا

ڈارک بلیو کلر کے قدموں تک چھوتے ستاروں جڑے خوبصورت سے باربی گاؤن میں، ڈارک میک اپ کئے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی، اب تک کی ملازمہ حبہ سے قطعی مختلف۔۔

اس سے پہلے جب بھی حبہ نے میک اپ کیا تو مجبوراً یا ضرورت کے سبب کیا،

مگر پہلی مرتبہ حبہ احسن دل سے تیار ہوئی تھی، اس مرتبہ تیار ہوتے وقت اس کا دل قدم قدم ساتھ تھا۔ تو اس نے غصہ تو ڈھانا ہی تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس تقریب میں یقیناً اس کا سامنا اس دل کے مالک سے ضرور ہونے والا تھا،

ہاف بن ڈال کر بالوں کو پیچھے پشت پہ اس نے کھلا چھوڑ دیا تھا، بڑے بڑے بلیو کلر کے ڈائمنٹس کے چمکتے ایرنگز کی چمک اس کے چہرے پہ پڑھ رہی تھی اور سامنے چہرے پہ دنوں اطراف کرل کئے ہوئی موٹی سی لٹ اس کے چہرے اور گردن کو چھوتے ہوئے کاندھے تک آرہے تھے، جو اس کی خوبصورتی کو مسمیرانہ لک دے رہا تھا

"میں جانتا تھا۔۔۔"

مبہوت سے ہوتے جوزف نے بلاآخر کہا

"میں جانتا تھا کہ تم بہت خوبصورت ہو"

کہتے ہوئے جوزف نے اپنا پہلو اس کے سامنے کیا تاکہ وہ اپنا ہاتھ اس کے

بازو میں ڈالے

یہ دیکھتی مالتی کا چہرہ کیسے جل کر خاک ہوا تھا۔

پیر پٹختے ہوئے وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

"میں ایک بات کلیئر کرنا چاہتی ہوں سر"

"بلکل مگر سر مت کہو کیونکہ اب تم میری فیانسی ہو"

میں بھلے ہی آپ کی مصنوعی فیانسی بن رہی ہوں مگر میرے لئے کوئی اور"

"اہم ہیں دراصل میں میر۔۔"

وہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ شادی شدہ ہے مگر تبھی جوزف اس کی بات کاٹ گیا

تھا

بلکل یہ ایک مصنوعی رشتہ ہوگا، کیونکہ میرے لئے بھی کوئی اور اہم"

ہے"

حبہ نے دیکھا کہ جوزف کے "اہم" کہتے وقت اس کے آنکھوں میں ایک

چمک سی لہرائی تھی

ٹھیک ہے پھر آپ جانتے ہی ہے کہ میں مسلمان ہوں تو میں کسی غیر مرد

"کو خود کو چھونے کی اجازت بلکل نہیں دیتی

"ٹھیک ہے"

جوزف نے کہتے ہوئے اپنا پہلو سمیٹا اور ایک متاثر کن گہری نظریں حبہ کے

سجے چہرے پہ ڈالی تھی

اگر مجھے پہلے ہی کوئی پسند نا ہوتی تو مجھے یقین ہے کہ میں خود کو تمہیں پسند

"کرنے سے روک نہیں پاتا

جوزف اور وہ باہر کی جانب بڑھے تھے کہ جب جوزف نے اس سے کہا تھا

-----*-----*

تو آج میں تم سب کو میرے گرینڈ سن جوزف کی فیانسی سے متعارف"
"کر وانا چاہتی ہوں جس کے متعلق آپ سب پہلے ہی سے جانتے ہیں
کوئین لیڈی کے کہنے پہ پورے ہال میں تالیاں گونج اٹھی تھی
اور وہ تالیاں مسلسل بجتی رہی تھی

جوزف کے ساتھ چلتے ہوئے حبہ اس کے قریب جا کر رک سی گئی تھی۔
جس نے ایک بے تاثر سی نگاہ حبہ پہ ڈالی تھی۔

ان نگاہوں میں اجنبیت سی اجنبیت تھی

جسے دیکھ کر حبہ کو شدت سے برا لگا تھا

"اپنے ساتھ ساتھ کیا مجھے بھی مرواؤں گی؟"

جب کافی دیر تک حبہ اس کے سامنے کھڑی بنا پلکیں چھپکائے اسے دیکھتی
رہی تو

جوزف نے دھیرے سے اس کی جانب جھک کر کہا تھا

کیونکہ ہال میں تالیوں کے بیٹنے کی آواز کے ساتھ ساتھ چہ میگوئیاں بھی شروع ہو چکی تھیں۔

حبہ ایک آخری نگاہ اس پہ ڈال کے آگے بڑھ گئی تھی، جس نے دوبارہ اسے دیکھا تک نہیں تھا،

اس کے جوزف کے ساتھ آگے بڑھ جانے پہ اس نے ایک جلتی سرد نگاہ جوزف کے ساتھ جلتے حبہ کے پشت پہ ڈالی تھی لیڈی کوئین کے سامنے جوزف کو ہلکا سا اپنا سر ان کے سامنے جھکاتے دیکھ حبہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا جس کے اگلے ہی پل لیڈی کوئین نے ان دونوں کے سر پہ شفقت سے ہاتھ پھیرا تھا

"ہمارا ارادہ موہی اور ایما کے ساتھ ہی ان کی شادی کروانے کی ہے"

لیڈی کوئین کے اگلے علان پہ پھر سے پورے ہال میں تالیوں کی آواز گونج اٹھی جو پہلے کے مقابل زیادہ جوش و خروش لئے تھی

"یہ کون ہے؟"

حبہ جو شادی کی بات پہ از حد پریشان ہوئی تھی اس نے اپنے پہلو میں
کھڑے جوزف سے پوچھا

جوزف کو جواب دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑی کیونکہ اگلے ہی پل حبہ کو
موبی اور ایما نظر آ گئے تھے۔

جو ایک دوسرے کے بازوؤں میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھے،

موبی اور ایما دونوں کے ہی لباس بلیو کلر میں تھا،

جس قدر ہینڈ سم موبی لگ رہا تھا، اتنی ہی ایما بھی خوبصورت لگ رہی تھی،
وہ سبھی ان دونوں کے کپل کو گویا بے حد پسند کرتے تھے، اس لئے ان کے
لئے نہایت جوش و خروش سے تالیاں بجائیں گئی تھیں۔

مگر حبہ تو جیسے صدمے اور حیرت سے گنگ سی ان دونوں کو دیکھی گئی
تھی۔

جو اسٹیج پہ ان کے ساتھ آکھڑے ہوئے تھے،

مہمانوں نے نہایت دلچسپی سے دونوں کیپلز کو ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے ہوئے دیکھا تھا

بظاہر جوزف سے ہاتھ ملاتے موبی کی ساری توجہ اور احساسات ان دنوں کی جانب تھی

جہاں شذر وصدے میں مبتلا حبہ کے سامنے ایمانے مسکراتے ہوئے ہاتھ پھیلا یا تھا

"تم سے مل کر خوشی ہوئی۔۔۔ ڈیر۔۔۔ اسٹیپ سس"

"ایم۔۔۔ من۔۔۔؟؟"

ایما کا لہجہ استہزاء آمیز تھا جبکہ حبہ قطعی بے یقین اور صدے میں مبتلا تھی

-----*-----*-----*

تقریب اپنے جو بن پہ تھی، سب ہی پارٹی کے ضیافت سے لطف اندوز ہو رہے تھے، مگر صدمے سے ساکت حبه کی نگاہیں صرف اس دشمن جان پہ ٹکی تھی،

جو اس سے اس طرح لا تعلق تھا گویا وہ وہاں موجود تھی ہی نہیں تبھی حبه نے اسے ایک جانب تقریب سے باہر جاتے دیکھا
"بشار۔۔۔"

وہ بے ساختہ بشار کے پیچھے بڑھی تھی کہ ایمن اس کے سامنے آکھڑی ہوئی۔

"کون بشار؟۔۔۔ وہ تو میرا فیانسی موبی ہے"

ایمن نے گردن موڑ کر دور جاتے موبی کی پشت کو دیکھتے ہوئے حبه سے کہا تھا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"کیا میں تمہیں جواب دہ ہوں؟"

ایمن کے لہجہ میں اس کے لئے حقارت تھی۔
جو صرف اسی کے لئے مخصوص ہوا کرتی تھی
"مس ایما۔۔۔"

بیچھے سے آتے جوزف نے ایمن کو پکارا تھا
ایمن کو جوزف کی جانب متوجہ ہوتے دیکھ حبه فوراً اس جانب بڑھی تھی
جدھر اس نے بشار کو جاتے دیکھا تھا
ایمن نے سرد نظروں سے حبه کی پشت کو کاریڈور سے او جھل ہوتے دیکھا
اور پھر اس کے لبوں پہ ایک تباہ کن مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی
گاؤن کو دونوں ہاتھوں سے اٹھائے وہ متلاشی نظروں سے بشار کو ڈھونڈتے
ہوئے سرخ کارپٹ بیچھے کاریڈور میں تیز قدموں سے دوڑ رہی تھی۔
مگر نجانے وہ کہاں غائب ہو گیا تھا
"کیا تم نے بشار۔۔۔۔ میرا مطلب ہے ماسٹر موبی کو دیکھا؟"

حبہ نے کچھ خادماؤں کو اپنے سامنے سے گزرتا دیکھ پوچھا تھا، اس کے مخاطب کرنے پہ وہ سبھی اس کے سامنے احتراماً جھکی تھیں

"نہیں مس۔۔"

ان میں سے ایک نے اسے رشک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا

"اچھا"

"مس۔۔ حبہ"

خادمہ کی جواب سن کے وہ آگے بڑھی تھی کہ آواز پہ رک سی گئی

حبہ نے پلٹ کر دیکھا تو اسے ظویا نظر آئی

"ظویا۔۔"

"میں۔۔ تمہارے۔۔ آپ کے لئے خوش۔۔"

ظویا بھی اسے حیران اور رشک بھری نظروں سے دیکھتی کہہ رہی تھی کہ

حبہ نے اس کی بات کاٹی

"ظویا کیا تم جانتی ہو کہ ماسٹر موہی کا کمرہ کونسا ہے؟"

"ہاں مگر وہ تو۔۔۔"

ظویا نے حیرت سے گردن اثبات میں ہلاتے ہوئے گویا کچھ کہنا چاہا تھا مگر جبہ کے چہرے پہ نظر آتی عجلت اور بے قراری پہ ظویا سے سیدھا ایک کمرے کے سامنے لے آئی تھی

"یہ ماسٹر موہبی کا کمرہ ہے مگر دھیان سے وہ بہت سفاک۔۔۔"

ابھی ظویا کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ جبہ بے دھڑک دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی تھی۔

جس پہ ظویا کا منہ حیرت سے کھلا تھا اور پھر اس کے چہرے پہ پریشانی در آئی تھی

-----*-----*-----*

"بشار۔۔۔"

وہ ایک بہت بڑا اور عالیشان سا کمرہ تھا، قیمتی ساز و سامان سے مزین۔
کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا تھا
"بشار۔۔۔"

وہ چاروں جانب نظریں دوڑاتی اسے ڈھونڈ رہی تھی
"کون ہو تم؟ اور کسے ڈھونڈ رہی ہو؟"

حبہ کے ایکدم پیچھے سے سردوسپاٹ سی آواز ابھری تھی
"بشار۔۔۔"

جھٹکے سے اس کی جانب مڑتے ہوئے حبہ کے منہ سے نکلا تھا
"موبی۔۔۔ میں موبی ہوں"

اس نے حبہ کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے بدستور سردوسپاٹ لہجہ میں کہا
تھا

کیا وہ کسی نئی پرسنالٹی میں تھا؟
یا اسے ناجاننے کا ناطک کر رہا تھا؟

حبہ نے سوچتے ہوئے غیر محسوسانہ طریقے سے اپنے قدم پیچھے لئے تھے۔

"تم کون ہو لڑکی؟"

"میں۔۔۔ میں حبہ ہوں"

حبہ نے اپنے قدموں کو مزید پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا اور اس کا پشت

دروازے سے جا لگا

"کون حبہ؟"

وہ جیسے ٹھٹک کر رہا تھا

اس کے اس سوال پہ حبہ کو لگا کہ گویا اس کا دل جیسے کسی بھاری پتھر کے

نیچے آدبا ہو

"جب مجھے جانتے ہی نہیں ہو تو۔۔۔ مجھے چلنا چاہئے"

درد و اذیت سے بھاری ہوتے دل و آنکھوں کے ساتھ کہتے ہوئے حبہ نے

پلٹ کر دروازے کے ناب پہ ہاتھ رکھا تھا

اب میں اتنا بھی بے مروت نہیں ہوں کہ ایک خوبصورت لڑکی خود چل "کر میرے کمرے میں آئے اور میں اس کی خاطر مدارت بھی نا کر سکوں کہتے ہوئے اس نے حبه کی جانب قدرے جھک کر ناب پہ رکھے حبه کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اسے گویا روکتے ہوئے کہا

اس کے لمس کو محسوس کر کے حبه کے دل نے بے اختیار بیٹ مس کی "نہیں مجھے جانا ہے، اجنبیوں سے بات کرنا مجھے پسند نہیں"

حبه نے اس کے لمس کو محسوس کر کے نرم ہوتے دل کو بری طرح جھڑکتے ہوئے، اس سے سپاٹ سے لہجہ میں کہتے ہوئے اپنے ہاتھ پہ سے اس کا ہاتھ جھٹکنا چاہا تھا

"تم یہاں تک اپنی مرضی سے آئی ہوں مگر جاؤں گی میری مرضی سے" اس نے جھک کر حبه کے کان میں سرد سی سرگوشی کی تھی، اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے اپنی جانب اس کا رخ کرتے ہوئے، اس کے بازو پہ اپنی پکڑ مضبوط کر تا دیوار سے لگا گیا تھا

"لائٹس۔۔۔"

اس کے کہنے پہ اگلے ہی پل وہ نیم اندھیرا کمرہ روشن ہوا
"بلاشبہ خوبصورت تو تم بہت ہو مگر۔۔۔"

حبہ کے سر اُپے پہ ایک گہری نگاہ ڈال کے وہ بدستور سرد لہجہ میں بولا
اور حبہ اس کی جانب ایک سے زیادہ نگاہ نہیں ڈال سکی تھی کیونکہ وہ باوتھ
گاؤن میں تھا

"۔۔۔ مگر تم میری ٹائپ کی نہیں ہو"

حبہ کو چہرہ پھیرتے دیکھ وہ جھک کر اس کے کان میں کہتا، اس کے ایئرنگ
کو شہادت کی انگلی سے چھیڑا تھا

ساتھ ہی اس کی نگاہ حبہ کے خوبصورت سے گردن پہ جیسے ٹھہر سی گئی۔
اور تبھی دروازہ دھاڑ سے کھلا

"تم یہاں میرے فیانسی کے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟"

حبہ اس سے پہلے کہ سنبھل پاتی ایمن دندناتے ہوئے اس کے سر پہ پہنچ چکی تھی

"کیا تم اسے رجھا رہی تھی؟"

ایمن نے نفرت سے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ میں موجود گلاس میں ہلکورے لیتا سرخ محلول حبہ کے اوپر اچھالا تھا۔

جو حبہ کا چہرہ بھگوتے ہوئے لباس پہ گرا محلول کی ناپاک بو سے وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ حرام مشروب تھا۔

"آپی آپ ٹھیک ہے؟"

حنسی کی ہر اساں آواز پہ حبہ نے آنکھیں کھولیں

جہاں حنسی روہانے انداز میں اس کو تکتی اس کے چہرے اور لباس کو صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ حنسی کے ہاتھ سے ٹشو لے کر چہرہ صاف کرتی حنسی کو اپنے پیچھے کر گئیں تھی

جسے ایمن کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

جواب دونا تم کیا کر رہی تھی موبی کے ساتھ؟، کیا تم میرے بچے کی طرح "
"اسے بھی پھسانا چاہتی تھی؟

یہ مارج تھی جو نفرت و حقارت سے اسے دیکھتے کہہ رہی تھی۔

حبہ نے دیکھا کہ وہاں شاہی خاندان کے سبھی افراد اور ان کی ملازمائیں
کھڑیں اسے دلچسپ نظروں سے دیکھ رہی تھیں،
سوائے جوزف اور موبی کے،
وہ دونوں وہاں نہیں تھے

مگر موبی اسے اگلے ہی پل واش روم سے کمرے میں آتا نظر آیا تھا،

جس نے چیخ کر لیا تھا اب وہ ٹراؤزر اور شرٹ میں ملبوس تھا

"اسے کیا دیکھ رہی ہو؟، جواب دو مجھے"

"اپنی فیانسی سے کیوں نہیں پوچھ رہی تم؟، یہاں میں اکیلی تو نہیں تھی؟"

ایمن کے حقارت سے کہنے پہ حبہ نے اسے سپاٹ سے لہجہ میں کہا

جس پہ نہایت آرام سے کاوچ پہ بیٹھتے موبی نے نہایت محفوظ کن تاثرات سے اسے دیکھا تھا

حبہ کے جواب پہ ایمن جیسے جھلس ہی اٹھی تھی، اور باقی سبھی نے حیرت سے حبہ کی جی داری کا مظاہرہ کیا تھا۔

اس سے پہلے کہ ایمن کچھ کہتی وہ بول اٹھا

صحیح کہا تم نے سویٹ ہارٹ یہ مجھے یہاں سڈیوس کرنے ہی آئی تھی، "

"جبکہ اس میں ایسا کچھ ہے نہیں کہ یہ مجھے سڈیوس کر سکے

موبی نے ایمن سے کہتے ہوئے حبہ کو دیکھا تھا

جس کی آنکھیں اس کے کہنے پہ بے یقینی سے پھیلی تھی

"یہاں کیا ہو رہا ہے؟"

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ بھی کہتا

وہاں جوزف لیڈی کونین کے ساتھ ان کا بازو تھا میں آیا تھا

انہیں دیکھتے ہی سب نے ان کے لئے کمرہ میں اندر تک داخل ہونے کے لئے جگہ خالی چھوڑ دیا

"گرینڈ ما۔۔ یہ یہاں میری فیانسی کو بہکانے آئی تھی"

ایمن نے فوراً الزام دھرا

جسے سن کر لیڈی کوئین نے موبی کو دیکھا جو قطعی لا تعلق سا کاوچ پہ بیٹھے بک کو چہرے کے سامنے تانے ہوئے تھا

لیڈی کوئین کے آنے پہ بھی وہ کاوچ سے ان کے لئے تعظیماً اٹھاتک نہیں تھا

"کیا یہ صحیح کہہ رہی ہیں؟"

اگلے ہی پل لیڈی کوئین نے دیوار سے لگی کھڑی حبہ سے پوچھا

"نہیں۔۔ میں یہاں ڈھونڈ رہی تھی"

"کسے؟"

حبہ کے کہنے پہ انہوں نے فوراً پوچھا

"مجھے گرینڈ ما اور کسے"

جوزف نے فوراً ہیچ میں کہا

"کیا تم جوزف کو پسند کرتی ہو؟"

جوزف کی بات پہ دھیان دیئے بنالیدی کوئین نے حبہ کو گہری نظروں سے

دیکھتے ہوئے ایک اور سوال کیا

لیڈی کوئین کے سوال پہ کتاب چہرے پہ تانے موبی کی نظریں جو سطر پہ
دوڑ رہی تھی،

جیسے ایک نقطے پہ ٹھہر سی گئی

"نہیں"

حبہ کے ایک لفظی جواب سن کر وہاں موجود سبھی کے منہ حیرت اور بے
یقینی سے کھلے تھے

بے شک وہ پسند نا کرتی ہو مگر اس نے جھوٹ کیوں نہیں بولا؟

میں بھی نہیں پسند کرتا گرینڈ ماحبہ کو، دراصل ہم دنوں ہی پرانے "
 "خیالات کے ہے شادی کی بعد کے رشتہ پہ بھروسہ کرتے ہیں
 بگڑتے معاملات کو پھر سے ایک مرتبہ جوزف نے آگے بڑھ کر سنبھالنا چاہا
 تھا

"اگر یہ بات ہے تو۔۔۔ تم لوگوں کے خیالات اچھے ہے"
 لیڈی کوئین نے گہری نظروں سے جبہ اور جوزف کو دیکھتے ہوئے کہا،
 "۔۔۔ پھر تو تم دونوں کی شادی موبی اور ایما سے پہلے کر دیتے ہیں"
 "تاکہ۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ لیڈی کوئین اپنی بات پوری کرتیں بک زور سے پٹخنے کی
 آواز پہ وہ چونکتیں ہوئیں رک سی گئی۔
 بلکہ وہاں موجود سبھی لوگ چونکے تھے
 اگر آپ سبھی کے مذاکرات ختم ہو گئے ہو تو آپ سب یہاں سے جاسکتے "
 "ہیں، مجھے نیند آرہی ہیں"

وہ موبی تھا جو سخت بے زاریت سے گویا تھا

"ٹھیک ہے پھر ہمیں چلنا چاہئے"

موبی کے بے زار چہرے پہ نگاہ ڈالتے لیڈی کوئین نے کہا اور وہ سب سے پہلے کمرے سے نکل گئی تھیں

"ایما تم آج میرے پاس ٹھہر جاؤ"

وہ سبھی لیڈی کوئین کے کہنے پہ لیڈی کوئین کے پیچھے کمرے سے نکل رہے تھے کہ موبی کی آواز پہ رک سے گئے

اور پھر سبھی نے ایمن کو شرارتی معنی خیز مسکراہٹ سے دیکھا تھا جو شرماتے ہوئے موبی کی جانب متوجہ ہوئی تھی

"بلکل، اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو"

ایمانے چہکتے ہوئے کہا تھا اور پلٹ کر بشار کی جانب بڑھی تھی

اور ان دنوں کو دیکھتے حبه کا دل جیسے پاتال میں جا ڈوبا تھا

"آپی چلیں"

حنسی نے بمشکل اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے کھینچ نکالا تھا جس کے قدم گویا من بھر کے ہو گئے تھے،
حنسی کے ساتھ گھسیٹ کر آگے بڑھتے ہوئے حبیہ نے پلٹ کر ایک نگاہ بند دروازے پہ ڈالا۔

جس کے اس پار کمرے میں وہ دونوں تنہا تھے



"تم ابھی تک گئی نہیں؟"

وہ سب کو کمرے سے جانے کا کہہ کر واش روم میں گھس گیا تھا اور واش روم سے نکل کر اس نے دیکھا کہ ایمن ابھی تک اس کے روم میں موجود تھی جس پہ اس نے ناپسندیدگی سے پوچھا

"تم نے ہی تو کہا تھا کہ میں رک جاؤں"

ایمن لبوں پہ دلفریب مسکراہٹ سجائے بولی

"وہ تو بس۔۔۔"

"حبہ کو دیکھانے کے لئے تھا"

ایمن نے جیسے اس کی بات مکمل کی

ایک بات بولوں بشار۔۔۔ میں تمہیں بہت زیادہ چاہتی ہوں حبہ سے "

کئی زیادہ۔۔۔ مجھ سے میری جان مانگ لینا، بے جھجک دے دوں گی مگر

"مجھے کبھی بھی بے وقوف بنانے کی کوشش مت کرنا

ایمن نہایت نرمی اور محبت سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

جس نے پیشانی پہ ناگواری کے بل سجائے اسے سنا تھا

"اور جانتے تو ہو ہی کہ تمہاری زندگی پہ تم سے زیادہ میرا حق ہے"

ایمن اٹھ کر اس کے مقابل آ کر کھڑے ہوتے ہوئے اس کی کرسٹل سپاٹ

آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی

جس کے بولنے کے سبب بشار تقی کی نگاہوں میں اس کے بولے گئے کا پس

منظر گھوم گیا تھا

آئی لینڈ کے پہاڑی کے داہنے پہ سے گرنے کے بعد اسے تقریباً بیس دن (بعد ہوش آیا

"سر آپ کو ہوش آگیا؟"

وہ بمشکل اپنے چکراتے سر کے ساتھ بیڈ سے اٹھا تھا کہ کمرے میں داخل ہوتا نعمان اسے ہوش میں دیکھ حیرت اور خوشی کی ملی جلی کیفیت میں پوچھ رہا تھا

"مجھے تو لگا تھا کہ اس بار میں مر ہی جاؤں گا، میں زندہ کیسے ہوں؟" اس نے بیڈ سے اترنے کی کوشش ترک کرتے ہوئے اپنا سر بیک گراؤنڈ سے ٹکائے نعمان سے پوچھا

سب کو یہی لگ رہا تھا کہ آپ اس مرتبہ نہیں بچے گے مگر زندگی دینے " والا اور بچانے والا تو اللہ ہے ناسر

"گول مول بات کرنے کے بجائے مجھے اصل بات بتاؤ"

بشار نے ناپسندیدگی سے کہا تھا کہ تجھی کمرے میں داخل ہوتی ہستی کو دیکھ
وہ بے یقین سا ہوا

"یہ عورت یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

اس کے چہرے کے تاثرات لمحوں میں سپاٹ و سرد سے ہوئے تھے
"موبی بیٹا دماغ کو شانت رکھنے کی کوشش کرو"

"میرا نام بشار ہے۔۔۔"

مہر النساء کے کہنے وہ سرد لہجہ میں جواب دیتا نعمان کی جانب متوجہ ہوا جو
پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"میں نے پوچھا یہ عورت یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

اب کی مرتبہ وہ چاہ کر بھی اپنی افیت چھپا نہیں پایا تھا

"ہم امن میں نہیں ہے سر"

"تو پھر کیا آئی لینڈ میں ہے؟"

"نہیں"

"تو پھر کہاں ہے؟، اور یہ مت کہنا کہ اس عورت نے میری جان بچائی"

"نہیں وہ میں نہیں ہوں جس نے تمہیں بچایا ہے۔۔۔"

مہر کمرے میں موجود بیڈ کے قریب رکھے چیئر پہ بیٹھتی اطمینان سے بولی
مگر لہجہ جیسا اطمینان اس کی آنکھوں میں نہیں تھا، آنکھوں میں اضطراب
کی گہری چھاپ تھی

۔۔۔ جس نے تمہیں بچایا۔۔۔ وہ تمہیں بہت زیادہ چاہتی ہے۔۔۔ تمہاری"

"سوچوں سے بھی بڑھ کر

"حب۔۔۔۔"

اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا مگر وہ خود نفی میں گردن ہلا گیا تھا

وہ اسے بکل نہیں چاہتی تھی، جتنا مہر بتا رہی تھی اتنا تو بکل بھی نہیں

"نہیں۔۔۔"

مہر نے کہا ہی تھا کہ تبھی وہ کمرے میں داخل ہوئی جسے دیکھ کر بشار کی

آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھی

وہ بے حد خوبصورت لڑکی تھی، میدے جیسی سفید رنگت پہ جار جیٹ کے اسکائے بلیورنگ کے ویسٹرن اسٹائل کے قدموں تک چھوتے گاؤن میں وہ بہت خوبصورت اور اسٹائلش لگ رہی تھی، اس کے کمر سے بھی نیچے جاتے سنہرے بال کھلے کچھ پشت پہ تو کچھ سامنے لہرا رہے تھے

اس نے حیرت اور بے یقینی بھرے انداز میں نعمان کی جانب دیکھا، جس نے گردن اثبات میں ہلاتے ہوئے گویا تصدیق کی کہ ہاں وہ آنے والی لڑکی وہی تھی جس نے اس کی جان بچائی تھی اور وہ تھی حبہ احسن کی سوتیلی بہن ایمن بختیار۔۔۔

"یہ بھلا کیسے میری جان بچا سکتی ہیں؟"

کیوں میں کیوں نہیں بچا سکتی تمہاری جان؟۔۔۔ لو ایٹ فرسٹ سائٹ پہ "یقین رکھتے ہو تم؟، اسی کا شکار ہوئی تھی میں، تمہیں میں نے حبہ کے نکاح کے دن دیکھا تھا، اور بری طرح تم پہ فدا ہوتی تم پہ مر مٹی تھی

لبوں پہ دھیمی مسکراہٹ لئے اپنی ولہانا کاچ جیسی بھوری آنکھوں کو اس پہ
ٹکائے وہ کہہ رہی تھی

اور پھر اس کے بعد میں نے تمہارے لمحہ لمحہ کی خبر رکھی، تمہارے "

" قریب تم تک پہنچنے کے لئے کافی پاڑ بیلے

ایمن وہاں دیوار سے لگے کاوچ پہ بیٹھتے ہوئے بولی

"تم سوچ بھی نہیں سکتے اتنے پاڑ بیلے"

وہاٹ ایور۔۔۔ تم یہ بتاؤ تم نے مجھے کیسے بچایا؟۔۔۔ کیا تم بھی اس وقت "
آئی لینڈ میں تھی؟

چلو شروعات سے بتاتی ہوں۔۔۔ کہ شروعات سے میں تمہارے ارد "

گرد تھی، تمہیں متوجہ کرنے کے لئے کئی کام کرتی رہی، مگر۔۔۔ تمہارا

"سارا دھیان میری سوتیلی بہن پہ تھا

بشار کے بے زاریت بھرے لہجہ پہ ایمن مسکراتے لبوں سے کہہ رہی تھی

کہ ایک دم آخر میں اس کے لبوں کی مسکراہٹ سمٹی تھی لہجہ سرد سا ہوا تھا

"میری سب سے پہلی کوشش سیٹھ جاسم منیر تھا۔۔۔"

ایمن کے کہنے پہ وہاں موجود سبھی چونکے تھے اور اسے بے یقینی سے دیکھا

"اسے تم نے مارا تھا؟"

بشار ایک نگاہ حیرت اور بے یقینی سے ایمن کو گردن موڑے دیکھتی مہر پہ

ڈال کر پوچھا

نہیں وہ بے وقوف انسان خود مرا۔۔۔ بہت ہی بے وقوف تھا وہ، حبه کو"

پاناچا ہتا تھا، جسے تم نے اس سے چھین لیا تھا، میں نے کہا اس گن میں بلٹ

نہیں ہے بس تمہیں اس خالی گن کو سر پہ رکھے ڈرامہ کرنا، اور وہ مان

گیا۔۔۔ وہ بے وقوف انسان گن کو چیک کئے بنا خالی سمجھ کر اپنے سر پہ رکھ

"کر ٹریگر دبا دیا

ایمن لبوں پہ مسکراہٹ طاری کئے اس طرح کہہ رہی تھی کہ گویا وہ انہیں

اپنے ٹرپ کا کوئی دلچسپ قصہ سنار ہی ہو۔

یہ لڑکی تو اس کے باس سے بھی بڑی سائیکو تھی

نعمان نے بے یقینی اور خوف سے جھر جھری لیتے ہوئے ایمن سے نظریں ہٹا کر بشار کو دیکھا تھا،

جو ایمن کو سپاٹ اور ناپسندیدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا
"مگر تم نے مجھے کیوں پھنسا یا تھا؟"

تاکہ تم مجھے نوٹس کرو۔۔۔ اور پھر مجھے ڈھونڈو۔۔۔ مجھ تک "
پہنچو۔۔۔ مگر اس وقت تو تم میری سوتیلی بہن کی حقیقت جان کر حیران
تھے، اس میں الجھ گئے تھے۔۔۔ اور اسی وقت میری ملاقات آنٹی سے
ہوئی۔۔۔

ایمن نے کہتے ہوئے آخر میں مسکرا کر مہر کو دیکھا تھا
جو ساکت سی ایمن کو دیکھ رہی تھیں اور جواباً مسکرا بھی نہیں سکی تھی
یقیناً پھر اس کے بعد تمہارا ہاتھ کنگ ہوٹل میں بھی شامل رہا ہوگا، اور پھر "
"تم آئی لینڈ تک میرے پیچھے تک گئی
بشار گویا اسے اب سمجھ چکا تھا

یوں لگا جیسے اس کے سامنے اس کا ہی کوئی نیا ورژن آ بیٹھا ہوں
 صحیح کہا، حبہ احسن کو مارنے والی وہ میں ہی تھی جسے تم نے بچا لیا تھا، اور "
 اس بلٹ کے شکار تم ہو گئے، آئی لینڈ میں بگ بی کو حبہ احسن کی سچائی میں
 " نے ہی بتائی تھی کہ وہ ایک جاسوس ہے۔۔

ایمن کہتے کہتے آخر میں گویا ہنسی،

نقرائی سی سرد سی ہنسی کمرے میں پھیل گئی تھی، جس میں حقارت اور
 استہزاء کی کھنک شامل تھی

میری سوتیلی بہن ایک نہایت ہی کامیاب اور قابل جاسوس ہے، جب "
 مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو میں تم سے بھی زیادہ حیران تھی، بھلا وہ گنوار
 جاہل، دبوسی لڑکی جو میرے اترن کے بھی لائق نہیں تھی وہ بھلا اتنی قابل
 " کیسے ہو سکتی تھی؟۔۔ اور کیوں تھی وہ اتنی قابل۔۔

ایمن کے لہجہ میں شدت سے نفرت جھلک رہی تھی

اور ساتھ ہی اسے تم بھی مل گئے، جسے میں اپنے جوتے کے برابر بھی "نہیں سمجھتی

ایمن نے انتہائی نفرت و حقارت سے کہتے بشار کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں اب سرد سے تاثرات تھے۔

جنہیں دیکھ کر ایمن کی آنکھوں سے نفرت اور حقارت کے تاثرات غائب ہوئے تھے۔

وہ ان آنکھوں میں اپنے لئے نرمی اور محبت دیکھنا چاہتی تھی وہ اسے حبہ کے لئے شدید نفرت اور خود کے لئے محبت کرتا دیکھنا چاہتی تھی اس نے تمہیں دھوکہ دیا، اس کا پلان بگ بی کے ساتھ تمہیں بھی "اریسٹ کر کے فانی پہ چڑھانا تھا، اور پھر تم وہاں سے گر گئے۔۔۔" کہتے ہوئے ایمن کی آنکھوں میں زخمی تاثرات اٹھ آئے آخر میں جیسے اس کا لہجہ کانپ سا گیا

-- شاید اسے ہی قسمت کہتے ہیں، میں وہی نیچے موجود تھی سمندر کے " کنارے جہاں تم گرنے والے تھے، میرے ہاتھ میں ٹیلی اسکوپ تھا جس سے میں تمہیں دیکھ رہی تھی، کیونکہ عرصے سے میں تمہیں دور سے ٹیلی اسکوپ سے ہی دیکھتی رہی تھی، میں نے ٹیلی اسکوپ میں دیکھا کہ تم پہاڑی کے کنارے تک لڑکھڑا کر پہنچے تھے اور پھر اگلے ہی پل تم نیچے گرے اور میرے ہاتھ سے گویا ٹیلی اسکوپ چھوٹ کر گرا۔۔۔ میں گرتے پڑتے لڑکھڑاتے قدموں سے نجانے کیسے اس جگہ تک پہنچی جہاں تم گرنے والے تھے مجھے کچھ ہوش نہیں تھا بس ایک شدت سی چاہ تھی کہ تمہیں کچھ ناہو۔۔۔ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں زندہ کیسے رہوں گی؟۔۔۔ اور میرے پہنچنے سے پہلے ہی تم سمندر میں گر گئے، وہاں سمندر زیادہ گہری نہیں تھی۔۔۔ سمندر میں تہہ تک ڈوبنے کے بعد تم اوپر ابھر آئے تھے۔۔۔ جسے پھر میں کنارے پہ لے آئی تھی۔۔۔ مہر آئی پہلے سے جانتی تھیں کہ تم آئی لینڈ پہ ہو، اور میں نے انہیں یہ بھی بتا دیا تھا کہ حبہ تمہیں

ارسٹ کرنے والی ہیں اس لئے ہم نے پلان کیا تھا کہ اریسٹ ہونے سے تمہیں بچا کر سیدھا کنگ ڈم لے جائے گے، پلان کے مطابق تبھی وہ چوپر (ہیلی کاپٹر) لے آئیں تھیں تب تک تمہیں ڈھونڈتے ہوئے تمہارا پی اے بھی وہاں پہنچ چکا تھا، تم پانی میں گرے تھے اس لئے بچ گئے جو چار بلٹ "تمہیں لگی تھی ان سے کچھ خاص نقصان نہیں پہنچا تمہیں ایمن ہر چیز تفصیل سے کہتی ہوئی رکی تھی اس کی آنکھوں میں آنسوؤں تیر رہا تھا،

جس سے نظریں ہٹا کر بشار نے سوالیہ نظروں سے نعمان کو دیکھا جس نے ایک مرتبہ پھر گردن اثبات میں ہلا کر گویا ایمن کی بات کی تصدیق کی

"یہ کنگ ڈم کیا بلا ہے؟"

"تم یہاں کے ہونے والے کنگ ہو اور اس بلا کو تم جلد ہی جان جاؤ گے" اب تک خاموش بیٹھی مہر نے کہا تھا

اور جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئیں تھیں،

جانے سے پہلے مہرنے ایک گہری نگاہ ایمن پہ ڈالی تھی جو اشتیاق بھری
نظریں بشار پہ ٹکائی ہوئی تھی

اس نے جتنا سوچا تھا وہ لڑکی اس سے بھی کئی زیادہ خطرناک تھی۔

بشار کو بچانے کی وجہ سے اس نے کنگ ڈم میں علان کر دیا تھا کہ ایمن ہی
بشار کی ہونے والی کونین ہوگی مگر شاید اسے اس بارے میں ایک اور مرتبہ
سوچنا ہوگا

-----*-----

اور پھر بشار تقی جلد ہی نہایت اچھے سے جان گیا تھا کہ کنگ ڈم کیا بلا ہے،
یہ وہ جگہ تھی جہاں وہ قید ہو گیا تھا
جہاں سے نکلنے کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا

اور اس کے لئے اس نے نعمان کو کام پہ لگا دیا
مگر یہاں کی نظام حکومت الگ تھی،
جو صرف کنگ کے ہاتھ میں ہی تھا
اس نے نعمان کو یہاں کا سسٹم ہیک کرنے کا کہا تھا تاکہ یہاں کے ڈارک
اور چھپی چیزوں کو جان سکے مگر نعمان نے صاف منع کر دیا
کہ یہاں کا سسٹم بہت زیادہ مضبوط ہے اس مضبوط سسٹم کو کوئی پرو فیشنل
ہیکر ہی ہیک کر سکتا ہے،
یا شاید وہ بھی نا کر پائے
اور بشار تقی ایک ہیکر بھی تو تھا،
اس نے کوشش کی کنگ ڈم کے سرور میں گھس کر سسٹم کو ہیک کرنے
کے مگر وہ خود ہی پکڑا گیا
اور پھر وہ اگلے ہی دن اس کنگ ڈم کے کنگ کے سامنے تھا

سفید سوٹ میں ملبوس فٹ اور چاک وچو بند سا وہ ایک خوب رو سفید فام

بوڑھا تھا

جس کی عمر بھلے ہی ستر سال رہی ہو مگر پچاس کے اوپر کا معلوم نہیں ہوتا

تھا،

بڑی سی میز پر انواع و اقسام کے کھانے چنے تھے

میز کے اس سرے پر وہ اور اس سرے پر کنگ ڈم کا کنگ براجمان تھا

"کیا وہ تم تھے؟"

کنگ نے کانٹے اور چھری سے میٹ کاٹ کر چھری کی مدد سے ہی اس میٹ

کے ٹکڑے کو منہ میں رکھتے ہوئے اس پر ایک گہری نگاہ ڈال کر پوچھا تھا

ہاں میں ہی تھا کیونکہ میں یہاں ایک پل بھی نہیں رہنا چاہتا، یہاں میرا

"دم گھٹ رہا ہے

اس نے اپنی ازلی لاپرواہی اور بد تمیزی سے کہا

اور ایک زخمی نگاہ کنگ کے بازو میں بیٹھے مہر پر ڈالی،

کہنے کو وہ اس کی ماں تھیں مگر تھیں اس کنگ کے سائیڈ میں۔

کیا وہ واقعی کنگ کی بیٹی تھی؟

نعمان نے جب اسے یہ بتایا تو اسے یقین نہیں آیا تھا۔

.. بھلا وہ کس قسم کے خاندان سے بلا ننگ کرتا تھا؟

سوچ کر ہی اسے خود پہ ہنسی آتی تھی

برخوردار تم نے یہ تو سن ہی لیا ہو گا کہ اس کنگ ڈم کے ہونے والے "

کنگ صرف تم ہو، یہ ابھی سے طے نہیں ہوا تھا بلکہ تمہاری پیدائش سے ہی

"یہ طے کیا تھا ہم نے، ہم نے ہی تمہارا نام موبی رکھا تھا۔۔۔

اور اسے لگا کہ یہ نام اس کی ماں نے رکھا تھا

کنگ کے اس انکشاف پہ اس نے ایک مرتبہ پھر زخمی نگاہوں سے مہر کی

جانب دیکھا

جو اس کے دیکھنے پہ نگاہ پھیر گئی تھیں

کنگ ڈم کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ موبی یہاں کا ہونے والا کنگ ہے، تمہاری "سفاکیت کے قصے ہر زبان پہ عام ہے۔۔"

وہ نرم سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے اس پہ نظریں جمائے کہہ رہا تھا اور جب اس نے بات پوری کی تبھی قریب کھڑی ایک ملازمہ جس نے طشتری ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی اس نے آگے جھک کر طشتری میں سے ایک کتاب اٹھا کر بشار کے سامنے رکھا

جسے دیکھ کر بشار دنگ ہوا تھا کیونکہ کتاب کے سرورق پہ اسی کی تصویر تھی، اور کتاب کا ٹائٹل تھا

"The King of the Kingdom"

اس میں تمہارے متعلق سب کچھ ہے، تمہارے وہ سبھی کارنامے جو تم "نے بگ بی کے ساتھ مل کر کئے

کنگ کے کہنے پہ اس نے استہزاء مسکراہٹ سے سراٹھا کر کنگ کو دیکھا

"آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ میرے گناہوں کی فہرست ہے"

اس کے لہجہ میں اضطراب در آیا تھا

وہ چاہے کتنا بھی سوچ لے گناہوں کو اندھیرے کو چھوڑنے کا مگر جس کے

مقدر میں ہی گناہ اور اندھیرا لکھا ہو،

وہ بھلا اپنے مقدر سے کہاں تک بھاگ سکتا تھا؟

شدید وحشت سی چھائی تھی اس کے سارے وجود میں۔

وہ بھلا کہاں آکر پھنس گیا تھا؟

تم اسے گناہ کیوں سمجھتے ہو؟، یہ تو ایک طاقت ہے جس کی قوت کا اندازہ "

"تم سوچ بھی نہیں سکتے

مجھے آپ کے اندھے ظالمانہ قانون سے سخت نفرت ہے، اور اس گھٹیا"

"سے کنگ ڈم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، مجھے آپ کی یہ پاور نہیں چاہئے

کنگ کے کہنے پہ

اگلے ہی پل وہ وحشت کی انتہا پہ پہنچ کر چیخ اٹھا تھا

اور ایک نفرت بھری نگاہ کنگ اور مہرپہ ڈال کر وہاں سے لمبے لمبے ڈگ
بھرتا نکال گیا

"ڈیڈ آپ کس طرح اسے کنٹرول کرے گے؟"

مہر نے پریشانی سے غصے سے لال بھبو کا چہرہ لئے جاتے بشار کو دیکھ پوچھا تھا
بے فکر رہو یہ بہت آسانی سے ہو جائے گا، بہت جلد موبی کی دلچسپی کی چیز
یہاں پہنچ جائے گی تب تو اس کا دل یہاں اس بری طرح لگے گا کہ یہ
"بھاگنے کا سوچے گا بھی نہیں"

کنگ نے وہاں سے جاتے بشار کی پشت پہ شفقت بھری نگاہ ڈال کر نہایت
اطمینان سے کہا تھا

اور اپنی پلیٹ کی جانب متوجہ ہو گیا

"کس چیز کی بات کر رہے ہیں آپ؟"

کنگ کی بات سن کر مہر بری طرح چونکی تھی

"کیا تم جانتی ہو کہ اس کی ایک بیوی بھی ہے"

کنگ کی بات پہ مہر جیسے ساکت سی رہ گئی تھی
اور نظریں اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے ابھی بشار گیا تھا
"مجھے یہاں سے جلد از جلد نکلنا ہے، تم کچھ بھی کرو میں نہیں جانتا"
وہ سیدھا اپنے کمرے میں جا کر کمرے میں لیفٹ رائٹ کرتے نعمان سے
بولا تھا

جو اسے کمرے میں آتے دیکھ رک گیا تھا
"آپ یہاں سے اب جانا نہیں چاہے گے"
نعمان نے بشار کے سرخ چہرے کو دیکھ کہا تھا
"کیا بکو اس کر رہے ہو؟"

نعمان کی بات سن کر بشار کا غصہ جیسے مزید بلند ہوا تھا
"حبہ احسن۔۔"

نعمان کے منہ سے اس سنگ دل دھوکہ باز لڑکی کا نام سن کر ایک ہوک سی
اٹھی تھی اس کے اندر۔

اس کنگ ڈم سے جلد از جلد نکلنے کی ایک وجہ یہ بھی تو تھی کہ وہ اسے دیکھا
چاہتا تھا

اس کے دھوکہ دینے کے باوجود ایک مرتبہ ہی سہی وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا
"اس کا یہاں کیا ذکر؟"

دل کی بے قراری کو قطعی نظر انداز کئے اس نے سپاٹ سے لہجہ میں پوچھا
"کیونکہ وہ یہاں ہے"

"کیا کہہ رہے ہو؟"

نعمان کے اس انکشاف پہ جیسے اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا

میں ابھی یہاں کے بازار میں ہی تھا جب میں نے اسے دیکھا، ایک"

"بیوپاری لڑکیوں کو بیچ رہا تھا اور ان لڑکیوں میں حبہ احسن بھی تھی۔"

"وہ ایک غلام بن کر یہاں آئی ہے۔۔؟"

بشار نے جیسے شدید پریشانی میں مبتلا بے یقینی سے پوچھا تھا

"اور اسے آپ کے کزن جوزف نے خریدا ہے"

-----*-----*

آپ نے صحیح کہا تھا کہ حبہ احسن آج کی تقریب میں جوزف کے ساتھ " ضرور آئی گی

نعمان ہال کا کیمرہ ہیک کئے ہال میں داخل ہوتے جوزف اور حبہ کو دیکھتے ہوئے بولا تھا

میں جانتا تھا وہ خود یہاں آئی ہیں، یقیناً وہ کسی مقصد کے پیچھے ہوگی، مگر " جانتی نہیں ہے وہ کہ وہ یہاں سے کبھی نہیں نکل سکتی

نعمان سے لیپ ٹاپ ہاتھ میں لئے وہ تشویش سے بولا تھا اور جیسے ہی اسکرین پہ نظر آتی حبہ پہ اس کی نظر پڑی اس کی سانسیں گویا رک سی گئی

کتنے عرصے بعد اس نے اسے دیکھا تھا

اس نے ٹرانس کی سی کیفیت میں اپنی انگلیوں سے اسکرین پہ نظر آتے حبه
کے عکس کو چھوا تھا

شدید ناراضگی کے باوجود۔۔۔۔۔

اس کا دل مچلا تھا اور شدت سے مچلا تھا اسے قریب سے دیکھنے کو،
چھو کر محسوس کرنے کو۔۔۔

اب آپ حبه احسن کے ساتھ کیسا برتاؤ کرے گے؟۔۔۔ جبکہ کنگ نے "
"پورے کنگ ڈم میں ایمن کو آپ کی فیانسی ہونے کا علان کر دیا ہے
میں دھوکہ بازوں سے نفرت کرتا ہوں تو حبه احسن سے بھی ویسا ہی برتاؤ"
"کروں گا، جیسے نفرت کرنے والوں سے کرتا ہوں

نعمان کے پوچھنے پہ اگلے ہی پل وہ اپنے بے قابو ہوتے دل کو قابو میں کرتا
سپاٹ سے لہجہ میں بولا تھا

اب اس کی نظروں میں تپش سی اٹھ آئی تھی

تم نے اب تک صرف میری محبتوں کا حدود دیکھا۔ مگر اب تم نفرتوں "
" کے حدود دیکھو گی حبہ احسن

اس نے لیپ ٹاپ پہ نظر آتے حبہ کے عکس کو دیکھتے ہوئے سپاٹ و سرد
سے لہجہ میں کہا تھا

جسے نعمان دیکھتا رہ گیا تھا

بلاشبہ اس کی محبت بھی کمال کی تھی اور نفرت بھی۔۔۔

اور پھر پتہ چلا۔۔

جوزف کا حبہ کو بچانے کا بہانا ایک مرتبہ پھر ان دنوں کو ایک دوسرے

کے مقابل لے آیا تھا

اور آج تو تقریب میں تیار سی حبہ نے اس کی سانسیں کئی لمحوں کے لئے
چھین لی تھی۔

بے خودی سے حبہ کو دیکھتے بشار کو احساس ہوا کہ وہ صرف اسے ہی نہیں بلکہ وہاں موجود سبھی مردوں کو اچھی لگ رہی تھی سب ہی اس کی حسن کی تعریف کر رہے تھے،

جسے سن کر بشار تقی کا غصہ حبہ احسن پہ شدت سے عود آیا تھا آخر وہ کیوں اتنی تیار ہو کر آئی تھی؟

کیا وہ جوزف کی فیانسی بن کر اتنی خوش تھی؟

اس نے جلتی نگاہوں سے جوزف کے ساتھ قریب آتی حبہ کو دیکھا تھا اور پھر جلن کڑھن، غصہ اور نفرت کے سبب وہ حبہ کے ساتھ وہ سب کرتا (گیا تھا)

"۔۔۔ تمہاری زندگی پہ تم سے زیادہ میرا حق ہے"

ایمن اس کی سرد کر سٹل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

(زندگی کی حفاظت کرنے Life saver --- کیونکہ میں تمہاری " Life destroyer والی) ہوں اور میری سوتیلی بہن تمہاری " (زندگی ختم کرنے والی) ---

ایمن کی بات سن کر بشار کے چہرے پہ چھایا سپاٹ پن جیسے رخصت ہوا بلکل تم میرے لئے اہم ہوں کیونکہ تم نے میری جان بچائی تھی، تمہارا " مجھ پر قرض تو ہے جس سے میں انکار نہیں کر سکتا بشار کے سنجیدگی سے کہنے پہ ایمن اب کی مرتبہ نہایت دل سے مسکرائی بشار نے دیکھا کہ ایمن کے مسکرا نے پہ بھی اس کے دونوں رخسار پہ گڑھے بنتے تھے

مگر یہ گڑھے اتنے دلکش اور دلفریب نہیں تھے جو اسے مبہوت کرتے، اور ناہی ان گڑھوں میں اتنی طاقت تھی کہ اس کی سانسوں کو لمحے بھر کے لئے روک دے۔

"میں تھک گیا ہوں"

"بلکل تم آرام کرو"

بشار کے تھکے تھکے سے لہجہ پہ ایمن فوراً فکر مندی سے کہتی وہاں سے گئی تھی
"سر۔۔۔"

ایمن کے جاتے ہی نعمان دروازہ ناک کر کے اندر آیا تھا
"کیسی خبر ہے؟"

وہ واقعی آرام کرنا چاہتا تھا

اس کے دل و دماغ دنوں ہی تھک چکے تھے۔

اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار حبہ کا اتر اہوا چہرہ آرہا تھا

جب اس نے اسے سرے سے پہچاننے سے انکار کر دیا تھا

جب اس نے ایمن کو اپنے ساتھ ٹہرنے کا کہا تھا

نہیں بھلا وہ کیوں اپ سیٹ ہوگی؟

یہ یقیناً اس کا وہم تھا؟

اگلے ہی پل وہ سر جھٹکتے ہوئے نعمان کی جانب متوجہ ہوا

"آپ کو اپنی فیانسی سے شدید محتاط رہنے کی ضرورت ہے"

نعمان نے تشویش سے کہا

"جانتا ہوں، ویسے وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"

بشار بے زاری سے بولا

آپ سمجھے نہیں سر، بے شک وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچائی گی بلکہ وہ حبہ"

"احسن کو نقصان پہنچانے سے زرا سی بھی نہیں چوکے گئیں

نعمان کے کہنے پہ وہ ماتھے پہ بل ڈالتا کاوچ پہ ڈھیر ہوا تھا

"مجھے اس سے کیا، دونوں سوتیلی بہنیں جانے اپنا جھگڑا"

بظاہر وہ لا پرواہی سے بولا

مگر اندر ہی اندر وہ پریشان ہوا

اس کے نگاہوں کے سامنے حبہ پہ نفرت سے ڈرنک اچھالتی ایمن گھوم گئی

تھی

"یوں بھی ایمن حبہ سے زیادہ خطرناک نہیں ہو سکتی، حبہ از پر فٹ"

اگلے ہی پل وہ پورے یقین سے بولا تھا،
 لبوں پہ گویا فخر بھری مسکراہٹ اڑائی تھی
 اس غلط فہمی میں مت رہے گاسر، وہ حبہ احسن سے زیادہ خطرناک، زیادہ "
 "ذہین اور بہترین اداکارہ ہے، بلکہ ایمن آپ کی فیمل ورژن ہے
 "کیا بک رہے ہو؟"

نعمان کے از حد سنجیدہ لہجہ میں کہنے پہ وہ ناگواری سے بولا تھا اور ساتھ ہی
 اسے ہنسی بھی آئی تھی

جب آپ صد فی یوسف کے پیچھے پاگل تھے تو آپ اسی طرح تھے اگر "
 آپ کو یاد ہو گا تو ہمیشہ عدن تقی کو نقصان پہچانے کے درپے رہتے تھے،
 آپ کو لگتا تھا کہ اگر عدن تقی نارہے تو آپ کو صد فی یوسف کو پانے کے
 "لئے کوئی روک نہیں سکتا تھا

نعمان اس کی ہنسی پہ دھیان دیئے بنا کہتا رہا تھا
 جسے سن کر بشار سیدھا ہو بیٹھا

"تمہارا مطلب ہے ایمن بھی یہی سوچتی ہے"

بلکل، اس لئے آپ کو محتاط رہنا گا، ایمن ہی کیا کسی کو بھی زرا سی بھنک

مت لگنے دیجئے کہ آپ کی کمزوری کیا ہے، کیونکہ یہاں قدم قدم پہ آپ

کے دشمن موجود ہے، جو آپ کو قابو میں کرنے کے شدید خواہش مند

ہے"

بشار تقی کی کوئی کمزوری نہیں ہے، اور نا ہی بشار تقی کے لئے کوئی اہم

ہے"

نعمان کے کہنے پہ وہ سرد سے لہجہ میں گویا نعمان کو باور کرواتا ہوا بولا

"میں جانتا ہوں۔۔"

نعمان نے گویا گردن اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا

آپ کے لئے خبر لایا تھا کہ کنگ اور آپ کی مام۔۔۔ سوری سر، مہر میم

"کنگ ڈم میں نہیں ہے، اس لئے کافی عرصے سے نظر نہیں آئے ہیں

"وہ دونوں اگر اس وقت کنگ ڈم میں نہیں ہے تو کہاں ہے؟"

پتا نہیں۔۔ دنیا میں کہی پر بھی، کنگ ڈم ایک بین الاقوامی ٹھگ ہے، جو " نہایت ہی اعلیٰ پیمانے پہ بھاری قیمت پہ کسی بھی ملک کے لئے کام کرتا ہے، "ا" بھی تو اتنا ہی پتا چلا ہے

نعمان نے جیسے بات ختم کی

میں جانتا تھا ایسا ہی کچھ ہوگا، کنگ ڈم کی یہی اوقات ہوگی، ٹھیک ہے جاؤ "مجھے نیند آرہی ہے

بشار ناگواری و سرد سے انداز میں کہتا بولا تھا

ویسے سر میں نے حبہ احسن کو جاتے ہوئے دیکھا تھا، وہ روکیوں رہی "تھیں؟

"کیا؟؟؟"

نعمان نے دیکھا بشار کی ساری بے زاریت اس کی بات سن کر ہوا ہوئی تھی "کیا وہ واقعی رو رہی تھی؟"

نعمان نے افسوس سے پریشان نظر آتے بشار تقی کو دیکھا تھا

جس کے چہرے کی ساری نفرت و سر دین ختم ہو چکا تھا
 سر ایک بات کہوں، نفرت اسے کہتے ہیں جو آپ اپنی مام سے کرتے ہیں"
 "اسے نہیں جو آپ حبہ احسن سے کرتے ہیں
 نعمان کہہ کر رکا نہیں تھا جانتا تھا کہ اگر رکا تو اس کی خیرت نہیں رہتی
 تم۔۔ کہاں جا رہے ہو؟، ادھر آؤ بڑے آئے مجھے نفرت سکھانے"
 "والے

بشار نے بے ساختہ نعمان کو دانت پیستے ہوئے پکارا تھا

Zubi Novels Zone

-----*-----*-----*

نجانے کس دل سے، کس درد و اذیت سے خود کو گھسیٹ کر وہ اپنے آپ کو
 کمرے تک لائی تھی،

اور پھر کمرے کے اندر داخل ہو کر دروازہ بن کرتی وہی دروازے پہ بیٹھتی گئی،

باہر جوزف اور حنسی اسے آواز دے رہے تھے،

جنہیں گویا وہ سن ہی نہیں رہی تھی

اسے ایک پل کا سا قرار نہیں آرہا تھا،

اس کے سارے وجود پہ گویا بے سکونی اور اضطراب طاری تھا،

نظروں میں منظر ٹھہر سا گیا تھا،

جب بشار تقی نے ایمن کو رکنے کا کہا اور ایمن مسکراتے ہوئے اس کی

جانب بڑھی تھی

ایک آگ کا شعلہ دل کے نجانے کس کونے سے بھڑک اٹھا تھا جس نے

اگلے ہی پل اس کے دل کو اپنے لپٹ میں لیتے ہوئے مکمل جھلسا کر رکھ

کر دیا تھا اور

اب پورے وجود کو اپنی لپٹ میں لے لیا

اس جھلستے وجود کے ساتھ اگلے ہی پل وہ بنا چلیج کئے شاور کے نیچے جا کھڑی ہوئی تھی۔

نجانے کتنی دیر وہ شاور کے نیچے اس انتظار میں کھڑی رہی تھی کہ اس کے اندر کی تپش کم ہو مگر وہ ہر گزرتے پل کے ساتھ بڑھتے ہی جارہی تھی جب وہ جلن و افیت حبه کو برداشت سے باہر محسوس ہوئی تو اگلے ہی پل وہ وضو کرتی نماز کے لئے کھڑی ہو چکی تھی،

بشار تفتی کے جانے کے بعد جب سے اس کی دل کی سرد مہری ختم ہوئی تب سے وہ باقاعدگی سے پانچوں وقت کی نماز پڑھنے لگی تھی

مگر وہ نماز ویسی نہیں ہو پائی تھی جیسی وہ چاہتی تھی، اور اس جیسی نماز کے لئے وہ بہت کوشش کرتی تھی، اور کوشش گویا اس کی نماز کو بہتر بناتی تھی نماز کے لئے کھڑی حبه کے آنکھوں سے اندر کی آگ گویا قطار در قطار آنسوؤں کی شکل میں نکل کر لڑیوں کے مانند رخسار پہ بہہ آئے تھے، وہ رکو میں جھکی تھی کہ کہ ان آنسوؤں کی رفتار مزید بڑھی،

اور سجدے میں تو گویا سارے بند ٹوٹ گئے،

وہ اپنے اندر کی جلن پیش، افیت ان آنسوؤں کے ذریعے نکال پھینکنا چاہتی تھی،

اس ذات کے حوالے کرنا چاہتی تھی، جو افیت کے بدلے سکون و اطمینان عطا کرتا تھا،

جو رب چاہی چننے کے بدلے من چاہی عطا کرتا تھا

اور کیا ہی خوب عطا کرتا تھا

-----*-----

"حبہ۔۔۔"

وہ شدت سے رونے اور سسکنے کی آواز تھی جس کے سبب اس کی نیند سے آنکھ کھلی تھی۔

اس نے دیکھا کہ وہ کاوچ پہ تھا گویا وہ نعمان کے جانے کے بعد کاوچ پہ ہی
سو گیا تھا

اس نے شاید حبه کے متعلق کوئی خواب دیکھا تھا
جس میں رور ہی تھی،

اسے نجانے کیوں خواب اچھے سے یاد نہیں رہا تھا
بس اتنا یاد رہ گیا تھا کہ وہ تکلیف واذیت میں تھی
(حبه احسن رور ہی تھی)

ساتھ ہی اس کے دماغ میں نعمان کی بات تازہ ہوئی
وہ بے کل سا کاوچ سے اٹھا،

اسے نعمان کی بات پہ بالکل بھی بھروسہ نہیں تھا،
بھلا کیوں وہ اس کے لئے روئی گی؟

مگر وہ اپنے اندر کی بے کلی اور اضطراب کا کیا کرتا جس کے سبب وہ اگلے ہی
پل لباس تبدیل کرتا روم سے باہر نکل آیا تھا

جب حبہ اس کے کمرے میں آئی تھی تب حبہ کی ساری توجہ اپنی جانب
مبذول کرا کر اس نے حبہ کے بازو پہ باریک سوئی کی مانند ٹریکرفوفٹ
انجیکٹ کیا تھا

جس کی حبہ کو خبر بھی نہیں ہوئی تھی
یہ ٹریکرفنگ ڈم کی ہی ٹیکنالوجی تھی، جسے نعمان نجانے کیسے چرایا تھا
سیلفون پہ موجود ایک مخصوص ایپ پہ ٹریکرفکی وجہ سے اسے گائڈ ملی کہ
حبہ جوزف کے کیسل کے حصے میں اس وقت کہاں تھی
اس تک وہ پائپ اور کھڑکیوں کی مدد سے نہایت آسانی سے پہنچ گیا تھا،
کھلی کھڑکی سے کود کر کمرے میں داخل ہوتے ہی نیم اندھیرے کمرے
میں وہ اسے نظر آگئی تھی۔

فرش پہ بچھے جائے نماز پہ دنوں ہاتھوں کوسر کے نیچے رکھے وہ سکڑسمٹ کر
کسی معصوم سے بچے کی مانند سوئی ہوئی تھی،

وہ بے خودی کی سی کیفیت میں اس تک جاتا اس کے قریب پنچو کے بل بیٹھا
تھا

اس کے چہرے کے گرد ڈوپٹہ بندھا تھا،
جس میں وہ نہایت پاکیزہ اور مزید دلفریب لگ رہی تھی،
کہ اس کے ناراضگی بھرے دل کو بھی شدت سے اپنی جانب کھینچ رہی
تھی

اپنے دل کی شدید سی خواہش پہ اگلے ہی پل دھیرے سے اپنی انگلیوں کی
پوروں سے اس کے رخسار کو چھوا۔۔۔۔۔
اور پھر وہ جیسے شذر رہ گیا

اسے تو سخت بخار ہو رہا تھا
اگلے ہی پل سخت تشویش سے وہ اس کی پیشانی پہ اپنی ہتھیلی رکھے چیک
کر رہا تھا،

پیشانی جلتی ہوئی سی معلوم ہوئی تھی،

بلکہ وہ پوری بری طرح بخار میں جھلس رہی تھی۔

"بے وقوف لڑکی۔۔ بخار ہے مگر پھر بھی نیچے اتنے ڈھنڈ میں سوئی ہے"

اگلے ہی پل وہ اسے بازو پہ اٹھاتا بیڈ پہ ڈالا تھا،

بیڈ پہ لٹانے کے بعد بشار نے کمبل کو نہایت اچھی طرح اس کے گرد لپیٹا تھا

اس وقت وہ کم از کم ٹھنڈی پیٹوں کے ذریعے ہی اس کے بخار کی شدت کو

کم کر سکتا تھا

سوچتا ہوا وہ وہاں سے ہٹنے لگا تھا کہ تبھی نرم دہکتی ہوئی ہتھیلی کا لمس اسے

اپنی کلائی پہ محسوس ہوا۔

جس پہ بشار تقی کا دل بے اختیار سکڑ کر پھیلا تھا گویا،

اس نے گردن موڑ کر اپنی کلائی کو دیکھا جس پہ حبہ کے ہاتھ کی کمزور سی

گرفت تھی

نظریں حبہ کی جانب اٹھائی تو

وہ اپنی سوجی پلکوں اور سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

"مت جاو۔۔۔"

کمزور سی آواز میں وہ التجا تھی یا حکم۔۔۔

مگر جو بھی تھا بشار تقی کے دھڑکتے دل کو روک گیا تھا
اور تبھی حبه کی آنکھیں بند ہوئی اور بشار کی کلائی سے اس کے ہاتھ کی

گرفت کمزور پڑی

اپنی کلائی سے پھسل کر گرتے حبه کے ہاتھ کو بشار تقی نے فوراً مضبوطی سے
تھاما تھا

اسے یقین تھا کہ اسے صائم نظر آیا ہو گا کیونکہ وہ ہمیشہ مدہوشی میں اسے ہی
پکارتی تھی۔

وہ اسی سے کہہ رہی ہو گی کہ مت جاو۔۔۔

وہ زخمی سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے اس کے ہاتھ کو احتیاط سے بیڈ پہ اس
کے پہلو میں رکھا

اور زرا سا جھک کر حبه کے چہرے کے نقوش پہ اپنی نگاہیں ٹکادی۔

تم نے کسی اور کو سمجھ کر مجھے 'امت جاؤ' کہا اور میری سانسیں روک دی،"
 اچھا ہی ہے کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتی ورنہ تو پھر حقیقت میں ہی میری
 "سانسیں رک چکی ہوتی

گہری سانس لیتے ہوئے اس کی پرکشش چہرے کے نقوش سے نظریں
 ہٹاتے ہوئے اس نے اس کے چہرے کے گرد لپٹا دوپٹہ کھولا
 اور پھر وہ فریج میں سے چاکلیٹ سے بھرا باؤل خالی کر کے اس میں برف
 ڈالتا، اپنے پاکٹ سے رو مال نکالتے ہوئے اس باؤل میں ڈالتا بیڈ پہ اس
 کے قریب آ بیٹھا تھا

بلاشبہ حبہ احسن کی قربت جان لیوا تھی،
 جو بار بار اس کی سانسوں کو روک دیتی تھی،
 اور حواس کو گم کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس کی تیمارداری کرنا بھی تو ضروری
 تھا

غنودگی میں مبتلا حبہ احسن جانتی نہیں تھی کہ رات کے اس پہر اس کی تیمارداری کرتا بشار تقی کس کس کڑے امتحان سے گذر رہا تھا، بلا آخر حبہ کے بخار کا زور ٹوٹا تو بشار تقی نے بھی راحت کی سانس خارج کی، وہ تین یا چار بجے کا وقت رہا ہوگا،

جب وہ حبہ پہ ایک الوداعی نگاہ ڈالتا وہاں سے جانا چاہتا تھا کہ اس کی نگاہیں حبہ کے پیر پہ پڑی جو کمبل سے باہر نکلا ہوا تھا وہ پیروں پہ کمبل ڈالنے کی ارادے سے قریب جاتے ہوئے جھکا ہی تھا کہ پیر پہ بندھی سفید پٹی اسے جگہ جگہ سے سرخ نظر آئی بشار نے ایک نگاہ بخار کی سبب متمتاتے حبہ کے چہرے پہ ڈالتے ہوئے، حیرت سے اس پٹی کو پیر سے کھولنے لگا تھا اور پھر پٹی کے کھلنے کے بعد گویا اس کی نگاہیں صدمے سے پھٹی رہ گئیں تھی،

کچھ زخم بھرنے کے قریب تھے اور کچھ زخموں سے خون رس رہا تھا،

اس نے دوسرے پیر پہ بندھی پٹی کو بھی کانپتے ہاتھوں سے کھولا۔
 اور پھر اس کی کر سٹل آنکھیں جھلملائی سی گئی۔
 شدید ضبط کرتے ہوئے اس نے کرب سے آنکھیں موندی اور گہری کرب
 آمیز سانس بھرتا آنکھیں کھولا۔

اور پھر انتہائی نرمی سے ان زخموں کو انگلیوں سے چھوا تھا۔
 اور کر سٹل جھلملاتی آنکھوں سے جبہ کو دیکھا،
 "تم آخر خود پہ اس طرح کا ظلم کس طرح ہونے دے سکتی ہو؟"
 اس کے آنکھوں میں شدید غصہ اٹھ آیا تھا جبہ کے لئے،
 "اور وہ کون ہے جس نے یہ کیا؟"

اور پھر اس غصے پہ انتقام کی سرد مہری غالب آئی تھی

"کل رات میرا خیال رکھنے کے لئے تمہارا بہت بہت شکریہ حسی۔"

حبہ ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھی تھی، اس کی اسٹائلسٹ اس کا بال بنا رہی تھی

جب اس نے مرر میں حنسی کو ٹرے پہ جو س کا گلاس اٹھائے اندر آتے دیکھ کہا

کو نسا خیال آپی؟۔۔۔ آپ نے تو کیسل سے آنے کے بعد ہی خود کو " دروازہ بند کر کے کمرے میں مقید کر لیا تھا، میں نے چاہا تھا کہ آپ کے پیروں کی پٹیاں تبدیل کر دوں مگر دروازہ بند تھا " حنسی نے خفگی سے کہتے ہوئے ٹرے اس کے سامنے کیا "اچھا۔۔ مگر۔۔"

حبہ نے کنفیوز سے انداز میں کہتے ہوئے گلاس کو ٹرے پہ سے اٹھایا تو پھر جائے نماز سے وہ بیڈ تک کیسے پہنچی؟

اور وہ احساس۔۔۔ کہ کوئی بھیگا کپڑا اس کی پیشانی پہ رکھ رہا تھا تو کبھی وہ ٹھنڈا بھیگا کپڑا اس کے چہرہ، گردن، ہاتھ اور ہتھیلی پہ پھر رہا تھا

شاید یہ کوئی خواب تھا، وہ یقیناً نیند میں خود ہی چل کر بیڈ تک گئی ہوگی
 مگر اس پہ بھی اس کا دل نہیں مان رہا تھا
 کیونکہ وہ نیند میں بھی بہت شارپ ہوتی تھی، اس کی کمزوری تھی تو یہ کہ وہ
 بخار کی حالت میں بہت ویک ہو جاتی تھی، کہ اسے اس وقت کا کچھ بھی یاد
 نہیں رہتا اگر رہتا بھی تو ایک خواب جیسا احساس ہوتا تھا۔
 یقیناً اسے کل رات بہت زیادہ رونے اور اسٹریس لینے کے سبب بخار ہوا تھا
 جو کہ ابھی بھی اسے تھا مگر ابھی اس کی شدت کم تھی
 اور اسٹریس کی بات پہ اسے ایک مرتبہ پھر سے وہ سب یاد آیا تھا، جس کے
 سبب اس کا پچھلا رات شدید افیت میں گزرا تھا
 اگلے ہی پل وہ ان ساری باتوں کو سر جھٹک کر نظر انداز کرتی، آٹھ کر
 جوزف کی جانب بڑھی جو کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا
 انہیں آج پھر کیسل جانا تھا،

کل رات کی حبہ اور موبی والی بات ملازماؤں کے ذریعے پہلے پورے کیسل میں اور پھر کیسل کے باہر آگ کی مانند پھیل گئی تھی کہ حبہ جوزف سے بے وفائی کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں ماسٹر موبی کی کمرے میں پائی گئی تھی سب ہی کے دل میں حبہ کے لئے نفرت اور جوزف کے لئے ہمدردی پیدا ہو گئی تھی

کل رات والے واقعے کی وجہ سے کنگ ڈم میں سب مجھے رحم اور تمہیں "بے رحمی کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں"

جوزف حبہ کو تمام باتوں سے آگاہ کرتے ہوئے بولا تھا

"مجھے عادت ہے اس بے رحمی کی، بات رحم کی ہوتی تو فکر کی بات تھی"

حبہ کے بے تاثر لہجہ پہ جوزف اسے دیکھتا رہ گیا تھا

کیا واقعی وہ اتنی لاپرواہ اور نڈر تھی؟، کہ اسے ایسے سنگین باتوں سے کوئی

"فرق نہیں پڑھتا تھا؟"

کل رات کی بات سارے کنگ ڈم میں پھیل چکی ہیں، اس لئے یہ دونوں "کپلز کے درمیان ایک مقابلہ ہوگا، جس میں دنوں کپلز کو اپنی اپنی فیانسی کے ساتھ زیادہ پیار و محبت سے پیش آنا ہوگا تاکہ کنگ ڈم میں جو افواہ پھیلی ہے وہ غلط ثابت ہو"

کوئین نے ان دنوں کو کپلز کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو کیسل کے باورچی کے خانے میں فاصلے پہ موجود الگ الگ کاؤنٹر کے سامنے کھڑے تھے۔

کوئین کی بات "لفظ پیار و محبت سے پیش آنے" پہ بشار کے پیٹ میں بے اختیار مڑاٹھی تھی

اس کی نگاہ فوراً حبابہ کی جانب گئی، جو کوئین کی جانب دیکھ رہی تھی

اور کوئین کی بات ختم ہونے پہ جوزف کی جانب دیکھ کر دھیمے سے مسکرائی تھی۔

اور بشار کے اندر گویا آگ سی سلگ اٹھی۔

وہ جب سے آئی تھی تب سے اس نے ایک مرتبہ بھی بشار کی جانب نظریں اٹھا کر نہیں دیکھا تھا

وہ اس سے اس طرح لا پرواہ تھی جیسے کہ وہ پچھلے دن اس سے لا پرواہ تھا نہیں اس نے تو پھر بھی حبه کو چھپ کر دیکھا تھا

مگر حبه نے تو ایسی کوئی کوشش نہیں کی تھی،

سخت خراب موڈ میں کیمرے کے آن ہوتے ہی کونین کے کہے کی مطابق ایمن کی ساتھ دل لگی کرنا اتنا مشکل ثابت نہیں ہوتا اگر جو سامنے نظر آتا خوش باش سا کیل نا ہوتا،

جوزف اور حبه ایک دوسرے کے ساتھ نہایت دوستانہ انداز میں پیش آتے ہوئے ارد گرد سے لا پرواہ کو کنگ میں مصروف تھے،

اور بشار تقی کا دل جل جل کر راکھ ہوتا رہا تھا

جیسے ہی کیمرہ بند ہوا بشار تقی کا بھی جیسے صبر و تحمل ختم ہوا تھا

"کیا تم ٹھیک ہو؟"

بشار کے بگڑے موڈ کو دیکھتے ہوئے ایمن نے تشویش سے پوچھا
جس کا جواب دیئے بنا ہاتھ سے گلو زاتار کر پھینکتے ہوئے اس نے ایک سرد
سی نگاہ حبہ پہ ڈالی تھی۔

جس نے ان تمام عرصے میں پہلی بار اسے دیکھا
حبہ کے دیکھنے پہ گویا اس کا غصہ جیسے مزید بڑھا تھا
وہ اگلے ہی پل وہاں سے دندناتے ہوئے نکل جانا چاہتا تھا کہ حبہ اس کے
سامنے آکھڑی ہوئی

جسے دیکھ کر ایک تلخ مسکراہٹ اس کے لبوں پہ اڑ آئی تھی۔
گردن موڑے اس نے بلا ارادہ قریب ہی کاؤنٹر پہ رکھی گوشت کاٹنے کی
چھری اٹھالی

کچن سے اس وقت سبھی نکل گئے تھے بس وہ چاروں ہی موجود تھے۔
پھر سے ایک تماشے کی شروعات۔

جوزف نے پریشانی سے ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ان دونوں کو
دیکھا تھا

اور پھر ایمن کو جو لبوں کو سختی سے بھینچے سرد سی نظروں سے حبه کو دیکھ
رہی تھی

"میں نہیں جانتی کہ تم بشار ہی ہو یا اس کی کوئی اور پر سنا لٹی۔۔۔"

حبه نے ایک نگاہ بشار کے ہاتھ میں تھا مے چھری پہ ڈال کر گردن ہلکا سا
اونچا کرتے ہوئے اسے دیکھا

کیونکہ حبه خود کافی ہائیڈر تھی،

اور بشار کا قد حبه سے کچھ مزید اونچ نکلتا ہوا تھا

بشار تھی وہ کل کا پہلا اور آخری دن تھا جب میں تمہارے پیچھے بھاگی تھی "

اس کے بعد میں تم تک نہیں جاؤں گی، میں رشتہ نہیں توڑ رہی ہوں بس

بتا رہی ہوں کہ اگر تمہیں واقعی مجھ سے محبت ہے تو تمہیں مجھ تک اپنی

"نفرت کو کچل کر آنا ہوگا

تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ اگر نفرت کرنا ہو تو میں کیا کروں؟، جانتی ہو"

مجھے سیاہ رنگ کیوں پسند ہے کیونکہ وہ رنگ نہیں بدلتا، مجھے دھوکہ بازوں سے نفرت ہے۔۔

حبہ کے نہایت سنجیدہ سے لہجہ پہ وہ اسے جلتی نگاہوں سے دیکھتا بولا

"اگر بات نفرت کی ہو تو اپنی نفرت کی وجہ کو ختم کر دو۔۔۔"

حبہ نے سپاٹ و سر د لہجہ میں کہتے ہوئے اس کی کلائی مضبوطی سے پکڑ کر اپنی گردن کی جانب لے جاتے ہوئے کہا تھا

جہاں اس کے ہاتھ میں موجود انتہائی تیز دھار چھری حبہ کے گردن سے جا لگی

"۔۔ کیونکہ نفرت کے سد باب کا بس یہی ایک طریقہ ہے"

بشار کے ہاتھ کھینچنے اور حبہ کے مضبوطی سے پکڑے رہنے کی کوشش کے سبب وہ تیز دھار چھری حبہ کے گردن سے رگڑی گئی تھی،

جس کے سبب حبہ کے گردن سے خون رستہ نظر آیا تھا اور اس کے گردن سے رستہ خون پہ نظر پڑتے ہی بشار کے ہاتھ سے چھری چھوٹ کر فرش پہ جا گری تھی

اگلے ہی پل جھٹکے سے اپنا ہاتھ حبہ کی گرفت سے چھڑاتا وہ وہاں سے گیا تھا
"بشار۔۔۔"

مگر اس کے جانے سے پہلے حبہ نے اس کی کرسٹل آنکھوں میں غصہ صدمہ واذیت کی ملی جلی کیفیت کو دیکھ لیا تھا
اس لئے اگلے ہی پل وہ بھی اس کے پیچھے تھی۔

"بشار۔۔۔"

اپنے روم کے سامنے رکتے ہوئے اس نے ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں سے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اس کے پیچھے ہی تھی،
اگلے ہی پل اس کی کلائی جکڑتے ہوئے وہ اسے لے کر کمرے میں داخل ہوا
تھا اور دروازہ زور سے بند کر کے لاک کر گیا

کہ ان کے پیچھے بھاگ کر آتے جوزف اور ایمن بند دروازے کے پاس
آر کے تھے

"میں اسے جان سے مار ڈالوں گی"

ایمن نے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے انتہائی غصے اور نفرت سے کہا تھا
جسے جوزف نے حیرت اور پریشانی سے دیکھا اور پھر کمرے کے بند
دروازے کو جس کے اس پار حبہ تھی
"بشار۔۔۔"

حبہ کو پہلی مرتبہ نجانے کیوں سرد و سپاٹ سے بشار سے خوف سا محسوس
ہوا

جس نے کمرے میں لا کر اس کی کلائی چھوڑ دی تھی
اور سنٹرل ٹیبل پہ رکھے فروٹ باسکٹ کی جانب بڑھا جس کے ساتھ رکھی
چھری کو اس نے اٹھا لیا تھا

"بشار آئی ایم ساری، مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا"

سرد و سفاک سے نظر آتے بشار کو چھری ہاتھ میں لئے دیکھتے دیکھ حبہ نے دھیمے سے کہا تھا اس کا لہجہ سہا ہوا سا تھا

معافی اتنی آسانی سے نہیں ملتی حبہ احسن اور اس کی تو بالکل بھی نہیں جو تم "

" نے اپنے ساتھ کیا

بشار نے دھیمے سرد سے لہجہ میں کہتے ہوئے اس کی زخمی گردن کی جانب دیکھا،

حبہ کی زخمی گردن کو دیکھ کر ایک مرتبہ پھر اس کی آنکھوں میں افیت سی ابھری تھی

اور پھر اگلے ہی پل اس نے نہایت سفاکیت سے اپنے بائیں بازو پہ پئے در پے چھری سے وار کرتا گیا تھا

"بشار۔۔۔"

حبہ تڑپ کر بے ساختہ چیختی ہوئی اس کی جانب بڑھی تھی کہ اسے رکنا پڑا

"مجھ سے دور رہو، ورنہ میں اپنی نروکاٹ لوں گا"

بشار ٹھنڈے لہجہ میں کہتا چھری کو کلائی کی نس پہ رکھا تھا
 "نہیں پلیز۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔ آئی ایم سوری پلیز۔۔۔"
 حبہ لرزاتے لہجہ میں منت بھرے لہجہ میں کہہ رہی تھی،
 اسے خبر ہی نہیں ہوئی کہ اس کی آنکھوں سے کب آنسوؤں نکل کر رخسار پہ
 بہہ آئے تھے۔

جسے دیکھ کر بشار نے اذیت اور غصے سے لب بھینجا تھا
 حبہ احسن کو اس طرح دیکھنا بھی تو اس کے لئے قطعی آسان نہیں تھا
 آج کے بعد اگر تمہیں کسی نے بھی ذرا سا نقصان پہنچایا چاہے وہ تم ہو یا"
 "کوئی اور تو میں قسم کھاتا ہوں کہ خود کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاؤں گا
 ٹھیک ہے۔۔ میں کسی کو بھی خود کو نقصان پہنچانے نہیں دوں گی۔۔ اب"
 "وہ چھری مجھے دے دو"

حبہ نے شدت سے ہامی بھرتے ہوئے خوفزدہ نظروں سے اس کی ہاتھ میں
 تھامی چھری کو دیکھا تھا

جسے بشار نے اگلے ہی پل فرش پہ پھینک دیا،
حبہ نے چھپٹ کر چھری کو فرش سے اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینکا اور اس کی
جانب متوجہ ہوئی جس کے بازو کے زخموں سے خون بہہ رہے تھے،
اس نے نہایت بے رحمی سے نائف سے اپنے بازو پہ لمبے لمبے کٹ مارے
تھے

حبہ اپنے لرزتے خوفزدہ سے دل کو بمشکل سنبھالے اس کی جانب بڑھی
"لاو میں ڈریسنگ کردوں"
مجھے تم سے شدید نفرت ہے حبہ احسن اس لئے میری آنکھوں کے "
"سامنے سے دور ہو جاؤ"

اس نے بشار کے بازو کو تھامنے کی کوشش کیا ہی تھا
کہ بشار خود کو اس کی پہنچ سے دور کرتا ہوا سپاٹ سے لہجہ میں بولا
"ٹھیک ہے میں دور چلے جاؤں گی پہلے تمہارے زخموں۔۔۔"

حبہ کے الفاظ منہ میں ہی رہے تھے جب بشار نے جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے دروازے سے باہر دھکیلا تھا اور پھر دروازہ اس کے منہ پہ بند کر دیا "میں چلے جاؤں گی بشار مگر پہلے اپنی زخموں کا علاج تو کر لو"

حبہ نے دروازہ بجاتے ہوئے کہا تھا کہ تبھی باہر موجود ایمن اس کا بازو پکڑ کے جھٹکے سے حبہ کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے وہ اسے نہایت زور سے تھپڑ لگائی تھی

"ایما۔۔۔"

جوزف نے بے ساختہ اسے ٹوکتے ہوئے بازو سے پکڑ کر حبہ سے دور گھیسٹا تھا

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا، کیوں پڑی ہو تم میری فیانسی کے پیچھے ہاں؟، "جان کیوں نہیں چھوڑ دیتی تم اس کا۔۔۔ کیا وہ تم نہیں تھی جس کی وجہ سے اس کی جان گئی تھی، اور وہ میں تھی جس کی وجہ سے اسے زندگی ملی اس لئے اب وہ میرا ہے، تم ہماری زندگی سے دفع ہو جاؤ"

"ایما بس کرو"

جوزف جانتا نہیں تھا کہ ایمن کیا کہہ رہی تھی،
یا کچن میں حبہ نے چھری اپنے گلے پہ تانے ایسا کیا کہا تھا کہ موبی اتنا غضب
ناک ہوا تھا

کیونکہ ان تمام عرصے میں ان تینوں نے اردو کا استعمال کیا تھا
اور جوزف اردو نہیں جانتا تھا

کیونکہ کنگ ڈم میں تو انگلیش بولی جاتی تھی
۔۔ اور اگر تم ہماری زندگی سے دفع نہیں ہوئی تو مجبوراً مجھے تمہیں دفع
"کرنا ہوگا"

ایمن نفرت سے کہتی ہوئی جوزف سے اپنا بازو چھڑا کر وہاں سے گئی تھی
"تم ٹھیک تو ہو؟"

ایمن کے جانے کے بعد دروازے کے سامنے غائب دماغی کی سی کیفیت
میں کھڑے حبہ کو دیکھتے ہوئے اس نے تشویش سے پوچھا

جس نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا بس خالی ذہنی کی کیفیت میں جوزف کو دیکھتی رہ گئی تھی

جس پر جوزف نے افسوس سے اس کے گردن سے رستے خون کو اور ایمن کے تھپڑ کے سبب اس کے زخموں ہوتے لبوں کو دیکھا تھا
تھپڑ کی شدت کے سبب اس کے نیچلے لب کا کنارہ ہلکا سا پھٹ کر خون بہہ آیا تھا

"میں حسی کو بھیجتا ہوں"

جوزف کو لگا شاید ہی وہ اس دروازے کے سامنے سے ہٹی گی اس لئے بند دروازے کو ایک نگاہ دیکھتے ہوئے وہ بولا تھا

نجانے اس بند دروازے کے اس پار ایسا کیا ہوا تھا کہ کسی بھی بات کی پرواہ نہ کرنے والی حبه اس قدر صدمے میں نظر آرہی تھی
جوزف نے حبه کو دیکھ کر سوچا تھا

-----*-----*-----*

دن رات کی لگاتار کوششوں سے تحشم اور کیپٹن دعان عرش نے بلا آخر بابا صادق کو اپنے چوہے کے بل سے نکال گھیسٹا تھا اور اس وقت کیپٹن دعان عرش انویسٹیگیشن روم میں بابا صادق سے انویسٹیگیٹ کر رہا تھا جنہیں تحشم اور شہنواز لپ ٹاپ پہ دیکھ رہے تھے "تو تم ان لڑکیوں کو کہاں اسمگل کرتے ہو؟"

بابا صادق بھلے ہی بہت بدنام زمانہ شخص تھا مگر وہ اتنا ڈرپوک تھا کہ کیپٹن دعان عرش کے دو گھونسوں پہ وہ سب اگلنے کو گویا تیار تھا میں صرف سمندری راستے سے انہیں آسٹریلیا پورٹ کرتا تھا، اس کے "بعد کا مجھے کچھ نہیں پتا"

بابا صادق نے کیپٹن دمان عرش کی جانب سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا

اور بابا صادق کے منہ سے "آسٹریلیا" کا نام سن کر تحشم بے ساختہ چونکا تھا اسے فوراً یاد آیا کہ جب نے ڈیوڈ کی انفارمیشن نکلوائی تھی تو وہ صرف اتنا معلوم کر پایا تھا کہ ڈیوڈ ایک آسٹریلین نیشنلسٹی ہولڈر تھا اور جب اس نے ڈیوڈ کا آسٹریلیا میں ٹھکانہ معلوم کرنا چاہا تو وہ ٹھکانا غلط نکلا تھا۔

"لگتا ہے یہ سچ کہہ رہا ہے" شہنواز تھکے سے لہجہ میں کہتے ہوئے انویسٹیگیشن روم سے باہر نکلے تھے تحشم بھی ان کے پیچھے پیچھے پر سوچ انداز میں نکل آیا تھا "چیف۔۔"

تحشم نے انہیں ڈیوڈ کی متعلق بتانے کے لئے آواز ہی دیا تھا کہ رک سا گیا کیونکہ وہ شہنواز کے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ حیران ہوا تھا

خیرت تو ہے منسٹر صاحب آج آپ یہاں کیسے؟، کہی راستہ تو نہیں بھول"

"بیٹھے

شہنواز بھی اپنے سامنے کھڑے ہستی کو دیکھ لمحہ بھر کے لئے حیران ہوئے

تھے

"حبہ---حبہ کی کچھ خبر ملی؟"

شہنواز کے استہزا بھرے لہجہ کو نظر انداز کئے منسٹر احسن نے اپنے ازلی

سپاٹ سے انداز میں پوچھا

گویا وہ حبہ کے متعلق تمام حالات سے واقف تھے

کونسی حبہ کی بات کر رہے ہیں آپ منسٹر صاحب؟، کیا آپ اسے جانتے"

"بھی ہیں؟

شہنواز کے لہجہ میں بلا کی کاٹ تھی

"شام بخیر---"

تحشم جو حیرت سے منسٹر احسن اور اپنے چیف کے مکالمے سن رہا تھا

پیچھے سے آتے اس شاندار سے بندے کو دیکھ کر گویا حیرت سے دنگ ہوا
تھا

"ڈائریکٹر جنرل صاحب آپ یہاں؟"

"آپ لوگ شاید مصروف ہے؟"

شہنواز کے حیرت سے کہنے پہ سر کو ہلکے سے جنبش دیتے ہوئے ان کے
قریب آتا اس نے اپنے مخصوص خشک لہجہ میں پوچھا تھا
"نہیں کچھ خاص نہیں"

شہنواز نے ایک سرد سی نگاہ منسٹر احسن پہ ڈال کر کہا

"آپ کی تشریف آوری کا مقصد، چلے آفس میں چلتے ہیں"

شہنواز صاحب تکلف کی ضرورت نہیں، بس یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا

"معلوم کرتا چلوں کہ ایجنٹ بیوٹی کے متعلق کچھ معلوم ہوا؟"

اب تراب نے کہتے ہوئے ایک نگاہ منسٹر احسن پہ ڈالا جو لا تعلق سے

کھڑے تھے

کچھ خاص نہیں صرف اتنا کہ وہ شاید آسٹریلیا میں ہے، مگر کہاں؟ یہ نہیں "معلوم

ہوں۔۔۔ لگتا ہے یہ آپ لوگوں کی بس کی بات نہیں ہے، اب سے میں "خود اس پہ کام کروں گا، اس لئے اس کیس سے آپ الگ ہو جائے۔۔

اس کے کہنے پہ سبھی نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کہ ڈائریکٹر جنرل ہونے کے باوجود وہ خود کیوں اس کیس میں انٹرفیئر کر رہا تھا

دراصل ایجنٹ بیوٹی میری وائف کی فرینڈ ہے، میری وائف نے اس کا "

خیال رکھنے کے لئے کہا تھا، اگر ایجنٹ بیوٹی کو کچھ ہوا تو میری خیریت

"خطرے میں پڑ جائے گی

ابو تراب نے سب کی سوالیہ نظروں کے جواب میں مختصر آگیا

اگر آپ اس کیس پہ خود کام کرے گے تو میں آپ کا احسن مندر ہوں "

"گا

میں نے کہا نا تکلف کی ضرورت نہیں۔۔۔ اگر ایجنٹ بیوٹی فیمیلی کے " معاملے میں خوش نصیب نہیں ہوئی تو کیا ہوا، اس کے فرینڈز بلاشبہ بہترین ہے، اسے کھروچ تک لگنا برداشت نہیں کر سکتے، خیر اس کے معاملے میں "آپ بے فکر رہے

ایک نگاہ منسٹر احسن پہ ڈال کے وہ شہنواز سے کہہ کر جانے کے لئے پلٹ گیا تھا

"سر۔۔"

کاریڈور میں چلتے ہوئے اپنے پیچھے سے آتی آواز پہ وہ رکتا ہوا مڑا ایک خوش شکل سالٹر کا دوڑ کر آتا ہوا اسے نظر آیا سر میں ایجنٹ ٹی اے ہوں، میں آپ کا بہت بڑا فین ہوں، آپ میرے "آئیڈیل ہے، کیا میں بھی آپ کے ساتھ اس کیس پہ کام کر سکتا ہوں تحشم نے اس کے سامنے رکتے ہوئے پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان کہا تھا

تحشم کی سوالیہ مگر اشتیاق بھری نظریں تراب پہ ٹکی ہوئی تھی
 "شیور، وائے ناٹ"

گہری نگاہوں سے تحشم کا جائزہ لینے کے بعد اس نے کہا تھا اور جانے کے
 لئے واپس مڑ گیا

"تھینک یو سر۔۔، تھینک یو سوچ سر"
 تحشم نے گویا بے انتہا خوشی کے ساتھ جاتے ہوئے تراب کی پشت کو دیکھ
 کر کہا تھا

"اتنے باؤلے کیوں ہو رہے ہو، لڑکے؟"
 کیا بندہ ہے سر؟ اتنی شاندار پرسنالٹی اور لک اور اوپر سے بہت ہی"
 "خطرناک، نڈر فاسٹر

اپنے پیچھے سے ابھرتے شہنواز کی آواز پہ تحشم نے بدستور دور جاتے تراب
 کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

"تم نے ڈائریکٹ جنرل صاحب کو کب فاسٹر کرتے دیکھ لیا؟"

یونی میں دیکھا تھا، ہلال ناکور اور اس کے گینگ کو لمحوں میں دھول چٹا ڈالا "تھا، تب سے میں اس بندے کا ڈائی ہارٹ فین ہوں، اور اسے آئیڈیلائز کرتا ہوں"

تحشم کے لہجہ میں کوٹ کوٹ کر فینزم بھرا تھا
تم ڈائریکٹر جنرل صاحب کے فین ہو، حبہ کے فین ہو، اپنی بیوی کے فین "ہو آخر تم کسی کے بھی اتنی آسانی سے فین کیسے بن جاتے ہو؟
اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے انہوں نے تحشم پہ چوٹ کی
"اس میں آپ کو کیا پر اہم ہے سر؟"
شہنواز کے بیوی کہنے پہ تحشم کی دھڑکنیں ایک لمحہ کے لئے اپنی لیڈی ڈان کو یاد کر کے رکی تھی،

جسے دیکھے بغیر نا اس کی صبح ہوتی تھی اور نا ہی شام مگر پچھلے کئی دنوں سے وہ اسے دیکھے بغیر نجانے کیسے گزارہ کر رہا تھا

مجھے پر اہلم یہ ہے کہ پہلے تو تم دن دن بھر گھر نہیں جاتے تھے مگر اب " رات بھی یہی گزارنے لگے ہو، یار تمہاری تو ابھی شادی ہوئی ہے نا تمہیں تو اپنی بیوی کے پاس دوڑ دوڑ کر جانا چاہئے، بس آج سے حبہ کو ڈھونڈنے کا " مشن ختم ہوا تم دو تین دن کی چھٹی لے لو

شہنواز نے جیسے قطعی لہجہ میں کہا

میں چھٹی کیسے کر سکتا ہوں سر جبکہ میم اور وہ لڑکیاں میری لاپرواہی کے " سبب کھو گئی ہیں

تحشم کے لہجہ میں خود کے لئے الزام محسوس کر کے انہیں افسوس سا ہوا تھا کہ انہوں نے حبہ اور لڑکیوں کی غائب ہونے کا سارا الزام اس پہ ہی کیوں دھردیا تھا

حبہ کی اچانک گمشدگی پہ مجھے بس یہ احساس تھا کہ میری بھانجی گم ہو گئی " ہیں، اور میں یہ بھول گیا تھا کہ وہ صرف میری بھانجی نہیں تھی، وہ حبہ احسن تھی جس نے بچپن سے ہی مشکل حالات جھیلائے، اور مشکلوں میں

ہی سروائیو کرنا سیکھا ہے، مجھے یقین ہے وہ جہاں کہیں بھی ہوگی وہ نا صرف
 "خود کی حفاظت کرے گی بلکہ دیگر لڑکیوں کی بھی ضرور کرے گی
 "آئی ایم سوری چیف، یہ حقیقت ہے کہ وہ میری لاپرواہی تھی "
 شہنواز کے 'میری بھانجی' کہنے پہ تحشم حیران ہوا تھا
 کیونکہ یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا، اسے یہ سن کر جیسے پہلے سے بھی زیادہ برا
 لگا

نہیں یہ قسمت ہے، اور حجبہ بھی یہی چاہتی تھی، شاید وہ اس وقت وہاں ہو "
 جہاں اس کا بھائی ہو تو تمہاری یہ لاپرواہی بری نا ثابت ہو، بلکہ شاید اچھی
 "اثبات ہو
 "کیا واقعی؟"

چیف کے کہنے پہ وہ حیران ہوا
 بس افسوس اس بات کا ہے کہ میں اس کے دکھوں کو نہیں باٹ پایا، وہ "
 جب سے واپس آئی تھی بشار تقی کے سبب اپ سیٹ تھی، میری ہمت ہی

نہیں ہوئی اس سے کچھ پوچھنے کی، کیونکہ میں نے کبھی اس سے اس متعلق

"پوچھا ہی نہیں جو وہ خود بتانا چاہتی ہو

"کیا آپ یہ بات جانتے تھے؟"

شہنواز کے افسردہ لہجہ پہ تحشم نے بے یقینی سے پوچھا تھا

تم لوگ مجھے کیا سمجھتے ہو؟، چیف ہوں تم سب کا، مجھے اپنے ماتحتوں کے

"بارے میں خبر نہیں ہوگی تو پھر کسے ہوگی؟

سوری سر، پھر جب آپ نے مجھے چھٹی سے نواز ہی دیا ہے تو ایک ہفتہ کہی

فارن سے گھوم پھر آؤں گا، آتے وقت آپ کے لئے چاکلیٹ بھی لیتا آؤں

"گا

اگلے پل انہوں نے اسے خشک لہجہ میں ڈپٹا تھا

جس پہ نہایت ادب سے کہتا وہ کھڑا ہوا تھا

"میں نے صرف دو دن کی چھٹی دی ہے،۔۔۔ شرارتی لڑکے "

انہوں نے پیچھے سے کہا تھا مگر وہ تو سننے سے پہلے ہی بھاگ کھڑا ہوا تھا اس لئے وہ آخر میں مسکرا دیئے

جو نہی وہ اپنے آفس میں جانے کے لئے پلٹے اپنے پیچھے کھڑے منسٹر احسن کو دیکھ ان کی مسکراہٹ سمٹی تھی

-----*-----



کافی گھنٹے ہو گئے تھے نابشار نے دروازہ کھولا اور ناہی حبہ دروازے کے سامنے سے ہلی تھی،

جوزف سمجھا سمجھا کر اسرار کر کے تھک کر چلا گیا تھا،

کہ وہ گھر چلے بعد میں موبی سے اپنا مسئلہ حل کر کے مگر حبہ نے اس کی بات سنی تک نہیں تھی

بس اس کے قریب ہی حسی موجود تھی جو اسے دکھ اور افسوس سے دیکھتی رہی تھی،

اور پھر وہ بھی فرش پہ دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے بیٹھے سو گئی
مگر جبہ بدستور دروازے کے سامنے کھڑے دروازے پہ نظریں ٹکائے
منتظر سی تھی،

کمرے اندر موجود بشار دروازے کے سائیڈ دیوار پہ لگے اسکرین پہ جبہ کو
ایک ہی پوزیشن پہ کھڑے لب بھیجنے دیکھتا رہا تھا
اس کے پیرزخمی تھے اوپر سے گردن کا زخم جن سے بے پرواہ وہ پچھلے کئی
گھنٹوں سے مستقل مزاجی سے دروازے کے سامنے جمی تھی،
بشار کو یقین تھا کہ وہ اسی طرح وہاں کھڑے کھڑے رات گزرا سکتی تھی،
لمبی سرد سی سانس فضا کے سپرد کرتا وہ خود کو اگلے مرحلے کے لئے تیار کر رہا
تھا

جس سے محبت ہو اسی سے نفرت کرنا بھی کہا آسان تھا، گویا خود کو دوہرے
افیت میں مبتلا کرنا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پہ حبہ جیسے الرٹ ہوئی مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ
پاتی اس نے اسے جھٹکے سے اندر کھینچا تھا
"لگتا ہے بہت زیادہ پسند کرتی ہو مجھے۔۔۔"

وہ انتہائی سنجیدہ سے لہجہ میں کہتا اس کا بازو پکڑ کر کھینچتے ہوئے بیڈ تک لایا تھا
کہنے کے بعد جھٹکے سے حبہ کو چھوڑتے ہوئے ساتھ ہی اس نے حبہ کو بیڈ پہ
دھکیلا تھا

حبہ جو پریشانی سے بشار کے اب تک کھلے ان بینڈ تاج کئے زخموں کو دیکھ رہی
تھی،

وہ ان بیلنس سی بیڈ پہ گری تھی

مگر اگلے ہی پل سنبھل کر اٹھ بیٹھی اور اسے دیکھا جو اس کے قریب ہی بیڈ
 پہ میڈیکل کٹ رکھتے ہوئے اس کے سامنے کمرے میں موجود اسٹول
 کھینچتے ہوئے اسٹول پہ بیٹھا تھا

ویسے تو مجھے اپنی فیانسی بہت پسند ہے مگر تمہاری مستقل مزاجی نے بھی "
 مجھے تمہاری جانب راغب کر ہی لیا

اس کے چہرے کو تھوڑی سے پکڑ کر اونچا کرتا گردن پہ مرہم لگانے کے
 بعد بینڈیڈ لگاتے ہوئے بولا تھا

"کیا کہتی ہو تمہاری مستقل مزاجی کا صلہ نادے دوں تمہیں؟"

بینڈیڈ لگانے کے بعد اس کی انگلیاں حہ کے گردن پہ پھسلی تھی

وہ اپنے ہاتھوں سے اس کی گردن اور بالوں کو نرمی سے جکڑتے ہوئے چہرہ
 اپنی جانب اونچا کرتے ہوئے پوچھا،

جس کے سبب وہ حہ کے چہرہ کے بہت قریب ہوا تھا

جس پہ اس کی دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی

اپنے بے لگام ہوتے دل کو بمشکل لگام ڈالے
اس نے حبہ کے چہرے پہ نظریں دوڑائیں نظریں حبہ کے زخمی لبوں پہ آکر
رک سی گئی
"چھوڑو مجھے"

حبہ جو حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی اس کے لہجے اور نظروں کا
عامیانہ پن محسوس کر کے جھٹکے سے اس کا ہاتھ اپنے گردن سے ہٹاتے
ہوئے وہ بیڈپہ سے اٹھی
اور تبھی بشار بیڈپہ بیٹھتا دور ہوتی حبہ کی کلائی پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا
کہ حبہ اس کے اوپر آگری تھی
"یہ کیا کر رہے ہو تم؟، چھوڑو مجھے"

نہایت ہی ضبط کرتے ہوئے اپنے گرد تنگ ہوتے اس کے بازوؤں کے حلقے
سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے حبہ نے کہا

کیوں کیا تم بھی یہی نہیں چاہتی تھی؟۔۔۔ تو پھر شکایت کیوں کر رہی؟
"ہو؟"

بشار نے اب کی مرتبہ اپنے لہجہ میں کمینگی سموتے ہوئے کہا تھا اور ساتھ ہی
حبہ کو بیڈ پہ دھکیلتے ہوئے

اس کے اوپر جھکا تھا

اور حبہ کی ضبط کی گویا یہی تک حد تھی،

بشار کے زبردستی بھرے عامیانہ سے گرفت سے نکلتے ہوئے وہ پوری
طاقت سے اسے تھپڑ مار گئی تھی

کیوں۔۔۔؟۔۔۔ کیوں۔۔۔؟؟۔۔۔ آخر کیوں تم مجھے مایوس کیوں؟

"کر رہے ہو۔۔۔؟۔۔۔ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟"

حبہ اس کا کالرد بوچے جیسے چیخا اٹھی

کیا نہیں تھا اس کے ٹوٹے بکھرے لہجہ میں گزرے کئی گھنٹوں، دنوں

اور مہینوں کی افیت سی افیت تھی

بشار نے نہایت ضبط سے اپنی جانب آنسوؤں بھری آنکھوں سے دیکھتی حبه کو دیکھا تھا،

اس کا دل شدت سے مچلا کہ اسے باہوں میں نرمی سے بھر کر معافی مانگیں،
اس کی ساری افیت اور پریشانیوں کو دور کر دیں،
اس کے ان آنسوؤں کو لبوں سے چن لے۔

مگر وہ اپنی دلی چاہت کے برخلاف اسے سپاٹ اور اجنبی نظروں سے دیکھتا رہا تھا

"اگر تم یہی چاہتے ہو تو۔۔۔"

غصے اور دکھ سے کہتے ہوئے حبه جیسے لمحہ بھر کے لئے رکی تھی

"۔۔۔ بھاڑ میں جاؤں تم"

اگلے ہی پل ابھی ابھی اس کی گئی حرکت پہ غصے میں بھرتے ہوئے وہ تنفر سی کہتی

جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑتی کمرے سے نکل گئی تھی

اس کے سوچوں کے عین مطابق حبہ احسن غصہ اور صدمہ میں مبتلا
 ہوتے ہوئے اس پر لعنت بھیج گئی تھی
 " آہ۔۔۔ کافی بھاری ہاتھ تھا اس کا "

بند دروازے کو دیکھتے ہوئے اپنے ابھی تک سنسناتے رخسار اور دکھتے
 جبرے کو سہلاتے ہوئے اس نے کہا

کیوں۔۔۔؟۔۔۔ کیوں۔۔۔؟؟۔۔۔ آخر کیوں تم مجھے مایوس کیوں (")
 (" کر رہے ہو۔۔۔؟۔۔۔ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟
 ساتھ ہی اسے آنسوؤں کے ساتھ افیت سے چیختی حبہ یاد آئی
 جس پہ وہ کرب سے اپنی آنکھیں میچ گیا تھا

آخر وہ کرنا کیا چاہتا ہے؟

اس کی اس طرح چھپھوری اور عامیانہ حرکت کرنے کی وجہ کیا تھی؟

بشار تقی کی حرکتوں پہ ٹھنڈے تھل مزاج حبہ احسن کا دماغ بھی بری طرح
سلگ اٹھا تھا،

وہ مسلسل سوچتے ہوئے بشار تقی پہ خفا اور ناراض ہو رہی تھی۔

ساتھ ہی اپ سیٹ بھی۔۔۔۔۔

اور اسے یہ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا اس کنگ ڈم میں صائم کو کہاں
ڈھونڈے؟

اور کس طرح ڈھونڈے؟

آخر وہ کہاں ہوگا؟

میم مالک نے آج شام تقریب کے لئے اس لباس کو بھیجا ہے، مالک نے کہا"
ہے کہ آج شام کنگ سے ملاقات کرنی ہیں اس لئے تیاری اسی حساب سے
"کرنی ہے"

ملازمہ کے کہنے پہ حبہ نے ملازمہ کے ہاتھ میں ہینگر میں ہینگ اس
خوبصورت سے مختلف رنگوں سے سجے پرپل کلر کے باربی گاؤن کو
ناپسندیدگی سے دیکھا تھا مگر پھر

ملازمہ کی آخری بات پہ چونک اٹھی

تو بلا آخر کنگ سے ملاقات کا وقت آگیا تھا

اور ساتھ ہی مالک نے کہا ہے کہ آپ کو کسی سونگ کی پریکٹس کر لینا
"چاہے، کیونکہ کنگ کو سونگز پسند ہے"

اس کے ساتھ ہی موجود دوسری ملازمہ نے ٹیب اس کی جانب بڑھاتے
ہوئے کہا تھا

"میں نے اس سے پہلے کبھی ناسونگ سنے ہے اور نا ہی مجھے گانا آتا ہے"

حبہ نے انتہائی ناپسندیدگی سے کہتے ہوئے صاف منع کیا

آپ بھی نا آپ کی کتنی بورنگ ہے، اس سے پہلے جو کام نہیں کئے تو اس
"مرتبہ بھی نہیں کرے گی کیا؟، ایک مرتبہ ٹرائے کر کے تو دیکھے

حنسی نے ملازمہ سے ٹیگ لیتے ہوئے حبہ سے کہا تھا
 ساتھ ہی ٹیب کو بلیو تو تھ سے کنکٹ کرتے ہوئے حنسی نے ایک سانگ
 پلے کرتے ہوئے بلیو ٹو تھ حبہ کے کان میں گھسایا
 جس پہ حبہ حنسی کو بس دیکھتی رہ گئی تھی، کچھ بول نہیں پائی

-----*-----*-----*-----*

سر آپ کو لیٹ ہو رہا ہے، شام کی پارٹی شروع ہونے میں کچھ وقت ہی بچا"
 ہے

نعمان نے کاوچ پہ گرے گہری سوچوں میں گم صُم سے نظر آتے بشار سے
 کہا تھا

نجانے ایسی کونسی سوچ تھی جس میں بشار اتنا گہرا ڈوبا ہوا تھا کہ نعمان اس
 کے سامنے سے کئی مرتبہ گزرتا رہا تھا مگر اس نے نوٹس ہی نہیں کیا

اور اب کی مرتبہ نعمان کے کہنے کا بھی گویا کوئی اثر نہیں تھا

"سر۔۔۔سر۔۔۔سر۔۔۔"

آخر کا نعمان کو اس کا کاندھا ہلانا پڑا

"کیا ہو؟"

اس نے گویا چونکتے ہوئے پوچھا

"آپ نے سنا میں نے کیا کہا تھا؟"

نعمان نے انتہائی تحمل سے پوچھا

"نہیں، تم نے کیا کہا تھا؟"

یہی کہ آپ کو اب تیار ہونا چاہئے پارٹی شروع ہونے میں کچھ وقت ہی رہ

"گیا ہے"

"اچھا"

نعمان کے کہنے پہ وہ بے دلی سے اٹھ کر واش روم میں داخل ہو گیا تھا

جسے نعمان نے تشویش سے دیکھا

آخر اسے ہوا کیا تھا؟

چلو خوش ہو جاؤ تم اس کی نظروں میں مزید گر چکے ہو، پہلے ایک مجرم "

" تھے اور اب ایک کریکٹر لیس انسان۔۔۔

سیاہ ٹیکسید و سوٹ میں اس کی پرسنالٹی مزید غضب ڈھا رہی تھی،

نعمان نے اپنے لباس کو ستانشتی نظروں سے دیکھا تھا

جو آئینہ میں موجود اپنے عکس کو تلخ اور ناراضگی بھری نظروں سے دیکھ رہا

تھا

"ویسے اس نے یہ کیوں کہا تھا؟"

"کس نے؟"

نعمان اس کے لباس کو ٹھیک سے سیٹ کر رہا تھا کہ نعمان نے اسے

بڑبڑاتے سنا

یقیناً وہ خود سے ہی بات کر رہا تھا

"حبہ نے"

"کیا کہا تھا؟"

"یہی کہ تم مجھے مایوس کیوں کر رہے ہو؟"

شاید اس لئے کیونکہ آپ نے انہیں سرے سے پہچاننے سے ہی انکار
"کر دیا"

نعمان نے جیسے سوچتے ہوئے کہا

کہہ بھی دیتا کہ پہچاننے کی بات تو دور تمہیں تو بھولا ہی نہیں میں، تو بھی وہ
کوئی اعزازی تمنے سے نواز دیتی؟، ایک مرتبہ پھر ہتھکڑیاں لے کر پیچھے
"پڑ جاتی جاسوس"

نعمان کے کہنے پہ وہ خفگی سے بولا تھا

"سرکنگ کنگ ڈم میں آگئے ہیں"

نعمان نے بشار کا کالر ٹھیک کرنے کے بعد

ایک حتمی جائزہ بشار کے لباس کا لیتے ہوئے کہا تھا

نعمان کی بات سن کر وہ جو کف لنک ٹھیک کر رہا تھا رک سا گیا

"آپ خوف زدہ ہے؟"

نعمان نے گویا پہلی مرتبہ اس کے چہرے پہ پھلتے خوف کو حیرت سے دیکھتے ہوئے بے یقینی سے پوچھا

بہت زیادہ۔۔، مجھے اس سے پہلے ایسا خوف کبھی محسوس نہیں ہوا، کیا مجھے "موبی کو بلانا چاہئے۔۔؟"

نعمان کے پوچھنے پہ وہ اپنے داہنی ہتھیلی پہ نگاہ جمائے کھوئے کھوئے سے لہجہ میں بولا

"آپ ابھی سے ہار مان رہے ہیں سر؟"

نعمان نے بشار کی نظروں کی تعاقب میں بشار کی ہتھیلی کو دیکھنے کے بعد پہلے سے زیادہ بے یقینی سے پوچھا تھا

کیونکہ اب تک نعمان نے اسے کبھی مشکل سے مشکل حالات میں بھی ہار مانتے ہوئے نہیں دیکھا تھا

"تم نہیں جانتے میری کیفیت اس وقت کیسی ہے۔۔۔"

بشار نے کہتے ہوئے قدموں کو موڑا

اور کمرہ سے نکل آیا۔۔

اس کے ساتھ ساتھ نعمان بھی تھا

۔۔ میرے پاس صرف ایک ہی متاع ہے، میں نہیں جانتا وہ کب کیسے "

میری واحد متاع بن بیٹھی، اگرچہ اس کے نزدیک میری کوئی اہمیت نہیں

ہے اس کے لئے میں محض ایک مجرم ہوں، اور وہ میرے نزدیک دھوکہ

باز۔۔ مگر پھر بھی ان سب کے باوجود وہ میرے لئے وہ واحد ہستی بن گئی

جس کے سہارے میں سانس لے رہا ہوں۔۔ اور میرے اسی متاع پہ

سبھی نظریں ٹکائے ہوئے ہیں، گویا اس متاع کو مجھ سے چھننے کے درپے

ہیں، اس سے زیادہ بے بسی اور کمزوری میں نے اس سے پہلے کبھی محسوس

نہیں کیا، میں بہت زیادہ ڈرا ہوا ہوں بہت زیادہ۔۔ تم سوچ بھی نہیں

"سکتے اتنا ڈرا ہوا ہوں

شکستہ سے لہجہ میں مسلسل کہتے بشار تقی کو نعمان حیرت اور بے یقینی سے دیکھے گیا تھا

"آپ کچھ زیادہ ہی سوچ رہے ہیں سر، ہو سکتا ہے ایسا نا ہو"

نہیں۔۔۔ مجھے ایسا نہیں لگتا، جو میرے متعلق ہر چھوٹے سے چھوٹے چیز

کے بارے میں جانتا ہو وہ حبہ احسن کے متعلق نہیں جانتا، میں یہ نہیں

مانتا، مجھے یقین ہے کہ کنگ حبہ کے بارے میں ضرور جانتا ہو گا، اور یقیناً وہ

مجھے حبہ احسن کے ذریعے کنٹرول کرنے کے کوشش کرنا چاہے گا، جیسا کہ

"تم نے اس سے پہلے کہا تھا

تب تو آپ کو بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے، کنگ کے اس خیال

کو غلط ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ کسی کے ذریعے بھی کنٹرول

"ہو سکتے ہیں

"اگر ایسا نہیں کر پایا تو؟"

"تو پھر آپ حبہ احسن کو کھودے گے"

نعمان کے کہنے پہ اس کے قدم جیسے زمین سے جا لگے تھے
 دل کو جیسے کسی نے انتہائی بے دردی سے شکنجے میں جکڑ کر مسل ڈالا تھا
 اس نے زخمی نگاہوں سے نعمان کو دیکھ کر کچھ کہنا چاہا تھا کہ
 وہ کہتے کہتے رک سا گیا

وہ دونوں بڑے سے ڈائیونگ ہال میں پہنچ چکے تھے
 جہاں مخالف جانب سے آتے حباب اور جوزف پہ اس کی نگاہ ٹھہر سی گئی۔
 پریل کلر کے پھولوں سے سجے زمین تک چھوتے گھیردار گاؤں میں کھلے
 بالوں کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔
 بہت زیادہ۔۔۔

جب سے تم میرے ساتھ چل رہے ہو
 ایسا لگتا ہے سب کچھ بدل رہا ہے
 تجھکو چھونا بھی کیا مصیبت ہے
 یہ ہاتھ کل سے جل رہا ہے۔۔۔

قریب آتے حبه کو دھڑکتے دل کے ساتھ دیکھتے ہوئے اس نے اپنی داہنی ہتھیلی کو دیکھا

حبه کو چھونے کے بعد سے اس نے حبه کے دہکتے ہوئے لمس کو گویا نہایت سینت سینت کر رکھا تھا

حبه جوزف کی جانب متوجہ سی اس کی جانب ایک نگاہ ڈالے بغیر قریب سے گذر گئی تھی

جس کے سبب بشار کی پیشانی پہ بل پڑے تھے
اس نے مڑ کر جوزف کے ساتھ جاتی حبه کو خفگی سے دیکھا تھا
"گڈ ایوننگ زندگی۔۔"

پیچھے سے ابھرتی کھنک دار آواز پہ اس نے پلٹ کر دیکھا
بلیک کلر کے امریکن سیلو لیس گاؤن میں اس کی دو دھیارنگت دد مک رہی
تھی، ہیرے کی جگر جگر کرتے جیولریرز اور کمر سے نیچے جاتے سلکی سنہرے
بالوں کے ساتھ وہ بہت دلفریب، دلکش اور قاتلانہ لگ رہی تھی

"ایمن۔۔"

بشار کی آنکھیں اسے دیکھ کر سرد سی ہوئی

"کیا ہوا کیا مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے؟"

بشار کے سرد سے تاثرات پہ ایمن نے پریشانی سے پوچھا

اگر تم مجھے چاہتی ہو تو حبه کو خراش تک نہیں پہچاؤں گی تم، ورنہ

"۔۔۔ تمہیں میں کبھی نہیں ملوں گا یہ یاد رکھنا

مجھے بس تم چاہئے، کسی بھی قیمت پر۔۔ اس لئے میں اب صرف تمہارے"

"لئے ایک اچھی سی بچی بن کر رہوں گی

ایمن دلکش مسکراہٹ لبوں پہ سجائے بولی تھی۔

"مجھے نہیں لگتا کہ آپ موبی کو کنٹرول کر پائے گے"

ڈائٹنگ ہال کے اوپر کے فلور سے گرل کے قریب کھڑے کنگ کو نیچے

ڈائٹنگ ہال میں انتہائی دلچسپی سے دیکھتے دیکھ کوئین،

کنگ کے ساتھ آکر کھڑی ہوئیں ہوئی بولیں تھیں

کوئین کی نگاہیں بشار تقی پہ تھی جو ایمن سے بات کر رہا تھا
چابی والا کھلونا دیکھا ہے آپ نے؟، جس میں کھلونے کو چابی سے کنٹرول
"کیا جاتا ہے"

کنگ نے بھی بشار تقی پہ نگاہ جمائے مسکراتے ہوئے لیڈی کوئین سے پوچھا
"ہاں"

لیڈی کوئین نے الجھن بھری نظروں سے کنگ کو دیکھتے ہوئے کہا
"وہ لڑکی بھی ایک چابی ہے اور وہ موبی کی چابی ہے"

کنگ کے کہنے پہ لیڈی کوئین نے کنگ کی نظروں کی تعاقب میں دیکھا
جہاں نظریں حبہ سے جا ٹکرائی تھی جو جوزف کے ساتھ تھی
"آپ نے اس لڑکی کے متعلق مکمل انفارمیشن نکالی؟"

کوئین کی نگاہوں میں حیرانگی ابھر کر ڈوبی تھی اور پھر اگلے ہی پل لیڈی
کوئین نے کنگ سے پوچھا

وہ ایک معمولی سی لڑکی ہے، اور بھلا ایک لڑکی کی انفارمیشن نکالنے میں "

"ہم وقت کیوں ضائع کریں؟

کنگ نے جیسے حقارت سے کہا

"بے شک وہ ایک لڑکی ہے مگر مجھے وہ معمولی نہیں لگتی"

لیڈی کوئین نے دھیمے سے لہجہ میں کہا

"چاہے وہ معمولی ہو یا غیر معمولی وہ ہے تو صرف ایک لڑکی ہی"

کنگ نے حقارت و ناپسندیدگی سے کہا

جس پر لیڈی کوئین نے سپاٹ نظروں سے کنگ کو دیکھا

کنگ ڈم کے نظریے کی طرح ہی کنگ کا بھی یہی نظریہ تھا کہ ایک عورت

جو کمزور ہوتی ہیں، وہ صرف مردوں کی غلامی، خدمت، اور محض دل

بہلانے کے لئے ہی ہوتی ہیں،

ہاں مگر ہمارا گرینڈ سن موبی۔۔۔ وہ کھیلونا نہیں ہے، اس بات کا خیال "

"رکھئے گا

لیڈی کوئین کہتیں ہوئیں سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئیں تھیں
 جس پہ کنگ کوئین کہ پشت پہ نگاہ ڈالتا کوئین کے پیچھے بڑھا
 کنگ اور کوئین دونوں کو ساتھ میں سیڑھیاں اترتے دیکھ سبھی جو بیٹھے تھے
 اٹھ کھڑے ہوئے تھے

اور جو باتوں میں مشغول تھے وہ الرٹ سے ہوئے اور تالیاں پٹنے لگے
 آج کی پارٹی میں صرف رائل فیملی کے افراد ہی شامل تھے
 جو تقریباً دو سو یا ڈھائی سو کے قریب تھی
 ہم پچھلے کچھ دنوں کنگ ڈم میں موجود نہیں تھے اور بہت ساری
 "تبدیلیاں رونما ہوئی۔"

اختتام سے دوسڑھیاں اوپر رک کر کنگ کہہ رہا تھا اس کے کالر کے قریب
 لگے کالر مائک کے سبب اس کی آواز بلند ہو کر پورے ہال میں گونج رہی
 تھی

"۔۔۔ جیسا کہ تم سبھی جانتے ہو جوزف اور اس کی فیانسی کے بارے میں"

کنگ نے ایک نگاہ قریب ہی کھڑے جوزف اور حبہ پہ ڈالتے ہوئے کہا تھا
جس پر سبھی کی نگاہیں حبہ پہ جا ٹکی
بشار نے کی لبوں کو سختی سے آپس میں بھینچے پہلے حبہ پہ جو سپاٹ سی
نظروں سے کنگ کو دیکھ رہی تھی اور پھر کنگ کو دیکھا
تبھی کنگ کی نگاہیں بشار سے ٹکرائی تھی،

کئی لمحوں تک وہ دونوں ایک دوسرے کے نگاہوں میں دیکھتے رہے تھے
جیسے دونوں ہی ایک دوسرے کے اندر تک اتر کر دل کی گہرائیوں کی خبر
لینا چاہ رہے ہو۔۔

کنگ کو ایک ہی جانب دیکھتا دیکھ سبھی نے گردن موڑ کر اس جانب دیکھا
جس جانب کنگ دیکھ رہا تھا اور کنگ کو بشار کو دیکھتا دیکھ وہ سبھی حیران
ہوئے

۔۔ اور آج کی تقریب ہم نے خصوصاً اپنے گرینڈ سن موبی کی صحت یابی "
" کے لئے رکھی ہیں، آپ سب یقیناً اسے جانتے ہیں۔۔

کنگ کے کہنے پہ سبھی سردوسپاٹ تاثرات لئے کھڑے بشار کی جانب
متوجہ ہوتے ہوئے ایک مرتبہ پھرتالیاں بیٹنے لگے تھے
"ایک جام موبی کی صحت کے نام"

کنگ نے کہتے ہوئے اپنے قریب کھڑے ملازم کے ٹرے سے کانچ کی
بلوری گلاس اٹھا کر فضا میں بلند کرتے ہوئے کہا
جس پر سبھی اپنے اپنے گلاس فضا میں بلند کر گئے تھے
اور پھر کنگ کے گلاس سے گھونٹ بھرنے کے بعد سبھی نے آپس میں
گلاس ٹکرا کر گلاس کولبوں سے لگایا
گرینڈ پا!۔۔۔ میری فیانسی نے آپ کے لئے ایک سانگ کی تیاری کی"
ہیں

جوزف نے کنگ سے مخاطب ہو کر نہایت موڈب لہجہ میں کہا تھا جس پر حبہ
نے جوزف کو دیکھا

وہ ہر گز بھی گانا نہیں چاہتی تھی

"کیا واقعی؟"

افلورس گرینڈپا، مجھے یقین ہے کہ آپ کو حبہ کی آواز اور سانگ پسند
آئے گا

جوزف کے کہنے پہ کنگ نے دلچسپی سے حبہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا
جس پہ حبہ کنگ کی جانب دیکھتے ہوئے صاف منع کرنے چاہتی تھی
مگر جوزف کے بیچ میں کہنے پہ اس نے رک کر قدرے ناگواری سے
جوزف کو دیکھا تھا

ناگواری سے تو بشار نے بھی جوزف اور حبہ کو دیکھا تھا
آخر اب وہ جوزف کے لئے گانا بھی گائے گی؟

"اگر ایسی بات ہے تو ہم منتظر ہیں ایک خوبصورت آواز میں سانگ کے"
کنگ کے کہنے پہ حبہ نے ایک نگاہ کنگ پہ ڈالنے کے بعد قدرے فاصلے پہ
کھڑے بشار کو دیکھا تھا

جو اسے سپاٹ نظروں سے دیکھ رہا تھا

حبہ نے قریب آرکتے ملازم کی طشتری سے مانک اٹھا کر لبوں کے قریب
مانک لے گئی

Girls , so pretty and poised and soft to
the touch but God made me rough

اگلے ہی پل خوبصورت گدازدلوں میں اتر جانے والی آواز ہال میں گونج
اٹھی تھی

کنگ کے سامنے رکتے ہوئے کنگ کو بغور دیکھتے ہوئے وہ گنگنائی تھی
جو سپاٹ سی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا
اور پھر اگلے ہی پل وہ ہال کی جانب رخ کر گئی تھی

Girls, so heavy the crown they carry it
tall, but it's weighing me down
No I am fine , I am lying on the floor
again
Cracked door, you only Gonna let them
in

Once, and you won't come undone

وہ لمحہ بھر کے لئے رک کر ان سبھی کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی
جو پسندیدگی بھری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے،
انہیں میں حبہ کی نظر لمحہ بھر کے لئے بشار پہ بھی رکی تھی،
حبہ کو اس کی آنکھوں میں بھی خوشگوار حیرت نظر آئی تھی

Cause prencess is dos'not cry , prences
is dos'not cry...

Over monsters in the night
Don't waste our previous time on boys
with pretty eyes...

اس نے آخری لائن بطور خاص بشار کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا
جس پہ بشار نے بھوئیں اچکایا تھا،
اور جبہ سے نظریں چراتے ہوئے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی تھی
(اسے اس کی آنکھیں پرٹی لگتی ہیں)
بشار نے گویا یہی سنا تھا جس پہ اس کا دل بچوں کے مانند کھل اٹھا تھا

A princess is dos'not cry....

Burning like a fire, you feel it all the
time but wipe your teary eyes...
Cause prencess don't cry...don't
cry...don't cry..oh...

I am fine ,I won't waste my time keep it
in a jar and we'll leave it for the next
one

اس آخری لائن پہ تو مسکراہٹ روکتے بشارتقی کے چہرے پہ بارہ بجے تھے
(کیا واقعی نیکسٹ ون؟)
اس نے خفگی سے حہ کو دیکھا تھا

Yeah I am fine I lying on the floor
again
Cause princess doesn't cry a princess
doesn't cry

"واو۔۔۔"

سبھی جانب سے اس کے لیے ستائشی آواز ابھری تھی،
اور تالیاں بجنے لگی تھیں،

خصوصاً عورتوں کو اس کا سونگ بے حد پسند آیا تھا
کچھ مرد ایسے تھے جن کو حبہ کا سونگ بالکل پسند نہیں آیا تھا وہ اسے ناگواری
سے دیکھ رہے تھے

بشار کے ساتھ کھڑی ایمن نے بھی نا پسندیدگی سے اسے دیکھا تھا
ناصر ف ایمن نے بلکہ کنگ نے بھی۔۔۔

کنگ نے لیڈی کو نین کو کھل کر مسکراتے دیکھ حبه پہ ایک سپاٹ نظر ڈالی، جس نے سبھی کی ستائش پہ گردن کو ہلکا سا خم کیا تھا

تمہاری آواز اچھی تھی لڑکی مگر ہم پر سانگ کافی ناگوار گزرا ہے، بے تکی"

اور بچکاناسی، کیا تمہاری ایسی چونس ہے؟ یا تمہیں یہ لگا تھا کہ ہمیں ایسا بے

"تکاسا سانگ پسند آئے گا؟

اگلے ہی پل کنگ ی سرد سی آواز ہال میں گونج گئی تھی

جس پہ سبھی دم سادھ گئے تھے

اور حبه پر ایک ترحم بھری سہمی سی نگاہ ڈالی

سبھی کنگ کے لہجہ سے نہایت اچھے سے جان گئے تھے کہ اب حبه کے

ساتھ کنگ کچھ بے رحمانہ سا برتاؤ کرنے والا ہے

"گرینڈ پاپ۔۔۔"

"تم اب سے بالکل خاموش رہو گے جوزف"

یہاں تک کہ جوزف بھی محسوس کر گیا تھا اس لئے نہایت عجلت سے وہ حبہ کی جانب سے معافی مانگنا چاہتا تھا کہ کنگ کے دو ٹوک خشک لہجہ پہ وہ تھوک نکل کر رہ گیا

"کیا تم کچھ کہنا پسند کرو گی؟"

کنگ نے حبہ کی جانب دیکھتے ہوئے سرد سے لہجہ میں پوچھا
جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

آپ کو میرا سانگ پسند نہیں آیا۔۔۔ مگر کیوں؟۔۔ کیا اس لئے کہ اس میں ایک عورت کے جذبات اور احساسات تھے، جس کے بارے میں آپ یہ سوچتے ہیں کہ عورت ان سب سے بے بہرہ ہوتی ہیں
حاضرین نے حبہ کے بے خوف انداز پہ سانس روک لیا تھا
اور پھر کنگ کو دیکھا جو خود بھی جیسے حبہ کے بے خوف انداز اور دلیری پہ ایک لمحہ کے لئے دنگ ہوا تھا

پھر سبھی نے کنگ کے چہرے پہ ایک تلخ سی مسکراہٹ کو ابھرتے دیکھا

جوا گلے ہی پل نہایت ہی سرد مہری میں ڈھلا تھا
اور بشار نے پریشانی کی انتہا کے سبب ہنستے ہوئے گویا اپنے چہرے کو جھکا کر
چہرے پہ ہاتھ پھیرا
مجال تھا جو یہ لڑکی کبھی کسی سے ڈرے۔۔۔
بشار کے ہنسے پہ ارد گرد موجود لوگوں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا
انتہائی مزے اور خوشی سے حباب اور کنگ کو دیکھتی ایمن نے بھی نا سمجھی سے
بشار کو دیکھا تھا
اگر کوئی بشار کی کیفیت کو سمجھ رہا تھا تو وہ تھا نعمان جس نے ترحم بھری نگاہ
بشار پہ ڈالی تھی
وہ نہایت اچھے سے جانتا تھا کہ اس وقت بشار خود کو بے انتہا بے بسی کی انتہا
پہ محسوس کر رہا تھا
جہاں وہ حباب کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا،
فی الحال تو بالکل بھی نہیں،

تم آج سے جوزف کی فیانسی نہیں رہوں گی، کیونکہ تم جیسی کوئی جوزف "
"کی فیانسی نہیں بن سکتی

کنگ کے سرد و حتمی لہجہ پہ جوزف شدت سے احتجاج کرنے کی خواہش کے
ساتھ بس پھڑپھڑا کر رہ گیا تھا

اسے کنگ کے سامنے اف تک کہنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی
کنگ نے دیکھا کہ اس کے یہ کہنے پہ بھی اس لڑکی کے چہرے پہ کوئی تغیر
رو نما نہیں ہوا تھا

وہ بدستور اسے سپاٹ نظروں سے دیکھتی رہی تھی
گویا اسے فرق ہی نہیں پڑا تھا

"کیونکہ وہ ایک غلام ہے اس لئے جوزف کی فیانسی نہیں بن سکتی؟"
مگر پیچھے سے آتے بشار نے حبہ کے ہاتھ سے مائک لیتے ہوئے مائک میں تلخ
لہجہ میں پوچھا

شاہی افراد کے درمیان ایک مرتبہ پھر ہل چل اور چہ میگوئیاں ہوئی انہوں نے حیرت سے کنگ کے مقابل کھڑے بشار کو دیکھا تھا

حبہ نے بھی کنگ پہ سے نظریں ہٹاتے ہوئے بشار کی پشت کو دیکھا تھا

"کیا تم جانتے ہو کہ جوزف کی ماں بھی ایک غلام تھی"

بشار کے کہنے پہ اب کی مرتبہ کنگ کے لبوں پہ مسکراہٹ اٹھ آئی تھی لہجہ نرم ہوا تھا

جوزف نے اپنے ماں کو بیچ میں گھسیٹے جانے پہ اب کی مرتبہ خفگی سے کنگ کو دیکھا

ساتھ ہی مارج کے چہرے پہ غصہ احساس توہین ابھر آیا کیونکہ سبھی اس کو مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے اور ان کے چہرے پہ تحقیر اور استہزاء تھا

"ہاں"

بشار کا سپاٹ لہجہ پورے ہال میں موجود افراد تک مائیک کے ذریعے باآسانی پہنچا تھا

"اور یہ کہ تمہاری گرینڈ ما بھی"

کنگ کے کہنے پہ اب کی مرتبہ ہال میں ہل چل اور چہ میگوئیاں پہلے سے
زیادہ بلند ہوئی تھی

سبھی نے حیرت سے کنگ کے ساتھ کھڑے لیڈی کو نین بے انتہا حیرت
سے دیکھا

"نہیں"

بشار نے بھی گویا حیران ہوتے ہوئے جواب دیا تھا

اور ایک نگاہ لیڈی کو نین پہ ڈالی،
لیڈی کو نین نے ہزار کوششیں کی کہ اپنا چہرہ سپاٹ و بے تاثر رکھ سکے مگر
وہ اپنے چہرے کی سرخی چھپا نہیں پائی تھیں

یہاں تقریباً سبھی دوسرے درجہ کے جو شہری ہیں، وہ پہلے غلام تھے "
جنہوں نے بعد میں اپنے بل بوتے اور طاقت کے ذریعے پوزیشن حاصل
کی، یہاں حسب نسب اہمیت نہیں رکھتی، یہاں ذہانت اہم ہے، ٹیلیونٹ

اہم ہے، طاقت اہم ہے اور جانتے ہو کنگ ڈم میں طاقت کیسے حاصل ہوتی ہے؟، بے رحمی سے، بنا بے رحمی کے تم طاقت اور پوزیشن حاصل نہیں کر سکتے میرے بچے

میں نے یہ پوچھا تھا کہ آپ نے اس لڑکی کو کیوں جوزف کی فیانسی کیے؟
"طور پر رد کر دیا؟"

کنگ اتنی ساری لاف گزاف پہ اپنے اندر ڈتے اشتعال پہ قابو پائے اس نے سرد لہجہ میں پوچھا تھا

اور حبہ نے ایک مرتبہ پھر اسے "یہ لڑکی" کہنے پہ دیکھا تھا

یہ غلام ہے اس وجہ سے تو قطعی نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے جس کے سبب "
"تم نے اسے چھوڑا

"میں نے چھوڑا؟"

کنگ کی بات پہ بشار نے جیسے تحیر سے پوچھا

"کیا تم نے اسے نہیں چھوڑا؟، کیونکہ اس لڑکی نے تمہیں دھوکہ دیا تھا"

کنگ کے کہنے پہ وہ لب سختی سے آپس میں بھنچے کنگ کو دیکھے گیا
وہ صحیح تھا اس بات پہ کہ کنگ اس کے متعلق ہر بات سے باخبر تھا
اسے سمجھ نہیں آیا کہ اپنے قیاس کے صحیح ہونے پہ خوش ہو یا ماتم کرے۔
اب حبہ کے ساتھ کیا ہوگا؟

سوچ کر ہی اس کا دل خوف سے دھڑک اٹھا تھا
اس نے بے ساختہ حبہ کو دیکھا،

جو اسے ہی دیکھ رہی تھی، اگلے ہی وہ حبہ سے نظریں چرا گیا
ہاں تو اس بات کا یہاں کیا ذکر؟، اس لڑکی نے مجھے دھوکہ دیا اور میں نے "
اسے، اس کی سزا میں نے اسے چھوڑ کر دے دی، بات تو وہی ختم ہو گئی
" تھی، اب ہمارے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے
بشار کے اتنے بے تعلق انداز میں کہنے پہ حبہ ششدر سی اسے دیکھتی رہ گئی
تو گویا وہ اسے بھولا نہیں تھا، اور نا ہی وہ کسی نئی پرسنالٹی میں تھا

وہ بشار تفتی ہی تھا، اور پھر بھی اس کے ساتھ جان بوجھ کر وہ سب کرتا رہا تھا۔

سوچ کر ہی حبہ کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی
اس کے آنکھوں میں سرد سے تاثرات ابھر آئے تھے
بلکل ایسا ہی ہوا ہو گا مگر موبی کیسے ایک دھوکہ باز لڑکی میرے گرینڈ سن
"کی فیانسی ہو سکتی ہے؟"

کنگ نے بشار سے کہتے ہوئے حبہ کو دیکھا
"اس لئے اب یہ لڑکی پہلے ہی کی طرح ایک غلام ہے"
"تو پھر اسے میرا غلام ہونا چاہئے گرینڈ پا کیونکہ اسے میں نے ہی خریدا تھا"
کنگ کے علانیہ انداز میں جوزف نے فوراً کہا
"نہیں وہ مجھے چاہئے"

اور جوزف کے ساتھ ساتھ بشار بھی بول اٹھا تھا

وہ تم دونوں میں سے کسی کی ملازمہ نہیں ہوں گی بلکہ یہ لڑکی ظویا کی "
"نگرانی میں شاہی محل کی کنیزوں میں شامل ہوگی
کنگ کے تحکمانہ لہجہ پہ بشار اپنے اندر کے غصہ اور اشتعال کو شدت
سے مٹھی بھینچے بمشکل برداشت کر پایا تھا
اس کا دل شدت سے بغاوت پہ آمادہ تھا
مگر دماغ اسے شانت رہنے کے لئے کہہ رہا تھا،
دماغ وہی بات دہرا رہا تھا جو نعمان نے کی تھی کہ کسی پہ ظاہر ناہونے دے
کہ حبہ احسن اس کی کمزوری تھی۔
اور حبہ احسن نے انتہائی سرد سی نظروں سے کنگ کو دیکھتے ہوئے تلخ سا
مسکرائی تھی۔

وہ ایک آزاد انسان تھی،

بہت جلد وہ سبھی جان جائے گے کہ

ان میں سے کسی کی بھی وہ غلام نہیں تھی۔

نہایت ہی مطمئن انداز میں ضبط سے سرخ ہوتے بشار کے چہرے پہ نگاہ ڈالتے ہوئے کنگ کی نگاہ اس کے پیچھے کھڑی حبہ پہ گئی تھی۔
جو اسے ہی سرد نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

کنگ نے سوچا اس کے دیکھنے پہ یقیناً وہ نظریں پھیر لے گی جیسا عموماً ہوتا تھا مگر ایسا نہیں ہوا،

وہ بدستور اس کی آنکھوں میں سرد نظروں سے دیکھتی رہی تھی
صحیح کہہ رہیں تھیں لیڈی کوئین کہ یہ لڑکی معمولی نہیں تھی
کنگ نے بے اختیار سوچا تھا

مگر خیر ہے تو لڑکی ہی۔۔۔ کمزور سی لڑکی جسے وہ کبھی بھی مسل سکتا تھا۔
اگلے ہی پل حبہ پہ ایک آخری حقارت بھری نظر ڈالتا کنگ لیڈی کوئین کی
جانب متوجہ ہو گیا تھا

-----*-----*

"اب آپ کیسی ہے؟"

تحشم نے آہینہ کو تشویش سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

"اب میں بالکل ٹھیک ہوں"

آہینہ نے مسکرا کر کہا گویا تسلی دیا ہو۔

تحشم آدھے گھنٹے سے آیا بیٹھا تھا، آہینہ کے کئی مرتبہ پکار کر کہنے پہ کہ تحشم

کو چائے پانی پوچھے

مگر راہی نے جھانک کر بھی نہیں دیکھا تھا

راہی!۔۔ آخر تم کر کیا رہی ہو جو تمہیں اتنا بھی وقت نہیں مل رہا ہے کہ

"باہر سے آئے شوہر کو چائے اور پانی ہی پوچھ لیں حالانکہ۔۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔ میں کھانا، چائے وغیرہ سب سے فارغ ہو کر آیا ہوں"

آہینہ مزید راہی پہ ناراض ہوتی تحشم نے جلدی سے کہا

تبھی راہی لاونج میں داخل ہوئی تھی

"کہاں جا رہی ہو تم؟"

آہینہ نے حیرت سے برقع میں ملبوس راہی کو دیکھ پوچھا
 "مجھے قریب ہی کی جنرل اسٹور سے ناشتے کا سامان لانا ہے"
 تحشم پہ ایک نگاہ غلط ڈالے بنا وہ بے نیازی سے کہتی لاونج سے باہر نکل گئی
 تھی

یہ لڑکی میرا دماغ خراب کر کے رہے گی، بھلا رات کے اس پہر اسٹور
 "جانے کی کیا تک ہے؟"

آہینہ نے بے ساختہ غصے میں بھرتے ہوئے پوچھا
 "آپ ہائپرناہو، میں دیکھتا ہوں"

تحشم نے آہینہ کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور
 راہی کے پیچھے بھاگا

اتنی رات کو جنرل اسٹور جانے کی کیا ضرورت ہے؟، آپ صبح بھی تولے
 "سکتی ہیں"

سنسان گلیوں کے سڑک پہ خراماں خراماں چلتی راہی کے قریب جا کر اپنی رفتار کم کرتے ہوئے اس نے پوچھا

ہمارے گھر میں صرف ہم دو عورتیں ہی ہیں تو جو بھی کرناہیں ہمیں ہی "کرنا ہے"

پیشانی پہ غصے کے بل سجائے راہی نے تنک کر کہا تھا جس پر تحشم اسے دیکھ کر رہ گیا،

کیونکہ اس نے تو سوال کچھ اور ہی پوچھا تھا اور جواب کچھ اور ہی ملا،

جسے سن کر وہ گلے تک شرمندہ ہوا

آپ نے مجھے کیوں نہیں کال کر کے بلا یا جب ماما کی طبیعت خراب "تھی؟، کیا آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں تھا کہ میں آؤں گا؟

تحشم نے سیاہ سٹال میں مقید راہی کے دکتے چہرے پہ نگاہ ڈالے پوچھا "میں تو بھروسہ اپنے سائے پہ بھی نا کرو تم کس کھیت کے کدو ہو؟"

تحشم کے ندامت بھرے سوال پہ راہی نے بڑے کروفر سے جواب دیا تھا
"کدو؟"

تحشم نے حیرت سے کہا اور خود کا جائزہ لیا
کیا وہ کدو جیسا لگتا تھا؟

"مولیٰ اور گاجر مجھے مونٹ لگتی ہے اور تم مذکر ہو"

راہی نے اپنی گردن جھٹکتے ہوئے ایک ادا سے کہا لفظوں کی
گہرائیوں میں جانا بھی کوئی مذاق تھوڑی نا تھا،
یہ تو رہنما فردوس ہی کر سکتی تھی

راہی کی بات سن کر جہاں تحشم کو راحت کا احساس ہوا وہی اس عجیب و

غریب منطق پہ اس کا دماغ لمحے بھر کے لئے چکرایا تھا

"کدو مذکر کیسے ہو سکتا ہے وہ تو دیکھنے میں موٹی ہوتی ہے؟"

تحشم نے جیسے جراح کرتے ہوئے پوچھا

موٹی نہیں موٹا ہوتا ہے، آخر تم لڑکے ہر بے عزتی والی چیز کو لڑکیوں سے "کیوں مشابہت دیتے ہو؟"

راہی نے رکتے ہوئے اس کی جانب مڑ کر غرا کر پوچھا
 "۔۔ سوری"

جس پہ تحشم نے فوراً گھبرا کر معافی مانگی

یہ سوری کس کس لئے ہیں؟، آدھے راستے میں چھوڑنے کے لئے، "مصیبت میں تنہا چھوڑنے کے لئے یا پھر مجھ سے اپنی اصلیت چھپانے کے لئے؟"

"راہی۔۔۔"

راہی نے اب کی مرتبہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہایت سنجیدگی

سے پوچھا تھا
 جس پر تحشم تڑپ اٹھا

"یس کم ان"

دروازہ ناک کرنے کی آواز پہ وہ جو مرر کے سامنے کھڑا شرٹ کے بٹن
لگا رہا تھا بے زاری سے گویا ہوا

مگر اگلے ہی پل کمرے میں داخل ہوتی ہستی کو دیکھ اس کی بے زاری گویا ہوا
ہوئی تھی

شرٹ کے نیچے کی آخری بٹن کو کھولتے اس کی انگلیاں جیسے بٹن پہ ہی ٹہر
سی گئی

ایک سینئر ملازمہ کے پیچھے ناشتے کے لوازمات سے سچی ٹرائی گھسیٹتے ہوئے
حبہ احسن داخل ہوئی تھی

جسے وہ سانس روکے دیکھ رہا تھا جو ڈارک میرون کلر کے ٹاپ اور گھٹنوں
سے زرا نیچے تک آتے اسکرٹ میں ملبوس تھی

ساتھ ہی اس کی گردن سے چوڑے ربن کے مانند اسکارف گردن سے
نیچے مفکر کی طرح جھول رہا تھا

اس کے سیاہ سیدھے کمر تک گرتے بال کچھ سامنے داہنے کاندھے پہ تھا اور
بقیہ پشت پہ سیدھا گر رہے تھے
"ماسٹر آپ کا بریک فاسٹ۔۔"

وہ سینئر ملازمہ جو حبہ احسن کو جان بوجھ کر اس کی بے عزتی کروانے کے
سبب وہاں لائی تھی

بشار کو یک ٹک بے خودی کے عالم میں حبہ کو دیکھتے دیکھ اس نے پہلے گردن
موڑ کر حبہ کو ناگواری سے دیکھا
جو شرٹ کے بٹن کھولے اپنے باڈی کی نمائش کرتے بشار تقی پہ ایک سرد
اور ناپسندیدہ نگاہ ڈال کر ہٹا چکی تھی اور پھر بشار سے مؤدب لہجہ میں کہا
"ہاں۔۔۔ اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے لگا دو۔۔"

ملازمہ کے مخاطب کرنے پہ وہ کھانستے ہوئے جیسے سانس بحال
کر کے ہوش میں آیا تھا،

وہ گاہے بگاہے ناچاہتے ہوئے بھی جیسے اس پر نظر ڈال رہا تھا اور اگلے ہی پل اس پر سے نظریں ہٹا بھی دیتا تھا

جو سنیر ملازمہ کے حکم پہ بڑے سے رقبے میں پھیلے کمرے کے ونڈو سائڈ پہ موجود ٹیبل پہ بریک فاسٹ سیٹ کر رہی تھی

"سرانجوئے یور بریک فاسٹ"

کمرے سے نکالنے سے پہلے سنیر ملازمہ نے اس کے سامنے جھکتے ہوئے کہا

تھا

"ایک منٹ۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ دونوں نکلتے بشار نے جیسے چونکتے ہوئے کہا

"ماسٹر کیا ہم سے کوئی غلطی ہو گئی؟"

اس کے اس طرح روکنے پہ سنیر ملازمہ نے گھبرا کر خوف زدہ ہوتے ہوئے پوچھا

البتہ حبہ نے اسے سپاٹ نظروں سے دیکھا تھا

"کیا تم اس لباس میں باہر جاؤں گی؟"

بشار نے اس ملازمہ پہ دھیان دیئے بناحبہ سے گویا بے یقینی سے پوچھا تھا
 "سر یہ کیسل کی تمام ملازماؤں کا ینفارم ہے"

"بلکل نہیں"

اس سنیئر ملازمہ کے گھبرا کر کہنے پہ اس نے گویا فوراً سے پیشتر منع کیا
 حبہ احسن اس ینفارم میں اتنی ہاٹ لگ رہی تھی کہ اسے دیکھ کر خود اس کی
 ہاٹ بیٹ خطرناک حد تک تیز ہو گئی تھی
 اس کے علاوہ بھی کوئی حبہ کو اس حلتے میں دیکھے گا سوچ کر ہی بشار تقی کے
 جیسے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے
 "کیا مطلب سر؟"

سنیئر ملازمہ نے حیران ہو کر پوچھا تھا
 "میرا مطلب ہے یہ کس طرح کا بے ہودہ ینفارم ہے؟، یہ کیسل ہے، ناکہ"
 "کوئی امریکہ کا ہوٹل، جاؤ جا کر اپنے انچارج کو بلا لاؤ"

"جیسا آپ کہے ماسٹر۔۔ چلو۔۔"

بشار کے کہنے پہ ملازمہ نے جھک کر بشار سے عاجزی بھرے لہجہ کہا
اور پھر حبہ سے تحکمانہ لہجہ میں مخاطب ہوئی تھی

"نہیں صرف تم جاؤ"

"جیسا آپ کہے سر"

بشار نے فوراً منع کرتے ہوئے کہا تھا

جس پر ملازمہ بشار سے بدستور عاجزی بھرے انداز میں کہتے ہوئے حبہ پہ

ایک تیکھی نگاہ ڈال کر کمرے سے نکل گئی تھی

"تم ایسا لباس کیسے پہن سکتی ہو؟"

ملازمہ کے جاتے ہی بشار نے جیسے خفگی سے پوچھا تھا البتہ حبہ کی جانب

دیکھنے سے قطعی احتراز برتا

"یہ سبھی ملازماؤں کا اینفارم ہے ماسٹر، اور میں بھی ایک ملازم ہوں"

حبہ نے سپاٹ نظریں اس پہ جمائے پرو فیشنل لہجہ میں کہا

"تم ملازمہ نہیں ہو"

بشاراد ہر ادھر دیکھتا حبہ کے سپاٹ اور اجنبی انداز پہ جی بھر کر خفا ہوتے ہوئے بولا

"آپ کے ایسا سوچنے کے لئے شکریہ ماسٹر، اب مجھے جانا چاہئے"

"تم باہر اس حلقے میں بالکل نہیں جاسکتی"

حبہ نے کہتے ہوئے پلٹ کر دروازے کے ناب پہ ہاتھ رکھا ہی تھا کہ وہ تیزی سے فاصلہ مٹا کر اس تک جاتا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکتے ہوئے قطعی لہجہ میں بولا

"میں باہر اس حلقے میں نہیں جاسکتی مگر آپ ملازماؤں کے سامنے بنا شرٹ کے اپنی باڈی کی نمائش کر سکتے ہیں"

حبہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے جھٹک کر تیکھے لہجہ میں کہا

"مم۔۔ میں نے ایسا کب کیا؟"

بشار نے جیسے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

"مجھے یہاں سے جانا ہے"

بشار کی بات سن کر وہ کہتی ہوئی پھر سے جانے کے لئے مڑی تھی اور ناب پہ ہاتھ رکھا تھا

"تمہیں سنائی نہیں دیتا جو میں نے کہا"

بشار نے کہتے ہوئے اب کی مرتبہ اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب گھومنے کے بعد اس کے دنوں بازو پہ گرفت سخت کرتے ہوئے اسے دروازے سے پن کیا

ماسٹر موبی کیا آپ اپنی ساری ملازماؤں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتے ہیں؟

حبہ نے اپنے دنوں بازو پہ موجود اس کے ہاتھ کی گرفت کو دیکھنے کے بعد اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجہ میں پوچھا

تم مجھ سے ایسے کیوں بات کر رہی ہو جیسے پہلی مرتبہ مل رہی ہو، اور؟
"واقعی ملازمہ ہو؟"

کیونکہ ایسا ہی ہے، میں آپ کی بے دام غلام ہی تو ہوں اور آپ میرے "

"آقا

"اچھا مزاق ہے یہ؟"

حبہ کے تلخ لہجہ پہ بشار نے ناپسندیدگی سے کہا

"مزاق تو وہ تھا جو تم نے کیا تھا"

حبہ نے اس سے بھی زیادہ ناپسندیدگی بھرے لہجہ میں کہتے ہوئے

اپنے بازو کو ہلا کر خود کو اس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کی

تو کیا میں یہ یاد رکھتا کہ تم نے مجھے کس طرح دھوکہ دے کر جان سے "

"مارنے کی کوشش کی

حبہ کی کمزور سی کوشش پہ بشار اس کے بازو پہ مزید گرفت سخت کرتے

ہوئے اب کی مرتبہ انتہائی تلخ لہجہ میں بولا

وہ گویا بے پناہ بدگمانیوں کے انتہا پہ تھا

حبہ اس کے جملے پہ ساکت سی ہوتی اس کی کر سٹل آنکھوں میں دیکھے گئی تھی

جس میں بدگمانی کی پر چھائی کافی گہری تھی

جسے دیکھ کر اسے دکھ ہوا تھا

"تمہیں بس یہی یاد ہے"

"ہاں مجھے بس تمہارا دھوکہ یاد ہے"

حبہ کے پوچھنے پہ وہ ان بادامی آنکھوں میں دیکھتا سخت لہجہ میں گویا تھا

"تو اسی کو یاد رکھو"

حبہ جیسے اس کے جواب پہ غصہ میں آتے ہوئے بولی تھی اور اب کی مرتبہ

بشار کی مضبوط گرفت کے باوجود خود کو ایک ہی جھٹکے میں چھڑاتے ہوئے

دروازے کی جانب پلٹی تھی کہ بشار نے فوراً سے پیشتر پھر سے اس کا بازو

پکڑ کر جیسے روکنے کی کوشش کی

جس پر حبه اس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا کر الٹا اس کی کلائی پکڑ کر جھٹکے سے پشت کی جانب لے جاتے ہوئے اس کے سینے کو دروازے سے لگا گئی تھی وہ سب اتنی پھرتی سے حبه نے کیا تھا کہ بشار لمحہ بھر کے لئے دنگ سا رہ گیا تھا

"آہ۔۔۔ ظالم لڑکی تم نے توڑ دیا میرے بازو کو"

اور پھر اگلے ہی پل بشار کی کرب آمیز کراہ کمرے میں گونج گئی تھی "تم ٹھیک ہو؟"

بشار کی کرب آمیز سسکی پہ حبه نے فوراً اس کا بازو چھوڑتے ہوئے پوچھا "ہاتھ توڑ کر پوچھ رہی ہو ٹھیک ہو؟"

بشار اپنے داہنے ہاتھ سے بایاں بازو تھا مے گویا تکلیف سے کرباتے ہوئے بولا تھا

اگر اتنے میں ہی تمہارا ہاتھ ٹوٹ گیا تو مجھے حیرت ہے کہ کیا تم ہی وہ بشار "تقی ہو جس سے ایک دنیا کا نپتی ہے؟"

حبہ کے طنزیہ وہ جو کرہانے کانٹک کر رہا تھا بے ساختہ سیدھا ہوا تھا

اس سے پہلے کہ بشار جو اب کچھ کہتا

کسی نے باہر سے دروازہ انتہائی زور سے کھولنے کی کوشش کی جس کے

سبب دروازے سے لگے کھڑے بشار کے پشت پہ دروازہ زور سے لگا تھا

اور اگلے ہی پل وہ اپنے ایک قدم قریب کھڑے حبہ کو کمر سے تھامتے ہوئے

ان بیلنس ہوتا ہوا فرش پہ جا گرا

مگر گرنے سے پہلے وہ حبہ کے سر کے نیچے اپنا دوسرا بازو بھی رکھ گیا تھا تاکہ

اسے چوٹ نالگ جائے،

چونکہ وہ ایک دوسرے کے اوپر ایک دوسرے کے ساتھ گرے تھے، تو

حبہ کے لب بے ساختہ بشار کے کان کی لو سے جا لگے

جس پر بشار کے اندر جیسے ایک کرنٹ سادوڑا تھا،

مختل ہوتے حواس کے ساتھ بشار نے حبہ کے نیچے سے ہاتھ کھینچتے ہوئے

پیشتر سے فوراً اٹھنے کی کوشش کی، ہڑبڑاہٹ اور نروسٹیس کے سبب وہ

اپنے ہی پیروں پہ الجھتا پھر سے لڑکھڑا کر حبہ پہ گرنے والا تھا کہ دونوں ہاتھ
کو زمین پہ ٹیک گیا۔

حبہ کے چہرے سے چند انچ کے فاصلے موجود وہ سانس روکے اسے دیکھا گیا
تھا،

جوان ساحر کر سٹل آنکھوں سے نظریں پھیرتے گردن بھی موڑ گئی تھی
اور بشار تقی بدستور رکی سانسوں کے ساتھ حبہ احسن کے سرخ ہوتے
چہرے کو دیکھا گیا تھا

"اس دروازے کو کیا ہو گیا کھل کیوں نہیں رہا؟"

باہر سے آتے نعمان کی آواز پہ وہ اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے حبہ کے
اوپر سے اٹھ گیا تھا

"دفع ہو جاؤں یہاں سے"

دروازے کو ہلکا سا کھولتے ہوئے اس نے دروازے کے سامنے کھڑے
نعمان سے خشک لہجہ میں کہا تھا

اور کشمکش میں مبتلا کھڑی ظویا کو تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر آنے دیا

"مجھے آپ کو کچھ نہایت ضروری بتانا ہے"

نعمان نے ظویا کو اندر بے یقینی سے جاتے دیکھ بشار سے کہا تھا

جس نے مزید کچھ کہے سنے بغیر دروازہ اس کے منہ پہ بند کر دیا تھا

"آج سے کیسل کی گلزور کر ایسے ینفارم نہیں پہنے گیں"

بشار نے سہمی ہوئی کھڑی ظویا سے کہا تھا

اور ایک نگاہ بے زار اور بے تعلق کھڑی حبابہ پہ ڈالا

جس کے چہرہ پہ ابھی تک سرخی چھائی ہوئی تھی

"کچھ ایسا ینفارم ہو جو پورے جسم کو ڈھانپے ہوئے ہو"

سروہ ٹراؤز اور شرٹ تو صرف کلیننگ ملازمہ کے لئے ہیں، اور ایسے

"ینفارم سرو کرنے والی ملازماؤں کا ہیں

تو پھر ٹھیک ہے آج سے سبھی ور کر زوہی ٹراؤز اور شرٹ زیب تن

"کرے گے

بشار کے تحکمانہ لہجہ پہ ظویا کو نہایت عجلت میں اسٹور تیج میں سے اس لباس کو نکلوانا پڑا تھا

اور حبہ کو وہی اسی کمرے کے واش روم میں چینج کرنا پڑا
سیاہ ٹراؤز پہ وائٹ شرٹ پہنے حبہ جیسے ہی واش روم سے نکلی، کاؤچ پہ منتظر
سابیٹھا بشار ایک مرتبہ پھر گویا ٹرانس میں گیا تھا
آخر کیوں وہ ہر لباس میں اتنی خوبصورت لگتی تھی؟
"ہر ورکرز کے بال بندھے ہو گے"

حبہ کے سیدھے گرتے بال اسے مزید خوبصورت بنا رہے تھے جس کے
سبب بشار نے نہایت سنجیدگی سے حبہ کی جانب سے لا پرواہی برتنے ہوئے
اپنے سامنے مودب سے انداز میں ہاتھ باندھے کھڑی ظویا سے کہا
جس پر ظویا نے پریشان کن نگاہوں سے حبہ کو دیکھا تھا
جو نہایت تحمل سے اپنے کھلے بالوں کو ہاتھ کی کلائی میں عادتاً موجود رہ رہ کر
سے ہائی پونی ٹیل میں جکڑ گئی تھی۔

نہیں یہ بھی نہیں چلے گا، اس یونیفارم میں اسکارف بھی شامل کرو، جس کے سبب گردن۔۔۔ میرا مطلب ہے بال اور گردن تک ڈھک جائے کیونکہ دو تین مرتبہ میرے کھانے میں بال آیا تھا، اگر آئندہ ایسا ہوا تو میں "سب کی بالوں کو جڑ سے کاٹ ڈالوں گا

حبہ کے بال پونی میں جکڑنے کے سبب گردن کی خوبصورتی صاف طور سے ظاہر ہو رہی تھی،

جس پر سے تھوک نگل کر نظریں چراتے ہوئے اس نے ظویا کو دیکھتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے کہا تھا

"جیسا آپ کہے ماسٹر"

بشار کے اس خطرناک سزا کو سن کر ظویا نے فوراً سے پیشتر ہامی بھرتے ہوئے کہا تھا

"اگر آپ کہے تو برقع اوڑھ لیتے ہیں ماسٹر"

"بلکل میں تو یہی چاہتا ہوں"

حبہ کے چبا کر کہنے پہ بشار نے نہایت خوش ہوتے ہوئے کہا تھا
جس پر حبہ اپنا غصہ ضبط کر کے رہ گئی تھی۔

"..سوری"

تحشم نے فوراً گھبرا کر معافی مانگی

یہ سوری کس کس لئے ہیں؟، آدھے راستے میں چھوڑنے کے لئے،"

مصیبت میں تنہاء چھوڑنے کے لئے یا پھر مجھ سے اپنی اصلیت چھپانے کے
لئے؟

"راہی۔۔۔"

راہی نے اب کی مرتبہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہایت سنجیدگی

سے پوچھا
جس پر تحشم تڑپ اٹھا

اس سے پہلے کہ وہ راہی سے کچھ کہتا اسے راہی کے پیچھے چار پانچ گندے
ٹائپ کے ہٹے کٹے آدمی نمودار ہوتے دیکھائی دیئے،
جنہیں دیکھتے ہی وہ راہی کا بازو پکڑ کر راہی کو اپنے پیچھے کر گیا تھا
"آپ کہی جا کر چھپ جائیں"

راہی جو اس سے جواب کی منتظر تھی اچانک ہی تحشم کے آنکھوں میں اترتی
سرد مہری دیکھ وہ گنگ ہوئی تھی،
جس کے سبب اس کے چہرے پہ عموما جو معصومیت طاری رہتا تھا، وہ غائب
ہوا تھا

اور جب تحشم نے اسے اپنے پیچھے کرتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجہ میں کہا تو وہ
اسے اسی کیفیت میں ساکت سی کھڑی اس کی پشت کو دیکھتے رہ گئی تھی
اور تبھی راہی کی نگاہیں تحشم کے مقابل کھڑے ان گندوں پہ پڑی،
"تحشم چلو بھاگتے ہیں"

راہی نے ان پٹے کٹے خراب تیوروں کے ساتھ تحشم کی جانب بڑھتے
گنڈوں دیکھ کر تحشم کو کہتے ہوئے پیچھے سے پکڑنا چاہا تھا
مگر اس سے پہلے ہی تحشم خود بھی ان کی جانب بڑھا تھا
'ہمارا باس بابا صادق کہاں ہے؟'

"تم اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے، میرے پیچھے پیچھے یہاں تک آگئے؟"
تحشم خشک لہجہ میں کہتا ان سے جا بھڑا تھا
اور راہی شل سی کیفیت میں کھڑی تحشم کو ان گنڈوں کے ساتھ نہایت
ماہر انداز پر و فیشنل انداز میں فائٹ کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔
اسے وہ سب موقع یاد آ گئے جب اس کے مقابل لڑنے مارنے کو لڑکے
کھڑے ہوتے تھے،

اور تحشم اس کے قریب نہایت معصومانہ شکل بنائے کھڑے رہتا تھا
اور لڑکے ڈر کر بھاگ جاتے تھے
اور وہ سمجھتی تھی کہ یہ اس کا کمال تھا

انہیں پیٹ پیٹ کر ادھ مرا کر کے تحشم نے پولیس اسٹیشن میں کال کر دیا تھا اور پھر پولیس وین کے آنے کے بعد ان سبھی کو پولیس کے سپرد کرنے کے بعد وہ مڑا تو

بے ساختہ ٹھٹکا، کیونکہ راہی اب بھی وہی موجود تھی جہاں اس نے اسے کھڑے کیا تھا

یقیناً اس نے اسے فائٹ کرتے ہوئے دیکھا تھا تحشم کو عجیب سا گلٹی سا احساس ہوا تھا،

نجانے وہ اس کے متعلق کیا سوچ رہی ہوگی؟ اور ابھی کچھ دیر پہلے جب راہی نے جب اس کی اصلیت کی بات کہ تھی، تو نجانے وہ کس متعلق تھا؟

"آپ کو میں نے گھر جانے کا کہا تھا، آپ گئی نہیں؟" دھیمے قدموں سے تحشم نے اس قریب جاتے ہوئے پوچھا "کون ہو تم؟"

اس کے قریب آنے پہ راہی جو شل سی کیفیت میں کھڑی تھی،

بے ساختہ کئی قدم پیچھے ہٹی،

راہی کو اس طرح پیچھے ہٹتے دیکھ تحشم کا دل جیسے بیٹھا تھا

وہ بے ساختہ اپنی جگہ جم سا گیا

اور راہی کے جملے کے سبب یوں لگا جیسے کسی نے اس کے دل پہ زور کا گھونسا

دے مارا ہو

"مم۔۔ میں تحشم ہوں"

تحشم نے بمشکل اپنے لرزتے لہجہ پہ قابو پائے مسکرا نے کی کوشش کرتے

ہوئے کہا

"نہیں۔۔ تم تحشم نہیں ہو۔۔ وہ تحشم تو نہیں جسے میں جانتی تھی۔۔"

تحشم کو راہی کی آنکھوں میں کرچیاں سی نظر آئی،

جو دکھ، بے یقینی یقین اور اعتماد کے ٹوٹنے کی تھی،

اور اگلے ہی پل ان گرے سرخ ہوتے آنکھوں کی کرچیوں سے تحشم نے
آنسوؤں کو اڈتا ہوا دیکھا

جو نہایت آہستگی اس کے رخسار پہ بہہ آیا تھا

"راہی آئی ایم ساری۔۔"

تحشم ان آنسوؤں کو دیکھ تڑپا تھا

اور شدت سے تڑپا تھا

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا راہی پہ جب اس کی حقیقت آشکار ہو گئی تو راہی
اس طرح کارِ عمل ظاہر کرے گیں

میں جانتی ہوں میں بے وقوف ہوں، مگر مجھ بے وقوف کو تم نے مزید "

بے وقوف بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، مجھے بے وقوف بنانے سے

پہلے ایک مرتبہ یہ تو سوچا ہوتا کہ پوری دنیا میں تم وہ واحد مرد تھے جس پہ

"میں بے وقوف بھروسہ کرتی تھی

راہی آئی ایم سوری پلینز آپ اس طرح مت روئے۔۔۔ آپ کو بے
 "وقوف وغیرہ بنانے کے بارے میں میں نے سوچا بھی نہیں تھا
 پے درپے مسلسل لڑیوں کی مانند اس کے رخسار پہ پھسلتے آنسوؤں تحشم کو کم
 تکلیف نہیں دے رہے تھے
 اوپر سے راہی کے جملے،

وہ افیت میں مبتلا ہوتے ہوئے بے قراری سے گویا ہوا،
 مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں رو کیوں رہی؟، مجھے اتنا دکھ کیوں ہو رہا"
 "ہے۔۔۔؟؟

راہی نے اپنے آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے بے دردی سے رگڑتے ہوئے
 تلخی سے کہا

۔۔۔ یہاں۔۔۔ اتنا کھرام کیوں مچا ہوا ہے؟، جو مجھ سے میرے سانسوں
 "کو بھی چھین رہا ہے

اپنے سینے پہ ہاتھ رکھے راہی نے آنسوؤں سے بھرتی ڈبڈبائی آنکھوں سے
تحشم کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

جہاں تحشم ریزہ ریزہ ہوتے دل کے ساتھ ان ڈبڈبائی آنکھوں سے آنسوؤں
کو پھسل کر راہی کے رخسار پہ پھسلتا دیکھتا رہا
اس سے گویا گویائی چھین گئی تھی،

مزید معافی مانگے کی اس میں ناہمت رہی تھی،

اور ناہی اس کے پاس الفاظ موجود تھے

اسے خود سے شدت سے نفرت ہوئی،

آخر اس نے وہ سب کرتے ہوئے انجام کے بارے میں کیوں نہیں سوچا
تھا؟؟

"راہی۔۔۔"

راہی کو پلٹ کر جاتے دیکھ اس کے لب دھیرے سے ہلے تھے

میرے پیچھے مت آنا بلکہ یہاں سے چلے جاؤ، مجھے تمہاری شکل بھی نہیں"
"دیکھنی ہے اب

راہی کے بکھرے مگر مضبوط لہجہ میں کہنے پہ
وہ ٹوٹے اعصاب کے ساتھ خالی دل و وجود کے اسے خود سے دور جاتا دیکھتا
رہا تھا



"یس کم ان"

دروازہ ناک کرنے کی آواز پہ وہ جو مرر کے سامنے کھڑا شرٹ کے بٹن
لگا رہا تھا بے زاری سے گویا ہوا
مگر اگلے ہی پل کمرے میں داخل ہوتی ہستی کو دیکھ اس کی بے زاری گویا ہوا
ہوئی تھی

شرٹ کے نیچے کی آخری بٹن کو کھولتے اس کی انگلیاں جیسے بٹن پہ ہی ٹھہر
سی گئی

ایک سینئر ملازمہ کے پیچھے ناشتے کے لوازمات سے سچی ٹرائی گھسیٹتے ہوئے
حبہ احسن داخل ہوئی تھی

جسے وہ سانس روکے دیکھ رہا تھا جو ڈارک میرون کلر کے ٹاپ اور گھٹنوں
سے زرا نیچے تک آتے اسکرٹ میں ملبوس تھی

ساتھ ہی اس کی گردن سے چوڑے ربن کے مانند اسکارف گردن سے
نیچے مفکر کی طرح جھول رہا تھا

اس کے سیاہ سیدھے کمر تک گرتے بال کچھ سامنے داہنے کاندھے پہ تھا اور
بقیہ پشت پہ سیدھا گر رہے تھے

"ماسٹر آپ کا بریک فاسٹ۔۔"

وہ سینئر ملازمہ جو حبہ احسن کو جان بوجھ کر اس کی بے عزتی کروانے کے
سبب وہاں لائی تھی

بشار کو یک ٹک بے خودی کے عالم میں حبہ کو دیکھتے دیکھ اس نے پہلے گردن موڑ کر حبہ کو ناگواری سے دیکھا

جو شرٹ کے بٹن کھولے اپنے باڈی کی نمائش کرتے بشار تقی پہ ایک سرد اور ناپسندیدہ نگاہ ڈال کر ہٹا چکی تھی اور پھر بشار سے مؤدب لہجہ میں کہا

"ہاں۔۔۔ اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے لگا دو۔۔"

ملازمہ کے مخاطب کرنے پہ وہ کھانستے ہوئے جیسے سانس بحال کر کے ہوش میں آیا تھا،

وہ گاہے بگاہے ناچاہتے ہوئے بھی جیسے اس پر نظر ڈال رہا تھا اور اگلے ہی پل اس پر سے نظریں ہٹا بھی دیتا تھا

جو سنیر ملازمہ کے حکم پہ بڑے سے رقبے میں پھیلے کمرے کے ونڈوسائڈ پہ موجود ٹیبل پہ بریک فاسٹ سیٹ کر رہی تھی

"سرانجوئے یور بریک فاسٹ"

کمرے سے نکالنے سے پہلے سنیر ملازمہ نے اس کے سامنے جھکتے ہوئے کہا
تھا

"ایک منٹ۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ دونوں نکلتے بشار نے جیسے چو نکلتے ہوئے کہا
"ماسٹر کیا ہم سے کوئی غلطی ہو گئی؟"

اس کے اس طرح روکنے پہ سنیر ملازمہ نے گھبرا کر خوف زدہ ہوتے
ہوئے پوچھا

البتہ حبہ نے اسے سپاٹ نظروں سے دیکھا تھا
"کیا تم اس لباس میں باہر جاؤں گی؟"

بشار نے اس ملازمہ پہ دھیان دیئے بنا حبہ سے گویا بے یقینی سے پوچھا تھا
"سریہ کیسل کی تمام ملازماؤں کا اینفارم ہے"
"بلکل نہیں"

اس سنیر ملازمہ کے گھبرا کر کہنے پہ اس نے گویا فوراً سے پیشتر منع کیا

حبہ احسن اس ینفارم میں اتنی ہاٹ لگ رہی تھی کہ اسے دیکھ کر خود اس کی ہارٹ بیٹ خطرناک حد تک تیز ہو گئی تھی

اس کے علاوہ بھی کوئی حبہ کو اس حلتے میں دیکھے گا سوچ کر ہی بشار تقی کے جیسے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے

"کیا مطلب سر؟"

سنیئر ملازمہ نے حیران ہو کر پوچھا تھا

میرا مطلب ہے یہ کس طرح کا بے ہودہ ینفارم ہے؟، یہ کیسل ہے، ناکہ "

"کوئی امریکہ کا ہوٹل، جاؤ جا کر اپنے انچارج کو بلا لاؤ

"جیسا آپ کہے ماسٹر۔۔ چلو۔۔"

بشار کے کہنے پہ ملازمہ نے جھک کر بشار سے عاجزی بھرے لہجہ کہا

اور پھر حبہ سے تحکمانہ لہجہ میں مخاطب ہوئی تھی

"نہیں صرف تم جاؤ"

"جیسا آپ کہے سر"

بشار نے فوراً منع کرتے ہوئے کہا تھا

جس پر ملازمہ بشار سے بدستور عاجزی بھرے انداز میں کہتے ہوئے حبه پہ

ایک تیکھی نگاہ ڈال کر کمرے سے نکل گئی تھی

"تم ایسا لباس کیسے پہن سکتی ہو؟"

ملازمہ کے جاتے ہی بشار نے جیسے خفگی سے پوچھا تھا البتہ حبه کی جانب

دیکھنے سے قطعی احتراز برتا

"یہ سبھی ملازماؤں کا اینفارم ہے ماسٹر، اور میں بھی ایک ملازم ہوں"

حبه نے سپاٹ نظریں اس پہ جمائے پرو فیشنل لہجہ میں کہا

"تم ملازمہ نہیں ہو"

بشار ادھر ادھر دیکھتا حبه کے سپاٹ اور اجنبی انداز پہ جی بھر کر خفا ہوتے

ہوئے بولا

"آپ کے ایسا سوچنے کے لئے شکریہ ماسٹر، اب مجھے جانا چاہئے"

"تم باہر اس حلے میں بالکل نہیں جاسکتی"

حبہ نے کہتے ہوئے پلٹ کر دروازے کے ناب پہ ہاتھ رکھا ہی تھا کہ وہ تیزی سے فاصلہ مٹا کر اس تک جاتا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکتے ہوئے قطعی لہجہ میں بولا

"میں باہر اس حلقے میں نہیں جاسکتی مگر آپ ملازماؤں کے سامنے بنا شرٹ کے اپنی باڈی کی نمائش کر سکتے ہیں"

حبہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے جھٹک کر تیکھے لہجہ میں کہا "مم۔۔ میں نے ایسا کب کیا؟"

بشار نے جیسے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

"مجھے یہاں سے جانا ہے"

بشار کی بات سن کر وہ کہتی ہوئی پھر سے جانے کے لئے مڑی تھی اور ناب پہ ہاتھ رکھا تھا

"تمہیں سنائی نہیں دیتا جو میں نے کہا"

بشار نے کہتے ہوئے اب کی مرتبہ اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب گھومنے کے بعد اس کے دنوں بازو پہ گرفت سخت کرتے ہوئے اسے دروازے سے پن کیا

ماسٹر موبی کیا آپ اپنی ساری ملازماؤں کے ساتھ ایسا ہی برتاو کرتے ہیں؟

حبہ نے اپنے دنوں بازو پہ موجود اس کے ہاتھ کی گرفت کو دیکھنے کے بعد اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجہ میں پوچھا

تم مجھ سے ایسے کیوں بات کر رہی ہو جیسے پہلی مرتبہ مل رہی ہو، اور

"واقعی ملازمہ ہو؟

کیونکہ ایسا ہی ہے، میں آپ کی بے دام غلام ہی تو ہوں اور آپ میرے

"آقا

"اچھا مزاق ہے یہ؟"

حبہ کے تلخ لہجہ پہ بشار نے ناپسندیدگی سے کہا

"مزاق تو وہ تھا جو تم نے کیا تھا"

حبہ نے اس سے بھی زیادہ ناپسندیدگی بھرے لہجہ میں کہتے ہوئے اپنے بازو کو ہلا کر خود کو اس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کی تو کیا میں یہ یاد رکھتا کہ تم نے مجھے کس طرح دھوکہ دے کر جان سے "مارنے کی کوشش کی

حبہ کی کمزور سی کوشش پہ بشار اس کے بازو پہ مزید گرفت سخت کرتے ہوئے اب کی مرتبہ انتہائی تلخ لہجہ میں بولا وہ گویا بے پناہ بدگمانیوں کے انتہا پہ تھا حبہ اس کے جملے پہ ساکت سی ہوتی اس کی کرسٹل آنکھوں میں دیکھے گئی تھی

جس میں بدگمانی کی پرچھائی کافی گہری تھی جسے دیکھ کر اسے دکھ ہوا تھا "تمہیں بس یہی یاد ہے"

"ہاں مجھے بس تمہارا دھوکہ یاد ہے"

حبہ کے پوچھنے پہ وہ ان بادامی آنکھوں میں دیکھتا سخت لہجہ میں گویا تھا
"تو اسی کو یاد رکھو"

حبہ جیسے اس کے جواب پہ غصہ میں آتے ہوئے بولی تھی اور اب کی مرتبہ
بشار کی مضبوط گرفت کے باوجود خود کو ایک ہی جھٹکے میں چھڑاتے ہوئے
دروازے کی جانب پلٹی تھی کہ بشار نے فوراً سے پیشتر پھر سے اس کا بازو
پکڑ کر جیسے روکنے کی کوشش کی

جس پر حبہ اس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا کر الٹا اس کی کلائی پکڑ کر جھٹکے سے
پشت کی جانب لے جاتے ہوئے اس کے سینے کو دروازے سے لگا گئی تھی
وہ سب اتنی پھرتی سے حبہ نے کیا تھا کہ بشار لمحہ بھر کے لئے دنگ سا رہ گیا
تھا

"آہ۔۔۔ ظالم لڑکی تم نے توڑ دیا میرے بازو کو"

اور پھر اگلے ہی پل بشار کی کرب آمیز کراہ کمرے میں گونج گئی تھی

"تم ٹھیک ہو؟"

بشار کی کرب آمیز سسکی پہ حبہ نے فوراً اس کا بازو چھوڑتے ہوئے پوچھا

"ہاتھ توڑ کر پوچھ رہی ہو ٹھیک ہو؟"

بشار اپنے دانے ہاتھ سے بایاں بازو تھا مے گویا تکلیف سے کرہاتے ہوئے

بولاتھا

اگراتنے میں ہی تمہارا ہاتھ ٹوٹ گیا تو مجھے حیرت ہے کہ کیا تم ہی وہ بشار "

"تقی ہو جس سے ایک دنیا کا پتی ہے؟

حبہ کے طنز پہ وہ جو کرہانے کا ناٹک کر رہا تھا بے ساختہ سیدھا ہوا تھا

اس سے پہلے کہ بشار جواباً کچھ کہتا

کسی نے باہر سے دروازہ انتہائی زور سے کھولنے کی کوشش کی جس کے

سبب دروازے سے لگے کھڑے بشار کے پشت پہ دروازہ زور سے لگا تھا

اور اگلے ہی پل وہ اپنے ایک قدم قریب کھڑے حبہ کو کمر سے تھامتے ہوئے

ان بیلنس ہوتا ہوا فرش پہ جا گرا

مگر گرنے سے پہلے وہ حبہ کے سر کے نیچے اپنا دوسرا بازو بھی رکھ گیا تھا تاکہ اسے چوٹ نالگ جائے،

چونکہ وہ ایک دوسرے کے اوپر ایک دوسرے کے ساتھ گرے تھے، تو حبہ کے لب بے ساختہ بشار کے کان کی لو سے جا لگے جس پر بشار کے اندر جیسے ایک کرنٹ سا دوڑا تھا،

مختل ہوتے حواس کے ساتھ بشار نے حبہ کے نیچے سے ہاتھ کھینچتے ہوئے پیشتر سے فوراً اٹھنے کی کوشش کی، ہڑبڑاہٹ اور نروسنسیس کے سبب وہ اپنے ہی پیروں پہ الجھتا پھر سے لڑکھڑا کر حبہ پہ گرنے والا تھا کہ دونوں ہاتھ کوزمین پہ ٹیک گیا۔

حبہ کے چہرے سے چند انچ کے فاصلے موجود وہ سانس روکے اسے دیکھا گیا تھا،

جوان ساحر کر سٹل آنکھوں سے نظریں پھیرتے گردن بھی موڑ گئی تھی

اور بشار تقی بدستور رکی سانسوں کے ساتھ حبہ احسن کے سرخ ہوتے
چہرے کو دیکھا گیا

-----*-----

"السلام علیکم۔۔ اب کیسی ہے آپ کی طبیعت؟"
وہ تھکی ہاری سی ہاسپٹل سے گھر آئی تھی،
مگر سب سے پہلے اسٹڈی روم میں جا کر ڈاکٹر رضامرزا سے اس نے خیرت
دریافت کیا،

وعلیکم السلام۔۔ جب خیال رکھنے کو اتنی پیاری بیٹی موجود ہو، تو انسان "
"زیادہ دنوں تک بیمار تھوڑی نارہ سکتا ہے

ڈاکٹر رضامرزا نے چیئر سے اٹھ کر اسے خود سے لگا کر کہا تھا

"آپ سچ کہہ رہے ہیں"

مرحہ نے ڈاکٹر رضامرزا کی بات پہ مسکراتے ہوئے پوچھا
 "بلکل سچ، سویٹ ہارٹ"

رضامرزا نے شفقت سے کہتے ہوئے مرحہ کے سر کو اسٹالر کے اوپر سے ہی
 بوسہ دیا

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ نے میری بات مانی اور ہاسپٹل "
 "سے الیگل آرگن ڈیلوری کا کام چھوڑ دیا

"میری بیٹی نے کہا تھا، اس کی بات نامانتا تو کس کی مانتا"

مرحہ کے کہنے پہ ڈاکٹر رضامرزا نے مسکراتے ہوئے کہا
 جس پر مرحہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہیں تھیں

وہ نہیں جانتی تھی کہ بابا صادق کے پکڑے جانے اور بشار تقی کے مرنے
 (امن والوں کے گمان میں) کے بعد ان سبھی پر کیپٹن دعان عرش کے کہنے
 پہ بہت سختی سے نگاہ رکھی جانے لگی تھی

جس پر رضامرزا کو مکمل طور پہ یہ کام بند کرنا پڑا تھا

"آپ نے کھانا تو نہیں کھایا ہوگا؟"

"ہاں تمہارا انتظار کر رہا تھا"

ٹھیک ہے پھر میں پہلے شاور لے لوں پھر سکینہ اماں کے ساتھ مل کر ڈنر"

"لگاتی ہوں"

"ٹھیک ہے"

مرحہ کے کہنے پہ ڈاکٹر رضا مرزا نے مسکراتے ہوئے حامی بھری

اور پھر مرحہ کو اسٹڈی روم سے باہر جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

میں نے تم سے کہا تھا کہ مرحہ کو کنٹرول میں رکھنے کے متعلق کچھ سوچو، تو"

"کیا سوچا تم نے؟"

مرحہ کے جانے کے بعد رضا مرزا نے وہی صوفے پہ بیٹھے ملک سے پوچھا

تھا

میرے خیال کے مطابق اس کی ضرورت نہیں پڑی گی کیونکہ مرحہ اس"

"مہینے ستائیس سال کی ہونے والی ہیں"

ملک کے کہنے پہ رضا مرزا کئی لمحے ملک کو سوچتی ہوئی نظروں سے دیکھتے
رہنے کے بعد مسکرایا

"صحیح کہا تم نے اس مہینے میری بیٹی ستائیس سال کی ہونے والی ہیں"

ڈاکٹر رضا مرزا نے کہا تھا

جسے کہتے ہوئے اس کے چہرے اور آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا تھا



"اس دروازے کو کیا ہو گیا کھل کیوں نہیں رہا؟"

باہر سے آتے نعمان کی آواز پہ وہ اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے حباب کے

اوپر سے اٹھ گیا تھا

"دفع ہو جاؤں یہاں سے"

دروازے کو ہلکا سا کھولتے ہوئے اس نے دروازے کے سامنے کھڑے

نعمان سے خشک لہجہ میں کہا تھا

اور کشمکش میں مبتلا کھڑی ظویا کو تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر آنے دیا

"مجھے آپ کو کچھ نہایت ضروری بتانا ہے"

نعمان نے ظویا کو اندر بے یقینی سے جاتے دیکھ بشار سے کہا تھا

جس نے مزید کچھ کہے سنے بغیر دروازہ اس کے منہ پہ بند کر دیا تھا

"آج سے کیسل کی گلزور کر ایسے ینفارم نہیں پہنے گیں"

بشار نے سہمی ہوئی کھڑی ظویا سے کہا تھا

اور ایک نگاہ بے زار اور بے تعلق کھڑی حبابہ پہ ڈالا

جس کے چہرہ پہ ابھی تک سرخی چھائی ہوئی تھی

"کچھ ایسا ینفارم ہو جو پورے جسم کو ڈھانپے ہوئے ہو"

سروہ ٹراؤز اور شرٹ تو صرف کلیننگ ملازمہ کے لئے ہیں، اور ایسے

"ینفارم سرو کرنے والی ملازماؤں کا ہیں"

تو پھر ٹھیک ہے آج سے سبھی ور کر زو ہی ٹراوز اور شرٹ زیب تن " کرے گے

بشار کے تحکمانہ لہجہ پہ ظویا کو نہایت عجلت میں اسٹور تیج میں سے اس لباس کو نکلوانا پڑا تھا

اور حبه کو وہی اسی کمرے کے واش روم میں چینج کرنا پڑا
سیاہ ٹراوز پہ وائٹ شرٹ پہنے حبه جیسے ہی واش روم سے نکلی، کاوچ پہ منتظر
سابیٹھا بشار ایک مرتبہ پھر گویا ٹرانس میں گیا تھا
آخر کیوں وہ ہر لباس میں اتنی خوبصورت لگتی تھی؟
"ہر ور کر ز کے بال بندھے ہو گے"

حبه کے سیدھے گرتے بال اسے مزید خوبصورت بنا رہے تھے جس کے
سبب بشار نے نہایت سنجیدگی سے حبه کی جانب سے لاپرواہی برتنے ہوئے
اپنے سامنے مودب سے انداز میں ہاتھ باندھے کھڑی ظویا سے کہا
جس پر ظویا نے پریشان کن نگاہوں سے حبه کو دیکھا تھا

جو نہایت تحمل سے اپنے کھلے بالوں کو ہاتھ کی کلائی میں عادتاً موجود رہتا تھا۔
سے ہائی پونی ٹیل میں جکڑ گئی تھی۔

نہیں یہ بھی نہیں چلے گا، اس یونیفارم میں اسکا رف بھی شامل کرو، جس کے سبب گردن۔۔۔ میرا مطلب ہے بال اور گردن تک ڈھک جائے کیونکہ دو تین مرتبہ میرے کھانے میں بال آیا تھا، اگر آئندہ ایسا ہوا تو میں "سب کی بالوں کو جڑ سے کاٹ ڈالوں گا" حہ کے بال پونی میں جکڑنے کے سبب گردن کی خوبصورتی صاف طور سے ظاہر ہو رہی تھی،

جس پر سے تھوک نکل کر نظریں چراتے ہوئے اس نے ظو یا کو دیکھتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے کہا تھا
"جیسا آپ کہے ماسٹر"

بشار کے اس خطرناک سزا کو سن کر ظو یا نے فوراً سے پیشتر ہامی بھرتے ہوئے کہا تھا

"اگر آپ کہے تو برقع اوڑھ لیتے ہیں ماسٹر"

"بلکل میں تو یہی چاہتا ہوں"

حبہ کے چبا کر کہنے پہ بشار نے نہایت خوش ہوتے ہوئے کہا تھا
جس پر حبہ اپنا غصہ ضبط کر کے رہ گئی تھی۔

-----*-----

وہ کنگ کاوی آئی پی گیسٹ تھا جس کی سبب سبھی ملازمائیں الرٹ سی تھیں،
بڑی سی میز پر انواع و اقسام کے کھانے چنے تھے
اور ساتھ ہی وہاں قطار سے ملازمائیں ہاتھ باندھے مؤدب سی کھڑی تھیں
تبھی کنگ اپنے اس وی آئی پی گیسٹ کے ساتھ سیڑھیاں اترتا نظر آیا۔
وہ گیسٹ امریکن سفید فام نسل کا معلوم ہوتا تھا۔
جس کا نام جارج بریسن تھا

اور وہ تھا کنگ کا اکلوتا بیٹا۔۔۔ جوزف کا باپ،
 جو کنگ ڈم سے باہر رہ کر کنگ ڈم کے لئے نہایت اہم کام انجام دیتا تھا
 "ڈیڈ آپ کے ملازماؤں کو کیا ہو گیا؟"
 جارج بریسن نے قطار کی صورت کھڑی ملازماؤں کو حیرت سے دیکھتے
 ہوئے پوچھا تھا
 جووائٹ شرٹ اور بلیک ٹراؤزر پہ اپرن اور سر کو اسکارف سے ڈھانپے
 ہوئیں تھیں
 "یہ تو میں بھی نہیں جانتا"
 کنگ نے بھی گویا حیرانگی سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تھا
 "تم سب نے یہ کیا پہنا ہے اور کس کی اجازت سے پہنا ہے؟"
 "ہمیں۔۔۔ معاف کر دیجیے آقا۔۔۔"
 اگلے ہی پل کنگ کے سر دلہجہ پہ وہ سبھی خوف سے کانپنے لگی تھیں
 اور فوراً گھٹنوں پہ جا بیٹھیں

"میری اجازت سے۔۔۔ میں نے تمام ملازماؤں کا انفارم تبدیل کیا تھا"

تبھی وہاں بشار تقی داخل ہوتا ہوا سپاٹ سے لہجہ میں بولا،

اس کے پیچھے نعمان بھی تھا

جس پر کنگ نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھا

تم سب اس طرح کیوں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہو؟، اٹھ کھڑے ہو اور "

"تمہیں معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں

بشار تقی نے ملازماؤں سے کہا تھا

جو کاپنتی ہوئیں جھک کر اس کا شکرا ادا کرتیں اٹھ کھڑی ہوئیں تھیں

"کیا یہ موبی ہے؟"

کنگ کے ساتھ کھڑا جارج بریسن جو حیرت سے بشار تقی کو کنگ کے

سامنے بناڈرے بے خوف کہتا دیکھ رہا تھا

اور اس بھی زیادہ وہ اس وقت حیران ہوا جب اس نے دیکھا کہ کنگ نے

اسے کچھ نہیں کہا تو گویا وہ سمجھ گیا تھا کہ سامنے کھڑا وہ شخص کون تھا

"ہاں یہ میرا گرینڈ سن موہی ہے"

جارج بریسن کے پوچھنے پہ کنگ نے کہا تھا

"میں تمہارا نکل ہوں، تم سے ملنے کی کافی خواہش تھی ڈیر بھانجے"

جارج بریسن نے بشار کی جانب اپنا داہنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تھا

"مگر مجھے ایسی کوئی خواہش نہیں تھی"

بشار نے گویا اس کے ہاتھوں کو نظر انداز کرتے ہوئے سپاٹ سے لہجہ میں کہا

اور ایک نگاہ خاموش کھڑے کنگ پہ ڈالی اور جانے کے لئے پلٹ گیا تھا

ڈیڈ یہ تو نہایت ہی بد تمیز ہے، اور آپ اسے کنگ ڈم سوچنے والے

"ہیں؟"

تبھی بشار کو اپنے پیچھے سے جارج بریسن کی استہزاء آمیز آواز سنائی دی

وہ جارج بریسن کی بات پر کان دھرے بغیر وہاں سے جانا چاہتا تھا کہ اسے

اسی جانب حبہ اور مزید دیگر ملازمہ ٹرائی گھسیٹ کر آتی ہوئی نظر آئی

جس کے سبب وہ اپنے واپس جانے کا ارادہ ملتوی کرتا ہوا،

ڈائینگ ٹیبل کے گرد رکھی چیرز میں سے ایک چیر گھسیٹتا ہوا بیٹھا تھا

صحیح کہا آپ نے ڈیر انکل کہ میں بہت بد تمیز واقع ہوا ہوں کیونکہ مجھے "

"تمیز سیکھانے کے لیے آپ جو نہیں تھے

" ہمیں لگاتم ہمیں جوائن نہیں کرنا چاہتے "

کنگ نے تیوری چڑھائے جارج بریسن کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بشار

سے کہا

اور ساتھ ہی قریب پہنچ چکی حبہ پہ ایک گہری نگاہ ڈالی تھی

"سوچا تو یہی تھا پھر موڈ بدل گیا"

بشار نے لا پرواہی سے کہتے ہوئے حبہ پہ نگاہ ڈالی

جو ٹرائی پہ لائی ہوئی مزید ڈیشیش ٹیبل پہ سیٹ کر رہی تھی

اگر تمہارا موڈ اسی طرح بدلتا ہے تو جان لو کہ تم کنگ ڈم پہ حکومت "

"کرنے کے لائق ہی نہیں ہو

جارج بریسن نے نہایت طنز بھرے لہجہ میں کہا تھا
 اور پھر اپنی ہی بات کا مزہ لیتے ہوئے ڈرنک کا گلاس لبوں سے لگا گیا
 ایک بات بتائیں انکل آپ کی تان کنگ ڈم کی حکومت پہ ہی کیوں آکر "
 "ٹوٹ رہی ہے؟، کیا آپ کنگ ڈم پہ حکومت کرنا چاہتے ہیں؟
 بشار نے قریب ہی رکھے فروٹ باسکٹ سے انگور کا ایک خوشہ اپنی پلٹ
 میں رکھتے ہوئے پوچھا تھا

جس پر جارج بریسن کے گلے میں گویا بے ساختہ ڈرنک اٹکا تھا
 "مم۔۔ میں کیوں یہ چاہوں گا؟"

جارج بریسن نے کھانستے ہوئے بمشکل کہا
 اور کنگ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا، جس پر وہ بے ساختہ نروس ہوا تھا
 "کیا واقعی؟"

بشار نے انگور منہ میں ڈال کر چباتے ہوئے گویا جارج بریسن کے چہرے پہ
 چھائی گھبراہٹ کو دیکھ نہایت مزہ لیتے ہوئے پوچھا

اور نہیں تو کیا۔۔ مجھے کنگ ڈم کی کوئی خواہش نہیں۔۔۔ اے خادمہ "

یہاں کھڑی کیا منہ دیکھ رہی ہوں، زرا اس باؤل کا ڈیش میرے پلیٹ میں

"سرو کرو

جارج بریسن نے دانت پیس کر بشار کو جواب دینے کے بعد وہاں کھڑی حبه

سے جھڑک کر کہا تھا

جس پر حبه باؤل اٹھا کر جارج بریسن کی سائیڈ جا کر جھک کر اس کے پلیٹ

میں باؤل میں موجود ڈیش کو سرو کیا تھا

کنگ نے سرو کرتے حبه کے ساپٹ چہرے سے نظریں ہٹا کر بشار پہ ڈالی

تھی

جو نہایت لا تعلقی سے انگور انجوائے کر رہا تھا

البتہ وہ اپنے چہرے کی سرخی کو چھپا نہیں پایا تھا

جسے دیکھ کر کنگ کے لبوں پہ ایک کامیاب مسکراہٹ اٹھ آئی

"یہ ملازمہ شاید نئی ہے"

حبہ کو گہری اور آر پار ہوتی نظروں سے گھورنے کے بعد جارج بریسن نے ہاتھ بڑھا کر اسے کمر سے تھامنے کی کوشش کی تھی مگر اس سے پہلے ہی حبہ جیسے اس کے پہنچ سے پیچھے ہٹتے ہوئے دور ہوئی تھی ساتھ ہی حبہ کے ہاتھ سے باؤل چھوٹ کر فرش پہ جا گرا، جس کے ٹکڑے فرش پہ بکھر گئے تھے

جس پر وہاں کھڑی تمام ملازماؤں کی سانسیں گویا خوف سے بند ہوئی تھی، انہوں نے ایک خوفزدہ نگاہ حبہ ڈال کر جھکالیا تھا "تم جیسے دو ٹکے کی ملازمہ کی اتنی جرات؟"

اگلے ہی پل جارج بریسن جیسے کرسی سے اٹھتے ہوئے حقارت سے غرایا اور جارج بریسن کی حرکت پہ تو جیسے بشار کا دماغ غصے سے بری طرح بھڑک اٹھا تھا

اس کا دل کیا کہ جارج بریسن کے اس ہاتھ کو ہی دہکتے ہوئے آگ میں راکھ کر دے جس ہاتھ سے اس نے حبہ کو چھونے کی کوشش کی تھی

اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے اس خواہش کو پوری کرتا تبھی اس کے کاندھے پہ پیچھے سے نعمان نے ہاتھ رکھا تھا

"کنٹرول کریں، خود کو ریلیکس رکھیں، کنگ کی نگاہیں آپ پہ ہی ہیں"

نعمان نے اپنے ہاتھ کا دباؤ ڈالتے ہوئے بشار کو دھیمے لہجہ میں کہا تھا

اس کی بات سن کر بشار نے کنگ کو دیکھا جس کی گہری اور اندر تک اتر

جانے والی نگاہیں واقعی بشار تقی پہ ٹکی تھی

بشار کے دیکھنے پہ وہ دھیمے سے مسکرایا

جیسے وہ منتظر سا تھا کہ بشار کوئی رد عمل ظاہر کریں۔

بے انتہاء خود پہ ضبط کرتے ہوئے اس نے بھی کنگ کو جواباً سائل دی،

اور چہرے پہ اطمینان طاری کئے حبہ کو دیکھا

جو انتہائی سرد سی نظروں سے جارج بریسن کو لاف گزاف کرتے ہوئے

دیکھ رہی تھی

"ڈیڈ آپ اس ملازمہ کی اس بد تہذیبی پہ کچھ نہیں کہیں گے؟"

"تم کیا چاہتے ہو کہ میں کیا کروں؟"

کنگ نے بشار کے مطمئن مگر سرخ ہوتے چہرہ سے نظریں ہٹا کر جارج بریسن کو دیکھا

اس ملازمہ کو مجھے سونپ دیں اس کی ساری اکڑ میں نکال دوں گا، دیکھ

"رہے ہیں اسے آپ کہ یہ کس طرح مجھے گھور رہی ہیں؟

حبہ کو اپنی جانب بے خوفی سے گھورتے دیکھ جارج بریسن کا غصہ اور حقارت جیسے مزید بڑھا

نہیں میں اسے تمہیں نہیں دے سکتا کیونکہ اس پہلے بھی دو لوگوں نے"

"مجھے اسے مانگا تھا انہیں بھی میں نے منع کر دیا تھا

جارج بریسن کو گھورتے حبہ کو ناپسندیدگی سے دیکھ کنگ نے کہا

تو پھر اسے مجھے ایک رات کے لئے سونپ دیں ایک رات میں ہی اسے"

"سدھار دوں گا"

جارج بریسن کی باتیں انتہائی ضبط سے سنتے بشار کو یوں لگا جیسے وہ دہکتے ہوئے انگاروں کے آبشار کے نیچے آکھڑا ہوا ہو

اس سے پہلے کہ اپنی دماغی صلاحیت کھوتے ہوئے اپنی مٹھی میں دبی فروٹ کاٹنے کی چھری جو اس نے جارج بریسن کی گھٹیا باتوں پہ ضبط کرتے ہوئے نجانے کب اٹھالی تھی

اس چھری کو جارج بریسن کے سینے میں اندر تک گھسانے کی خواہش کو پورا کرتا اس سے پہلے ہی حباب بول اٹھی تھی

میں بے شک تمہاری ملازمہ ہوں، ہو سکتا ہے تم اپنی ملازماؤں کو پیسوں سے خریدتے ہو، تو میں بتا دوں ان پیسوں سے تم صرف ان کے کام، اور محنت خریدتے ہو نا کہ ان کا جسم۔۔۔ ان کی مرضی کے بغیر تم انہیں چھو "بھی نہیں سکتے، اور اگر تم ایسا کر رہے ہو تو غلطی پہ تم ہو ملازمہ نہیں "تمہاری اتنی جرات؟، کہ تم مجھے سیکھاؤ کہ کون صحیح اور کون غلط ہے؟"

جارج بریسن غصے کی شدت سے حباب کی جانب آگے بڑھا تھا،

اور ساتھ ہی اس نے حبہ کے منہ پہ تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ ہوا میں لہرایا
ہی تھا کہ حبہ اس کا ہاتھ پکڑ کر روک گئی تھی

"میں نے کہا نا کہ مجھے میری مرضی کے بغیر کوئی چھو بھی نہیں سکتا"
حبہ کے سرد اور بے خوف لہجہ پہ جارج بریسن لمحہ بھر کے لئے جیسے دنگ
سا ہوا تھا

"ڈیڈ۔۔۔"

"تم اسے چھوڑ دو، اس کے دماغ پہ چڑھایہ بخار سزا ملتے ہی اتر جائے گا"
اب کی مرتبہ جیسے کنگ کو حبہ کا بے خوف انداز و برتاؤ نہایت ہی ناگوار
گزرا تھا

کہ چیئر سے اٹھتے ہوئے تحکمانہ لہجہ میں کہا
کنگ کے کہنے پہ جارج بریسن پیچھے ہٹا تھا
اور تبھی پیچھے سے کچھ سیاہ فام ملازم آگے بڑھ کر اسے بازو سے جکڑ گئے
تھے

حبہ نے سپاٹ نظروں سے دونوں ملازموں کو دیکھا تھا
 مگر خود کو چھڑانے کی بلکل کوشش نہیں کی،
 کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں تھا
 اگر وہ ایسا کچھ کوشش کرتی بھی تو کنگ مزید غلاموں کو بلا لیتا، اور ہونا وہی
 تھا جو کنگ چاہتا کیونکہ یہ سارا کنگ ڈم اس کا تھا
 "چھوڑو اسے۔۔"

مگر اب تک انتہائی مشکل سے ضبط کرتے بشار کا ضبط جیسے ٹوٹا تھا،
 وہ مزید خاموشی سے نہیں دیکھ پایا تھا
 اس لئے اگلے ہی پل چیئر سے اٹھتے ہوئے حبہ کو بازو سے سختی سے تھامے
 سیاہ فام ملازم پہ غرایا
 مگر جیسے ملازموں نے کچھ سنا ہی نہیں تھا وہ حبہ کو بازو سے پکڑ کر گھسٹتے
 ہوئے لے جانے لگے تھے
 بشار کی غراہٹ پہ حبہ اسے دیکھتی رہ گئی تھی

جواز حد غصے میں نظر آ رہا تھا

"میں نے کہا چھوڑو اسے"

بشار ایک مرتبہ پھر غرایا تھا مگر اس کا غرانا بے سود ہی ٹھہرا

وہ بدستور حبه کو گھسٹتے ہوئے لے جاتے نظر آئے

"اس نے کیا غلط کہا جو اسے سزا دینا چاہتے ہیں آپ؟"

اگلے ہی پل وہ کنگ کے مقابل کھڑا پوچھ رہا تھا

صحیح کہا تم نے کہ اس نے کچھ بھی غلط نہیں کہا ہے، اس نے صحیح کہا"

ہے اور اس کنگ ڈم میں یہی صحیح کہنا اس کے لئے غلط ہے، کیونکہ ملازم کو

یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے مالک کو کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے یہ بتائے، اس

لئے اس کی بے خوفی پہ اسے سزا تو ملنا ہی چاہئے کیونکہ ایک ملازم کو اپنے

مالک سے ڈرنا چاہئے ناکہ بے خوف ہو کر حق اور ناحق کا سبق پڑھانا

"چاہئے"

کنگ کی باتوں کو بشار نے لب بھینچے سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں سے نہایت
ضبط سے سنا تھا

" جہنم میں گیا آپ کا کنگ ڈم "

اور پھر نہایت سرد اور نفرت زدہ لہجہ میں کنگ ڈم پہ لعنت بھیجتا وہ جانے
کے لئے پلٹ گیا

از حد پریشان سا نعمان بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا
"کیا موبی اس ملازمہ کے لئے آپ سے لڑ رہا تھا؟"

جارج بریسن نے نہایت حیرت سے شدید غصے سے جاتے بشار کو دیکھنے کے
بعد کنگ کو دیکھا تھا

جو جارج بریسن کا جواب دیئے بغیر دور جاتے بشار کی پشت پہ نگاہ جمائے
ہوئے تھا

ابھی تو اس نے لوہے کو بھٹی میں ڈالا ہی تھا،
لوہے کو تو ابھی بھٹی میں مزید دہکنا تھا،

اتناد ہکنا تھا کہ سرخ انگارہ ہو کر کمزور ہو جاتا
اور تبھی اس پہ اسے ضرب مار کر لوہے کو اپنی مرضی
میں ڈھالنا تھا۔۔۔

"سر۔۔۔"

نعمان نے بشار تقی کے پیچھے تقریباً بھاگتے ہوئے اسے پکارا تھا جو لمبے لمبے
ڈگ بھر رہا تھا

اور شاید اسے احساس بھی نہیں تھا کہ اس نے اپنے مٹھی میں نہایت سختی
سے جو چھری دبوچی تھی،

اس چھری نے اس کی ہتھیلی بہت زیادہ زخمی کر دیا تھا
کہ سارے راستہ میں اس مٹھی سے خون رس رس کر فرش پہ گرتا رہا تھا
"سر۔۔۔"

مجھے جارج بر سین کے متعلق ساری انفارمیشن چاہئے اور یہ کہ حبہ کو "
"کہاں لے جایا گیا اور اس کے ساتھ کیا کرنے والے؟

دروازے کے سامنے لمحہ بھر کے لئے رکتے ہوئے اس نعمان سے کہا تھا
اور پھر کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر گیا
".. سر آپ کا ہاتھ"

دروازے کے اس پار سے اسے نعمان کی آواز سنائی دی تھی جس پہ اس نے
اپنی ہتھیلی کو کھول کر سامنے کیا جو لہو میں ڈوبا تھا،
آپ پریشان مت ہوئے سر حبہ احسن کو کچھ نہیں ہوگا، اب خود پہ قابو"
رکھے، میں حبہ احسن کے متعلق جان کر ابھی آتا ہوں، خدا را خود کو ہر گز
"بھی نقصان مت پہنچائے گا

نعمان نے از حد پریشانی اور فکر مندی سے کہتے ہوئے بند دروازے کو دیکھا
تھا

اور پھر بشار کو نعمان کے قدموں کے دور جانے کی آواز سنائی دی،

وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ ان لوگوں کی حفاظت کبھی نہیں کر پایا جن کی "وہ حفاظت کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ نہایت ہی کمزور تھا۔"

ہاتھ میں دبی لہو سے لہو لہان چھری کو فرش پہ پھینکتے ہوئے وہ اپنے اندر روتے سسکتے بچے کی آواز سنتا دروازے پہ بیٹھتا گیا

وہ نو سالہ بچہ ایک مرتبہ پھر شدت سے روتا تھا جو جانو کو سیاہ کتے سے بچا نہیں پایا تھا۔

میں اسے بچانا چاہتا ہوں۔۔ اسے کچھ نہیں ہو سکتا میں اسے بچانا چاہتا "ہوں۔۔"

اس کے سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں سے آنسوؤں نکل آئے تھے، اپنے اندر سسکتے نوحہ کرتے بچے کے مانند وہ بھی گویا سسکا اٹھا تھا

مگر تم یہ نہیں کر سکتے، تم ڈر پوک اور بذل ہو تم کبھی بھی اسے نہیں بچا "سکتے جسے تم بچانا چاہتے ہو

اس کے اندر جیسے کسی نے اس پہ ہنستے ہوئے کہا تھا

صحیح کہا میں یہ نہیں کر سکتا، میں بزدل اور ڈرپوک ہوں۔۔۔ مگر میں "

اسے بچانا چاہتا ہوں۔۔۔ اسے تکلیف پہنچانے والوں کو جہنم واصل کرنا

" چاہتا ہوں۔۔۔

درد و اذیت اس حد تک اس کے اندر بڑھا تھا کہ وہ جیسے بے حس ہو گیا

اپنے سرخ انگارہ آنکھوں سے بہتے لہو کے ساتھ اس نے قطعی حسی کی

کیفیت میں کہا تھا

ساتھ ہی اس کا دماغ چکرایا تھا،

اور اس کے دماغ میں اندھیرا چھانے لگا

مجھے اس کنگ ڈم سے نفرت ہے۔۔۔ میں اسے بچانا چاہتا ہوں۔۔۔ اور "

"پورے کنگ ڈم کو آگ لگا دینا چاہتا ہوں۔۔۔

اپنے دماغ پہ مکمل اندھیرا چھانے تک وہ بڑبڑاتا رہا تھا

اور پھر اگلے ہی پل وہ بیٹھے بیٹھے ہی بے ہوش ہو کر فرش پہ گرا تھا

-----*-----*

کیسل کے نیچے موجود تہہ خانے کے نیم اندھیرے میں لوہے کے
سلاخوں سے گھیرے متعدد سیل موجود تھے،
ہر سیل میں پھٹے پرانے در ماندہ حالت میں کوئی نا کوئی موجود تھا
انہیں میں سے ایک سیل میں حبہ احسن بھی موجود تھی جو دیوار سے ٹیک
لگائے ان سبھی افراد کو دکھ و افسوس سے دیکھ رہی تھی
اور تبھی تہہ خانے کے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی،
اور سیڑھیوں پہ بھاری قدموں کی آواز گونج اٹھی،
پورے تہہ خانہ پہ جو کچھ دیر پہلے سناٹا طاری تھا اور اس سنائے میں قیدیوں
کی آہ فغاں گونج رہی تھی،
وہاں کا ماحول اچانک ہی الرٹ ہوا تھا
اور پھر وہ بھاری قدموں کی آواز حبہ کے سیل کے سامنے آرکی،

وہ کنگ تھا تقریباً ایک درجن باڈی گارڈز کے ساتھ،

اور اس کے ساتھ ایمن بھی تھی

حبہ کو اس حالت میں دیکھ کر اس کے لبوں پہ ایک دلفریب اور خوشی سے

بھرپور مسکراہٹ ابھر آئی تھی

"آخر تم اس جگہ پہنچ ہی گئی جہاں کی تم حقدار تھی"

ایمن نے سیل کے قریب جاتے ہوئے کہا تھا

ایمن اور اس کی بات کو قطعی نظر انداز کئے حبہ نے ایمن کے پیچھے کھڑے

کنگ کو دیکھا

جس کے لبوں پہ ایمن کی بات سن کر ایک محفوظ کن مسکراہٹ اڑ آئی تھی

خیر تو ہے؟، میں حیران ہوں کہ بھلا یہاں کنگ کی تشریف آوری کا"

"مقصد کیا ہے؟

حبہ نے کنگ کو دیکھتے ہوئے سپاٹ سے لہجہ میں پوچھا تھا

اور ایمن غصے سے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی جس نے اسے سرے سے ہی نظر انداز کر دیا تھا

ہم نے سوچا تمہیں ایک موقع دیں کہ تم خود چنو کہ تم کیا چاہتی ہو؟۔۔۔"

"موت یا زندگی۔۔۔"

کنگ حبہ کو سرد سی نظروں سے دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا

"اسے آزاد کر دو"

کنگ نے قریب ہی ہاتھ باندھے کھڑے جیل کے نگراں سے تحکمانہ لہجہ میں کہا

جس پر وہ جیل کا نگراں کنگ کے سامنے گھٹنوں تک جھک کر اٹھتا فوراً حبہ کے سیل پہ لٹکتا بڑا سا تالا کھولتا لوہے کا دروازہ وا کر گیا تھا

حبہ سیل سے نکل کر کنگ کے سامنے کھڑی اس کے چہرے کو جانچ رہی تھی آخر اب وہ کیا چاہتا تھا؟

آج سے ٹھیک ایک ہفتہ بعد تم اور ایما ایک فریٹل ڈرامہ کا حصہ ہو گئیں،"
جس کا ٹائٹل ہے اسنووائٹ اینڈ دا وچ۔۔۔ اور تمہیں اسنووائٹ کا کردار
"نبھانا ہو گا اور وچ کا کردار۔۔۔"

"میں نبھاؤں گی"

کنگ نے کہتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑا تھا جسے ایمن نے آگے بڑھ کر حبہ
کی آنکھوں میں سرد نگاہوں سے دیکھ کر پورا کیا
"ٹھیک ہے"

ایمن سے اپنی سپاٹ نظریں ہٹا کر اس نے کنگ کو دیکھا
اور ہاں اپنی نگاہوں کو خوف سے جھکانا سیکھ لو ورنہ ایک دن میں تمہیں"
"اسی بات پر ایک سخت سزا سے نوازوں گا
جانے سے پہلے کنگ نے حبہ کو اپنی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بے خوف
کہتا دیکھ انتہائی سرد اور ناگوار ہے سے کہا تھا
اور پھر ایمن اور اپنے باڈی گارڈز کے ساتھ وہاں سے چلے گیا

کنگ کے جانے کے بعد ایک مرتبہ پھر وہاں سناٹا چھایا تھا اور قیدیوں کی آہ و
فغاں گونج گئی تھی

-----*-----*

نعمان دروازے پہ کھڑے دروازے کو ناک کرتے ہوئے بشار تقی کے
متعلق سوچ رہا تھا کہ نجانے وہ کیسا ہوگا؟
کیا ابھی تک اس کا ہاتھ زخمی ہو گیا اس نے بینڈیڈ کر لیا ہوگا
"سر۔۔۔ مو۔۔۔ ب۔۔۔ بی۔۔۔"

مگر دروازہ وا ہوتے ہی بشار کو دیکھتے ہوئے جیسے نعمان ہکلا یا تھا
وہ سیاہ ٹراؤزر پہ سیاہ ہڈی میں ملبوس اپنے سر پہ پیشانی کے باہر تک ہڈی تانے
ہوئے تھا

جس کے سبب اس کا آدھے سے زیادہ چہرہ چھپ سا گیا تھا،

صرف اونچی ناک کا آخری کنارہ، عنابی ہونٹ اور تھوڑی نظر آرہی تھی۔۔۔

"حبہ احسن؟"

نعمان نے موبی کی جذبات سے عاری سردوبے حس آواز کو سنا اور پھر بے ساختہ اس کی نگاہیں کھلے دروازے سے اندر فرش پہ گئی جہاں لہو سے لکھا تھا

"حبہ احسن کو ایک خراش تک نہیں پہنچا چاہئے"

"وہ۔۔۔"

نعمان بے ساختہ ہکلا کر رہ گیا

"اس وقت وہ کہاں ہے یہ بتاؤ؟"

اپنی پھٹی پھٹی نگاہوں کو فرش پہ جمائے نعمان کہنا چاہتا تھا کہ موبی نے گویا

سوال بدلا

جس پر نعمان تھوک نکلتے ہوئے اسے دیکھے گیا تھا

"حبہ احسن کو آزاد۔۔ کر دیا گیا ہے"

نعمان نے بیٹھی بیٹھی آواز میں بمشکل کہا

"یہ اچھی بات ہے۔۔ مجھے کچھ اسلحہ کی ضرورت ہے وہ مہیا کرو"

اگلے ہی پل وہ اپنے مخصوص سرد سے لہجہ میں کہتا کمرے سے نکل کر

کاریڈور میں چلنے لگا تھا

"مگر وہ۔۔۔"

اس سے پہلے کہ نعمان اپنی بات پوری کرتا سامنے سے ایمن آتی ہوئی نظر آئی

"بشار میں تم سے ہی ملنے آرہی تھی وہ دراصل۔۔۔"

ایمن قریب آتے ہوئے لبوں پہ دلفریب مسکراہٹ سجائے کہہ رہی تھی

کہ جیسے چونک کر رکی

"یہ کون ہے؟"

موبی نے ایک سرد نگاہ ایمن میں ڈال کر نعمان سے پوچھا تھا

"یہ۔۔۔"

"میں تمہاری فیانسی ہوں"

نعمان کی بات پوری ہونے سے پہلے ایمن نے بغور موبی کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیتے ہوئے کہا تھا

"موبی۔۔۔"

نعمان نے دیکھا اچانک ہی ایمن کا چہرہ جیسے کھل اٹھا تھا
"تم نے مجھے پہچانا نہیں؟، میں وہی ہوں۔۔۔"

ایمن نے اشتاق سے ہڈی میں چھپے اس کے چہرے کا جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تھا

"وہ تو تم ہو ہی"

موبی کے پیچھے موجود نعمان دھیرے سے برا سامنہ بنائے بڑبڑایا تھا
جس کی بات موبی یا ایمن سن نہیں پائے تھے
"کچھ یاد آیا شمس سر کے یہاں۔۔۔"

"ہاں یاد آگیا"

ایمن مزید آگے کچھ کہتی موبی نے فوراً کہا تھا اور ساتھ ہی غور سے ایمن کے چہرے کا جائزہ لیا

ساتھ ہی اس کے ذہن میں بارہ تیرہ سال کی کچھ یادیں تازہ ہوئی تھی جہاں وہ پھولوں سے گھرے لان میں سیڑھیوں کے پاس بیٹھا تھا اور تبھی اسی کی ایک ہم عمر لڑکی اس کے بازو میں آکر بیٹھی تھی

"تم ایجنٹ بیسٹ ہونا؟"

اس لڑکی نے اشتیاق سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

"اور میں ایجنٹ وچ ہوں"

(اور پھر اس کا جواب سنے بغیر ہی فوراً کہا تھا

اور اسی قسم کی کچھ مزید یادیں تیزی سے اس کی دماغ میں گزرے تھے ان یادوں کے سبب ایک عجیب سا خوش گوار سا احساس موبی نے اپنے اندر ابھرتا محسوس کیا تھا

"ایجنٹ بیسٹ تم سے دوبارہ مل کر اچھا لگا"

ایمن نے دکتے چہرے کے ساتھ اس سے کہا تھا اور ساتھ ہی اس کی جانب اپنی ہتھیلی بڑھائی

"مجھے۔۔۔ بھی ایجنٹ وچ"

موبی نے بنا مسکرائے سپاٹ چہرے کے ساتھ ایک لمحہ کے لئے جھجھکتے

ہوئے اگلے ہی پل ایمن کا ہاتھ تھام لیا

جسے دیکھ کر ایمن جیسے نہال ہوئی تھی

"مجھے تم سے بہت ساری باتیں کرنی ہے موبی"

اگلے ہی پل ایمن نے موبی کا بازو دوپٹے ہوئے مکمل دوستانہ انداز میں کہا
تھا

اور کاریڈور میں اسے کھینچتے ہوئے آگے بڑھ گئی

"موبی۔۔۔ میرا مطلب ہے سر۔۔۔ آپ کو توجہ۔۔۔"

نعمان جو حق دق سازندگی میں پہلی مرتبہ موبی کو کسی سے اس طرح پیش
آتے ہوئے دیکھ رہا تھا

اور وہ کسی بھی کوئی اور نہیں بلکہ ایمن تھی،

وہ گویا حیرت کی شدت سے بے ہوش ہونے کو تھا کہ

جب اس نے بے ساختہ ایمن کے ساتھ جاتے موبی سے ہکلاتے ہوئے کہا
وہ بشار کی ترجیح تھی مگر اس وقت میں موبی ہوں اور میری ترجیح فی الحال "
"وہ نہیں ہے

موبی نے لمحہ بھر رکتے ہوئے گردن موڑ کر شدت سے حیرت میں غوطہ
زن نعمان سے سرد لہجہ میں کہا

موبی کی بات سن کر جیسے ایمن کے اندر تک ٹھنڈک دوڑ گئی تھی۔

ایمن نے ایک استہزا آمیز نگاہ گردن موڑ کر شدت سے حیران پریشان
نعمان پہ ڈالا

اور پھر موبی کے بازو پہ گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئی

"اب حبه احسن کا کیا ہوگا؟"

صدمہ سے نڈھال نعمان کے منہ سے نکلا تھا

-----*-----

"تحشم کہاں ہے؟"

آہینہ نے اکیلے واپس آتے راہی کو دیکھ بے ساختہ پوچھا تھا

"وہ واپس چلے گیا"

"اتنی رات میں؟"

راہی کے جواب پہ آہینہ نے گویا تحیر سے پوچھا تھا

اور تم نے جانے دیا تم جیسی نکمی لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی، ناشوہر"

"کو کھانے کا پوچھا اور نا ہی رات میں اسے جانے سے روکا۔"

راہی کے اثبات میں سر ہلانے پہ اگلے ہی پل آہینہ طیش میں آتے ہوئے
بولی تھی

اور پھر سیل فون پہ تحشم کو کال ملاتے ہوئے کان سے لگا گئیں
"مما۔۔۔"

وعلیکم السلام بیٹا، آپ کہاں ہو؟، کیا واپس جا رہے ہو؟، کوئی ضرورت
نہیں اتنی رات میں گھر واپس جانے کی آپ فوراً آئیں میں آپ کی منتظر
ہوں

اس پہلے کہ راہی روکتی آہینہ شروع ہو چکی تھی
"تحشم آ رہا ہے روم اچھے سے ٹھیک کر دو اور کھانے کو بھی کچھ پوچھ لینا"
سیل فون رکھتے ہوئے آہینہ نے فوراً راہی سے کہا
جس پر راہی ایک سپاٹ سی نگاہ آہینہ پہ ڈال کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ
گئی

نجانے کیوں اس کا دل شدت سے رونے کا چاہ رہا تھا

اور وہ آنسوؤں ضبط کئے ہوئے تھی

کمرے میں اندھیرا کئے نیچے فرش پہ بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھے دنوں گھٹنوں
کو کھڑا کئے چہرہ گھٹنوں پہ ٹکائے برستے آنکھوں کے ساتھ وہ باہر سے آتی
آہینہ اور تحشم کی آوازوں کو سن رہی تھی
تحشم کے آنے کے بعد آہینہ نے راہی کو پکارنا چاہا تھا مگر تحشم کے منع کرنے
پہ وہ رک گئی تھیں

راہی سن رہی تھی کہ آہینہ تحشم کو کمرے میں جا کر آرام کرنے کا کہہ
رہی تھیں

اور شاید وہ اس کمرے کی جانب بڑھا تھا جس میں وہ پہلے رہتا تھا کہ آہینہ نے
گویا سے منع کرتے ہوئے راہی کے کمرے میں جانے کا کہا
تھوڑی دیر بعد ہی راہی کو کمرے کا دروازہ ناک کرنے کی آواز سنائی دی اور
اگلے ہی پل وہ دروازہ دھیرے سے کھولتا کمرے میں داخل ہوا تھا
کمرہ کو اندھیرے میں ڈوبا دیکھ اس نے لائٹس کے بٹن آن کر دیے

اور پھر کمرہ روشن ہوتے ہی وہ فرش پہ گھٹنوں میں منہ چھپائے بیٹھے راہی کو
دیکھ جیسے ساکت ہوا تھا
"راہی۔۔۔"

اس کے قدم بے ساختہ راہی کی جانب بڑھے تھے
"دور رہو مجھ سے"

راہی نے سر اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجہ کہا تھا
جس کے سبب وہ رک کر راہی کو دیکھنے لگا تھا
راہی کی رونے کے سبب سرخ اور سوجی سی آنکھیں دیکھ کر تحشم کے اندر
جیسے افیت سی ابھری تھی

"صرف ایک مرتبہ میری بات تو سن لیں"
تحشم نے گویا بے بسی بھرے لہجہ میں منت کرتے ہوئے کہا
"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سنی"

ٹھیک ہے پھر رہیں خود بھی افیت میں اور مجھے بھی افیت میں جھلسنے "
"دیں

اگلے ہی پل راہی کی قطعی بھیگی آواز پہ جیسے وہ اپنے اندر ابھرتے غصے کو ضبط کرتے ہوئے بولا

اور بیڈ سے ایک تکیہ اٹھا کر صوفے پہ رکھتا ہوا لیٹ کر چہرہ پہ بازو رکھ گیا تھا
تحشم کے اس لا پرواہی میں وہ بری طرح جھلس اٹھی تھی
ایک تو غلطی اس کی ہے اور اوپر سے غصہ بھی وہی دیکھا رہا تھا
اور پھر صدمہ سے نڈھال ہوتے دل پہ جیسے ایک بوجھ اور آپڑا تھا
کہ وہ اس کی زرا سی بھی پرواہ نہیں کرتا تھا

ایک مرتبہ پھر چہرہ گھٹنوں میں چھپائے وہ باہر نکلنے کو بے تاب آنسوؤں کو راہ دے رہی تھی۔

راہی کے چہرہ گھٹنوں میں چھپانے پہ تحشم نے جیسے اپنے چہرے سے بازو ہٹا کر افیت اس کے ہولے ہولے لرزتے وجود کو دیکھا تھا

یقیناً آج کی رات وہ خود بھی رو کر جان سے جانے والی تھی اور اسے بھی
افیت سے تڑپ تڑپ کر مرنے پہ مجبور کر رہی تھی

-----*-----*

"آپی۔۔"

وہ جیسے تہہ خانے سے نکلی تو حنسی کی آواز پہ جیسے چونک کر روکی
مڑ کر دیکھا تو حنسی نظر آئی جو بھاگ کر آتی ہوئی اس سے لگ گئی تھی
"تم یہاں کیسے؟"

حبہ نے حنسی کے پیچھے موجود ظویا کو دیکھتے ہوئے خوش گوار حیرت سے خود
سے لگی کھڑی حنسی سے پوچھا

آپ کی وجہ سے جب آپ مجھے قطعی بھول کر اس بڑے سے شاہی کیسل
میں کام کرنے لگیں تو میں نے جوزف مالک سے کہا کہ وہ مجھے آزاد کر دیں

کیونکہ میں حبہ آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں تو جوزف مالک نے مجھے آزاد
"کر دیا۔۔۔"

حنسی حبہ سے الگ ہوتے ہوئے روہان سے اور خفگی بھرے انداز کہہ رہی
تھی

جسے حبہ مسکراتے ہوئے سن رہی تھی

"اور اب میں آپ کے ساتھ رہوں گی"

آخر میں حنسی کے لہجہ کی ساری خفگی گویا دور ہوئی تھی اور اس نے چہک کر
کہا

"مگر میں تو ظویا کے ساتھ رہتی ہوں"

حبہ نے ظویا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا جو انہیں دیکھ کر مسکرا رہی تھی
وہ جب سے کیسل کی ملازماؤں میں شامل ہوئی تھی اس دن سے ظویا کے
ساتھ اس کی چھوٹی سی چھوڑی میں رہنے لگی تھی

عورتوں کی قسمت کنگ ڈم میں ایسی ہی ہوتی ہے، ٹشو پیپر کے مانند، جسے " استعمال کیا اور ڈسٹ بن میں پھینکا جاتا ہے، کیا تم میرے ساتھ رہنا پسند " کروں گی؟

ظویا اس سے کہتے ہوئے پوچھا تھا اور حبہ نے ظویا کے ساتھ رہنا قبول کر لیا تھا

ظویا اوپر تخت پر سوتی تھی اور حبہ نیچے اگرچہ اس سرد موسم میں خود ظویا کے پاس سردی سے بچنے کا مکمل سامان نہیں تھا مگر پھر بھی جانے وہ کہاں سے ایک چٹائی اور ایک پتلا سا استعمال شدہ کمبل لے آئی تھی

جو سردی سے مکمل طور سے بچاتا تو نہیں تھا مگر اس کمبل سے تھوڑی بہت سردی برداشت کرنا آسان ہو جاتا تھا، جسے ظویا نے دھو کر حبہ کو استعمال کرنے کے لئے دیا تھا

وہ جتنا ہو سکتا تھا حبہ کا ایک بڑی بہن کی طرح خیال رکھنے کی کوشش کرتی تھی۔

"تو کیا ہوا آج سے ایک اور بہن کا ہمارے درمیان اضافہ ہو جائے گا"

"واؤ کتنا مزہ آئے گا نا آپ۔۔۔"

حنسی نے کھلکھلاتے ہوئے کہا

"چلیں پھر جلدی گھر چلیں، مجھے آپ کو بہت ساری باتیں بتانی ہے"

حنسی نے کہتے ہوئے اس کے بازو میں ہاتھ جمائے کرتے ہوئے گھسیٹا

مگر مجھے کیسل میں کچھ کام ہے، ایک کام کرو تم ظویا کے ساتھ گھر جاؤ میں

"اپنا کام نیپٹا کر فوراً آتی ہوں

"آپی۔۔۔"

حبہ کے کہنے پہ فوراً حنسی کا منہ لٹکا تھا

"کہا تو ہے حبہ نے کہ وہ اپنا کام نیپٹا کر آجائے گی"

ظویا نے جیسے حنسی کو سمجھاتے ہوئے کہا

"تو پھر ٹھیک ہے آپ پہلے وعدہ کریں کہ جلدی آئیں گیں"

حنسی سے جب تک اس نے وعدہ نہیں کر لیا کہ وہ جلدی گھر واپس لوٹے

گیں تب تک وہ گئی نہیں تھی

حنسی سے وعدہ کرنے کے بعد وہ کاریڈور میں چلتے ہوئے اس جانب بڑھی،

جس جانب بشار تقی کا کمرہ پڑتا تھا

"یہ خون۔۔؟"

مگر راستے میں ملازماؤں کو فرش پہ خون کے دھبے صاف کرتا دیکھ وہ بے

ساختہ رکتی ہوئی پوچھنے لگی تھی

یہ خون کے دھبے ہم ماسٹر موبی کے کمرے سے صاف کرتے ہوئے"

"آرہے ہیں نجانے کون اتنا زخمی ہو گیا تھا؟

ملازمہ کے کہنے پہ اس کی نگاہوں میں غصہ کی شدت سے سرخ ہوتا بشار

تقی گھوم گیا تھا

دروازہ ناک کی آواز پہ موبی جو نعمان کے لائے ہوئے ہتھیاروں کا جائزہ لے رہا تھا،

ہاتھ میں موجود ہتھیار کو بیڈ پہ رکھتے ہوئے
دروازہ کو ہلکا سا کھول کر دیکھا جہاں اسے ینفارم میں ملبوس ہاتھ میں
میڈیکل کٹ لئے ایک ملازمہ کھڑی نظر آئی
"کیا بات ہے؟"

اس نے اپنی مخصوص سرد سی آواز میں پوچھا تھا
"دروازے پہ اس طرح کیوں کھڑے ہو گئے ہو؟"
حبہ نے اسے دھکیلتے ہوئے کمرہ کے اندر گھستے ہوئے کہا تھا
"اے لڑکی کہاں جا رہی ہو تم؟"

موبی اس لڑکی کی بے جھجک زبردستی اندر گھسے چلے آنے پہ لمحہ بھر کے لئے
حیران ہونے کے بعد اگلے ہی پل اس کا بازو پکڑ کر روکتے ہوئے سرد
کھر دے لہجہ میں پوچھا

"پھر سے اے لڑکی ہو گئی ہوں میں تمہارے لئے"

حبہ نے کہتے ہوئے اپنا بازو جھٹکے سے اس کی گرفت سے چھڑانے کے بعد اسے دونوں بازو سے تھام کر بلکہ دھکا دیتے ہوئے بیڈ پہ بٹھاتے ہوئے کہا

لمحہ بھر کے لئے حبہ کی نگاہ بیڈ پہ رکھے پستول پہ پڑی تھی۔
 موبی جو متحرنگا ہوں سے اس کی اس قدر بے تکلفی دیکھ رہا تھا
 اسے گن کو دیکھتے دیکھ وہ اس کے چہرے پہ خوف کے آثار دیکھنا چاہتا تھا جو
 عموماً ایسے وقت پہ لڑکیوں کے چہرے پہ آجاتا تھا
 مگر وہ لڑکی اگلے ہی پل گن سے نگاہ ہٹا کر اس کے بازو بیڈ پر بیٹھتے ہوئے
 میڈیکل کٹ کو درمیان میں رکھ کر کھول گئی تھی
 "اپنا ہاتھ بتاؤ"

حبہ کے کہنے پہ وہ جو حبہ کو ہی دیکھ رہا تھا مکینکی کیفیت میں اپنا الٹا ہاتھ اس کے سامنے کیا

"یہ نہیں سیدھا ہاتھ"

حبہ کے کہنے پہ حبہ کے چہرے کو بدستور دیکھتے ہوئے اس نے سیدھی ہتھیلی
حبہ کے سامنے کی تھی

کہ بے ساختہ ٹھٹک سا گیا،

آخر وہ اس لڑکی کی باتیں اتنی آسانی سے کیسے مان رہا تھا،
جیسے عرصے سے وہ اسی طرح اس کی باتیں مانتا آیا ہو،
اگلے ہی پل وہ ناگواری سے اپنی ہتھیلی اس کے سامنے سے کھینچتا،
اس سے پہلے ہی حبہ اس کی ہتھیلی تھام گئی تھی،
جس پہ بینڈ لگا تھا

حبہ کے اسے ٹچ کرنے پہ گویا ایک کرنٹ سا لگا تھا موبی کو،
جس کے سبب اگلے ہی پل جھٹکے سے حبہ سے اپنا ہاتھ کھینچتا وہ اس سے دور
ہوا

"نکل جاؤ یہاں سے"

اپنے ہاتھ کو حیرت سے گھورنے کے بعد اس نے حبہ سے کہا تھا
 "تمہارا بینڈ تاج کئے بنا تو نہیں جاؤں گی"

حبہ بشار کے اس طرح کے برتاؤ پہ حیران ہوئی تھی پھر یہ سوچ کر سر جھٹکا
 کہ ایک مرتبہ پھر وہ یقیناً ڈرمہ کر رہا تھا
 "دیکھو نکل جاؤ ورنہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہوگا"

حبہ کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ وہ پیچھے ہوتے ہوئے بولا اور پھر واش روم میں
 داخل ہوتا ہوا لاک لگا گیا

"میرے واش روم سے نکلنے سے پہلے ہی تم روم سے نکل جانا"
 واش روم میں داخل ہونے سے پہلے وہ اسے وارن کرنا نہیں بھولا تھا
 لمحہ بھر بند دروازے کو دیکھنے کے بعد حبہ رائٹنگ ٹیبل کے جانب بڑھی
 جہاں سیل فون، لیپ ٹاپ اور ٹیب تینوں ہی چیزیں رکھی تھی
 وہ لیپ ٹاپ کو اوپن کر گئی
 جہاں لیپ ٹاپ پاس ورڈ مانگ رہا تھا

خیر وہ ایک بہترین ہیکر تھی اس طرح لیپ ٹاپ کے پاس ورڈز توڑنا اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں تھا

تو تم یہاں میرے ہاتھ میں بینڈیڈ کرنے نہیں بلکہ اپنی مقصد کے تحت "

"آئی ہو

اچانک اپنے ایکدم پیچھے ابھرتے اس کی ٹھنڈی آواز پہ حبہ نے چونکتے ہوئے گردن موڑ کر دیکھا

جہاں ایکدم قریب آ کر کھڑے موبی کی انتہائی سرد کر سٹل آنکھوں سے اس کی نگاہیں ٹکرائی تھی

"تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا"

مڑ کر کئی قدم پیچھے ہٹتے ہوئے حبہ نے کہا تھا اور لیپ ٹاپ اپنے پشت کی جانب کر گئی

"کیا چرایا ہے تم نے؟"

"لیپ ٹاپ"

موبی اس کے بے خوف و بے جھجک لہجہ پہ ایک مرتبہ پھر حیران ہوا تھا وہ غلطی کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑی گئی تھی مگر مجال تھا جو اس کی سپاٹ براؤن آنکھوں میں کوئی پچھتاوا یا خوف تھا

"وہ مجھے دو"

موبی نے حبہ کی جانب ایک قدم بڑھا کر اپنے مخصوص سرد لہجہ میں کہا

"نہیں، میں نہیں دوں گی کیونکہ مجھے اس کی ضرورت ہے"

حبہ نے بھی جوابا کہتے ہوئے اپنا ایک قدم پیچھے لیا

"اپنی ضرورت کہی اور جا کر پوری کرو، اگر تم نے۔۔۔"

"دیکھو اگر تم لڑنے کے موڈ میں ہو تو سن لو کہ میں تم سے لڑنا نہیں چاہتی"

موبی اپنی بات مکمل کرتا وہ ہاتھ اٹھا کر اس کا بات کاٹتی ہوئی بولی

"تم اور مجھ سے لڑو گی؟"

موبی نے ایک گہری نگاہ اس کے نازک سے سراپے پہ ڈال کر استہزاء

بھرے لہجہ میں کہا

جانتی ہو لوگوں کو خوف میں مبتلا کرنے کے لئے میرا لہجہ ہی کافی ہے،"

"میری بے رحمی دیکھ کر وہ مجھے بیسٹ کہتے ہیں

"اور مجھے بیوٹی کہتے ہیں"

حبہ نے بھی گویا اس کی سرد سی آنکھوں میں دیکھ کر جتنا تے ہوئے کہا تھا

گویا وہ جتنا ناچاہتی تھی کہ وہ جانتا تھا کہ اسے بیوٹی کیوں کہتے تھے

جہاں وہ اس کی بات سن کر جیسے لمحہ بھر کے لئے ساکت ہوا تھا،

کیونکہ وہ جملے کافی جانے پہچانے سے لگے تھے اسے۔۔۔

ایک کونداسا لپکا تھا اس کے دماغ میں،

ساتھ ہی دماغ میں درد کی سخت لہر دوڑ گئی تھی

اگلے ہی پل درد کی شدت میں دنوں لبوں کو سختی سے بھیجتے ہوئے وہ اپنے

دونوں ہاتھ سے سر تھام گیا تھا

"بشار کیا تم ٹھیک ہو؟"

حبہ نے اچانک اسے درد سے نڈھال ہوتے دیکھ پریشانی سے اس کے قریب جاتے ہوئے پوچھا

اس نے گویا حبہ کی بات سنی ہی نہیں تھی

کیونکہ اس کے دماغ کے سفید دھند لکوں سے دھیمی آواز سنائی دے رہی تھی

"۔۔۔ لوگ مجھے جانور، یعنی کہ بیسٹ کہتے ہیں"

("تو پھر میں آج سے بیوٹی ہوں")

سفید دھند لک دماغ کی سطح سے ہٹتے ہی اس کا درد بھی اچانک ہی رک گیا تھا

پینے میں شرابور ہوتے ہوئے اس نے سر اٹھا کر دیکھا کہ وہ گھٹنوں کے بل فرش پہ بیٹھا ہوا تھا

اور وہ لڑکی از حد پریشان چہرہ لئے اس پر جھکی تھی۔

"کیا تم ٹھیک ہو بشار؟، آخر تمہیں اتنا پسنیہ کیوں آیا ہوا ہے؟"

حبہ نے پریشانی سے کہتے ہوئے اس کی پریشانی پہ ہاتھ رکھا ہی تھا کہ وہ بدک کر پیچھے ہٹا

مجھ سے دور رہو، اور اگر تمہیں یہ لیپ ٹاپ لینا ہی ہے تو لو اور دفع ہو"

"جاؤ"

"مگر تمہاری طبیعت۔۔"

"تم چلی جاؤ گی تو ٹھیک ہو جائے گا"

"ٹھیک ہے"

بشار کے اس عجیب سے ضد پہ وہ اٹھ کھڑی ہوتی تھی

"میں گن بھی اپنے ساتھ لے جا رہی ہوں"

حبہ نے کہتے ہوئے بیڈ سے جھک کر گن اٹھا کر ٹراوز کی جیب میں اڑسا

"جو لینا ہے لو اور نکلو یہاں سے"

موبی کے کہنے پہ حبہ نے رک کر بغور اسے دیکھا

جواب بہتر لگ رہا تھا اس لئے اگلے ہی پل وہ کمرے سے نکل گئی تھی

حبہ کے جانے کے بعد موبی نے گویا گہری سانس لی۔

وہ لڑکی عجیب تھی،

اس کے سچ کرنے سے اور باتوں سے اسے تکلیف ہوئی تھی۔

مگر ایسا کیوں؟

اور وہ لڑکی اس پہ اثر انداز بھی ہو رہی تھی شاید اس لئے کہ وہ بشار تقی کے

لئے اہم تھی

جب وہ اس پر اتنا اثر انداز ہو رہی تھی تو بشار تقی کا پاگل ہونا تو بنتا تھا

آخر بشار تقی کا دل تھایا گودام پہلے صد فی یوسف اور اب یہ حبہ احسن،

اگلے ہی پل اسے اپنے پاؤں پر غصہ آیا تھا

-----*-----*

حبہ جیسے ہی ظویا کی جھوپڑی کے قریب گئی وہاں کا سین دیکھ کر ٹھٹک سی گئی۔

کیونکہ وہاں کچھ سیاہ فام غلام حنسی کو گھسیٹ کر لے جانے کی کوشش کر رہے تھے

جنہیں ظویا روکنے کی کوشش کر رہی تھی
اور حنسی خوفزدہ سی روتے ہوئے کبھی ظویا کو تو کبھی حبہ کو مدد کے لئے
پکارے جا رہی تھی

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

"آپی مجھے بچائیں"

حبہ کی آواز پہ جہاں ظویا نے مڑ کر اسے دیکھا وہی حنسی اسے پکارتے ہوئے
مزید سسکا اٹھی تھی

"یہ حنسی کو۔۔۔ کچھ دنوں کے لئے لے جانا چاہتے ہیں"

ظویانے وہی قریب کھڑے ایک سفید فام شخص کی جانب اشارہ کیا تھا جو
یقیناً دوسرے درجہ کا شہری تھا

تم سبھی غلام ہماری خدمت کے لئے ہو، اور اس خدمت کے عوض میں "
"معقول معاوضہ بھی ادا کر دوں گا

اس سفید فام دوسرے درجہ کے شہری نے گردن اکڑائے کہا تھا
"اسے چھوڑ دو"

اس سفید فام شخص کی بات سن کر حبه کا دماغ بری طرح سلگ اٹھا تھا کیونکہ
ساتھ ہی اسے جارج بریسن کی ساری باتیں یاد آگئی تھی
حبه کی بات سن کر ان سیاہ فام غلاموں نے اپنے مالک کو دیکھا
لے چلو اس لڑکی کو اگر کسی نے روکنے کی کوشش کی تو اس کا بھی کام نیپٹا "
"دو

اس سفید فام نے اپنے غلاموں کو حکم دیا اور اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا
یہ لڑکیاں باز نہیں آئیں۔۔۔

سفید فام کو اپنے پیچھے سے مار کھانے کی اور آہوں سسکیوں کی آواز سنائی دی
تو وہ سوچ کر مسکراتے ہوئے مڑا تھا

مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی مسکراہٹ گویا بے ساختہ سمٹی۔۔

کیونکہ اس کے تینوں سیاہ فام غلام زمین پہ پڑے بری طرح کرہا رہے تھے
اور حنسی جبہ سے لگی کھڑی رو بھی رہی تھی اور زمین پہ گھائل پڑے

غلاموں کو حیرت سے دیکھ بھی رہی تھی

"کس نے یہ حال کیا میرے غلاموں کا؟"

وہ سفید فام حیرت سے دنگ اپنے غلاموں کو کرہاتا دیکھ ارد گرد کسی مرد کو

ڈھونڈتے ہوئے پوچھ رہا تھا

جس پر دھیان دیئے بغیر جبہ حنسی کو لئے جھوپڑی کی جانب بڑھ گئی تھی

ظویانے بھی گویا حیرت سے دنگ ہوتے ہوئے ادھ مرے پڑے غلاموں

کو دیکھا تھا

اور پھر جبہ کے پشت کو جو چھوپڑی میں داخل ہو گئی

ظویانے ایک نگاہ دوسرے درجے کے حیران پریشان سفید فام پہ ڈالتے
 ہوئے جواب بھی کسی سیٹنے والے کو ڈھونڈ رہا تھا
 وہ بھی حبه کے پیچھے ہی چھوڑی میں داخل ہوئی اور چھوڑی کا دروازہ لگائی
 تھی

"آپی آپ نے ایسا کیسے کیا؟"

حنسی کے آنسوؤں رک چکے تھے وہ اب حیرت سے حبه کے ہاتھوں کو الٹ
 پلٹ کر دیکھ رہی تھی
 "میں نے کیا کیا؟"

"آپ تو کسی ہالی وڈ کی ہیرو کی طرح ان غلاموں کو پیٹ رہی تھی"
 حنسی نے تحیر بھرے لہجہ میں اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا
 ظویا جو چو لہا جلا کر اس میں پانی گرم کر رہی تھی حنسی کی بات پہ اس نے
 بھی حبه کو گردن موڑ کر دیکھا تھا
 "اچھا۔ کیا میں نے ایسا کیا تھا؟"

حبہ نے ان دونوں کو اپنی جانب دیکھتا دیکھ کر چکا کر گویا نا سمجھ سے

پوچھا

" رہنے دو حسی وہ کچھ نہیں بتانے والی ہمیں "

ظویا نے جیسے سر جھٹک کر کہا

" صحیح کہا آپ نے ظویا آپی "

حسی خفگی سے کہتی ہوئی منہ موڑ گئی تھی

" تم خوش قسمت ہو کہ تمہیں اتنی آسانی سے بنا سزا دیئے چھوڑ دیا گیا ہے "

کس نے کہا مجھے کنگ نے آسانی سے چھوڑ دیا، وہ چاہتا ہے کہ میں فیری "

" ٹیل ڈرامہ میں اسنووائٹ کا کردار پلے کروں

حبہ نے ایک نگاہ خفگی سے منہ موڑے حسی پہ ڈال کر کہا اور پھر ظویا کو

دیکھا

جو ساکت سی خوف زدہ سی نظروں سے حبہ کو دیکھ رہی تھی

" تمہیں کیا ہوا؟ "

"کیا کہا تم نے اسنو وٹ فیری ٹیل ڈرامہ؟"

"ہاں۔۔"

ظویا کے پوچھنے پہ گویا حبہ نے نا سمجھی سے کہا

تمہاری ہی طرح جن ملازماؤں کو کنگ پسند نہیں کرتا انہیں وہ اس ڈرامہ

"میں بے موت مر وادیتا ہے

"میں تمہاری بات سمجھ نہیں پائی ظویا کہ آخر تم کہنا کیا چاہ رہی ہو؟"

مطلب یہ کہ وہ صرف ایک ڈرامہ نہیں ہوتا بلکہ موت کی ایک قسم ہوتی

"ہیں

"کیا مطلب؟"

مطلب یہ کہ اس ڈرامہ میں حقیقتاً کسی کی موت ہو جاتی ہیں اور ڈرامے

"میں مرنے والی کردار ہمیشہ اسنو وٹ ہوتی ہیں

حسی جو خفگی سے حبہ کو دیکھ رہی تھی ظویا کی بات سن کر جیسے اس کے

چہرے پہ بھی خوف پھیلا تھا

رائل کیسل کے بڑے سے ہال میں ہر دوسرے دن ہونے والا تقریب منعقد تھا

سیٹرھیوں سے اترتے کیل کودیکھ سبھی مہمانوں نے نہایت پسندیدگی سے تالیاں پیٹا تھا

"اسے دیکھو کس طرح ہنس ہنس کر باتیں کر رہا ہے۔۔۔"

حبہ جو سرو کرنے والی ملازماؤں میں شامل تھی،

سیٹرھیوں سے اترتے موبی اور ایمن کودیکھ بے ساختہ بولی

جس پر قریب ہی موجود حنسی نے بھی ان دونوں کودیکھا تھا

جو بلیک لباس میں ملبوس ایک خوبصورت کیل لگ رہے تھے،

ایمن موبی کے بازو میں ہاتھ جمائل کئے ہنستے ہوئے مسلسل کچھ نا کچھ کہے

جارہی تھی

جس پر موبی کبھی کبھار اپنے مخصوص سپاٹ لہجہ میں کچھ کہہ دیتا تھا
"آپی آپ جیلس ہے"

ان دونوں کا گہرائی سے جائزہ لینے کے بعد حنسی نے جبہ کو دیکھتے ہوئے
جیسے افسوس سے کہا

"میں بھلا کیوں جیلس ہوگی؟"

وہ بے ساختہ گڑ بڑائی

اور پھر گویا اپنے جملے کو سوچ کر وہ خود بھی حیران سی رہ گئی
کیا وہ واقعی جیلس ہو رہی تھی؟

کیونکہ آپ ماسٹر موبی کو پسند کرتی ہیں اس لئے ان کے ساتھ کسی اور "
لڑکی کو دیکھ کر جیلس ہو رہی ہیں، ویسے بتادوں ماسٹر موبی ہنس ہنس کر بات
کرنا تو دور وہ تو مسکرا بھی نہیں رہے ہیں، آپ ایسے بندے کو کیسے پسند
"کر سکتی ہیں؟

حنسی نے کہتے ہوئے جیسے آخر میں جھرجھری لیا

"صحیح کہا میں بھلا ایسے بندے کو کیسے پسند کر سکتی ہوں"

حبہ نے آنکھوں میں ناراضگی سجائے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

آپی آپ کو پتا ہے میں بھی ایک لڑکے سے ملی وہ کیسل کے ملازم کے"

یونیفارم میں تھا، بہت زیادہ گورا چٹا بہت زیادہ اسمارٹ ہینڈ سَم، ہاسٹڈ،

"زبردست سی پرسنالٹی بلکل کورین ہیرو کی طرح

ان پچھلے کچھ دنوں میں حنسی نے کورین ڈراموں اور ہیرو کا اس قدر تذکرہ

کیا تھا کہ

حبہ کو نہایت اچھے سے احساس ہو گیا تھا کہ اسے نا صرف کورین ڈرامے

پسند تھے بلکہ انہیں ڈراموں میں موجود ہیرو کے مانند لڑکے بھی،

"مجھے اس پر بری طرح کرش آیا آپی"

حنسی نے جیسے کھوئے کھوئے لہجہ میں کہا

"کیا واقعی دنیا میں ایسے بندے بھی موجود ہیں؟"

حبہ نے گویا اتنی تعریفیں نہایت تحمل سے سنتے ہوئے پوچھا

کیوں نہیں آپ ماسٹر موبی کو ہی دیکھ لیجئے وہ بھی بالکل کورین ہیر و جیسے "

" لگتے ہیں

حنسی نے موبی کو پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا

جوا بھی کچھ دیر پہلے حبہ کی پسند کو لے کر جھر جھری لے رہی تھی

"اسے ان نمونوں کے ساتھ کمپیٹر مت کرو"

"آپی۔۔۔"

حبہ کے بے ساختہ کہنے پہ حنسی نے جیسے صدمے سے حبہ کو دیکھا تھا

آخر حبہ ان ہینڈ سم ہیر وز کو نمونے کیسے کہہ سکتی تھیں؟

"میرا مطلب ہے وہ زرا بھی ہینڈ سم نہیں ہے اس لئے کمپیٹر مت کرو"

حنسی کے چہرے پہ چھائے صدمہ پہ حبہ نے جیسے بات سنبھالنے کی

کوشش کی جس پر حنسی خفگی سے منہ موڑ گئی تھی۔

حنسی کے خفا چہرے پہ افسوس سے نگاہ ڈالتے ہوئے کہ اس نے ایک مرتبہ

پھر اسے ناراض کر دیا تھا

بشار اور ایمن کو ڈھونڈا جہاں زرا سے فاصلے پہ اسے وہ دونوں نظر آ گئے تھے،

بشار ایمن سے الگ ہوتے ہوئے کچھ کہہ رہا تھا اور پھر ایک جانب بڑھ گیا جس پر حبہ نے ایمن کو کسی اور سے باتوں میں مصروف ہوتا ہوا دیکھا تھا پھر وہ بھی گویا اس جانب بڑھ گئی جس جانب بشار تفتی گیا تھا موبی واش روم سے نکلا تو ٹھٹک کر راہداری میں رک سا گیا کیوں حبہ احسن سامنے ہی کھڑی نظر آئی تھی

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

اس نے حبہ کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ پلٹ کر پیچھے سنسان رہ داری میں دیکھنے کے بعد پوچھا

جو ایک دم قریب آ گئی تھی

"تم ایمن سے تو بڑا ہنس ہنس کر بات کر رہے تھے"

"ہنس ہنس کر؟"

اس نے بے یقینی سے پوچھا

شاید ہی وہ کبھی دل سے مسکرایا ہو گا تو ہنسے کی بات تو دور ہی تھی
"کیا تم جیلس ہو؟"

یہ جیلسی نہیں ہے بلکہ وہ ہے جب تم نے مجھے اپنے کمرے سے بنا چیخ
کئے نکلنے نہیں دیا تھا، جب مجھے اتنا برداشت کرنا پڑا تو تمہیں بھی کرنا پڑے
"گا، تم ایمن سے اس طرح ہنس ہنس کر بات قطعی نہیں کر سکتے
میں اپنی مرضی کا مالک ہوں میں تو وہی کرو گا جو میں چاہوں گا۔۔۔ اور"
"مجھ سے دور رہو

موبی جو حبه کے آؤر دینے پہ طیش میں آتے ہوئے اسے جتا رہا تھا کہ حبه کو
اپنے قریب آتا دیکھ وہ اپنا طیش بھول کر بے ساختہ پیچھے ہوتے ہوئے بولا
تھا

یہاں تک کہ اس کی پشت دیوار سے جا لگی اس نے بے ساختہ سامنے دیکھا
جہاں وہ اس کے قریب اور پھر بے حد قریب آگئی تھی

کہ وہ اس کے چہرے کے نقوش، آنکھوں کی بادامی رنگت آسانی سے
ملاحظہ کر سکتا تھا

میں بھی اپنی مرضی کی مالک تھی مگر پھر بھی مجھے وہ کرنا پڑا تھا جو تم نے کہا"
"تھا تو اس مرتبہ باری تمہاری ہے

حبہ نے نہایت خشک لہجہ میں کہتے ہوئے دیوار پہ ہاتھ رکھا تھا کہ موبی بے
ساختہ اس ہاتھ سے دور ہونے کے لئے سائیڈ میں کھسکا تھا کہ حبہ نے
دوسری جانب بھی ہاتھ رکھا،

"سمجھے بشار تفتی اس مرتبہ صبر و تحمل کی باری تمہاری ہے"

وہ نازک سی لڑکی جو اس بھی چند انچ ہائٹ میں چھوٹی تھی،

اس کے اطراف ہاتھ رکھے وہ اس پر یعنی موبی دا بیسٹ پہ رعب جمار ہی
تھی،

اور موبی اپنے تیزی سے بڑھتے ہارٹ بیٹ کے ساتھ اسے خاموشی سے
دیکھتا رہا تھا جو اب اس کے اطراف سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے پیچھے ہٹیں تھی

اور پھر وہاں سے جانے کے لئے پلٹ گئی تھی
 "اتنی ڈراؤنی لڑکی آخر بشار کو کیسے پسند آسکتی ہیں؟"
 کب سے رکی سانسوں کو بحال کرتے ہوئے موبی نے گویا اپنے دل پہ ہاتھ
 رکھے کہا تھا

جو بے تحاشادھڑک رہا تھا۔۔۔

جس دل کا احساس اس سے پہلے اسے کبھی نہیں ہوا تھا
 حبه رہداری سے نکل کر ہال میں پہنچی ہی تھی کہ اس کے سامنے مالتی آر کی
 تھی،

جو یقیناً آج کی تقریب میں جوزف کی ساتھ آئی تھی
 تو مل گئی تمہیں اپنی صحیح جگہ۔۔۔ تمہاری اوقات تو اس کی بھی نہیں
 "تھی

مالتی نے حقارت بھری نظروں سے حبه کو دیکھتے ہوئے کہا تھا
 حبه مالتی پہ ایک سرد نگاہ ڈال کر سائیڈ سے نکل رہی تھی تو اسے رکنائپڑا تھا

"کہاں جا رہی ہو سوئی؟"

وہ ایک دوسرے درجے کا ادھیڑ عمر شہری تھا جس نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔
حبہ نے ایک نگاہ اطراف پہ ڈالی جہاں سبھی اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے
اور اس سین کو انجوائے کرتے ہوئے ہنس رہے تھے

اور ان کے لبوں پہ تضحیک بھری مسکراہٹ تھی

"سرپلیز اپنا حواس قائم رکھنے کی کوشش کریں اور میرا بازو چھوڑ دیں"
حبہ نے سپاٹ لہجہ میں کہتے ہوئے ہلکی سی کوشش کی خود کو چھڑانے کی
ورنہ وہ چاہتی تو ایک ہی جھٹکے میں خود کو چھڑا چکی ہوتی،

مگر ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا کہ جب وہ دوسروں کے نگاہوں میں آتی
تب تک اسے تحمل سے کام لینا تھا

"وہ دیکھو وہ ملازمہ ہے جو موبی کے لئے کچھ نا کچھ اہمیت تو رکھتی ہی ہیں"
جارج بریسن جو جوزف کو اس دن کی ساری بات بتا رہا تھا کہ کس طرح
موبی ایک ملازمہ کی وجہ سے کنگ کے مقابل کھڑا ہو گیا تھا

تو اس ملازمہ کو دیکھ جارج بریسن نے بے ساختہ جوزف کو کہا
جس پر جوزف نے گردن موڑ کر دیکھا جہاں حبہ کے ساتھ ایک دوسرے
درجے کے شہری کو بد تمیزی کرتا دیکھ وہ فوراً جارج بریسن کو کہتا چھوڑ حبہ
کی جانب بڑا تھا

تم یہ بولنا چاہ رہی ہو کہ میں حواس میں نہیں ہوں۔۔ ایک ادنی سی غلام
"ہو کر تمہاری اتنی جرات

اس دوسرے درجے کے شہری نے آگ بگولا ہو کر کہتے ہوئے حبہ کا بازو
چھوڑ دیا

اور پھر اسی ہاتھ سے حبہ کو تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ ہوا میں بلند کیا تھا
اچانک ہی سائلنسر لگے گن سے بلٹ نکل کر اس کی ہتھیلی پہ آگئی تھی۔
ایک لمحہ کے لئے تو کسی کو سمجھ ہی نہیں آیا تھا وہ سبھی جوان جوئے کرتے
ہوئے اس ملازمہ کو مار کھاتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے۔

اگلے ہی پل مارنے والے ہاتھ پہ بٹ لگتے دیکھ وہ سبھی جیسے دہشت سے
پیچھے ہٹے تھے

اور وہ دوسرے درجہ کا آدمی درد سے چیختا ہوا اپنے زخمی ہاتھ کو دوسرے
ہاتھ سے پکڑے فرش پہ بیٹھا تھا

سبھی نے اس دوسرے درجہ کے آدمی سے نظریں ہٹا کر گردن موڑ کر
اس جانب دیکھا جس جانب سے بٹ آئی تھی

تو سرد سے تاثرات لئے موبی کو دیکھ جیسے سب کی سانسیں رکی
حبہ نے بھی گویا بے یقینی سے اسے دیکھا جس کی داہنی ہاتھ میں پستول
موجود تھا

ہر کوئی اسے بے یقینی اور دہشت سے دیکھ رہا تھا
جو اس زخمی آدمی کے پاس آرکا تھا

وہ کیسل کی ور کر رہے اور کیسل کی ور کرز کی جانب کسی نے بھی آنکھ اٹھا " کر دیکھا، تو اس کی آنکھوں میں بینائی نہیں رہے گیس چاہے وہ کوئی بھی "ہو۔۔

اس نے ایک سر دنگاہ آہ وزاری کرتے اس دوسرے درجہ کے آدمی پہ ڈالنے کے بعد گویا اپنے ٹھنڈے لہجہ میں وہاں موجود ہر ایک کو باور کروایا تھا

جو خوف سے تھوک نکل کر رہ گئے تھے قریب آر کے جوزف نے ایک نگاہ زخمی شخص پہ ڈال کر موبی پہ ڈالی تھی جو تبھی اس کی جانب متوجہ ہوا

"مجھے تمہاری یہ غلام چاہئے اسے میرے حوالے کر دو"

موبی نے قریب ہی خوف زدہ سی کھڑی مالتی کی جانب اشارہ کر کے جوزف سے کہا تھا

جو موبی کی بات سن کر مزید دہشت زدہ ہوئی تھی

جوزف یا موبی میں سے کوئی کچھ کہتا تبھی وہاں کنگ آیا

"اسے جلد از جلد ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ"

کنگ نے آہ وزاری کرتے دوسرے درجے کی شہری کے زخمی ہاتھ کو

دیکھتے ہوئے اپنے باڈی گارڈز سے کہا تھا

جو اگلے ہی پل تیزی سے جھک کر اسے اٹھا کر لے جانے لگے تھے

"تقریب کے خاتمے کا اعلان کرو۔۔۔ اور تم میرے ساتھ آؤ"

کنگ نے اپنے پیچھے کھڑے اپنے رائٹ ہینڈ سے کہا اور پھر دوسرا جملہ موبی

کو دیکھ کر کہا تھا

جو بے نیازی سے سر جھٹکتا کنگ کے پیچھے بڑھا تھا

-----*-----*

تم اس طرح بنا سوچے سمجھے دوسرے درجے کے کسی بھی شہری پہ گن
 "نہیں چلا سکتے"

وہ کنگ کا علی خان اسٹڈی روم تھا جہاں کنگ نے اپنے مقابل کھڑے موبی
 سے ناپسندیدگی سے کہا تھا

میں نے بنا سوچے سمجھے گن نہیں چلایا تھا بلکہ اس نے کیسل کے ایک
 "لیڈی ورکر کے ساتھ بد تمیزی کی تھی
 "صرف اس لئے؟"

کنگ نے جیسے نفی میں سر جھٹکتے ہوئے کہا
 "یہ میرے لئے صرف نہیں تھا مسٹر کنگ"

یہ صرف ہی تھا کیونکہ کیسل کی خادما میں انہیں کے لئے ہوتی ہیں وہ
 "چاہئے ان کے ساتھ کچھ بھی کریں یہ جرم نہیں ہے
 موبی کی بات سن کر کنگ نے جیسے اسے یاد دہانی کروائی کہ یہ کنگ ڈم ہے
 اور یہاں کارول وہی ہے

کتنا گھٹیا قانون ہے یقیناً اس قانون کا بنانے والا بھی ایسا ہی کوئی گھٹنیا"
"کنگ ہی ہوگا

موبی نے کنگ کی نگاہوں میں دیکھتے سرد لہجہ میں کہا تھا کہ آخر میں اس کے
لبوں پہ سرد سی استہزاء آمیز مسکراہٹ ابھر آئی تھی
کنگ موبی کے اس قدر بے باکانہ بد تمیزی لمحہ بھر کے لئے حیران ہوا تھا،
کنگ کو موبی آج شروع سے ہی کچھ مختلف سا ہمیشہ سے کئی گنا بے خوف
لگ رہا تھا

کنگ کے پیچھے کھڑا کنگ کارائٹ ہینڈ موبی کی اس حد سے تجاوز کرتی
گستاخی پہ بے ساختہ موبی کی جانب بڑھا تھا کہ کنگ نے ہاتھ کرا سے روکا تھا
موبی۔۔۔ تم کنگ ڈم کے قانون نہیں توڑ سکتے اگر تمہیں پسند نا ہو تو بھی "
" تمہیں ماننا ہوگا

ایسا تو میں بالکل نہیں کروں گا، میں وہی کروں گا جو مجھے پسند ہوگا، کیونکہ "
"یہی میرا قانون ہے

موبی نے گویا کنگ کی باتوں کو ہوا میں اڑاتے ہوئے لا پرواہی سے کہا تھا
تو پھر مجھے افسوس سے کہنا ہو گا میرے بچے کہ اگر تم ایسا ہی کرتے رہے تو"
"اپنی پیاری چیز کھودو گے

موبی کی کوئی پیاری چیز نہیں ہے، جسے کھونے کا موبی کو دکھ ہو، اس لئے"
کوئی اسے اس قسم کی دھمکی نہیں دے سکتا، موبی کوئی کنٹرول نہیں کر سکتا
کیونکہ موبی ہی سب کو کنٹرول کرتا ہے عنقریب ہی اس کنگ ڈم کو بھی
"موبی کنٹرول کرو گا

موبی نے جیسے کنگ پہ صاف جتاتے ہوئے کہا اور جانے کے لئے پلٹ گیا
وہ ملازمہ۔۔ جس کے لئے تم نے گن چلائی کیا وہ تمہاری پیاری چیز نہیں"
"ہے؟

کنگ کے کہنے پہ وہ لمحہ بھر کے لئے روکا تھا
جسے دیکھ کر کنگ کے لبوں پر ایک کامیاب مسکراہٹ ابھری کہ بلا آخر اس
نے موبی کی دکھتی نا پہ پیر رکھ ہی دیا تھا

"میں نے کہا ناموبی کا کوئی پیارا نہیں ہے۔۔۔ کوئی بھی نہیں"

موبی نے مڑ کر دوبارہ کنگ تک جاتے ہوئے ایک ایک لفظ کو پختگی سے ادا کرتے ہوئے گویا کنگ کو باور کروایا تھا

جس پر خاموشی سے اسے کہہ کر جاتے دیکھتا رہا تھا

"یہ تو وقت بتائے گا موبی وہ تمہاری پیاری چیز ہے یا نہیں؟"

"آپ کیوں موبی کو اتنا ڈھیل دے رہے ہیں"

موبی کے جانے کے بعد کنگ بڑبڑایا تھا

کہ کنگ کے رائٹ ہینڈ نے انتہائی ناگواری سے پوچھا تھا

کیونکہ وہ واحد شخصیت موبی ہی ہے جو اس کنگ ڈم کو سنبھال سکتا ہے،

تمہیں لگتا ہے کوئی اور موبی جتنا بے خوف ہے؟، نہیں نا؟، وہ موبی ہی ہے

جو کنگ ڈم کا وارث ہے اور کنگ ڈم کے وارث کو ڈھیل تو دینا ہی تھا

نا۔۔ مگر اب بس بہت ہو گیا۔۔ اب میں موبی کو مزید ڈھیل نہیں دوں

گا، میں نے سوچا تھا اپنے بچے کو تھوڑی سختی اور تھوڑی نرمی سے قابو کر لوں
 "گا مگر اب کی مرتبہ میں ایک ہی جھٹکے میں موبی کو گھٹنوں کے بل لے آؤ گا
 کہتے ہوئے کنگ کی آنکھوں میں سرد مہری چھائی تھی

-----*-----*-----*

"تمہیں کیا ہوا؟، تمہارا چہرہ اتنا سرخ کیوں ہو رہا ہے؟"

ایمن موبی سے ملنے اس کے کمرے میں آئی تھی،

اور خصوصاً یہ جاننے کے لئے کل جو اس نے حبہ کو چھیڑنے والے کو سبق
 سیکھایا تھا

کیا وہ جان بوجھ کر حبہ کے لئے تھا یا باقی سب ملازماؤں کے لئے بھی۔

مگر اس کے سرخ چہرے کے ساتھ ساتھ سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ جیسے
 وہ تشویش میں مبتلا ہوئی تھی

"شاید تھوڑا بہت ٹیمپر چکر ہو گیا ہے"

"میڈیسن لی تم نے؟"

"نہیں۔۔ ابھی لینے ہی والا تھا"

ایمن نے بے حد فکر مندی سے پوچھتے ہوئے اپنی ہتھیلی کو موبی کی پیشانی کی جانب بڑھایا تاکہ ٹیمپر چکر چیک کر سکے مگر موبی پیچھے ہوتے ہوئے مڑ گیا تھا

اور بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے اسے اشارہ کیا سامنے موجود کاوچ پہ بیٹھنے کا

"سوری میں بس چیک کرنا چاہتی تھی"

موبی کے اس طرح پیچھے ہٹنے پہ ایمن نے موبی کو بغور دیکھتے ہوئے کہا تھا

"اٹس اوکے۔۔ تم بیٹھ جاؤ"

موبی نے گویا لا پر واہی سے کہا

جب بیمار ہی تھے تو آرام کرنا چاہئے تھا ناکوں فضول میں کل کسی اور کے"

"مسئلے میں ٹانگ اڑائی؟"

ایمن نے بظاہر بے حد فکر مندی سے موبی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا مگر اس

سوال کے پیچھے اسے موبی کو جانچنا تھا

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے کسی اور کے مسئلے میں ٹانگ اڑانے کا بس "

" کمزوروں پہ مجھے ظلم پسند نہیں تو خود کو قابو میں نہیں رکھ پایا

موبی نے اپنے مخصوص سپاٹ لہجہ میں کہا

جس پر ایمن کو تسلی ہوئی کہ واقعی موبی نے کل جو کچھ کیا تھا

صرف حبہ کے لیے نہیں تھا

"تو پھر آج تم شوق دیکھنے کے لئے آرہے ہونا؟"

اب کی مرتبہ ایمن نے اس کی جانب اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتے

پوچھا اور اس کے لبوں پہ نہایت خوبصورت مسکراہٹ اٹھ اٹھی تھی

"نہیں، میرا لڑکیوں کا فریٹل بچکانا ڈرامہ دیکھنے کا بالکل بھی موڈ نہیں ہے "

یہ بچکانا تو نہیں ہوگا، بالکل اصلیت پہ مبنی ہوگا۔۔۔ مگر خیر تم میڈیسن لے "

"کرریسٹ کرو

موبی کے لاپرواہی سے کہنے پہ ایمن نے موبی کو گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا

مگر اسے بدستور بے زاری سے سنتا دیکھ وہ مسکرا کر کہتی ہوئی جانے کے لئے اٹھ گئی تھی

-----*-----*

وہ وہی رائل کیسل کا بڑا سا عظیم الشان ہال تھا جس کی ڈیکوریشن آج کچھ مختلف سی تھی، اسٹیج پر پردہ گرا تھا، اور اسٹیج کے قریب سے لے کر ہال کے آخر تک آج کرسیاں رکھی تھیں۔ اور ہر روادور ہر کرسی آخر تک بھری تھی

رائل فیملی اور دوسرے درجے کے شہری سبھی اشتیاق سے منتظر نظروں سے اسٹیج پر گرے پردے کو دیکھ رہے تھے

ہر سال اس ڈرامہ کو دہرایا جاتا تھا

وہ سبھی جانتے تھے کہ اسنو وائٹ کے کردار کے ساتھ آخر میں کیا ہونا تھا

پھر بھی ان کا اشتیاق ہر سال کم نہیں ہوتا تھا،

وہ سال بھر اس ڈرامہ کے منتظر ہوتے تھے کیونکہ انہیں اس فری ٹیل ڈرامہ کا وہ حصہ بے حد پسند تھا

جب ایک مثبت کردار ایک منفی کردار کے سامنے کمزور پڑ جاتا تھا

اور پھر وہ موت کے منہ میں جاسوتا تھا

اس وقت ان کے وجود میں خوشی اور ولولے کی لہر دوڑ جاتی تھی،

جس کے سبب ان کے اندر کے منفی کردار کو بڑا حوصلہ اور موٹیویشن ملتا تھا

کیونکہ وہ سبھی منفی کردار کے مالک تھے

اسٹیج پہ گراپردہ دھیرے دھیرے اوپر اٹھنے لگا تھا اور ہال میں موجود تمام
تماشا بینوں کے درمیان خوشی کی چہکار دوڑ گئی
وہ نہایت پر جوش ہو کر تالیاں پیٹنے لگے
اور جب اسٹیج پہ بلیو اور یلیو فرائز کے کمبینیشن میں ملبوس اسنو وائٹ اور
سیاہ سر تک ڈھانپے چوغے میں ملبوس وچ نظر آئی تو ان کی تالیوں میں گویا
مزید جان پڑ گئی۔

فرنٹ رو میں کونین کے ساتھ بیٹھے کنگ نے ایک گہری اور سرد نگاہ حبہ
کے وجود پہ ڈالی تھی
کیا وہ خود کو بچا پائی گی؟
کنگ نے اسے موقع دیا تھا چنے کا۔۔۔

زندگی یا موت کو؟
وہ بھلا کسے چنے گی؟
زیادہ غالب گمان تھا وہ یقیناً موت کو چنے گی۔

"اسنووائٹ کا انجام جانتی ہونا تم کہ کیا ہوا تھا؟"

اور اسٹیج پہ موجود ایک دوسرے کے مقابل کھڑی اسنووائٹ اور وچ ایک دوسرے کو گھور رہیں تھیں کہ وچ نے

گویا پوچھا

"اسے اس کے پرنس نے بچا لیا تھا"

اسنووائٹ نے سپاٹ لہجہ میں خوبصورت وچ پہ نظریں جمائے ہوئے

جواب دیا

"مگر تمہارے پاس تو تمہارا کوئی پرنس ہے ہی نہیں۔۔ تم کیسے بچو گی؟"

وچ نے گویا کھلکھلاتے ہوئے استہزا بھرے لہجہ میں کہا

۔۔ اگر تم میرے پرنس پہ نگاہ رکھی ہوئی ہو تو میں بتا دوں اسنووائٹ کہ

وہ تم پر لعنت بھیج چکا ہیں۔۔ وہ تم سے نہیں کسی اور سے عشق میں مبتلا

"تھا۔۔ جانتی ہونا تم؟۔۔ یہ سکون کا باعث تھا کہ وہ تم نہیں تھی۔۔۔

ہنستی ہوئی وچ کا چہرہ گویا آخر میں سپاٹ اور سرد ہوا

اسنووائٹ یہ خوبصورت سا مخملی جادوئی سیب ہمیشہ تم کو جوان اور " خوبصورت رکھے گا۔۔۔

کیا مزاق ہے جو کبھی خوبصورت تھی ہی نہیں اسے مجھے خوبصورت کہنا پڑھ "رہا ہے

اگلے ہی پل اپنے آپسی بات چیت کو ختم کرتے ہوئے وچ نے کالرمانک آن کرتے ہوئے مانک میں کہا تھا

البتہ آخری جملہ وچ نے نہایت حقارت سے کہا
وچ کا ڈائیلاگ سن کر قہقہہ اور تالیوں کی آواز ہال میں گونج گئی تھی
".. شکریہ"

اسنووائٹ نے وچ کے دوسرے جملے کو قطعی لاپرواہی سے ہمیشہ کی طرح نظر انداز کرتے ہوئے کہا اور پھر

اسنووائٹ نے سیب لے کر سیب کو منہ کی جانب بڑھایا تھا جسے دیکھ کر
تماشائیوں کی سانسیں رک سی گئی

اب کسی بھی لمحے اسنووائٹ زہریلے سیب کو بائٹ کرے گی اور موت کے منہ میں جا گرے گی۔

مگر انہوں نے دیکھا کہ اسنووائٹ سیب کو منہ کے قریب لے جاتے لے جاتے رک گئی تھی

"میں جانتی ہوں سیب میں زہر تھا۔ میں اسے نہیں کھا سکتی"

اسنووائٹ کے کہنے پہ تماشاویوں کے درمیان جیسے بے چینی دوڑی گئی کیونکہ اسنووائٹ نے ہمیشہ سے چلی آتی اسکرپٹ میں گویا دو بدل کر دیا تھا اب وچ کیا کرے گیں؟

تمام تماشاویوں کے ساتھ کنگ بھی اسنووائٹ کے ذہانت کے مترادف ہوا تھا اور اس کی نگاہیں بھی گویا اب وچ پہ جا کر رک گئی

اگر تمہیں اس میں شبہ ہے تو تم اپنا شبہ سیب کو مجھ سے شیئر کر کے دور "کر سکتی ہو"

وچ نے کہتے ہوئے ہلکا سا گردن جھکا کر جیسے اس کے سامنے اپنی چھوٹی سی مگر نہایت ہی تیز دھار چھری پیش کی۔

جسے اسنووائٹ نے وچ کا جھکا چہرہ دیکھ کر تھام لیا تھا اسنووائٹ گویا وچ کے اس اقدام پہ حیران ہوئی تھی وہی نہیں وہاں موجود سبھی حیران ہوئے تھے۔

وہ سبھی سوچ رہے تھے کیا وچ پاگل ہو گئیں ہے جو زہر یرلا سیب خود بھی کھانا چاہتی ہے؟

تو تم بھی واقعی مرنے والی ہو یا تمہارے پاس سیب میں موجود زہر کا توڑ؟" موجود ہے جی تم بھی یہ زہر یرلا پھل کھانا چاہتی ہو تا کہ میں بھی اسے کھا "سکوں۔۔

اسنووائٹ نے چھری کو ایک نگاہ دیکھ کر وچ کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا، اسنووائٹ نے اب کی مرتبہ گویا اردو میں کہا تھا "محبت کے لئے کچھ بھی۔۔"

وچ نے بھی اردو میں جواب دیتے ہوئے جیسے جذب سے کہا،

"محبت؟۔۔۔ تو کیا تم واقعی بشار کو چاہتی ہو۔۔۔؟؟"

اسنووائٹ کی نگاہوں میں گویا حیرانگی در آئی

"...! بچپن سے"

وچ نے پہلے سے زیادہ جذب سے کہا

"بچپن سے؟"

اسنووائٹ کی بادامی آنکھیں گویا حیرت سے پھیلی

"تم بشار کو نہیں جانتی نا؟"

اسنووائٹ کی حیرانگی سے پھیلے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گویا وچ نے پوچھا

"کیوں نہیں میں جانتی ہوں اسے"

"تم نہیں جانتی"

اسنووائٹ کے جواب کو بغور سنتی وچ نے جیسے پورے یقین سے کہا

"میں کیا نہیں جانتی؟"

وچ کے اتنے یقین سے کہنے پہ جیسے اسنووائٹ حیران ہوئی
 آخر وہ ایسا کیا تھا جو وہ نہیں سمجھ پائی اور وچ سمجھ گئی؟
 یہی کہ اگر اب جب کہ میں نے تمہارا چال الٹ دیا ہے تم نے اور میں "
 نے یہ سب نہیں کھایا تو یہاں کی بے حسی ظالم عوام ہمیں کھا جائے
 "گی۔۔

وچ کے کہنے پہ اسنووائٹ نے ایک نگاہ تماشاٹیوں پہ ڈالا جو سخت اضطراب
 اور ناگواریت سے بڑبڑا رہے تھے
 پورے ہال میں چہ میگوئیاں شروع ہو چکی تھی
 اسنووائٹ اور وچ کے درمیان کی گفتگو اردو میں ہونے کے سبب وہ کچھ
 سمجھ نہیں پائے تھے

"ٹھیک ہے پھر ہم دنوں ہی اس اسپیل کو شیئر کرے گے"
 اسنووائٹ کے مانک میں آواز گونجنے پہ وہ سبھی برہم ہوتے ہوئے بلا آخر
 خاموش ہو گئے

اور پھر اگلے ہی پل سیب کاٹنے کی کوشش میں نہایت احتیاط کے باوجود اس تیز چھری سے اسنو وائٹ کی انگلی کٹ چکی تھی۔

"اوہ تم نے تو انگلی کاٹ لی بے وقوفی اسنو وائٹ۔۔۔"

نہایت گہری مسکراہٹ کے ساتھ وچ چھری واپس لیتی ناظرین کی جانب متوجہ ہوتی اپنا سر نہایت ادا سے جھکاتی علان کر رہی تھی کہ وہ اسنو وائٹ سے جیت چکی تھی۔

جبکہ ناظرین ہکا بکا تھے کہ ابھی تو اسنو وائٹ مری بھی نہیں تھی تو وچ جیت کیسے گئی؟

جانتی ہو۔۔۔ اسنو وائٹ میں جیت گئی اس کا مطلب کیا ہے کہ تم ہار گئی ہو۔ اپنی زندگی کی بازی تم ہار گئی اسنو وائٹ۔۔۔ اگر نئی اسنو وائٹ نے "اولڈ اسنو وائٹ دیکھا ہے تو کیا نیو وچ نے نہیں دیکھا ہو گا۔۔۔"

تماشائی گویا اپنی سانس روکے ہوئے وچ کا ڈائیلاگ سن رہے تھے جو وہ اسنو وائٹ سے کہہ رہی تھی

وہی گھسی پٹی ٹرک تو وچ ہمیشہ نہیں استعمال کرے گی نا۔۔۔ زہریلا"

"سیب۔۔"

کہتے ہوئے وچ نے اسنو وائٹ کے ہاتھ سے آدھا سیب لیتے ہوئے مخالف جانب سے ہائٹ کیا

"زہریلے میں نہیں بلکہ چھری میں تھا"

وچ نے اسنو وائٹ کی انگلی سے بہتے خون کو دیکھ جیسے تاسف سے کہا اور وچ کی بات سن کر جیسے حاضرین کے اندر جوش کی لہر دوڑ گئیں ایک مرتبہ پھر ہال میں تالیاں گونج اٹھیں، ہر کوئی وچ کی ذہانت کی تعریف میں رطب اللسان تھا اور ان کی نگاہیں اسنوٹ پہ جمی تھیں، جس کی جانب ہر گھڑی موت قدم بڑھا رہی تھی

"ایک۔۔۔ دو۔۔۔ تین۔۔۔"

اسٹیج کے پیچھے جانے کے لئے بڑھتی وچ گنتی جارہی تھی

"---چار---پانچ"

ایک دم پردے کے پاس جا کر وہ رکی
"گیم اوور ڈیر اسٹیپ سس"

وہ کہتی ہوئی سرد سی مسکراہٹ کے ساتھ پلٹی تھی تاکہ اسنووائٹ کو آخری
مرتبہ مکمل ہارتا دیکھے۔

یہ ہار زندگی کی ہار تھی۔۔۔

اسنووائٹ اپنی زندگی ہارنے والی تھی

کیونکہ اس زہر کا توڑ صرف اسی کے پاس تھا۔۔۔ اور اس کے علاوہ دنیا
میں کسی اور کے پاس نہیں تھا۔۔۔

جو اپنا کام محض پانچ منٹ میں کر کے انسان کی آخری سانس تک چھین لیتا
تھا۔

اور حباہ حسن کا وہ پانچ منٹ پورا ہو چکا تھا

حباہ حسن جو اپنی زخمی انگلی پر پٹی باندھ رہی تھی۔

اچانک ہی اس کے آنکھوں کے سامنے جیسے اندھیرا سا چھایا
 اور پھر وہ اپنا حواس قائم نہیں رکھ پائی تھی
 اسے گرتا دیکھ وچ کی لبوں پہ ایک گہری مسکراہٹ اٹھ آئی تھی۔
 اس سے پہلے کے وہ جانے کے لئے پلٹتی اس نے دیکھا
 ایک دم آخر میں کسی نے آکر اسنو وائٹ کو گرنے سے بچا لیا تھا
 اور اب زہر سے نیلی پڑتی اسنو وائٹ اس کے باہوں میں تھی۔۔۔
 وہ پرسنس تھا۔۔۔ اسنو وائٹ کا پرسنس۔۔۔
 جو اپنے باہوں میں موجود اسنو وائٹ کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے اس کے
 چہرے پہ جھکا تھا۔
 اور پھر اگلے ہی پل وہ اسنو وائٹ کو بازو پہ اٹھائے صدمے سے ششدر
 کھڑی وچ کے قریب سے گزرتا پردے کے پیچھے چلا گیا تھا
 وہاں موجود تمام تماشا بینوں نے حیرت اور بے یقینی سے پہلی مرتبہ
 اسنو وائٹ کو پرسنس کو بچاتے ہوئے دیکھا تھا

کیونکہ اس سے پہلے کبھی اسنووائٹ کے اس فیری ٹیل ڈرامے میں
 اسنووائٹ کو کسی پرنس نے بچایا نہیں تھا
 کیونکہ کبھی کسی اسنووائٹ کے پاس اس کو بچانے والا پرنس موجود نہیں تھا
 اس مرتبہ اسنووائٹ کے فیری ٹیل ڈرامے میں اسکرپٹ بدل گئی تھی
 اسنووائٹ کو زہر دینے کا طریقہ بھی بدل گیا تھا
 مگر اسنووائٹ کو بچانے کا طریقہ آج پہلی مرتبہ نہیں بدلا تھا۔۔۔

وہ بشارتقی کا کمرہ تھا جہاں بیڈ پہ حبہ اسنووائٹ کے لباس میں ملبوس بے
 ہوش پڑی تھی
 اور ڈاکٹر اسے چیک کر رہا تھا

قریب ہی کھڑا بشار تقی شدید اضطراب اور بے چینی میں مبتلا کبھی ڈاکٹر کو تو کبھی حبہ احسن کے پیلے پڑے چہرے کو دیکھ رہا تھا

"ڈاکٹر اب یہ کیسی ہے؟"

حبہ کوچیک کر کے اٹھتے ڈاکٹر سے بشار نے قطعی بے چینی سے پوچھا

یہ زہر بہت ہی خطرناک تھا، جو محض پانچ منٹ میں اپنا کام کر دیکھاتا ہے "

مگر آپ نے انہیں صحیح وقت پر اینٹی ڈوٹ دے دیا تھا ورنہ ان کا بچنا ناممکن

"ہو جاتا

ڈاکٹر کمرے سے باہر جاتے ہوئے کہہ رہا تھا اور بشار اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا کافی افیت میں مبتلا ڈاکٹر کی باتوں کو سن رہا تھا

جس طرح زہر نے فوری کام کیا اسی طرح فوری کام اینٹی ڈوٹ بھی کر رہا "

ہے محض چند منٹ میں وہ مکمل ٹھیک ہو جائیں گی اور شاید انہیں جلدی

"ہوش بھی آجائے

"تھینک یو ڈاکٹر "

ڈاکٹر کے کہنے پہ گویا بشار نے ایک سکون بھری سانس خارج کرتے ہوئے
جیسے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا

"میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا ماسٹر جو بھی کیا آپ نے کیا"

ڈاکٹر کہتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا

"اب کیسی ہیں حبہ احسن؟"

تبھی نعمان نے مخالف جانب سے آتے ہوئے بشار سے پوچھا

"وہ ٹھیک ہیں، تم یہ بتاؤ ان کا رد عمل کیسا تھا؟"

بہت برا، انہیں یہ اینڈ بلکل پسند نہیں آیا، اور آپ نے اپنی حرکت سے

سبھی کے درمیان گویا اپنی کمزوری کا اعلان کر دیا، اب سب جان چکے ہیں

"کہ حبہ احسن کون ہے؟"

"یہ بہت برا ہوا"

بشار نے گویا شدید پریشانی سے اپنا ماتھا مسلا

آخر ہوا کیا تھا؟۔۔ اچانک ہی آپ کو بھرے مجمع کے سامنے کس کرنے "
"کی کیا سو جھی؟

"یہ سب کیا دھرا موبی کا ہے"

نعمان کے حیرت سے پوچھنے پہ بشار نے گویا دانت پیسا
کیا مطلب وہ کس آپ نے نہیں بلکہ موبی نے کیا تھا؟، مجھے پتا تھا آپ میں "
اتنی ہمت تو آنے سے رہی وہ یقیناً موبی ہی تھا، مگر پھر آپ کیسے موبی کے
"ہوتے ہوئے سوچ ہو گئے؟

نعمان کی باتوں پہ بشار اسے گھور کر دیکھتا ہوا کمرے کی جانب بڑھا تھا
"ارے آپ بتاتے تو جائے کہ وہ آپ تھے یا موبی تھا؟"

"کیوں نا تم یہ بہادر موبی سے ہی جا کر پوچھ لو"

بشار نے انتہائی خشک لہجہ میں کہتے ہوئے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ
زور سے بند کیا

آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا چھٹتے ہی وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔

اسے فوراً وہ وقت یاد آیا جب وہ گر رہی تھی اور اسے کسی نے تھاما تھا
 دھندلی ہوتی نگاہوں سے اس نے صاف دیکھا تھا کہ وہ بشار تھی تھا
 جس کے آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے چہرے پہ گرا تھا
 اس نے اس وقت کچھ کہا بھی تھا، مگر کیا؟
 وہ ٹھیک سے سن نہیں پائی تھی۔۔۔

مگر جب وہ اس کے چہرے پہ جھکا تو اس کے سارے سن ہوتے حواس جیسے
 جاگ گئے تھے

وہ وقت یاد آتے ہی بے ساختہ حبہ کی دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی
 "بشار۔۔۔"

اور تبھی دروازہ زور سے بن ہونے کی آواز پہ وہ بیڈ سے اتر آئی تھی
 اور پھر اس نے بشار کو اپنی جانب آتے دیکھا
 اور حبہ احسن کی نگاہیں جھکتی چلیں گئیں
 چاہے لڑکیاں کتنی بھی مضبوط کیوں نا ہو جائے۔۔۔

حبہ احسن کی ہی طرح پتھر ہی کیوں ناہو۔۔۔

مگر ایک مرتبہ جب وہ کسی مرد کو اپنا سمجھ لیتی ہیں۔۔۔

اسے اپنے دل میں جگہ دیتی ہیں۔۔۔

تو وہ اس کے سامنے کمزور پڑھنے لگتی ہیں۔۔۔

اس کے سامنے جھکنے اور ہارنے لگتی ہیں۔۔۔

اور اسے یہ ہار اور جھکنا برا بھی نہیں لگتا۔۔۔

"تم یہاں اس کنگ ڈم میں کیوں آئی؟"

بشار کے اچانک اس سوال پہ حبہ نے بے ساختہ سر اٹھا کر اسے دیکھا

وہ کہنا چاہتی تھی

"تمہارے لئے"

جو کہ بہت آسان تھا صرف دو لفظوں کا مگر کہنا نجانے کیوں نہایت ہی

مشکل تھا

"صائم کے لئے"

یقیناً وجہ یہی رہی ہوگی۔۔۔ حبہ احسن کا صائم۔۔۔
 حبہ کا جواب سن کر وہ برہم اور تلخ ہوا تھا۔۔۔
 نجانے کیوں وہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی حبہ سے یہ سننے کی امید کئے
 ہوئے تھا کہ وہ اس کے لئے آئی ہے۔
 کتنا بے وقوف اور خوش فہم سا ہو رہا تھا وہ۔۔۔
 "وہ یہاں ہیں؟"

اگلے ہی پل اس کے بچے کی ساری نرمی غائب ہوئی تھی
 وہاں اب غصہ اور سپاٹ پن تھا
 ہاں اسے میری اسٹیپ مام نے بیچا تھا۔۔۔ ہیومن ٹریفلنگ میں وہ یہاں آیا
 ہیں

"تمہار سوتیلی ماں۔۔۔"

"اور تم۔۔۔"

وہ اس کا بات کاٹ کر بولی

تم دونوں میں کوئی فرق نہیں۔۔۔ وہ تم ہی ہو جو معصوم انسانوں کو جانوروں کی طرح بیچتے ہو۔۔۔۔۔ ہیومن آرگن کی ناجائز ڈیلوری کرتے ہو اور اگر میں تم جیسے انسانیت سے گرے ہوئے لوگوں کو اریسٹ کرنا چاہوں تو کیا غلط بھی میں ہی ہوں مسٹر بشار تقی۔۔۔ دھوکہ باز بھی میں ہی ہوں

بشار نے محسوس کیا وہ پہلے سے زیادہ بولنے لگی تھی وہ اس کی جانب بڑھتی ہوئے اس کے سینے پہ دونوں ہاتھوں سے دھکا دیتے ہوئے ہوئے کہہ رہی تھی جس کی وجہ سے بشار پیچھے دھکیلے جا رہا تھا جبہ کے تیسری مرتبہ ایسا کرنے پر وہ اس کی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کھینچ گیا جس پر وہ اس کے نہایت قریب چلی آئی تھی۔۔۔ اتنی قریب کہ درمیان میں فاصلہ ناہونے کے برابر تھا۔۔۔۔۔ اس قربت کا اثر بشار پر فوراً ہوا تھا۔۔۔

کہ اس کا غصہ اور ناراضگی جیسی لمحوں میں تحلیل ہوئی۔۔۔
نہایت قریب سے حبہ کی سرخ بادامی غصے بھری آنکھوں کو دیکھتے
ہوئے۔۔

اس کی نظریں حبہ کے چہرے کا جائزہ نرمی سے لینے لگی تھی کہ۔۔۔
نظریں اس کے نرم سرخی مائل لبوں پہ جا کر رک سے گئے۔۔۔
اس کے دل نے بے ساختہ بیٹ مس کی،
ابھی کچھ دیر پہلے اس نے ان لبوں کی نرمی کو محسوس کیا تھا۔۔
دل نے شدت سے چاہا کہ وہ ایک مرتبہ پھر سے انہیں محسوس کرے۔۔
لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا

مگر پھر اگلے ہی پل وہ اس کے سامنے موجود کھلے بالوں کو کاندھے کے پیچھے
کرتے ہلکا سا گردن اور بالوں کے درمیان جھکتے ہوئے خود کو روک نہیں پایا
تھا۔۔۔

نجانے کتنا عرصہ ہو گیا تھا

وہ اس خوشبوؤں کو محسوس ہی نہیں کر پایا تھا۔۔۔ جو اسے سکون دیتا تھا کہ غصے میں بھری حبہ کی سانس تھمی۔۔۔ وہ اپنے گردن پہ اس کی سانسوں کو محسوس کر سکتی تھی۔ جو اپنی دونوں آنکھیں بند کئے بنا اسے چھوئے لمبی سی گہری سانس اپنے اندر لیتا۔

اگلے ہی پل اس سے تیزی سے دور ہوا
تم یہاں سے چلی جاؤ میں تمہارے صائم کو ڈھونڈ کر تمہارے پاس بھیج
"دونگا"

اگلے ہی پل جیسے اپنے اندر اور باہر کے موسم کو سپاٹ کرتا اس کی جانب گھومتے ہوئے وہ سرد اور حتمی لہجہ میں کہتا جانے کے لئے دروازے کی جانب بڑھا تھا کہ حبہ کے اگلے جملہ پر رک گیا
"یہ فیصلہ تم نہیں کروں گے"

اس کے اتنی جلدی نرم اور پھر سخت ہونے پہ حبہ نجانے کیوں اپ سیٹ ہوئی تھی۔

اس لئے جب اس نے کہا تھا تو وہ بھی پہلے کی طرح تھی
سپاٹ سی حبہ احسن۔۔

یہاں تمہاری جان کو خطرہ ہے، دیکھانا بھی تمہاری سوتیلی بہن نے "
تمہیں زہر دینے کی کوشش کی تھی

"اس سے میں نپٹ لوں گی"

"صرف وہی نہیں ہے جو تمہاری اکلوتی دشمن ہے"

حبہ کا جواب سن کر جیسے بشار کا غصہ اور اضطراب بڑھا

"میں جانتی ہوں"

"اگر جانتی ہو تو یہاں سے چلے جاؤ"

"میں تنہا تو کبھی نہیں جاؤں گی"

(تمہارے اور صائم کے بغیر)

حبہ نے قطعی لہجہ میں بظاہر کہا البتہ دل نے اور بھی کچھ کہا تھا

جو صرف دل میں ہی رہ گیا تھا

"میں نے کہانا میں صائم کو بعد میں ڈھونڈ کر بھیج دوں گا"

(اور تم؟)

بشار کے کہنے پہ ایک مرتبہ پھر سے گویا حبہ کے دل نے سوال پوچھا جو حبہ

کے لبوں تک نہیں آیا

نہیں میں نہیں جاؤں گی، ان مظلوم عوام کو تنہا جابر و ظالم لوگوں کے

"درمیان، جہاں حسی ظویا جیسے ناجانے کتنے ہی موجود ہیں

(تم میرے علاوہ سبھی کے بارے میں سوچنا اور ان کی پرواہ کرنا)

حبہ کی بات سن کر تو جیسے بشار کا غصہ اور خفگی مزید بڑھی تھی

ٹھیک ہے جو کرنا ہے تمہیں وہ کرو مگر ایک بات سن لو حبہ احسن کہ مجھے

تم سے نفرت ہے، اس لئے مجھ سے دور رہنا ورنہ میری نفرت سے تمہیں

"بہت تکلیف پہنچ سکتی ہیں

بشار نے قطعی سرد لہجہ اختیار کیا تھا

جس پر کئی لمحے تک حبہ اسے خاموشی سے دیکھتے رہی تھی

"مجھے بھی۔۔۔ تم سے۔۔۔ نفرت ہے۔۔۔ بہت زیادہ نفرت ہے"

حبہ کے خاموشی سے دیکھتے رہنے پہ بشار کے دل کو جیسے کچھ ہوا تھا

وہ بے ساختہ حبہ سے نظریں ہٹا کر مڑنا چاہتا تھا کہ حبہ کی دھیمی ٹہری آواز

پہرک سا گیا

جو ٹوڑ ٹوڑ کر جملے ادا کر رہی تھی

"جانتا ہوں میں"

حبہ کی نفرت کے بارے تو گویا وہ پہلے سے ہی جانتا تھا مگر پھر بھی حبہ کے

منہ سے سن کر اس کے دل کی کیفیت غیر ہوئی تھی

بظاہر سپاٹ لہجہ میں حبہ سے کہتا وہ کمرہ سے نکل گیا تھا

حبہ احسن جانتی تھی کہ وہ کبھی بھی اس کے باتوں کے مطلب کو نہیں سمجھ

پائے گا کہ وہ کیا کہنا چاہتی تھی

جبھی تو وہ اتنی آسانی سے کہہ پائی تھی

نجانے وہ رات میں کب روتے روتے اپنا سر بیڈ سے ٹکائے سو گئی تھی مگر
جب دوبارہ راہی کی آنکھیں کھلی تو اس نے خود کو بیڈ پہ پایا،
اگلے ہی پل جھٹکے سے اٹھتے ہوئے راہی نے صوفے کی جانب دیکھا جہاں
تحشم رات میں سویا ہوا تھا

مگر وہ صوفے پہ نہیں تھا بلکہ وہ کمرے میں ہی نہیں تھا
اسے کمرے سے نکلتے ہی لاونج میں وہ نظر آیا آہینہ کے سامنے سر جھکائے
بیٹھا آہینہ کی باتیں سن رہا تھا
"بڑی جلدی اٹھ گئی تم؟"

آہینہ کے طنز پہ راہی کی نگاہیں لاونج میں لگے وال کلاک پہ گئی جو ساڑھے نو
بج رہے تھے

"میں نے سوچا جانے دو تمہیں آخری دن سونے دوں"

"کیوں اس کے بعد کیا میں مرنے والی ہوں؟"

آہینہ کے کہنے پہ راہی نے گویا انتہائی خراب موڈ سے پوچھا
کیونکہ تحشم نے اسے سراٹھا کر نہیں دیکھا تھا

گویا وہ اسے اگنور کر رہا تھا

جب بھی کہنا اول فول ہی کہنا۔۔۔ جاو جا کر تیار ہو جاو تحشم کے ساتھ
"تمہیں بھی جانا ہے"

"میں کہی نہیں جا رہی"

راہی نے ایک غصہ بھری نگاہ بدستور سر نظریں جھکائے تحشم پہ ڈالتے
ہوئے کہا تھا

تم کہی نہیں بلکہ اپنے سسرال جانے والی ہو، تمہاری ساس سے بات ہوئی
میری وہ کافی خفا ہو رہیں تھیں اور صحیح ہو رہی تھیں، بیٹیوں کو اتنے دنوں
"تک مائیکے نہیں رہنا چاہئے، بیٹیاں سسرال میں ہی اچھی لگتی ہیں
"تو اگر اتنی اچھی لگتی ہیں تو بھیج دیا ہو تانا بچپن سے ہی"

"بہت زیادہ زبان چلتی ہے"

آہینہ کا کا بے ساختہ جوتے تک جاتے جاتے رہ گیا تھا

"شادی شدہ ہو گئی ہوں اس لئے لحاظ کر رہی ہوں"

کیوں کرتی ہیں اتنا بھی لحاظ کیونکہ فرق تو کچھ خاص نہیں پڑا پہلے جوتا

"ماریتیں تھیں اور اب طعنے

راہی کو تو بری طرح طیش چڑھا تھا پیرچٹھ کر کہتے ہوئے وہ دوبارہ کمرے میں گھس گئی تھی

"پتا نہیں اس لڑکی کو کب عقل آئے گی؟"

آہینہ نے بے ساختہ اپنا ماتھا تھامنا تھا

اور تحشم نے اس عرصے میں پہلی مرتبہ گردن موڑ کر راہی کے کمرے کے

بند دروازے کی جانب دیکھا تھا

-----*

"بشار تفتی تم نے کہا تھا تم صرف میرے ہو"

بشار تفتی کمرے سے نکلا ہی تھا کہ ایمن اس کے سامنے آکر رکتی ہوئی بولیں

وہ سخت غصہ اور صدمہ میں تھی

"مجھے تو نہیں یاد کہ میں نے ایسا کچھ کہا تھا"

وہ اپنی سرد نظریں ایمن پہ جمائے بولا

"تم نے مجھے دھوکہ دیا"

"مگر سب سے پہلے دھوکہ کی شروعات تو تم نے کی۔۔۔"

ایمن کے غصے سے کہنے پہ

اس نے گویا پہلے سے زیادہ سرد لہجہ میں کہتے ہوئے ایمن کی جانب اپنے

قدم بڑھائے

میں نے کہا تھا نا کہ حبہ کو خراش تک نہیں آنا چاہئے مگر تم نے تو اسے زہر

"دے دیا۔۔۔"

اپنی جانب بڑھتے بشار تقی کے انتہائی ٹھنڈے لہجہ پہ پہلی مرتبہ ایمن کو
خوف سا محسوس ہوا تھا

"مو۔۔۔بی۔۔۔؟"

اس نے بے ساختہ خوف سے تھوک نگلتے ہوئے اپنے قدموں کو پیچھے
کیا۔۔۔

کیونکہ یہ انتہائی سرد انداز صرف موبی کا ہی ہوتا تھا
مگر اس سے موبی اس طرح کا برتاؤ کبھی نہیں رکھتا
"اب تم بتاؤ کس قسم کے زہر سے مرنا پسند کرو گی؟"

دیوار سے ٹکے ایمن کے خوف اور بے یقینی سے پھیلے آنکھوں میں اپنی
ٹھنڈی نگاہوں سے اس نے جھانکتے ہوئے پوچھا جسے سن کر ایمن کے اندر
دہشت کی سرد لہر سی دوڑی تھی

"تم موبی ہو یا بشار۔۔۔؟"

"دونوں بھی، میں ہی بشار ہوں اور میں ہی موبی ہوں۔۔۔"

تم پہلے سے ہی میری ڈی ڈی آئی ڈی بیماری کے بارے میں جانتی تھی، اس لئے تم نے موبی کو بہکانے کی کوشش کی کہ موبی کی وہ فرینڈ جسے موبی کو "چھوڑنا پڑا تھا وہ تم تھی، مگر وہ تم نہیں تھی

"وہ میں ہی تھی"

بشار کی بات سن کر ایمن کے چہرے کا رنگ اڑا تھا مگر پھر بھی اس نے پورے یقین سے کہا

"نہیں وہ تم نہیں تھی"

ایمن سے زیادہ مضبوط اور پر یقین لہجہ بشار تھی تھا جسے سن کر ایمن کی آنکھوں میں نمی سی چھائی

"اگر وہ میں نہیں تھی تو کون تھا؟"

ایمن نے اپنے نم ہوتے سرخ آنکھوں سے بشار کی کرسٹل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا

"وہ حبہ احسن تھی"

بشار کی بات پہ ایمن کے آنکھوں کی سرخی جیسے گہری ہوئی

-----*-----*-----*

پولیس کمیشنر شمس الدین اس وقت کمیشنر نہیں تھے
بلکہ ایک پولیس اکیڈمی میں اعلیٰ پیمانے پہ تربیت حاصل کر کے ابھی انہوں نے پولیس فورس جوئن کیا تھا،
ان کا ٹرانسفر ایک ہیلی ایریا میں ہوا تھا،
جہاں لوگوں کی تعداد کی کمی کی وجہ سے جرائم بھی کچھ خاص نہیں تھے،
اورینگ پر جوش سے شمس الدین اس روٹین سے سخت بوریت میں مبتلا
تھے

تب ان کے دماغ میں بچوں کو ٹرین کرنے کا ایڈیا آیا تو انہوں نے اپنے گھر پہ
ہی ایک چھوٹی سی اکیڈمی کھول لی،

جہاں پورے گاؤں کے شوقین بچے آنے لگے تھے۔

اور ان میں زیادہ تر وہ بچے تھے جو ہیلی ایریا میں اسکول ویکش پہ چھٹی

منانے اپنے رشتہ دار کے یہاں آئے ہوئے تھے

اور انہیں میں ایک بشار تقی بھی تھا۔

گیارہ سالہ بشار تقی جسے ابھی اس کی آنٹی نے ایڈاپٹ نہیں کیا تھا،

اسکول کی چھٹیاں گزارنے کے لئے اس کی ضد پہ اس کے ڈیڈنے اسے

اس ہیل سٹیشن پہ بھیجا تھا۔

ایک دن صبح سو کر اٹھنے پہ اسے اپنے سرہانے نوٹ ملا جو موبی کی جانب سے

تھا۔

اسے زیادہ وقت نہیں لگا تھا اپنے وجود میں پیدا ہوئے دوسرے کیریٹر کے

بارے میں معلوم ہونے میں اور یہ معلوم کرنے میں کہ یہ کیوں ہوا تھا۔

اس نے اس بارے میں انٹرنیٹ پہ سرچ کیا تو اسے باآسانی خبر ہو گئی تھی

کہ اسے ڈی آئی ڈی نامی بیماری تھی،

اور اس کا دوسرا وجود ٹھیک جانو کے مرنے کے بعد اس کتے سے انتقام لینے کے وقت پیدا ہوئی تھی۔

جس نے خود کے لئے موبی نام پسند کیا تھا۔

موبی نے لکھا تھا کہ

اس کے انکل (ڈیڈی کے دوست) کے پڑوس میں جو پولیس انکل رہتے ہیں وہ جوڈو کراٹے کی ٹریننگ دیتے ہیں تو وہ اسے جوئن کرنا چاہتا ہے۔
اس سے بھلا بشار کو کیا دقت ہو سکتی تھی اس نے اپنے پاٹرن کی اس بات کو مان لیا تھا،

پھر جب اکیڈمی کا وقت ہوتا تو وہ سو جاتا تھا

اور پھر بیدار وہ موبی کی صورت میں ہوتا تھا

خیر موبی نے اس اکیڈمی کو جوئن کر لیا جہاں اسے ملا کر کل دس اسٹوڈنٹس تھے

جنہیں شمس الدین نے نہایت جھانٹ کر چنا تھا

وہ پوری چھٹی بشار نہایت کم اور موبی زیادہ ایکٹیور ہاتھا
 پھر چھٹی ختم ہو گئی شمس الدین سر نے کہا کہ ان سبھی کو اپنے اسکول کی ہر
 چھٹی پہ اس اکیڈمی کو جوئن کرنا ہے جس پہ سبھی اسٹوڈنٹس ہامی بھرتے
 ہوئے واپس اسکول لائف میں لوٹ گئے
 مگر اپنے وعدے کے مطابق سبھی اپنی چھٹیوں پہ اس اکیڈمی کو جوئن کرنے
 اس ہیل اسٹیشن ضرور آتے تھے
 جن میں موبی بھی تھا
 شمس الدین سر کی اکیڈمی جوئن کئے ان کا چوتھا سال تھا اور بقول شمس
 الدین یہی ان کا آخری سال بھی۔
 کہ اس سال ان کی ٹریننگ ختم ہو جائے گی۔
 اس وقت بشار یا موبی چودہ سال کا تھا اور اسی سال ایک انتہائی خوبصورت
 اسی کی ہم عمر لڑکی اس کے پاس آئی۔

موبی کو اپنے تمام اکیڈمی میٹس یاد تھے جو کہ پہلے دس تھے مگر اب نورہ گئے تھے اور انہی نو میں سے وہ لڑکی بھی شروع سے تھی

"ہائے ایجنٹ بیسٹ میں ایجنٹ وچ ہوں"

ابھی کچھ دیر پہلے ہی شمس الدین سر نے انہیں کہا کہ وہ یہ گمان کرے کہ وہ اپنے ملک کے ایجنٹ ہیں اور انہیں اپنے لئے کوئی نام پسند کرنا ہیں اور تب موبی نے شمس الدین سر کو اپنا نام "ایجنٹ بیسٹ" بتایا تھا

اس خوبصورت لڑکی نے کہتے ہوئے دوستی کے لئے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا

جس پر موبی نے سپاٹ سی نظروں سے اس لڑکی کے چہرے کو دیکھا جو نجانے کیوں سرخ ہو رہا تھا

وہ تھوڑی نروس سی لگ رہی تھی

اگلے ہی پل موبی بنا جواب دیئے اس پہ سے اپنی نظریں ہٹاتا پلٹ گیا کیونکہ کلاس کی چھٹی ہو گئی تھی

میں جانتی ہوں کہ تمہیں دوست بنانا پسند نہیں ہیں مگر میں پھر بھی " تمہاری دوست بننا چاہتی ہوں پچھلے تین سال سے مگر کبھی تم سے بات کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی اور آج میں نے بہت مشکل سے خود کو تمہارا سامنا کرنے کے لئے تیار کیا ہے کیونکہ یہ ہمارا آخری سال ہے اگر اس سال بھی میں نے تم سے دوستی نہیں کی تو تم کھو جاؤ گے اور میں تمہیں کھونا " نہیں چاہتی اور۔۔۔

ایمن موبی کے تیز قدموں کی پیروی کرتے دوڑتے ہوئے مسلسل ہانپتے ہوئے کہہ رہی تھی

وہ خوفزدہ تھی کہ کہی موبی اس کی فرینڈ ریکوسٹ ٹھکرا نادرے۔

"مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے"

اپنے پیچھے دوڑتی ہوئی لڑکی کی باتیں مسلسل بے زاری سے سنتے ہوئے

موبی نے گویا رک کر اس لڑکی کی بات کاٹتے ہوئے کہا

جس پر ایمن کے چہرے پہ ادا سی اور دکھ کے تاثر پھیل گئے تھے

وہ اپنی جگہ رکی شدید ہرٹ ہوتے ہوئے موبی کو تیز قدموں سے دور جاتا
ہو ادیکھتی رہی تھی

-----*-----*

اس کے بعد کئی مرتبہ ایمن نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر موبی
نے اس کی جانب زرا سی بھی توجہ نہیں دی
وہ ایک خوشگوار سی ابر آلود صبح تھی اس دن شمس الدین نے ان کا ٹیسٹ لینا
تھا

شمس الدین اپنے اسٹوڈنٹس کا ٹیسٹ لے رہے تھے کہ تب اچانک ہی
جھاڑیوں کے پیچھے گملے سے ٹیک لگائے ایک وجود گملے کے آگے گرنے پہ
خود پہ آگے آگرا تھا

وہ سبھی چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

اگلے ہی پل جو اپنے کپڑے جھاڑتی اٹھ کھڑے ہوئی تھی۔

"سوری۔۔"

"تم یہاں کیا کر رہی تھی؟"

سبھی کو اپنی جانب متوجہ دیکھوہ بارہ سالہ لڑکی بھاگ کھڑی ہونے کے

درپے تھی کہ شمس الدین نے اسے روکا

"سب کو دیکھ کر سیکھنے کی کوشش کر رہی تھی"

سرخ و سنہرے چہرے کے گرد گرتے سیاہ باب کٹ بالوں میں اس لڑکی

نے نہایت معصومیت بھرے انداز میں کہا تھا

جس پر شمس الدین بے ساختہ مسکرا اٹھے

"تو بیٹا اگر تمہیں اتنا ہی زیادہ شوق تھا تو تم ڈائریکٹلی جوائن کر سکتی تھی"

میں نے کوشش کی تھی تین سال پہلے۔۔۔ مگر آپ نے مجھے یہ کہہ کر

"واپس کر دیا تھا کہ میں بہت چھوٹی ہوں

"یہ تو بہت برا کیا تھا میں نے"

اب کی مرتبہ اس سنہرے معصوم چہرہ پہ خفگی بھرے تاثرات اٹھائے تھے وہ اتنی کیوٹ اور پیاری لگی کہ شمس الدین بے ساختہ قہقہہ لگائے اور وہ ایکلوتے نہیں تھے جو اس بارہ سالہ لڑکی کی باتوں کو سن کر انجوتے کر رہے تھے

بلکہ وہاں دوسری ہستی بھی موجود تھی جو اس لڑکی کی بے ساختہ خفگی پہ بے ساختہ ہی مسکرا دیا تھا

اور اسے جب اپنی مسکراہٹ کا احساس ہوا اس نے فوراً اپنی مسکراہٹ سمیٹی تھی اور وہ تھا موبی۔۔۔۔

"تو پھر اس طرح چھپ چھپ کر تم کب سے سیکھ رہی ہو؟"

شمس الدین نے دلچسپی سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"شروعات سے"

"شروعات سے؟"

اب کی مرتبہ سنہرے چہرے پہ بلا کا سکون و اعتماد تھا

کہ شمس الدین اس چھوٹی سی بچی کے الفاظ کو ہی سن کر دنگ ہوئے تھے کہ
اس کے چہرے پہ چھائے اعتماد نے انہیں مزید حیران کیا
"تو پھر کیا کیا سیکھا تم نے؟"

"سب کچھ جو بھی آپ نے انہیں سیکھایا"

اس نے کہتے ہوئے اسٹوڈنٹس کی جانب دیکھا تو اس کی نگاہیں موبی سے جا
ٹکرائی تھی

جو اسی کو دیکھ رہا تھا

"تو پھر کیا تم چھوٹا سا ٹیسٹ دے سکتی ہوں"

"ہاں بلکل"

شمس الدین کے پوچھنے پہ اس نے موبی سے نظریں ہٹاتے ہوئے انتہائی
خوشی سے کہا تھا

اور شمس الدین یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ وہ چھوٹی سی لڑکی ان کے ہر
ٹیسٹ میں نہایت کامیابی سے پاس ہوئی تھی۔

چاہئے وہ زبانی تھا یا عملی۔۔۔

"آئی کانت بلیو۔۔۔"

حیرت کی زیادتی کے سبب ان کی منہ سے نکلا تھا

"می ٹو۔۔۔"

ان کے پیچھے ہی باقی اسٹوڈنٹس کے ساتھ کھڑے موبی گویا بے یقینی سے

بڑبڑایا تھا

کہ اس کے ساتھ کھڑی ایمن نے کینہ توڑ نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا تھا

Zubi Novels Zone

-----*-----

پھولوں کو اس طرح مت توڑ کر پھینکو۔۔۔ انہیں پودوں سے جدا مت

"کرو"

موبی جو گلاب کے پودوں کے پاس کھڑا تھا اور اپنی عادت کے مطابق
پھولوں کو توڑ کر مسل کر پھینک رہا تھا
اپنے پیچھے سے آتے آواز پہ اس نے پلٹ کر دیکھا
جہاں وہی چھوٹی سی لڑکی کھڑی اپنی بادامی آنکھیں پھیلائے اسے دیکھتے
ہوئے ناپسندیدگی سے کہہ رہی تھی
"میری مرضی۔۔۔"

موبی اپنے مخصوص روکھے انداز میں کہتا واپس اپنا رخ موڑ گیا
البتہ اس کے سارے احساس شارپ ہو چکے تھے،
وہ اپنے بغل میں کھڑی لڑکی کو بنادیکھے بھی محسوس کر سکتا تھا کہ وہ اسے کئی
لمحے تک دیکھتی رہی تھی
"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟"
جب رہانا گیا تو بے ساختہ پوچھ اٹھا
"کیونکہ تم کافی بیوٹیفل ہو"

"بیوٹیفل گلز کے لئے بولا جاتا ہے بے وقوف"

اس لڑکی کی بات پہ اس نے اپنے لبوں پہ ابھرتے بے ساختہ مسکراہٹ کو
چھپاتے ہوئے گویا ڈپٹا

"تو پھر میں تمہارے لئے کیا کہوں؟"

وہ جیسے کنفیوز ہوئی

"ہینڈ سم، چار منگ وغیرہ۔۔"

"اچھا۔۔ تو تم کافی ہینڈ سم اور چار منگ ہو"

"بے وقوف۔۔"

اس لڑکی کی بات پہ اب کی مرتبہ موبی اپنے لبوں کی مسکراہٹ نہیں روک
پایا تھا

"تم مسکراتے ہوئے اور ہینڈ سم اور چار منگ لگتے ہو"

لڑکی کی بات پہ موبی کی مسکراہٹ فوراً سمٹی تھی۔

وہ حیران ہوا کہ وہ پہلی مرتبہ کسی سے اتنا فرینک ہو رہا تھا

"ویسے تمہارا ایجنٹ نیم کیا ہے؟"

"جانور۔۔"

لڑکی کے پوچھنے پہ اب کی مرتبہ موبی نے اس کی جانب اپنی سر دنگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا

وہ دوسروں کی طرح ہی اسے ڈرانا چاہتا تھا، اس نے دیکھا تھا کہ دوسرے بچے اس کے اس انداز پہ ڈر جاتے

"کیا مطلب؟"

مگر وہ لڑکی بنا ڈرے اپنی بادامی آنکھیں حیرت سے پھیلائے پوچھ رہی تھی "لوگ مجھے جانور یعنی کے بیسٹ کہتے ہیں"

موبی نے ان حیران بادامی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا اس کے لہجہ سے اس مرتبہ خود بخود ارد مہری غائب ہوئی تھی

"تو پھر آج سے میں بیوٹی ہوں"

اس لڑکی کے جواب پہ اب کی مرتبہ موبی کے چہرے پہ حیرانگی چھائی تھی

"تو کیا تم مجھے پرپوز کر رہی ہو؟"

موبی نے جیسے تیوری چڑھائے پوچھا گویا وہ خود بھی سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو

"پرپوز۔۔؟، اس کا مطلب کیا ہے؟"

"بے وقوف"

اس کے حیرانگی سے پوچھنے پہ اسے یقینا آگیا تھا کہ اس چھوٹی سی لڑکی نے اسے بقیہ لڑکیوں کی طرح پرپوز نہیں کیا تھا

بلکہ اسے تو اس کا منع بھی نہیں پتا تھا

"پرپوز کا مطلب بے وقوف ہوتا ہے؟"

"یقین نہیں آتا وہ تم تھی جس سے میں ابھی کچھ دیر پہلے متاثر ہو رہا تھا"

اس کی بے وقوفانہ بات پہ موبی نے گویا تاسف سے کہا تھا

"کیا تم مجھ سے متاثر ہو رہے تھے"

موبی کی بات سن کر اس کی بادامی آنکھیں اشتیاق سے پھیلی تھی

" بلکل بھی نہیں "

موبی کو ان معصوم بادامی آنکھوں میں اشتیاق کے رنگ بڑے بھائے تھے
" مگر تم نے تو ابھی کہا تھا "

" مجھ سے دور رہو۔۔ "

بھلے ہی موبی نے کہہ دیا تھا

مگر وہ واقعی نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس سے دور رہے۔

" مگر مجھے تو تم سے فرینڈ شپ کرنی ہیں "

اس نے انتہائی معصومیت سے کہتے ہوئے اپنا چھوٹا ہاتھ اس کی جانب بڑھا

کر اسے اشتیاق سے دیکھا

اور موبی کے دل پہ جمی برف جو کب سے دھیرے دھیرے پگھل کر بہہ
رہی تھی

اس مرتبہ مکمل پگھل کر بہہ گئی

اس کا دل شدت سے چاہا تھا کہ اس چھوٹے سے ہاتھ کو تھام کر ان بادامی آنکھوں میں خوشیوں کی رمت بکھرتا دیکھیں مگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا

کیونکہ بشار کی جانب سے اسے سخت وارننگ تھی کہ وہ کسی سے بھی فرینڈ شپ نہیں کر سکتا تھا

کیونکہ اس کی اور بشار کی صرف ایک ہی دوست تھی اور وہ تھی صد فی یوسف۔۔۔۔

خیر بشار اسے وارننگ نہیں دیتا تب بھی اسے کسی سے دوستی کرنی ہی نہیں تھی

کیونکہ اسے رشتے بنانا بالکل پسند نہیں تھا۔

مگر وہ چھوٹی سی لڑکی اور اس کی بڑی بڑی بادامی آنکھیں۔۔۔

اس کا دل پہلی مرتبہ شدت سے چاہا کہ وہ اس ریکوسٹ کو ناٹھکرائے۔

"مجھے فرینڈ شپ کرنی ہے"

موبی نے اپنے پاٹرن کو پیغام دیا
جسے دیکھ کر بشار کو اس پر شدت سے غصہ آیا کہ وار ننگ دینے کے باوجود
موبی ایسا سوچ بھی کیسے سکتا تھا
جس کے سبب بشار نا صرف اس ہیل اسٹیشن سے اگلے ہی پل پیگ کر کے
واپس گھر لوٹ آیا تھا

بلکہ اس نے کئی سالوں تک دوبارہ موبی کو بیدار نہیں ہونے دیا
اور اتنا عرصہ گزرنے کے بعد گویا موبی کی بھی اس بچی کے متعلق یادیں
دھندلاتے ہوئے گویا یاداشت کے کسی خانے میں گم سی ہو گئی تھی
کہ ایمن کے یاد دلانے پہ اسے ایک خوشگوار سا حساس ہوا تھا
موبی کو لگا وہ بچی ایمن ہی تھی جس سے وہ دوستی کرنا چاہتا تھا
اس لئے موبی کا برتاو ایمن کے لئے تھوڑا نرم ہو گیا تھا
مگر پھر حبہ احسن سے مل کر وہ کنفیوز سا ہو گیا
اس کے جملے اور اس کی باتوں سے اس کا سر درد کرنے لگا تھا

ایمن کے جانے کے بعد میڈیسن لے کر وہ سویا ہی تھا کہ اسے گویا ساری باتیں دھیرے دھیرے یاد آتی گئیں تھی
اسے یاد آگیا تھا کہ وہ جس سے دوستی کرنا چاہتا تھا وہ ایمن نہیں تھی بلکہ حبہ احسن تھی۔

اور پھر وہ نیند سے بیدار ہوتا ایمن کی شو کے متعلق باتیں یاد کرنے لگا جس کے بارے میں ایمن کہہ رہی تھی کہ وہ شوریئل تھا
اسے فری ٹیلز کے متعلق کچھ بھی نہیں معلوم تھا
جہاں اگلے ہی پل موبی نے گوگل پہ اسنووائٹ کی اسٹوری سرچ کی اور
اسٹوری میں "زہریلا سیب" پڑھ کر موبی کے ہاتھ سے سیل فون چھوٹ کر گرا تھا

اور پھر وہ بھاگتے ہوئے ایمن کی کمرے کی جانب بڑھا،
اسے ایمن کے کمرے کا پاسورڈ معلوم تھا کیونکہ ایمن نے ایک مرتبہ اس کے سامنے پاسورڈ ڈال کر کمرہ کھولا تھا

اس لئے پاسور ڈالتے ہوئے وہ اگلے ہی پل کمرے میں داخل ہوا
 سارا کمرہ چھان مارنے کی بعد بلا آخر اسے زہر کا اینٹی ڈوٹ مل گیا تھا
 جو ایک کانچ کی چھوٹی سی شیشی میں سبز رنگ کا چھوٹا سا کیپسول تھا
 جسے مٹھی میں دبویں کر وہ بھاگتا ہوا

کیسل کی ہال میں پہنچا

جہاں حبه کی انگلی نائف سے کٹ چکی تھی
 اور ایمن نہایت خوشی سے حبه کو بتا رہی تھی کہ وہ جلد ہی مرنے والی ہے۔
 موبی نے اسٹوری میں پڑا تھا کہ اسنووائٹ کو پرنس نے کس کیا تھا جس کے
 سبب وہ بیدار ہو گئی تھی

اسے کانسیپٹ کے مطابق چلنا تھا ورنہ حبه کے لئے مسئلہ ہو جاتا
 اس لئے اگلے ہی پل کانچ کی شیشی کا ڈھکنا کھول کر اس سبز کیپسول کو اپنے
 لبوں کے درمیان لیتا حبه کی جانب دوڑتے ہوئے بڑھا۔
 جو گرنے ہی والی تھی

اور پھر موبی نے ہوش و حواس گنوائی حبہ کو سنبھال کر اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر ہلکا سا اٹھایا

"تو آخر کار تم مجھے مل گئی بیوٹی۔۔۔"

بند ہوتے حبہ کے پلکوں کو انتہائی قریب سے دیکھتے ہوئے موبی نے کہا تھا کہ عرصے بعد پھر سے ایک مرتبہ موبی کے دل پہ چھایا برف پگھلا تھا نجانے کیوں اس کے آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر حبہ کے چہرے پہ گرا تھا

شاید اس لئے کہ وہ آج کے بعد اپنی بیوٹی کو دیکھ نہیں پائے گا

یا پھر اس لئے کہ وہ بیوٹی کے ملنے پہ بہت خوش تھا

کہ اس سے اس کا رشتہ بے حد قریب کا تھا

ایک لمحہ کے لئے حبہ کا چہرہ شدت جذب سے دیکھنے کے بعد وہ اس کے

چہرے پہ جھکا تھا

اور ٹھیک اسی وقت بشار نے آنکھیں کھولیں تو اس نے دیکھا کہ وہ حبہ کے

چہرے پہ جھکا تھا

جس کے سبب بشار گھبرا کر فوراً جھٹکے سے اٹھا تھا اور حبہ کے نڈھال زرد

ہوتے چہرے کو دیکھا گیا

کمال کی بات یہ تھی کہ اسے اس مرتبہ سب یاد تھا

موبی کی ساری یادیں گویا اسے مل گئی تھی

حبہ کو بازوؤں پہ اٹھائے اپنے کمرے کی جانب تیز قدموں سے چلتے ہوئے،

وہ نہایت اچھے سے موبی کی ایک ایک یادیں سوچ سکتا تھا گویا ایسے جیسے کہ

وہ ساری یادیں اس کی خود کی ہو۔

حبہ کو بیڈ پہ لیٹائے وہ حبہ کے چہرے پہ جھکاشت تپش بھری نظروں سے

حبہ کو دیکھ رہا تھا

"سر سب ٹھیک ہے؟"

"ڈاکٹر کو بلاؤ"

پیچھے سے نعمان کے تشویش سے پوچھنے پہ اس نے یو نہی حبہ پہ جھکے جھکے ہی جواب دیا تھا

"تو وہ تم ہی تھی جس سے میں فرینڈ شپ کرنا چاہتا تھا"

نہایت دھیرے سے حبہ کے چہرے کے گرد پھیلے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے اس نے دھیرے سے مگر انتہائی جذب سے کہا تھا

اسے موبی کی فیلنگز اپنی ہی فیلنگز لگ رہی تھی۔

وہ نہیں جانتا تھا کیا ہوا تھا؟، اور کیوں ہوا؟

مگر ایک بات وہ نہایت اچھے سے جان گیا تھا کہ اب بشار اور موبی ایک ہو گئے تھے۔

اب موبی کبھی بھی ایک الگ پرسنالٹی بن کر واپس نہیں لوٹنے والا تھا کیونکہ

اب بشار ہی موبی تھا۔۔۔۔۔

-----*-----

مرحہ تم اب ہر کسی کو تو نہیں بچا سکتی نا اور پھر اس کی کنڈیشن پہلے ہی بہت "

"نازک تھی اس کا بچنا ناممکن تھا

ابھی کچھ دیر پہلے ایک ایکسیڈنٹ کیس آیا تھا

وہ پینتیس سال کی عورت تھی

جسے مرحہ ٹریٹ کر رہی تھی مگر اس عورت کی حالت ہر گزرتے لمحے کے

ساتھ خراب ہوتی گئی اور پھر مرحہ کے ہاتھوں میں وہ عورت دم توڑ گئی

اور تب سے مرحہ اس مردہ عورت کے سامنے صدمے سے سن و سناکت

سی کھڑی تھی

جسے ہادیہ سمجھا رہی تھی

اس طرح کے کیس اس سے پہلے مرحہ کے ساتھ دوبار پیش آئے تھے تب

بھی مرحہ کی طبیعت کئی دنوں تک خراب رہی تھی

ہادیہ نے مرحہ کو افسوس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے خود سے لگائے
تسلی دینا چاہا تھا

مگر مرحہ اگلے ہی پل ہادیہ سے اپنے بے ساختہ اڈاتے آنسوؤں کو چھپاتے
ہوئے تیز قدموں سے وہاں سے نکل آئی

وہ ہاسپٹل کا سنسان راہداری تھا جہاں آکر مرحہ رکی تھی۔

اور اپنے بے ساختہ اڈاتے آنسوؤں کے ساتھ لرزاتے قدموں سے گھٹنوں
کے بل فرش پہ بیٹھتی گئی

"سب ٹھیک ہو جائے گا"

مرحہ کا پیچھا کر کے یہاں تک پہنچتے کیپٹن دعان عرش نے لب بھیجنے انتہائی

صبر و خاموشی سے بنامداخلت کئے اسے صرف روتے دیکھنا چاہا تھا

مگر مرحہ کو اس بری طرح روتے دیکھ وہ بھی گھٹنوں کے بل اس کے سامنے

بیٹھتا ہوا بولا

اس کی آواز سن کر مرحہ نے اپنی آنسوؤں بھری آنکھوں سے اسے دیکھا تھا

اور پھر اگلے ہی پل وہ اس کے کاندھے سے اپنا سر ٹکا گئی تھی۔
جس کی موت مقرر ہو اسے تم ہزار کوششوں کے باوجود بھی نہیں بچا سکتی"
"ڈاکٹر مرحہ۔۔

عرش اپنے ضبط سے سرخ آنکھوں کے ساتھ اس کا پشت تھکتے ہوئے
دھیمے سے بولا

اس عورت۔۔۔ کی۔۔۔ ایک۔۔۔ چھوٹی۔۔۔ چھوٹی"
"سی۔۔۔ بچ۔۔۔ بچی۔۔۔ بھی ہیں۔۔۔

عرش بمشکل مرحہ کے سسکیوں کے ساتھ کہتے لفظوں کو سمجھ پایا تھا
جسے سن کر اگلے ہی پل وہ مکمل فرش پہ بیٹھتے ہوئے اس نے مرحہ کو خود
سے قریب کرتے ہوئے بھینجا تھا،

اور ایک ہاتھ سے اس کے سر کے پشت کو تھکتے ہوئے شانت کرنے کی
کوشش کر رہا تھا

نجانے کتنا وقت ہوا تھا جب مرحہ روتے روتے تھک گئی تھی اور اس کے آنسو بھی گویا ختم ہو گئے تھے۔

مرحہ نے دھیرے سے اس کے کاندھے سے سراٹھایا تھا کہ اس کی نگاہیں نہایت قریب سے گرے آنکھوں سے ٹکرائی اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو،

کیونکہ نجانے کتنے دن ہو گئے تھے کہ اس نے ان مغرور گرے آنکھوں کو دیکھا تک نہیں تھا

بلاشبہ وہ ان آنکھوں کو شدت سے مس کر رہی تھی
 "اب تم کیسی ہو؟"

مرحہ ٹرانس کی سی کیفیت میں ان آنکھوں کو چھونا چاہتی تھی کہ اس کے مخاطب کرنے پہ جیسے وہ بے ساختہ چونکی۔۔

خوبصورت سا خواب گویا چھنا کے سے ٹوٹا تھا۔۔۔

وہ پوری کی پوری اس کے حصار میں تھی اور وہ دھول مٹی سے اٹے کو ریڈور

پہ نہایت آرام سے براجمان تھا

اس نے بے انتہاء حیرت سے جیسے خود کا اور اس کا جائزہ لیا تھا

اور پھر اگلے ہی پل جھٹکے سے اس دور ہوتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی

-----*-----*



"تو تم آگئے"

کنگ جو قد آدم کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا اپنے پیچھے ابھرتے قدموں کی

آواز پہ مڑا تھا

اور اپنے سامنے سیاہ لباس اور کیپ میں ملبوس شخص کو دیکھتے ہوئے کہا

"مالک۔۔"

اس سیاہ لباس میں ملبوس شخص نے اپنی گردن کنگ کے سامنے ہلکا سا خم کر کے اٹھایا

میں تم سے بہت خوش تھا کہ میں نے تمہیں موبی کا خیال اور اس پر نظر " رکھنے کے لئے چنا کہ تم اس کے لئے ایک دم پرفیکٹ تھے، اب تک تم نے مجھے موبی کی تمام چیزوں سے نہایت خوبصورتی سے باخبر رکھا، چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی یہاں تک کہ اس کی بیوی اس کنگ ڈم میں پہنچ چکی تھی اور وہ کون تھی یہ بھی تم ہی سے معلوم ہوئی، اور اب موبی کب کیا کرنے والا ہے یہ بھی تم بتا رہے ہو مگر۔۔۔ مگر تم نے مجھے موبی کی بیماری کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟

" میری خستہ معافی فرمائے مالک۔۔۔ مجھے لگا کہ یہ اتنا اہم نہیں ہیں "

اس نے اپنا سر جھکائے ہوئے مؤدب سے لہجہ میں جواب دیا
یہ تم نہیں طے کرو گے بلکہ میں طے کروں گا کہ موبی کے متعلق کونسی " خبر اہم ہے اور کونسی خبر غیر اہم

"معاف کر دیں مالک"

یہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی ہے اس کے بعد معافی کی گنجائش نہیں"
"ہو گیں"

کنگ کے سر دلچہ میں تنبہ تھی

"رحم کرنے کے لئے شکریہ مالک"

اس نے بدستور اپنا سر جھکائے کہا

"یہ بتاؤ کہ کیا موبی دوبارہ کنگ ڈم کی سکیورٹی توڑنا چاہتا ہے؟"

"نہیں سر کا دھیان اس وقت صرف حبہ احسن پہ ہے"

اس کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے کہا تھا کہ وہ یہاں کس طرح"

"پہنچی؟"

حبہ احسن یہاں لڑکیوں کے اغواہ کرنے والے گروہ کا پیچھا کرتے ہوئے"

"پہنچی ہیں"

"گروہ کا پیچھا؟"

"وہ امن کی ایک سیکریٹ ایجنٹ ہیں"

کنگ کے سوالیہ لہجہ پہ اس نے کہا

"کیا واقعی وہ لڑکی اتنی قابل ہے؟"

"وہ خطرناک ہے کہاں تک یہ تو ابھی تک میں بھی نہیں جان پایا"

"کچھ بھی ہو ہے تو وہ ایک لڑکی"

اس کی بات سن کر کنگ نے حقارت سے سر جھٹکتے ہوئے کہا

"تمہیں میرے لئے ایک کام کرنا ہوگا"

کنگ نے کہتے ہوئے اب کی بار بغور اسے دیکھا

"میری جان بھی آپ کے لئے حاضر ہیں مالک"

اس کے لہجہ میں کنگ کے لئے وفاداری شدت سے موجود تھی

جسے محسوس کر کے کنگ کے لبوں پہ ایک سرد سی مسکراہٹ اٹھ آئی

"جب کبھی بھی میں تمہیں مارنے کا کہوں تو تم حبہ احسن کو مار دوں گے"

"بلکل میں ایسا ہی کروں گا"

اس نے کہتے ہوئے سر اٹھا کر پہلی مرتبہ کنگ کی جانب دیکھا تھا
جس میں کنگ کو اپنے لئے فرما برداری اور وفاداری کوٹ کوٹ کر نظر آئی
تھی

اور کیوں نا نظر آتی وہ کنگ کے ان انتہائی خاص غلاموں میں سے تھا
جنہیں بچپن ہی سے صرف کنگ کے لئے ٹرینڈ کیا جاتا تھا
کہ ان کی زندگی اور موت صرف کنگ کے لئے تھیں
اور انہیں میں سے ایک غلام کو کنگ نے موبی کے لئے چنا تھا
جو موبی کے ساتھ سائے کی طرح رہے۔۔۔
اور وہ تھا موبی کا پی اے نعمان۔۔۔۔

"اب تم کیسی ہو؟"

مرحہ ٹرانس کی سی کیفیت میں ان آنکھوں کو چھونا چاہتی تھی کہ اس کے
مخاطب کرنے پہ جیسے وہ بے ساختہ چونکی۔۔

خوبصورت سا خواب گویا چھنا کے سے ٹوٹا تھا۔۔۔

وہ پوری کی پوری اس کے حصار میں تھی اور وہ دھول مٹی سے اٹے کوریڈور
 پہ نہایت آرام سے براجمان تھا

اس نے بے انتہاء حیرت سے جیسے خود کا اور اس کا جائزہ لیا تھا
 اور پھر اگلے ہی پل جھٹکے سے اس دور ہوتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی
 "تت۔۔ تم یہاں کیسے؟"

"تم سے بات کرنی تھی مجھے"

دعان عرش کوریڈور سے اٹھتا اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا بولا

اور ایک نگاہ مرحہ کے گھبرائے چہرہ پہ ڈالی

تم ٹھیک ہو؟، ہر بات کو اس طرح دل پہ مت لیا کرو ورنہ اس ظالم دنیا

"میں جینا مشکل ہو جائے گا

دعان عرش نے مرحہ کے روئے روئے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیمے

لہجہ میں کہا

"تمہیں کیا بات کرنی تھی؟"

وہ اس کے کہنے پہ عرش کے آنکھوں میں دیکھے گئی تھی اس طرح کہتے ہوئے وہ نہایت ہی دل سے قریب لگا تھا دل میں اتر رہا تھا کہ جیسے جھٹکے سے آنکھیں میچتے ہوئے وہ پوچھنے لگی اور رخ پھیر گئی

"تمہارے بابا کے متعلق۔۔"

پلیز عرش اب ان کے پیچھا چھوڑ بھی دو، انہوں نے سارے برے کام "چھوڑ دیے بلکہ اب تو وہ ہاسپٹل آتے بھی نہیں ہیں الحیات کی ذمہ داری

"اب میں سنبھال رہی ہوں

اس سے پہلے کے دکان عرش جملہ پورا کرتا گویا وہ بگڑ کر بولی کیونکہ اب وہ ان دونوں کے درمیانی مقابلہ سے تھکنے لگی تھی، وہ چاہتی تھی سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے اس کے بابا اور اس کے اور عرش کے درمیان کارشتہ۔۔

کیا واقعی کبھی ٹھیک بھی ہو پائے گا؟

سوچتے ہوئے اس نے عرش کو دیکھا
 جو حسب معمول مرحہ کی بات سن کر غصہ میں آچکا تھا
 بے وقوف لڑکی تم آخر کب سمجھو گی کہ سچ کیا ہے؟، رضا مرزا جو تمہیں
 دیکھاتا ہے صرف تم وہی دیکھتی ہو اس کے علاوہ بھی اپنی آنکھوں سے
 "دیکھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتی؟۔۔
 "بس بہت ہو گیا"

مرحہ نے گویا ہاتھ اٹھا کر اسے مزید کچھ آگے کہنے سے روکا
 صحیح کہا تم نے کہ میں بے وقوف ہوں، اور میری مزید بے وقوفی سے تم
 "انجان ہی رہو تو بہتر ہیں۔۔

وہ اپنی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتی کہہ رہی تھی اس کے آنکھوں میں
 دکھ بھرے تاثر اُٹ آئے تھے

میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھ سے دور رہو کیونکہ مجھے تم جیسے کسی
 شخص سے کوئی بات نہیں کرنی جس کے نزدیک میرے بابا کی کوئی عزت

نہیں، ایک بات سن لو عرش کہ میں پوری دنیا کو چھوڑ سکتی ہوں مگر اپنے بابا کو نہیں

مرحہ نہایت مضبوطی سے اپنی بات ختم کرتی جانے کے لئے پلٹ گئی تھی جسے کیپٹن دعان عرش ضبط سے لب بھینچے جاتا دیکھتا رہا تھا

اب اس کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا تھا

اب صرف ایک ہی واحد راستہ رہ گیا تھا

کہ وہ رسک لیں۔۔۔



-----*-----

" یہاں کیا کر رہی ہو تم؟ میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں "

اسٹورٹج روم کا دروازہ وا کرتے ہوئے ظویا نے حیرت سے حبابہ کو دیکھا

جو اسٹورٹج روم کے فرش پہ بیٹھی تھی

اور اس کے سامنے ایک چھوٹے سے لکڑی کے ٹیبل پہ لیپ ٹاپ رکھا تھا
 "یہ۔۔۔ تمہیں کہا سے ملا؟"

ظویانے گویا حیرت اور خوف سے سے لیپ ٹاپ کو دیکھا تھا
 تم نے کہا تھا کہ اگر کسی کو ڈھونڈنا ہو تو کنگ ڈم کے سرور سے معلوم
 "ہو جائے گا کہ وہی سبھی کے ڈیٹا جمع ہوتے ہیں"

"ہاں مگر تمہیں یہ لیپ ٹاپ کہاں سے ملا؟"

"کسی سے چرایا ہے"

حبہ نے بشار سے لیپ ٹاپ اور گن لینے کے بعد اسے اسی اسٹور تاج روم میں
 چھپا دیا تھا

کیسل کے باہر لے جانا یوں بھی ناممکن ہی تھا کیونکہ کیسل کے اندر اور
 باہر جانے والے ملازموں کا سختی سے چیکنگ ہوتا تھا

ایسا کس سے چرایا ہے کہ اس نے لیپ ٹاپ کی چوری ہونی کی خبر بھی " نہیں کی ورنہ تو کیسل میں ایک ماچیس کی تلی تک چرانے پہ پورے کیسل " میں خبر پھیل جاتی ہیں

ظویانے حیران گی سے کہتے ہوئے حبه کے ساتھ فرش پہ بیٹھتے ہوئے لیپ ٹاپ کے اسکرین کو دیکھا

اور پھر کچھ یاد آنے پہ اس نے اسٹورج روم کے دیواروں کو سراٹھا کر دیکھا اسٹورج روم میں ایک بھی سکیورٹی کیمرہ نہیں تھا، تبھی حبه یہاں اتنی مطمئن سی تھی۔

"تمہیں پتا ہے نا ابھی کچھ دیر میں ہی شام کی پارٹی شروع ہونے والی ہیں" "ہاں"

ویسے کنگ ڈم کا ڈیٹا سخت سکیورٹی میں ہوتا ہے جسے توڑنا تقریباً ناممکن سا " ہے۔۔۔

"میں نے سکیورٹی توڑ لی ہیں"

حبہ کا ایک لفظی جواب سننے کے بعد ظویا کہہ رہی تھی کہ حبہ اس کی بات
کاٹتی بولی
"کیا؟"

ظویا نے کہتے بے یقینی سے حبہ کو دیکھتے ہوئے اسکرین پہ دیکھا
جہاں حبہ ایک وڈیو آن کر رہی تھی
وڈیو میں۔۔

وہ ایک زرد درنگ یواروں والا کمرہ تھا
کمرے کے درمیان میں ایک کرسی رکھی تھی۔
اور کرسی پہ ایک چار سالہ لڑکا سر جھکائے نڈھال سا بیٹھا تھا
"صائم۔۔"

حبہ کے پورے وجود میں ایک افیت کی لہر دوڑی
اس نے نم ہوتی آنکھوں سے اسکرین کو چھوا تھا
"کیا یہ ہے جسے تم ڈھونڈ رہی ہو؟"

ظویانے حیرت سے حبہ کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے اسکرین پہ نظر آتے بچے
کو دیکھ پوچھا

جسے گویا حبہ نے سنا ہی نہیں تھا

"تمہارا نام کیا ہے؟"

کیمرہ کے سامنے موجود کسی آدمی نے پوچھا تھا

"صا۔۔۔ تم۔۔۔"

"کہاں سے ہو؟"

"ام۔۔۔ ن۔۔۔ سے"

آج کے بعد تمہارا نام صائم نہیں ہوگا کیونکہ تمہیں کنگ کے لئے چنا جا رہا"

"ہے۔۔ تم اپنا نیا نام جانتے ہو نا؟"

اب تک چار سالہ صائم نے سر جھکا کر جواب دیا تھا

مگر اب کی مرتبہ اس نے سر اٹھا کر کیمرہ کی جانب دیکھا تھا

اور اس کی آنسوؤں بھری آنکھیں دیکھ کر گویا کسی نے حبہ کا دل نہایت ہی
بے دردی سے مٹھی میں جکڑ لیا تھا

"آپی۔۔۔"

"صائم۔۔۔"

ایک دم ہی حبہ جھٹکے سے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے اپنی پیشانی لیپ ٹاپ پہ
رکھ گئی تھی

اس کی مزید ہمت ہی نہیں ہوئی تھی کہ آگے مزید دیکھے

چار سال کی عمر سے اس کا معصوم بھائی اس بے رحم ظالم کنگ ڈم میں تھا
نجانے اس نے کیا کچھ نہیں برداشت کیا ہو گا۔۔۔ اور اب نجانے کنگ ڈم
نے اسے کیا بنا دیا ہو گا؟

ظویانے حیران اور ترحم آمیز نظروں سے سر لیپ ٹاپ سے ٹکائے روتی
ہوئی حبہ کو دیکھا تھا

حبہ کو اس طرح کمزور ظویا پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی

حبہ کو خود کو سنبھالنے میں کچھ وقت لگا تھا
اور پھر اگلے ہی پل سراٹھا کر آنسوؤں کو ہتھیلی سے رگڑتے ہوئے وہ لیپ
ٹاپ اوپن کر گئی

"اپنا وہ نام بتاؤ جو تمہیں ابھی دیا گیا ہے"
اس شخص نے اب کی مرتبہ انتہائی سختی سے کہا تھا
جس پہ چار سالہ معصوم صائم کے چہرے پہ خوف پھیلا تھا
"2357"

چار سالہ معصوم صائم نے کانپتے لہجہ میں کہا تھا
اور پھر ویڈیو اینڈ ہو گیا
"اس کا کیا مطلب ہے؟"

حبہ نے پریشانی سے اس ویڈیو اور ڈیجیٹس کے متعلق کھنگالنے کی کوشش کی
مگر اس سے زیادہ مزید کچھ بھی صائم کے متعلق ڈیٹا میں نہیں تھا
جس کے بعد حبہ نے لیپ ٹاپ سے سراٹھا کر ظویا کو دیکھا تھا

جو خود بھی پریشان نظر آرہی تھی

ان باتوں سے لگتا ہے کہ اسے کنگ کے مخصوص غلاموں میں شامل کیا گیا ہے جنہیں بچپن سے ہی کنگ کے لئے تیار کیا جاتا ہے، وہ کنگ کے لئے ہی جیتے ہیں اور مرتے ہیں وہ کنگ کے نہایت وفادار ہوتے ہیں، میرا نہیں خیال ہے کہ اب اسے اپنے متعلق کچھ یاد بھی ہوگا

ان میں سے کچھ بھی اہم نہیں ہیں، اہم یہ ہے کہ وہ میرا بھائی ہیں، مجھے یہ بتاؤ کہ مجھے اس کے متعلق مزید کہا سے معلوم ہوگا؟

حبہ نے جلتی نگاہوں سے ظویا کی بات سن کر ظویا کو دیکھتے ہوئے کہا
ظویا کو پہلی مرتبہ ان سپاٹ و سرد جذبات سے عاری آنکھوں میں آگ اور غصہ نظر آیا تھا

شاید کنگ کے اسٹڈی روم سے، وہاں ایک بڑا سا سیف موجود ہیں یقیناً
تمہیں وہاں کچھ ضرور ملے گا

-----*

"میں یہاں منعقد ہوتی روز روز کی پارٹیز سے تنگ آ گیا ہوں"

سیاہ ٹیکسید و سوٹ میں تیار سا انتہائی ہینڈ سم اور اسٹائلش سے نظر آتے بشار تقی نے سخت ناگواری سے کاریڈور میں چلتے ہوئے کہا تھا

اگر آپ پارٹیز سے اتنے ہی بے زار ہو گئے ہیں تو اٹینڈ ہی کیوں کر رہے؟

بشار کے پیچھے چلتے نعمان کے لہجہ میں بھی بے زاریت سی تھی

گویا اسے بھی پارٹیز پسند نہیں تھے

کیونکہ وہاں حبہ ہو گئیں تو اٹینڈ تو کرنا ہی ہیں مجھے، اس کی وجہ سے جیسے"

"اطراف میں جان سی آ جاتی ہیں، ہر چیز خوبصورت ہو جاتی ہیں۔۔

اب کی مرتبہ بے زار سے بشار تقی کے لبوں پہ ایک خوبصورت دلفریب مسکراہٹ اٹھ آئی تھی

"تو آپ نے حبہ احسن کو معاف کر دیا؟"

"پتا نہیں۔۔"

"تو کر دیا آپ نے حبہ احسن کو معاف۔۔"

بشار کے لاہرواہ لہجہ سے نعمان نے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے پورے یقین سے کہا

ویسے مجھے معلوم ہوا ہے کہ کنگ کو آپ کی بیماری کے بارے میں خبر "ہو گئی ہیں

"یہ خبر کنگ کو دینے والی یقیناً یمن ہو گئی۔۔"

نعمان کی بات سن کر بشار نے جیسے سر جھٹکے ہوئے کہا

"خیر اب یہ خبر پرانی ہو چکی ہیں جس کے بارے میں کنگ نہیں جانتا" "کیا مطلب؟"

"تم نے کہا تھا حبہ کے لئے خطرہ بڑھ گیا ہے"

بشار کی بات پہ نعمان چونکا تھا مگر بشار اس کو مطلب بتائے بغیر آگے بولا

"ہاں"

اس لئے آج کے بعد تم ہر لمحہ جبہ پہ نظر رکھو گے اور اس کی پروٹیکشن " کرو گے، میں یہاں کسی پہ بھی بھروسہ نہیں کر سکتا سوائے تمہارے بشار کی بات پہ ایک نگاہ نعمان نے بشار کے چہرے پہ ڈالی تھی جس کی نگاہیں آگے راستے پہ تھی

وہ اپنے پیچھے سے بے خبر اور مطمئن تھا

کیونکہ اس کے پیچھے اس کا پی اے نعمان تھا

جس پر اسے بھروسہ تھا

اس پوری دنیا میں ایک لو تانڈھا اعتماد بشار تقی صرف اپنے پی اے پر ہی کرتا تھا

یہاں تک کہ اتنا بھروسہ تو اسے اپنے آپ پر بھی نہیں تھا کیونکہ وہ خود

حالات کے مطابق مختلف پرسنلٹیز میں بدلتا رہتا تھا

"اور ہاں ساتھ ہی یہاں سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈو"

وہ دونوں ہی کیسل کے پارٹی ہال میں پہنچ چکے تھے
 جب بشار نے رک کر نعمان کی جانب مڑتے ہوئے کہا
 "کیا آپ بھاگنا چاہتے ہیں؟"
 نعمان نے گویا بے یقینی سے پوچھا
 ابھی بھاگنا تو نہیں چاہتا مگر اگر بھاگنے کا راستہ پہلے سے معلوم ہو تو یہ اچھا "
 "ہوگا"

"ٹھیک ہے میں ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہوں"
 نعمان کا جواب سن کر وہ ہال کی اندرونی جانب بڑھ گیا
 اس کی نگاہیں یونیفارم میں ملبوس ملازماؤں میں سے حبہ احسن کو ڈھونڈ رہی
 تھی

کہ وہ اسے ایک مہمان کے ٹیبل پہ سر و کرتی ہوئی نظر آئی
 حبہ کو دیکھ کر اس کے لبوں پہ بے ساختہ مسکراہٹ اٹھ آئی تھی

مگر پھر اس نے دیکھا کہ حبہ اس مہمان سے بات کرتے ہوئے دھیرے
سے مسکرائی تھی کہ اس کے رخسار پہ ابھرتا گڑھا اسے اتنے فاصلے سے بھی
نظر آیا

بشارتقی کی مسکراہٹ فوراً سمٹی نظریں مہمان پہ گئی تو جوزف کو دیکھ اس کی
تیوریا چڑھی تھی

I was a nineteen in a white dress
When you told me I'm your princess
So, I played right in to your fantasy

وہ حبہ کی جانب بڑھنا چاہتا تھا اور جوزف سے مسکرا کر بات کرتی حبہ کو
ایک وارن کرنا چاہتا تھا

مگر مانک میں ابھرتی اس خوبصورت مگر سرد آواز پہ وہ رک سا گیا

اور بقیہ سبھی لوگوں کی طرح اس نے گردن موڑ کر اس جانب دیکھا جہاں
سے آواز ابھری تھی
وہ ایمن تھی۔

سیاہ سیلیو لیس گاؤن میں ملبوس سیاہ ڈارک میک اپ میں اس کے لمبے کمر
تک آتے بال کٹ کر کاندھے تک آتے باب کٹ میں تبدیل ہو گئے تھے
وہ بلاشبہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی مگر ساتھ ہی ظالم اور سفاک بھی
لگ رہی تھی

Was your good girl, so I'd sit tight
And if I don't speak, then we can't fight
Looked in the mirror, now I can't
believe

اس کی سرد اور سپاٹ نظریں بشار تقی پہ جمی تھی
اور قدم بشار تقی اور اپنے درمیان موجود راستے پہ چل رہے تھے
یہاں تک کہ وہ ایک دم بشار کے سامنے آکھڑی تھی
جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

I forgot I was a bad wick,

بشار کے کر سٹل سپاٹ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ گارہی تھی

Tragic....

Breaking all the rules cause they were
only habits

Cindrella's dead now

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](https://www.zubinovelszone.com/) / [✉ 0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

آخری لائن گاتی ہوئی وہ بدستور کر سٹل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد سے
انداز میں مسکرائی تھی

جہاں کر سٹل آنکھوں میں سرد مہری چھائی تھی

, casket

You thought the shoe fit....But I..

اگلے ہی پل وہ مزید آگے سانگ گاتی بشار نے سختی سے ایمن کا بازو دبوچا تھا
اور پھر اگلے ہی پل سارا ہال حیرت سے دنگ ان دونوں کو ہال سے جاتے
ہوئے دیکھٹا رہا تھا

جہاں بشار ایمن کا بازو گھیسٹ کر لے جا رہا تھا

اور ایمن اپنے لبوں پہ سرد سی مسکراہٹ سجائے اب بھی گارہی تھی

I forgot I was a bad wick

"آخر تم کرنا کیا چاہتی ہو؟"

سنسان کاریڈور میں لا کر بشار نے ایمن کا بازو جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے

سرد لہجہ میں پوچھا

اب تک میں ایک معصوم سی اچھی سی بچی بنے تمہاری پر بات مانتی "

رہی۔۔۔ مگر پھر تم نے میرا دل توڑ دیا۔۔۔ تم نے مجھے۔۔۔ یعنی ایمن کو

ٹھکرایا اور میری سوتیلی بہن کو مجھ پر ترجیح دی جس کی اوقات میرے

قدموں کے دھول برابر بھی نہیں ہیں، تمہیں کیا لگا میں عام لڑکیوں کی

"طرح رو دھو کر بیٹھ جاؤں گی اور گیواپ کر لوں گی تو یہ تمہاری بھول ہے

"تمہاری حالت تو کافی قابل رحم ہے"

ایمن کے آگ بھرے لہجہ میں کہنے پہ بشار نے نہایت ہی ٹھنڈے لہجہ میں
جیسے اس پر چوٹ کی

میں تمہاری بھی ایسی ہی حالت کرنا چاہتی ہوں، تمہیں بھی کھونے کے "
آگ سے روشناس کروانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ درد جو میں بھگت رہی ہوں
تمہیں بھی بھگتنا ہوگا، جس ٹھکرائے جانے کی ذلت سے میں گزر رہی ہوں
"میں سب کا بدلہ تم سے لوں گی بشار تقی

بشار تقی کا استہزاء بھر لہجہ جیسے ایمن کا انتقام مزید بھڑکا گیا تھا
تم میرے مقروض ہو۔۔۔ جانتے ہو نا تم کہ میں نے تمہاری جان بچائی "
"ہیں، تمہاری زندگی پہ تمہارا نہیں بلکہ میرا حق ہے

"تو پھر ٹھیک ہے اتار لو بدلہ اور قرض اپنا، میری جان لے کر "
بشار تقی کو ایک لمحہ کے لئے وہ ایمن نہیں بلکہ اپنا ہی عکس لگی
صد فی یوسف کے پیچھے پاگل بشار تقی۔۔۔

جو صحیح غلط کا فرق بھلائے ہوئے پاگل ہو چکا تھا۔۔۔ یہ بھی محبت کا ایک رنگ تھا

مگر نجانے کونسا رنگ تھا؟

بشار کو جیسے ایمن پہ ترس سا آیا تھا

اس لئے اگلے ہی پل بشار نے کہتے ہوئے اپنے پاکٹ سے گن نکال کر

ایمن کی ہاتھ میں تھامایا

مجھے یہ قرض اتارنے کا طریقہ پسند آیا بشار تقی!، میں تمہاری جان لے کر "ہی قرض اتاروں گی۔۔۔"

ایمن گن کو دیکھتے ہوئے سرد مسکراہٹ سے کہہ رہی تھی

"۔۔ اور میں جانتی ہوں کہ تمہاری جان کس میں بستی ہیں"

بشار کی آنکھوں میں دیکھ کر جتنا تے لہجہ میں کہتے ہوئے اس نے گن دوبارہ

بشار کو تھما دیا

اس کے بارے میں سوچنا بھی مت ورنہ اس سے پہلے ہی میں تمہاری "
"جان لے لوں گا"

بشار جسے ابھی ایمن پہ رحم آیا تھا گلے ہی پل اس رحم پہ افسوس کرتے
ہوئے

وہ گن کو کوریڈور کے دیوار سے لگی کھڑی ایمن کے پیشانی سے لگایا
"بلکل ابھی لے لو"

بشار کا پستول اپنی پیشانی سے ہٹا کر اسے اپنے سینے پہ رکھتے ہوئے ایمن نے
کہا

اس عرصے میں پہلی مرتبہ ایمن کے آنکھوں میں انتقام کا جذبہ مدھم سا
پڑھا تھا

تم مجھے میری موت سے نہیں ڈرا سکتے بشار تقی، کیونکہ جس طرح "
"تمہاری جان کسی اور میں ہے اسی طرح میری جان تم میں ہیں
ایمن کے دھیمے لہجہ میں کہنے پہ ایک مرتبہ پھر سے بشار کو ایمن پہ ترس آیا

اب بھلا وہ اس لڑکی کو کیا ہی کہے جو اس سے محبت کرتی تھی،
جو بالکل ہی پاگل ہو چکی تھی

بشار نے اس پہ تانی گن ہٹا کر پاکٹ میں رکھا
اور جانے کے لئے قدموں کو موڑا تھا کہ ساکت ہو گیا
کیونکہ سامنے سے حبہ اور مزید کچھ ملازمائیں ٹرائی گھیسٹ کر اس جانب آتی
نظر آئی تھیں

وہ سبھی ملازمائیں بشار اور ایمن کے قریب پہنچ کر رک کر جھکی تھیں
سوائے حبہ کے جس نے صرف ایک سپاٹ نگاہ ان دونوں پی ڈالیں اور
آگے بڑھ گئی تھی

ابھی مجھے مار دو بشار تفتی ورنہ بعد میں مجھے ذندہ چھوڑنے پہ افسوس
"کرو گے"

بشار کو حبہ کو دیکھ ساکت ہوتا دیکھ ایمن کے اندر انتقام کی آگ جیسے مزید
بھڑک اٹھی تھی

جب مجھے افسوس ہو گا اسی وقت تمہیں ماردوں گا، اس لئے مجھے کوئی ایسا "
 "موقع مت دینا ایمن کہ مجھے افسوس کرنا پڑے
 بشار نے سرد نظروں سے ایمن کو دیکھتے ہوئے کہا تھا
 اور پھر اس جانب بڑھ گیا جس جانب حبہ اور دیگر ملازمین گئیں تھیں۔

-----*-----

وہ بقیہ ملازموں کے ساتھ کچن میں داخل ہو رہی تھی کہ تبھی کسی نے اس کا
 بازو پکڑ کر کھینچا تھا

اس اچانک افتاد کے باوجود وہ جانتی تھی کہ ایسا کرنے والا کون تھا
 اس لئے اگلے ہی پل اپنا بازو اس سے جھٹکے سے جھڑاتے ہوئے وہ اپنا پیر
 پوری طاقت سے اس کے شوز میں مقید پیر پہ مار گئی تھی
 "آخر تمہیں کیا ہوا ہے؟، تم اتنی ناراض کیوں ہو؟"

اپنے پیر کے درد کو ضبط کرتے ہوئے اس نے خود کو چھڑاتی حبہ کو اب کی مرتبہ دونوں بازوؤں سے سختی سے پکڑ کر دیوار سے پن کرتے ہوئے پوچھا "چھوڑو مجھے۔۔ ڈونٹ ٹیچ می"

حبہ نے غصے سے ایک مرتبہ پھر اپنے بازو کو جھٹکے سے چھڑاتے ہوئے گویا اپنے سامنے دیوار کے مانند جمے بشار تقی کو وار ان کیا "اور بھلا میں کیوں ناٹچ کروں؟"

حبہ کے ناراض چہرہ کو دیکھ سدا کا ضدی بشار تقی کہتا ہوا حبہ کے اطراف دیوار پہ دنوں جانب ہاتھ رکھے حبہ پہ ہلکا سا جھکا

"مجھے حق ہے کہ میں اپنی وائف کو ٹیچ کر سکتا ہوں"

وہ جو اسے ناراضگی سے دیکھ رہی تھی

اچانک بشار کے "وائف" کہنے پہ حبہ کی سانسیں گویا رکی۔

ہاں تو کیا تم تو ساری لڑکیوں کو ٹچ کرتے ہو تو وہ ساری لڑکیاں بھی "

"تمہاری وائف ہیں؟

اگلے ہی پل حبہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے مزید ناراضگی سے کہا

کیونکہ اسے ابھی کچھ دیر پہلے کا منظر یاد آ گیا تھا کہ وہ کس طرح ایمن کو پکڑ کر ہال سے لے گیا تھا اور کس طرح ایمن کے قریب کھڑا تھا

"کیا میں ساری لڑکیوں کو ٹچ کرتا ہوں؟"

بشار نے گویا حیران ہو کر پوچھا پھر گویا اسے یاد آیا کہ حبہ نے اسے اور ایمن کو ساتھ دیکھا تھا

ساتھ ہی بشار کو حبہ کی وہ تنبیہ یاد آئی جو اس نے ایمن کے متعلق موبی کو کی تھی

تو کیا واقعی حبہ احسن جیلز تھی؟

بشار کی بیٹ مس ہوئی تھی

سوچ کر ہی بشار کے کرسٹل آنکھوں میں خوشنما سے رنگ بکھرے تھے

خفا خفا سی ناراض سی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی
اتنی خوبصورت۔۔

اتنی اٹریکٹیو۔۔ کہ اس کا دل حبہ کی جانب بری طرح مائل ہوا تھا
تو پھر ٹھیک ہیں چلو ایک ڈیل کرتے ہیں میں کسی بھی لڑکی کو ٹچ نہیں"
کروں گا اور نا ہی ان سے ہنس ہنس کر بات کروں گا چاہئے ایمن ہی کیوں نا
"ہو اور۔۔

بشار مزید اس کے چہرے پہ تھوڑا سا جھکتا اس کی بادامی ناراض آنکھوں میں
دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا

"۔۔ آئندہ تم بھی کسی کے بھی سامنے نہیں مسکراؤ گی سوائے میرے"
"نہیں میں تو مسکراؤ گی، اب ہر کسی کے سامنے مسکراؤں گی"

بشار کی ڈیل پہ تو گویا حبہ کی ناراض گی مزید بڑھی تھی
"اس طرح۔۔"

حبہ نے شدید ناراضگی سے کہتے ہوئے مسکرا نے کی کوشش جس کے سبب اس کے داہنے رخسار میں دلکش قاتلانہ گڑھا نمودار ہوا تھا جسے دیکھ کر بشار جو کب سے خود کو بمشکل کنٹرول کئے ہوئے تھا مکمل کنٹرول کھوتا

اس کے اس ننھے سے گڑھے پہ جھکا
"ایک مرتبہ پھر مسکرا نا"

سانس روکے کھڑی حبہ کے ساکت بادامی پھیلے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بشار نے مسکراہٹ لبوں پہ دبائے کہا
جس پہ حبہ تھوک نگلتی اگلے ہی پل بشار کو دونوں ہاتھوں سے دھکادے کر سامنے سے ہٹاتے ہوئے وہاں سے فرار ہوئی تھی
حبہ کو اس طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے اس نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا
جس پہ بشار بے ساختہ حیران ہوتے ہوئے ہنس دیا تھا۔۔۔
وہ نجانے کتنے عرصے بعد خوش ہوا تھا

بہت زیادہ خوش۔۔۔

گویا اس کے اندر سرور اور مسرت کے سوتے پھوٹ رہے ہو۔۔۔

-----*

کنگ پارٹی میں مصروف تھا

تب تک وہ سیف توڑ کر صائم کے متعلق ڈو کو مینٹس ڈھونڈ لے گی
سوچتے ہوئے وہ بے دھڑک کنگ کے اسٹڈی روم کا ڈور کھول کر اندر
داخل ہوئی تھی

کیونکہ سبھی ملازم پارٹی میں موجود مہمانوں کی خدمت کرنے میں مصروف
تھے

اور اسٹڈی روم میں کوئی لاک یا پاسکوڈ سسٹم نہیں تھا

شاید کنگ کو یہ یقین ہو گا کہ کوئی بھی اس کے اسٹڈی روم میں داخل ہونے
کی جرات نہیں کرے گا
جبکہ اسٹڈی روم کیمرے سے گھرا تھا
اسٹڈی روم کافی بڑے رقبے پہ پھیلا تھا
نہایت ہی عالیشان سا۔۔۔

تینوں جانب دیوار چھت تک کتابوں کے ریک سے سجا تھا
سوائے ایک دیوار کو چھوڑ کر وہ دیوار ایک بڑے سے سیف سے گھرا تھا
سیف کے قریب جاتے ہوئے حباب نے جائزہ لیا
وہ ڈیجیٹل سیف تھا۔۔۔

"اس کالاک توڑنا ہو گا۔۔"

اگر تم نے سیف کالاک توڑا تو سیف کے اندر موجود سب کچھ تباہ"
"ہو جائے گا، اور تمہارے لیے یہ اسٹڈی روم چوہے دان ثابت ہو گا

حبہ سیف کا جائزہ لیتے ہوئے بڑ بڑائی تھی کہ اپنے پیچھے سے ابھرتے آواز پہ
حبہ چونک کر مڑی

ایک کتابوں کے ریگ کے پیچھے سے نکلتا وہ کنگ تھا
جو چھ باڈی گارڈز سے گھرا تھا

اور کنگ کے ساتھ موجود ہستی کو دیکھ حبہ کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی
تھی

"ظویا۔۔۔؟؟"

تمہیں کیا لگا ظویا تمہاری جانب سے ہیں؟، نہیں بلکہ کنگ ڈم کاہر غلام
"میرا وفادار ہیں"

ظویا حبہ کو اپنی جانب دیکھتا دیکھ نظریں چراگئی تھی
"خیر مجھے عموماً اس تکلیف کی عادت سی ہے جو مجھے اپنوں سے پہنچتی ہیں"
حبہ نے ظویا کو نظریں چرااتے دیکھ سپاٹ سے لہجہ میں کہا تھا

تمہیں ڈر نہیں لگ رہا۔۔۔ تم پکڑی گئی لڑکی۔۔۔ ویسے آخر تم ڈھونڈ کیا
"رہی تھی؟"

مجھے تمہارے مخصوص غلاموں کی ہسٹری چاہئے جنہیں تم بچپن سے
"اپنے لئے ٹرین کرتے ہو"

کنگ کے کہنے پہ حبہ نے سپاٹ سے لہجہ میں کنگ کو دیکھتے ہوئے مطالبہ کیا
"لڑکی تمہارا لہجہ۔۔۔؟ جانتی ہونا تم کس سے بات کر رہی ہو؟"

کنگ جیسے حبہ کے بے خوف انداز پہ حیران بھی نہیں ہونے پایا تھا کہ حبہ
کے بد تمیز لہجہ پہ غضب ناک ہوا

ہاں بالکل ایک گھٹیا مافیا سے جو خود کو کنگ کہلاتا ہے جس کے گناہوں کا
کوئی سرا نہیں ہیں۔۔۔ جو معصوم اور کمزور لوگوں پہ ظلم کرنا طاقت سمجھتا
"ہے، اور عورت کو ایک ذلت۔۔۔"

قابل تعریف ہے تمہاری بہادی مگر لڑکی تمہاری اس گستاخی کی جانتی ہو
"تمہیں کیا سزا ملنے والی ہیں کہ تمہاری روح بھی کانپ اٹھے گی"

کنگ نے انتہائی سرد سے نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا
اور پیچھے کھڑے سیاہ فام غلاموں کو اشارہ کیا
جو کنگ کا اشارہ پاتے ہی حبه کی جانب بڑھے تھے
جسے دیکھ کر ظویانے اپنے دنوں ہاتھوں سے چہرہ کو خوف سے کانپتے ہوئے
ڈھانپا تھا

اور اگلے ہی پل گن کے پئے درپئے شوٹ کی آواز پہ ظویا کے پیر خوف اور
صدے سے کانپنے لگے تھے
کہ اسے لگا وہ مزید اپنے پیروں پہ کھڑی نہیں رہ پائی گی۔
کیا حبه کو کنگ نے مروادیا تھا؟

صدے بھرے دل کے ساتھ ظویانے اپنے کانپتے ہاتھوں کو چہرے سے ہٹا
کر ہمت کر کے حبه کی جانب دیکھا
مگر اگلے ہی پل اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی رہ گئی تھیں
کیونکہ گن حبه کے ہاتھ میں تھا

جس سے اس نے کنگ کے ہر باڈ گارڈز کے داہنے گٹھنے پہ شوٹ کیا تھا
جس کے سبب وہ سبھی گارڈز فرش پہ لہو بہتے پیر کے ساتھ کرب و اذیت
سے کرا رہے تھے

اور حبہ دنگ سے نظر آتے کنگ کی جانب بڑھی تھی
حبہ کو اپنی جانب آتا دیکھ کنگ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹا تھا
"اور اگر تم میری سزا سے بچنا چاہتے ہو تو مجھے وہ دو جو مجھے چاہئے"
حبہ نے اپنا گن کنگ کے ماتھے پہ رکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجہ میں کہا تھا کہ
کنگ کے اندر زندگی میں پہلی مرتبہ خوف کی سرد لہر دوڑی تھی
واقعی تمہیں ایک عورت سمجھتے ہوئے جو غلطی میں نے کی اس کی سزا تو"
"مجھے ملنی ہی چاہئے"

بھلے ہی وہ ایک لمحہ کے لئے ڈرا تھا
مگر تھا تو وہ کنگ ڈم کا کنگ ہی۔۔۔

اگلے ہی پل اپنے خوف پہ مکمل قابو پاتے ہوئے اس نے حبه کو دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجہ میں کہا

میرے مخصوص غلاموں کی ہسٹری کی فائلز سیف میں ہیں ویسے تمہیں "

"وہ کیوں چاہئے؟

"سیف میں پاسورڈ ڈالو۔۔۔"

کنگ کے کہنے پہ حبه نے اپنے پستول کا دباؤ کنگ کے ماتھے پہ بڑھاتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہیں"

حبه کی بات مانتے ہوئے اگلے ہی پل کنگ سیف کی جانب بڑھتا سیف کا پاسورڈ ڈالتا

سیف کو ان لاک کر گیا تھا

سیف کھلتے ہی سیف کے اندر مزید سیف نظر آئے ساتھ ہی دوسرے خانے میں کئی فائلز ترتیب سے رکھے تھے

"میں نے جو فائلز کا کہا تھا وہ نکالو"

کنگ نے اپنے اندر ابھرتے غیض و غضب پہ قابو پاتے ہوئے حبہ کے اگلے حکم پر عمل کرتے ہوئے ایک موٹی سی فائل نکال کر ٹیبل پہ رکھی
میرے ساتھ کوئی چالاکی مت کرنا ورنہ میری گن تمہارے جسم کے کس"
"حصے پہ چلی گی میں بھی نہیں جانتی

حبہ کنگ کو تنبہ کرتے ہوئے فائل پہ جھکی تھی۔

فائل میں ڈو کو مینٹس سریل نمبر سے اریج تھے

"2357"

اور حبہ دل ہی دل میں چار سالہ صائم سے سنے ڈیجٹ دہراتی ایک ہاتھ سے
فائلز کے صفحے پلٹ رہی تھی

اور اس کے دوسرے ہاتھ میں گن تھا جو کنگ کی جانب پوائنٹ کئے ہوئے
تھا

ایک صفحے پہ حبہ کا ہاتھ رک سا گیا تھا

اوپر چو کور خانے میں صائم کی تصویر لگی تھی
 اور ساتھ نام کے سامنے "2357" ڈیکھٹس لکھے تھے
 حبہ مزید آگے کچھ پڑھتی تبھی دروازہ دھاڑ سے وا ہوا تھا
 سبھی کا دھیان اس جانب گیا

اور حبہ نے عجلت میں اس صفحے کے ساتھ کئی صفحے پھاڑ کر اپنے پاکٹ میں
 ٹھونستے ہوئے کنگ کی پیشانی پہ اپنی گن کو مضبوطی سے لگاتے ہوئے کنگ
 کو اپنے سامنے ڈھال کی طرح کھڑے کیا
 اور آنے والے افتاد کی جانب متوجہ ہوئی جہاں سیاہ لباس میں ملبوس سیاہ
 کیپ اور ماسک سے چہرہ ڈھانپنے شخص کی جکڑ میں موجود حنسی کو دیکھ حبہ
 کے قدموں کے نیچے سے جسے زمین کھسکی تھی
 "اپنی گن زمین پہ ڈال دو ورنہ یہ لڑکی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گیں"
 اس سیاہ لباس پوش نے سرد و سفاک لہجہ میں کہا
 اور حنسی کی گردن پہ اپنے پستول کا دباؤ بڑھایا تھا

"آپی۔۔۔ مجھے بچالیں۔۔۔"

خوف سے لرزتے روتے ہوئے حسی نے اس کی جانب امید سے دیکھتے ہوئے کہا

ایک لمحہ کے لئے گویا حسی کی جگہ چار سالہ صائمہ حبہ کی نظروں میں گھوم گیا تھا

"صائمہ۔۔۔ اسے چھوڑ دو"

صدے میں مبتلا حبہ نہایت دھیمے سے بڑا بڑی تھی

اور اس کے ہاتھ سے گن پھسل کر فرش پہ آگرا تھا

گن کنگ سے ہٹتے ہی سیاہ لباس میں ملبوس شخص کے ساتھ آئے غلام حبہ کو بازو سے دبوچ گئے تھے

تم نے جو کیا اس کی سزا تمہیں وہ دوں گا کہ تمہاری روح بھی آج کے بعد "مجھ سے کانپے گی"

نہایت ہی غضب ناک سا کنگ حبہ کے سامنے جاتا انتہائی سرد اور منتقم لہجہ
میں حبہ سے بولا

اسے جیل میں قید کر دو اور اسے وہ سزا دو جو ایک باغی کو دی جاتی ہیں مگر "
یاد رہے یہ مرنا چاہئے

کنگ کے کہنے پہ غلام حبہ کو لے گئے تھے

اور پیچھے حنسی روتے ہوئے حبہ کو پکارے جا رہی تھی

"مالک۔۔۔ اس لڑکی کو چھوڑ دیجئے۔۔۔ اس کی کوئی غلطی نہیں ہیں"

کنگ کو حنسی کی جانب متوجہ ہوتے دیکھ صدے میں مبتلا نظویا نے فوراً سے

گڑ گڑاتے ہوئے لہجہ میں کہا تھا

بلکل نظویا میں اس لڑکی کو چھوڑ دوں گا، یہ اچھا ہے کہ کوئی تو ہے جو اس "

"لڑکی حبہ کی کمزوری ہے

کنگ نے حنسی کو بغور دیکھتے ہوئے کہا تھا

اور اس سیاہ لباس پوش کو حنسی کو چھوڑنے کا اشارہ کیا

جس پر اس نے حسی کو چھوڑ دیا تھا جو کانپتے ہوئے ظویا سے جا لگی تھی

وہ اب بھی حبہ کو روتے ہوئے پکار پکار کر نڈھال ہو رہی تھی

"آپ کی رحم دلی کا شکریہ مالک"

ظویا کنگ کا شکریہ ادا کرتی حسی کو لے چلے گئی تھی

"بلا آخر مجھے ایک نایاب ہیرا مل ہی گیا"

ظویا کے جانے کے بعد کنگ نہایت مسرت سے اس سیاہ لباس پوش کی

جانب متوجہ ہوا تھا

"شکریہ مالک"

"ویسے تم بروقت کیسے پہنچے؟"

مجھے سرنے حبہ احسن کی پروٹیکشن کے لئے حبہ احسن پہ نظر رکھنے کے

لئے کہا تھا، اس لئے میں حبہ احسن پہ نظر رکھے ہوئے تھا کہ میں نے اسے

اسٹڈی روم میں جاتا دیکھا جب وہ کئی لمحے تک اسٹڈی روم سے نہیں نکلی تو

مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ کچھ ناپکچھ گڑبڑ ضرور ہے اور پھر میں اس ملازمہ کو

لے آیا جو حبه احسن کے لئے بہن کی طرح عزیز ہیں اگر وہ نہیں ہوتی تو حبه احسن پہ قابو پانا آسان نہیں تھا جبکہ حبه احسن کے پاس ایک گن بھی موجود تھا

کنگ کے پوچھنے پہ وہ مؤدب سے لہجہ میں سب کہتا گیا
بلکل صحیح کہا تم نے اور صحیح کیا۔۔۔ گڈ ویری گڈ 2357۔۔۔ میں تم سے بہت خوش ہوں

"یہ میری خوش قسمتی ہیں مالک"

کنگ کے کہنے پہ 2357 نے اپنا سر خم کیا تھا

وہ سیاہ تاریک رات تھی

آسمان پہ روشنی کے لئے ناچاند تھے اور ناہی تارے۔۔۔

مکمل سیاہ رات۔۔

اور اس سیاہ تاریک رات میں ایک سیاہ سایہ مسلسل دوسرے سیاہ سایہ کے پیچھے بھاگ رہا تھا

سڑک پہ کافی فاصلے فاصلے پہ اسٹریٹ لائٹس لگے تھے کہ پہلا والا سیاہ سایہ ایک اسٹریٹ لائٹ کے ایکدم نیچے اچانک سے رک گیا

اور جیسے ہی دوسرا سیاہ اس اسٹریٹ لائٹ کی روشنی کے احاطہ میں آیا وہ مڑا۔۔۔ وہ نعمان تھا جس کے ہاتھ میں گن تھا اور وہ اپنی سرد آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑی حبہ احسن کو دیکھ رہا تھا تم اپنی موت کا پیچھا کیوں کر رہی ہو؟۔۔ کیا تمہیں مرنے سے ڈر نہیں " لگتا؟۔۔ اگر تم مرنا ہی چاہتی ہو تو ٹھیک ہے میں تمہاری خواہش پوری " کر دیتا ہوں

نعمان نے سرد و سفاک سے لہجہ میں کہتے ہوئے اپنی گن حبه کی جانب
پوائنٹ کرتے ہوئے شوٹ کر دیا تھا
بلٹ سیدھا حبه کے سینے میں جا لگا تھا۔۔۔
"حبه۔۔۔"

اگلے ہی پل وہ چیخ کر اٹھ بیٹھا تھا
"حبه۔۔۔ حبه۔۔۔"

پسینہ میں شرا بور وہ مسلسل اپنے داہنے ہاتھ سے سینہ دبوچے حبه کو پکارے
جا رہا تھا

کافی وقت لگا تھا اسے یہ سمجھنے میں کہ وہ ایک نہایت ہی بھیانک خواب دیکھ
رہا تھا

پھر بھی اس کی کرسٹل آنکھیں جھلملا سی گئی تھی
"نعمان میرے کمرے میں آؤ"

انٹرکام پہ نعمان سے کہتا

وہ قطعی بے چینی اور اضطراب سے کمرے میں لیفٹ رائٹ کر رہا تھا

"آپ کی طبیعت ٹھیک تو ہے سر؟"

اتنی رات گئے نعمان اپنے طلب کرنے پہ پریشانی سے دوڑ آیا تھا

اور پھر بشار کی ابتر حالات دیکھ وہ جیسے دنگ ہوا تھا

"حبہ کہاں؟ میں نے تمہیں اس کی پروٹیکشن کی ذمہ داری سونپی تھی"

اس کے لہجہ میں بے قرار اور اضطراب صاف ظاہر تھا

نعمان اس سوال پہ گویا ایک لمحہ کے لئے گنگ سا ہوا تھا

"وہ تو۔۔۔"

اپنا خشک ہوتا حلق تر کرتے ہوئے نعمان بمشکل کہنے کی کوشش کرنے لگا

کل رات حبہ احسن کنگ کے اسٹڈی روم میں۔۔۔ پکڑی گئی۔۔۔ کنگ

نے۔۔۔ اس کی سزا کے طور پہ۔۔۔ حبہ احسن کو۔۔۔ جیل میں ڈال دیا

"تھا۔۔۔"

"یہ بات تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی؟"

"آپ سوچکے تھے"

"میں سو گیا تھا تو کیا مر تو نہیں گیا تھا نا۔۔۔ مجھے کال تو کر سکتے تھے"

وہ جیسے غرایا تھا

آپ جانتے ہیں سر کے کنگ ڈم میں سیل فون صرف شاہی افراد کے لئے ہیں

جہنم میں گیا کنگ ڈم، حبہ کے پاس چلو اسے اس جیل سے ابھی آزاد کروانا

"ہے مجھے

"سر۔۔۔"

بشار کہتا ہوا فوراً دروازے کی جانب بڑھا تھا کہ نعمان کے سہمے لہجہ پہ رک سا گیا

"اب کیا ہے؟"

حبہ احسن کو کنگ نے صرف جیل میں ہی نہیں ڈالا بلکہ۔۔۔ کوڑوں کی

"بھی سزا دی تھی

"کیا بک رہے ہو؟"

سن کر ہی گویا بشارتقی پوری جان سے کانپ اٹھا تھا اور پھر اگلے ہی پل وہ نعمان کا کلرڈ بوج چکا تھا

میں نے تمہیں اس کی حفاظت سوینی اور تم یہ بھی نہیں کر پائے۔۔۔ اگر"

"اسے خراش تک پہنچانا نعمان تو میں تمہاری جان لے لوں گا

جھٹکے سے نعمان کا کلر چھوڑ کر نعمان کو پرے دھکیلتا وہ باہر کی جانب بھاگا

لوہے کے سلاخوں سے بنے جیل میں حبہ کے دونوں ہاتھ اوپر زنجیروں

میں جکڑے تھے

اور وہ فرش پہ شدید نڈھال سی سر سامنے ڈالے گٹھنے کھر درے فرش پہ

ٹکائے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی،

اس کے سارے بال اطراف اور چہرے کے سامنے بکھرے تھے

"حبہ۔۔۔"

جیل کے سامنے حبہ کو اس حالت میں دیکھ بشار کے قدم بے ساختہ
لڑکھڑائے تھے

بشار کے پیچھے آتے نعمان کے کہنے پہ جیل کے رکھوالے نے فوراً آگے بڑھ
کرتالا ان لاک کیا تھا

بمشکل اپنے کانپتے پیروں کو جمائے بشار جیل میں داخل ہوا تھا اور پھر حبہ کی
پشت دیکھ وہ بے جان سا ہوتا گھٹنوں کے بل گرا تھا
حبہ کی نازک پیٹھ اور کمر کوڑوں کے زخم سے شدید زخمی اور لہولہان تھے۔
تبھی نعمان نے حبہ کے دونوں ہاتھ زنجیر سے آزاد کئے تھے
افیت سے نیم بے ہوش سی گرتی حبہ کو بشار نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے
نہایت احتیاط سے سنبھالا تھا

آنکھیں موندی حبہ کو شاید احساس ہو گیا تھا کہ وہ اب محفوظ پناہوں میں
تھی

جبھی اس نے دھیمے سے اپنی بند آنکھیں کھولیں تھیں

"تم یہ سب کیوں کرتی ہو؟۔۔۔ کیا تمہیں ڈر نہیں لگتا؟"

اور ضبط و افیت کے کڑے مراحل سے گزرتے بشار تفتی کا سارا ضبط جیسے
حبہ کی بادامی افیت سے نڈھال آنکھیں دیکھ توٹا

حبہ پہ جھکے بشار کے کر سٹل آنکھوں سے کئی آنسوؤں ٹوٹ کر حبہ کے چہرے
پہ گرے تھے

"نہیں۔۔۔ کیوں کہ تم جو ہو میری حفاظت کے لئے"

حبہ نے ان آئینہ کی مانند صاف شفاف افیت و تکلیف سے لبریز کر سٹل
آنکھوں میں دیکھ مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تھا

اور پھر اس کی آنکھیں درد و افیت کے سبب بند ہوتی گئی تھیں

مگر مجھے لگتا ہے۔۔۔ بہت زیادہ ڈر لگتا ہے۔۔۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ"

تمہیں کھونے کا ڈر میرے وجود میں دہشت بند کر دوڑنے لگا

"ہے۔۔۔ حب۔۔۔"

حبہ کو سینے سے بھینچے اس نے افیت سے سلگتے دل کے ساتھ کہتے ہوئے

اس نے حبہ کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے تھے

اور پھر اگلے ہی پل حبہ کو احتیاط سے بازو پہ اٹھائے ہوئے وہ سیل سے نکلا

"تم نے مجھے بتایا تھا کہ کوئی ور کر حبہ کے قریب ہیں انہیں بلاؤ"

حبہ کو بازو پہ اٹھائے وہ تیز تیز قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا

تھا جب اس نے نعمان سے کہا

جس پر نعمان نے ایک لمحہ کے لئے بشار کی پشت کو دیکھا

اور پھر اٹے قدموں پلٹ گیا

-----*-----*-----*

راہی تحشم کے ساتھ اپنے سسرال واپس آگئی تھی

وہ بھی اس شرط پہ کے وہ ہر ویک اینڈ آہینہ کے ساتھ گزارے گی۔

خیر وہ اب بھی تحشم سے شدید ناراض اور خفا تھی
اور تحشم تو راہی سے بھی عجیب نکلا تھا اس نے صرف ایک مرتبہ راہی کو
منانے کی کوشش کی تھی

اور پھر اس کے بعد سے وہ خود بھی سخت بے زاریت کے عالم میں منہ
پھلائے گھوم رہا تھا

جس پر راہی دل مسوس کر رہ جاتی کہ ناراض وہ تھی اور اسکی ناراضگی دور
کرنے کے بجائے جناب خود بھی منہ بنائے ہوئے تھا
ڈائٹنگ ہال میں اس وقت ڈنر کے لئے سب موجود تھے
اور تحشم کے مقابل راہی نے اسے خفگی سے دیکھا تھا

جو راہی کی جانب زرا سی بھی توجہ دیئے بنا، اپنی پلیٹ کی جانب متوجہ تھا
"تو صاحبزادے آج کل جو مسلسل آوارہ گردی کر رہے ہو۔۔۔"

کمال صاحب کافی دنوں بعد وہ گھر میں سب کے ساتھ کھا رہا ہے اسے
"آرام سے پہلے کھانا تو کھا لینے دیجئے"

اسی وقت ڈائیونگ روم میں کمال اتقی اپنی بیوی آمنہ بیگم کے ساتھ داخل ہوئے تھے

جو کافی دنوں بعد تحشم کو سب کے ساتھ ڈنر میں شامل دیکھ کہنے لگے تھے کہ آمنہ بیگم درمیان میں ہی بے ساختہ انہیں ٹوک گئی تھیں آپ نے ہی بگاڑا ہے اسے۔۔۔ آپ کی انہیں باتوں کی وجہ سے وہ ڈھیٹ "نافرمان بنا ہے کہ اپنے والد کو کچھ گردانتا ہی نہیں ہے آمنہ بیگم کانچ میں مداخلت کرنا اس مرتبہ کمال صاحب کو بالکل پسند نہیں آیا تھا

اس لئے تحشم پہ آیا غصہ بھی وہ آمنہ بیگم پہ نکال گئے تھے "میں نے بگاڑا ہے۔۔۔"

آمنہ بیگم تو گویا سب کے سامنے کمال صاحب کے اس طرح کہنے پہ شدید صدمہ اور احساس تزلزل سے سرخ ہوتیں ہوئی دھیمے سے بس اتنا ہی کہہ پائیں تھیں

"آپ مجھ سے کہتے جو کچھ بھی کہنا ہے"

تحشم کو بھی گویا کمال اتقی کی یہ بات سخت ناگوار گذری تھی

اپنی مہم کی سرخ اور روہانسی صورت دیکھ وہ کمال اتقی سے انتہائی سنجیدگی سے گویا ہوا تھا

تم جیسی نافرمان اولاد سے بھلا کچھ کہہ کر فائدہ بھی ہے؟؟، تم نے کیا سوچا"

اب تم پہلے کے ہی مانند آوارہ گردگی کرو گے تو تمہارا کام چل جائے گا؟۔۔۔ پہلے تم تنہا تھے مگر اب تمہارے اوپر ایک ذمہ داری ہے اسے بنا

"پیسوں کے کیسے تم کیسے نبھاؤ گے؟"

آپ سے میں نے ہوش سنبھالنے کے بعد کبھی اپنے خرچ کے لئے پاکٹ

"منی نہیں مانگی ڈیڈ"

"کیونکہ تمہاری ماں یا بھائی تمہیں دے دیا کرتے تھے"

"میں نے اور رومان نے بھی کافی عرصہ ہو گیا اسے کچھ نہیں دیا"

کمال اتقی کے برجستہ کہنے پہ آمنہ بیگم نے انتہائی ناراضگی بھرے لہجے میں
کمال اتقی کی جانب دیکھے بنا کہا

میں نہیں جانتا کہ تم پھر اپنے شاہ خرچیوں کو کیسے پورا کرتے ہو یقیناً پھر "
کہیں چوری کرتے ہو گے کیونکہ تم جیسی اولاد سے بھلا انسان امید بھی کیا
" رکھیں

آمنہ بیگم کے ناراضگی بھرے جواب سے گویا کمال اتقی کا غصہ مزید
بھڑک اٹھا تھا

وہ پورے جلال میں بلند آواز سے کہہ رہے تھے
صحیح کہا آپ نے آپ کی تربیت مجھے چور، ڈاکو، آوارہ لفنگا ہی بنا سکتی "
ہیں۔۔۔

اگلے ہی پل تحشم انتہائی تلخی سے کہتے ہوئے اسپون کو پلیٹ میں پٹختا چیر
سے اٹھ کھڑا ہوا

" دیکھ رہیں ہیں آپ اس نالائق اولاد کو "

"آپ نے بھی تو اسے چور کہا ہے"

تحشم کی ڈھٹائی پہ وہ بیگم کی جانب دیکھتے ہوئے ناراضگی سے بولے

جس پہ آمنہ بیگم بھی فوراً بول اٹھیں تھیں

"تو پھر بتائے نا وہ کہ کہاں سے وہ اپنے خرچے پورا کرتا ہے؟"

میں اپنی اور اپنی بیوی کی ضروریات کہی سے بھی کروں، چوری کر کے یا"

ڈاکا ڈال کے مگر آج کے بعد ہم یہاں مزید نہیں رہے گے کیونکہ مجھے آپ

"کے مزید احسان نہیں چاہئے۔۔۔ چلیں راہی

تحشم نے انتہائی سپاٹ لہجہ میں کہتے ہوئے راہی کی جانب دیکھا

جو ہراساں سی باپ بیٹے کے جھگڑوں کو دیکھ رہی تھیں

"میں۔۔۔"

"وہ کہیں نہیں جائیں گیں۔۔۔"

وہ بے ساختہ چیئر ڈھکیل کر اٹھتی ہوئی کچھ کہنا چاہتی تھی کہ اس سے پہلے

ہی کمال اتقی نے حتمی لہجہ میں گویا اعلان کیا

"وہ میری بیوی ہیں"

اور میرے گھر کی عزت ہیں۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں تم جیسے آوارہ گرد کے ساتھ بھیج کر اپنے گھر کی عزت کو رلنے دوں گا، کل کو اگر تم اپنی حرکتوں کی وجہ سے جیل کی سلاخوں میں جا پہنچو گے جس کا مجھے یقین ہے کہ ایسا ضرور ہو گا تو توب کیا کرو گے؟

تحشم کے استحقاق سے کہنے پہ انہوں نے کہا
آپ کے میرے متعلق حسن گمان کی میں تعریف کرتا ہوں ڈیڈ، مجھ پر نا
صحیح تو کم از کم اپنی تربیت پہ تو ذرا سا بھروسہ کیا ہوتا اور رہی میری بیوی کی
"بات۔۔۔ اس کا فیصلہ صرف میں کروں گا کہ وہ کس کے ساتھ رہے گی
کمال اتقی کے اس درجہ بدگمانی پہ تحشم کے دل کو جیسے شدید دھکا سا لگا تھا
اس کے لہجہ میں آزر دگی سے در آئی تھی

وہ ایک جیتی جاگتی انسان ہے، تم دونوں باپ بیٹوں نے آخر لگا کھیا رکھا۔
 ہے؟۔۔۔ جس جیتی جاگتی انسان کے متعلق تم دونوں بحث کر رہے ہو زرا
 "اس سے بھی تو پوچھ لو کہ وہ کس کے ساتھ رہنا چاہتی ہیں؟
 کب سے باپ بیٹوں کا تماشہ دیکھتے امان اتقی (تخشم کے دادا) نے غصے سے
 کمال اتقی سے کہا تھا

انہیں بھی گویا بیٹے کی اپنے پوتے کے متعلق اس درجہ بدگمانی پسند نہیں آئی
 تھی

مگر کافی عرصہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے اپنے بچوں کے معاملات میں
 مداخلت کرنا چھوڑ دیا تھا

اس لئے وہ اپنے بڑے بیٹے کو گھر کے تمام چھوٹے بڑے افراد کے سامنے
 زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتے تھے

کہ جس سے ان کا بڑا بیٹا اپنے ہی بچوں کے سامنے سبکی محسوس کرے۔

صحیح کہا آپ نے بابا اس کا فیصلہ راہی بیٹا ہی کرے گیں کہ وہ کس کے "ساتھ رہے گیں؟۔۔۔ بیٹا آپ کی کیا مرضی ہیں؟

اپنے بابا کی بات سن کر کمال اتقی جیسے متفق سا ہوتے ہوئے راہی کی جانب متوجہ ہوئے

جو پہلے ہی خود کو بیچ میں گھسیٹے جانے پہ پریشان و ہراساں سی تھی اور اب کی مرتبہ جب کمال اتقی نے اس سے پوچھا تو وہ گویا گنگ سی ہوئی سبھی کی نگاہیں گویا راہی پہ جار کی تھی کہ آخر وہ کسے چنے گی؟

"راہی میرے ساتھ چلیں۔۔۔"

تحشم نے کہتے ہوئے آگے بڑھ کر تذبذب میں مبتلا راہی کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا

تحشم ہم اس طرح نہیں جاسکتے۔۔۔ آپ بتائیوں نہیں دیتے کہ آپ اپنی "ضروریات۔۔۔۔۔"

تو تم بھی مجھ پر بھروسہ نہیں کرتیں۔۔؟، اس لئے مجھے ناچنتے ہوئے"

"یہاں پر رہنا چنا۔۔"

راہی دھیرے سے تحشم کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ علیحدہ کرتی ہوئی کہہ رہی تھی کہ تحشم اپنے خالی ہاتھ کو خالی خالی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے انتہائی تلخی سے بولا تھا

"تحشم۔۔۔"

"ایکدم صحیح فیصلہ کیا رہنما فردوس تم نے"

راہی نے بے ساختہ تحشم کو پکارا تھا کہ تحشم نے اپنے خالی ہاتھ سے نگاہیں اٹھا کر راہی کو دیکھتے ہوئے کہا

جہاں پہلی مرتبہ راہی کو تحشم کی آنکھوں میں اپنا عکس نظر نہیں آیا تھا، اور تحشم کی باتیں سن کر تو گویا راہی کا دل جیسے ڈوبا تھا

"تحشم میرے کہنے کا۔۔۔"

"بلکل صحیح کہا کہ صحیح فیصلہ کیا ہے میری بیٹی نے۔۔۔"

مجھے فرق نہیں پڑتا اگر پوری دنیا مجھے چھوڑ دیں مگر تمہارے چھوڑنے سے میرے اندر سب کچھ ختم ہو گیا راہی۔۔۔۔۔ سب کچھ ختم۔۔۔

کمال اتقی کے کہنے پہ تحشم نے ایک دکھ بھری نگاہ کمال اتقی پہ ڈالی تھی اور پھر راہی کی جانب دیکھا جہاں راہی کی آنکھوں میں دیکھ کر کہنے کے بعد وہ رکا نہیں تھا

اور تحشم کی باتیں سخت پریشانی اور اضطراب سے سنتی راہی کی سانسیں تحشم کی آخری بات پہ گویا رکی سی تھی اور دل ڈوب کر ابھرا تھا

تحشم۔۔۔

وہ بے ساختہ گویا تحشم کے پیچھے دوڑی

جسے امان اتقی نے افسوس سے دیکھا تھا

اور پھر ان کی غصہ بھری نگاہیں کمال اتقی پہ جار کی تھی۔

جو بیٹے کے جانے کے بعد خود بھی خالی خالی نگاہوں سے کئی لمحے دروازے کو دیکھتے رہے تھے جس سے پہلے تحشم باہر گیا تھا اور پھر اس کے پیچھے راہی

اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہ وہاں سے گئے تھے

-----*-----*



"آپی۔۔۔"

ظویانے آتے ہی حبہ کے زخموں کو صاف کر کے مرہم لگایا تھا اور پھر لباس تبدیل کروا کے نہایت ہی ڈھیلا ڈھالا سالباہہ غنودگی میں مبتلا حبہ کو حنسی کی مدد سے زیب تن کروایا۔

جو مسلسل حبہ کو پکارتے ہوئے ہچکیاں لے کر رو رہی تھی۔

"اب کیسی ہے حبہ کی طبیعت؟"

ظویا کے دروازہ کھولنے پہ دروازے کے سامنے ہی منتظر سے کھڑے بشار
نے بے قرار سے پوچھتے ہوئے کمرے میں داخل ہو کر بیڈ پہ لٹے لیٹی حبہ کو
دیکھا تھا

جس کا چہرہ دوسری جانب تھا

میں نے زخموں پہ مرہم لگا دیا ہے اور آپ نے جو میڈیسن دی تھی وہ بھی "
"حبہ کو دے دیا ہیں امید ہے وہ جلد ہی صحت یاب ہو جائے
بشار کے پوچھنے پہ ظویا نے مؤدب لہجہ میں کہا
جسے بشار بدستور حبہ پہ اپنی کرب آمیز نگاہ ٹکائے سنا گیا
"آپی۔۔۔"

"لڑکی اب بس بھی کرو۔۔۔"

مسلسل سسکتی حنسی کو جیسے نعمان انتہائی ناگواری سے جھڑکا تھا
اس لڑکی کے ہر نئے سسکی پہ جب وہ "آپی" کہہ کر پکارتی تو بے ساختہ
نعمان کے اندر بے چینی اور ناگواریت دوڑ جاتی

"اسے تنہاء چھوڑ دو نعمان"

حنسی کے روئے سرخ ہوتے چہرے پہ ایک نگاہ ڈال کر بشار نے دھیمے سے نعمان کو ٹوکا تھا،

کوئی تو تھا جو کھل کر حبابہ کے لئے رو سکتا تھا۔۔۔

اور ادھر حنسی نے اپنی سرخ متورم پلکیں اٹھائے خفگی سے نعمان کو دیکھا تھا

اس کی آنکھ تھی وہ رو رہی تھی بھلا اسے کیوں مرچی لگ رہی تھی؟
حنسی نعمان سے کہنا چاہتی تھی مگر نعمان کو دیکھ اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی
کہنے کی جو بشار کے پیچھے کمرے سے نکل گیا تھا
اب کورین ہیرو کے مانند نظر آتے ہینڈ سم سے بندے کو کچھ تو مار جن دینا
تھانا۔۔۔

-----*-----*

مرحہ ابھی دو آپریشن کر کے فارغ ہوئی تھی اور تھکی ہاری سی ڈاکٹرز کے لئے موجود ہاسپٹل کے آرامگاہ کے واش بیسن میں جھک کر چہرے پہ پانی کے چھینٹیں مار رہی تھی۔

پھر اس نے سر اٹھا کر مرر میں اپنے بھگے تھکے تھکے سے چہرے کے دیکھا تھا کہ آئینہ میں اپنے پیچھے ابھرتے عکس کو دیکھ کر وہ چونکتی ہوئی فوراً مڑی "تم یہاں۔۔۔"

مرحہ کے باقی ماندہ الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے جب اس نے مرحہ کے ناک پہ اپنا سفید رومال رکھا "یہ تم۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔؟"

مرحہ نے بے ساختہ چھینکتے ہوئے کہا تھا کہ اگلے ہی پل وہ لہرائی تھی جس پر اس نے اسے سنبھال کر اپنے بازو پہ اٹھایا اور پھر اسے آہستگی سے بیڈ پہ ڈالا

مرحہ کے سلیوز کہنی کے اوپر تک چڑھانے کے بعد اس نے ایک نگاہ بے
 ہوش مرحہ کے چہرے پہ ڈالنے کے بعد اپنے ہاتھ میں موجود انجیکشن کے
 نیڈل کو مرحہ کے بازو میں انجیکٹ کیا

"امید ہے جب تمہیں ہوش آئے گا تو تمہیں سب کچھ یاد آچکا ہوگا"
 کیپٹن دعان عرش نے خالی انجیکشن کے سرینج کو دیکھنے کے بعد بے ہوش
 مرحہ کو دیکھ دھیمے سے کہا تھا



کنگ اپنے کمرے میں موجود اپنے رائٹ ہینڈ کے ساتھ قد آدم کھڑکی کے
 سامنے کھڑے ہو کر کھڑکی باہر دیکھتے ہوئے اس سے باتوں میں مصروف
 تھا

کہ تبھی دروازہ زوردار آواز کے ساتھ کھلا تھا

کنگ نے مڑ کر دیکھا تو شدید غصہ کی کیفیت میں مبتلا بشار تقی اور اسے روکتے ہوئے گارڈز نظر آئے

"مالک ہم نے بہت کہا کہ ----"

"ٹھیک ہے جاؤ تم سب --- تم بھی"

کنگ بشار کے غصے سے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے گارڈز کی بات کاٹ کر بولا

ساتھ ہی اپنے رائٹ ہینڈ کو بھی جانے کو کہا
"آؤ بیٹھو موبی"

کنگ نے شفقت کے ساتھ چیئر کی جانب اشارہ کیا تھا
ہمت کیسی ہوئی حبہ کے ساتھ ایسا کرنے کی جبکہ آپ جانتے تھے کہ وہ
"میرے لئے کیا ہے؟"

بشار جیسے کنگ کے قریب کے پہنچ کر غرایا تھا

اس لڑکی نے ناصر ف میرے اسٹڈی روم میں داخل ہو کر چوری کرنے " کی کوشش کی بلکہ اس نے مجھ پہ گن بھی تانا شکر کرو کہ وہ زندہ ہے تمہاری وجہ سے ورنہ اگر اس نے آئندہ بھی ایسے کرنی کوشش کی تو اس مرتبہ میں " تمہارا لحاظ بھی نہیں کرونگا

شکر تو آپ کو کرنا چاہے کہ آپ کے ظم کے باجود بھی وہ نازک سی جان " زندہ ہے ورنہ اس کنگ ڈم کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی جہنم۔ میں جھونک دیتا "

کنگ کا مطمئن لہجہ بشار کے غصہ کو بڑھا گیا تھا

"تمہاری اتنی جرات۔۔؟؟۔"

"آپ میری جرات کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے مسٹر کنگ۔۔۔"

وہ کنگ کی بات کاٹتا ہوا انتہائی ٹھنڈے لہجہ میں بولا

جس پر کنگ جو کھڑا تھا

بشار کو بغور دیکھتا ہوا چیر پہ جا بیٹھا تھا

کنگ کو اندازہ تھا کہ بشار آئے گا،

مگر بشار اس قدر بے قابو ہو کر آئے گا کنگ کو اندازہ نہیں تھا

واقعی یہ شکر کی بات تھی کہ وہ لڑکی زندہ تھی

کنگ نے گہرا سانس لیتے ہوئے بشار کے غصے کا جائزہ لیا تھا

"کیا تم خود کو ہیر و سمجھتے ہو موبی؟"

"کیا مطلب؟"

کنگ کے کہنے پہ بشار نے قطعی نا سمجھی سے پوچھا۔۔ بشار کو کنگ کے لہجے

میں استہزاء کی جھلک ملی تھی

ہر کوئی اپنی کہانی کا ہیر و ہوتا ہے میں جانتا ہوں بچے مگر تم اور میں "

۔۔ ہم اپنی خود کی کہانی کے بھی ہیر و نہیں ہوتے ہیں۔۔ اگر تم خود کو

ہیر و سمجھتے ہو تو جان لو کہ تم ہیر و نہیں ہو اور نا ہی کبھی بن سکتے ہو، تم میرا

خون ہو، اور میرے خون کے سبب ہی تم اب تک ایک ولن کی طرح

اندھیرے اور گناہوں کی زندگی گذرتے آئے ہو تو تم یہ مان لو موبی کہ تم
 "ایک ہیر و نہیں ہو بلکہ ایک ولن ہو۔۔۔"

کنگ نے اپنی باتوں پہ بشار تقی کے چہرے کو فق ہوتا دیکھا
 --- موبی چاہے تم بشار تقی رہو یا آسمانی یا موبی تم رہو گے ایک ولن "
 ہی۔۔ اور ایک ولن کو کبھی بھی محبت کرنے کا حق نہیں ہوتا کیونکہ انہیں
 "محبت، نیکی اور روشنی کبھی راس نہیں آتی۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔"
 کنگ نے جیسے بشار کو جتایا تھا یا تنبیہ کی تھی جس پر بشار سفید پڑتے چہرے
 کے ساتھ گنگ سا کنگ کی بات سنے گیا تھا

-----*-----*

حبہ نے کرہاتے ہوئے کروٹ بدلنا چاہا تھا کہ قریب ہی موجود ظویا سے
 کروٹ بدلنے سے روک گئی

جس کے سبب حبہ کی آنکھیں کھلی تھیں

اب کیسی طبعیت ہے تمہاری؟ سوری پشت پہ لگے زخموں کے سبب تم "کروٹ نہیں بدل سکتی۔"

حبہ کو دھیرے سے آنکھیں کھولتا دیکھ ظویا نے کہا تھا "اُس اوکے۔۔ شاید میں پہلے سے ٹھیک ہوں"

حبہ نے اپنے پشت کے درد کو ضبط کر کے دھیمے سے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"مجھے معاف کر دو کہ میں کچھ کر نہیں پائی

بھلے ہی حبہ نے چہرے پہ تکلیف کے آثار کو ابھرنے نہیں دیا تھا

مگر حبہ کے آنکھوں میں ابھرتے افیت کے آثار ظویا کو نظر آ گئے تھے

جس پہ بے ساختہ ظویا نادام سی معافی مانگنے لگی

اُس اوکے ظویا تم بھلا اس کنگ کے مقابلے میں کیا ہی کرتی؟۔۔۔ اور"

"اس کے باوجود بھی تم نے جو میری مدد کی اس کے لئے تمہارا بہت شکریہ

"میں تمہارے لئے اتنا تو کر ہی سکتی ہوں حبہ"

ظویا نے کہتے ہوئے حبہ کا ہاتھ تھاما تھا

"۔۔۔ مجھے یہ بتاؤ کہ مجھے اس کے متعلق مزید کہا سے معلوم ہوگا؟"

حبہ نے جلتی نگاہوں سے ظویا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

ظویا کو پہلی مرتبہ ان سپاٹ و سر د جذبات سے عاری آنکھوں میں آگ اور

غصہ نظر آیا تھا

شاید کنگ کے اسٹڈی روم سے، وہاں ایک بڑا سا سیف موجود ہیں یقیناً"

"تمہیں وہاں کچھ ضرور ملے گا

"تو پھر کنگ کے اسٹڈی روم میں گھسنا ہوگا؟"

ظویا کی بات سن کر حبہ نے کہا

کیا کہہ رہی ہو تم وہاں سکیورٹی کیمرہ لگے ہو گے تو اسٹڈی میں گھستے ہی"

"پکڑی جاو گی

حبہ کی بات سن کر ظویا نے جیسے دہل کر نتائج سے آگاہ کیا

"میں سکیورٹی کیمرہ کو فکس کر سکتی ہوں اس کا مسئلہ نہیں ہیں"

اگر تم اسٹڈی میں گھس بھی گئی تو سیف کبھی بھی نہیں کھول سکتی کیونکہ

میں نے سنا ہے کہ سیف کافی مضبوط ہیں اور اگر کسی نے جان بوجھ کر

کھولنے کی کوشش کی یا ہیک کرنے کی کوشش کی تو سیف کے اندر رکھے

تمام چیزیں خود بخود جل جائے گی اور ساتھ ہی سیف تمام سکیورٹی الارم

سے جڑا ہے وہ سبھی سیفٹی الارم بجنے لگا گا اس کے بعد تم وہاں سے بچ کر نکل

"نہیں پاؤں گی"

حبہ کے کیمرہ فکس کرنے والی بات سن کر ظویا حیران ہوئی تھی

مگر بات صرف کیمرہ کی نہیں تھی جس پہ ظویا حبہ کو تفصیل سے سب بتا گئی

"تو اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ سیف صرف کنگ کھول سکتا ہے"

"ہاں"

ظویا نے گویا سکون کا سانس لیا تھا کہ بلا آخر حبہ سمجھ گئی تھی جو وہ کہنا چاہتی

تھی

تو ہمیں سیف کھولنے کے لئے کنگ کی ضرورت ہوگی۔۔۔ تم نے کہا تھا"
"کہ کنگ نے تمہیں مجھ پر نظر رکھنے کے لئے کہا ہے
"ہاں کنگ نے کہا تھا"

ظویا جو مطمئن تھی حبہ کے سوال پہ ایک مرتبہ پھر پریشان ہوئی
تو پھر تم جا کر کنگ سے یہ کہوں گی کہ میں سیف میں چوری کرنا چاہتی"
"ہوں"

"پاگل ہو گئی ہو؟... میں ایسا بالکل نہیں کہوں گی"
ظویا حبہ کی فرمائش پہ بدکتی ہوئی صاف منع کر گئی تھی
مگر حبہ کے ضد اور اصرار کے سامنے ظویا کو وہی کرنا پڑا تھا جیسے جیسے حبہ
(اس سے کہتی گئی تھی
"کیا اسے ہوش آگیا؟"
"جی ماسٹر"

کمرے میں داخل ہوتے بشار کو دیکھ ظویا حبہ کا ہاتھ چھوڑ کر فوراً اٹھتی ہوئی
بولی تھی

اور پھر کمرے سے نکل گئی

"تم ٹھیک ہو؟۔۔۔ کیا بہت زیادہ درد ہو رہا ہے؟"

ظویا کی بات سن کر وہ تیزی سے حبہ تک جاتا اس پر جھکا تھا
بشار کی بے قراری اور اضطراب کو دیکھ حبہ بے ساختہ مسکرا پڑی
"میں بالکل ٹھیک ہوں بشار"

"بلکل بھی نہیں مجھے تو ایسا نہیں لگتا"

حبہ کے مسکرا کر تسلی دینے پر وہ ان دلفریب گڑھوں سے نظریں چراتا
افیت سے حبہ کی پشت پہ نگاہ ڈالے بولا

"اگر نہیں ہوں تو ہو جاؤں گی۔۔۔ کیا تم میری مدد کرو گے اٹھنے میں؟"

بشار کو جواب دیتے ہوئے ساتھ ہی اس کا دھیان اپنے زخموں پہ سے ہٹانے
کے لئے پوچھا

جس پر بشار نے حبه کو اٹھ بیٹھنے میں مدد کی۔

"میرے کپڑے۔۔؟"

بشار کا سہارا لئے بمشکل درد و کرب کو ضبط کرتے ہوئے حبه اٹھ بیٹھی تھی کہ اس کی نگاہیں اپنے تبدیل شدہ کپڑوں پہ گئی

"میں نے نہیں ظویا نے تبدیل کئے"

بشار نے جلدی سے کہا مبادہ وہ ناراض ناہو جاے

جواب دیتے ہوئے بشار کے چہرے پہ گھبراہٹ بھی اٹھ آئی تھی جسے دیکھ

حبه نے اپنی بے ساختہ اٹھتی مسکراہٹ کو ضبط کیا

"تھینکس میری فیلنگس کا خیال رکھنے کے لئے"

چھپلی مرتبہ تم شدید ناراض ہو گئی تھی اور مجھے تب بھی تمہاری ناراضگی

بری لگی تھی جبکہ تم اس وقت میرے لئے اہم نہیں تھی اور اب جبکہ تم

میرے لئے اہم ہو تو تمہاری ساری فیلنگز میرے لئے اہم ہے چاہئے وہ

"غصہ ہو، ناراضگی ہو یا خوشی یا پھر کسی قسم کی تکلیف۔۔"

حبہ کے کہنے پہ بشار نے حبہ کی بادامی آنکھوں میں نگاہ جمائے کہا
"اور میرے دھوکہ کا کیا؟۔۔۔ اس کے بارے میں تم کیا سوچتے ہو؟"
حبہ نے گویا اس کی کرسٹل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا
جیسے جاننا چاہتی ہوں کہ وہاں اس نام نہاد دھوکہ نے کتنی بدگمانی پیدا کی
نجانے کیوں وہ اب میرے لئے اہم نہیں رہا چاہے تم مجھ سے محبت کرو یا"
ناکرو میرے لئے اب یہ ضروری نہیں ہیں کیونکہ میری اکیلے کی محبت ہی
"ہم دونوں کے لئے کافی ہیں
بشار نے حبہ کی بادامی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہایت اٹل لہجہ میں کہا تھا
جہاں بشار کا جواب سن کر ان بادامی آنکھوں حیرانگی پھیلی تھی

"مجھے عرش بہت پسند ہے کیوں نا میں اسے اپنا داماد بنالوں"

"مما مجھے بھی وہ اچھا لگتا ہے"

مما کے کہنے پہ جھٹ سے اس نے بھی اپنی رضا مندی ظاہر کر دی تھی
جس پر سبھی کھلکھلا کر ہنس پڑے تھے

----*

"الہ دین۔۔۔"

مرحہ کی آنکھیں کھلتے ہی اس نے بے ساختہ گویا سے پکارا تھا
اور پھر اگلے ہی پل وہ اس روم سے نکل آئی تھی

۔۔۔ کیا آپ کو دعان عرش ابن عباس سے۔۔۔۔ نکاح قبول
"ہے؟؟؟"

"ہاں قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔"

مولوی صاحب کے پوچھنے پہ وہ پہلی دو لہن تھی

جو نہایت خوشی اور جوش سے اعتراف کر رہی تھی

-----*

وہ تیز تیز قدموں سے ہاسپٹل کے کاریڈور میں چل رہی تھی
اور ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے ساختہ بھگنے لگی تھیں

میں پرنسیس جیسمن ہوں اور تم میرے الہ دین ہو۔۔۔۔۔ دین تمہارا"
"جادوئی چراغ کہاں ہے؟

میرا نام دعان عرش ہے اور میں کسی جادوئی چراغ کے بارے میں نہیں"
"جانتا

"یہ ہے وہ چراغ جو تم نے گرا دیا تھا"

اس نے کہتے ہوئے ہاتھ میں دبی کی چین اس کے سامنے کیا

وہ ایک خوبصورت ساجادوئی لمپ کی شکل کا کی چین تھا
"تھینکس۔۔"

"کھڑوس کہی کا۔۔"

-----*

مرحہ کال آیا تھا کہ تم تیار رہو ایمبولنس ایک ایکسیڈنٹ کے مریض کو"
"لا رہا ہے، کہہ رہے تھے کہ مریض کا بہت شدید ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔"
ڈاکٹر ہادیہ نے سامنے سے آتے مرحہ کو دیکھ اس کے قریب جاتے ہوئے
اسے روک کر کہا تھا

یہ جانے بنا کے وہ کچھ بھی ناسن رہی تھی اور نا ہی سمجھ رہی تھی
کیونکہ اس کے دماغ کے پردوں میں کوئی اور ہی سین چل رہا تھا

"وہ لڑکا کیا کہہ رہا تھا؟"

"کیا تم جیس ہو؟"

مرحہ نے دکتے چہرے سے پوچھا

"بلکل بھی نہیں۔۔"

مرحہ کے لہجہ کی کھنک پر وہ مرحہ کی جانب متوجہ ہوا تھا اور پھر اس کے چہرے کے خوشگوار تاثرات کو ایک لمحہ کے لئے دیکھ وہ ساکت ہوا اور پھر اگلے ہی پل وہ اپنے مخصوص خشک لہجہ میں کہتا واپس پلٹ گیا تھا

Zubi Novels Zone

-----*

"وہ دیکھو آگیا۔۔"

ڈاکٹر ہادیہ نے اسٹرپچر پہ گھیسٹ کر لاتے ہوئے پیشینٹ کو دیکھ مرحہ سے کہا تھا

"کیا کر رہی ہو تم یہاں؟"

اپنے کمرے کی کھڑکی کھولنے پہ ہی کھڑکی کے روڈ پکڑے کھڑی مرحہ
کو دیکھ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی

"کھڑی ہوں اور کیا؟"

خوف سے بے ساختہ اس کے ہاتھ روڈ پہ سے چھوٹے اس سے پہلے ہی
پرنسپس جیسمن کے الہ دین نے کھڑکی کے سامنے موجود روڈ کو اوپر
اٹھانے کے بعد ایک ہاتھ سے اس کا بازو تھامتا تھا اور دوسرا ہاتھ اس کے
کمر کے پیچھے ڈال کر اسے کھڑکی سے کھینچ کر کمرے کے اندر گھسیٹا
آخر تم یہاں کر کیا رہی تھی؟ اگر نیچے گر جاتی تو ہڈی پسلی سب ایک
"ہو جاتی

"دور ہٹو مجھ سے۔۔"

اس نے جھڑک کر مرحہ کو خود سے دور کیا تھا

صبح سے تم کمرہ بند کئے پڑے تھے اور میں نے تمہیں صبح سے نہیں دیکھا "

"تھا اس لئے۔۔"

"تم پاگل ہو بلکل ہی پاگل۔۔"

-----*-----

ڈاکٹر ہادیہ کے ساتھ انٹرنس سے اپنی طرف اسٹریچر پہ گھیسٹ کر لے
آتے پیشنٹ کو

مرحہ نے بے دھیانی میں دیکھا تھا جس کا پورا جسم اور کپڑا خون سے لہو لہان
تھا مگر اس کا چہرہ ابھی تک انہیں نظر نہیں آیا تھا

"لگتا ہے بہت سیریس کنڈیشن ہے۔۔"

ڈاکٹر ہادیہ نے دیکھ افسوس سے کہا

"یہ تو۔۔۔"

اگلے ہی پل ڈاکٹر ہادیہ کی آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے پھیلی تھیں جب اس نے پیشینٹ کا چہرہ دیکھا

اور فوراً ہی مرحہ کو دیکھا جو خود بھی پیشینٹ کا چہرہ دیکھ چکی تھی اور وہ ساکت و بے جان سی کھڑی اسٹریچر کو دور جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

"دین۔۔۔"

اسٹریچر جیسے ہی اس کی نگاہوں کے سامنے غائب ہوا وہ جیسے ہوش میں آئی اور اگلے ہی پل وہ اس جانب بھاگی تھی جس جانب اسٹریچر کو لے جایا گیا تھا

"مرحہ۔۔۔"

اور مرحہ کی پل پل بدلتی کیفیت کا مشاہدہ کرتی ڈاکٹر ہادیہ بھی اس کے پیچھے ہی بڑھی تھی

-----*-----*

تم نے سنا اس لڑکی نے کوڑے کی ضرب برداشت کرتے ہوئے ایک " آہ تک نہیں نکالی، میں نے سوچا تھا چلو وہ ذہین ہے مگر ہے تو ایک لڑکی ہی۔۔۔ کوڑے کی ضرب سے روئے گی، سسکی گی، تڑپے گی اور مجھ سے گڑگڑا کر رحم کی بھیک مانگ گی مگر میری حیوانی جبلت کو تسکین پہنچانے کا "اس نے کوئی کام نہیں کیا۔۔۔"

کنگ اسٹڈی روم میں قد آدم گلاس وال کے پاس کھڑا گلاس وال کے باہر دور نیلا آسمان دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

کہتے وقت اس کے لبوں پہ عجیب سی مسکراہٹ تھی

۔۔۔ ماننا پڑے گا کہ وہ لڑکی کافی امپر یسو ہے عام لڑکیوں سے الگ جن کے " بارے میں میں سوچتا تھا کہ وہ صرف نمائش اور غلامی کے لئے ہوتی ہیں مگر اس نے میری سوچ ہی بدل دی۔۔۔۔۔ وہ خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہیں مگر میں اسے مزید نقصان نہیں پہنچا سکتا، ورنہ موبی بے قابو ہو جائے گا "۔۔۔ کہ اس کو کنٹرول کرنا ممکن ہو جائے گا

کنگ نے مڑتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے نعمان سے کہا تھا
اس لڑکی کے لئے کچھ اور سوچنا ہو گا کچھ ایسا کہ سانپ بھی مر جائے اور"
"لا ٹھی بھی ناٹوٹے

تو پھر آپ کو یہ کام کسی اور کے ذمہ سوپنا ہو گا جو سانپ کو مار دے گا اور"
"اس طرح آپ کی لا ٹھی بھی محفوظ رہے گیں

کنگ کی بات سن کر نعمان نے گویا کنگ کو مشورہ دیا
"آئیڈیا تو کافی اچھا ہے۔۔۔2357"

"آپ کی زرہ نوازی ہے مالک"

کنگ نے تو صیفی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر وہ گردن ہلکا
ساخم کرتے ہوئے بولا

ٹھیک ہے اب تم جاؤ اور اسی طرح مجھے اس لڑکی کی اور موبی کی خبر دیتے"
"رہو

"جیسا آپ کہے مالک"

کنگ نے اسٹڈی میں داخل ہوتے اپنے رائٹ ہینڈ کو دیکھنے کے بعد نعمان سے کہا تھا

جو گردن خم کر کے کہتا اسٹڈی روم سے نکل گیا

"حبہ احسن ان غلاموں کی معلومات کا صفحہ پھاڑ کر لے گئی"

کنگ کے رائٹ ہینڈ نے کہتے ہوئے چند کاغذات کنگ کے سامنے ٹیبل پہ رکھے

جنہیں اگلے ہی پل کنگ اٹھا کر دیکھنے لگا تھا

وہ تقریباً سات غلاموں کے کاغذات تھے جو کنگ کے لئے مخصوص تھے

وہ کچھ زیادہ ہی ذہین ہیں صرف وہ صفحہ بھی تو پھاڑ کر لے جاسکتی تھی جو"

اسے چاہئے تھا مگر نہیں اس نے ایک ساتھ کئی صفحے پھاڑ ڈالے کیونکہ اس

"نے سوچا ہو گا کہ کہی میں اس تک ناپہلے پہنچ جاؤں جسے وہ ڈھونڈ رہی ہے

کنگ وہ سارے ڈوکومینٹس ایک کے بعد ایک دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

کہ اس کی نظریں اگلے ڈوکومینٹس پہ ٹھہر سی گئی

"--2357"

"یہ پتالگاؤں کے اس لڑکی کو دراصل تلاش کس کی ہے؟"

کنگ کی نگاہیں 2357 کی تصویر پہ جمی تھی اور وہ اپنے رائٹ ہینڈ سے کہہ رہا تھا

-----*-----*

حبہ نیند میں کرہا کرکروٹ بدلنا چاہتی تھی کہ کسی کے ہاتھ کی گرفت نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا

جس کے سبب اگلے ہی پل اس کی آنکھیں کھلی تو نظریں سیدھی اپنی کلائی پہ گئی جس پہ سختی اور اسی قدر نرم سی گرفت موجود تھی

اس نے اسے دیکھا جو فرش پہ نیچے بیٹھے ہوئے تھا

اور اپنے داہنے ہاتھ سے حبہ کی کلائی پکڑے ہوئے بیڈ سے سر ٹکائے سویا ہوا تھا

پچھلے تین دن سے اس کا یہی معمول تھا

حبہ نے لاکھ کہا کہ وہ اس طرح ناسوئے بلکہ آرام سے صوفے پہ جا کر

سو جائے مگر بشار تقی نے ایک نہیں سنی تھی

وہ بھلا حبہ کو اس طرح زخمی حالت میں تنہا چھوڑ کر خود بھلا کیسے چین کی نیند لے سکتا تھا

حبہ نے دھیرے سے ہاتھ بشار کی پیشانی پہ بکھرے بالوں کی جانب بڑھایا اور انگلیوں سے ان بالوں کو چھیڑا

تم مجھ سے محبت کرو یا نہ کرو میرے لئے اب یہ ضروری نہیں ہیں کیونکہ (میرے اکیلے کی محبت ہی ہم دونوں کے لئے کافی ہیں)

اور اس کی بات یاد کرتے ہوئے وہ مسکرا دی

اور پھر دھیرے سے اپنی کلائی بشار کی گرفت سے آزاد کرنا چاہا مگر پکڑ
مضبوط تھی

جس پر اس نے دوسرے ہاتھ سے بشار کی ایک ایک انگلیاں دھیرے
دھیرے اپنی کلائی سے الگ کی اور پھر اپنی پشت کے زخموں کی درد کو دانت
پہ دانت جمائے برداشت کرتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی
وہ کب سے صائم کے ڈو کو مینٹس دیکھنا چاہتی تھی مگر بشار اسے بیڈ سے ملنے
بھی نہیں دیتا تھا

اور ظویا نجانے رات کے کونسے پہر چپکے سے آکر اس کے زخموں کی
ڈریسنگ کر جاتی تھی کہ اسے خبر بھی نہیں ہوتی تھی
ورنہ کم از کم وہ ظویا سے کہہ کر ان کاغذات کو تو حاصل کر سکتی تھی
واش روم کی جانب بڑھتے ہوئے اس نے ایک نگاہ بشار پہ ڈالی
جب تک وہ سویا ہوا تھا تب تک وہ اپنے ان کپڑوں کو چیک کر سکتی تھی جس
میں اس نے ان کاغذات کو چھپایا تھا

سوچتے ہوئے حبہ واش روم داخل ہوئی اور اپنے اس ینفارم کو ڈھونڈنے لگی
 جو اس نے اس دن پہنے تھے
 مگر وہ اسے واش روم میں نہیں ملے
 شاید ظویا اسے واش کرنے لے گئی ہو؟
 واش کرنے سے پہلے یقیناً ظویا ینفارم کو چیک کرے گی اور اسے وہ کاغذات
 مل گئے ہو گے

سوچتے ہوئے حبہ کمرے سے نکل آئی تھی
 شام پانچ بجے کا وقت تھا ظویا کو اس وقت کچن میں ہونا تھا
 ظویا کے کیسل میں ہونے کے متعلق اندازہ لگاتے ہوئے حبہ کچن میں گئی
 مگر کچن میں ظویا نہیں تھی اور نا ہی حنسی۔
 دوسرے ملازمہ سے پوچھنے پہ حبہ کو معلوم ہوا کہ آج کنگ کے مخصوص
 گیسٹ آئے ہوئے ہیں تو وہ ان گیسٹ کو ڈیل کر رہی ہیں
 اور اس کے ساتھ حنسی بھی ہیں۔

وہ قطعی بھاری دل و دماغ کے ساتھ واپس لوٹی تھی کیونکہ وہ جلد از جلد صائم کے متعلق معلوم کرنا چاہتی تھی

اس کے خیال سے بشار اب بھی سویا ہو گا سو وہ دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی

کہ اپنے ایک دم دروازے کے سامنے کھڑے بشار تقی کو انتہائی سنجیدہ تیوروں کے ساتھ کھڑے دیکھ وہ گھبرا کر اپنے قدم پیچھے کر گئی

آج محض تیسرا دن تھا اور تم اٹھ کر تفریح فرما رہی ہو۔۔۔ کہاں گئی تھی

"تم؟"

"میں اب ٹھیک ہوں"

حبہ نے مسکراتے ہوئے شدید ناراض سے نظر آتے بشار تقی کو گویا یقین دلانا چاہا تھا

"مسکراؤ مت۔۔۔ جب میں تم سے ناراض ہو تو بالکل بھی مت مسکرا نا"

بشار نے حبہ کے رخسار سے نظریں چراتے ہوئے کہا تھا

جس پر حبہ مسکراہٹ سمیٹتی منہ لٹکا گئی

تم ایک لڑکی ہو اور تمہارے زخم کافی گہرے تھے محض تین دن میں "بھرنے سے تو رہے آخر تم خود کو کتنا مضبوط سمجھتی ہو؟ یا اپنے آپ کو کوئی "سوپر ہیرو سمجھتی ہو؟؟؟"

"سوپر وومن۔۔"

"کیا کہا زرا پھر سے کہنا؟"

حبہ کے نان سیریس انداز میں نیچ میں لقمہ دینے پہ بشار نے پہلے سے بھی زیادہ خفا ہوتے ہوئے پوچھا

"کچھ نہیں"

حبہ نے بنا مسکرائے معصوم سی شکل بنا کر اس کی ناراضگی دور کرنی چاہی میری باتوں کو مذاق میں مت لو حبہ احسن، تمہیں یاد ہی ہو گا کہ میں نے "پچھلی مرتبہ تم سے کیا کہا تھا؟؟؟... اگر یاد نہیں ہیں تو یاد دلادیتا ہوں کہ میں

نے کہا تھا کہ اگر تمہیں کہی سے بھی زرا سا کھروچ پہنچا تو اس کھروچ سے
 "زیادہ میں بھی خود کو نقصان پہنچاؤں گا۔۔"

حبہ کو بدستور سرریس نادیکھ کر اب کی مرتبہ گویا بشار کی سنجیدگی میں غصہ
 بھی شامل ہوا تھا

"آئی ایم ساری۔۔ میں نے ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا بشار"

بشار کا موڈ بدلتے دیکھ حبہ نے بھی فوراً سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے کہا

جان بوجھ کر نہیں کیا؟؟؟ آخر کیا سوچ کر تم کنگ کے اسٹڈی روم میں "

گئی تھی؟، مجھے یقین ہے کہ تم ضرور جانتی تھی کہ کنگ نے اگر تمہیں پکڑ

لیا تو تمہیں معاف نہیں کرے گا۔ اسے ہی جان بوجھ کر خود پر ظلم کرنا ہی

"کہتے ہیں

"یہ کرنا ضروری تھا۔۔"

"اور وہ کیوں تھا؟"

"صائم کی وجہ سے"

"پھر سے وہی صائم۔۔۔"

سن کر تو گویا بشار کا میٹر مکمل ہائی ہوا

وہ بے ساختہ اس صائم نامی ہستی کو خود کو گالی دینے سے روکا تھا

۔۔۔ خود کو شدید نقصان پہنچا کر تم اسے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ کانٹ

"بلیو۔۔۔ یہ بھی بتا دو کہ تمہیں کتنا فائدہ پہنچا؟

"مجھے معلوم ہو گیا کہ اسے اس کنگ ڈم میں 2357 کہتے ہیں"

"اور یہ 2357 کون ہے؟"

"یہ نہیں معلوم ہوا بھی"

بشار کے پوچھنے حبہ نے تھوڑا مایوس ہو کر جواب دیا

بس اتنی سی معلومات کے لئے تم نے خود پر اتنا بڑا ظلم کیا، میں تمہیں اس

کے لئے قطعی معاف نہیں کروں گا، اور اب دوبارہ کمرے سے باہر مت

"نکلنا ریست کرو

حبہ پہ اسے شدت سے غصہ آیا تھا جسے بمشکل ضبط کرتے ہوئے وہ بولا

"میں اب یہاں نہیں رہنا چاہتی"

حبہ نے بشار کا ضبط سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھتے ہوئے دھیمے سے کہا

"تم کہی نہیں جاؤں گی"

بشار نے گویا حتمی لہجہ اختیار کیا

سوری بشار مگر اب میں پہلے سے بہت بہتر ہوں، اور میں اس کنگ ڈم میں

آرام کرنے کے لئے تو نہیں آئی تھی، اس لئے اب میں اپنے معمول میں

"لوٹنا چاہتی ہوں"

یہاں نہیں رہنا چاہتی یعنی میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، مجھ سے دور"

بھاگنا چاہتی ہو۔۔۔ میں جو بھی کہوں گا اس کے الٹ کام کرنا چاہتی

ہو۔۔۔ کیونکہ تم یہاں میرے علاوہ سبھی کے لئے آئی ہو، اس لئے تمہیں

میرے متعلق سوچنے کی اور میری ماننے کی بھلا ضرورت ہی کیا

ہے۔۔۔ گڈ حبہ احسن ویری گڈ۔۔۔ جاو کرو جو کرنا ہے بھلا میں تمہیں

تمہاری مرضی کا کام کرنے سے روکنے والا کون ہوتا ہوں اور اگر روکنے کی

کوشش بھی کروں تو تم نے کہاں رکنا ہے؟، کیونکہ تمہارے نزدیک تو
"میری اہمیت ذرا برابر بھی نہیں ہیں۔۔۔"

اور بلا آخر بشار کا سارا ضبط تو ٹاٹھا وہ غصے سے جھونچھتا اپنی ساری بھڑاس نکال
گیا

"بشار۔۔۔"

حبہ بے ساختہ دو قدم بڑھا کر اس کی جانب بڑھی تھی کہ وہ ہاتھ اٹھا کر
اسے روک گیا
"چلی جاو۔۔۔"

"میری بات ایک مرتبہ سن لو۔۔۔"

"میں نے کہا جاؤ یہاں سے"

بشار نے کہتے ہوئے غصے سے قریب رکھے بڑے سے گلہ ان کو ہاتھ مار کر
گرایا تھا۔

جس پر گلدان زمین پہ گرتا شدید آواز کرتا ہوا تو ٹا اور اس کے ٹکڑے
کمرے میں بکھر گئے

"ٹھیک ہے۔۔۔ ایز یوش۔۔۔"

حبہ نے ٹوٹے ہوئے گلدان کے ٹکڑوں کو خاموش ادا سی سے
بھرتے بادامی نگاہوں سے لب بھینچے دیکھنے کے بعد رخ پھیرے بشار کو
دیکھتے ہوئے کہا تھا

اور پھر کمرے سے نکل گئی

"میری۔۔۔ وش۔۔۔؟؟"

بشار نے حبہ کے جانے کے بعد رخ موڑ کر دروازے کو دیکھتے ہوئے دھیمے
سے انتہائی تلخ لہجہ میں کہا

"۔۔ تم ہو۔۔ مگر تمہاری وش میں کبھی بھی نہیں بن سکتا حبہ احسن۔۔"

وہ انتہائی تلخ ہو رہا تھا

حد سے زیادہ تلخ اور جذباتی

اسے اپنے الفاظ یاد آئے جس میں اس نے کہا تھا کہ اسے فرق نہیں پڑتا کہ
حبہ احسن اسے پسند کرے یا نا کرے۔۔۔

مگر وہ جھوٹ تھا

پوری طرح جھوٹ۔۔۔

اسے پڑتا تھا بہت زیادہ فرق پڑتا تھا وہ سب کا سوچتی تھی سوائے اس کو چھوڑ
کر۔۔۔

اور اس کے لئے اس پوری کائنات میں سوچنے کے لئے صرف وہی ہستی
تھی۔۔۔

شاید یہی فرق ہوتا ہے ایک ولن اور ہیرو میں۔۔۔

اندھیرے اور روشنی میں۔۔۔

نیکی اور بدی میں۔۔۔

حبہ احسن ایک ہیرو تھی۔۔۔

اور وہ ولن۔۔۔

وہ روشنی تھی اور وہ اندھیرا

وہ نیکی تھی تو وہ بدی۔۔۔ اور برائی میں سراپا ڈوبا ہوا

موبی چاہے تم بشارت تھی رہو یا آسمانی یا موبی تم رہو گے ایک ولن ہی۔۔ اور)
ایک ولن کو کبھی بھی محبت کرنے کا حق نہیں ہوتا کیونکہ انہیں محبت، نیکی
(اور روشنی کبھی راس نہیں آتی۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔

نہیں یہ سچ نہیں ہے۔۔۔ یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔ سب جھوٹ"

"ہے۔۔۔ میں برا نہیں ہوں... نہیں ہوں میں برا۔۔۔

اس کے دماغ میں کنگ کی باتیں تازہ ہوئی جس پر اس پر طاری ہوتی وحشتیں
گویا عروج پہ پہنچی

کمرے کی ہر چیز توڑتے ہوئے وہ افیت سے چیخ رہا تھا

اور چلا رہا تھا

"اگر تم نہیں ہو تو کون ہے برا؟"

چلا چلا کر چیزوں کو توڑ پھوڑ کر آخر میں تھک کر بیڈ سے ٹیک لگائے فرش پہ
جا بیٹھا تھا کہ اس کے سامنے اس کے گناہ چلے آئے جو اس پر طنز کر رہے
تھے

جنہیں وہ کر سٹل افیت سے بھری آنکھوں سے دیکھا گیا
ایک مرتبہ پھر بچپن کی طرح اس کے ارد گرد گہرے سیاہ مایوسی اور نا
امیدی کے بادل چھانے لگے تھے
جس کے چھانے کے بعد وہ سب کچھ کھوتا گیا تھا
تبھی اس کے سامنے اس کا تلخ سا عکس ابھرا
جو اسے طنزیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا

محبت نے تمہاری آنکھوں میں ایک خوشنما پٹی باندھ دی تھی کہ تم نیک
ہو گئے ہو اجالے کے عادی ہو گئے ہو۔۔۔ مگر وہ خوشنما پٹی صرف ایک پٹی
ہی تھی اور حقیقت یہ ہے۔۔۔ یہ کنگ ڈم۔۔۔ تمہاری ساری پچھلی زندگی

۔۔۔ تم اس سے بھاگ نہیں سکتے۔۔۔۔ اور وہ روشنی جیسی لڑکی بھی تم
"جیسے کو کبھی قبول نہیں کرے گی"

عکس کی بات سن کر بشار تقی ہنسنے لگا تھا۔

۔۔ اور پھر وہ ہنسی ایک وحشت ناک قہقہہ میں تبدیل ہوتی گئی
"چلے جاؤ یہاں سے"

کئی لمحے تک ہنسنے کے بعد اس نے اپنے ہاتھ میں تھاما سیل فون اس عکس کی
جانب کھینچ کر مارتے ہوئے کہا تھا

اور سیل فون اس عکس کو پار کرتے ہوئے مرر سے جا کر ٹکرایا تھا اور پھر
اگلے ہی پل وہ قد آدم مرر جھنکا کے سے ٹوٹا اور اس کے ٹکڑے فرش پہ آ
گرے تھے

اور وہ عکس اب بھی بدستور بشار تقی کے سامنے کھڑا اسے
استہزاء آمیز مسکراہٹ سے نوازتا رہا تھا

-----*-----*

"سر۔۔"

نعمان نے کمرہ کادر وازہ وا کرتے ہوئے معمول کے مطابق بشار کو پکارا تھا
مگر کمرے کی انتہائی ابتر حالت دیکھ جیسے وہ ششدر ہوا
اور اس ابتر سے کمرے میں بشار کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تو وہ اسے بیڈ
سے لگے فرش پہ بیٹھا نظر آیا
اس کی سپاٹ اور وحشت بھری نگاہیں سامنے جمی تھی
"سر آپ ٹھیک تو ہیں؟"

ٹوٹے ہوئے کالج کے ٹکڑوں سے بچ کر چلتے ہوئے وہ بشار تک پہنچا تھا
اور انتہائی تشویش سے اسے دیکھا
جس کی حالت کمرے سے بھی ابتر نظر آرہی تھی
"آپ کو فوراً تیار ہونا ہے کیونکہ کنگ نے آپ کو بلوا بھیجا ہے"

بشار کی جانب سے کوئی جواب ناپا کر نعمان نے کہا
جس پر ایک مرتبہ پھر نعمان کو کوئی رسپانس نہیں ملا
جس پر ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے سب سے پہلے نعمان نے ملازماؤں کو
بلا کر کمرے کی صفائی کرنے کے لئے کہا
جو کمرے کی اتنی خراب حالت دیکھ حیران ہوئی تھیں
اور پھر نعمان نے زور زبردستی سے اٹھا کر بشار کو واش روم میں ڈھکیل کر
شاہر لینے پہ مجبور کیا
اور اب ڈریسنگ مرمر کے سامنے کھڑے بشار کا سوٹ صحیح کرتا وہ اسے ٹپس
سے نواز رہا تھا
کہ اسے اپنے غصے کو اور جذبات کو کنٹرول کرنا چاہئے وغیرہ وغیرہ
جسے بشار قطعی سنے بغیر مرمر میں نظر آتے اپنی سر دکر سٹل آنکھوں میں
دیکھ رہا تھا

ویسے ہوا کیا تھا جو آپ اتنے غصے میں آ گئے؟، اور حبہ احسن کہاں؟
"گئیں؟"

کاریڈور میں چلتے ہوئے نعمان نے بشار سے پوچھا

جواب پہلے سے کافی بہتر نظر آ رہا تھا

اسے میرے ساتھ رہنا نہیں تھا اسلئے چلی وہ گئی، اسے میرے علاؤہ سب
کی فکر ہے خصوصاً صائم کی۔۔۔ اور میں نے کہا تھا کہ مجھے اس سے فرق
"نہیں پڑتا کہ وہ مجھے چاہے یا نا چاہے۔۔۔"

کاریڈور میں چلتے وہ انتہائی تلخ اور زہر زہر ہوتے ہوئے بولا

آپ لفظوں کا جال بن رہے تھے کیونکہ آپ حبہ احسن کو متاثر کرنا

چاہتے تھے آپ چاہتے تھے وہ اسی طرح آپ سے متاثر ہو جس طرح آپ

"ان سے ہیں"

بشار کی بات سن کر نعمان نے جیسے افسوس کرتے ہوئے کہا

بشار کی بات سن کر نعمان کے قدم جیسے رکے تھے

"--2357"

بشار نے روانی میں کہا تھا

اور پھر رک کر نعمان کو دیکھا

جو اس سے کئی پیچھے کھڑا نظر آیا

"کیا تم اس کے متعلق کچھ جانتے ہو؟"

نعمان کے چہرے پہ عجیب سے تاثر تھے جسے دیکھ بشار نے نعمان تک جاتے

ہوئے پوچھا

"نہیں۔۔ میں بھلا اسے کیسے جان سکتا ہوں؟"

نعمان نے بمشکل اپنے چہرے کے تاثرات نارمل رکھتے ہوئے کہا

"تو پھر تم حیران کیوں ہوئے تھے؟"

بشار نے نعمان کے چہرے کے تاثرات جانچتے ہوئے پوچھا

مجھے لگا تھا کہ وہ آپ کے لئے آئیں ہیں اور اب جب یہ سنا کہ وہ آپ کے لئے نہیں بلکہ کسی اور کے لئے یہاں آئی ہیں تو تھوڑا حیران ہو گیا

بشار کی توجہ خود پہ سے ہٹانے کے لئے نعمان نے گویا بشار کی دکھتی نس پہ ہاتھ رکھ دیا

نعمان کی بات سن کر بشار کا دھیان واقعی اس پہ سے ہٹا تھا

بشار کا موڈ ایک مرتبہ پھر سخت خراب ہوا اور اس کی پیشانی پہ لاتعداد بل کھینچ گئے

"میں نے کہا نا اسے میری ذرا بھی پرواہ نہیں ہیں"

بشار نے تلخ لہجہ میں کہتے ہوئے قدموں کو موڑا لیا تھا

"یہ ہے میرا گرینڈ سن موبی دانیسٹ کنگ"

بشار کے اسٹڈی روم میں داخل ہونے پہ کنگ نے ٹیبل کے ارد گرد بیٹھے ان پانچ افراد سے اس کا تعارف کروایا تھا

جنہیں دیکھ کر بشار ایک لمحہ کے لئے حیران سا رہ گیا

کیونکہ وہ پانچوں افراد انتہائی بڑے بڑے اور طاقتور ملک کے پریسڈنٹ تھے۔

"تمہاری کافی تعریف سنی ہے ینگ مین"

ان میں سے ایک نے اسے دلچسپ اور پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے ہاتھ ملایا

اس کے کہنے پہ بشار کی نگاہیں ٹیبل پہ گئی جہاں ہر کسی کے سامنے اسے اپنے اوپر لکھی ہوئی بک نظر آئی تھی

آئی ہوپ کے تمہارے گرینڈ فادر کی طرح تمہارے ساتھ بھی کام"

"کر کے مزہ آئے گا

دوسرے ملک کے پریسڈنٹ نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا تھا

اسی طرح بقیہ تینوں ملک کے پریسڈنٹ نے بھی ہاتھ ملاتے ہوئے بشار کو
کامپلیمنٹ سے نوازا تھا

مسٹر کنگ! موبی میں مجھے تو آپ کی ہی جھلک نظر آرہی ہیں، یہ بھی ہم "
"سے مل کر متاثر نہیں نظر آیا

کیا ضرورت ہے متاثر ہونے کی جبکہ آپ کے علم میں ہے کہ میں بھی "
"فیوچر کنگ ہوں

بشار کے بے نیاز انداز میں برجستہ جواب پہ وہ سبھی ہنس لگے تھے
اور بے ساختہ بشار کی دلیری اور ذہانت کے مترادف ہوئے
کنگ کو ان سبھی کے چہرے پہ بشار کے لئے پسند دگی نظر آئی تھی
وہ جانتا تھا کہ اس کا فیصلہ بالکل سچ تھا

جس پر کنگ نے سوچتے ہوئے مسکراتی نظروں سے بشار کو دیکھا
ویسے ینگ مین ہم نے سنا ہے کہ اپنی دلیری اور ذہانت کی طرح ہی حیران "
"کن، تم عشق کے معاملے بھی ہو؟

ہاں میں نے بھی یہ سنا تھا کہ موبی نے ایک ملازمہ کو پورے کنگ ڈم کے "سامنے کس کیا تھا

ایک پریسڈنٹ کے کہنے پہ دوسرے نے بھی کہا
اس پوزیشن پہ ہونے کے باوجود تم ہی محبت جیسی بے وقوفی کا رسک لے "
سکتے ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا تو تم بہت بہادر ہو یا بہت ہی بے
"وقوف

ارے یار جوانی کا خون ہے ضروری نہیں کہ جیسا ہم سوچ رہے ہیں وہ "
"لڑکی موبی کی کمزوری ہی ہو، ہو سکتا ہے کہ وہ وقتی ٹائم پاس ہو
تیسرے پریسڈنٹ کے طنز آمیز لہجہ پہ چوتھے نے کہا
آئی ہو پ جیسا تم نے کہا وہ لڑکی صرف ٹائم پاس ہی ہو، موبی کی کوئی "
"کمزوری نا ہو کیونکہ وہ کنگ ہی مضبوط ہوتا ہے جس کی کوئی کمزوری نا ہو
پانچویں نے بشار پہ ایک گہری نگاہ ڈال کر کہا تھا
"وہ میری ٹائم پاس نہیں۔۔۔۔"

"میرے سوچ سے زیادہ آپ سب کنگ ڈم کی حالات سے واقف ہیں"
 اور بشار جو کب سے لب بھینچے ان کی مسلسل بکواس سنے جا رہا تھا سرد سے
 لہجہ میں گویا ہوا تھا کہ کنگ درمیان میں بشار کی بات کا ٹٹا ان سب سے
 مخاطب ہوا

جس پر بشار لب بھینچتا کنگ پہ سرد سی نگاہ ڈال گیا تھا



بشار کو اسٹڈی روم تک چھوڑ کر نعمان فوراً ہی الٹے قدموں پلٹا
 وہ حبه کو ڈھونڈ رہا تھا

وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر کیوں وہ اسے ڈھونڈ رہی تھی؟
 کیچن کی جانب بڑھتے کوریڈور میں مڑتے ہی تھوڑے فاصلے پہ اسے حبه
 نظر آئی تھی

جو ظویا کے سامنے کھڑی تھی

نعمان تھوڑا پیچھے ہو گیا تاکہ حبہ کی نگاہ اس پر ناپڑے مگر وہ بخوبی حبہ اور ظویا کی باتوں کو سن سکتا تھا

"ظویا میرا یونیفارم کہاں ہے؟"

کونسا یونیفارم؟۔۔۔ اچھا اس دن جو تم نے پہنا تھا وہ بہت زیادہ خراب
"ہو گیا تھا تو۔۔۔"

تو تم نے اسے واش کر لیا ہو گا میں جانتی تھی، واش کرنے سے پہلے تم نے
"یونیفارم کو یقیناً چیک کیا تھا

حبہ نے ظویا کی بات کاٹتے ہوئے جلدی سے کہا
"نہیں حبہ میں نے اسے واش نہیں کیا"

"تو پھر؟"

ظویا کی بات سن کر حبہ جیسے لمحہ بھر کے لئے ساکت ہوئی

میں نے کہا نا وہ بہت زیادہ خراب ہو گیا تھا واش کرنے کے بعد بھی تم "

" اسے استعمال نہیں کر سکتی تھی اس لئے میں نے اسے جلادیا

"کیا کیا؟"

حبہ کو لگا جیسے اس نے کچھ غلط سنا ہو

"میں نے اسے جلادیا، کیوں کیا ہوا؟"

"بناچیک کئے ہی؟"

حبہ نے گویا شدید صدمے میں گھرتے ہوئے پوچھا

"ہاں، سب کچھ ٹھیک تو ہے ناحبہ؟"

نہیں اب کچھ بھی ٹھیک نہیں رہا، میرے اس ینفارم میں صائم کے "

"ڈو کو مینٹس تھے جو میں نے کنگ سے حاصل کئے تھے

" اوہ۔۔۔ائی ایم سوری حبہ "

حبہ کے شدید پریشانی اور صدمہ بھرے لہجہ پہ ظویا کو بے ساختہ افسوس اور

ندامت کا احساس ہوا

"اب میں کیسے صائم کو ڈھونڈوں گی؟"

"سوری حبہ۔۔ میری وجہ سے"

"اٹس اوکے۔۔"

ظویا شدید نادام ہوئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ حبہ نے اس کے لئے کتنی تکلیفیں برداشت کئے تھے

ظویا کے ایک مرتبہ پھر ندامت سے معافی مانگنے پہ وہ صدمہ میں گھری
اسے سرسری سا کہتی

ظویا کی جانب توجہ دے بنادونوں ہاتھوں سے سر تھامے آگے بڑھ گئی
تھی۔

"اس کی ساری محنت ذائع ہوگی تھی اب وہ کیا کرے گی؟"

وہ شدید پریشانی اور اضطراب میں تھی

اور اس سے کچھ قدموں کی دوری پہ نعمان اس کے پیچھے تھا

اور اس کی نگاہیں حبہ پہ جمی تھی

کیا وہ وہی صائم تھا جسے حبہ احسن ڈھونڈ رہی تھی؟

آخر حبہ احسن اور صائم کا رشتہ کیا تھا؟

کیا واقعی اس کا نام صائم تھا؟

اسے یاد کیوں نہیں تھا؟

اسے اپنے نام اور اپنی فیملی کے متعلق کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔

اسے صرف اتنا یاد تھا وہ جب چھوٹا تھا تو بہت روتا تھا اور کسی کو اپنی مدد کے

لئے پکارتے رہتا تھا۔۔۔

مگر کسے؟ وہ یہ نہیں جانتا تھا؟

تو کیا وہ حبہ احسن تھی جسے وہ مدد کے لئے پکارتا تھا؟

-----*-----

آخر حبہ کے ساتھ ایسا کرنے کے بعد آپ مجھ سے کسی قسم کی امید کیسے
"رکھ سکتے ہیں؟"

کنگ کے مخصوص مہمانوں کے جانے کے بعد بشار نے انتہائی تلخ اور سرد
لہجہ میں پوچھا تھا

"حبہ احسن۔۔۔۔ بلاشبہ وہ تمہاری بہترین انتخاب ہے۔۔۔۔"

کنگ بشار کے غصے سے متمماتے سرد چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے انتہائی
شفقت سے کہہ رہا تھا

"۔۔ مگر میرے بچے محبت ہم جیسوں کے لئے قیمت نہیں رکھتا"

"تو پھر کیا رکھتا ہے؟"

بشار کے سرد لہجہ میں استہزا شامل ہوا

"زمہ داری۔۔ میرے بعد کنگ ڈم کی زمہ داری تمہیں ہی اٹھانی ہوگی"

کنگ نے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہا

مجھے نہیں اٹھانا یہ گھٹیا زمرہ داری، آپ کے بہت سے گرینڈ سن ہے ان "

"میں سے کسی کو بھی یہ ذمہ داری دے دیجئے مجھے یہ نہیں چاہئے

بشار نے انتہائی حقارت سے کہا

موبی میرے بچے! میں چاہتا ہوں تم غصہ تھوک کر ٹھنڈے دل سے "

سوچو، اور ایک لڑکی کے لئے اپنی عقل مت خبط ہونے دو، کنگ ڈم ایک

بہت بڑی طاقت ہیں، اس طاقت سے تم جو چاہے وہ کر سکتے ہو، اگر تم نے

میری یہ زمرہ داری سنبھال لی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم جو کہو گے میں

"تمہاری ہر بات مانو گا

کنگ نے گویا اسے طاقت کا لالچ دیتے ہوئے بہلانے کی کوشش کی جس پہ

بشار بے ساختہ قہقہہ لگا گیا

میں نے کہا آپ کو بتادوں کے میں اس کنگ ڈم پہ ہزار مرتبہ لعنت بھیجتا "

ہوں اور اگر کبھی میں نے اسے قبول بھی کر لیا تو اسے میرے حوالے ہر گز

مت کرنا کیونکہ میں ایسا تبھی کروں گا جب میں اس کنگ ڈم کو تباہ کرنا
"چاہوں گا"

اپنے قہقہوں کے ساتھ اس نے حقارت بھرے انداز میں کنگ ڈم کا ذکر کیا
تھا

جس پر کنگ اسے محفوظ سی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھے گیا
"میں جانتا ہوں تم ایسا نہیں کر سکتے"

کنگ کے لہجہ میں بلا کا یقین تھا
"کیا نہیں کر سکتا؟"

بشار کی بھویں کنگ کے اس درجہ یقین پہ ناگواری سے سمٹی
تم اس کنگ ڈم کو تباہ نہیں کر سکتے بھلے تم میں میرا خون کیوں نا ہو مگر اس
خون پہ تمہاری محبت غالب آ جاتی ہیں جو تمہیں روشنی کی جانب کھینچتی ہیں
اور وہی روشنی تمہیں کمزوروں پہ ظلم کرنے سے روکتا ہے، اس لئے تم

کنگ ڈم کو تباہ نہیں کر پاؤں گے کیونکہ یہاں ظالم سے زیادہ مظلوم بستے ہیں

مسٹر کنگ آپ بھول رہے ہیں آپ نے ہی تو مجھے کہا تھا کہ میں ایک ہیر و کبھی نہیں ہو سکتا، ہیر وجود نیا کو بچانے کے لئے اپنی محبت کو بھی قربان کر دیتا ہے، دراصل آپ نے صحیح کہا تھا کہ میں ایک ولن ہوں وہ بھی سر پھر اولن جو اپنی محبت کو بچانے کے لئے یہ کنگ ڈم ہی کیا پوری دنیا کو جہنم بنا سکتا ہیں، سو بی کیئر فل مسٹر کنگ

بشار کی سرد جنون خیزی سمائے لہجہ میں بات سن کر اب تک جو کنگ کے لبوں پہ شفقت آمیز مسکراہٹ طاری تھی وہ مسکراہٹ سمٹی تھی

بشار کی تنبیہ پہ کنگ کے آنکھوں میں تشویش کے آثار ابھرے تھے کنگ کو موبی اس مرتبہ واقعی ایک سر پھر اولن لگا تھا۔۔۔

-----*-----

"لگتا ہے بہت سیریس کنڈیشن ہے۔۔"

ڈاکٹر ہادیہ نے دیکھ افسوس سے کہا تھا

اور وہ ساکت و بے جان سی کھڑی اسٹریچر کو دور جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

"دین۔۔۔"

اسٹریچر جیسے ہی اس کی نگاہوں کے سامنے غائب ہوا جیسے وہ ہوش میں آئی

اور اگلے ہی پل وہ اس جانب بھاگی تھی جس جانب اسٹریچر کو لے جایا گیا تھا

"عرش۔۔۔"

وہ انتہائی زخمی کیفیت میں تھا

ماتھے سے خون رس رہا تھا

اور لباس بھی جگہ جگہ سے رنگین نظر آئے تھے

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اس کا رتک آیا تھا جس میں مرحہ مقید تھی

عرش لڑکھڑاتے زخمی وجود کے ساتھ ڈور کھولنے کی تگ و دو میں تھا
تبھی کوئی عرش کے پیچھے آیا

(اور اس کے سر پہ ایک ڈنڈا رسید کر گیا تھا
مرحہ کے دوڑتے قدم آپریشن تھیٹر کے سامنے جار کے تھے
جس میں اسے لے جایا جارہا تھا

اس کی آنسوؤں سے بھری نگاہیں خون سے لہو لہان ہوتے عرش کے
چہرے پہ جمی تھی

اور ساتھ ہی دماغ ماضی میں الجھا ہوا تھا
"بابا۔۔۔۔"

جیسے ہی عرش گرا
تو سامنے موجود ڈنڈا تھا مے شخص کی صورت یاد کر کے مرحہ جیسے کانپ
اٹھی تھی

اگلے ہی پل اس کا دماغ اس قدر شدید صدمے کو برداشت نہیں کر پایا تھا

جس کے سبب وہ ہوش و حواس گنواتی وہی ہاسپٹل کے کاریڈور کے فرش پہ
جاگری

"مرحہ۔۔۔"

دور سے دیکھتی ہادیہ نے بے ساختہ مرحہ کو پکارا تھا

-----*

آخر سب کی نگاہیں حبیہ پہ کیوں ٹکی ہیں؟، ہر کوئی اسے ہی کیوں ٹارگیٹ
"کرنا چاہتا ہے؟"

وہ سخت جھلایا ہوا اور غصہ میں تھا

کیونکہ کوئی آپ کو ٹارگیٹ نہیں کر سکتا کیونکہ ہر کسی کے لئے آپ کو
"نشانہ بنانا مشکل ہے مگر حبیہ احسن کو نشانہ بنانا آسان

تو پھر میں ایسا کیا کروں کہ لوگوں کی یہ سوچ تبدیل ہو اور حبہ محفوظ " رہے

نعمان کے کہنے پہ وہ جو کمرے میں چکر لگا رہا تھا نعمان کے سامنے آرکا "حبہ احسن کو کنگ ڈم سے بھیج دیجئے تب ہی وہ محفوظ رہ سکتی ہیں "

نعمان نے بشار کی کرسٹل اضطراب سے لبریز آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

نعمان خود بھی تب سے قطعی مضطرب تھا

جب سے اسے معلوم ہوا کہ حبہ احسن اسے ڈھونڈ رہی ہے وہ واقعی چاہتا تھا کہ وہ دور چلے جائے تاکہ اس کے وجود کا اضطراب ختم ہو

"اور وہ یہاں سے صائم کو ڈھونڈے بغیر ہر گز نہیں جائے گی"

نعمان کی بات پہ وہ سرنفی میں ہلاتا جل کر بولا

آپ کچھ زیادہ ہی جیلس ہے اس شخص سے جسے آپ جانتے بھی نہیں "

"ویسے کیا رشتہ ہیں ان کے درمیان؟

بشار کو اس طرح جیلس ہوتا دیکھ نعمان کو عجیب لگا تھا

میں نہیں جانتا کہ کیا رشتہ ہے اور ہوں میں جیلس بہت یادہ جیلس، تم"

نہیں جانتے وہ اس کے لئے اتنی پاگل ہے کہ کوڑوں جیسی سزا بھگتنے کے لیے بھی تیار ہو گئی، کہی سے سامنے آجائے یہ 2357 نامی گدھا اتنے ہی

"کوڑوں کی ضرب اسے رسید ناکروں تو پھر کہنا

"آپ حبہ احسن کے سیفٹی کے بارے میں کچھ کہہ رہے تھے"

بشار کے غصہ اور جیلسی سے بھڑک اٹھنے پہ نعمان نے تھوک نگلتے ہوئے

گویا بشار کی توجہ "2357" سے ہٹانی چاہی

"ہاں حبہ احسن کو آسان شکار سمجھنے والوں کو ایک تنبیہ دینی ہیں"

نعمان کے یاد دلانے پہ بشار نے کہا تھا

ساتھ ہی اس کے آنکھوں میں سرد سے تاثرات اڈائے تھے

"کیسی تنبیہ؟"

جنہوں نے حبہ کو تکلیف پہنچائی ہیں ان سبھی کو اس سے کئی گنا تکلیف دو"

"تاکہ وہ سمجھ جائے کہ میری گرل کو نقصان پہنچانے کی کیا سزا ہے

بشار کی سرد آنکھوں میں کافی عرصے بعد نعمان نے سفاکیت کی جھلک
دیکھی تھی
جسے دیکھ کر نعمان نے بے ساختہ اپنے اندر خوف کی سرد لہر دوڑتا محسوس
کیا۔

-----*-----

اور پھر پورے کنگ ڈم میں یہ بات آگ کے مانند پھیل گئی کہ موبی نے
جس غلام ملازمہ کو اپنے لئے چنا تھا
اسے تکلیف دینے والوں کو کڑی سزا ملی
پورے کنگ ڈم میں یہ خبر گردش کر رہی تھی کہ مالتی جس نے حبہ کے
پیروں کے تلوں کو چتھی مار مار کر زخمی کر دیا تھا
تو مالتی کے دونوں پیروں کو موبی کے حکم سے ٹخنوں تک کاٹ دیا گیا

اور وہ سیاہ فام غلام جس نے حبہ پہ کوڑے برسائے تھے اس کا داہنا ہاتھ کہنی
تک موبی نے کٹوا دئے

موبی کے انتقام کی خبر سن کر سبھی تھرا اٹھے تھے

موبی کا دہشت سبھی پہ پہلے سے بڑھ کر چڑھا تھا

اور دوسرے درجہ کے وہ شہری جنہوں نے حبہ سے بد تمیزی کی تھی

وہ سبھی خوف سے منہ چھپائے ہوئے تھے

کہ کہی موبی ان سے بھی بدلہ لینے پہ نا اتر آئے

اور جب یہ خبر گردش کرتے ہوئے حبہ تک پہنچی حبہ جیسے بے یقینی سے کئی

لمحہ تک ہل بھی نہیں پائی تھی

بشار کی سفاکیت کی انتہاء نے حبہ کے دل میں خوف پیدا کیا تھا

بشار کو کھونے کا خوف،

اگر وہ بھی اس کنگ ڈم کی تاریکی کا حصہ بن گیا تو وہ اسے کھودے گی

اور پھر اگلے ہی پل وہ اس کے سامنے تھی

"تم نے ان لوگوں کے ساتھ کیا کیا؟"

وہ شدت سے چاہتی تھی کہ وہ کہے کہ جو بھی افواہ گردش کر رہی ہیں وہ

سب جھوٹ ہے

"کن لوگوں کے ساتھ"

مگر بشار نے خود پہ جمی ان بادامی التجائیہ آنکھوں سے نظریں چراتے

ہوئے تجاہل برتتے ہوئے پوچھا

تم جانتے ہو میں کن لوگوں کا ذکر کر رہی ہوں بشار۔۔۔ تم ان کے

ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو؟، ہم انسان ہے اس لئے ہمارے لئے انسانیت کے

"دائرے میں ہی رہنا بہتر ہوتا ہے

بشار کے اس طرح نظریں چرانے سے گویا حبہ کو جواب مل گیا تھا

اور اس جواب نے گویا حبہ کی گویائی لمحہ بھر کے لئے چھین لی تھی

اور پھر جب وہ گویا ہوئی تو سخت صدمے بھرے غصے میں تھی

جب انہوں نے تمہارے ساتھ برا کیا تو انہیں برا بھگتنا بھی تو پڑے گا نا اور "

"ہاں۔۔۔ میں انسان نہیں ہوں بلکہ میں ایک بیسٹ ہوں

" میرا بدلہ لینے کا حق تمہیں نہیں ہے بشار تقی "

اور بشار کی اس قدر ڈھٹائی بھرے جواب نے تو گویا حبہ جیسی تحمل مزاج کا

غصہ سوانیزے پہ جا پہنچا تھا

حقوق کی بات نا ہی کرو تو بہتر ہیں ڈیر وائف۔۔۔ میں تم سے محبت کرتا "

ہوں اس لئے ضد نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ کیونکہ یا تو میں محبت کر سکتا ہوں یا پھر

"ضد۔۔۔ دنوں ساتھ میں نہیں کر سکتا

حبہ کی حق والی انتہائی تیز دھار تیر سیدھا بشار کے سینے میں جا لگی تھی

اس تیر کی افیت کولب بھیجے برداشت کرنے کے بعد اس نے بھی بنا نرمی

برتے سرد لہجہ میں کہا

اگر تمہاری محبت اس طرح ہے تو بشار تفتی۔۔۔ میں چاہوں گی تم مجھ سے محبت کرو ہی نہیں کیونکہ مجھے ایک انسان کی محبت چاہئے کسی بیسٹ کی نہیں

حبہ بھی اپنے تڑپتے دل سے لا پرواہان کر سٹل سپاٹ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ درمیان میں لمحہ بھر کے لئے رکی تھی اور پھر اپنے اور اس کے دل کو تیز دھار خنجر کے مانند لفظوں سے پوری طرح چھلنی کر گئی

آخر کیوں صرف وہی کھونے کی اذیت کے خوف سے دوچار ہو۔۔۔؟؟
تھوڑی اذیت وہ بھی تو جھیلے

کیونکہ وہ جانتی نہیں تھی کہ بشار تفتی اس کے کھونے کے خوف سے روز کس طرح ڈر کر جی جی رہا تھا

"مجھے فرق نہیں پڑتا تم کیا سوچتی ہو"

دور جاتی حبہ کی پشت پہ اپنی ضبط سے سرخ ہوتی آنکھیں ٹکائے اس نے
سپاٹ لہجہ میں کہا
گویا وہ خود کو باور کروانا چاہتا تھا،
تسلی دینا چاہتا تھا

مگر حبہ کے الفاظ اتنے بھاری تھے کہ وہ ایسا کر نہیں پایا گلے ہی پل۔۔۔۔
اس کے سارے وجود میں شدید وحشت اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی تھی

-----*-----

"رومان بھائی کیا آپ کو پتا چلا وہ کہاں رہ رہا ہے؟"
ہاں، وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ رہ رہا ہے اس لئے پریشان ہونے کی"
"ضرورت نہیں ہے"

رومان نے اپنے سامنے بھاگ کر آکر رکتی پریشان سی نظر آتی رہنما فردوس کو تسلی آمیز لہجہ میں کہا

اس دن راہی تحشم کے پیچھے بھاگی تھی تاکہ اسے روک سکے مگر اس سے پہلے ہی تحشم لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلے گیا تھا

اور تب سے تحشم کو گھر سے گئے دو دن ہو گئے تھے

راہی نے لاکھ کال کئے مگر تحشم نے ایک بھی کال ریسیو نہیں کیا تھا

"مجھے جانا ہے وہاں بھائی جہاں وہ رہتا ہے"

"مگر۔۔۔"

"نہیں مجھے جانا ہے"

راہی کی ضد کے سامنے رومان کو بلا آخر گٹھنے ٹیکنے پڑے تھے

وہ تحشم کے دوست کا فلیٹ تھا

جو آفس گیا ہوا تھا رومان نے اس دوست سے پہلے فلیٹ کی چابی حاصل کی اور پھر وہ راہی کو لئے فلیٹ پہ پہنچا کیونکہ کوئی بعید نہیں تھا کہ تحشم انہیں دیکھ کر دروازہ ہی نا کھولے۔

فلیٹ میں راہی کو رومان امپورٹینڈ میٹنگ اٹینڈ کرنے کا کہہ کر تنہا چھوڑ گیا تھا

اور کہا تھا کہ وہ کال کرینگے تو وہ پک کر لے گا جیسے ہی راہی فلیٹ میں داخل ہوئی،

فلیٹ کی ابتر حالت سے سامنا ہوا

اور راہی کو سب سے ابتر حالت میں تو لاونج کے صوفے پہ اونڈھے منہ آڑا تر چھالیٹا ہوا تحشم لگا تھا

راہی کو تحشم پہ شدید غصہ ہونے کے باوجود بھی بے تحاشہ رحم آیا تھا کھانے کی اشتہا انگیز خوشبوؤں کے سبب تحشم کے احساس بیدار ہوئے تھے

کیونکہ کافی دن ہو گئے تھے وہ باہر کے اسٹریٹ فوڈ پہ گزارا کر رہا تھا اور گھر کے کھانے کو جیسے ترس سا گیا تھا

اس دن وہ گھر میں ڈنر کے وقت بھی اسی لئے موجود تھا کہ وہ گھر کے کھانے کو شدت سے مس کر رہا تھا

مگر پھر اس کے ایک لقمہ بھی لینے سے پہلے کمال اتقی وہاں پہنچے تھے اور پھر وہ بحث کر کے گھر سے نکل آیا تھا

تو اب بھی وہ فلیٹ ایک بیچلر کی ہونے کے سبب گھر کے کھانے جیسا اہتمام ہونا تو دور ڈھنگ کا کچھ پیٹ بھرنے کے لئے بھی مل جاتا تو غنیمت تھا

خیر وہ اشتہار انگیز کھانے کی خوشبوئیں تحشم کو خواب کا حصہ لگی تھیں جنہیں ناک سکیر سکیر کر سونگھتا بند آنکھوں سمیت ہی وہ کچن تک چلا آیا

جہاں خوشبوؤں اسٹرونگ ہو گئی تھی

دھیمے سے آنکھیں کھولی کے یہ خواب ناہو

اگر ہو بھی تو ٹوٹ نا جائے خواب میں ہی سہی آخر خوشبو تو نصیب ہو رہی تھی۔

آنکھیں کھولنے پہ کیچن کاؤنٹر کے پاس نظر آتا وہ حسین سا وجود بھی تحشم کو خواب سا لگا تھا

جس نے اپنے پیچھے آہٹ محسوس کر کے پلٹ کر دیکھا
تم اٹھ گئے؟۔۔۔ چلو پھر فریش ہو جاؤ میں ڈنر لگا رہی ہوں کیونکہ ناشتہ کا"
"وقت تو گیا تمہیں اب سیدھا ڈنر ہی کرنا ہوگا
وہ مصروف سی کہتی ہوئی

کیچن ہی میں موجود چھوٹے سے ٹیبل پہ ڈنر کے لوازمات سیٹ کر رہی تھی
تحشم خواب کی سی کیفیت میں اپنی خوابوں کی شہزادی کو دیکھتا
دھیرے دھیرے اس کی جانب بڑھتا تھا

اور پیچھے سے جا کر دھیرے سے اس کے کاندھے سے اپنی تھوڈی ٹکا کر
آنکھیں موند گیا

کئی دنوں کی افیت اور بے تابی پہ گویا سکون کی لہر غالب آگئی تھی
 اگر یہ خواب تھا تو دنیا کا سب سے حسین خواب تھا
 جس سے وہ کبھی بھی بیدار ہونا نہیں چاہئے گا
 اور دوسری جانب اس اچانک قربت پر راہی بری طرح گھبرائی تھی
 وہ سانس روکے ساکت و جامد سی کھڑی رہ گئی تھی



"مالک مادم ایما آئی ہیں"

ملازمہ نے جا کر جوزف سے کہا تھا جو راکنگ چیئر پہ آنکھ موندیں تقریباً
 ڈیڑھ گھنٹے سے مسلسل جھولے جا رہا تھا
 ملازمہ کے کہنے پہ راکنگ چیئر کی تھی
 اور پھر اگلے پانچ منٹ میں وہ ایما عرف ایمن کے سامنے تھا

"آپ کی تشریف آوری کا مقصد؟"

ایمن کے سامنے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے اس نے پوچھا

ایمن جو جوزف کا باریکی سے جائزہ کے رہی تھی

اس پر صاف طور سے ظاہر ہو گیا تھا کہ جوزف کا موڈ اس وقت ٹھیک نہیں تھا

تعزیت کرنے آئی ہوں، تمہاری ملازمہ کے ساتھ بہت برا ہوا، سنا ہے "

موبی نے اس کے پیر کاٹ دیئے یہ تو بے انتہاء ظلم ہے اس نے تو بس حبہ کو

پیر پہ مارا تھا اس کے بدلے پیر کاٹ دینا۔۔۔ سچ۔۔۔ ظلم کی انتہاء۔۔۔ اور وہ

"تو تمہاری خاص ملازمہ تھی نا تم موبی کو روک بھی نہیں سکے؟

ایمن کی مصنوعی افسوس پہ جوزف لب بھینچے اسے سپاٹ نظروں سے

دیکھے گیا

"لگتا ہے تم تعزیت کم اور نمک زیادہ چھڑکنے آئی ہو"

اگلے ہی لمحے جوزف اپنا مشہور زمانہ خوش اخلاقی کا لبادہ اتار پھینکتا ہوا اکھڑ
لہجہ میں بولا تھا

اور جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوا
صحیح کہا میں یہاں تمہاری زخموں پہ نمک چھڑک کر تمہیں جوش دلانے"
"ہی آئی ہوں۔۔

ایمن بھی اٹھ کر جوزف کے مقابل کھڑی ہوتی ہوئی بولی
اس کنگ ڈم کے وارث تم بھی تو ہو سکتے ہو صرف موبی ہی کیوں"
؟۔۔ آخر تم میں کیا خرابی ہے؟۔۔ مگر کنگ تمہیں اس لائق نہیں سمجھتا
تو کیا ہوا تم ثابت کیوں نہیں کرتے کہ تم ہی اس کنگ ڈم کے آنے والے
"کنگ ہونا کہ۔۔ موبی۔۔

وہ جوزف کی جانب قدم بقدم چلتی اس کی سبز آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
کہہ رہی تھی

جہاں ہر گزرتے پل ایمن کی بات سن کر ان سبز آنکھوں کی تپش میں

اضافہ ہوتا جا رہا تھا

کہی تم اس خوف میں تو مبتلا نہیں ہو کہ اگر تم نے موبی کو کچھ کیا تو کنگ " تمہیں معاف نہیں کرے گا تو ایسا نہیں ہے ڈیر جتنا میں سمجھتی ہوں کنگ کو صرف اس سے مطلب ہے کہ اس کنگ ڈم کا وارث ایک لائق شخص ہو، چاہئے پھر وہ کوئی بھی کیوں نا ہو، تو تم جوزف ثابت کر دو کہ تم ہی کنگ "ڈم کے فیوچر کنگ ہو۔۔۔

"میں بھلا کیوں موبی کو مارنا چاہوں گا؟۔۔۔"

ایمن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جوزف نہایت تحمل سے پوچھا
۔۔ مجھے کنگ ڈم کا کرواؤں تو نہیں چاہئے، مس ایما تم مجھے بے وقوف " نہیں بنا سکتی کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم موبی سے محبت کرتی ہو
اگلے ہی پل جوزف کا لہجہ استہزا آمیز ہوا

صحیح کہا میں موبی سے محبت کرتی ہو، مگر۔۔ وہ کسی اور سے کرتا ہے اور "

جس سے کرتا ہے وہ میری سوتیلی بہن ہے، جو میری جوتی کے برابر بھی

نہیں تو میں اسے وہ شخص کیسے دے دوں جو خود مجھے میسر نہیں ہیں تو میرا

ایک اصول ہے جوزف۔۔۔ کہ جو میرا نہیں تو وہ کسی اور کا بھی کیوں ہو

؟۔۔ اور اب مجھے موبی سے زیادہ کراؤن سے محبت ہے میں کوئین بننا

"چاہتی ہوں اور یہ کوئین یہ چاہتی ہیں کہ اس کروان کو تم ہی حاصل کرو

ایمن کی سرد آنکھیں اور انتہائی سرد دوبے حس لہجہ پہ جوزف اسے کئی لمحہ

تک جانچنے والی نگاہوں سے دیکھتا رہا تھا

"اگر واقعی تم صرف کراؤن چاہتی ہو تو وہ تمہیں ضرور ملے گا"

اب کی مرتبہ ایمن کے آنکھوں کے مانند سردی اور بے حسی جوزف کے

سبز آنکھوں میں چھائی تھی

-----*-----*

پھر سے وہی تاریک سیاہ رات تھی
 اور ایک سایہ دوسرے سائے کے پیچھے دوڑ رہا تھا
 تبھی ایک سایہ اسٹریٹ لائٹ کے ایکدم نیچے آ رہا تھا
 اور اپنے پیچھے بھاگتے دوسرے سائے کی جانب مڑا
 پہلے سائے کے ہاتھ میں گن تھا۔
 وہ جانتا تھا کہ آگے کیا ہونے والا تھا؟
 اور وہ اس ہونے کو شدت سے روکنا چاہتا تھا
 مگر کیسے وہ کیسے روک سکتا تھا اس ہونے کو؟
 اس نے دیکھا کہ پہلا سیاہ سایہ اپنی گن پوائنٹ آؤٹ کر رہا تھا دوسرے
 سائے کی جانب۔۔۔۔۔

(مجھے ایک انسان کی محبت چاہئے کسی بیسٹ کی نہیں)
 ساتھ ہی اس کے دماغ میں وہ آواز گردش کرنے لگی تھی

گن میں سے گولی چلنے ہی والی تھی
 اور وہ آواز بھی دماغ میں مزید بلند آواز میں گونجنے لگا تھا
 کہ ہر چیز اس آواز کے پس منظر میں کھو گئی تھی
 "----حبہ----"

وہ جھٹکے سے اسے پکارتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا کہ
 اس کی سانسیں انتہائی تیز رفتار سے چل رہی تھی اور وہ پسینہ میں شرابور
 تھا گویا کوئی لمبی دوڑ لگا کر آیا ہو۔
 "کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو؟"
 آواز پہ اس نے بے یقینی سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو اس پہ جھکی تشویش
 سے پوچھ رہی تھی

"میں یہاں بریک فاسٹ سیٹ کر رہی تھی کہ۔۔۔"
 اسے اس طرح یک ٹک خود کو دیکھتا دیکھ کہ حبہ جو پچھلے جھگڑے کے زیر اثر
 نروس سی ہوتی وضاحت دے رہی تھی کہ

اگلے ہی پل وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے اپنے سامنے بیٹھاتا ہوا اسے خود سے لگا گیا

میں ڈر گیا تھا بہت زیادہ ڈر گیا تھا۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آیا کہ میں کس چیز سے زیادہ ڈر گیا ہوں۔۔۔ آپ کو کھودینے سے۔۔۔ یا پھر آپ کے چھوڑ دینے سے۔۔۔ یا پھر اپنے اندر کے اندھیرے سے؟

وہ حبہ کو خود سے لگائے کپکپاتے لہجہ میں کہہ رہا تھا
"آسمانی سر؟؟؟"

وہ لمحہ بھر کے لئے جیسے حیران ہوئی تھی۔
میں ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں ہوگا، کیونکہ آپ یعنی بشار مجھے کبھی بھی "کچھ ہونے نہیں دے گا"

حبہ نے آسمانی کے خوف کو شدت سے محسوس کیا تھا
اس کی خوف کے سبب تیز دھڑکتی دھڑکن کو محسوس کر کے تسلی دیا

اور ساتھ ہی اسے اس وقت بشار سے کہے گئے اپنے الفاظ کی سختی شدت سے محسوس ہوئی تھی

حبہ کے لہجہ میں نرمی کے ساتھ جیسے کچھ اور بھی گھلاتا تھا جسے محسوس کر کے بے ساختہ آسمانی حبہ سے الگ ہوا اور حبہ کو دیکھے گیا جو اس کے دیکھنے پہ دھیمے سے مسکرائی تھی اس کے مسکرا نے پہ بننے والے گڑھے کو دیکھ آسمانی گویا مبہوت ہوا تھا، اس کی خوف سے بڑھی دل کی رفتار نارمل ہوتے ہوئے مزید بڑھی تھی اور اس مرتبہ اس کی وجہ خوف نہیں بلکہ حبہ احسن تھی

"کیا آپ نے کوئی برا خواب دیکھا تھا؟"

ان ساحر کر سٹل آنکھوں کو خود پہ بے خودی کی سی کیفیت میں جمی دیکھ حبہ نے اپنے دل کو بے ترتیب ہوتے دیکھا تو بے ساختہ پوچھا

تاکہ ان کر سٹل آنکھوں کی بے خودی ٹوٹے اور اس کا دل بھی اپنے اختیار میں رہے۔

جن کا اختیار میں رہنا ضروری تھا

"سوری۔۔۔"

آسمانی کی بے خودی ٹوٹی تو وہ گویا چھنپ کر بولا

وہ اپنی بے خودی پہ جی بھر کر شرمندہ ہوا تھا

حبہ نے دیکھا کہ اس کا چہرہ لمحوں میں کان سمیت سرخ پڑا تھا

بشار کے ڈھیٹ، بے شرم اور بے نیاز چہرے کے تاثرات والے چہرے پہ

اس طرح شرم کی سرخی دیکھنا حبہ کے لئے انتہائی دلچسپ منظر تھا

وہ ایک مرتبہ پھر بے ساختہ مسکرائی تھی

مگر جیسے ہی آسمانی نے اس کی جانب دیکھا

اس نے فوراً اپنی مسکراہٹ کو سمیٹا مبادا وہ مزید نروس اور شرمندگی نا

محسوس کرے

کسی بھی برے سپنے سے نکلنے کے لئے آنکھ کھولنا ضروری ہے، آپ نے"

"آنکھیں کھولی اور برا سپنا ختم

آنکھیں بھی تبھی کھلتی ہیں جب کوئی اس برے خواب سے جگانے والا
"ہو، کیا آپ وہ ہستی بنے گی جو مجھے میرے برے خواب سے جگادے؟
"میں۔۔۔"

آسمانی کے کہنے پہ حبہ کی آنکھیں پھیلی تھی اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وہ
اس کی بات کاٹ گیا

اگر کبھی

میں اپنی منزل بھول جاؤں

تاریکیوں میں کھو جاؤں

اور آپ کو

مجھ پر احسان کرنے کا موقع ملے

! تو ہچکچا نا مت

میرے رستے میں کھڑے ہو کر،

"پورے یقین سے کہنا

! واپس چلو۔۔۔

یہ اندھیروں کی دنیا ہے،

گمراہی کا رستہ ہے

جبکہ تم

"صراطِ مستقیم پر چلتے ہوئے اچھے لگتے ہو

آسمانی اس کے سامنے کھڑا اس کی جانب اپنی کرسٹل آنکھوں میں آس اور

امید کی کرنیں سجائے دیکھ رہا تھا

کیا آپ مجھے میرے برے خواب، بری قسمت، اور اندھیروں سے ہاتھ

پکڑ کر کھینچ نکالے گیں، میرا ساتھ دے گیں مجھے کبھی بھی اندھیروں میں

تنہا چھوڑ کر نہیں جائیں گیں، اگر آپ ایسا نہیں کریں گیں۔۔۔ تو میں

۔۔۔ ان اندھیروں میں کھوجاؤں گا۔۔۔ کہ مجھے اپنی ذات تک میسر نہیں

ہوگی، اگر آپ مجھے برے خواب سے بیدار نہیں کرے گیں تو۔۔۔ ساری

زندگی میں ان برے خوابوں کی افیت میں جلتا جھلستا اور بھٹکتا رہوں
گا۔۔۔ کیا آپ۔۔۔ ساری۔۔۔ عمر۔۔۔ میرے
ساتھ۔۔۔ رہیں۔۔۔ گیں؟۔۔۔ جب تک۔۔۔ موت ہمیں الگ نا
کر دیں۔۔۔

آسمانی نے خوف اور امید کے درمیان اپنی بات مکمل کی تھی اور اسے جواب
طلب نگاہوں سے دیکھا
ہاں میں رہوں گی۔۔۔ میں کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔ میں وہ
بنوں گی جو آپ کو برے خواب سے بے دار کرے۔۔۔ میں آپ کو
اندھیرے سے کھینچ نکالوں گی اور کبھی بھی دوبارہ اندھیرے کا سایہ بھی
نہیں پڑنے دوں گی۔۔۔ میں آپ کے ساتھ ساری عمر رہوں گی جب تک
ہمیں موت جدا نا کر دے

-----*-----*

"سر آپ نے مجھے بلایا تھا کچھ خاص کام ہے کیا؟"

نعمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا تھا

السلام علیکم۔۔۔ میں آسمانی ہوں، بشار نے مجھے آپ کے متعلق بتایا تھا اور"

"ہاں مجھے خاص کام ہے"

"اوہ۔۔۔ آپ آسمانی ہیں۔۔۔؟"

نعمان گویا ایک لمحہ کے لئے دنگ ہوا تھا

کیونکہ یہ پہلی مرتبہ تھا جو وہ آسمانی سے مل رہا تھا

اور سرد و سپاٹ بے مروت بشار کو اس طرح باخلاق، نرم و دھیمے لہجہ میں

بات کرتے دیکھنا نعمان کے لئے بہت عجیب اور انوکھا تھا

"آپ کو کونسا اہم کام ہے؟"

"مجھے کسی لیڈی کے لئے فیروں گفٹ لینا ہے"

"فیروں کیوں؟ آپ کہی جارہے ہیں؟"

نعمان جانتا تھا کہ وہ لیڈی کون تھی مگر وہ لفظ فیروں پہ حیران ہوا تھا

"ہاں، اب مجھے شاید جانا ہی ہوگا"

لہجہ کے ساتھ ساتھ ان کر سٹل آنکھوں میں اداسی در آئی تھی

-----*-----

"تو تم یہاں چھپ کر بیٹھی ہو؟"

ایمن کچن میں کام کرتی حبہ کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی جو واش بیسین کے سامنے کھڑی ڈش واش کر رہی تھی

اور استہزاء بھرے لہجہ میں پوچھا

جس پر حبہ نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا

اور پھر لا پرواہی برتنے ہوئے اپنے کام میں مشغول ہو گئی

بشار تمہاری وجہ سے سب کی نگاہوں میں کھٹکنے لگا ہے، ہر کوئی اسے اب "راستے سے ہٹانے کی کوشش میں کوشاں ہے۔"

ایمن ہمیشہ کی طرح حبہ کے اس طرح نظر انداز کرنے پہ بری طرح جھلس اٹھی تھی اور انتہائی زہریلے لہجہ میں گویا ہوئی

بشار کے نام پہ حبہ کے ہاتھ سست ضرور پڑے تھے

مگر اب بھی وہ بے توجہی برت رہی تھی

-- میں نے ابھی ابھی یہ سنا ہے کہ کسی نے بشار کو مارنے کے لئے آدمی "

بھیجا ہے، بشار ہمیشہ تمہیں بچا لیتا ہے یہ جانے بغیر کے تم اس لائق نہیں

"ہو

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو؟"

مگر ایمن کی اگلی بات پہ وہ چاہ کر بھی بے نیازی برتے نہیں پائی تھی

حبہ کے از حد پریشان شکل دیکھ کر ایمن کے لبوں پہ ایک کامیاب

مسکراہٹ ابھری تھی

میں کیوں جھوٹ کہوں گی اگر تم بشار کو بچانے کے لئے نہیں گئی تو یقیناً
"کرو اسے کھودوں گی۔۔۔"

ایمن کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایمن نے حبہ کو ہاتھوں میں
پہنے گلوں سمیت بھاگتے ہوئے دیکھا

آر نیبل کنگ سے کہنا کہ مٹھائی تیار رکھے میں نے ان کا کام سرانجام
"دے دیا ہے جلد ہی انہیں خوش خبری سننے ملے گی"

تھوڑی دیر بعد ایمن کنگ کے لفٹ ہینڈ سے نہایت مسرت آمیز لہجہ میں
کہہ رہی تھی

بلا آخر اب حبہ احسن نامی کا نٹا جو اس کے گلے میں اٹکا تھا وہ نکلنے والا تھا

-----*-----

نعمان اسے کنگ ڈم کے واحد بازار میں لے آیا تھا

جہاں غلاموں سے لے کر تمام چیزیں رائیل فیملی اور دوسرے درجہ کے شہریوں کے لئے دستیاب تھا

آسمانی کوجیولری کی دکان میں ایک خوبصورت سا گولڈ کانیکلس پسند آیا گولڈ کے دیدہ زیب چین میں ہارٹ شیپ لاکٹ جھول رہا تھا جس کے آخر کونے میں ایک سفید ڈائمنڈ جھلملا رہا تھا

ہاں میں رہوں گی۔۔۔ میں کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔ میں (" وہ بنوں گی جو آپ کو برے خواب سے بے دار کرے۔۔۔ میں آپ کو اندھیرے سے کھینچ نکالوں گی اور کبھی بھی دوبارہ اندھیرے کا سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گی۔۔۔ میں آپ کے ساتھ ساری عمر رہوں گی جب تک ("ہمیں موت جدا کر دے

نیکلیس دیکھتے ہوئے اسے حبہ کی باتیں یاد آئی تو ایک دلفریب مسکان نے اس کے لبوں کو چھوا تھا وہ اب مطمئن تھا

اب اس کے دل و دماغ میں کسی قسم کا خوف نہیں تھا
 اور شاید یہی وجہ تھی کہ وہ کبھی بھی جاسکتا تھا ہمیشہ کے لئے۔۔۔
 وہ بازار کا ایک انتہائی رش والی جگہ تھی
 جب اسے پیچھے سے حبہ کے پکارنے کی آواز سنائی دی جو آسمانی کو اپنے دماغ
 کا وہم لگا

مگر جب وہ پکارنے کی آواز مسلسل آتی رہی تو اس نے مڑ کر دیکھا
 تو اسے حبہ اس جانب دوڑ کر آتی نظر آئی
 "حبہ احسن یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

آسمانی کو رک کر مڑتا دیکھ نعمان بھی رکا تھا اور حبہ کو دیکھ وہ حیران ہوا
 جو رش کو چیرتی تیزی سے ان کی جانب بڑھ رہی تھی
 "تم ٹھیک تو ہونا بشار؟"

آسمانی کے قریب پہنچ کر بے ساختہ حیران سے نظر آتے آسمانی کو چھو کر حبہ
 نے گویا طمینان کرنا چاہا تھا

"حبہ سب ٹھیک تو ہے نا؟"

آسمانی نے تشویش سے حبہ کے پریشان اور مضطرب چہرہ کو دیکھ پوچھا
 "اوہ سوری آسمانی سر۔۔۔۔"

اس کے نرم لہجہ پہ حبہ کو یاد آیا وہ بشار نہیں آسمانی تھا
 "آپ کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔"

"کیسا خطرہ؟"

حبہ کی بات کے درمیان اب تک خاموش نعمان نے مداخلت کیا
 "تم بشار کے پی اے ہونا؟"

حبہ جو آسمانی کے اطراف سے گزرتے لوگوں پہ گہری نگاہ رکھتے ہوئے
 آسمانی کے اطراف گھوم کر اس کی پروٹیکشن کے لئے چکر کاٹ رہی تھی
 رک کر ایک سرسری نگاہ نعمان پہ ڈالی
 وہ پہلی مرتبہ اسے دیکھ رہی تھی

البتہ اس کے متعلق وہ پہلے سے جانتی تھی کیونکہ وہ بشار سے جڑا تھا

اور بشار سے جڑی ہر بات حبہ کے علم میں تھی کیونکہ بشار تقی اس کا
اسائنمنٹ تھا

"تمہیں اپنی باس کی حفاظت کرنی ہے کیونکہ کوئی بشار کو مارنا چاہتا ہے"
حبہ بدستور آسمانی کے کبھی داہنی تو کبھی بائیں جانب چکر کاٹتے ہوئے ساتھ
ہی اطراف سے گزرتے لوگوں پہ گہری نگاہ رکھے نعمان سے کہا
بھلا سر کو نقصان پہنچانے کی جرات کون کرے گا جبکہ ہر کوئی جانتا ہے کہ
"سر اس کنگ ڈم کے ہونے والے کنگ ہے
"گھاس چرتے ہو کیا؟"

نعمان کے لاپرواہ انداز پہ حبہ جو پہلے ہی از حد پریشان تھی اسے نعمان کی
لاپرواہی بھری بات سن کر غصہ آیا تھا
عموما وہ غصہ وغیرہ ظاہر نہیں کرتی تھی مگر اس وقت اسٹریس کے سبب
بے تکلف نعمان پہ غصہ ہوئی تھی
"کیا مطلب؟"

نعمان بے ساختہ لمحہ بھر کے لئے اس عزت افزائی پہ حیران ہوا تھا

"۔۔ میں جانور ہوں کیا جو گھاس چروں گا؟"

اگلے ہی پل نعمان نے قطعی برامانتے ہوئے کہا

"تو پھر ایسے گدھوں والی باتیں کیوں کر رہے ہو؟"

"تو آپ ہی سمجھا دیں عقلمندی بھری باتیں۔۔ عقلمند کی دیوی"

نعمان کے طنز پہ جب اسے گھورنا چاہتی تھی

مگر تبھی ایک سیاہ فام غلام کو دیکھ اس کی چھٹی حس شارپ ہوئی تھی

"آخر ماجرا کیا ہے؟"

کنگ ڈم اور کنگ ڈم میں ہونے والی کارگزار یوں سے قطعی انجان آسمانی

نے مداخلت کرتے ہوئے پوچھا تھا

مگر جبہ نے کوئی جواب نہیں دیا

کیونکہ اس کا دھیان اس سیاہ فام غلام پہ تھا

جس کی نگاہیں آسمانی پہ جمی تھی اور وہ اچانک ہی آسمانی کے قریب پہنچ چکا تھا

اس نے مزید آسمانی کی جانب قدم بڑھایا تھا کہ حبه درمیان میں آئی اور وہ سیاہ فام غلام جس کا ٹارگیٹ آسمانی تھا آسمانی کے قریب پہنچ کر اس نے انتہائی تیز دھار خنجر کو اس نے آسمانی کے پیٹ میں داہنی جانب پوری قوت سے پیوست کیا۔۔

مگر تبھی اچانک ہی درمیان میں لڑکی چلی آئی اور وہ خنجر لڑکی کی پیٹ میں جا گھسا تھا اپنا ٹارگٹ غلط انسان کو بنتے دیکھ وہ سیاہ فام گھبرا گیا تھا اور خنجر اسی طرح پیٹ میں پیوست چھوڑ کر حبه کو دیکھتا بے ساختہ الٹے قدموں پیچھے ہٹا

"کیا ہوا حبه؟"

حبه کی کرب آمیز کراہ پہ آسمانی بے ساختہ اس کی جانب متوجہ ہوا تھا

جس کی نگاہیں دور جاتے سیاہ فام پہ تھی
اور اس کے درنوں ہاتھ اپنے پیٹ پہ خنجر کے اطراف سختی سے جمے تھے
"اسے پکڑو پی اے۔۔۔"

حبہ نے اپنا بایاں ہاتھ پیٹ پہ سے ہٹا کر کمزور ہوتی آواز میں سیاہ فام شخص کی
جانب اشارہ کرتے ہوئے نعمان سے کہا
"کسے اور کیوں۔۔۔؟؟۔"

نعمان نے برا سامنہ بنائے نظریں اٹھا کر حبہ کی ہاتھ کو دیکھا
اور حبہ کے خون میں سنے ہاتھ کو دیکھ نعمان کی نگاہیں بے ساختہ نیچے حبہ
کے پیٹ کی جانب گئی
جہاں پیٹ کے داہنی جانب خنجر پیوست دیکھ نعمان کا سر بے ساختہ چکرایا
تھا

تب تک آسمانی کی بھی نگاہ اس خنجر پہ پڑ چکی تھی

اور ساتھ ہی حبہ لہرائی تھی کہ آسمانی نے اسے بے ساختہ بے جان ہوتے
قدموں سے تھاما

"یہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔"

وہ بھی حبہ کے پیٹ سے تیزی سے بہتے خون کو روکنے کے لئے اپنا دھنا ہاتھ
بے ساختہ خنجر کے اطراف رکھ گیا تھا

(۔۔۔ بشار مجھے کبھی بھی کچھ نہیں ہونے دے گا)

آسمانی کی پھٹی پھٹی نگاہیں حبہ کے پیٹ میں پیوست خنجر اور تیزی سے بہتے
خون پہ جمی تھی

اور اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا

اس کے ماؤف ہوتے دماغ میں بس حبہ کی بات مسلسل گردش کر رہی
تھی کہ

اسے صرف بشار بچا سکتا تھا۔۔۔

سوچتے ہوئے آسمانی کی آنکھوں سے ایک الوداعی آنسوؤں نکل کر حبه کے

چہرے پہ گرا تھا

جو اپنے اندر کئی جذبات رکھتے تھے

اور جب اس نے دوبارہ پلکیں جھپکیں تو آسمانی ہمیشہ کے لئے جاچکا تھا

اور بشار کے سامنے اس کی پوری کائنات دھیرے دھیرے بکھر رہی

تھی۔۔۔۔۔ جسے وہ انتہائی کرب و افیت میں مبتلا بے بسی کے عالم میں بے

یقینی سے دیکھ رہا تھا

پانچ مرلہ کا وہ انتہائی خوبصورت بنگلہ تھا جو چاروں اطراف سے مختلف

پودوں اور پھولوں کے لان سے گھرا تھا

اور اس بنگلہ کا نام مرزا ہاؤس تھا

جس میں دو بھائی رہتے تھے،

ایک رضامرزا جو بڑے تھے اور دوسرا واحد مرزا جو رضامرزا سے
چھوٹے تھے۔۔۔

رضامرزا ایک کامیاب سرجن تھے اور واحد مرزا ایک سیول انجینئر۔۔۔
کمال کی بات تو یہ تھی کہ ان دونوں کی وائف بھی آپس میں سگی بہنیں
تھیں

بڑی بہن راحیلہ رضامرزا سے بیہائی گئیں تھیں اور چھوٹی بہن صنوبر واحد
مرزا سے۔

مگر اولاد کی دولت سب سے پہلے واحد مرزا کو نصیب ہوئی،
انہوں نے اپنے بیٹے کا نام دعان عرش رکھا تھا۔

جو گھر کا سب سے پہلا بچہ تھا

اس وجہ سے سب کا ہی عزیز تھا مگر راحیلہ کہ تو گویا اس میں جان بستی تھی
جو اولاد جیسی نعمت کے لئے تڑپ رہیں تھیں،

پھر گویا وہ وقت بھی قریب آ گیا جب اللہ نے ان کی قسمت میں اولاد لکھا تھا

ٹھیک دعان عرش کی پیدائش کے دو سال بعد رضا مرزا اور راحیلہ کو بیٹی کی خوشی نصیب ہوئی تھیں جس کا نام انہوں نے مرحہ محیار کھا تھا

مرحہ محیا کو بچپن ہی سے اپنا اکڑ و مغرور کھڑوس سا کزن بہت پسند تھا جو ہر وقت اپنی ناک کتاب میں گھسائے رہتا تھا

اور مرحہ کی ماں کو تو وہ پہلے ہی سے بے انتہاء پسند تھا، کہ وہ دعان عرش کو اپنا داماد بنانے پہ تل گئیں جس کا اظہار وہ برملا کرنے لگی تھی

اس کا بھلا کس کو اعتراض ہونا تھا،

وہ سبھی گویا اس بات کو دل سے مان گئے تھے کہ وہ اپنے بچوں کی بڑے ہونے پہ آپس میں شادی کروائے گے

جس کے سبب مرحہ کے ننھے سے دل میں بچپن ہی سے دعان عرش کے لئے جذبات وقت گزرنے کے ساتھ مضبوط ہوتے گئے تھے

مگر دوسری جانب گویا دعان عرش کو کچھ معلوم ہی نہیں تھا یا فرق ہی نہیں پڑتا تھا

وہ ہمیشہ کی طرح اپنی مخصوص دنیا میں مگن رہتا تھا
جس پر اکثر مرحہ اپنا حق جتاتی تھی کیونکہ وہ کافی ہینڈ سم تھا کالج میں اکثر
لڑکیوں کا کرش تھا
وہ ہر گز بھی نہیں چاہتی تھی کہ دعان عرش اس کے علاؤہ کسی اور کی جانب
نظر اٹھا کر بھی دیکھے،
اس لئے اسے یاد دلانا ضروری تھا کہ وہ صرف اس کا ہے اور یہ کام مرحہ
پورے دل سے کرتی تھی

-----*-----*

میں پر نسیس جیسمن ہوں اور تم میرے الہ دین ہو۔۔۔ دین تمہارا"
"جادوئی چراغ کہاں ہے؟

اٹھارہ سالہ مرحہ کمر پہ ہاتھ ٹکائے اپنے سامنے کھڑے بیس سالہ انتہائی
خوبرو مگر ننگ چڑھے لڑکے سے اپنے اس گفٹ کے متعلق پوچھ رہی تھی جو
اس نے اسے دیا تھا

میرا نام دعان عرش ہے اور میں کسی جادوئی چراغ کے بارے میں نہیں
"جانتا"

اس لڑکے نے اپنے مخصوص اکھڑ اور چڑچڑے لہجہ میں جتاتے ہوئے
جواب دیا تھا

"یہ ہے وہ چراغ جو تم نے گرا دیا تھا"
اس نے کہتے ہوئے ہاتھ میں دبی کی چین کو اس کے سامنے کیا
وہ ایک خوبصورت سا جادوئی لمپ کی شکل کا کی چین تھا
"تھینکس۔۔"

اگلے ہی پل پر نسیس جیسمن کے الہ دین نے ہاتھ بڑھا کر کیچن لیتے ہوئے
روکھائی سے شکریہ ادا کیا

اور فوراً ہی مڑ گیا

"کھڑوس کہی کا۔"

اس کے روکھائی پہ مرحہ نے بھی منہ بنایا تھا

اور پھر اس کے بعد مسکرا دیا کیونکہ کھڑوس الہ دین نے پر نسیس جیسمین کا

دیا ہوا گفٹ بھلے ہی احسان جتاتے ہوئے لیا تھا

مگر لیا تو تھا۔۔



-----*

ان کے کالج جاتے ہی بڑوں کی رضامندی سے ان کا نکاح نہایت سادگی

سے کروا دیا گیا تھا

جس کے لئے مرحہ جی جان سے راضی تھی

اور دعان عرش نے اپنی رضامندی کا فیصلہ اپنے بڑوں پہ چھوڑ دیا تھا کہ ان کی خوشی ہی خود اس کی بھی خوشی ہیں۔

نکاح کے بعد تو گویا اس پر صرف مرحہ کا ہی حق تھا، گویا اس پر مرحہ کے نام کا ٹھپہ لگا گیا تھا۔ جس سے مرحہ بے حد خوش تھی۔

اور رہی بات دعان عرش کی وہ ویسا ہی تھا مغرور، اکھڑا اور کھڑوس سا۔۔۔۔

"وہ لڑکا کیا کہہ رہا تھا؟"

وہ مرحہ کو پک کرنے میڈیکل کالج آیا تھا

جب اس نے دور سے سیاہ قدموں تک چھوتے برقع کے اوپر وائٹ کوٹ پہنے نظر آتے مرحہ کے ساتھ ایک اسمارٹ سے لڑکے کو بات کرتا دیکھا تو اس کی پیشانی کی تیوریاں چڑھی تھی

وہ سڑھیاں چڑھتا ان تک پہنچتا اس سے پہلے مرحہ اس لڑکے سے بات ختم کر کے اسے دیکھ اس کی جانب بڑھ آئی تھی

مرحہ کے قریب پہنچنے پہ وہ اس لڑکے کے پشت کو گھورتا ہوا پوچھ رہا تھا

جواب اپنے دوست سے باتوں میں مشغول تھا

اور اس کے پوچھنے پہ مرحہ نے حیران ہو کر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے تھے

کیونکہ وہاں جیسی صاف نظر آرہی تھی

"کیا تم جیس ہو؟"

اگلے ہی پل مرحہ نے دکتے چہرے سے پوچھا

"بلکل بھی نہیں۔۔"

مرحہ کے لہجہ کی کھنک پر وہ مرحہ کی جانب متوجہ ہوا تھا اور پھر اس کے چہرے کے خوشگوار تاثرات کو ایک لمحہ کے لئے دیکھ وہ ساکت سا ہوا تھا

اور پھر اگلے ہی پل وہ اپنے مخصوص خشک لہجہ میں کہتا واپس پلٹ گیا تھا

مگر پلٹنے سے پہلے وہ اس لڑکے کو گھورنا نہیں بھولا تھا

-----*

ان کے نکاح کو دو سال ہوئے تھے جب دعان عرش کے پیرینٹس کی کار
ایکسیڈنٹ میں وفات ہو گئی تھی
وہ سانحہ مرزا منزل کے ہر فرد کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور افیت ناک
تھا کہ ایک ساتھ ہی خاندان کے دو فرد کو کھونا پڑا تھا
اور ان میں سب سے مشکل دور سے دعان عرش گزر رہا تھا جس نے اپنے
والدین کو کھو دیا تھا
بہت وقت لگا تھا اسے اس سانحہ سے ابھرنے کے لئے کیونکہ معمولی
نقصان تو نہیں ہوا تھا اس کا۔۔۔

مگر جو اپنے اس کے زندہ رہ گئے تھے ان کے سبب خصوصاً راحیلہ کے سبب
اس نے خود کو سنبھالا

اور مرحہ تو ہر وقت اس کے ارد گرد منڈلاتے ہی رہتی تھی، اس کا دھیان
اپنی جانب کھینچنے کے لیے

وہ اکثر حیران ہوتا تھا کہ وہ میڈیکل کی اسٹوڈنٹ تھی پھر بھی بھلا وہ اتنا
وقت کہاں سے لاتی تھی؟؟؟



"کیا کر رہی ہو تم یہاں؟"

اس کے کمرے کی کھڑکی کھولنے پہ ہی کھڑکی کے روڈ پکڑے کھڑی مرحہ
کو دیکھ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی

"کھڑی ہوں اور کیا؟"

مرحہ نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے جھلا کر کہا تھا

کیونکہ وہ کھڑکی سے لگے ایک چھوٹے سے سچے پیر ٹکائے کھڑی تھی

اور وہ کھڑکی اس کے دین کی تھی جس کا کمرہ سکینڈ فلور پہ تھا
 ایک نگاہ اس نے گردن موڑ کر دھیرے سے نیچے جھانکا
 خود کو اتنی اونچائی سے کھڑکی سے جھولتے دیکھ تو اس کی روح ہی لرز گئی تھی
 خوف سے بے ساختہ اس کا ہاتھ روڈ پہ سے چھوٹا
 اس سے پہلے ہی پر نسیس جیسمین کے الہ دین نے کھڑکی کے سامنے
 موجود روڈ کو اوپر اٹھانے کے بعد ایک ہاتھ سے اس کا بازو تھاما تھا اور دوسرا
 ہاتھ اس کے کمر کے پیچھے ڈال کر اسے کھڑکی سے کھینچ کر کمرے کے اندر
 گھسیٹا

آخر تم یہاں کر کیا رہی تھی؟ اگر نیچے گر جاتی تو ہڈی پسلی سب ایک "
 "ہو جاتی

اس نے نہایت ہی جھلا کر اسے ڈانٹا تھا جو اس سے سختی سے لگی کھڑکی کانپ
 رہی تھی

"دور ہٹو مجھ سے۔۔"

اس نے جھڑک کر مرحہ کو خود سے دور کیا تھا
صبح سے تم کمرہ بند کئے پڑے تھے اور میں نے تمہیں صبح سے نہیں دیکھا"
"تھا اس لئے۔۔"

"تم پاگل ہو بلکل ہی پاگل۔۔"

وہ گویا ایک لمحہ کے لئے اس کی وجہ سن کر ساکت ہوا تھا مگر
اگلے ہی پل غصے سے ڈنٹتا ہوا اس کا بازو پکڑ کر کھینچ کر کمرے سے باہر کیا
دین۔۔ اتنا بڑا رسک لیا تمہیں دیکھنے کے لئے اور تم نے تو مجھے اچھے سے "
"دیکھنے بھی نہیں دیا۔۔"

"آئندہ ایسا مت کرنا"

"کیوں کیا تمہیں میری فکر ہو رہی ہیں"

اس کے تنبیہ لہجہ پہ مرحہ کی آنکھوں میں خوشنما سارنگ پھیل گیا تھا
نہیں میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آئندہ میں تمہیں پکڑ کر نہیں بچاؤں"
گا

اس نے کہتے ہوئے دروازہ اس کے منہ پہ بند کیا تھا
"کھڑوس نہیں تو۔۔"

مرحہ نے بے ساختہ براسا منہ بنایا تھا

-----*-----

"مما۔۔ بابا۔۔ عرش۔۔"

وہ ایک انتہائی سیاہ رات تھی

جب وہ ایک سنسان سے سڑک کے درمیان کھڑی کار کے اندر لا کڈ تھی

اور روتے ہوئے کار کی کھڑکی بجا بجا کر وہ پکارے جا رہی تھی

اور اس کی نگاہیں کار کی ونڈو کانچ سے ہوتی ہوئی سامنے موجود کار پہ جمی تھی

جس کے پرچے اڑ چکے تھے۔

جسے دیکھ کر لگتا تھا کہ اس کار کا انتہائی شدید ایکسیڈنٹ ہوا تھا

تبھی اسے الٹی ہوئی کار کی ونڈ سے عرش گھیسٹ کر نکلتا نظر آیا
 "عرش۔۔۔"

وہ انتہائی زخمی کیفیت میں تھا

ماٹھے سے خون رس رہا تھا

اور لباس بھی جگہ جگہ سے رنگین نظر آئے تھے

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اس کا رتک آیا تھا جس میں مرحہ مقید تھی

"۔۔۔ عرش۔۔۔"

کیپکپاتی انگلیوں سے کھڑکی بجاتے ہوئے وہ سسکتے ہوئے اسے پکار ہی تھی

اور عرش لڑکھڑاتے زخمی وجود کے ساتھ ڈور کھولنے کی تگ و دو میں تھا

تبھی کوئی عرش کے پیچھے آیا تھا اور اس کے سر پہ ایک ڈنڈا رسید کر گیا تھا

جس کے سبب مرحہ کے منہ سے بے ساختہ خوفزدہ سی چیخ برآمد ہوئی تھی

اور پھر مرحہ نے اپنی آنسوؤں بھری آنکھوں سے عرش کو سڑک پہ گرتا

دیکھا

اور عرش کے گرنے پہ وہاں پیچھے جو شخص کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں لوہے کا
راڈ تھا

جس کی سرد نگاہیں دہشت میں مبتلا مرحہ پہ جمی تھی

-----*-----*-----*

"آپ کو اور مجھے ساتھ میں ایک گیم کھیلنا ہوگا"

"گیم؟...؟؟؟۔۔۔ کیسا گیم؟"

("ہاں گیم۔۔۔ آگیم آف لائز")

اپنے بے جان ہوتے قدموں سے نجانے وہ کس طرح حباب کو لے جاتے

اسٹریچر کے ساتھ دوڑ رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا اور

اس کی خالی خالی اور سونی نگاہیں حباب کی لڑکھی گردن اور بند آنکھوں پہ جمی
تھی

اس کی قطعی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اس جانب دیکھے جدھر خنجر
پیوست تھا اور مسلسل خون بہے جا رہا تھا

اور دماغ میں حبہ کی باتیں گردش کر رہی تھی جو اس نے آسمانی کی تھی
بشار میری بات سنو۔۔ مجھ پر بھروسہ مت کرنا، کبھی بھی مت "

کرنا، میں تمہارا ساتھ کبھی نہیں دوں گی۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔ کیونکہ تم
ایک مجرم ہو، میں پھر بھی تمہارا ساتھ نہیں دوں گی، کبھی نہیں دوں گی
،۔۔ کیونکہ مجھے فرق نہیں پڑتا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوتا ہے، نہیں پڑتا فرق
، اسی لئے تمہیں اریسٹ کیا گیا ہے کیونکہ تم نے اپنی ساری زندگی بہت گناہ
("کئے مگر اب۔۔۔۔۔

مجھ پہ بھروسہ کرو، میں تمہارا ساتھ ہمیشہ دوں گی، تم ایک مجرم ہو پھر "
"بھی میں تمہارا ساتھ دوں گی۔۔۔

اسٹریچر کو آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا تھا

اور حبہ کی بات جو دماغ میں ایک بعد ایک ابھر رہی تھی اسے اس کا بو جھل
ہوتا دماغ خود بخود ڈی کوڈ کر رہا تھا

اور وہ جتنا زیادہ ڈیکوڈ کرتا جا رہا تھا بشار پہ گویا اس کی سانسیں اتنی ہی تنگ
ہوتی جا رہی تھی

وہ بے ساختہ گھٹنوں کے بل کویدور میں گرا تھا
اور اس کی خالی سونی نگاہیں اسٹرپچر پہ موجود ان کانشیس سی حبہ پہ جمی تھی
جو دروازے کے بند ہونے کے سبب اس کے نظروں سے او جھل ہو رہی
تھی

(مجھے بھی تم سے نفرت ہے بہت زیادہ نفرت)

"مجھے تم سے محبت ہے بہت زیادہ محبت۔۔۔"

آپریشن تھیٹر کا دروازہ مکمل بند ہو گیا تھا

اور حبہ بھی نظر آنا بند ہو گئی تھی

اور بشار تقی کا جیسے سارا ضبط توٹا۔۔۔

بشار کے سرخ ہوتی آنکھوں سے اگلے ہی پل لہو نکل آئے تھے
 ہاں میں رہوں گی۔۔۔ میں کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔ میں (")
 وہ بنوں گی جو آپ کو برے خواب سے بے دار کرے۔۔۔ میں آپ کو
 اندھیرے سے کھینچ نکالوں گی اور کبھی بھی دوبارہ اندھیرے کا سایہ بھی
 نہیں پڑنے دوں گی۔۔۔ میں آپ کے ساتھ ساری عمر رہوں گی جب تک
 ("ہمیں موت جدا کر دے۔۔۔"

اور پھر وہ ہاسپٹل کے کاریڈور میں بیٹھے افیت کی انتہاء پہ پہنچے چیخ چیخ کر
 رونے لگا تھا

مجھے وہ چاہیے اللہ تعالیٰ۔۔۔ مجھے وہ چاہیے۔۔۔ میں اس کے ساتھ جینا "
 "چاہتا ہوں۔۔۔ اسے صحیح سلامت مجھے واپس کر دو۔۔۔"

آس پاس موجود سبھی لوگ حیرت اور خوف سے درد و افیت سے تڑپتے
 بشار تقی کو دیکھے گئے تھے۔

جو قطعی اپنے حواس میں نہیں تھا اور نا ہی اسے رد گرد کی زرا سی بھی پرواہ تھی

قریب ہی نجانے کیوں صدمے میں کھڑے نعمان کو اس پر بری طرح ترس آیا تھا

جو اگلے ہی پل بشار کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتا بشار کے گرد کسی بچے کے مانند اپنے بازو کا حصار کر گیا تھا

گویا ایک طرح سے وہ اسے تسلی دے رہا تھا جس سے قطعی بے نیاز بشار اب بھی مسلسل اپنے رب سے حبہ احسن کو چیخ چیخ کر مانگ رہا تھا

جو ہر کسی کی افیت و تکلیف سے بے نیاز آپریشن تھیٹر میں پڑی تھی۔

-----*-----

"وہ۔۔ وہ اب کیسی ہے؟"

ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی وہ جو مسلسل کئی گھنٹوں سے آپریشن تھیٹر کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا کرب و اذیت سے جھونج رہا تھا برق رفتاری سے اٹھ کر ڈاکٹر تک جاتے ہوئے پوچھا خون سے سننے لباس میں بکھرے بال اور سرخ و سوجی آنکھیں اور چہرہ لئے بشار کو دیکھ

ڈاکٹر جیسے گنگ ہوا تھا کہ کیا یہ وہی موبی تھا جس کے خوف کا ڈنکا گنگ ڈم میں گونج رہا تھا

"اب وہ پہلے سے ٹھیک ہیں۔۔ مگر۔۔"

بشار کی ابتر حالت کے پیش نظر ڈاکٹر نے مبہم انداز میں کہا

اور بشار کے لئے تو گویا اس وقت تنکے کا سہارا ہی درکار تھا

سکون کی لہر ابھی اس کے مضطرب اور اذیت بھرے وجود میں دوڑی ہی

تھی کہ ڈاکٹر کے اگلے جملے پہ پھر سے اس کا دل سمہ تھا

"مگر کیا ڈاکٹر؟"

پیشنت کا زخم زیادہ گہرا نہیں ہے کیونکہ شاید انہوں نے اپنے ہاتھ سے "نائف کو پکڑ کر روکنے کی کوشش کی تھی جس کے سبب نائف زیادہ ڈیپ میں نہیں گیا جس کے سبب اسپلین محفوظ ہے، مگر ان کا خون کافی بہہ گیا ہے، ہمارے پاس ان کے بلڈ گروپ کا جتنا بھی بلڈ تھا وہ انہیں دے دیا مگر وہ کافی نہیں ہے مزید کی ضرورت ہے چونکہ وہ بلڈ گروپ ریڑہیں تو ارنج کرنا مشکل ہے۔"

"بلڈ گروپ ٹائپ کا ہے؟"

"اونیگیٹو"

بشار کے بے چینی سے پوچھنے سے ڈاکٹر نے جواب دیا تھا
ڈاکٹر کا جواب سن کر بشار کے پیچھے کھڑے نعمان کا پورا وجود گویا ہل سا گیا
تھا

"نعمان کیا تم ارنج کر سکتے ہو پلیز۔۔؟"

بشار نے بے ساختہ نعمان کی جانب مڑتے ہوئے پہلی مرتبہ انتہائی منت

بھرے لہجہ میں کہا

"---ہاں---"

نعمان نے بمشکل اپنے خشک ہوتے حلق کو تر کرتے ہوئے کہا

"بہت بہت شکریہ پلیز جلدی آرہی کرو"

"---دراصل--- سر--- اونیکسٹو میرا بھی بلڈ گروپ ہے۔۔۔"

نعمان نے مشکل سے بلا آخر اپنا جملہ پورا کیا تھا

"کیا۔۔؟ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔ ڈاکٹر بلڈ آرہی ہو گیا"

بشار بھی گویا ایک لمحہ کے لئے اس اتفاق پہ حیران ہوا تھا

مگر پھر اگلے ہی پل اس نے مڑ کر ڈاکٹر سے کہا

اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ہی روم میں حبہ سے تھوڑے فاصلے پہ موجود

دوسرے بیڈ پہ لیٹے نعمان آنکھیں موندیں پڑی حبہ کو یک ٹک قطعی خالی

ذہنی کی کیفیت میں دیکھے گیا تھا

یہ ایک اتفاق تھا یا واقعی ان کے درمیان سبلینگس (بہن بھائی) کا رشتہ "ہو سکتا تھا؟"

-----*-----*

حبہ کے خطرے سے نکلنے کی خبر کے بعد ہی بشار نعمان کو حبہ کے پاس چھوڑ کر ہاسپٹل سے نکل گیا تھا بشار کے کہنے پہ اس غلام کو پکڑ لیا گیا تھا جس نے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی

مگر حبہ درمیان میں مداخلت کرتی زخمی ہو گئی تھی ایمن کا پلان کامیاب جا رہا تھا کیونکہ اس مرتبہ حبہ کو نقصان پہنچے پر بشار کا خیال کنگ پر نہیں گیا تھا کیونکہ مارنے والا حبہ کو نہیں اسے مارنے آیا تھا

اور وہ جانتا تھا کہ وہ کنگ کے لئے اہم تھا تو کنگ تو اسے مارنے سے رہا
تو یقیناً اسے مارنے کی کوشش ان لوگوں نے کی تھی جن کی آنکھوں میں وہ
کھٹک رہا تھا

وہ یقیناً کنگ کے گرینڈ سنز یا پھر دوسرے درجے کے شہری میں سے تھا
جس کے سبب بشار نے رائل کیسل کے ہال میں سبھی رائل فیملی اور
دوسرے درجہ کے شہریوں کو جمع کیا تھا
سبھی جانب یہ خبر پہلے ہی آگ کے مانند پھیل گئی تھی کہ موبی کو مارنے کی
کوشش کی گئی تھی مگر درمیان میں اس کی گرل فرینڈ نے آکر اسے بچا لیا تھا
اور خود زخمی ہو گئی تھی
تبھی سے سب خوف میں مبتلا تھے کہ اب نجانے موبی کے غضب کا شکار
کون ہو گا۔

اگر کوئی مطمئن تھا تو وہ کنگ اور ایمن تھے
جنہیں یقین تھا کہ موبی کی سوچ بھی ان تک نہیں پہنچ سکتی تھی

"بتاؤ تمہیں کس نے بھیجا تھا"

سب کے درمیان بشار کے حکم پہ اس غلام کو لایا گیا تھا
اور اب وہ اس غلام سے سب کے سامنے پوچھتا چھ کر رہا تھا
رائل فیملی کے ساتھ بیٹھے جوزف نے ایک نگاہ مطمئن سی بیٹھی ایمن پہ
ڈالی تھی

جس کی نگاہیں بشار اور غلام پہ جمی تھی
اور پھر اس نے بھی بشار کی جانب سر دنگا ہوں سے دیکھا
"بتاؤ تمہیں کس نے بھیجا تھا؟"

بشار نے ایک مرتبہ پھر سے انتہائی ٹھنڈے لہجہ میں پوچھتے ہوئے اب کی
مرتبہ خنجر کو ٹھیک اسی جگہ پیوست کیا
جہاں اس غلام نے حبہ کے پیوست کیا تھا
ایک کرب آمیز چیخ گونج اٹھی تھی پورے کیسل میں جس سے وہاں موجود
سبھی کے اندر خوف کی ٹھنڈی لہر دوڑ گئی

"بتارہے ہو یا نہیں؟"

بشار نے کہتے ہوئے انتہائی بے رحمی سے خنجر کو جگہ پہ گھمایا تھا
کہ اب کی مرتبہ اس غلام کی چیخ سے پورا کیسل خوف سے تھرا اٹھا تھا

-----*-----

حبہ کو ڈاکٹرز کے گمان سے کئی جلدی ہوش آگیا تھا
حبہ کے ہوش میں آنے کی خبر سن کر صرف بشار کو ہی راحت کا احساس
نہیں ہوا تھا

بلکہ دہشت میں مبتلا پورے کنگ ڈم نے سکون کا سانس لیا تھا
حبہ کے ہوش میں آنے کے بعد اس کے پاس مسلسل حسی موجود تھی
البتہ ظویا کبھی کبھار آکر مل کے جاتی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ کنگ
کو اس کی خبر ملے کہ وہ حبہ کی جانب سے تھی

اور اس نے حبہ کو نہیں بلکہ خود کنگ کو دھوکہ دیا تھا
جب سے حبہ کو ہوش آیا تھا تب سے لے کر ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا کہ
بشار اسے دیکھنے تک نہیں آیا تھا
جس کا حبہ احسن مسلسل انتظار کر رہی تھی
مگر بشار تقی کو نہیں آنا تھا اور وہ نہیں آیا
جس کے سبب حبہ کو بشار تقی پہ بری طرح غصہ آیا
کیا وہ اس سے بدلہ لے رہا تھا کہ اس سے پہلے بشار اسے بچاتے ہوئے زخمی
ہو گیا تھا

اور وہ اسے ہاسپٹل میں دیکھنے نہیں گئی تھی اور اس مرتبہ بشار کے بدلے وہ
ہاسپٹل میں تھی

حبہ نے غصے ہی غصے میں ہاسپٹل سے ذبردستی ڈسچارج لے لیا
جس کی خبر ڈاکٹر نے فوراً بشار کو دی تھی
جس کے نتیجے میں اگلے ہی پل وہ نعمان کے ساتھ حبہ کے سامنے تھا

جوروم سے سامان سمیٹ نکل رہی تھی
تم یہاں سے نہیں جاسکتی کیونکہ تم ابھی تک مکمل طور پہ صحت یاب "
" نہیں ہوئی

"آپ کون ہے مسٹر؟"

بشار کے تشویش بھرے لہجہ پہ حبہ نے قطعی اجنبیت بھرے انداز میں اس
کی کر سٹل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا
جہاں بشار کو ان بادامی آنکھوں میں غصے کی صاف جھلکیاں نظر آئی تھی
جسے دیکھ بشار جی جان سے فریفتہ ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ غصہ کیوں تھا
اور ادھر حبہ کے پیچھے کھڑی حسی کی آنکھیں بشار کے پیچھے کھڑے نعمان
کو دیکھ روشن ہوئی

جس کی نگاہیں حبہ کے چہرے پہ جمی تھی۔

بشار کو اپنی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے خود ہوتا دیکھ حبہ خفگی سے اس پر
سے نظریں ہٹاتے ہوئے سائیڈ سے نکل گئی

حبہ کے پیچھے پیچھے چلتی حنسی کی دل کی دھڑکن بے ساختہ نعمان کے قریب سے گذرتے ہوئے تیز ہوئی تھی اور حنسی کی نظریں جھکی تھی اور قطعی غیر ارادہ طور پہ حنسی نے اپنے داہنے ہاتھ سے بالوں کو کان کے پیچھے سمیٹا تھا

"آپی یہ وہی ہے"

ان کے قریب سے نکلنے کے بعد حبہ کے ساتھ کاریڈور میں چلتے ہوئے حنسی دھیرے سے بولی تھی

"کون؟"

حبہ کی بادامی آنکھوں میں اب بھی بشار کے لئے ناراضگی تھی

البتہ اس نے حنسی سے نرمی سے پوچھا

"یہ ماسٹر موبی کاپی اے"

حنسی نے جلدی سے کہا

"ہاں تو کیا؟"

حبہ گویا سمجھ نہیں پائی تھی اس لئے حسی کے جگمگاتے چہرے کو نا سمجھی سے دیکھا

ارے یار آپی میں نے آپ کو بتایا تھا نا اپنے کرش کے بارے میں تو یہ وہی ہے

"اوہ اچھا"

حسی کے جھنجلا کر کہنے پہ حبہ کو گویا یاد آیا تھا
 "ہیں ناں بالکل کورین ہیرو کی طرح ٹال، فیر ہینڈ سم، اسمارٹ۔۔"
 "ہاں صحیح کہا"

حسی کے وفدیانے انداز پہ حبہ نے سر سری سا کہا
 کیونکہ اس کا سارا دھیان بشار کی جانب تھا جو نجانے کہاں رہ گیا تھا
 سر جھٹک کر حبہ نے سراٹھایا تو اسے ٹھٹک کر ر کنا پڑا کیونکہ بشار ایک دم اس
 کے سامنے ہی کھڑا تھا
 "تم اب بھی ٹھیک نہیں ہوئی"

بشار کے کہنے پہ حبہ کا غصہ گویا مزید بڑھا
 وہ ٹھیک نہیں تھی مگر ایک مرتبہ بھی وہ اسے دیکھنے نہیں آیا تھا
 اور اب پچھلے دس منٹ سے صرف ایک ہی بات رٹے جا رہا تھا
 حبہ نے گویا سر جھکایا تاکہ اپنے غصے پہ کنٹرول کرے،
 جو نجانے کیوں اسے پہلی مرتبہ مشکل لگ رہا تھا
 میں تمہارے ساتھ ناہی صرف ایک لمحہ، ناہی ایک دن گزارنا چاہتا ہوں"
 "بلکہ میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر دن گزارنا چاہتا ہوں
 بشار کی آواز پہ حبہ نے جیسے چونک کر بے یقینی سے سراٹھا کر اسے دیکھا
 کیا تم بھی یہی چاہتی ہوں؟۔۔۔ اگر چاہتی ہو تو میرے ساتھ چلو، ہم"
 یہاں سے بہت دور چلے جائے گے، چاند کے اس پار جہاں صرف تم اور
 "میں ہو گے

بشار نے جذب سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا تھا
 "مگر ہم سب کو اکیلے چھوڑ کر نہیں جاسکتے"

میں تھک گیا ہوں حبہ۔۔۔ میں کچھ دن تمہارے ساتھ صرف تمہیں"

دیکھتے ہوئے گزارنا چاہتا ہوں، سمجھ لو خود کو چارج کرنا چاہتا ہوں، صرف

"کچھ دنوں کی بات ہے، پھر مجھ پر بھروسہ رکھو میں سب ٹھیک کر دوں گا

بشار کے التجائیہ لہجہ میں کہنے پہ حبہ اس کی کر سٹل محبت کی دھنک سے سچی

آنکھوں کو دیکھے گئی تھی

اور پھر اس کے لبوں پہ ایک دلفریب مسکان ابھر آئی

جس نے بے ساختہ بشار کی دھڑکنوں کو روک دیا تھا۔۔

کیونکہ حبہ احسن کی وہ مسکان رضا مندی کی تھی،

وہ راضی تھی اس کے ساتھ ہر دن ہر گھڑی ہر پل ساتھ رہنے کے لئے۔۔

بشار تقی کو اس لمحہ اپنی خوش نصیبی پہ یقین نہیں آیا تھا

کہ واقعی وہ بھی محبت کے معاملے میں خوش قسمت بھی ہو سکتا تھا۔۔

:Chapter seven

Until the last Petal falls

(آخری پنکھڑی کے گرنے تک)

Holly water

Cannot help you now

A thousand armies

Cannot keep me out

I don't want your mony

I don't want your crown

See I have come to burn

Your kingdom down

"تم ایسا نہیں کر سکتے موبی"

مجھے انڈر اسٹیٹ مت کریں مسٹر کنگ! یہ جو روز (گلاب) دیکھ رہے ہیں آپ اس کی آخری پنکھڑی جھڑ کر گرنے تک میں اس کنگ ڈم کے پرچے اڑا دوں گا

بشار نے چہرے پہ انتہائی ٹھنڈی اور بے رحم مسکان سجائے کنگ کے پیچھے موجود ٹیبل پہ رکھے کانچ کی لمبی اور پتلی سی واز میں رکھے ایکلو تے سرخ گلاب کے خوبصورت پھول کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا میں نے کہا نا تم ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ اس کنگ ڈم میں ظالم سے زیادہ "مظلوموں کی تعداد ہیں

کنگ نے گلاب کی جانب دیکھے بنا بشار پہ اپنی نگاہ جمائے بدستور کہا میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ میں ہیر و نہیں بلکہ ایک ولن ہوں اور مجھے فرق "نہیں پڑتا یہاں کون ہے اور کون نہیں ہیں میرا تو بس ایک ہی مقصد ہے کہ " اس کنگ ڈم کو راکھ کر دوں

اگر تم نے ایسا کیا تو گویا تم خود اپنے ہاتھوں سے اپنے اندر کی روشنی ختم کر لوں گے۔۔ اس روز کے آخری پیٹل کے گرنے تک گویا تم دھیرے دھیرے خود کو اندھیروں میں ڈوبو لوں گے کہ تمہاری امیدیں بھی اس اندھیروں میں گم ہو جائے گی اور تم اس لڑکی سے دوبارہ کبھی مل نہیں پاؤ گے تو گویا گلاب کے آخری پنکھڑی کے گرنے تک جو تمہارے اندر تھوڑی سی انسانیت پیدا ہوئی تھی وہ سب بھی ختم ہو جائے گی اور تم پھر سے ایک بیسٹ بن جاؤں گے اور اس کے بعد تم دوبارہ کبھی انسان نہیں بن پاؤں گے موبی۔۔

بشار لب بھینچے کنگ کو سرد نگاہوں سے کہتا ہوا دیکھا رہا تھا۔۔ یعنی آخری پنکھڑی کے گرنے تک تم صرف کنگ ڈم کو ہی نہیں بلکہ خود کو بھی تباہ کر لو گے

-----*-----*

"کاش کے یہ خوبصورت خواب کبھی ناٹوٹے"
 راہی کے کاندھے پہ سر ٹکائے تحشم جواب بھی نیند کے خمار میں ڈوبا ہوا تھا
 وہ دھیمے سے بڑبڑھایا تھا

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ خواب۔۔۔ نہیں ہے۔۔۔"
 تحشم کے قربت میں لرزتی کانپتی راہی نے بمشکل ہی تھوک نگلتے ہوئے کہا
 جس پر تحشم جو آنکھیں موندیں ہوئے تھا اپنی آنکھیں کھول گیا
 اوریوں ہی راہی کے کاندھے سے پیشانی ٹکائے اپنے چہرے اور نظروں کو
 راہی کے چہرے کی جانب پھیرا
 "۔۔۔ بلکہ یہ ایک۔۔۔ حقی۔۔۔ حقیقت ہے"
 راہی جس کا سارا وجود تحشم کی جانب متوجہ تھا
 تحشم کو اس طرح خود کو دیکھتے دیکھ وہ اپنا چہرہ مخالف جانب پھیر کر اپنے
 کپکپاتے لہجہ پہ قابو پاتے ہوئے کہنا چاہا تھا

مگر کہہ نہیں پائی۔۔۔

اور اس بات کا کہ یہ واقعی ایک حقیقت ہے ناکہ کوئی خواب تحشم کو جلد ہی یقین آگیا تھا

اور جیسے ہی اس بات کا یقین آیا وہ اگلے ہی پل فوراً سے پیشتر راہی سے جھٹکے سے دور ہٹا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

اب کی مرتبہ ناہی تحشم کے لہجہ میں خمار تھا

اور ناہی نرمی بلکہ اس نے انتہائی اجنبیت بھرے لہجہ میں پوچھا

اس کے لہجہ اور طرزِ مخاطب پہ راہی گویا صدمے میں مبتلا ہوئی

جب تم بات سنے بغیر گھر سے بھاگ گئے اور دوبارہ مڑ کر کوئی خبر نہیں لی"

"تو مجھے یہاں آنا پڑا

راہی نے بھی گویا تنک کر جواب دیا

بھاگنے اور بے خبر ہونے سے پہلے میں نے تم سے کہا تھا میرے ساتھ چلو۔"
مگر تم نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا تھا رہنما فردوس۔۔۔ اب مزید بھلا تم کیا کہو
"گی اور میں کیا سناؤ گا

پہلے تو تم نے خود مجھے اتنے دنوں سے بے وقوف بنائے رکھا، جس پر مجھے "
ناراضگی دیکھانی تھی، اور تمہیں مجھے منانا چاہئے تھا مگر تم منہ پھلائے
گھومنے لگے تھے اور اوپر سے اپنے اور اپنے ڈیڈ کی لڑائی کے درمیان مجھے
گھیسٹ لیا، میں جانتی ہوں کہ مجھے تمہارا ساتھ دینا چاہئے تھا مگر ایک بات
بتاؤ کیا تمہیں یہ بھی پسند آتا کہ میں تمہارے پیرینڈز کی بات نامانتی اور رہی
یہ بات کے میں تمہارے ساتھ کیوں نا آئی تو وجہ یہ تھی کہ میں نہیں چاہتی
"تھی کہ تم گھر سے جاؤ۔۔۔ مگر۔۔۔

تحشم کے سخت استہزاء اور بے گانہ سے انداز اور لفظوں پہ راہی کے ہزار
ضبط کی کوششوں کے باوجود نجانے کیوں آنکھیں نم ہوئیں
تحشم کا لہجہ انداز اور الفاظ تینوں ہی نے مل کر راہی کے دل کو بو جھل کیا تھا،

نم ہوتی آنکھیں اور بھرائے سے لہجہ میں کہہ رہی تھی کہ اس نے پلکیں
جھپکیں اور سانس لینے کے لئے زرا بھر رکی تو
ان گرے آنکھوں سے اگلے ہی پل سرخ ہوتے رخسار پہ آنسوؤں لڑکھ
آئے تھے

جسے دیکھ کر تحشم کا بے رخی برتاؤ اگلے ہی پل بری طرح تڑپ اٹھا
وہ کچھ کہتا اس سے پہلے راہی پھر شروع ہو چکی تھی
-- تم میرے ساتھ اس طرح تم تم کہہ کر کیوں بات کر رہے ہو؟، کیا "
"واقعی۔۔

رخسار پہ کہتے ہوئے کئی آنسوؤں ایک بعد ایک لڑیوں کے مانند لڑکھ آئے
تھے

اور پھر راہی آخر میں بات ادھوری چھوڑ کر پلٹ کر تیز تیز قدموں سے
چلتی کچن سے اور پھر لاؤنج سے نکل گئی تھی
"رومان بھائی۔۔۔ مجھے گھر جانا ہیں"

اور تحشم اپنے تڑپتے دل کے ہاتھوں راہی کے پیچھے دوڑا تھا کہ اسے رکنا پڑا
 کیونکہ تبھی راہی نے دروازہ کھولا تھا اور سامنے کھڑے رومان سے اپنی
 بھیگی آواز سمیت مخاطب ہوئی تھی
 "تم نے اسے رولا یا ہے تحشم؟"

رومان نے گویا راہی کے پیچھے کھڑے تحشم سے تاسف اور ناراضگی سے
 پوچھا

"وہ۔۔۔ بھائی۔۔۔"

تحشم تو گویا جی بھر کر اپنے بڑے بھائی کے سامنے شرمندہ ہوا تھا

-----*-----

وہ لکڑی کا دو منزلہ چاروں جانب خوبصورت پودوں سے سجے لان سے
 گھیرا چھوٹا مگر انتہائی خوبصورت کاٹیج تھا

وہ جتنا باہر سے خوبصورت نظر آتا تھا
اس سے کئی زیادہ اندر سے خوبصورت تھا
جسے بشار تقی نے خود ڈیزائن کر کے بنا دیا تھا
اور بشار تقی حبہ احسن کو اپنے ساتھ اسی کالج میں لے آیا تھا
چونکہ حبہ کے پیٹ میں زخم تھا
اس لئے ہاسپٹل سے گاڑی تک اور پھر گاڑی سے کالج کے دوسری منزل
تک اس نے حبہ احسن کے لاکھ انکار کے باوجود اسے اپنے بازوؤں پہ اٹھا کر
کمرے تک لایا تھا
کمرے لا کر اسے دھیرے سے بیڈ پہ بیٹھایا
'یہ کیا کر رہے ہو تم؟'
حبہ کے بیڈ پہ بیٹھنے کے بعد بشار اس کے پیروں کے پاس گھٹنوں کے بل
بیٹھا ہی تھا
کہ حبہ نے بے ساختہ اپنے پیروں کو پیچھے کرتے ہوئے پوچھا

جس پر دھیان دیئے بغیر بشار نے ہاتھ بڑھا کر اس کے پیروں کو تھامتے ہوئے

اس کے پیروں میں موجود جوتوں کو اتار اور پھر اٹھ کھڑا ہوا
"یہ کیوں کیا تم نے؟، میں اپنے جوتے خود اتار سکتی ہوں"
حبہ نے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"میں جانتا ہوں کہ میری جان سب کچھ کر سکتی ہے"
بشار کہتے ہوئے اس پر جھکا تھا
"جج۔۔۔ جان۔۔۔"

وہ جو بشار کے جان کہنے پہ ہی نروس ہوتی ہوئی بے ساختہ ہکلائی تھی،
بشار کے خود پہ جھکنے پہ بے ساختہ خود بھی پیچھے ہوئی
"ہاں کیا نہیں ہو تم میری جان؟"

بشار حبہ کے زرداڑی رنگت دیکھ اپنی بے ساختہ اڈتی ہوئی مسکراہٹ کو
لبوں پہ چھپائے "میری جان" پہ زور ڈال کر پوچھتے ہوئے حبہ پہ مزید تھوڑا
ساجھکا

اور حبہ کی تو جیسے جان پہ بن آئی تھی،
بشار کے اب کی مرتبہ جھکنے پہ اس نے بوکھلا کر مزید پیچھے ہونا چاہا تھا کہ اس
کا سر تکتے سے لگا تھا

"تم نے جواب نہیں دیا؟"
دنوں ہاتھ حبہ کے اطراف ٹکائے حبہ پہ مکمل طور پہ جھکے وہ حبہ کے سرخ
ہوتے چہرے کو دیکھ پوچھا رہا تھا

"مم۔۔ میں نے منع۔۔۔ تھوڑی ناکیا ہے"

جوشدت سے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا چہرہ پھیر گئی تھی
"یعنی کہ تم ہو میری جان"

حبہ کے جواب پہ وہ سرشار سا ہوتا۔ اس کی پیشانی پہ جھکا تھا

اور حبہ نے بے ساختہ بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑا تھا
 "ابھی تم تھوڑا ریست کر لو، پھر شام میں ملاقات ہوگی"
 اپنی داہنی جانب پیشانی کے کنارے پہ اس کے ہونٹوں کے دہکتے لمس کے
 ساتھ حبہ نے اسے کہتا سنا تھا

جسے جواب دینے کی اس میں قطعی ہمت نہیں تھی۔
 حبہ کے سرخ ہوتے چہرے پہ اپنی مسکراتی نگاہ ڈال کر اسے مزید تنگ نا
 کرتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گیا تھا

-----*-----

میڈیسن کی وجہ سے دوپہر میں حبہ کی آنکھ لگ گئی تھی،
 شام پانچ بجے کے قریب حبہ کی آنکھیں کھلی تو وہ بے ساختہ ٹھٹک سی گئی
 کیونکہ کمرے میں تین چار گلز کھڑی نظر آئی تھیں

ان گلز کے ہاتھوں میں معتد لباس ہینگر سمیت تھمے تھے

"تم سب اس طرح۔۔۔ کیوں کھڑی ہو؟"

حبہ نے حیران گی سے پوچھا تھا

"ہمیں آپ کو تیار کرنے کا آڈر ملا ہے"

ان میں سے ایک لڑکی نے مؤدب لہجہ میں کہا تھا

"کیا تیار کرنے کا آڈر؟"

جواب سن کر اس کی بادامی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی

میں کوئی بچی نہیں ہوں جو مجھے تیار ہونے کے لئے اتنے لوگوں کی

"ضرورت ہوگی، لباس بیڈ پہ رکھ کر تم سبھی جاسکتی ہوں

اگلے ہی پل حبہ ان سے کہتی ہوئی واش روم میں گھس گئی تھی

شاور لے کر نکلنے کے بعد اسے کمرے میں لڑکیاں نظر نہیں آئی تھیں

جس کے بعد وہ بیڈ کی جانب متوجہ ہوئی جہاں لباس رکھے تھے۔

اس میں سے اس نے خوبصورت سے سرخ رنگ کے لباس کا انتخاب کیا تھا۔

نیچے سیڑھیوں کے پاس کھڑے بے تابی سے حبه کا انتظار کرتے ہوئے جو عادتاً لیفٹ رائٹ کر رہا تھا

اور ساتھ ہی اس کی بے تاب نگاہیں سڑھیاں پہ مرکوز تھیں کہ سرخ ہیل میں مقید خوبصورت سے پیروں نے اس کے قدموں کو روک لیا تھا وہ رانس کی سی کیفیت میں سیڑھیاں اترتی حبه احسن کو دیکھے گیا تھا جو سرخ گاؤن میں سفید اسٹونز کے بڑے بڑے ایریزنگ پہنے ہوئے، میک اپ میں نظر لگ جانے کے حد تک خوبصورت لگ رہی تھی اوپر سے اس کے سیاہ کمر تک آتے بال کھلے اور پشت پہ سیدھا گر رہے تھے۔

سامنے کے کچھ لٹوں کو کرل کر کے چہرے پہ چھوڑ دیا تھا جو مخمور ہوتے ہوئے اس کے رخسار گردن اور کاندھے کو چوم رہے تھے۔

ادھر سیڑھیاں اترتے حبہ نے کاجل سے سچی نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو
 بے ساختہ اس کا دل دھڑک اٹھا
 سفید برف کے مانند شرٹ پہ سیاہ ٹراوز، برانڈیڈ سیاہ و سفید کمرہ منیشن
 ، اور اس کے کمر پہ سیاہ اپرن بندھا تھا loafers کے
 اس کے خوبصورت سیاہ گھنے بال جیل سے انتہائی اسٹائلش لیٹیسٹ لک میں
 جمے تھے۔

وہ ہمیشہ سے بڑھ کر ہینڈ سم، اسمارٹ اور چار منگ لگ رہا تھا
 ۔۔ اور اتنا لگ رہا تھا کہ سیڑھیاں اترتی حبہ احسن کے قدم بھی اسے دیکھ
 بے ساختہ لڑکھڑائے
 وہ لڑکھڑا کر گرتی اس سے پہلے ہی بشار نے تیزی سے اس تک جاتے ہوئے
 اسے سنبھالا تھا
 ایک دوسرے کے انتہائی قریب موجود،

ایک دوسرے کے حواسوں کو معطل کرتی دلفریب خوشبوؤں اور ہر
گزرتے پل تیز ہوتے دل کی دھڑکنوں کو وہ کئی لمحے تک مبہوت ہوتے
ہوئے محسوس کئے گئے تھے۔

ایک سحر تھا جو ان کے گرد بندھ گیا تھا
جس سے نکلنا قطعی مشکل تھا

اور اس سحر سے آزاد سب سے پہلے حبہ ہوئی تھی
جو دھیرے سے خود کو وارفتگی اور دیوانگی سے تکتے بشار کے بازوؤں سے
نکال گئی

جس پر بشار بھی گویا ہوش میں آیا تھا

تم آج ہمیشہ سے بڑھ کر۔۔ بیوٹیفل اور گورجیسیس لگ رہی ہوں۔۔ یہ "
"ریڈ کلر تم پہ بہت سوٹ کر رہا ہے

اپنی بے خود ہوتی نظروں کو حبہ کے وجود سے بڑی کوشش کرتے ہوئے
بمشکل ہٹائے اس نے کہا تھا

"--تم بھی--"

"کیا مطلب؟"

حبہ کے دھیمے لہجہ پہ بشار کی ساری کوشش گویا دھری کی دھری رہ گئی
اس کی بے خود، ولہانا کر سٹل نگاہیں فوراً حبہ کی جانب اٹھی
--مطلب یہ کہ تم بھی-- آج ہمیشہ سے زیادہ-- گڈ"

"لکنگ-- ہینڈ سم-- چار منگ-- اور--"

حبہ اس کے کر سٹل ولہانا نگاہوں سے نروس سی ہوتی ٹھہر کر کہتے ہوئے
آخر میں رکی تھی

"اور کیا؟"

اور کے بعد کا جملہ سننے کو بشار قطعی بے قرار ہوا تھا

"اور کچھ نہیں"

حبہ نے کہتے ہوئے سامنے موجود اوپن کیچن کے سامنے رکھے ٹیبل کے
گرد لگی چیئر کی جانب بڑھی۔

اور حبہ کا "اور کچھ نہیں" سن کر بشار اور کے آگے کا جملہ سو جاتا ہی رہ گیا تھا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ٹیبل کے گرد لگی ایک چیر حبہ کے لئے کھینچا اور اس کی جانب متوجہ ہوا

"آج یہ خادم آپ کا کلک اور ویٹر ہیں"

اس نے ہلکا سا سر خم کرتے ہوئے کہا تھا

"کیا واقعی کوکنگ تم کرنے والے ہو؟"

حبہ نے حیران ہو کر بشار کے کھینچے گئے چیر پہ بٹھتے ہوئے پوچھا

"جناب۔۔"

بشار نے ایک ادا سے سر خم کیا

کہ حبہ کا دل اس ادا پہ بے ساختہ فدا ہوا

آہ اسے۔۔ اتنا ہینڈ سم۔۔ چار منگ)

(۔۔ گڈ لکنگ۔۔ اور۔۔ ہاٹ۔۔ کک بھلا کہاں ملے گا؟

حبہ کہنی میز پر، اور چہرہ ہتھیلی پہ ٹکائے پہلی مرتبہ گویا بشار تقی کے وجاہت کے سحر میں سحر زدہ سی ہو رہی تھی

جو کوکنگ ریجن میں کھڑا کوکنگ کرتے وقت مزید دل میں اتر رہا تھا
 "آلموسٹ میں نے کوکنگ ختم کر لی ہیں بس ٹیبل سیٹ کرنا ہیں"
 اپنی کوکنگ کو فائنل ٹچ دینے کے بعد اپنی جانب یک ٹک دیکھتے حبہ کو دیکھ
 اس نے مسکرا کر کہا

جس پر حبہ بے ساختہ گڑ بڑائی تھی
 "ہم ڈنر باہر کریں گے کیونکہ باہر کا موسم بہت دلفریب ہو رہا ہے"
 بشار نے ڈیشیش سے سچی ٹرالی گھسیٹتے ہوئے کہا تھا

جس پر حبہ بھی اٹھ کر اس کے ساتھ باہر لان میں چلی آئی
 باہر کاٹیج سے لگ کر درمیانے سائز کا ٹیبل رکھا تھا
 جو مختلف قسم کے کینڈلز، فلاورز اور لائٹنگز سے ڈیکوریٹ کیا ہوا جگمگا رہا تھا
 اور مہک رہا تھا

اس نے وہاں بھی حبہ کے لئے کرسی کھینچی تھی
جو ٹیبل اس کے ساتھ سیٹ کرنا چاہتی تھی
مگر بشار نے یہ کہہ کر سرے سے منع کر دیا
"کہ "آج وہ اس کی اسپیشل گیسٹ ہیں
"کیسا ہے؟"

جیسے ہی حبہ نے نوک سے باربی کیوبیف کے چھوٹے سے ٹکڑے کا نوالا لیا
بشار نے جو یک ٹک حبہ کو دیکھ رہا تھا فوراً اشتیاق سے پوچھا
"بہت ہی زبردست ذائقہ ہے"
"واقعی؟"

حبہ کے کہنے پہ کر سٹل آنکھیں جیسے خوشی سے مزید چمکی تھی
"مجھے یقین نہیں آرہا اتنے سارے ٹیسٹی کھانے تم نے بنائے ہیں"
حبہ ہر ڈش میں سے تھوڑا تھوڑا چکھتی ہوئی کہہ رہی تھی

اور بشار تقی لبوں پہ مسلسل مسکراہٹ لئے ولہانا نگاہوں سے اسے تکتے
جا رہا تھا

"تم نہیں کھاؤ گے؟"

"نہیں۔۔۔ میرا پیٹ تمہیں دیکھ کر ہی بھر گیا"

حبہ کے پوچھنے پہ اس نے گمبھیر سرگوشی کی تھی

جس پر حبہ کے گلے میں موجود نوالہ بے ساختہ اٹکا تھا

جس پر اس نے فوراً پانی کا گلاس لبوں سے لگایا

اور پھر اس کے بعد حبہ سے بھی کچھ کھائے نہیں گیا تھا

اس کے بعد بشار سب کچھ سمیٹ کر اندر لے گیا

اور پھر تھوڑی دیر بعد ہاتھ میں گرم گرم بھاپ اڑاتا ہوا مگ لئے برآمد ہوا

"ٹھنڈ لگ رہی ہیں؟"

"نہیں کچھ خاص نہیں"

حبہ جو دنوں ہاتھوں سے اپنا بازو ٹھنڈی ہوا چلنے کے سبب سہلا رہی تھی

بشار کے پوچھنے پہ فوراً منع کر گئی

شاید بارش ہونے والی ہیں۔۔۔ یہ ہاٹ چاکلیٹ پی لوا چھا لگے گا۔۔۔ پھر " اندر چلیں گے

بشار نے کہتے ہوئے ایک مگ اس کے سامنے رکھا اور چیئر پہ اس کے مقابل بیٹھا

"ہاٹ چاکلیٹ۔۔۔"

"کیوں تمہیں پسند نہیں ہے؟"

حبہ کے پیشانی پہ ہلکی سی لکیریں نمودار ہوتے دیکھ بشار نے بے ساختہ پوچھا "نہیں۔۔۔ میں بچی ہوں کیا؟"

حبہ نے تھوڑی ناپسندیدگی سے کہا اور مگ کو لبوں سے لگا کر سپ لیا

بشار جو حبہ کی بات سن کر پریشان ہوا تھا

دیکھا کہ ہاٹ چاکلیٹ کے سیپ لیتے ہی اس کی پیشانی پہ چھائی ناپسندیدگی کی لکریں غائب ہوئی تھیں

اسے ہاٹ چاکلیٹ پیتے دیکھ لگ نہیں رہا تھا کہ یہ اسے ناپسند تھا
تو پھر اس نے ایسا کیوں کہا؟

بشار جو پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا تبھی حبہ نے اپنا ہاٹ
چاکلیٹ فینیش کرتے ہوئے اسے دیکھا
کیا ہوا تم نے کیوں نہیں پایا؟ تمہیں تو پسند ہے نا یہ؟، کیونکہ۔۔۔ صد فی
"یوسف کو پسند تھا

حبہ نے خفگی بھرے لہجہ میں بشار کا بھرا کپ دیکھتے ہوئے کہا
"کیا۔۔؟"

بشار جو پریشان سا وجہ ڈھونڈنے میں ہلکان ہو رہا تھا حبہ کے باتوں سے اسے
فوراً وجہ معلوم ہو گیا تھا

جس کے سبب اگلے ہی پل ٹھنڈے خوشگوار فضا میں بشار کا زندگی سے بھر
پور قہقہہ گونج اٹھا
"کیا ہوا؟"

بشار کو اس طرح اچانک ہنستے دیکھ حبہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا
 "اگر تم کہو تو میں ہاٹ چاکلیٹ پینا چھوڑ دوں؟"
 جو اپنی ہنسی روکتا وار فستگی سے حبہ کا دلاویز چہرہ دیکھ بولا
 وہ جیلس تھی۔۔۔ وہ اس کے لئے جیلس تھی
 بشار کے اندر جیسے خوشیوں کی ست رنگ تتلیاں دوڑ گئے
 اور تبھی اس کی خوشیوں میں شریک ہونے کے لئے آسمان کے چاند
 ستارے بھی بارش کی شکل میں زمین پہ چلے آئے
 "میں بھلا کیوں کہوں گی؟۔۔۔ بارش۔۔۔"
 حبہ جو بچوں کے مانند منہ بنائے خفگی سے گویا تھی
 اچانک برسنے والی بارش سے وہ گھبراتی ہوئی اٹھ کر وہاں سے جانے والی
 تھی

کہ بشار نے اس کا ہاتھ تھام کر جیسے جانے سے روکا۔
 "مجھے پانی پسند نہیں ہے نا ہی سمندر کا اور نا ہی بارش کا"

حبہ نے بشار کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا
 پانی پانی میں بھی فرق ہوتا ہے حب۔۔۔ یہ سمندر کا نہیں بارش کا پانی ہے "
 اس سے بھلا نفرت ہو سکتی ہیں؟، میرا خواب تھا کہ میں تمہارے ساتھ
 "بارش کو انجوائے کروں
 بشار کے کہنے پہ وہ رک سی گئی۔

یہ بشار کا خواب تھا،
 بشار کے خواب کو پورا کرنے کے لئے اس نے گویا بارش میں بھیگنا قبول
 کر لیا تھا۔

بشار کی بولتی ساحرانہ سی کر سٹل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے
 دھیرے سے اثبات سر ہلایا
 جسے دیکھ کر بشار والہانہ انداز میں اس کی جانب بڑھتے ہوئے اسے کمر سے
 تھام کر اٹھا کر ٹیبل پہ بیٹھا گیا تھا
 "یہ۔۔۔"

بشار کے اچانک اس اقدام پہ وہ بوکھلائی تھی
 "کیا میں تمہارے قریب آسکتا ہوں؟"

حبہ کے بارش کے سبب مکمل بھگے لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے اس
 نے پوچھا

"اس سے پہلے تو تم نے اجازت نہیں لی تھی تو اب کیوں لے رہے ہو؟"
 مسلسل برستی بارش کے اس پار وہ جو بشار کو دیکھ رہی تھی،
 اس کے بھگے چہرے پہ سلگتے ہوئے سے تاثرات دیکھ کر اس کی نگاہیں بے
 ساختہ جھکی

"اس کے لئے معاف کر دو۔"

بشار کے دھیمے لہجہ میں معاف مانگنے پہ وہ بے ساختہ مسکرائی
 "جب تم اس طرح حملہ کروں گی تو بندہ جان سے ہی جائے گا نا؟"
 وہ جیسے حبہ کے مسکرا نے کے سبب بننے والے گڑھوں کو دیکھ کر بے خود سا
 ہوتا ہوا بولا

اور ساتھ ہی اس گڑھے پہ جھکا تھا

"بشار۔"

ایک لہر سی دوڑی تھی حبه کے اندر اس سے پہلے کہ وہ اس کا نام پورا لیتی بشار
نے اس گڑھے سے لبوں تک کا راستہ طے کیا

جس کے سبب حبه اس کا پورا نام نہیں لے پائی تھی۔

بشار کے ہر لمحہ بڑھتی گرفت اور شدت کے ساتھ حبه کے مٹھیوں کی جکڑ

بھی بشار کے شرٹ پہ سخت ہوتی گئی تھی

بارش، ماحول کی ٹھنڈک ارد گرد سے قطعی لا پر واہ وہ ایک دوسرے میں کئی
لمحوں تک گم تھے،

پھر نجانے کتنی صدیاں گزرنے کے بعد بشار نے دھیرے سے اپنی

شدتوں سے حبه کو آزاد کرتے ہوئے اس کی بھیگی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹیکا

دی

تم نہیں جانتی حب کہ تم میرے لئے کیا ہو؟۔۔۔ میری پوری دنیا ہی "سرف تم ہو، کہی تمہیں کھونادوں یہ سوچ کر ہی جیسے میری جان نکلنے لگتی ہیں، مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مجھ سے دور کبھی نہیں جاؤں گی وہ دنوں ہی ایک دوسرے کی پیشانی سے ٹکے بدستور بارش میں بھگتے ہوئے آنکھیں موندیں گہری گہری سانسیں لے رہے تھے جب بشار نے کہا تھا

اس کے لہجہ میں کیا نہیں تھا، اس کی محبت کی شدتیں، چاہتیں اور شدت سے کھونے کا خوف۔۔۔ اس کی پیشانی سے سر ہٹاتے ہوئے حب نے اسے دیکھتے ہوئے جیسے اس کے لہجہ کی ہر ایک کیفیت کو شدت سے اپنے دل پہ محسوس کیا تھا اور اگلے ہی پل وعدہ کے طور پہ اس نے پیش قدمی کرتے ہوئے اپنے بازو کو بشار کے گرد جمائل کر کے اسے اپنے چہرے پہ جھکایا حب احسن کی پیش قدمی کی ادا گویا بشار تقی کے لیے جان لیواں تھی،

بے جان ہوتے وجود کے ساتھ اس نے حبہ کے کاندھے سے سر ٹکا کر گہری
سانس لیتے ہوئے وہ مسکرایا
اسی وقت برستی بارش کے ساتھ اس کے آنکھوں سے کچھ آنسوؤں ٹوٹ کر
حبہ کے لباس میں جذب ہوئے،
وہ آنسوؤں خوشی کے تھے،
بے یقینی کے تھے۔۔۔

کہ کیا واقعی حبہ احسن اس کے ساتھ تھی، اس کے بے حد پاس تھی،
کیا واقعی اس کا خواب پورا ہو رہا تھا؟
کہ اس کے پاس بھی ایک ایسی لڑکی تھی جو اسے خود سے بڑھ کر چاہتی تھی،
اب اس کے پاس بھی اس کی حب تھی۔۔

جس طرح ٹوٹ کر گرتی ہیں
زمین پہ بارش

اس طرح خود کو
تیری ذات پہ مرتے دیکھا

اگلے ہی پل بشار حبہ کے کاندھے سے سر ہٹاتا جھک کر اسے اپنے بازو میں
اٹھا گیا تھا

اور کمرے کی جانب بڑھا
بشار کی بازوؤں پہ پڑی حبہ احسن بشار کے بھگے چہرے پہ ٹھہرے بارش کے
بوندوں کو دیکھے گئی تھی،

جن میں کہی آنسوؤں کے بوند بھی شامل تھے
گھر میں داخل ہونے پہ ان کے بھگے کپڑوں سے پانی ٹپک ٹپک کر رہا تھا،
اوپر کمرے تک کے سارے راستے میں بارش کا پانی لباس سے رس رس کر
گرتا رہا تھا

کمرے میں لا کر بشار نے دھیرے سے اسے فرش پہ اتار تھا

میں کپڑے تبدیل کر لیتی ہوں، تم بھی جلدی سے بھگے کپڑے تبدیل
 "کر لو ورنہ بیمار پڑ جاؤ گے
 "کین آئی۔۔۔؟"

وہ فکر مندی سے کہتی ہوئی پلٹ کر واش کی جانب بڑھی تھی
 کہ بشار کا سوال سن کر جیسے اس کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا اور اس کے
 قدم زنجیر ہوئے
 تھوک نکلتے ہوئے اپنے لرزتے قدموں پہ بمشکل قابو پائے اس نے مڑ کر
 اسے دیکھا جو منتظر سا کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا
 اور پھر اگلے ہی پل کانپتے قدموں سے حباب اس تک جا رہی تھی کہ بے ساختہ
 لڑکھرائی تھی جس پر بشار نے فوراً آگے بڑھ کر اسے سنبھالا تھا
 اور اسے دیکھا جو اسے اپنی جانب دیکھتا دیکھ حیا کے بار سے اپنی آنکھیں اور
 چہرہ جھکا گئی تھی۔۔۔

حباب احسن کے اس ادا پہ تو بشار تفتی چاروں شانے چت ہوا تھا

کہ سانس لینا بھی بھول گیا۔۔۔

جب تک اسے ہوش نہیں آتا تب تک وہ ڈاکٹرز کے انڈراؤبزر ویشن "رہے گا۔۔۔ حوصلہ رکھو وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا" مرحہ کو ہوش آنے کے بعد وہ سیدھا دوڑتی ہوئی آئی سی یو کے سامنے پہنچی تھی

جہاں گلاس وال سے چہرہ ٹکائے وہ ساکت سی اسے دیکھی گئی جو اس بات سے انجان تھا کہ مرحہ کو سب یاد آ گیا تھا "مم۔۔۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ۔۔۔ میں تمہاری بیوی نہیں ہوں" مجھے فرق نہیں پڑتا کہ یہ تم کتنی مرتبہ کہتی ہو۔۔۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ مجھے یاد ہے کہ تم میری بیوی ہو، چاہے تم ہزار مرتبہ اس بات کو "بھول جاؤ"

(”میں۔۔۔ نہیں ہوں۔۔۔“)

اس کی ساکت غم اور صدمے سے بو جھل نگاہیں عرش پہ جمی تھی
اور دماغ عرش کے پچھلی باتوں کو دہرا رہا تھا
جسے یاد کر کے اس کے اندر کا صدمہ اور گلٹ و نقصان کا احساس جیسے بڑھا
تھا

اس کی ساکت آنکھوں سے کئی آنسوؤں نکل کر رخسار پہ بہہ آئے تھے
ڈاکٹر ہادیہ کیا کہہ رہی تھی
وہ گویا سن ہی نہیں رہی تھی کیونکہ اسکے دماغ کے پردے میں کوئی اور فلم
چل رہا تھا

جو نہایت تکلیف دہ تھا
بھلا وہ اپنے دین کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی تھی۔

۔۔۔ ہر رات میں خواب دیکھتا ہوں کہ تم میرے پہلو میں میرے ("

باہوں کے گھیرے میں موجود ہوں مگر ہر صبح میری آنکھ کھلتے ہی تلخ

("حقیقت کا سامنا ہوتا ہے کہ وہ خواب جھوٹا تھا۔

۔۔۔ عرش۔۔۔"

مرحہ کے آنسوؤں کی رفتار میں اضافہ ہوا تھا وہ بے ساختہ اسے پکارا اٹھی تھی

وہ کیسے اسے بھول سکتی تھی، وہ تو اس کے پیچھے اتنی پاگل اور دیوانی تھی کہ "

"خود کو اور اس پوری دنیا بھول کو بھول سکتی تھی مگر اسے نہیں۔۔۔۔

سوچتے ہوئے اس کے دماغ میں انجیکشن لئے ہوئے ایک ہاتھ ابھرتا تھا

جس سے وہ گڑ گڑا کر منت کر رہی تھی

مگر اس ہستی پہ اس کی گڑ گڑاہٹ کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا

اور اس نے مرحہ کے بازو پہ انجیکشن انجیکٹ کر دیا تھا

"ہادیہ۔۔۔۔۔ تم پلیز عرش کا خیال رکھنا"

"تم کہا جا رہی ہو؟"

ڈاکٹر ہادیہ مرحہ کو روتے دیکھ مسلسل تسلی دیئے جارہی تھی یہ جانے بغیر کہ وہ سن بھی رہی تھی کہ نہیں اچانک اسے آنسوؤں رگڑتے ہوئے کہتے دیکھ ہادیہ نے حیرانگی اور پریشانی سے پوچھا

"کچھ ادھار ہیں جو چکانے ہیں"

ڈاکٹر ہادیہ اسے حیرت سے دیکھے گئی تھی جس کی آنکھوں میں پہلی مرتبہ اسے سردین نظر آیا تھا



بشار نے نیند میں کروٹ بدلا اور غیر محسوسانہ طریقے سے ہاتھ بڑھا کر اپنے پہلو میں اسے تلاش کرنے کی کوشش کی

مگر اسے اپنا پہلو خالی ملا تو اگلے ہی پل اس کی آنکھیں کھلی تھیں

اسے اپنے پاس اور کمرے میں ناپکاران کر سٹل آنکھوں میں خوف اور
وحشت کے رنگ دوڑ گئے تھے

اگلے ہی پل وہ تیزی سے تقریباً دوڑتے ہوئے کمرے سے نکلا تھا
اور اسی رفتار سے سیڑھیاں طے کی تھی کہ اس کے قدم آخری سیڑھی پہ
اسے دیکھ جم سے گئے

جو اوپن کچن میں مصروف نظر آرہی تھی
حبہ کو دیکھ کر اس کی کر سٹل خوفزدہ آنکھوں میں گویا سکون کا رنگ اتر آیا
سیاہ بھگے نم سے بال ادھ کھلے کیچر میں مقید تھے،
جس میں سے کچھ گیلی لٹیں اس کے چہرے اور گردن کو چھو رہی تھی جو
اسے نہایت ہی دلفریب اور حسین بنا رہی تھی،
اس طرح کچن میں عام لڑکیوں کے مانند مہوت سے مصروف سی حبہ احسن
اس کے دل کو نہایت ہی شدت سے بھا رہی تھی
کیا وہ وہی تھی؟

یا وہ ایک انتہائی خوبصورت سا خواب دیکھ رہا تھا؟

اسے وہ اس کا وہم لگی۔۔۔

اپنے دماغ کا ایک فطور۔۔۔

نہایت دھیرے سے ٹرانس کی سی کیفیت میں اس نے اپنے قدم حبہ کی

جانب بڑھائے تھے

یہاں تک کہ وہ اس کے پیچھے جا پہنچا

وہ ہاتھ بڑھا کر اسے چھو کر دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ محض خواب تھا یا ناقابل یقین

حقیقت۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے کاندھے کو چھوتا

تبھی حبہ نے برق رفتاری سے مڑتے ہوئے اپنے بائیں ہاتھ سے اس کے

بڑھے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے پیچھے لے جا کر اس کے کمر سے پن کیا

اور اسی پل اپنے داہنے ہاتھ میں موجود تیز دھار نائف کو اس کی گردن پہ

رکھا تھا

"حبہ۔۔۔"

"یہ تم ہو؟"

جہاں بشار اس کے اس قدر الرٹنیں اور برق رفتاری پہ ناچاہتے ہوئے بھی

حیران ہوا تھا

وہی دوسری جانب حبہ کی سپاٹ آنکھوں میں اسے دیکھ نرمی جھلک آئی

"تم لمبے بالوں کے ساتھ بہت پریٹی لگتی ہو"

وہ اپنی گردن پہ ٹکے نائف سے بالکل بے خراب بھی گویا خواب کی سی

کیفیت میں سیاہ بھگے نم بالوں کے حصار میں حبہ کا دلآویز چہرہ دیکھ بولا

"کیونکہ تمہیں لمبے بال پسند تھے"

حبہ بھی گویا ان ساحر کر سٹل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کھوئی تھی کہ نائف

بشار کے گردن پہ ہنوز رکھے دھیمے سے بولی

گویا وہ بھی اس نائف سے بے خبر ہو گئی ہو

کیا جبہ کا مطلب یہ تھا کہ اس نے اپنے بال صرف اس لئے بڑھنے دیئے
کیونکہ وہ اسے پسند تھے؟

سوچ کر ہی بشار کے اندر احساس تشکر شدت سے بیدار ہوا تھا
اس نے جتنی خواہش کی تھی۔۔۔
خواب دیکھا تھا۔۔۔

اسے اس سے بڑھ کر مل رہا تھا۔۔۔
وہ تو بس اتنا چاہتا تھا کہ کوئی ہو جو صرف اس پر مرے۔۔۔
اس نے تو یہ کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ کوئی اس کے لئے واقعی مر بھی سکتا
تھا

اس کے دل میں سامنے کھڑی لڑکی کے لئے بیک وقت کئی احساسات بیدار
ہوئے تھے

بے پناہ تشکر، عزت، محبت، احسان، قدر اور نجانے کتنے ہی قسم کے مختلف
احساسات تھے

جو حبه احسن کو ان کر سٹل آنکھوں میں انتہائی صاف نظر آئے تھے گویا وہ آئینہ دیکھ رہی ہو۔۔۔

جنہیں دیکھ وہ حیرت سے گنگ سی ہوئی تھی

"بشار۔۔۔"

اگلے ہی پل گنگ سی حبه گھبرا کر بے ساختہ اسے پکار اٹھی

"میری جان حاضر ہے۔۔ بشار کی جان"

سوری۔۔ اس طرح اچانک قریب آؤ گے تو بشار تفتی تم کسی دن مارے "

"جاؤ گے

بشار کے وفدیانہ طرزِ مخاطب پر حبه مزید گھبرائی تھی

مگر اپنی گھبراہٹ بشار سے قطعی چھپاتے ہوئے اگلے ہی پل اس کی گردن

سے نائف ہٹایا

ساتھ ہی معذرت کے ساتھ ساتھ تنبیہ کرتے ہوئے واپس کو کنگ کا ونٹر

کی جانب پلٹ گئی

"کسی دن کیوں؟ میں تو بہت پہلے ہی مر چکا ہوں۔۔۔ تم پر۔۔"

وہ خواب نہیں تھا بلکہ ایک حقیقت تھی جسے جان کر بشار کے اندر بے انتہا خوشی کی لہر دوڑی گئی

وہ دھیرے سے قدم بڑھا کر حبه کے قریب ہوتا اپنی تھوڑی حبه کے کاندھے پہ دھیرے سے ٹکا گیا

کہ اس کے وجود سے اٹھتی جانی پہچانی دلفریب مخمور کرتی ہوئی خوشبو اور اس کے چہرے کو چھوتے گیلے خوشبودار بالوں سے مخمور ہوتے ہوئے وہ بولا

جس پر چونگ بورڈ پہ مہارت سے سبزیاں کاٹتے حبه کا ہاتھ تھا

جس کے بعد بشار نے نہایت قریب سے ان بادامی آنکھوں میں حیا کے رنگ بکھیرتے اور رخسار کو سرخ ہوتے ہوئے دیکھا

"اور تمہاری یہ ادائیں تو میرے دل کو بے حال کر دیتی ہیں"

"ب۔۔ش۔۔ار۔۔۔ مجھے اپنا کام فنیش کرنا ہے"

نظریں نیچی کئے حبہ نے بشار کو خود سے دور کرتے ہوئے جیسے احتجاجاً کہا
 "میں نے تمہیں کب روکا کچھ کرنے سے؟"

"تم اس طرح کرو گے تو میں کام کیسے کروں گی؟"

بشار کے انتہائی معصومیت سے پوچھنے پہ اب کی مرتبہ حبہ نے سراٹھا کر اس
 کی جانب دیکھتے ہوئے کہا
 "مثلاً کس طرح۔۔؟"

بشار۔۔ صرف سیلڈ بنانا رہ گیا ہے کیا تم ٹیبل پہ جا کر بیٹھ سکتے
 "ہو؟۔۔۔ پلیز

اپنی کر سٹل آنکھوں میں شرارت اور خمار لئے وہ ایک مرتبہ پھر حبہ کے
 قریب ہوا تھا کہ وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے دور کرتی ہوئی اب کی
 مرتبہ منت بھرے لہجہ میں بولی
 جس پر بشار کو حبہ کی بات ماننی پڑی

وہ ٹیبل کی جانب بڑھا جہاں انواع و اقسام کے ناشتہ کے لوازمات سجے تھے

جنہیں دیکھ کر بشار کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں
 "تو تم اس میں بھی ماہر ہو، آخر تم اتنی پرفیکٹ کیوں ہو؟"
 بشار کے لہجہ میں تحیر کے ساتھ ساتھ رشک و فخر سادرا آیا تھا
 ایک جاسوس کو ہر کام میں ماہر ہونا چاہئے جانے کب کس کی ضرورت پڑے
 "جائے"

بشار کے تحیر بھرے لہجہ پہ جبہ سیلڈ باؤل کو ٹیبل کے وسط میں رکھتی بولی
 اور بشار کے بازو ایک دم قریب کر سی پہ بیٹھ گئی جو بشار نے اس کے لئے
 کھینچ رکھا تھا

اور میں پرفیکٹ نہیں ہوں بس تمہیں ایسا لگتا ہے، ایمن سے جا کر پوچھو "
 "تمہیں میری خامیوں کی ایک ناختم ہونے والی لسٹ مل جائے گی
 "کیونکہ وہ تم سے جلتی ہیں"

ایمن کا نام سن کر بشار کی پیشانی پہ ناگواری کے بل در آئے تھے
 "اور تم مجھ سے محبت کرتے ہو"

"بے حد۔۔۔"

حبہ نے اس کی پلیٹ سیدھی کرتے ہوئے کہا تھا جس پر بشار جذب سے بولا
بشار کی بات سن کر حبہ کے لبوں پہ بے اختیار مسکراہٹ دوڑی تھی
جس پر بشار بے اختیار سا ہوتا فوراً رخسار پہ جھکا تھا
"بشار۔۔۔"

اس کے پلیٹ میں ناشتہ سرو کرتی حبہ نے بے ساختہ اسے ٹوکا تھا
جس پر دھیان نادیتے ہوئے وہ انتہائی مسرور سا ہوتا پلیٹ کی جانب متوجہ
ہوا تھا کہ اس کی ساری توجہ حبہ کے ہاتھ نے کھینچ لی جہاں کلائی کی پشت پہ
سرخ نشان دیکھائی دے رہا تھا
"یہ کیسے ہوا؟ کیا یہ جلنے کا نشان ہے؟"

اس نے بے ساختہ حبہ کی کلائی پکڑ کر پوچھا اور ساتھ نہایت ہی باریکی سے
جائزہ لیتے ہوئے جیسے صدمے میں گھرتے ہوئے پوچھا
"نجانے کیسے آج بے دھیانی میں یہ۔۔۔"

میں نے تم سے یہ سب ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا اور مجھے یہ سب چاہئے بھی " نہیں، مجھے صرف تم چاہئے حبہ! اس لئے میرے لئے یہ سب کرنے کی " ضرورت نہیں یہ سب میں کر لوں گا

حبہ کے وضاحت دینے پہ وہ اس کی بات کا ٹٹا انتہائی سنجیدگی سے بولا "بشار میں جس فیلڈ میں ہوں۔۔۔"

"میں چاہوں گا کہ تم یہ فیلڈ چھوڑ دو"

حبہ کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ اس کی بات ایک مرتبہ پھر کاٹتے ہوئے قطعی لہجہ میں بولا

"بشار۔۔۔"

"حبہ۔۔۔"

بشار کی بات حبہ کو بالکل بھی پسند نہیں آئی جو بشار کو حبہ کے چہرے کے تاثرات سے معلوم ہو گیا تھا اس لئے اگلے ہی پل وہ اپنے دنوں ہاتھ کے پیالے میں اس کا چہرہ تھام گیا

تم نہیں جانتی کہ تم میرے لئے کیا ہو۔۔۔ تمہیں خراش بھی پہنچتی ہے تو"

"میری جان نکلنے لگتی ہیں۔۔۔ مجھے سمجھنے کی کوشش کرو پلینز۔۔۔"

بشار کی شدت بھرے لہجہ پہ حبہ کے چہرے کے تاثرات نرم سے پڑے

تھے اور اس نے دھیمے سے اثبات میں سر ہلایا جسے دیکھ بشار کو گویا راحت سا

محسوس ہوا

تمہاری ناراضگی بھی کافی جان لیوا ہے، چاہے کچھ بھی ہو جائے پلینز تم مجھ

سے کبھی بھی ناراض مت ہونا میرے معافی مانگنے پہ فوراً معاف

"کر دینا۔۔۔ کر دو گی نا؟"

حبہ اسے کئی لمحوں تک دیکھتی رہی تھی

"کچھ تو بولو"

اس نے اصرار کیا

"ہاں۔۔۔ کر دوں گی۔۔۔ اب ناشتہ کر لیں"

افکورس۔۔ ان خوبصورت ہاتھوں نے میرے لئے اتنی تکلیف اٹھائی میں "
"کیسے ناشتہ چھوڑ سکتا ہوں

-----*-----

"تحشم تم نے اسے رولایا ہے؟"
رومان نے جیسے تاسف بھرے لہجے میں پوچھا لہجہ میں ناراضگی بھی شامل
تھی

"بھائی وہ۔۔۔۔۔"

وہ اپنے بڑے بھائی کے سامنے بری طرح خفت ذرہ ہوا تھا
"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی"

رومان نے گویا اس کی بات کاٹتے ہوئے سخت لہجہ اختیار کیا

دنیا سے تو امید اور بھروسہ اسی دن اٹھ گیا تھا رومان بھائی جس دن مئی نے " کہا تھا دھر آؤ نہیں ماروں گی۔۔۔ اس لئے اب مجھے کسی پرنا کوئی بھروسہ " ہے اور ناہی امید

اگلے ہی پل راہی نے اپنے آنسوؤں ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے تنک کر کہا اس نے فوراً ہی خود کو غم والے فیر سے نکال لیا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ رومان تحشم پر غصہ کرے مگر راہی کی بھروسہ والی بات سن کر تحشم کے ماتھے پہ جو شر مندگی لکریں سچی تھی

وہ غائب ہوئی اور پھر سے شدید ناراضگی اور غصہ کے بل در آئے تھے تو ٹھیک ہے مجھ پر بھروسہ کرنے کی کسی کو کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ " میں بھلا کسی کے لئے بھی قابل بھروسہ تھا ہی کب نا والدین کے لئے نا " بھائیوں کے لئے اور ناہی بیوی کے لئے۔۔۔ آپ لوگ اب جاسکتے ہیں " تحشم۔۔۔ "

تحشم کا انتہائی تلخ لہجہ رومان کو بھی شدید ہرٹ کر گیا تھا
 مگر جیسے ہی تحشم کو دیکھتی راہی کی جانب نگاہ گئی جس کی آنکھیں تحشم کی
 باتیں سن کر ایک مرتبہ پھر بھر آئی تھی
 تو رومان نے بے ساختہ تحشم کو جھڑکا
 "ٹھیک ہے پھر میں چلے جاتا ہوں"
 تحشم غصے سے کہتے ہوئے وہاں سے جاتا اس سے پہلے ہی راہی تقریباً
 دوڑتے ہوئے باہر نکل گئی تھی
 چلو خوش ہو جاو تحشم تم نے اس معصوم سی لڑکی کا دل بری طرح دکھا کر"
 اپنا بدلائ نہایت کامیابی سے لے لیا مجھے امید ہے کہ اب تم سکون سے
 "رہو گے"

رومان نے ملامت بھرے لہجہ میں تحشم سے کہا جو پہلے ہی راہی کے اس
 طرح جانے سے ساکت ہوا تھا

اوپر سے رومان کی بات پہ اس کا دل بری طرح تڑپ اٹھا اور اس کا سارا غصہ
اور اکڑ جھاگ کے مانند بیٹھ گیا

-----*-----

وہ سیاہ فریخیر سے سجا انتہائی اعلیٰ شان کمرہ تھا
جو اس وقت مکمل سیاہی میں ڈوبا تھا
کمرے میں موجود قد آدم کھڑکی کھلی تھی
اور وہاں کھڑا ایک سیاہ سایہ نظر آ رہا تھا
جس کی سپاٹ اور سرد سبز آنکھیں باہر پھیلی سیاہی میں ٹکی تھی
اور دماغ میں مسلسل ایک منظر گھوم رہا تھا
حبہ سے ملنے وہ ہاسپٹل گیا تھا

جب اس نے ان دنوں کو وہاں سے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر جاتے
دیکھا

اور صرف وہ اکیلا نہیں تھا جس نے یہ دیکھا تھا
ٹھیک اس کے سامنے اور بشار اور حبه کے پیچھے اسے کنگ اور ایمن بھی نظر
آئے تھے

ایمن کنگ کے ساتھ حبه کو دیکھنے آئی تھی
مگر بشار اور حبه کو ساتھ دیکھ قطعاً آپے سے باہر ہو رہی تھی
"آپ نے جو کہا میں نے وہ کیا، کیا اس لئے کہ وہ دونوں ساتھ ہو جائے؟"
"وہ دونوں کبھی ساتھ نہیں ہو سکتے"

کنگ نے سپاٹ لہجہ میں کہا تھا
"کیا آپ کو چشمے کی ضرورت ہے؟"
میں نے کہا نا وہ کبھی ساتھ نہیں ہو سکتے میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ
"موبی کی کوئین صرف تم ہی بنو گی"

ایمن کے استہزاء لہجہ پہ کنگ نے انتہائی تحمل کے ساتھ کہا تھا

"آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟"

ایمن جو شدید غصے میں تھی اس کا غصہ جیسے لمحوں میں ماند پڑا تھا

یقیناً کنگ کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا

اور ایمن کے پوچھنے پہ کنگ نے ایمن کو بدستور سپاٹ نگاہوں سے دیکھا تھا

آپ کو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں، مجھے کنٹرول کرنے کے لئے"

حبہ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں، میں سب کچھ کرنے کے لئے تیار

ہوں، آپ کی ذمہ داری نبھانے کے لئے تیار ہوں، بس میری ایک شرط

ہے کہ حبہ کو یہاں سے جانے دیا جائے ورنہ یہ بات تو آپ بھی جان ہی

گئے ہو گے کہ اگر حبہ کو کچھ ہوا تو مجھے کنٹرول کرنا آپ کے لئے ناممکن ہو

"جائے گا"

("ٹھیک ہے مجھے تمہاری شرط منظور ہے")

آپ حبہ کو جانے دے گے؟ اگر آپ نے ایسا کیا تو اپنے فیصلے پہ آپ کو"
 "شدید پچھتاوا ہوگا

ایمن نے گویا بے یقینی سے کہا تھا

کیا واقعی کنگ ایسی بے وقوفی کر سکتا تھا

"میں کنگڈم کا کنگ ہوں کیا اب تم مجھے سیکھاؤں گی؟"

اب کی مرتبہ کنگ نے انتہائی سرد اور تنبیہ بھرے لہجہ میں پوچھا تھا
 جس پر ایمن جو بشار کے سبب بے قابو ہو گئی تھی فوراً گویا اس نے خود کو
 سنبھالا تھا

"سوری۔۔ میں تو بس۔۔"

کنگ ایمن کی معذرت سنے بغیر اور اپنے باڈی گارڈز کے ساتھ آگے بڑھ
 گیا تھا

جس پر ایمن بھی منہ بناتی ہوئی اس کے پیچھے بڑھی تھی
 اور جوزف اپنی جگہ کھڑا نہیں دیکھتا رہا تھا

ایمن نے اسے اتنے شاطر طریقے سے بے وقوف بنایا تھا کہ اسے اپنے بے
 وقوف بننے کی زرا سی بھی بھنک نہیں پڑی تھی
 اگلے ہی پل جوزف کا سرد قہقہہ کمرے میں گونج گیا تھا
 تم نے مجھے بے وقوف بنایا ہے ایما جو دوسروں کو بے وقوف بنانے میں "
 "ماہر ہے تمہیں اس پر انعام تو ملنا ہی چاہئے
 قہقہہ رکنے پہ کمرے میں جوزف کی سرد آواز گونج گئی تھی

Zubi Novels Zone

"تو تم کس قسم کی موی دیکھنا چاہوں گی؟"
 کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا تھا
 اور پراجیکٹر کی روشنی سامنے سفید دیوار پہ پڑ رہی تھی
 جب بشار نے صوفے پہ بیٹھی حبه سے پوچھا۔

جو اپنے سامنے رکھے ٹیبل کا موازنہ کر رہی تھی
 جہاں باؤل میں بھر بھر کے پاپ کرن، چیپس کے پیکٹس، چاکلیٹ
 کیڈ بریس اور سوفٹ ڈرنکس اور نجانے کیا کیا رکھے تھے
 یہ سارا انتظام بشار نے کیا تھا تاکہ حبه کے ساتھ ایک رومینٹک سی موی
 انجوائے کرے

اور اس کے لئے اس نے انٹرنیٹ سے کئی مویز سرچ کر کے رکھی تھی۔
 مگر پھر بھی اس نے بڑے اشتیاق سے حبه سے اس کی پسند جاننا چاہی۔
 "آں۔۔۔ ڈوریمون کی۔۔۔؟؟"

حبه نے بہت سوچنے کے بعد بلا آخر تذبذب میں جواب دیا

"کس کی؟، کیا وہ ایک رومینٹک موی ہے؟"

بشار کو بالکل سمجھ نہیں آئی تھی

"نہیں دراصل وہ ایک کارٹون موی ہے"

"وہاٹ۔۔۔ کارٹون؟؟؟ حبه ہم بچے ہیں کیا؟"

سوری مجھے مویز کے متعلق زیادہ کچھ علم نہیں ہیں بس کبھی کبھار ہم "

"فرینڈز کاموی دیکھنے کا موڈ ہوتا تو دوریمون کی ہی مویز دیکھ لیتے

"تم اور تمہارے فرینڈز۔۔۔ یقین نہیں آتا"

بشار بے ساختہ کرہایا تھا

اور پھر کچھ دیر بعد نیم اندھیرے کمرے کا منظر کچھ اس طرح تھا کہ حبہ

احسن کی اشتیاق بھری نگاہیں اسکرین پہ جمی تھیں

جہاں ڈوریمون کی لیٹسٹ موی پلے تھی

اور بشار کی آنکھیں بوریت کے انتہاء کی سبب بند ہو رہی تھی

اس نے کیا کیا نہیں پلان کیا تھا کہ رومینٹک سی موی دیکھتے ہوئے وہ

اسے اپنی تازہ یاد کی ہوئی نظم سنائے گا

اپنے ہاتھوں سے اسے پاپ کارن کھلائے گا

ڈھیر ساری رومینٹک اور پیاری پیاری باتیں کرے گا۔

مگر اس کارٹون موی نے بشار کے سارے پلان کا بیڑا غرق کر دیا تھا

کافی عرصے بعد یہ موی دیکھ کر اچھا لگ رہا ہے، فرینڈز کی یاد آرہی ہیں،
مجھے ناپا کر میرے فرینڈز آرام سے تو قطعی نہیں رہے گیں، لیلیٰ نے تو
"تراب بھائی کے ناک میں دم کر دیا ہو گا کہ وہ مجھے۔۔۔"

دوستوں کی محبت اور یاد کے سبب حبہ کے چہرے پہ ایک الوہی سی چمک در
آئی تھی

مسکراتے ہوئے پر جوش سے کہتے ہوئے اس نے گردن موڑ کر بشار کو
دیکھا تو وہ بے ساختہ کہتے کہتے رکی۔

کیونکہ بشار صوفے کے بیک سے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں سو رہا تھا
اسے اس طرح دیکھ حبہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

اور ساتھ ہی چہرے کی چمک میں اضافہ ہوا تھا

وہ دھیرے سے سرکتی ہوئی بشار کے قریب ہوئی

اور بشار کے پیشانی پہ گرتے بالوں کو انگلیوں سے دھیرے سے چھوا کہ ان

جادوئی انگلیوں کا لمس پیشانی سے بھی مس ہوا تھا

جس کے سبب بشار نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولیں تو نگاہ سیدھے حبہ کے مسکراتے چہرے پہ پڑی۔

جس کے سبب جیسے وہ ایک سحر میں جکڑتا

بے خود سا ہوا

میرا من کرتا ہے"

"میں تم سے ہر روز کچھ نئے الفاظ میں محبت کا اظہار کروں۔۔۔

اپنے بالوں میں موجود حبہ کے ہاتھ کو دھیرے سے اپنے ہاتھ میں جکڑتے

ہوئے وہ دھیمے سرگوشی بھرے انتہائی دلفریب انداز میں مخاطب تھا

کہ حبہ کا دل الفاظ اور انداز بیاں پہ بے ساختہ دھڑک اٹھا

۔۔۔ زبانیں تمام ہو جائے تو"

"پھر نئے اشاروں سے محبت کا اظہار کروں۔۔۔

بشار اگلے ہی پل صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا حبہ کے ہاتھ پہ بھی دباو ڈال کر

اسے اٹھا گیا تھا

--- یہاں تک کہ تم میری چہل قدمی میں اپنے لئے محبت محسوس کر سکو"
 "۔۔ میرے ابرو کے خم اور پلکوں کی جنبش میں محبت تلاش کر سکو
 حبہ کے ہاتھ کو اونچا کرتا وہ اسے گول گھمانے کے بعد اس کی پشت کو خود
 سے لگا گیا تھا

کہ حبہ مکمل اس کی حصار میں موجود اپنی پشت اس کے سینے سے لگائے اپنے
 اور اس کے دل کی بے ترتیب سی ہوتی دھڑکنوں کو سن رہی تھی
 "۔۔ یہاں تک کہ تمہیں میری سانس سانس محبت لگنے لگے۔۔"
 حبہ کو اپنی دسترس میں جکڑے اپنی آنکھیں بند کئے اس کے کان کے پاس
 کہہ رہا تھا

کہ لب حبہ کے کان کی لو کو چھو رہے تھے حبہ کے لمس اور قربت اسے بے
 بس، بے خود و مدہوش کر رہے تھے
 -- کبھی کبھی دل چاہتا کہ دنیا کی تمام زبانیں سیکھوں"

"اور پھر ہر زبان میں محبت لکھ کر تمہارے سامنے پیش کروں

اور اس مدہوشی و بے خودی میں حبہ احسن بھی اس کے سنگ سنگ بہہ رہی
تھی اور ڈوب رہی تھی

-----*-----*

کمرے میں بے تابی سے چکر لگاتے ہوئے وہ اپنے ہاتھ میں تھا می سیل فون
کو دیکھے جا رہا تھا

جہاں اسکرین پہ ایک نام کھلا تھا

"Oxygen"

جس پر کئی مرتبہ انگلی سے ٹچ کرتا کہ کال لگائے مگر ہر مرتبہ بیل جانے
سے پہلے ہی وہ کال کاٹ دیتا

ایسا وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے کر رہا تھا

اور دوسری جانب راہی بھی بیڈ پہ بیٹھی تکیہ پہ رکھے سیل فون کو گھورے
جارہی تھی

وہ جب سے تحشم سے مل کر آئی تھی تب سے ہی وہ اس کے کال اور
معذرت کی منتظر تھی

مگر اس نے تو گویا پلٹ کر کوئی خبر ہی نہیں لی۔

کیا وہ بہت زیادہ ہی ناراض ہو گیا تھا؟

-- مجھ پر بھروسہ کرنے کی کسی کو کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ میں بھلا "
کسی کے لئے بھی قابل بھروسہ تھا ہی کب نا والدین کے لئے نابھائیوں کے
") لئے اور نا ہی بیوی کے لئے۔

راہی نے جیسے ہی سوچا تحشم کی انتہائی خفگی اور ناراضگی بھرا چہرہ اور اس کے
الفاظ دماغ میں گونج گئے

جس کے سبب وہ خود کو روک نہیں پائی تھی

اور اگلے ہی پل تکیے پہ رکھا سیل فون چھپٹ کر اٹھاتی تحشم کے نمبر پہ کال ملا گئی

اور ادھر تحشم بجتے ہوئے سیل فون کو بے یقینی سے دیکھے گیا تھا
"ہاں کہیں کیوں کال کیا؟"

مگر جب اس نے بات کی تو خود بخود اس کے لہجہ میں رکھائی در آئی تھی
البتہ اب وہ ایک مرتبہ پھر تم سے آپ تک پہنچ گیا تھا

راہی کے سارے شکوے اسے نہایت اچھے سے یاد تھے مگر

شاید وہ واقعی بہت شدت سے اس سے ناراض ہوا تھا کہ راہی کی ناراضگی
اپنے دل سے نکال نہیں پارہا تھا

اور دوسری جانب راہی اس کا ہنوز ناراضگی بھر اسوال سن کر اپ سیٹ ہوئی
مگر وہ بھی راہی تھی اس کی ڈکشنری میں "ہار" نام کی کوئی چیز موجود ہی
نہیں تھی

"میں سونے جا رہی تھی"

"ہاں تو پھر؟"

تحشم کو لگا وہ سوال جواب کرے گی،

اسے برا بھلا کہے گی مگر راہی کی بات سن کر وہ حیران ہوا

"مگر ایک بات مجھے سونے نہیں دے رہی"

"کونسی؟"

(تو اس طرح آپ شروعات کر رہی ہیں؟)

تحشم نے گویا خود کو راہی کے الزام کے لئے تیار کیا

اکڑ بکڑ مو مے بو 80، 90۔۔ سو کیسے ہوتے ہیں؟ یہ تو ایک سو ستر ہوئے"

"نا؟"

راہی انتہائی تشویش اور معصومیت سے پوچھ رہی تھی

"کیا؟"

اور دوسری جانب وہ جو انتہائی سنجیدہ ہوا تھا

راہی کی قطعی غیر سنجیدہ بات سن کر اس کا دماغ لمحے بھر کے لئے گھوم سا گیا

"راہی۔۔۔"

"کہتے ہیں عقلمند سے بات کرنا ایک مہینہ کتاب پڑھنے سے بہتر ہے"
تحشم کچھ کہتا اس سے پہلے ہی راہی نے گویا بات کاٹتے ہوئے کہا

"ہاں تو؟"

راہی کی بے تکی بھری بات سن کر تحشم نے گویا دانت پیسا

"کر لو بات آج میں فری ہوں"

اب کی مرتبہ راہی نے گویا شان بے نیازی سے کہا

"مگر میں بڑی ہوں"

تحشم نے چڑ کر کہتے ہوئے کال کاٹ دیا تھا

جس پر راہی نے سیل فون کو گھورا

"بھاؤں دے رہی ہوں تو موصوف کچھ زیادہ ہی نخرے دیکھا رہے ہیں"

-----*-----*

"میں تمہیں یہ دینا تو نہیں چاہتا تھا مگر کیا کروں دینا تو پڑے گا ہی"

بشار نے حبہ کے سامنے کافی کا بھانپ اڑا تاں گ رکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا تھا

"کون سی چیز؟"

حبہ نے اپنے کاندھے سے پھسلتے گرم شال کو سنبھال کر دوبارہ اچھے سے

اپنے کاندھوں کے گرد لپیٹتے ہوئے پوچھا

اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر کافی کے مگ کو تھاما

وہ دنوں اس وقت باہر لان میں بیٹھے تھے رات کے تقریباً دو بج رہے تھے۔

انتہائی ٹھنڈے ماحول میں گرم گرم کافی کا گھونٹ بہت راحت پہنچا رہا تھا

حبہ نے گھونٹ بھر کر مگ کو دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے بشار کو دیکھا

جس نے اپنی پاکٹ سے کچھ نکال کر ٹیبل پہ رکھا تھا

وہ سیاہ مخملی کیس تھا

جس میں یقیناً جیولری موجود تھی

"اور یہ تم دینا کیوں نہیں چاہتے تھے؟"

حبہ نے مگ سائیڈ میں رکھا

اور ہاتھ بڑھا کر جیولری کیس کو ٹھاتے ہوئے بشار سے پوچھا
جس کے چہرے پہ پھیلی ناپسندیدگی کے تاثرات صاف نظر آرہے تھے
"کیونکہ یہ میں نے نہیں کسی اور نے تمہیں دیا ہے"

"واو۔۔"

بشار نے ناگواری سے کہا تھا
اور تبھی حبہ نے کیس کھولا جہاں سیدھے پینیٹیٹ پہ نظر پڑتے ہی حبہ کے
منہ سے بے ساختہ نکلا تھا

حبہ کا ستائشی بھر انداز دیکھ بشار کے پیشانی پہ بل پڑے
"اگر یہ تمہاری جانب سے نہیں ہے تو کس کی جانب سے ہیں؟"
بشار کے بگڑتے موڈ کو دیکھتے ہوئے گویا حبہ نے حیرانگی سے پوچھا
"آسمانی کی جانب سے"

"اوہ۔۔ جبھی یہ اتنا خوبصورت ہے"

"واپس کرو۔۔"

"کیوں؟۔۔ تم جل کیوں رہے ہو؟"

بشار نے ہاتھ بڑھایا تھا کیس لینے کے لئے مگر حبہ نے فوراً کیس کو اس کی

ہاتھوں کی پہنچ سے دور کرتے ہوئے پوچھا

کیونکہ جب بھی تم یہ پینڈیٹ دیکھو گی تو تمہیں میری نہیں بلکہ آسمانی کی"

"یاد آئی گی اور میں یہ نہیں چاہتا

بشار کا انداز کافی جیلیسی لئے ہوئے تھا

"بشار تم اور آسمانی ایک ہو، تم خود سے ہی بھلا کیسے جل سکتے ہو؟"

حبہ نے جیسے بے یقینی سے بشار کا جلا بھنا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں میں جل سکتا ہوں"

بشار نے جھلا کر کہا تھا

"اچھا ٹھیک ہے اب اپنا موڈ درست کرو اور مجھے یہ پینڈیٹ پہناؤ"

حبہ نے گویا اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے گزارش بھرا لہجہ اختیار کیا
جس پر بشار کا موڈ اگلے ہی پل فوراً ٹھیک ہوا تھا،
اور لبوں پہ مسکراہٹ دوڑ گئی

یہ پینیٹیٹ آپ کو پہنا تو دونوں مسز مگر اس مزدوری کے لئے معاوضہ بھی "
"چاہئے اس خادم کو

بشار کیس سے پینیٹیٹ نکالتے ہوئے چیئر پہ بیٹھی حبہ کے پیچھے گیا
جس نے اپنے کھلے بالوں کو ہاتھوں کی مدد سے فولڈ کرتے ہوئے اونچا بن بنا
لیا تھا

"بلکل جو بھی مانگو گے وہ ملے گا"

شان بے نیازی سے وعدہ کیا گیا
جسے سن کر بشار کی مسکراہٹ گہری ہوئی
اور وہ پینیٹیٹ پہنانے کے لئے جھکا،

گندمی دکتے ہوئے گردن پہ وہ سنہری باریک سی زنجیر نہایت دلفریب لگ رہی تھی۔

بشار کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ خوبصورت گردن کی وجہ سے پینڈیٹ خوبصورت لگ رہا تھا یا

پینڈیٹ کے سبب گردن کی خوبصورتی بڑھی تھی۔

"میں نے ایک دنیا کا حسن دیکھا ہے مگر تم بالکل مختلف ہو"

بشار خمار زدہ لہجہ میں کہتے ہوئے دھیرے سے پیچھے سے اس کے کاندھے پہ

جھکا تھا

"کیسی مختلف؟"

بشار کے لمس سے چھوئی موئی سی ہوتی حبہ نے خود کو کہتا پایا

گویا آج اس کے اندر کی وہ لڑکی جسے چاہے جانے اور چاہنے کی چاہ ہوتی ہیں

اب تک نجانے کہاں گم تھی

بشار کے زندگی میں آنے کے بعد گویا وہ لڑکی بھی دھیرے دھیرے زندہ
ہوتی گئی تھی

جس کی حبه کو خبر تک نہیں ہوئی تھی
اور اب وہ لڑکی حبه احسن کو مکمل بدل گئی تھی
کیونکہ تبدیلی محبت میں ہی ہوتی جو محبت انسان کو تبدیل بنا کر یں بھلا وہ
کیسی محبت؟؟؟

اور حبه احسن بھی بدل گئی تھی
اس کے اندر بھی خواہشات اور خواب انگڑائی لینے لگے تھے
جیسے اس وقت اس نے خواہش کی اپنے محب سے اپنی تعریف سننے کی۔۔۔
پھر سے اعتراف محبت سننے کی۔۔۔
کہ وہ کہتا جائے اور وہ سنتی جائے۔۔۔
"تم میری خواہش نہیں ہو"

حبہ کے سوال وہ مزید تھوڑا پیچھے سے حبہ کے گردن اور کان کے قریب
جھکتا دھیمے سے گویا ہوا
"کیوں؟"

حبہ کو لگا وہ کچھ دل کو چھوتے ہوئے انداز میں اعتراف کرے گا جس سے
اس کا دل دھڑک اٹھے
مگر اس نے تو گویا اپنی خواہشات کی فہرست سے ہی اسے نکال پھینکا تھا
اور حبہ کو یہ شدت سے برا لگا
"کیونکہ خواہش پوری ہو جائے تو طلب نہیں رہتی۔۔"

بشار کے لبوں نے گردن کو مس کیا تھا
اور اس کے جملوں نے حبہ کے دل کی سرزمین کو
"تم میری عادت نہیں ہوں"
"مگر کیوں؟"

حبہ کے لہجہ میں اب کی مرتبہ ناز سمٹ آیا تھا کیونکہ جانتی تھی کہ اس مرتبہ بھی وہ کچھ ایسا کہے گا کہ اس کا دل پھر ایک نئی لئے پہ دھڑک اٹھے گا

"کیونکہ عادت تو بری بھی ہوتی ہیں"

حسب توقع حبہ کے دل نے بیٹ مس کی اور لبوں نے بے اختیار مسکراہٹ کو چھوا

وہ مسکراہٹ اور مسکراہٹ کے سبب بننے والا گڑھا اتنا خوبصورت اور سحر زدہ تھا

کہ بشار نے محسوس ہوتے ہوئے بے ساختہ رخسار کے گڑھے کو چھوا تھا

"تم میری ضرورت بھی نہیں ہو"

"اچھا تو پھر؟؟؟"

"تو پھر یہ کہ اگر ضرورت پوری ہو جائے تو دوسری کی تلاش رہتی ہیں"

بشار کی بات سن کر حبہ کے مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

اور ساتھ ہی رخسار پہ بننے والا گڑھا بھی۔۔۔

بشار کو اس لمحے شدت سے محسوس ہوا کہ اس گڑھے میں ڈوبنے والا دوبارہ
کبھی ابھر نہیں سکے گا،

کیونکہ ڈوبنے والا کبھی چاہے گا ہی نہیں کہ ابھرے
"تم میری دنیا نہیں ہو"
"دنیا کیوں نہیں؟؟؟"

بشار کی یہ بات سن کر توحبہ بے اختیار سیدھی ہوئی،
گردن اور نظریں اٹھا کر اسے دیکھا
جہاں نظریں سیدھے بشار کے خمار زدہ کر سٹل آنکھوں سے ٹکرائی تھی
ان کر سٹل آنکھوں نے دیکھا کہ ان بادامی آنکھوں میں گویا شکوہ در آیا تھا
جس پر اب کی مرتبہ بشار بے ساختہ مسکرایا
"کیونکہ دنیا تو فانی ہے ایک دن ختم ہو جائے گی"
"تو پھر میں کیا ہوں تمہارے لیے؟"

بشار کے جواب پہ جہاں اس کے بادامی آنکھوں سے شکوہ غائب ہوا

وہی اب وہ چیئر سے اٹھ کر اس کے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا

ان بادامی آنکھوں میں تجسس تھا کہ

... وہ ناس کی خواہش تھی، نا عادت، نا ضرورت، اور نا ہی دنیا

-- تو پھر بھلا وہ اس کے لئے کیا تھی؟؟؟

"تم میری لا حاصل محبت ہو۔۔۔۔"

بشار کے جواب پہ بادامی آنکھیں نہایت معصومیت بھرے حیرانگی سے
پھیلی تھی

"-- کہ جس کی طلب مجھے ہمیشہ رہے گی۔۔۔ ہمیشہ۔۔"

بادامی آنکھوں میں یک ٹک دیکھتے ان کر سٹل آنکھوں کے ساتھ ساتھ اس
کے لہجے میں بھی جذب اور شدت سمٹ آئے تھے

کہ حبہ کا دل اس مرتبہ پہلے کے بنسبت انتہائی زور سے دھڑکا تھا
اور ساتھ ہی وہ لڑکھڑائی تھی کہ بشار نے پھرتی سے اسے آگے بڑھ کر

سنجھالا

مجھے نجانے کیوں اچانک ہی بہت زور کی نیند آنے لگی ہیں جیسے۔۔۔ جیسے "

"کہ

بشار کے کاندھے پہ سر ٹکائے وہ خمار زدہ بھاری ہوتے لہجہ میں کہہ رہی تھی کہ اس نے بے ساختہ چونک کر سر اٹھایا اور بشار کو دیکھا جس کی کر سٹل آنکھیں اب مکمل طور پہ بدل چکی تھی

"جیسے کہ میں نے نیند کی میڈیسن لی ہو۔۔۔"

حبہ اپنی نیند سے بو جھل ہوتی آنکھوں کو ان کر سٹل آنکھوں میں گاڑے کہہ رہی تھی

جنہیں دیکھ کر گویا وہ سب سمجھ چکی تھی

"بشار کیا تم نے؟۔۔۔"

"آئی ایم سوری"

حبہ کے بے یقینی سے پوچھنے پر بشار نے دھیمے لہجہ میں معذرت کی

"تم کیا کرنے والے ہو؟"

وہ بادامی آنکھیں گویا اب بھی بے یقین تھی
 انہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایسا بھی کر سکتا تھا
 میں تمہیں مزید خطرے میں نہیں دیکھ سکتا، میں ہرپل تمہیں کھونے"
 "کے خوف میں نہیں جینا چاہتا
 بشار نے ان بے یقین بادامی آنکھوں سے نگاہ چراتے ہوئے بے تاثر لہجہ میں
 کہا

"کیا مطلب ہے تمہاری بات کا؟"
 "تم یہاں سے جا رہی ہو"
 بشار کی بات سن کر حبہ جھٹکے سے اس سے دور ہٹی تھی
 دور ہوتے ہی وہ پھر سے لڑکھڑائی تھی کہ بشار نے پھر سے اسے تھما تھا جو
 اب بھی اس سے دور ہونے کے لئے مزاحمت کر رہی تھی
 "کیا مطلب؟"

"تمہارے سارے کام اب میں پورا کروں گا"

حبہ کی مزاحمت دھیرے دھیرے کمزور پڑھنے لگی تھی
 بشار کے باہوں میں بالکل بے جان ہوتے ہوئے وہ اسے سنے گئی
 "بشار تم نے مجھے دھوکہ دیا۔۔۔"

اس سے پہلے کہ اس کا جملہ پورا ہوتا حبہ کا دماغ مکمل نیند میں جا ڈوبا تھا
 اور حبہ کا آدھا ادھورا جملہ ہی بشار کو بری طرح گھائل کرنے لئے کافی تھا
 نم ہوتی آنکھوں سے وہ حبہ کا چہرہ مجذوب کی سی کیفیت میں دیکھے گیا تھا
 بدترین احساس کسی ایسے شخص کو الوداع کہنا ہوتا ہے جس کے ساتھ آپ ہر
 منٹ گزارنا چاہتے ہو

ان کر سٹل آنکھوں سے کئی صاف شفاف موتی ٹوٹے بکھرے لڑی کی
 صورت میں حبہ کے چہرہ پہ گرے تھے

مرحہ ہاسپٹل سے سیدھا رخصتا کے روم میں گئی تھی

وہ جانتی تھی کہ رضامرزا اپنے تکتے کے نیچے پستول رکھتے تھے
اگلے ہی پل پستول کے دستے پہ اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے وہ لاونج میں
داخل ہوئی

جو بلونز سے ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا

اور رضامرزا ٹیبل پہ رکھے کیک پہ جھکے موم بتیاں سیٹ کر رہے تھے
مرحہ میری بچی میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا، یہی برتھ ڈے سویٹ"
"ہارٹ۔۔

ڈاکٹر رضامرزا کو جیسے ہی قدموں کی آہٹ سنائی دی انہوں نے سراٹھا کر
مرحہ کو آتے دیکھ کہا تھا

اور پھر اپنا بازو پھیلائے مرحہ کی جانب بڑھے

"وہی رک جاؤ ڈاکٹر۔۔۔۔۔"

مرحہ نے گن کو ڈاکٹر رضامرزا کی جانب تانتے ہوئے سرد اور اجنبی لہجہ
میں گویا تنبیہ کی

"مرحہ۔۔۔ یہ۔۔۔؟"

ڈاکٹر رضامرزا کے قدم جیسے شل ہوئے تھے

"تم نے اپنے بابا پر بندوق تانا؟"

قطععی بے یقینی کی سی کیفیت میں اجنبی سی نظر آتی مرحہ سے کہا

-----*-----

حبہ نے گھومتے سر کے ساتھ دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں

اسے اپنے سامنے ایک دھندلا سا سایہ نظر آیا تھا

جس کے ہاتھ میں یقینا گن تھا

جو اس کی جانب پوائنٹ کیا ہوا تھا

حبہ نے اس شخص کو صاف دیکھنے کے لئے اپنے پلکوں کو جھپکا کر کھولا

اور جب دور بارہ آنکھیں کھولی تو اس نے اپنے سامنے بشار کے پی اے کو
حیرانگی سے دیکھا جو اس پر گن تانے کھڑا تھا
"تم۔۔؟؟۔۔ میں کہاں ہوں؟"

حبہ نے اپنی حیرانگی چھپاتے ہوئے اطراف پہ نگاہ دوڑایا
گویا وہ سوچویشن سمجھنا چاہتی تھی۔
اسے اچھے سے یاد تھا کہ بشار نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا
اسے خوف تھا کہ شاید وہ اس وقت کنگ ڈم میں نہیں تھی
"آپ کنگ ڈم سے باہر ہیں"
"یقیناً۔۔"

حبہ نے دیکھا کہ وہ ایک وہیل چیئر پہ تھی
اور اس وقت وہ دونوں کسی ادھورے بنے عمارت کے سنسان راہداری
میں تھے۔

ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے اس نے نعمان پہ ایک چبھتی نگاہ ڈالی

آپ سر کی کمزوری بن چکی تھیں آپ کی موجودگی میں سر خود کو کمزور ہی " محسوس کرتے تھے اس لئے انہوں نے کنگ سے ڈیل کر کے آپ کو خود سے دور کر دیا

"مجھے بشار نے اپنی کمزوری سمجھا۔۔۔"

حبہ کو جیسے یہ جان کر نہایت ہی برا لگا تھا

"اور تمہیں کیا سمجھتا ہے بشار؟"

حبہ کی چبھتی نگاہیں ایک بار پھر نعمان پہ تھی

جو بدستور اس پہ گن تانے کھڑا تھا

اپنا جسم۔۔۔ وہ خود دماغ ہے اور سر مجھے اپنا باڈی سمجھتے ہیں، جو دماغ کے

"ہر کہے پہ عمل کرتا ہے

"اور پھر بھی تم اسے دھوکہ دے رہے ہو"

"کیا مطلب؟"

مطلب یہ کہ بشار تمہیں کبھی یہ نہیں کہے گا کہ تم مجھ پر اس طرح گن " تانے کھڑے رہو اس کا مطلب تو یہی ہے نا کہ تم بشار کے لئے نہیں بلکہ کنگ کے لئے کام کرتے ہو، شروعات سے ہی۔۔ اور کنگ نے یقیناً تمہیں مجھے مارنے کا آڈر دیا ہوگا، چونکہ ایک صرف تم ہی ہو جس پر بشار بھروسہ کرتا ہے اس لئے تم اسے جا کر کہو گے کہ حبہ احسن کو تم نے صحیح سلامت پہنچا دیا ہے تو وہ تمہاری بات پہ یقین کر لے گا " کیا آپ جانتی ہے مس حبہ احسن کہ انسان کو زیادہ ذہین بھی نہیں ہونا " چاہئے۔۔

نعمان جو سپاٹ بے تاثر نظروں سے حبہ کو دیکھتے ہوئے سن رہا تھا اس نے بدستور بے تاثر لہجہ میں کہتے ہوئے گن کا سیفٹی کیپ ہٹایا جانتے ہوئے تم بشار مجھ سے بھلے ہی محبت کرتا ہو مگر مجھ پر بھروسہ بالکل " نہیں کرتا، شاید تم وہ آخری شخص ہو جس پہ بشار بھروسہ کرتا ہے اگر تم نے بھی اسے دھوکہ دیا تو وہ کبھی کسی پر بھروسہ نہیں کر پائیں گا

حبہ نے گویا اس پہ دھیان دیا ہی نہیں تھا کہ نعمان کے ہاتھ میں ایک عدد
پستول تھا

اس کا دل تو یہ سوچ کر ہی بھاری ہوا تھا کہ بشار ایک مرتبہ پھر دھوکہ کا شکار
ہوا تھا

نجانے جب اسے اس کے متعلق معلوم ہو گا تو اس پر کیا گزرے گی
حبہ احسن میں امید کرتا ہوں کہ آپ سے میں جو سوال کروں آپ اس "
"کاسیدھا اور صحیح جواب دے گیں۔۔"

نعمان حبہ کی بات پہ ذرا سی بھی توجہ دیئے بنا کہتے ہوئے جیسے ٹریگر پہ اپنی
انگلی رکھی

"کیسا سوال؟"

حبہ نے گویا چونک کر پوچھا اور نعمان کی انگلی کو دیکھا جو عین ٹریگر پہ تھا
"حبہ احسن آپ 2357 کو کیوں ڈھونڈ رہے ہیں؟"

نعمان نے ٹریگر پہ دھیرے دھیرے دباؤ بڑھاتے ہوئے سپاٹ لہجہ میں
پوچھا

جبکہ حبہ نعمان کے سوال پہ جیسے ساکت ہوئی تھی
بنا جواب دیئے خاموشی سے نعمان کو دیکھی گئی تھی جس نے گن کے ٹریگر
کو دبایا تھا

بنا آواز کے ایک گولی ہوا کو چیرتی ہوئی حبہ کی جانب انتہائی تیزی سے بڑھی
تھی

اور حبہ کے پیچھے دیوار پہ جا لگی
جس کے سبب دیوار کا پلستر ادھڑ کر فرش پہ گرا تھا
اگر آپ اسی طرح خاموش رہیں تو اب کی مرتبہ یہ بلٹ ٹارگٹ مس
"نہیں کرے گی"

نعمان نے گردن موڑ کر ادھڑے پلستر کو دیکھتی حبہ کو انتہائی سنجیدگی سے
دھمکی دی

جس پر حبه بدستور اسے سرد نگاہوں سے دیکھتی رہی تھی
اور پھر اچانک ہی اس نے نعمان کے پیچھے دیکھا اس طرح جیسے اچانک کوئی
نعمان کے پیچھے آکھڑا ہوا ہو

جس پر نعمان کا دھیان لمحہ بھر کے لیے حبه کی جانب سے بھٹکا تھا
اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں کوئی نہیں تھا
اور اس کے بعد جیسے ہی اس نے سامنے حبه کی جانب دیکھنے کی کوشش کی
اس سے پہلے ہی حبه اس سے گن چھین چکی تھی
اور اب گن ایک دم سامنے کھڑی حبه کے ہاتھ میں تھا جس کا نشانہ نعمان کا
سینہ تھا

"اب پوچھوں گی میں اور جواب دو گے تم"
حبه نے گن کو نعمان کے پسلی کے مقام پہ ٹکاتے ہوئے سرد لہجہ میں کہا تھا

-----*-----*

تحشم کا کمرہ سیکنڈ فلور پہ تھا سچے اور کھڑکیوں کی مدد سے وہ کودتا پھاندا اپنے
کمرے میں کھڑکی کے ذریعے داخل ہوا تھا
چونکہ اس طرح وہ کئی مرتبہ کمرے میں اس سے پہلے بھی داخل ہو چکا تھا
تو یہ اس کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا
دبے پاؤں نیم اندھیرے کمرے میں چلتا ہوا وہ بیڈ تک آیا جہاں ٹیبل لیمپ
روشن تھا اور راہی کے پشت پہ روشنی پڑ رہی تھی
راہی کا چہرہ دوسری جانب تھا۔
جدھر روشنی نہیں تھی۔

وہ دھیرے سے دوسری سائیڈ کا بھی لیمپ آن کر گیا تھا
جس کے سبب اگلے ہی پل راہی کا چہرہ روشنی سے جگمگا اٹھا تھا
جس پہ راہی لمحے بھر کے لئے کسمپائی تھی مگر پھر اگلے ہی پل پر سکون
ہو گئی

وہ یہاں اپنے ضروری سامان لینے آیا تھا
کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اس کے پاس ڈائریکٹر جنرل ابو تراب کی کال آئی
تھی کہ تحشم کو "حبہ کوڈھونڈنے کے مشن" کے لئے تراب کے ساتھ
آسٹریلیا جانا ہے

اس لئے وہ اپنی ضروری پیکنگ کر لے اور اپنی فیملی اور دوستوں کو مہینے بھر
کے لئے الوداع کہہ دیں

اور وہ یہاں اس لئے ہی آیا تھا تاکہ وہ راہی کو الوداع کہہ سکیں۔۔۔
مہینہ بھر کے لئے وہ اسے نہیں دیکھ پائے گا یہ معمولی بات تو نہیں تھی نا۔
اس نے جھک کر راہی کے رخسار کو ڈھانپنے بالوں کو شہادت کی انگلی کی مدد
سے سمیٹ کر کان کے پیچھے کیا
ان انگلیوں کا لمس ہی تھا جس کے سبب اگلے ہی پل راہی کی آنکھیں پٹ
سے کھلی تھی

جس کے سبب تحشم بری طرح گھبراتا ہوا اپنا ہاتھ کھینچ گیا تھا مگر اس سے پہلے ہی راہی تحشم کا ہاتھ دونوں ہاتھوں سے دبوچ گئی

"تحشم۔۔۔؟؟"

تحشم کا ہاتھ دونوں ہاتھوں سے پکڑے راہی گویا بے یقینی سے تحشم کو دیکھ رہی تھی

جو تھوڑا بوکھلایا ہوا سالک رہا تھا

"وہ۔۔۔ مم۔۔۔ میں یہاں۔۔۔ کک۔۔۔ کچھ کام سے۔۔۔"

بلکل یہاں تم کبھی بھی آ سکتے ہو یہ تمہارا ہی گھر ہے یہاں آنے کے لئے

"تمہیں بہانے کی ضرورت نہیں ہے

تحشم کو اس طرح ہکلاتے دیکھ اگلے ہی پل راہی نے فوراً کہا

"ہاں۔۔۔ میں جانتا ہوں"

بلا آخر خود کو سنبھالتے ہوئے تحشم نے کہا

اور اپنا ہاتھ راہی کی گرفت سے کھینچ گیا

اور پھر والد راپ کی جانب بڑھ گیا تھا

"کیا تم کہی جا رہے ہو؟"

راہی نے تحشم کو تیزی سے والد راپ کے اوپر سے بیگ نکال کر اس بیگ

میں کپڑے وغیرہ بھرتے دیکھ جیسے دہل کر پوچھا

دیکھو اگر تم گھر والوں سے ناراض ہو کر کوئی ایسا ویسا قدم اٹھاو گے تو۔۔۔"

ٹھیک ہے میں بھی تمہارے سارے قدموں کے ساتھ رہوں گی چاہے وہ

"کیسے بھی کیوں ناہو

راہی نے گہرائے لہجے میں کہتے ہوئے والد راپ سے اپنا بھی سامان نکالا

تھا

اس ڈھکوسلے کی ضرورت نہیں ہیں، میں کام کے سلسلے میں کچھ دنوں"

کے لئے جا رہا ہوں جلدی ہی واپس آ جاؤں گا، اور جب آپ کو میرا ساتھ

"دینا تھا تب تو آپ نے دیا ہی نہیں تھا

"تم سچ بول رہے ہو؟"

راہی نے گویا اس کے طنز کو سرے سے نظر انداز کرتے ہوئے تشویش سے

پوچھا

آپ زرا سا بھی مجھ پر بھروسہ نہیں کرتیں نا؟... میں ایسا کیا کروں کہ "

"آپ کو مجھ پر بھروسہ ہونے لگے؟

اگلے ہی پل تحشم انتہائی سنجیدہ اور رنجیدہ ہوا تھا

بے ساختہ راہی کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے پوچھا

"کک۔ کچھ بھی نہیں۔۔ مجھے تم پر بھروسہ ہے"

تحشم کے بڑھنے پہ وہ بھی گویا نروس ہوتی پیچھے ہوئی تھی

راہی کو پیچھے ہوتا دیکھ تحشم کے قدم رکے تھے

اور راہی کی بات سن کر وہ استہزاء بھری مسکراہٹ لبوں پہ سجاتا اپنے بیگ

کی جانب مڑ گیا تھا

اسے اس طرح مسکراتا دیکھ راہی اسے دکھ سے دیکھتی رہ گئی تھی

کتنی دوریاں آگئی تھی ان دنوں کے درمیان۔۔

اگلے ہی پل راہی تحشم کا موڈ بحال کرنے کی ایک اور کوشش کرنے کے لئے آگے بڑھی

اچھا ہوا تم آگئے ورنہ آج صبح سے ہی صرف میرا دل ہی نہیں بلکہ "

"گردے بھی تمہیں مس کر کے اداں تھے

وہ جو بیگ کی زپ لگا کر بیگ کو ہاتھ میں اٹھائے جانے کے لئے آگے بڑھا تھا

راہی اس کے سامنے آتی ہوئی اسے مسکرا کر دیکھتی ہوئی بولی

"اچھا جوک تھا مگر مجھے ہنسی نہیں آئی سوری"

"یہ کوئی جوک نہیں تھا تحشم"

خشک لہجہ میں کہتے ہوئے تحشم سائیڈ سے نکلا تھا کہ اب کی مرتبہ راہی کی

انتہائی سنجیدہ سی آواز پہ رک سا گیا

"میں تمہیں واقعی مس کرتی ہوں بہت زیادہ۔۔۔"

راہی نے ایک مرتبہ پھر اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے ایک ایک

لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہا تھا

اور اب کی مرتبہ تحشم کو اس کے لہجہ میں مزاق کا شائبہ تک نہیں ملا
جسے جان کر تحشم کا دل بے ساختہ دھڑک اٹھا تھا
"واقعی۔۔؟"

اگلے ہی پل تحشم اپنے دل کو جھڑکتا راہی سے طنزیہ انداز میں مخاطب ہوا
جس پر راہی کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی
"تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے؟"

ہزار کوششوں کے باوجود راہی کے لہجہ میں اضطراب در آیا تھا
"کیا آپ کو تھا؟"

تحشم کا لہجہ بھی ملال سے پر تھا

جس پر راہی کی آنکھیں مزید سرخ ہوئی
"شاید میں تمہارے دل سے اتر گئی؟"

راہی نے جان بوجھ کر ایسی بات کہی تھی تاکہ تحشم فوراً انکار کر دیں

مگر راہی کی بات سن کر تو تحشم جیسے کئی لمحے کے لئے ساکت سا راہی کی
سرخ آنکھوں میں دیکھا گیا تھا

"صحیح کہا۔۔۔ آپ میرے دل سے اتر گئی ہیں"

کہتے ہوئے تحشم کی آنکھیں بھی ضبط کے سبب سرخ پڑی تھی
اور تحشم کی بات سن کر تو راہی کا دل اتنی شدت سے افیت سے چیخ اٹھا تھا
کہ راہی کی سرخ ہوتی آنکھوں سے فوراً نمکین پانی اڈ آئے تھے
جو موٹے موٹے آنسو بن کر سرخ رخسار کو بھگو گئے

پہلی مرتبہ راہی کو شدت سے احساس ہوا تھا کہ ایک بات جو اس نے مزاق
میں شروع کی تھی

وہ اس کے دل کے لئے قطعی مزاق نہیں تھا۔۔

وہ اس شخص کو واقعی نجانے کب دل دے بیٹھی تھی جو اب اس سے شدت
سے ناراض ہو گیا تھا

"دل سے اترے ہوئے لوگوں کو ایک اور موقع ضرور دینا چاہئے۔۔۔"

تحشم کا دل راہی کی افیت سے پڑتی سرخ آنکھیں اور پھر ان آنکھوں میں

اڈ آنے والے پانی کو دیکھ بے ساختہ تڑپ اٹھاتا تھا

اور راہی کی باتیں تو گویا اس تڑپتے دل کو مزید بد حال کر رہی تھی

"-- کیا پتہ وہ دل سے اترے نا ہو بس سلپ ہو گئے ہو"

آخری جملہ کہہ کر وہ سب کچھ مذاق میں اڑانا چاہتی تھی

مگر راہی کے وہ آنسو گویا اس کے سارے پردے فاش کر گئے تھے

اگلے ہی پل وہ تحشم کو دیکھتی اٹے قدموں چلتے ہوئے پلٹ گئی اور واش

روم میں داخل ہو کر دروازہ لگا گئی تھی

واش روم کے بند دروازے کو تحشم کئی لمحے تک ساکت سی کیفیت میں

دیکھتا رہا تھا

اس کا دل کیا بھاگ کر جائے اور راہی کو کھلکھلاتا ہوا دیکھے

اسے اس طرح روتی ہوئی راہی بالکل نہیں بھائی تھی

نہایت بوجھل اور بھاری دل کے ساتھ وہ کھڑکی کو دتا کمرے سے نکل گیا تھا

-----*-----*

یقیناً تمہیں کنگ نے بتایا ہو گا کہ میں 2357 کو ڈھونڈ رہی " ہوں۔۔ میں تمہاری جان بخش سکتی ہوں دھوکہ باز انسان اگر تم مجھے بتادو " کہ۔۔ کیا تم 2357 کو جانتے ہو؟
"نہیں"

حبہ کے سپاٹ لہجہ پہ نعمان نے کہا
".. کیا تم اسے نہیں جانتے..؟؟"
نہیں، مجھے کنگ نے نہیں بتایا کہ آپ 2357 کو ڈھونڈ رہیں بلکہ مجھے یہ " سر نے بتایا اور سر چاہتے تھے کہ میں اسے آپ کے لئے ڈھونڈھ، اور ہاں "میں جانتا ہوں۔۔۔۔ 2357 کو میں جانتا ہوں

نعمان نے آخری جملہ کے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہا

"میں بھلا تم جیسے دھوکہ باز پہ بھروسہ کیوں کروں؟"

نعمان کی بات سن کر حبہ ایک لمحہ کے لئے جیسے بے یقینی سے ساکت ہوئی تھی

مگر اگلے ہی پل وہ نفی میں گردن ہلاتے ہوئے بولی

اسے نعمان پہ زرا برابر بھی بھروسہ نہیں تھا

"کیونکہ۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ نعمان اپنا جملہ پورا کرتا تبھی ایک خاموش سی بلٹ آکر

نعمان کے داہنے بازو پہ لگی تھی

جس پر وہ کرہاتا ہوا کئی قدم پیچھے لڑکھڑایا تھا

حبہ نے جھٹکے سے گردن موڑ کر راہداری کے اس جانب دیکھا جدھر سے

شوٹ ہوا تھا

"تم۔۔؟"

وہاں گن تھامے کھڑے ڈیوڈ کو دیکھ حبہ کی آنکھیں پھیلی تھیں

"نہیں۔۔"

ڈیوڈ نے حبہ کی جانب توجہ دیئے بنا اپنے ذخمی بازو کو دوسرے ہاتھ سے
تھامے درد و اذیت سے لب بھینچے برداشت کرتے نعمان کی جانب دوبارہ
شوٹ کرنے کے لئے گن اٹھایا تھا کہ حبہ نعمان کے سامنے آتے ہوئے
ڈیوڈ سے بولی

"مجھے اسے مارنے کا آڈر ملا ہے"

اپنے سامنے کھڑی حبہ سے ڈیوڈ نے سپاٹ لہجہ میں کہا تھا
"مگر کیوں وہ تو کنگ کا ہی آدمی ہیں نا؟ اگر تم نا آتے تو وہ مجھے مار چکا ہوتا"
حبہ نے گویانا سمجھی سے کہا

"ہاں وہ کنگ کا ہی آدمی تھا مگر اب وہ ایک غدار ہے۔۔۔ غدار 2357"
"کیا۔۔؟؟"

حبہ نے گویانا سمجھی سے پوچھا تھا
ڈیوڈ کے آخری لفظ پہ گویا حبہ کی پوری کائنات ڈول گئی تھی

"کک۔۔۔ کیا کہا تم نے؟"

"وہ ایک غدار ہے"

"نہیں اس کا نام کیا لیا تھا؟"

ڈیوڈ کے کہنے پہ حبہ نے قطعی اضطرابی لہجہ میں پوچھا

"2357۔۔"

"۔۔ نہیں۔۔"

ڈیوڈ کے کہنے پہ حبہ کے قدم بے ساختہ لڑکھڑائے تھے
اپنے لرررتے وجود کے ساتھ حبہ جھٹکے سے پیچھے مڑی تھی
جہاں زخمی بازولئے نعمان کو موجود ہونا تھا

مگروہاں وہ نہیں تھا

البتہ فرش پہ خون کے دھبے نظر آرہے تھے جو آگے راہداری میں جارہے
تھے

حبہ مزید اپنے قدموں پہ کھڑی نہیں رہ پائی تھی

وہ بے ساختہ گری تھی

"صائم۔۔۔"

حبہ کی ساکت نظریں راہداری پہ گڑی تھی
جس جانب ڈیوڈ دوڑ گیا تھا 2357 کو پکڑنے کے لئے
"کیا واقعی وہ صائم تھا؟... کیا واقعی؟"



"وہی رک جاؤ ڈاکٹر۔۔۔۔"

"تم نے اپنے بابا پر بندوق تانا؟"

"بابا؟؟؟ مائے فٹ، تم میرے بابا نہیں ہو۔۔"

رضامرزا کے بے یقینی سے کہنے پہ مرحہ نے انتہائی نفرت سے کہا

یہ کیا کہہ رہی ہو میری بچی؟، کیا تمہیں پھر سے اس عرش نے بہکایا ہے"

"میں نے کہا تھا نا اسے ہیلو جینیشن ہوتے ہیں

"میں نے کہا وہی رک جاو۔۔ ورنہ۔۔"

ڈاکٹر رضامرزا انتہائی تشویش اور پریشانی سے کہتے ہوئے مرحہ کی جانب
قدم بڑھایا تھا

مگر مرحہ کے دھمکی آمیز نفرت بھرے لہجہ پہ ڈاکٹر رضامرزا شدید دکھی
ہو تارک گیا

"مرحہ میری زندگی تم اس طرح۔۔۔"

"اپنا یہ ڈرامہ ختم کرو کیونکہ۔۔ مجھے سب کچھ یاد آ گیا ہے۔۔۔"

مرحہ کی اس قدر شدید نفرت دیکھ جیسے ڈاکٹر رضامرزا کی حالت غیر ہوئی
تھی

وہ محبت بھرے بے قرار لہجہ میں مرحہ کو سمجھانا چاہتے تھے کہ مرحہ ان کی
بات درمیان میں ہی کاٹ گئی تھی

۔۔ مجھے سب کچھ یاد آ گیا ہے ڈاکٹر افروز علی۔۔ سب کچھ کہ تم ایک "

"قاتل ہو میرے ماما بابا کے قاتل

مرحہ نفرت سے پھنکاری تھی

جسے سن کر ان کے چہرے کے تاثرات انتہائی تیزی سے تبدیل ہوئے تھے
اوہ۔۔ تو تمہیں سب یاد آ گیا ہے؟.. ٹھیک سیگنچرز سے زرا پہلے۔۔ یہ "

"تو بہت برا ہوا۔۔ ہیں نا ملک؟

ڈاکٹر افروز علی نے گویا انتہائی متاسف لہجہ میں کہا

اور آخر میں افروز علی کا لہجہ سرد سا ہوا تھا اور اس نے ایک دم مرحہ کے

پیچھے کھڑے ملک کو دیکھا

جس نے تبھی پیچھے سے مرحہ کے گن پہ ہاتھ ڈالا تھا

اور پھر اگلے ہی پل وہ گن ملک کے ہاتھ میں تھا

مرحہ نے گن چھن جانے پہ خوف زدہ سے ہو کر پلٹ کر ملک کو دیکھا

جو گن سے بلٹس نکال کر پھینک رہا تھا

میری پیاری سی بیٹی کو لے جاؤ ملک، اسے پھر ایک انجیکشن کی ضرورت ہے
ہیں کیونکہ مجھے تو سب کچھ بھلی ہوئی میری ہر بات کو ماننی والی مرحہ پسند
ہے

"چھوڑو مجھے گھٹیا پالتو انسان۔۔ میں تم دنوں کو جان سے مار دوں گی۔۔"
ڈاکٹر افروز علی کے کہنے پہ ملک خوف اور غضب کا شکار مرحہ کا بازو پکڑ کر
کھینچ کر لے گیا تھا

جو مسلسل ملک کو روتے ہوئے دھمکیوں سے نواز رہی تھی
جسے ڈاکٹر افروز علی سرد مہری سے دیکھتا رہا تھا

-----*-----

بشار حبہ کو صرف نعمان کے حوالے ہی کر سکتا تھا تاکہ نعمان اسے کنگ
ڈم سے باہر لے جائے۔

یہ بات کنگ جانتا تھا

اور بھلا اس پر کنگ کو کیا اعتراض ہوتا جبکہ نعمان خود کنگ کے لئے کام کرتا تھا۔

کنگ نے نعمان کو کنگ ڈم سے نکلتے ہی حبہ احسن کو ٹھکانے لگانے کا کہا کیونکہ کنگ نہیں چاہتا تھا کہ کنگ ڈم کے فیوچر کنگ کی کوئی ایک بھی کمزوری رہے۔

حبہ اور نعمان کے پیچھے کنگ نے تیسرے شخص کو بھی لگایا تھا تاکہ اگر نعمان حبہ کو مارنے میں زرا سا بھی تاثر کرے تو وہ ان دونوں کو ہی مار دے

جس کی نعمان کو خبر تک نہیں تھی۔

کیونکہ کنگ نعمان اور حبہ کے اس راز تک پہلے پہنچ گیا تھا جس تک وہ دونوں ابھی پہنچے نہیں تھے

سوادھر کنگ ڈم سے جیسے ہی حبہ احسن نکلی اس کے دوسرے ہی دن سے
کنگ ڈم کو سجایا جانے لگا

اور پورے کنگ ڈم میں علان کر دیا گیا کہ عنقریب نہایت جلد ہی فیوچر
کنگ کو کنگ ڈم کا کراون اور اپنی کونین ملنے والی ہیں۔

جس کے جشن میں پورے کنگ ڈم کو شریک ہونا تھا
جسے سن کر اگلے ہی پل بشار جوا بھی حبہ سے جدائی کے صدمے میں ہی
نڈھال تھا

سخت خراب موڈ کے ساتھ کنگ کے اسٹڈی روم کا دروازہ حسب عادت
آندھی طوفان کی طرح زور سے کھولتا ہوا اندر داخل ہوا تھا
"ویلم گرینڈ سن"

کنگ کا موڈ نہایت ہی خوش گوار تھا اس نے بشار کا نہایت دل سے ویلم کیا
اب اس نوٹنکی کی کیا ضرورت؟، سیدھا سیدھا کنگ ڈم میرے حوالے
"کر دینا تھا، مجھے کسی کونین کی ضرورت نہیں ہے"

میں جانتا ہوں تمہیں کوئین کی ضرورت نہیں ہیں مگر اس کنگ ڈم کو تو

"ہیں نا، اور میں نے اس لڑکی سے وعدہ کیا تھا

بشار کے اکھڑ قطعی لہجہ پہ کنگ نے نرم لہجہ میں مسکرا کر کہا

" مگر وہ وعدہ میں نے تو نہیں کیا تھا نا"

" تمہیں کنگ ڈم چاہئے موبی؟"

بشار کے لہجہ کی ہٹ دھرمی پہ اب کی مرتبہ کنگ نے بشار کی سپاٹ بے مہر

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا

" بلکل "

کہتے وقت اس کے لبوں پر سرد اور تباہ کن مسکراہٹ ابھر آئی تھی

وہ شدت سے کنگ کے کنگ ڈم کو تباہ کرنا چاہتا تھا

جو کنگ کا خواب تھا، انتھک محنت تھی۔

کنگ کی دی ہوئی پاور کا استعمال کرتے ہوئے اسی کی دنیا کو تباہ و برباد کرنا

چاہتا تھا

کہ جسے دیکھ کنگ بس بے بسی کی کیفیت میں پل پل تڑپے مگر کچھ کرنا
پائے۔۔

ٹھیک اسی طرح جب حبہ کو خنجر لگا تھا اور اس نے اس افیت ناک وقت کو
انتہائی بے بسی سے جھیلا تھا

وہ کنگ سے لمحہ لمحہ کا حساب سود سمیت لینے کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا
کچھ بھی۔۔۔

اور ادھر بشار کی تباہ کن مسکراہٹ دیکھ کنگ کے لبوں پہ بھی مسکراہٹ در
آئی تھی

وہ ایسی مسکراہٹ تھی جیسے کسی کی بچکانا حرکت دیکھ کر یا بچکانا بات سن کر
آجاتی ہو

کنگ کو بشار کی اس روشنی پہ یقین تھا جس کے سبب بشار کبھی بھی اس کنگ
ڈم کو تباہ نہیں کر سکتا تھا

جس کے بارے میں بشار کو کوئی علم ہی نہیں تھا تو وہ اس روشنی پہ بھلا کیا ہی
یقین کرتا

-----*-----*-----*

ڈیوڈ کے راہداری میں زخمی نعمان کے پیچھے جانے کے بعد اگلے ہی پل۔۔
حبہ اپنے بکھرے حواس کو بمشکل قابو کیئے آٹھ کھڑی ہوئی تھی۔
لرزتے قدموں سے اس راہداری کی جانب بڑھی جس میں خون کے
دھبوں کا پیچھا کرتے ہوئے ڈیوڈ گیا تھا
"ہینڈ زاپ۔۔۔"

ابھی وہ چند قدم ہی چلی تھی کہ پیچھے ایک مردانہ تنبہ بھری آواز ابھری
لب ولجہ آسٹریلین انگریزی تھا
جسے سن کر حبہ کے قدم جمے تھے اور ابروتنی

بنا ہاتھ اٹھائے حبہ نے پلٹ کر ناپسندیدگی سے دیکھا تھا
 مگر اگلے ہی پل اس کے دنوں ہاتھ میکانیکی کیفیت میں بلند ہوئے تھے
 اور ساتھ ہی اس کے چہرے پہ حیرانگی بھرے تاثرات ابھر آئے
 کیونکہ سامنے ہی مقامی پولیس فورس اس کی جانب گن تانے کھڑے تھے
 آفیسر! مجھ سے بھلا کیا گناہ سرزد ہوا جو آپ لوگ مجھ پر اس طرح گن
 "تانے کھڑے ہیں

حبہ کا سارا دھیان ڈیوڈ اور زخمی صائم کی جانب تھا، اگر صائم ڈیوڈ کے ہاتھ
 آگیا تو؟؟؟

سوچ کر ہی حبہ کی حالت غیر تھی مگر سامنے کھڑی مصیبت سے اسے پہلے
 نیٹنا تھا

"مس حبہ احسن آپ کو ایک قتل کی جرم میں اریسٹ کیا جاتا ہے"
 "قتل۔۔؟"

"ہاں! صائم احسن نامی نوجوان کا قتل۔۔۔"

حبہ کا دماغ گویا سن کر ہی شل ہوا تھا
 وہی آفیسر مزید کچھ کہتے ہوئے آگے بڑھا
 جسے صدمہ میں گنگ سی حبہ قطعی نہیں سن رہی تھی۔۔
 اور پھر اس آفیسر نے آگے بڑھ کر بے حس و حرکت ماؤف دماغ کے ساتھ
 کھڑی حبہ کے ہاتھ میں نہایت آسانی سے ہتھکڑیوں کا جوڑا ڈال دیا



رائیل پولیس کو کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا
 کیونکہ آج کنگ ڈم کو نیا کنگ ملنے والا تھا
 ساتھ ہی اس کنگ کی انگیجمنٹ سیریمنی بھی تھی
 بشار نے کنگ کو فی الحال صرف انگیجمنٹ تک ہی اجازت دی تھی۔
 جس پر کنگ مزید بشار کو شادی کے لئے اصرار نہیں کر پایا کیونکہ

کنگ کا خیال تھا کہ بشار دھیرے دھیرے قابو میں آہی جائے گا،
اور پھر بھلا ایمن جیسی قاتل حسن والی حسینہ کے جادو سے بشار بھلا خود کو
کب تک بچائے رکھ سکتا تھا
کسی نا کسی دن وہ اپنے گٹھنے ضرور ٹیکے گا بلکہ ٹیکنا ہی پڑے گا جبکہ اس کے
قریب ہی کیا دور دور تک حب احسن موجود نہیں تھی اور نا ہی کبھی
ہوگی۔۔۔

سفید جھلملاتے سلیو لیس امیر یکن گاؤن میں ایمن قیامت ڈھا رہی تھی
اور سیاہ انتہائی قیمتی ٹیکسیڈو میں بشار تقی بھی کم نہیں لگ رہا تھا
انتہائی ہینڈ سم، چار منگ سرد تاثرات سجائے قدرے بے رحم سا کنگ۔۔۔
کنگ بننا اس پر بہت سوٹ کر رہا تھا
اور پھر اس کے بعد تالیوں کے گونج کے درمیان ان دنوں نے ایک
دوسرے کو رنگز پہنائی۔

بشار نے دل پہ پتھر رکھ کر سرد مہری سے اور ایمن نے انتہائی دل سے۔۔۔

آج وہ بہت خوش تھی، اور خوشی ایمن کے پورے وجود سے ظاہر ہو رہی تھی۔۔

اور بھلا وہ خوش کیوں ناہوتی وہ اپنے پلان میں کامیاب ہوئی تھی۔
بشار کو اپنی سوتیلی بہن سے دور کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔
اور اس سوتیلی بہن کو موت تک ایک پردیس جیل میں قید کرنے میں بھی
کامیاب ہوئی تھی۔

جس کی خبر کسی کو کانوں کان تک نہیں ہوگی،
نابشار کو اور ناہی امن میں موجود منسٹر احسن کو۔۔
ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو اسے میسج ملا تھا کہ حب احسن کو اپنے ہی بھائی کے
قتل میں آسٹریلین پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔

! اس کی بے وقوف سوتیلی بہن
سمجھتی تھی کہ جیسے وہ کبھی جان ہی نہیں پائے گی کہ حب یہاں کیوں آئی
تھی؟

بلکہ وہ شروع سے ہی جان رہی تھی اور حبہ کے ہر حرکت پہ نہایت گہرائی سے نگاہ رکھی رہی تھی۔

کنگ کے ذریعے ہی وہ جان گئی تھی کہ نعمان ہی حبہ کا کھویا ہوا بھائی تھا اور اب سب کچھ ایمن کے پلان کے مطابق تھا اس کے ہاتھ میں۔۔۔ اس نے کنگ سے زیادہ اچھا حبہ کے لئے پلان کیا، کہ اب کوئی کتنا بھی سر پٹختے کسی کو بھنک تک نہیں پڑے گی کہ حبہ کہاں تھی؟

اسے آسمان کھا گیا یا زمین؟؟؟
جب تک کوئی فی الحال خود آسٹریلیا میں موجود ناہو۔۔۔
اور ایسا ہونا تو ممکن نہیں تھا،

کیونکہ حبہ کو دو ہی شخص ڈھونڈ سکتے تھے ایک تو منسٹر احسن جو امن میں تھے

اور دوسرا بشار جو اس کے ساتھ کھڑا تھا

سوچتے ہوئے انتہائی دلفریب مسکراہٹ لئے ایمن نے پہلو میں کھڑے
بشار کو دیکھا

جو مبارک باد دینے والوں سے سخت بے زر نظر آ رہا تھا
"کانگریس برو! کراون اور کونین کے لئے"

تبھی جوزف نے پر جوش انداز میں سردوسپاٹ سے نظر آتے بشار سے ہاتھ
ملاتے ہوئے مبارک باد دی تھی

اور "کونین" کہتے وقت جوزف کی نگاہیں سرد ہوتی ہوئی بشار کے پہلو میں
موجود ایمن پہ گئی

جو جوزف کی آواز پہ اپنے سوچوں سے ابھرتی جوزف کو دلچسپ نظروں
سے دیکھ رہی تھی۔

"تھینک یو سوچ جوزف۔۔ مجھے یقین ہے کہ تم میرے کنگ۔۔"
ایمن اگلے ہی پل بشار کے بازو کو دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے نہایت
استحقاق سے کہہ رہی تھی

کہ آخری لفظ۔۔

میرے کنگ "پہ پورا زور ڈالتے ہوئے رک کر بشار کو دیکھا جو سخت بے "زاریت والی کیفیت چہرے پہ طاری کئے ہال میں نظریں دوڑا رہا تھا گویا ناوہ ان کی بات سن رہا تھا اور ناہی اسے ایمن اور جوزف کی باتوں میں زرا سی بھی دلچسپی تھی

"۔۔۔۔۔ میرے کنگ کے ساتھ مخلص رہو گے"

ایمن کے آنکھوں چیلنج تھا جو جوزف کو صاف نظر آ رہا تھا

"بلکل! میں ہمیشہ اپنے بھائی سے مخلص رہوں گا۔۔"

جوزف نے بھی گویا مسکراتے ہوئے لفظ "بھائی" پہ زور دیتے ہوئے کہا تھا

اور واپس جانے کے لئے پلٹ گیا

اور پلٹتے ہی جوزف کے لبوں کی مسکراہٹ رخصت ہوئی تھی

اور آنکھیں تو ان تمام عرصے میں سرد تھی ہی۔۔

"جوزف۔۔"

ابھی وہ کچھ قدم ہی چلا تھا کہ پیچھے سے آتی ایمن کی آواز پہ اس کی سبز آنکھیں سلگ اٹھی

جوزف نے مڑ کر انہیں سبز سلگتی آنکھوں سے ایمن کو دیکھا
یہ صرف میں جانتی ہوں کہ تمہارے اس خوشنما پر خلوص، بااخلاق
چہرے کے پیچھے ایک انتہائی بے حس، خو غرض، دھوکہ باز، لالچی اور
"چالاک چہرہ چھپا ہے جسے کوئی نہیں جانتا
تعریف کے لئے شکر یہ مگر مجھ سے ہر معاملے میں تم دو قدم بڑھی ہوئی"
"ہو"

ایمن کے مسکراہٹ میں چھپے زہریلے لہجہ پہ جوزف نے انتہائی ٹھنڈے
لہجہ میں جواب دیا۔

بلکہ تم فریب میں اتنی ماہر ہو کہ شاید شیطان کو بھی تم سے ٹیوشن لینی
"چاہئے"

جوزف کی بات پہ ایمن کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی

وہ لڑکیاں جنہیں اغوا کیا جاتا ہیں ان کی لاسٹ لوکیشن یہی کی ہوتی ہیں"

"یعنی آسٹریلیا کی، اس کے بعد وہ کہاں جاتی ہیں کچھ معلوم نہیں، غمام

ہال میں موجود ٹیبل پہ آسٹریلیا کا نقشہ بچھا تھا
جس پر تراب جھکا ان تین افراد سے کہہ رہا تھا
جو ٹیبل کے اطراف کھڑے تھے۔

جن میں ایک تحشم تھا تو دوسرا غمام (تراب کا پی اے) اور تیسرا ندیم جوان
کی فیلڈ کا بیسٹ بوم ڈیفیوزر تھا

ابھی حال ہی میں وہ آسٹریلیا آئے تھے
"یس باس"

غمام اپنے باس کی پکار پہ فوراً الرٹ ہوا

کیا تم نے اس کنٹینر کو ٹریس کیا جس میں اغوا شدہ لڑکیوں کو لایا جا رہا ہے؟
 "ہے؟، وہ کب تک آسٹریلیا پہنچے گا؟"

"یس باس وہ کنٹینر راستے میں ہی وہ کل تک آسٹریلیا پہنچ جائے گا"
 گڈ۔۔ تو پھر ہم اس کنٹینر کا پیچھا کر کے وہاں پہنچے گے جہاں اغوا شدہ
 "لڑکیوں کو لے جایا جاتا ہے"

سریہ ایک اچھا آئیڈیا ہے کہ ہمیں کنٹینر کا پیچھا کرتے ہوئے اس جگہ تک
 پہنچنا ہے جہاں اغوا شدہ لڑکیوں کو لے جایا جاتا ہے، بائے جانس اگر ہم
 درمیان میں کنٹینر کا نام و نشان کھودے تب؟، ہمیں اس کے لئے بھی
 پلان کرنا چاہئے کیونکہ وہ سبھی جو اس سے جڑے ہیں بہت ہی چالاک اور
 "الٹ ہیں"

"گڈ پوائنٹ"

تحشم کے کہنے پہ تراب نے پرسوچ انداز میں سر ہلایا تھا

ٹھیک ہیں پھر ہم کنٹینر کا پیچھا بھی کرے گے، اور ساتھ ہی کنٹینر میں ہمارا " آدمی بھی موجود ہوگا، جس کے ساتھ ایک مضبوط لا محدود ریج کا ٹریکر ہوگا پھر اگر ہم کنٹینر کو راستے میں کھو بھی دے تو ٹریکنگ کی مدد سے تو پہنچ ہی جائے گے

"یس سر"

تراب کے آئیڈے پہ وہ سبھی متفق تھے تبھی ڈور بیل کی آواز گونج اٹھی تھی

"میں دیکھتا ہوں، کھانے کا آرڈر دیا تھا شاید ڈیلوری والا ہو"

غمام کہتے ہوئے ہال سے نکل کر دروازے کی جانب بڑھا تھا

"۔۔ تو پھر ہم میں سے وہاں کینٹیر میں کون جائے گا؟"

تراب نے غمام کے جانے کے بعد ان تینوں کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا

"وہاں ہم جائے گے"

"آہ۔۔ نہیں لیلی۔۔ کہیں کہ یہ صرف ایک خواب ہیں"

اپنے پشت سے ابھرتی خوبصورت کھنکدار آواز پہ تراب گویا بے ساختہ
کرہایا تھا

اور مڑ کر بے یقینی سے اپنے سامنے کھڑی سیاہ نقاب میں ملبوس لیلیٰ کو دیکھ
کہا

میں جانتی ہوں کہ میں تمہارے خوابوں میں بھی آتی رہتی ہوں مگر یہ "
حقیقت ہیں

لیلیٰ نے ناز سے جواب دیا تھا

"اور بچے؟"

اگلے ہی پل تراب نے بے ساختہ تشویش سے پوچھا

انہیں روحی پھوپھو نہایت اچھے سے سنبھال لے گیں اور ویسے بھی وہ "

"روحی پھوپھو کے پاس رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں

لیلیٰ نے گویا تسلی آمیز لہجہ میں کہا

یہ صرف تمہارا ایک بوگھس سا بہانا ہے جس کے سبب تم ہر دوسرے پل "ان بچوں سے بھاگنا چاہتی ہو، ہیلو تراب تم مزید چار منگ اور ہینڈ سم ہو گئے" ہو

تبھی لیلیٰ کے پیچھے سے اندر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے آسیہ نے لیلیٰ پہ طنز کیا تھا

اور ساتھ ہی ستائشی لہجہ میں تراب سے ہیلو کرتے ہوئے کہا "وہ میرے بچے ہیں آسیہ، اور تراب نہیں تراب بھائی"

آسیہ کی بات سن کر لیلیٰ نے احتجاج کیا اور ساتھ ہی ٹوکتے ہوئے "تراب بھائی" پہ زور دیا

میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ میں کسی بھی ہینڈ سم بندے کو بھائی نہیں کہوں "گی

شاہینہ نے جیسے لیلیٰ کو دو ٹوک لہجہ میں باور کروایا

میری شادی ہونے والی ہے مجنون بھائی، اپنے ایک بھی دوست کی "
حاضری کے بغیر میں شادی نہیں کروں گی، بھلا دوستوں کے بنا بھی شادی
ہوتی ہیں؟

آسیہ اور لیلیٰ کے بحث کے درمیان کمرے میں شاہینہ نے داخل ہوتے
ہوئے تراب سے کہا تھا

جوا نہیں خشک نگاہوں سے گھور رہا تھا

"تو پھر میں کر لیتی ہوں"

شاہینہ کی بات سن کر آسیہ نے فوراً مداخلت کی

کہی بھی یہ یاد دلانا مت بھولنا کہ تم اب تک سنگل ہو، حد ہے کوئی شادی"

"کے لئے اتنا کیسے اتنا ولا ہو سکتا ہے

لیلیٰ نے جیسے آسیہ کو لتاڑا

تم تو ایسا ہی کہوں گی نا کیونکہ تمہیں تو بیٹھے بیٹھے اتنا ہینڈ سم بندہ مل گیا"

"تھا

آسیہ نے فوراً پھاڑ کھانے والے لہجہ میں لیلیٰ کو جواب دیا تھا
اور ادھر ایک گہری اور بے بسی بھری سانس خارج کرتے ہوئے تراب نے
غما م کو دیکھا تھا
جوان تینوں لڑکیوں کے پیچھے کھڑا سر کھجارتا تھا اور تراب کو ترحم آمیز
نظروں سے دیکھ رہا تھا



"جوزف۔۔"

ابھی وہ کچھ قدم ہی چلاتا تھا کہ پیچھے سے آتی ایمن کی آواز پہ اس کی سبز
آنکھیں سلگ اٹھی

جوزف نے مڑ کر انہیں سبز سلگتی آنکھوں سے ایمن کو دیکھا

یہ صرف میں جانتی ہوں کہ تمہارے اس خوشنما پر خلوص، بااخلاق " چہرے کے پیچھے ایک انتہائی بے حس، خو غرض، دھوکہ باز، لالچی اور "چالاک چہرہ چھپا ہے جسے کوئی نہیں جانتا

تعریف کے لئے شکریہ مگر مجھ سے ہر معاملے میں تم دو قدم بڑھی ہوئی " ہو

ایمن کے مسکراہٹ میں چھپے زہریلے لہجہ پہ جوزف نے ٹھنڈے لہجہ میں جواب دیا۔

بلکہ تم فریب میں اتنی ماہر ہو کہ شاید شیطان کو بھی تم سے ٹیوشن لینا " چاہئے

جوزف کی بات پہ ایمن کھلکھلا کر ہنسی تھی

اوہ شکریہ ڈیر! مگر اگر میں یہ نہیں کرتی تو تم حبہ کو نہیں مارتے کیونکہ تم " شاید اسے پسند کرتے ہو

حبہ احسن کو بھلا کون ناپسند کرے گا؟، مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ "میں اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا، پسند، محبت وغیرہ ایک طرف اور فائدے ایک طرف، تم سیدھا سیدھا مجھے کہتی تو میں کب کا اسے مروا چکا ہوتا، کیونکہ میں تمہاری طرح بے وقوف نہیں ہوں، میں پسند یا محبت پہ "کنگ ڈم کی طاقت چنتا، مگر ایمن تم نے مجھے دھوکہ دیا۔"

اوہ سوری۔۔ مجھے تمہارے اس اعلیٰ نظریے کے بارے میں نہیں پتا تھا "اور اگر۔۔"

جوزف کے سپاٹ اور سرد لہجے میں کہنے پہ ایمن نے گویا مصنوعی افسوس کے ساتھ کہا تھا

وہ مزید آگے کچھ کہتی تبھی ان دونوں کے درمیان سے انتہائی لا پرواہی کے ساتھ بشار گزرتا ہوا کیسل کے ایگزیزٹ ڈور کی جانب بڑھا تھا جس پر ایمن کی ساری توجہ جوزف سے ہٹ کر بشار پہ شفٹ ہوئی تھی "بشار۔۔"

گاؤن کو دونوں ہاتھوں سے اٹھائے ایمن بشار کے پیچھے دوڑی تھی
"تم ہمارا فنکشن چھوڑ کر کہا جا رہے ہو؟"

بشار تک پہنچ کر ایمن نے بشار کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا
"جہنم میں"

بشار تم میرے ساتھ اس لہجہ میں بات نہیں کر سکتے، ہماری ابھی
"انگلیجمنٹ ہوئی ہیں"

بشار کے سردا جنبی بھرے لہجہ پہ ایمن نے گویا اپنی انگلی میں دھکی رینگ
بشار کو دیکھاتے ہوئے فوراً احتجاج کیا
جس پر بشار رک کر ایمن کی طرف مڑا تھا
جس کے سبب ایمن کو بھی رکنا پڑا

کہی تم اس سے خود کو میری بیوی تو نہیں سمجھنے لگی ایمن؟۔۔۔ تم خود کو
بہت ذہین سمجھتی ہو مگر میں بتاؤں۔۔۔ تم انتہائی بے وقوف اور خود غرض

لڑکی ہو، میں نے تمہارا استعمال کیا ہے کنگ ڈم کو حاصل کرنے کے لئے جو
"کہ تم بھی اچھے سے جانتی ہو، تو پھر یہ بے وقوفی کیوں؟
بشار سرد اور استہزاء لہجہ میں کہہ کر رکا نہیں تھا
تم۔۔۔ تم نہیں جانتے کہ تمہاری جان میرے رحم و کرم پہ ہے"
"۔۔۔ بشار۔۔۔ بشار تفتی۔۔۔"

بشار کے استہزاء بھرے لہجہ پہ ایمن کی آنکھیں احساس تذللیل سے سرخ
پڑی تھی

ایمن نے لمحہ بہ لمحہ دور جاتے بشار سے کہا تھا
جس نے گویا سنا ہی نہیں تھا

جس پر ایمن نے اسے چیخ کر پکارا
مگر بشار اس کی پکار پہ رکا نہیں تھا

جس کے سبب اگلے ہی پل ایمن اپنے دہکتے وجود کے ساتھ اس کے پیچھے
تھی۔

کنگ نے بشار اور ایمن کو انگیجمنٹ گفٹ کے طور پہ الگ الگ انتہائی مہنگا کار گفٹ کیا تھا

ایمن نے دیکھا کہ بشار کنگ کے گفٹ کئے کار کو ریموٹ کی سے آن کرتا کار میں بیٹھ کر اگلے ہی پل انتہائی تیزی سے کار کو وہاں سے بھگالے گیا تھا "آج فیصلہ ہو کر رہے گا بشار تقی کہ تمہیں کیا عزیز ہے؟"

ایمن بھی سلگتے دماغ کے ساتھ کنگ کے دیئے کار کا دروازہ وا کرتے ہوئے گویا بڑبڑائی

اور بشار کے کار کے پیچھے اپنی کار کو فل اسپید میں چھوڑ دیا ادھر جوزف بھی رائل ہال سے نکل آیا تھا "کیا تم نے میرا کام کر دیا؟"

سیل فون کان سے لگائے سرد نظریں بشار کے کار کے تعاقب میں تیز رفتار سے دوڑتی ایمن کی کار پہ ٹکائے جوزف نے پوچھا تھا

اور دوسری جانب سے مثبت جواب سن کر جوزف کے لبوں پہ دلفریب مگر
سرد بے حس مسکراہٹ اٹھ آئی تھی
"تو تمہارا انجام انتہائی قریب ہے ایمن"
ایمن کے نمبر پہ کال ملاتے ہوئے جوزف گویا انتہائی دلچسپی سے بڑبڑایا تھا
اور بیل کی آواز سنتے ہوئے وہ ایمن کی کال ریسیو کرنے کا شدت سے منتظر
تھا



مرحہ کو جس کمرے میں بند کیا گیا تھا
وہ رہائشی گھر کا بیسمنٹ کا وہی کمرہ تھا
جس میں عرش کو قید رکھا گیا تھا

وہ کمرہ اس قدر پیک تھا کہ مرحہ نے ہزار مرتبہ پورے کمرہ میں گھوم کر
باہر نکلنے کا طریقہ ڈوھنڈا
مگر باہر نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آیا تھا
اور اس وقت بھی وہ دروازے کے ڈور سے الجھی ہوئی تھی کہ ڈور کا لاک
کھول کر باہر نکل سکے
مگر تبھی اسے دور سے قدموں کی آہٹ سنائی دینے لگی جو دھیرے
دھیرے قریب آرہی تھی
اگلے ہی پل مرحہ دروازے سے ہٹ کر دیوار سے لگ کر نڈھال سی
کیفیت میں نیچے فرش پہ جا بیٹھی تھی
"مرحہ۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟۔۔۔"
دروازہ کھولتے ہی نڈھال سی کیفیت میں نظر آتی مرحہ کو دیکھ افروز علی
نے تشویش سے پوچھا تھا
"مجھ سے دور رہو۔۔۔ آستین کے سانپ"

مرحہ نے انتہائی نقاہت اور نفرت بھرے لہجہ میں کہتے ہوئے قریب آتے
افروز علی کو دیکھ کہا تھا

جس پر افروز علی اس کے قریب آکر پنچوں کے بل بیٹھا
"بس میں نہیں۔۔۔ چاہتا کہ تم پیپر زپہ دستخط کئے بغیر مر جاؤ"
تم۔۔۔ میرے بابا کے دوست بن کر ہمارے گھر آئے اور اس کے بعد "
نخوست بن کر ہماری زندگیوں پہ چھا گئے، بابا اور چاچو کی بزنس دیکھ کر
"تمہاری رال ٹپکنے لگی تھی جس کے سبب تم نے میرے۔۔۔
نفرت سے کہتے کہتے مرحہ کی آواز آخر میں بھرا سی گئی
"۔۔۔ میرے والدین کو ایکسیڈنٹ میں مار ڈالا تھا اور عرش۔۔۔"

کہتے ہوئے مرحہ کو وہ کار یاد آئی جو ایکسیڈنٹ کے سبب بری طرح ٹوٹی اور
سڑک پہ الٹی پڑی تھی
جس کے ونڈو سے عرش گھیسٹ کر نکل رہا تھا
اسے یاد تھا کہ عرش کے سر پہ بھی افروز علی نے کچھ دے مارا تھا

اور پھر بے ہوش ہوتے عرش کو کھینچ کر لے گیا تھا
نجانے عرش اس سے زندہ کیسے بچ گیا تھا؟
وہ جانتی نہیں تھی کیونکہ اس کے ٹھیک بعد افروز علی نے اسے انجیکشن دیا
تھا

جس کے سبب وہ اپنا سارا ماضی بھول گئی تھی
جیسے یادداشت چلی گئی ہو۔

اس کے آگے کا تمہیں یاد نہیں ہو گا چلو میں تمہیں بتاتا ہوں یوں بھی "
تمہاری حالات کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی ہیں۔

افروز علی نے جیسے روتی ہوئی مرحہ پہ رحم کرتے ہوئے کہا
اس کے بعد میں نے تمہارے عرش کو زندہ دفن کر دیا تھا، نجانے پھر بھی "
وہ کیسے بچ گیا؟۔۔ خیر ناب وہ تمہیں اسٹوری سنانے کے لئے زندہ ہے اور نا
"ہی تم زندہ رہو گی مگر۔۔۔

"کیا مطلب؟، کیا ہوا عرش کو؟ "

مرحہ کا دل جیسے خوف سے دھڑک اٹھا تھا

"وہ مر گیا"

"نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو"

مرحہ نے گویا بے یقینی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

میں بھلا کیوں جھوٹ بولوں گا، اس کا اس قدر شدید ایکسیڈنٹ میرے ہی

کہنے پہ ہوا ہے اور پھر ملک نے جا کر سسک سسک کر مرتے اس عرش کی

"آکسیجن نلی ہی ہٹا دی جس کے سبب اسے مرنے میں بڑی آسانی ہوئی۔۔

"تم۔۔۔ جھوٹ بول رہے"

مرحہ کی آنکھیں افیت سے سرخ پڑی تھی

"میں جھوٹ بالکل نہیں کہہ رہا"

"اگر۔۔ ایسا ہے تو۔۔ میں تمہیں۔۔ جان سے مار دوں گی"

کانپتے لہجہ میں کہتے ہوئے مرحہ نے اپنے کمر کے پیچھے تھامے ڈنڈے پہ

گرفت مضبوط کرتے ہوئے اگلے ہی پل افروز علی کے سر پہ دے مارا تھا

جس کے لئے افروز علی بالکل تیار نہیں تھا

-----*-----

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں لیلی؟"

تراب لیلی کو بازو سے کھینچتا ہوا وہاں سے لاونج میں لے جا کر خفگی سے پوچھ رہا تھا

"جب تم نے مجھے ساتھ لانے سے انکار کر دیا تو تمہارا پیچھا کرنا پڑا"

بھلا تراب کی اس طرح کی چھوٹی موٹی خفگی لیلی کی طبیعت پہ پہلے اثر کرتی تھی جواب کرتی

"اور آپ میرا پیچھا کرتے ہوئے یہاں یعنی آسٹریلیا تک پہنچ گئی؟"

تراب نے گویا بے یقینی سے پوچھا تھا

"بلکل آخر ابو تراب کی بیوی جو ہوں یہ تو میرے لئے بائیں ہاتھ کا کام تھا"

لیلی نے انتہائی شان بے نیازی سے جواب دیا
لیلی یہ کوئی پکنک ٹریپ نہیں ہے جو آپ اپنے دوستوں کے ساتھ پہنچ
"گئیں"

لیلی کی اس درجہ لاپرواہی پہ تراب کو بری طرح تپ چڑھی تھی
"ہم یہاں پکنک ٹریپ کے لئے آئے بھی نہیں"
اس سے پہلے کہ لیلی تنک کر کوئی جواب دیتی
تبھی لاونج میں داخل ہوتے ہوئے شاہینہ نے انتہائی سنجیدگی سے کہا
اور نہیں تو کیا اب ہم بچے تھوڑی ناہے جو پکنک ٹریپ پہ جائے گے اب
"ہمیں کچھ ایڈوانچر کرنا ہے"

شاہینہ کے پیچھے ہی آسیہ نے بھی داخل ہوتے ہوئے کہا تھا
"بلکل نہیں اس میں بہت خطرہ ہے"

پچھلی مرتبہ بھی لیلیٰ اور حبہ اکیلے ہی ایڈ ونچر کا لطف لینے ڈاکٹر لیزا والے " آئی لینڈ پہ چلے گئیں تھیں اور پھر ہمیں اب تک یہ دونوں اتر اتر کر اس کے قصے سناتی ہیں

تراب کے سپاٹ لہجہ میں انکار کرنے پہ
گویا آسیہ جل کر بولی

اس لئے مجنون بھائی اب اس مرتبہ ہم بھی کسی قصے کا حصہ بننا چاہتے ہیں " اور جب کہ حبہ ہماری دوست ہیں اس کے زیادہ حقدار تو ہم ہی ہیں شاہینہ نے پھر سے تراب کو قائل کرنے کی جیسے ایک اور ناکام کوشش کی اور نہیں تو کیا اور ویسے بھی تم لوگوں نے یہ تو نہیں سوچا نا کہ تم لوگ " لڑکی کی بھیس بدل کر اس کنٹینر میں سوار ہو گے؟

لیلیٰ نے بھی گویا دوستوں کا ساتھ دیتے ہوئے تنک کر پوچھا
اور آنکھوں کو سکیر کر تراب کو دیکھا

دنیا پہلی مرتبہ اتنے ہٹے کٹے تاڑ کے جھاڑ کے مانند مردانہ لڑکیوں " "کو دیکھے گئیں جس کے سبب تم سب صاف پہچان لئے جاو گے آسہ نے بھی فوراً مداخلت کرتے ہوئے اپنا دماغ چلایا تھا جس پر تراب لب بھینچے ان تینوں کو دیکھے گیا تھا جو اسے ہی امید بھری نظروں سے دیکھ رہیں تھیں جس پر تراب لمبی بے بسی بھری سانس فضا کے سپرد کرتا نفی میں سر ہلاتا پلٹ گیا تھا تراب اس سے پہلے بھلا کب لیلی سے جیت پایا تھا جواب جیت جاتا جبکہ اب سپورٹ کے لئے قینچی کی طرح زبان چلاتی دونوں دوست بھی موجود تھیں "یس۔۔۔"

تراب کے انداز سے وہ تینوں سمجھ چکی تھیں کہ اب تراب انہیں روک نہیں سکتا تھا

اس لئے اگلے ہی پل وہ تینوں خوشی سے اچھل پڑی تھیں
"آخر کار حبہ کو ڈھونڈو مشن شروع ہونے والا ہیں، کیا تم دونوں تیار ہو؟"
آسیہ نے نہایت ایکسائٹڈ انداز میں کہتے ہوئے اپنے داہنے ہاتھ کو سامنے
پھیلا کر پوچھا
"بلکل تیار ہوں"

شاہینہ نے مسکرا کر آسیہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا
"میں تو پیدا ہوتے سے ہی تیار تھی"
لیلیٰ نے بھی آسیہ اور شاہینہ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اتر کر کہا تھا
جس پر شاہینہ اور آسیہ ہنس پڑی

-----*-----

"کیا ہے اب کال کیوں کر رہے ہو؟"

پہلے تو ایمن نے جوزف کا کال اگنور کیا
مگر جب وہ ڈھیٹوں کی طرح مسلسل کال کرتا رہا تو
ایمن نے ڈرائیونگ وہیل کو ایک ہاتھ سے کنٹرول کرتے ہوئے
دوسرے ہاتھ سے سیل فون ریسیو کر کے کان سے لگا کر
گویا جھنجھلا کر غصے سے پوچھا
البتہ اب بھی اس کی نگاہیں سامنے تیزی سے دوڑتی بشار کے بلیو کلر کے کار
پہ جمی تھی
اور ایکسیلیٹر پہ پیر کا دباؤ مسلسل بڑھ رہا تھا
"میں تمہیں یہ کہنا چاہتا تھا کہ مجھے تمہارا وہ اصول بڑا پسند آیا تھا"
"کونسا اصول؟"
"یہی کہ جو میرا نہیں وہ کسی اور کا بھی کیوں ہو؟"
میرا ایک اصول ہے جوزف۔۔۔ کہ جو میرا نہیں تو وہ کسی اور کا بھی (کیوں ہو؟)

جوزف کے یاد دلانے پہ ایمن کو فوراً وہ بات یاد آئی تھی
"ہاں تو"

ایمن نے انتہائی ناگواری سے پوچھا
تو یہ کہ جب تم میرے پاس آئی تھی تو تم نے خود کو میرا کہا تھا تو تم میری
ہو گئی تھی ایمن اور اب میں اپنی چیز کو کسی اور کے حوالے ہر گز نہیں
"کر سکتا، سو جو میرا نہیں تو وہ کسی کا بھی نہیں
"پاگل ہو گئے ہو کیا؟"

بلکل، اور اس پاگل نے تمہارے کار کا بریک فیل کر دیا ہے سواب تم نا
"میری ہوگی اور نا ہی بشار تمہارا، ہیو آنائس جرنی
ایمن کو جوزف کی ایک بھی بات سمجھ نہیں آئی تھی بھڑک کر کہتی وہ کال
کا ٹنا چاہتی تھی کہ جوزف کی بات پہ رک سی گئی
"تم جھوٹ کہہ رہے ہو"
ایمن نے بے ساختہ کہا

مگر جوزف کال ڈیسکنیکٹ کر گیا تھا
 جس پر ایمن نے بے ساختہ بریک پہ قدم رکھے
 مگر گاڑی کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا
 وہ اسی طرح انتہائی تیز رفتار سے دوڑتا رہا تھا
 "نہیں۔۔۔"

یہ دیکھ کر ایمن کے ہوش اڑے تھے،
 خوف و دہشت میں مبتلا کر وہ بے ساختہ بریک پہ مسلسل پیر کا دباؤ ڈالتی
 رہی تھی

مگر گاڑی نے نار کنا تھا نار کا
 چونکہ ایمن کا سارا دھیان گاڑی روکنے کے لئے بریک پہ تھا
 سو وہ سامنے سے بے خبر تھی،
 جیسی ہی بریک پہ سے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا ایک دم قریب آتے
 چٹان کو دیکھ ایمن کے ہوش اڑے تھے

اس نے گاڑی سنبھالنے کی ہر ممکن سی کوشش کی
مگر انتہائی تیز رفتار ہونے کے سبب ایمن گاڑی کنٹرول نہیں کر سکی تھی
اور اگلے ہی پل اس کی کار پوری رفتار سے چٹان سے جا ٹکرائی تھی
کار چٹان سے ٹکرا کر اچھٹی ہوئی دوسری جانب کھائی میں جا گری تھی

-----*-----

ان سے ملو یہ حبہ احسن کی فرینڈز ہیں، یہ بھی ہمارے ساتھ مشن میں "
"۔ شامل رہیں گیں

تراب نے انتہائی خراب موڈ کے ساتھ ناچاہتے ہوئے بھی گویا تینوں
لڑکیوں کا تعارف اپنے میمبرز سے کروایا

"حبہ میم کی فرینڈز، میم کی ہی طرح کول ہے "
تحشم نے دوستانہ مسکراہٹ اچھالتے ہوئے سب سے پہلے پہل کی تھی

"ہیلو میں ڈاکٹر آسیہ ہوں مسٹر ہینڈ سم"

آسیہ نے فوراً اپنا تعارف کروایا تھا تحشم سے

جس پر شاہینہ اور لیلیٰ نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

جیسے کہہ رہیں ہو کہ یہ کبھی نہیں بدل سکتیں

یہ لڑکیاں اس کنٹیر میں جائے گی اور پھر ہم اس کنٹینر کا پیچھا کرے

"گے۔۔"

"ایک منٹ یہاں صرف ایک ہی لڑکی ہیں اور وہ میں ہوں"

"تو پھر ہم کیا ہیں بوڑھی عورتیں؟"

آسیہ کے کہنے پہ لیلیٰ نے جیسے تنک کر پوچھا تھا

بوڑھی تو نہیں ہو اور نا ہی لڑکی ہو، تم عورت ہو اور شاہینہ بھی عنقریب

"عورت میں شامل ہو جائے گی

"حد ہے۔۔"

لیلی! کیا آپ اور آپ کی فرینڈز یہ چاہتی ہیں کہ میں سب کو دھکے دے کر "
"امن بھجوادوں

آسیہ کے کہنے لیلی کچھ کہتی اس سے پہلے تراب نے انتہائی خشک لہجہ میں
پوچھا تھا

"سوری تراب"

لیلی اور آسیہ نے فوراً سے پیشتر معذرت کی کیوں کہ وہ جانتی تھیں کہ
تراب اگر کرنے پہ آئے تو کوئی بعید نہیں کہ وہ ایسا ہی کر گزرے
"سریہ وائف ایسی ہی ہوتی ہیں"

تراب کوناک تک عاجز اور خفا دیکھ کر تحشم نے گویا مسکراتے ہوئے دھیرے
سے تراب کے قریب جھک کر سرگوشی کی تھی

مگر وہ سرگوشی اتنی بلند ضرور تھی کہ آسیہ نے صاف طور سے سنا تھا

"تم تو اس طرح کہہ رہے ہو جیسے تمہیں کافی ایکسپریس ہیں بیوی کا؟"
آسیہ نے آنکھیں سکیر کر تحشم کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں کیونکہ مجھ ناچیز کے پاس بھی ایک عدد بیوی ہیں"

تحشم نے مذاقیہ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا تھا

جس پر سبھی مسکرائے تھے سوائے آسیہ کے جس کا موڈ تحشم کی بات سن کر جیسے سخت آف ہوا تھا

ایک تو سمجھ نہیں آتا کہ کیوں دنیا کا ہر ہینڈ سم بندہ پہلے ہی سے ریزرو ہو گیا"

"ہے، پتہ نہیں میرے لئے کوئی بچا ہے بھی یا نہیں؟"

آسیہ گویا تحشم کو بری طرح گھورتے ہوئے وہاں سے ناک آؤٹ ہو گئی تھی

"میں نے کچھ نہیں کیا"

آسیہ کے اس طرح جانے پر لیلیٰ اور شاہینہ نے بے ساختہ تحشم کو دیکھا تھا

جو پہلے ہی آسیہ کی بات سن کر ہونک سا ہو کر آسیہ کو دیکھ رہا تھا

اور پھر لیلیٰ اور شاہینہ کو بھی اس طرح خود کو دیکھتے دیکھتے تحشم نے فوراً گھبرا کر کہا تھا

"جانتے ہیں، ہم ابھی آتے ہیں"

لیلی نے برا سامنہ بنا کر کہا تھا اور پھر تراب سے آخر کا جملہ کہہ کر وہ اور
شاہینہ آسیہ کے پیچھے گئیں تھیں
ان کے جانے کے بعد تراب نے گویا سکون کا سانس لیتے ہوئے
آگے کا پلان ڈسکس کرنا شروع کر دیا تھا

ہینڈ کف میں جکڑے ہاتھوں سمیت قطعی غائب دماغی اور مفلوج سی
کیفیت میں مبتلا حبہ احسن کو آسٹریلیا کے مقامی پولیس نے پولیس کار میں
بیٹھایا ہی تھا

کہ تبھی وہاں ڈیویڈ ان آفیسروں تک آیا۔
جس نے ایک نگاہ ہتھکڑیوں میں جکڑے سن و ساکت سی گاڑی میں بیٹھے
حبہ پہ ڈال کر آفیسرز کی جانب متوجہ ہوا۔

اور ان سے مقامی زبان میں کچھ دیر تک باتیں کی جس کے بعد آفیسر گردن اثبات میں ہلا کر اپنی لیڈی آفیسر سے مخاطب ہوا تھا جس پر لیڈی آفیسر حبه کی جانب بڑھتی اسے کار سے اتار گئی تھی اور اب ہتھکڑیوں سے حبه کے ہاتھ آزاد کرتے ہوئے اس نے حبه سے معذرت کی

جسے گویا حبه نے سنا ہی نہیں تھا
 شدید صدمے کے باعث گویا اس کا دل و دماغ یہاں تک کے پورے اعضا گویا مفلوج ہو گئے تھے
 "حبه احسن۔۔۔؟"

پولیس موبائل جانے کے بعد حبه کو بدستور ساکت و جامد کھڑا دیکھ ڈیوڈ نے تشویش اور تذبذب سے پکارا تھا
 جس پر ڈیوڈ کی آواز سن کر حبه نے جیسے جھٹکے سے سراٹھا کر اسے دیکھا تھا

گو یا ڈیوڈ کی وہ ایک لوتی آواز تھی جس نے مفلوج سی حبہ احسن کو ہوش کی دنیا میں لا پٹھا تھا

"تم نے مارا نا اسے۔۔؟؟۔"

وہ اس پر اگلے ہی پل قطعی غضب ناک ہوتی جھپٹی۔

اپنی انگلیاں ڈیوڈ کے گردن کے گرد جکڑتی

ڈھکیلتے ہوئے ڈیوڈ کا پشت قریب بنے عمارت کے دیوار سے لگا گئی تھی

جس پر ڈیوڈ ڈیٹنا سمجھی بھری کیفیت میں بے یقینی سے اسے دیکھا گیا تھا

جس کی آنکھیں نم سرخ اور خطرناک حد تک سرد نظر آرہی تھیں

"کس کی بات کر رہی ہو تم؟"

اپنے گلے پہ ہر پل بڑھتی اس کی انگلیوں کی گرفت پہ ڈیوڈ نے پوچھا تھا

جس کا چہرہ دھیرے دھیرے سرخ پڑ رہا تھا،

وہ بظاہر ہی نازک سی نظر آتی تھی مگر اس کا شکنجہ کافی مضبوط تھا۔

جس پہ ڈیوڈ جو پہلے ہی حبہ احسن سے متاثر تھا اب پھر حیران ہوتے ہوئے
مزید متاثر ہو رہا تھا

ویسے وہ چاہتا تو مزاحمت کر کے خود کو اپنے سے دو فٹ ہائٹ میں چھوٹی اور
نازک سی صنف سے باآسانی چھڑا سکتا تھا
مگر وہ نجانے کیوں حبہ احسن کو نقصان نہیں پہچانا چاہتا تھا
"2357"

کہتے وقت حبہ کی نم سرخ آنکھوں سے کئی موتی ٹوٹ کر رخسار پہ آگرے
تھے

ساتھ ہی ڈیوڈ کے گلے کے گرد گرفت مزید تنگ ہوئی
کہ ڈیوڈ جوان آنسوؤں کو دیکھ حیران ہوا تھا اسے سانس لینا دو بھر ہو گیا
میں نے۔۔۔ نہیں مارا۔۔۔ اسے۔۔۔ وہ پہلے ہی۔۔۔ بھاگ چکا"
"تھا۔۔

"کیا کہا تم نے؟"

ڈیوڈ کے ٹوٹے الفاظ حبه کے سماعت میں گویا زندگی کی نوید بن کر داخل

ہوئے تھے

کہ حبه نے جھٹکے سے ڈیوڈ کی گردن چھوڑتے ہوئے بے یقینی و بے قراری

سے پوچھا

میں اسے مارنا چاہتا تھا مگر وہ میرے پہنچنے سے پہلے ہی بھاگ گیا تھا"

"ویسے۔۔

ڈیوڈ نے کھانستے اور لمبی لمبی سانسیں لے کر سانس بحال ہونے کے بعد حبه

کو دیکھتے ہوئے کہا تھا کہ درمیان میں رک سا گیا

"اس سے تمہارا رشتہ کیا ہے؟"

"اگر تم جھوٹ کہہ رہے ہو تو؟"

ڈیوڈ کے سوال کو سرے سے نظر انداز کرتے ہوئے حبه نے گویا تنبیہ کی

"میں بھلا کیوں تم سے جھوٹ کہوں گا"

وہ میرا بھائی ہے جسے میں نے بچپن میں کھو دیا تھا جسے تم مارنا چاہتے ہو بلکہ "تم نے اسے بری طرح زخمی کر دیا۔۔۔"

ڈیوڈ کے صلح بھرے انداز پہ حبہ نے اب کی مرتبہ دھیمے سے کہا کہ آخر میں اس کا لہجہ پھر سرد ہوا تھا اور آنکھوں سے شعلے لپکنے لگے تھے

سو سوری مس احسن مگر اب میں اسے نہیں مارنا چاہتا اور نا ہی ماروں گا اور "وہ کنگ کے لئے ٹرینڈ کئے ہوئے خاص بندوں میں سے ہیں صرف اتنا ہی نہیں وہ بشار تقی کا آرمی ہے تو یقیناً معمولی زخم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔۔"

"معمولی؟"

حبہ جیسے تڑپ کر غرائی تھی

"یقین مانو اس کے لئے وہ معمولی ہی ہے"

ڈیوڈ نے اسے یقین دلانے کے لئے اپنے ہر لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہا

اور مجھے تمہیں یہ بھی بتانا تھا کہ آسٹریلیا میں تمہارے کچھ دوست تمہیں "

"ڈھونڈتے ہوئے آ پہنچے ہیں

حبہ کے کچھ بھی کہنے سے پہلے ڈیوڈ نے فوراً وہ بات کہی تھی جو وہ کب سے

کہنا چاہ رہا تھا

اور حبہ جو ڈیوڈ کو انتہائی سخت سرد نظروں سے دیکھ رہی تھی

ڈیوڈ کی اس بات پہ گویا بے ساختہ ٹھٹھکی تھی

-----*-----*-----*

افروز علی کو سر پہ ڈنڈا مار کر مرحہ فوراً ہی گھر سے بھاگ نکلی تھی،

یقیناً گھر پہ ملک نہیں تھا

جبھی وہ اس قدر آسانی سے گھر سے نکل آئی تھی۔

پھر اس نے ٹیکسی کی پولیس اسٹیشن جانے کے لئے۔

اور اب وہ پولیس اسٹیشن میں آفیسر کے سامنے تھی
قطعاً بدحواس اور ابتر حالت میں۔۔

"اس نے مار ڈالا۔۔ اس نے میری ساری فیملی کو مار ڈالا۔۔"

"بی بی سکون کا سانس لیں"

ابتر سی حالت میں مبتلا مرحہ پہ پولیس اسٹیشن کے آفیسر کو بھی جیسے بے
ساختہ ترس آیا تھا

اس لئے اسے کرسی پہ بیٹھنے کی پیشکش کی اور پھر مرحہ کے لئے ٹھنڈا پانی
منگوا کر اس کے سامنے رکھا

"اس نے کہا کہ۔۔۔ اس نے اسے مار دیا۔۔"

مرحہ نے بے تحاشا روتے ہوئے کہا تھا

وہ اس وقت حواس میں نہیں تھی

افروز علی کی عرش کے موت کے متعلق بات نے گویا مرحہ کو شدید

صدے سے دوچار کیا تھا

"بی بی کس نے کسے مارا؟"

آفیسر نے نہایت نرمی اور تحمل سے استفسار کیا

افروز علی نے۔۔۔ جواب تک میرے بابائے کا ڈھونگ کرتا رہا "

"ہے۔۔۔ اس نے میرے عرش کو۔۔۔ میرے شوہر کو مار۔۔۔ ڈالا۔۔۔

مرحہ کے لب آخر میں بے ساختہ کانپے تھے

آنکھوں سے سیل رواں تو مسلسل جاری ہی تھا

آپ ایسے بیٹھے ہوئے مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں؟۔۔۔ اس خونی قاتل کو"

"جا کر اریسٹ کیوں نہیں کرتے؟

اگلے ہی پل مرحہ پولیس آفیسر کو خود کو ترحم بھری نگاہوں سے تکتا دیکھ

ہذیانی سی ہو کر چیخی تھی

عرش کی موت کا صدمہ اس کا کمزور وجود برداشت نہیں کر پارہا تھا

دھیرے دھیرے جیسے اس کے حواس چٹخ رہے تھے۔

"ہم جا ہی رہے ہیں محترمہ"

آفیسر نے گویا اس کو تسلی دینے کے لئے اپنی چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا
اور اس کے لرزاتے کانپتے نڈھال سے ہوتے وجود پہ ایک ترحم آمیز نگاہ ڈالی
تھی۔

"ہیلو ڈاکٹر صاحب میں آپ کا ہی ویٹ کر رہا تھا"
مرحہ نے اس آفیسر کو اپنی چیئر سے اٹھ کر جاتے دیکھا تھا
ساتھ ہی اگلے کچھ سیکنڈز بعد مرحہ کو اپنے پشت سے اس آفیسر کی آواز آئی
تھی

جس پر مرحہ کانپتے وجود کے ساتھ آٹھ کھڑی ہوئی تھی
اور جھٹکے سے مڑی۔۔

جہاں اس نے دیکھا کہ وہ پولیس آفیسر کسی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہہ رہا تھا
در اصل میری بیٹی کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہیں کیونکہ حال ہی میں "
اسے شدید دماغی صدمہ پہنچا ہیں اس لئے تھینکس آفیسر میری بیٹی کا خیال
"رکھنے کے لئے

اس شخص نے پولیس آفیسر سے کہتے ہوئے مرحہ کی جانب دیکھا تھا
جسے دیکھ کر مرحہ کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں

-----*-----*-----*

تقریباً دو گھنٹے ہو چکے تھے
حبہ احسن کے فرینڈز کو بھیس بدل کر اس کنٹینر پہ سوار ہوئے،
جس میں اغوا شدہ لڑکیوں کو اسمگلنگ کر کے کنگ ڈم لے جایا جا رہا تھا
اور انہیں کے پیچھے تراب، تحشم اور ان کے مشن میں شامل میمبرز تھے
تحشم کے سوچ کے بالکل مطابق وہ راستے میں کنٹیر کا نشان تقریباً کھو چکے
تھے

اگر پہلے سے ہی کنٹینر میں موجود حبہ کے فرینڈز کے پاس ٹریکنگ ڈیوائس نہ
ہوتی

سو وہ با آسانی اس ٹریکنگ ڈیوائس کو فالو کرتے بلا آخر
کنگ ڈم کی سرحد تک پہنچ گئے
جو تینوں جانب سے پہاڑیوں سے گھیرا تھا
اور کنگ ڈم کی سرحد پہ کافی پہرہ اور سکیورٹی تھی
جس کے سبب وہ سرحد سے کافی دور موجود ٹیلی اسکوپ سے صرف سرحد
کے آس پاس ہوتی سرگرمیوں کو دیکھ سکتے تھے
سرحد پار کرنا فی الحال تقریباً ممکن نہیں تھا
سرحد پہ سکیورٹی کافی سخت ہیں اور یہ سکیورٹی عام سرحد یا چیک پوسٹ "
جیسی سکیورٹی نہیں ہیں یہ یقیناً ایلین ٹیک سکیورٹی سسٹم ہیں جیسے ہیک کرنا
ناممکن تو نہیں مگر انتہائی مشکل ضرور ہیں، اسے وہی توڑ سکتا ہے جو بنا سکتا
ہے"

ڈرون کے ذریعے وہ سرحد سے دور رہ کر سرحد کے ارد گرد کا علاقہ
اسکرین پہ دیکھ چکے تھے

"یعنی سکیورٹی تم توڑ نہیں سکتے؟"

"نہیں، کم از کم یہ میری بس کی بات نہیں ہے بس"

تراب کے پوچھنے پہ غمام (تراب کا پی اے) نے کہا

وہ کافی مرعوب نظر آ رہا تھا

"پھر دوسرا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا"

تراب جلد از جلد اندر جانا چاہتا تھا

کیونکہ اس کے جسم کا ایک حصہ کنگ ڈم کے اندر تھا

جو نجانے کس حال میں تھی

جب تک وہ اسے اور اس کی فرینڈز کو صحیح سلامت دوبارہ حاصل نہیں

کر لیتا

تب تک سکون لینا بھی گویا حرام تھا

-----*-----*

ایمن کی جل کر راکھ ہوئی کار کھائی کی گہرائی میں سرچ ٹیم کو ملی گئی تھی
مگر وہاں انہیں ایمن کی باڈی نہیں ملی، انہوں نے قریبی سارا علاقہ چھان
مارا مگر ایمن کی باڈی نہ مل سکی تھی
ان کا کہنا تھا کہ چونکہ کھائی کی گہرائی سے لگ کر ایک لاکھ دو گھنٹہ جنگل
پھیلا ہوا تھا

جہاں نجانے کتنے ہی خوفناک اور خونخوار قسم کے آدم خور جانور تھے
یقیناً انہیں میں سے کوئی بھوکا جانور ایمن کی ڈیڈ باڈی گسیٹ کر لے گیا ہوگا
کیونکہ اس طرح کہ مزید واقعے اس سے پہلے بھی سرزد ہو چکے تھے
تو بشار تقی نے کنگ بننے کے بعد جو پہلا کام کیا تھا
وہ تھا اپنی کونین کی ڈیڈ سریمنی۔۔

چونکہ وہ مسلم تھی اس لئے اسلامک کلچر کے مطابق اس کا فیونرل بنا باڈی
کے کیا گیا

جس میں پورا کنگ ڈم شامل تھا
جو اپنے نئے کنگ کے لئے بے حد افسردہ تھے،
جس نے کنگ بنتے ہی اپنی کونین کو کھو دیا تھا

-----*-----*

"وہ لوگ کسی اجنبی کو سرحد کے پار پھٹکنے بھی نہیں دے گے"
تحشم نے پتھر کی بڑی سی چٹان پہ پھلے کنگ ڈم کے میپ کو بغور دیکھتے
ہوئے کہا تھا

جو ہاتھ سے بنا تھا، وہ نقشہ تراب نے ڈرون کی مدد سے کھینچے گئے فوٹوز کی مدد
سے بنایا تھا

تو پھر دوسرا طریقہ تو یہی نظر آ رہا ہے کہ ہم کسی اندر کے ہی پاور فل اور"
"بھروسہ مند بندے کے ساتھ اندر داخل ہو

"ایسا بندہ بھلا ہمیں کہاں ملے گا؟"

تراب کے کہنے پہ غم نام نے بے ساختہ پوچھا تھا

"باس کوئی اس جانب یعنی سرحد کی جانب آرہا ہے"

تبھی باہر سے ندیم نے تقریباً بھاگ کر آتے ہوئے انہیں اطلاع دی
وہ اس وقت سرحد سے کئی پھلانگ دور ایک غار میں ٹھکانا بنائے ہوئے
تھے

ساتھ ہی ندیم آس پاس پتھروں کی آڑ میں چھپا کنگ ڈم کی جانب جاتے
راستے کی نگرانی کر رہا تھا

جس نے اگلے ہی پل دوڑ کر اندر آتے ہوئے اطلاع دی تھی

جس کے سبب اگلے ہی پل وہ سبھی غار سے باہر نکل آئے

"یہ تو ایک جیپ ہیں"

دور سے دھول اڑا کر آتی گاڑی کو دور بین میں تحشم نے دیکھتے ہوئے ان
سے کہا تھا

"اور جیپ میں تو۔۔۔ حبہ میم نظر آرہی ہیں"

اگلا جملہ بدستور دور بین میں دیکھتے ہوئے تحشم نے گویا بے یقینی سے کہا تھا

جیپ کے قریب آنے پہ وہ گن پوائنٹ پہ ڈرائیور کو جو کہ ڈیوڈ تھا

جیپ رکوا کر حبہ اور ڈیوڈ کو غار کے اندر لے آئے تھے

"حبہ احسن"

تراب نے سپاٹ نظروں سے اپنے سامنے کھڑی حبہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

جو اپنے ساتھیوں کو دیکھ حیران نظر نہیں آرہی تھی

گویا وہ پہلے سے ان کے متعلق جانتی ہو

"سر۔۔"

حبہ نے بھی اپنے باس کو اسٹینشن کی سی کیفیت میں کھڑے ہو کر اس کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"تم تو اندر تھی نا؟"

تراب کا لہجہ ہنوز خشک اور آنکھیں سپاٹ تھیں

"یہ ایک لمبی کہانی ہیں سر۔۔"

"جسے سننے کا وقت فی الحال نہیں ہیں کیونکہ ہمیں جلد از جلد اندر جانا ہوگا"

"خیر تو ہیں؟"

حبہ کو تراب کے سپاٹ چہرے پہ اب کی مرتبہ پریشانی کے آثار صاف نظر آئے تھے

تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری سہیلیاں جہاں موجود ہو گئیں وہاں خیرت"

"ہو گئیں؟"

تراب کا لہجہ شکوہ آمیز اور سخت خفگی بھرا تھا

"سہیلیاں؟۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ تینوں کنگ ڈم میں ہیں؟"

حبہ نے گویا بے یقینی بھرے صدمے میں گھیرتے ہوئے کہا تھا

جس پر تراب نے اسے جن نظروں سے دیکھا

وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ تینوں کنگ ڈم میں تھیں

"بلکل نہیں"

اگلے ہی پل وہ بے ساختہ کرہائی تھیں
آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں تراب بھائی انہیں اکیلا کیسے کنگ ڈم جیسی جگہ "
"بھیج سکیں ہیں؟

اگلے ہی پل حبه جیسے ہر اسماں سی ہوتی تراب کو الزام دینے والے انداز میں
مخاطب تھی

"سوری انہوں نے یقیناً آپ کو بہت عاجز کیا ہوگا"
مگر تراب نے اسے جن نظروں سے دیکھا وہ فوراً سمجھ گئی تھی جس پر وہ جی
بھر کر شرمندہ ہوئی
"یقیناً ایسا ہی ہوا تھا"
"سوری"

تراب کے چبا کر کہنے پہ حبه کو شرمندہ ہوتے ہوئے پھر سے معذرت کرنا
پڑا

وہ اپنے دوستوں کو نہایت اچھے سے جانتی تھی۔

کسی کو بھی ناک تک عاجز کرنے کی۔۔۔ ان میں بلا کی صلاحیت موجود تھی۔۔

-----*-----

ہمیں اندر داخل ہونے کے لئے اندر کا ہی کوئی قابل اعتماد بندہ چاہئے، جو"

"ہمیں اندر لے جائیں

"ہمارے پاس ایسا بندہ ہیں، یہ ڈیوڈ ہیں کنگ ڈم کے پلرز میں سے ایک"

تراب کے کہنے پہ حبہ نے ڈیوڈ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

جواب تک وہاں ندیم کے گن پوائنٹ پہ کھڑا تھا

ہائے آئی ایم ڈیوڈ، میں تم لوگوں کو نہایت آسانی سے اندر لے جاسکتا ہوں"

"سوائے۔۔

حبہ کے ڈیوڈ کے جانب اشارہ کرنے پہ ڈیوڈ نے ہاتھ ہائے کی شکل میں
لہراتے ہوئے کہا تھا

اور ساتھ ہی آخر میں حبہ کو دیکھتے کہتے رہے
تم میری فکر مت کرو میں کسی لڑکے کا گیت اپ اپنالوں گی تو کوئی مجھے "
"نہیں پہچان سکے گا

حبہ نے لا پرواہی سے کانڈھا آچکا کر جوابا کہا
"خوب! تو کام ہو گیا۔۔۔ پیک اپ"

اس کے بعد تراب نے کہتے ہوئے سبھی کو سامان سمیٹنے کا اشارہ کیا تھا
اور ساتھ ہی ندیم کو ڈیوڈ پہ تانے گن کو ہٹانے کا اشارہ کیا
"کیا ہوا کیا سوچ رہی ہو؟"

گن پوائنٹ سے آزاد ہونے کے بعد ڈیوڈ ان سبھی کو سامان سمیٹا دیکھ حبہ
تک گیا تھا

جس کی نگاہیں پتھر پہ پھیلے نقشے پر ایک ہی نقطے پہ جمی تھی

"صائم کے متعلق"

"کس کے؟"

حبہ کے مختصر سے جواب پہ اس نے نا سمجھی سے پوچھا

"--2357--"

حبہ نے کہتے ہوئے ڈیوڈ کو نظریں اٹھا کر دیکھا

اس کی فکر تم مت کرو وہ یقیناً ٹھیک ہو گا کیونکہ وہ اتنا کمزور تو ہر گز نہیں"

"ہیں جتنا تم سوچتی ہو

حبہ کے پریشان لہجہ پہ ڈیوڈ نے اسے تسلی دی تھی

"تمہارے خیال سے وہ کہا جائے گا؟"

حبہ کی نگاہیں اب بھی نقشہ پہ جمی تھی

"یقیناً کنگ ڈم"

"مگر کنگ ڈم میں تو اسے کنگ سے خطرہ ہے"

ڈیوڈ کی بات سن کر حبہ نے از حد پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا

جس پر ڈیوڈ کئی لمحے تک اسے خاموشی سے دیکھے گیا تھا
"اگر اسے مزید کسی نے کھروچ بھی پہنچائی تو۔۔۔"
ڈیوڈ کے اس طرح خاموش رہنے پہ حبہ کی آنکھیں سرد ہوئی تھیں
اور لہجہ میں تپش در آئی،

۔۔۔ تو وہ دیکھے گا کہ حبہ احسن اپنے بھائی کے لئے کہاں تک جاسکتی ہیں"
۔۔۔ کیونکہ آج حبہ احسن جو بھی ہے وہ صائم کی وجہ سے ہیں میں نے صائم
کی حفاظت کے خاطر خود کو ایسا بنایا ہے تاکہ جو بھی ہاتھ اسے نقصان
"پہنچانے کے لئے آگے بڑھے میں اسے کاٹ ڈالوں
وہ لمحہ بھر رک کر پھر سے گویا ہوئی تھی
"اور اگر وہ وہ ہاتھ کنگ کے ہوئے تو؟"

حبہ کو یک ٹک ساکت نظروں سے دیکھتے ڈیوڈ نے دھیمے لہجہ میں پوچھا تھا
"اس کنگ کے بھی"

حبہ کے لہجہ میں ایک آگ تھا جو کنگ کو پورے کنگ ڈم سمیت جھلسانے کی طاقت و عزم رکھتا تھا

وہ بچپن میں صائم کو ایک مرتبہ کھو چکی تھی
مگر اس بار وہ صائم کو کسی بھی قیمت پر کھونے نہیں دے گی
"اور اگر وہ ہاتھ کنگ بشار تفتی کے ہوتے؟۔۔"

اس مرتبہ ڈیوڈ کا لہجہ پہلے سے بھی دھیمہ ہوا تھا
میں نے کہا نا کہ چاہئے وہ کنگ ہی کیوں نا ہو
"۔۔ کیا؟؟؟؟۔۔ کنگ۔۔ کنگ بشار تفتی؟

حبہ جھلستے لہجہ میں روانی اور استقامت سے کہہ رہی تھی کہ بے ساختہ جیسے
ڈیوڈ کی بات سمجھ آنے پہ نا صرف اس کی آواز اور لہجہ کانپا تھا بلکہ وہ خود بھی
پوری جان سے کانپ اٹھی تھی

"ہاں کنگ ڈم کا کنگ اب بدل چکا ہے۔۔"

ڈیوڈ نے اپنی جانب خوف و بے یقینی سے ساکت و جامد سی حبہ کو دیکھ کہا

-- اس لئے میں 2357 کو چھوڑ سکتا ہوں کیونکہ 2357 کو سزا دینا یہ " پچھلے کنگ کا آڈر تھا تو 2357 تبھی تک محفوظ رہ سکتا ہے جب تک حالیہ کنگ کو اس کے دھوکہ کا علم نا ہو جائے، اور میرے خیال سے کنگ موبی کو نہایت ہی جلدی اس دھوکہ کا علم ہو جائے گا کیونکہ کنگ بننے کے بعد کنگ موبی نے جو کیا ہے ایکس کنگ کو اس کی وجہ سے شدید دھچکا پہنچا ہے جس کا بدلہ وہ یقیناً کنگ موبی کو ایسی جگہ سے تکلیف پہنچا کر دیگا جس کا کنگ موبی " نے گمان بھی نا کیا ہوگا

ڈیوڈ کے ہر لفظ پہ حب احسن کا چہرہ سفید پڑھتا گیا تھا

"ہم۔۔۔ یں جلدی کنگ ڈم کے لئے نکلنا چاہئے۔۔۔"

اس نے سفید لٹھے کے مانند چہرے کے ساتھ اپنی آواز کی لرزاہٹ پہ

بمشکل قابو پائے وہاں موجود سب سے کہا تھا

جو اپنا اپنا سامان سمیٹ کر قریب آکھڑے ہوئے تھے

جو اسے تاسف سے دیکھتے رہ گئے تھے

کنگ بننے کے بعد بشار تفتی نے سب سے پہلے کنگ ڈم میں موجود ایکس کنگ کے خاص آدمیوں کو چین چین کر زندان میں ڈالا، اور کنگ ڈم کی ساری طاقت اپنی مٹھی میں لے لی۔

اور ایکس کنگ کی ساری طاقت گویا خود بخود دم توڑ گئی جسے دیکھ ایکس کنگ کو ہارٹ اٹیک آیا تھا

جس کے سبب وہ مزید محتاج سا ہوتا و ہیل چیئر پہ پہنچ گیا۔

جس سے ملنے کے لئے حالیہ کنگ۔۔ کنگ موبی اس کے پاس گیا تھا

جسے دیکھتے ہی ایکس کنگ غصہ سے پاگل ہوا تھا

تمہیں کیا لگتا ہے تم میرے وفاداروں کو جیل میں ڈال کر اور مجھے اس

"طرح قید کر کے کنگ ڈم پہ اپنی مرضی چلاؤں گے۔۔

ایکس کنگ اس بری طرح آپے سے باہر ہو کر چیخا کہ جملہ پورا ہونے سے

پہلے ہی اس پر کھانسی کا دورا پڑا

ڈاکٹر تو کہہ رہا تھا حالت خراب ہے آپ کی مگر آپ کی اینرجی دیکھ کر تو
"لگتا ہے کہ آپ ایک دم ٹھیک ہیں"

مکمل سیاہ لباس میں جزبات سے عاری سپاٹ چہرے کے ساتھ کہتے ہوئے
حالیہ کنگ موبی نے سائیڈ ٹیبل پہ رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈالتے
ہوئے کہا

اور اس پانی کے گلاس کو ایکس کنگ کی جانب بڑھایا
جس پر ایکس کنگ بشار کو خونی نگاہوں سے گھورتا اس کانچ کے پانی کے
گلاس کو لے کر دیور پہ دے مارا تھا
بے کار چیزوں پہ اپنی اینرجی ذائع مت کیجئے گرینڈ پا، ابھی تو آپ کو اور
"ترپنا اور سسکنا ہے۔۔"

ان گنتی کی چیزیں انجام دے کر تمہیں لگتا ہے کہ تم نے کنگ ڈم کو تباہ
"کر دیا۔۔؟۔۔"

شدید ہائپر اور مضطرب سے ایکس کنگ نے گویا خود کو شانت کرتے ہوئے

بشار پہ چوٹ کی

-- تم نہیں جانتے کنگ ڈم کی جڑیں کتنی گہری ہیں، ان گہرائی تک تم کبھی

"نہیں پہنچو گے البتہ ان گہرائیوں میں تم دفن ضرور ہو جاو گے

"اچھا۔۔ مجھے پہنچنا بھی نہیں ہے۔۔"

ایک طنزیہ اور تلخ مسکراہٹ نے بشار کے عنابی لبوں کا احاطہ کیا تھا

مجھے تو اس کنگ ڈم کو اس کی تمام گہرائیوں سمیت زمین میں دفن کر دینا"

ہے، جس کے لئے میں نے پورے کنگ ڈم میں ڈائنامائٹ بچھا دیا ہے، جس

طرح کنگ ڈم دنیا کے کسی میپ میں نہیں ہے اسی طرح اس دنیا سے بھی

"اس کا نام و نشان مٹ جائے گا

"تم ایسا نہیں کر سکتے موبی"

بشار کی بات سن کر ایکس کنگ کا چہرہ سفید پڑا

جو کنگ ڈم ایکس کنگ کو اپنے باپ سے ورثے میں ملا تھا وہ اتنا طاقتور نہیں تھا جتنا وہ کنگ ڈم آج تھا اور اس کے لئے اس نے کئی قربانیاں دی تھیں، مگر آج اس کا گرینڈ سن اسی کنگ ڈم کو نیست و نابود کرنے پہ تلا تھا جسے اس نے خون اور بے رحمی سے سینچا تھا

"مجھے انڈر اسٹیمیٹ مت کریں مسٹر کنگ!۔۔ اوہ سوری ایکس کنگ۔۔"

بشار نے کہتے ہوئے اپنے سیاہ کوٹ کے اندرونی حصے سے ایک سیاہ گلاب کا پھول نکالا

آپ جانتے ہیں آپ کے سائنٹسٹ کافی ترقی یافتہ ہیں، ان کی ٹیکنالوجی اور دریافت نے مجھے حیران کر دیا جنہیں آپ نے ملک بھر سے اغوا کر کے کنگ ڈم میں قید کر رکھا ہیں، یہ روز بھی ان کی ہی دریافت ہیں، یہ ایک طرح کا ٹائمز ہے۔۔۔

بشار نے بدستور سردوسپاٹ لہجہ میں کہتے ہوئے اس روز کو سائڈ ٹیبل پہ موجود کانچ کی لمبی اور پتلی سی واز میں رکھا

موبی میرے بچے دیکھو تم غلطی پہ ہو، اب بھی وقت ہے کہ تم اپنی غلطی
"سدھار سکتے ہو۔۔۔"

ایکس کنگ نے بشار کی بات پہ دھیان دیئے بنا اسے سمجھانے کی ایک اور
کوشش کی

-- یہ جو روز (گلاب) دیکھ رہے ہیں آپ اس کی آخری پنکھڑی جھڑ کر
"گرنے سے پہلے میں اس کنگ ڈم کے پرچے اڑا دوں گا
کنگ کی بات کو کاٹتے ہوئے۔۔۔"

بشار نے چہرے پہ انتہائی ٹھنڈی اور بے رحم مسکان سجائے کہا
جس پہ لمحہ بھر کے کنگ جیسے کنگ ہوا تھا اور اگلے ہی پل غضب ناک۔۔۔
میں نے کہا نا تم ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ اس کنگ ڈم میں ظالم سے زیادہ
مظلوموں کی تعداد ہیں، اور تم میں ابھی اتنی ہمت نہیں ہے کہ تم انہیں
"نقصان پہنچاؤ"

کنگ نے گلاب کی جانب دیکھے بنا بشار پہ اپنی نگاہ جمائے غصے سے کہا جبکہ
آخر میں اس کا لہجہ حقارت آمیز ہوا تھا

میں نے بھی پہلے ہی کہا تھا کہ میں ہیر و نہیں بلکہ ایک ولن ہوں اور مجھے "
فرق نہیں پڑتا یہاں کون ہے اور کون نہیں ہیں میرا تو بس ایک ہی مقصد
" ہے کہ اس کنگ ڈم کو راکھ کر دوں

بشار نے ایکس کنگ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انتہائی بے رحمی سے کہا
اگر تم نے ایسا کیا۔۔۔ تو گویا تم خود اپنے ہاتھوں سے اپنے اندر کی روشنی "
ختم کر لوں گے۔۔۔ اس روز کے آخری پیٹل کے گرنے تک گویا تم

دھیرے دھیرے خود کو اندھیروں میں ڈوبوں لوں گے کے تمہاری
امیدیں بھی اس اندھیرے میں گم ہو جائے گی اور تم اس لڑکی سے بھی
دوبارہ کبھی مل نہیں پاؤ گے تو گویا گلاب کے آخری پنکھڑی کے گرنے تک
جو تمہارے اندر تھوڑی سی انسانیت پیدا ہوئی تھی وہ سب بھی ختم ہو جائے

گی اور تم پھر سے ایک بیسٹ بن جاؤں گے اور اس کے بعد تم دوبارہ کبھی
"انسان نہیں بن پاؤں گے موبی۔۔"

بشار لب بھینچے کنگ کو سرد نگاہوں سے کہتا ہوا دیکھتا رہا
ایکس کنگ جو بشار کو خوف دلا کر باز رکھنے کی ایک آخری کوشش کر رہا تھا
اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی بشار جانے کے لئے پلٹ گیا تھا
۔۔۔ یعنی آخری پنکھڑی کے گرنے تک تم صرف کنگ ڈم کو ہی نہیں
"بلکہ خود کو بھی تباہ کر لو گے
کمرے سے نکلنے سے پہلے ایکس کنگ کے آخری لفظوں نے بشار کا پیچھا
دروازے کے باہر تک کیا تھا

-----*-----*-----*

دراصل میری بیٹی کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہیں کیونکہ حال ہی میں " اسے شدید دماغی صدمہ پہنچا ہے اس لئے تھینکس آفیسر میری بیٹی کا خیال " رکھنے کے لئے

اس شخص نے پولیس آفیسر سے کہتے ہوئے مرحہ کی جانب دیکھا جسے دیکھ کر مرحہ کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں

یہی ہے وہ شخص جس نے میری فیملی کو قتل کیا تھا اور اب "

"مم۔۔ میرے۔۔ شوہر کو بھی مار ڈالا

مرحہ ہدیانی انداز میں اس شخص کی جانب انگلی کر کے چیخ کر بولی

"آہ مرحہ میری پیاری بچی۔۔۔ یہ تمہیں کیا ہو گیا؟؟؟۔۔۔"

وہ چہرے پہ دنیا بھر کی افیت و تکلیف سجائے مرحہ کی جانب بڑھا

تم۔۔ تم اس طرح کیوں کھڑے ہو؟۔۔ اریسٹ کیوں نہیں کرتے "

"اسے۔۔؟؟؟

مرحہ اس کے قریب آنے پہ بے ساختہ بدک کر پیچھے ہٹتے ہوئے پولیس آفیسر کو بولی

جو ایک باپ کی بے بسی اور افیت پہ سخت افسردہ نظر آ رہا تھا
"میم یہی آپ کے اولد ہیں"

پولیس آفیسر نے افسردگی سے کہا

"سوری آفیسر آپ کو اتنی تکلیف دینے کے لئے"

اور تبھی اس نے آگے بڑھ کر بے قابو ہوتی مرحہ کا بازو دبوچا اور آفیسر سے

انتہائی افسردگی بھرے ندامت سے معافی مانگی

"نہیں سراسر اس کی ضرورت نہیں"

آفیسر گویا خود شرم کی گہرائی میں جا ڈوبا تھا

"نہیں یہ میرے والد نہیں ہیں یہ ایک بہروپیا ہیں۔۔۔"

مرحہ خود کو چھڑنے کی کوشش کرتے ہوئے چیخی تھی

جسے وہ بازو سے گھسیٹ کر لے جا رہا تھا

"یہ ایک۔۔۔ قاتل ہے۔۔۔"

کہتے ہوئے وہ بے ساختہ بے بسی سے سسکا اٹھی
گویا وہ جان گئی تھی کہ اب اسے کوئی اس بے رحمی بہر و پیا سے نہیں بچا سکتا
تھا

کیونکہ جو اس کا محافظ تھا وہ تو اسے چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے جا چکا تھا
اب بھلا اسے کون بچاتا۔۔۔؟



حبہ احسن کی تینوں دوست۔۔۔ لیلی، آسیہ اور شاہینہ کنگ ڈم میں کنٹینر
رکتے ہی اغواکاروں کو چکمہ دے کر بھاگ نکلی تھی،
اور اغواکاران کے پیچھے تھے
وہ ایک بازار کا چوراہا تھا

جہاں وہ تینوں دوڑتے دوڑتے رکیں۔

وہ تینوں ہی بری طرح ہانپ رہی تھیں۔

اس سے پہلے کہ ایک ساتھ دوڑنے کے سبب ہم تینوں ہی پکڑے "

"جائے، ہمیں یہاں الگ الگ ہو جانا چاہئے

لیلی نے پہلے پیچھے مڑ کر تعاقب کاروں کو دیکھنے کی کوشش کی جو بہت پیچھے رہ گئے تھے

اور پھر بازار میں قریب سے گزرتے لوگوں کو دیکھ کہا جوا نہیں مشکوک نگاہوں سے گھورتے ہوئے گذر رہے تھے

ٹھیک ہے ہم الگ الگ ہو کر پہلے خود کو محفوظ کرتے ہیں پھر حہ کو "ڈھونڈے گے

آسیہ نے متفق ہوتے ہوئے بات آگے بڑھایا

"اور پھر شام پانچ بجے دوبارہ یہاں اکٹھا ہو گے "

شاہینہ نء اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

اور ہم میں سے جو یہاں نہیں ہوگا سمجھ جائے گے کہ وہ کسی مصیبت میں "

"گرفتار ہو گیا ہے، وہ آگئے۔۔۔۔"

لیلیٰ نے کہتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا کہ اسے اغوا کار نظر آئے جو انہیں

ڈھونڈتے ہوئے قریب آ پہنچے تھے

"ٹھیک ہے پھر اپنے اپنے راستے بھاگتے ہیں۔۔"

آسیہ نے بھی اغوا کاروں دیکھ کہا تھا

اور پھر تینوں نے ایک دوسرے پہ الوداعی نگاہ ڈالی اور تینوں ہی تین مختلف

راستوں پہ آگے کی جانب دوڑنے لگیں تھیں

یہ جانے بغیر کہ یہ راستہ انہیں کہاں لے جا رہا تھا

-----*-----*-----*

زیادہ تر بندے شاہینہ کے پیچھے تھے

جس کے سبب شاہینہ بہت جلد پکڑی گئی تھی۔
چونکہ حالیہ کنگ نے مزید غلاموں کو لانے اور بیچنے پہ سختی سے پابندی لگا دی تھی

اس لئے انہوں نے خفیہ طور پہ ان سبھی غلاموں کو سیل کیا تھا
اور حراساں خوفزدہ سی شاہینہ کو خریدنے والا کوئی اور نہیں۔۔۔
۔۔۔ بلکہ جوزف تھا

جس نے غلاموں کے بھیڑ میں اسے دیکھتے ہی اس کی جانب بڑھ کر اسے
خرید لیا تھا

-----*-----

اور آسیہ کے پیچھے دو تعاقب کرتے تھے

آسیہ نے جس راستے کو چنا تھا وہ اسے سیدھا تیسرے درجے کی کچی بستی کی
جانب لے گیا تھا

وہ ہانپتے ہوئے اندھا دھند بھاگی جا رہی تھی
اور ٹھیک اس کے کچھ گز پیچھے اغوا کار تھے
مگر اب بھاگتے بھاگتے آسیہ کے پیر جواب دے رہے تھے
اسے لگ رہا تھا وہ مزید بھاگ نہیں سکتی تھی
اور کسی بھی وقت گر سکتی تھی۔
اور پھر کچھ راستے پہ پتھر سے ٹھوکر کھا کر وہ گر گئی
اور خوفزدہ نظروں سے سامنے دیکھا
جہاں وہ دو خوفناک شکل و صورت کے اغوا کار بری طرح ہانپ رہے تھے
اور اس پر غضب ناک سے نظر آ رہے تھے
وہ دنوں آسیہ کی جانب بڑھے
"ہیلپ۔۔۔ کوئی ہے۔۔۔ پلیز ہیلپ۔۔۔"

آسیہ بے ساختہ مدد کے لئے چلائی تھی
 "یہاں کوئی تمہاری مدد کے لئے نہیں آئے گا غلام لڑکی"
 تبھی ان میں سے ایک استہزاء انداز میں بولتا آسیہ کی جانب جھکا
 تاکہ آسیہ کو پکڑ کر گھسٹتے ہوئے لے جائے
 مگر تبھی اس کے پیچھے سے آکر کسی نے ایک موٹا ڈنڈا اس کی کھوپڑی پہ رسید
 کی

ناصر فاس کے بلکہ اس کے ساتھی کے بھی، ساتھ میں ہی دونوں پہ حملہ
 ہوا تھا

جس پر وہ دونوں ساتھ میں ہی تیور اکر گرے تھے
 "یہ گھٹیا لوگ کبھی باز نہیں آئے گے"
 آسیہ نے حیرت سے یہ جملہ حقارت سے ادا کرتی لڑکی کو دیکھا
 جس کے ساتھ مزید کچھ سیاہ فام بھی تھے
 "تم ٹھیک تو ہو؟۔۔ میرا نام ظویا ہے"

اب وہ لڑکی آسیہ کی جانب تشویش سے مخاطب تھی
اور ساتھ ہی اپنا نام اسے بتاتے ہوئے اپنا ہاتھ بھی آسیہ کی جانب بڑھایا
جو ممنون نظروں سے اس لڑکی کو اور سیاہ فام لوگوں کو دیکھ رہی تھی

-----*-----

اور ادھر تیسری جانب لیلی۔۔۔
۔۔۔ پیچھے دیکھے بنا اندھا دھند آگے بھاگے جارہی تھی کہ آخر میں اس نے
خود کو ایک بڑے سے کیسل کے سامنے کھڑا پایا۔
اس نے بے ساختہ پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک اغوا کار کو تعاقب میں بدستور
موجود پایا جس کے سبب اگلے ہی پل وہ بے دھڑک اندر گھس گئی۔
بھاگتے ہوئے راہداری کے اگلے موڑ کی جانب وہ مڑی ہی تھی کہ کسی سے
بری طرح ٹکرا گئی

"سس۔۔ سوری۔۔"

ٹکرا نے والے سے سوری کرتے ہوئے وہ عجلت میں آگے بڑھ گئی مگر۔۔
 "ایک منٹ۔۔ کون ہو تم اور اندر کیسے گھسی؟"

سردوسپاٹ آواز پہ لیلی کور کناپڑا

کیونکہ اگر وہ نارکتی تو اس کے ایک درجن گارڈز نے آگے بڑھ کر دبوچ لینا
 تھا

"وہ میں۔۔"

لیلی رک کر اس کی جانب مڑتے ہوئے اپنا ذہن دوڑا رہی تھی کہ کیا جواب
 دے

مالک آپ کے کہنے کے مطابق میں نے کیسل کے داخلہ دروازے سے"

"گارڈز کو ہٹا دیا تھا، یقیناً اسی لئے یہ اتنی آسانی سے اندر داخل ہو پائی

لیلی کے کوئی بھی جواب دینے سے پہلے اس کے پیچھے موجود ایک گارڈ نے

ڈرتے ڈرتے جواب دیا

"تم کنگ ڈم کی تو نہیں لگتی؟"

اس نے گویا گارڈ کی بات سنی ہی نہیں اور لیلیٰ کو بغور دیکھتا جیسے دھیرے سے اس کی جانب قدم بڑھایا

جو پیروں تک جاتے گاؤن اور اسکارف میں ملبوس تھی اور اسکارف کے کونے سے ہی چہرہ کو کور کی ہوئی تھی

"ظاہر ہے۔۔ نہیں ہوں"

لیلیٰ اس وجہ مگر سرد چہرہ پہ نگاہ ٹکائے بولی جو اسے کچھ جانا پہچانا سا لگ رہا تھا

"تو پھر کنگ ڈم میں کس طرح داخل ہوئی؟"

"تم کون ہو اس طرح سوال جواب کرنے والے؟"

لیلیٰ پہ اس کے سوال نہایت ناگوار گزر رہے تھے

"یہ اس کنگ ڈم کے کنگ ہیں"

تبھی پیچھے موجود کسی گارڈز نے جیسے بتاتے ہوئے تنبیہ کی کہ وہ احتیاط سے

جواب دے

اچھا تو وہ تم ہو جو اس گھٹیا جگہ کا بادشاہ ہے، تو پھر تمہیں معلوم ہونا"

"چاہئے کہ مجھ جیسی لڑکیوں کو یہاں کس طرح لایا جاتا ہے

اس کی شخصیت جان کر تو لیلیٰ کو بڑے زوروں کا غصہ آیا، کہ سب جانتے

بو جھتے کس طرح معصوم بن کر سوال کر رہا تھا

اس لئے تڑخ کر کہا

جس پر کنگ نے ایک سپاٹ نگاہ اس پہ ڈال کر اپنے گارڈز کو دیکھا

"میں نے اغوا شدہ لڑکیوں کا لانا بینڈ کر دیا تھا"

مالک وہ تو بینڈ ہی ہیں مگر شاید اب کی بار لڑکیوں کو خفیہ طریقے سے لایا گیا"

"ہے

"اچھا تو پھر۔۔؟"

"مم۔۔ میں معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔"

اس کی سرد تنی ہوئی بھویں دیکھ وہ گارڈ بے ساختہ خوف سے ہکلا یا

اور پھر فوراً مڑ کر وہاں سے دوڑتے ہوئے گیا

"دیکھو لڑکی۔۔"

"حبہ کہاں ہے؟"

وہ اس کی جانب مڑتا بولا اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ پورا کرتا لیلی نے فوراً

پوچھا

"کیا؟؟؟"

لیلی کے سوال پہ وہ جیسے ساکت ہوا تھا

"اگر تم کنگ ہو تو یقیناً جانتے ہو گے کہ حبہ احسن کہاں ہے؟"

لیلی نے انتہائی تنفر اور کینہ تو زاندا ز میں پوچھا

"تم حبہ احسن کو کیوں ڈھونڈ رہی ہوں؟"

ساکت سے بت نے کس قدر حیرانگی اور تجسس سے پوچھا تھا

"کیونکہ وہ میری جان ہے"

"تم حبہ احسن کو کیوں ڈھونڈ رہی ہو؟"

کیونکہ وہ میری جان ہے۔۔۔ اس لئے بتادو کہ وہ کہاں ہے؟، ورنہ میں "

"تمہارے اس جگہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گی

لیلی نے انتہائی اعتماد سے للکار تے ہوئے کہا

اور اتنا اعتماد کیوں ناہو بھلا؟؟... اسے پورا یقین تھا کہ اس کا مجنون کہی

قریب ہی تھا

اور اسے وہ ایک کھروچ تک پہنچنے نہیں دے گا

حالیہ کنگ، کنگ موبی عرف بشار تفتی اتنا اندازہ تو لگا ہی چکا تھا کہ وہ لڑکی حبہ

کو ڈھونڈتے ہوئے کنگ ڈم تک پہنچی تھی۔

اور یہ کہ حبہ کو اپنی جان کہنے والی یقیناً حبہ کی نہایت ہی کلوز تھی۔

اس لئے گلے ہی پل وہ لیلی کے ساتھ اسٹڈی روم میں تھا

"تمہارے ساتھ اور کون کون ہے؟"

بشار نے لیلیٰ کے قریب جاتے ہوئے پوچھا تھا

جسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ لیلیٰ نے بے ساختہ اپنے لباس میں موجود پاکٹ کے اندر موجود انجیکشن سیرنج پہ اپنی گرفت مضبوط کی

وہ تیار تھی کسی بھی لمحہ انجیکشن میں موجود ڈوز کو کنگ کے باڈی میں

انجیکٹ کرنے کے لئے مگر وہ کچھ قدموں کی دوری پہ رک گیا تھا

میں کیوں بتاؤں کہ اور کون ہے؟، اور ویسے بھی پہلے میں نے پوچھا تھا،"

"اس لئے پہلے تم بتاؤ گے کہ میری حبه کہاں ہے؟

لیلیٰ کے "میری حبه" کہنے پہ بشار نے بھوئیں اچکا کر لیلیٰ کو دیکھا تھا اور پھر

اگلے ہی پل ہنس دیا

"سریسلی۔۔؟؟"

وہ ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا

"تم بے وقوف کی طرح کیوں ہنس رہے ہو؟"

اس کی بے تکی ہنسی پہ لیلی بری طرح جل گئی یوں لگ رہا تھا گویا وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہو۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا تبھی دروازہ ناک ہوا
"یس"

جس پہ بشار دروازے کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے بولا
جس پر اگلے ہی پل اسٹڈی روم میں ایک بندہ داخل ہوا تھا اور گھٹنوں تک جھکا
جس پہ بشار نے بے ساختہ لیلی کو دیکھا جس کی آنکھوں سے اسے اپنے لئے
صاف ناگواری اور ناپسندیدگی نظر آئی تھی
وہ پہلے ہی اسے ناپسند کر چکی تھی،

اور ابھی جو ملازم اس کے لئے جھکا تھا وہ دیکھ کر تو گویا وہ اسے مزید برا
انسان سمجھتی ہوگی۔

بشار تقی جسے آج تک فرق نہیں پڑھا تھا کہ لوگ اسے کیا سمجھتے تھے؟
اس وقت گویا پڑھ رہا تھا،

کیونکہ لیلیٰ کی حبہ کے لئے بے قراری اور محبت دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کہ یقیناً حبہ کے لئے بھی وہ اتنی ہی امپورٹنٹ ہوگی۔ جتنی حبہ اس لڑکی کے لئے تھی

اور وہ شاید نہیں چاہتا تھا کہ حبہ کے لئے جو امپورٹنٹ ہو وہ ان کے نظروں میں برا بنے۔

ایک لمبی سانس فضا کے سپرد کرتا وہ اس آنے والے کی جانب متوجہ ہوا تھا "میں نے سبھی کو منع کیا تھا کہ اب اس طرح کرنا بند کر دیں"

مم۔۔ عاف کر دیں۔۔ مالک۔۔ اتنی پختہ عادت ختم ہونے میں۔۔۔"

"وقت لگے گا"

بشار کے سر دلجہ پہ وہ گڑ گڑا کر بولا تھا

"ٹھیک ہے کیوں آئے ہو یہ بتاؤ؟"

"آپ نے کہا تھا کہ میں 2357 کے بارے میں انفارمیشن نکالوں"

"ہاں تو پھر؟"

بشار جو بے زاری سے سن رہا تھا

بے ساختہ چونکا

"مالک میں ساری انفارمیشن نکال چکا ہوں، وہ سب اس میں رہی"

کہتے ہوئے اس ملازم نے ایک لفافہ بشار کی جانب بڑھایا

"گڈ بہت اچھا کام کیا"

بشار نے فائل لیتے ہوئے اس سے کہا تھا

جسے سن کر اس ملازم کے چہرے پہ رنگ بکھیر گیا

"مالک۔۔ آپ سے ایکس کنگ ملنا چاہتے ہیں"

اس سے پہلے کہ بشار لفافہ کھول کر دیکھتا تبھی ایک اور ملازم اس کے سامنے

آکر جھکتے ہوئے بولا تھا

"تم لوگ کبھی نہیں سدھروں گے، دفع ہو جاؤ"

بشار کی سرد جھڑکی پہ وہ دونوں خوفزدہ ہوتے ہوئے فوراً بھاگ کھڑے

ہوئے

"میں اتنا بھی برا نہیں ہو جتنا تم سوچتی ہو"

بشار لیلی کے آنکھوں سے جھانکتی ناپسندیدگی دیکھ لفافہ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے
بولا

"اچھا"

جس پر لیلی نے استہزاء سے سر جھٹکا تھا

"کہی مت جانا تم یہی سیف رہو گی"

"تم مجھے قید نہیں کر سکتے"

بشار کے کہنے پہ لیلی غصے سے غرائی تھی

جس پہ دھیان دیئے بغیر وہ اسٹڈی سے نکل گیا

"حبہ کی فرینڈ حبہ کی ہی طرح تھی، ضدی سی"

بند دروازے کو دیکھتے ہوئے بشار نے بے ساختہ سوچا تھا

ہاں وہ جان گیا تھا کہ وہ لڑکی یقیناً حبہ کے دوست تھی

"لڑکی پہ نظر رکھنا"

جس کے بعد بشار گارڈز کو تنبیہ کرنا نہیں بھولا تھا

-----*-----

بشار کے جانے کے بعد لیلیٰ نے تیزی سے ٹیبل پہ رکھا لفافہ اٹھا کر ٹیبل پہ الٹا تھا

یقیناً اس میں کچھ خاص تھا
تبھی اس کے متعلق سن کر کنگ ڈم کے کنگ کے چہرے کا رنگ بدل سا گیا تھا

لیلیٰ نے جیسے ہی لفافہ الٹا ٹیبل پہ چند کاغذات اور فوٹو بکھر گئے
لیلیٰ نے بے ساختہ فوٹو اٹھا کر دیکھا
جو ایک خوب رو سے نوجوان کی فوٹو تھی۔
جس کے اوپری حصے میں لکھا تھا

"2357"

"ایکس کنگ کا خاص انتہائی وفادار غلام"

"جسے امن سے ایکسپورٹ کیا گیا"

"اصلی نام۔ صائم احسن۔"

آخری لائن پڑھ کر لیلی کا ہاتھ بے ساختہ کانپا تھا۔

تبھی دروازہ وا کر کے کوئی اندر داخل ہوا

جس پر لیلی بے ساختہ پلٹی

"کک۔۔ کون ہو تم؟"

آنے والا سیاہ لباس میں ملبوس تھا،

اور چہرے کو سیاہ ہڈی سے چھپائے ہوئے تھا

"آپ نے کہا تھا کہ آپ یہاں حبہ احسن کو ڈھونڈنے آئیں ہیں؟"

"ہاں۔۔ مگر تم کون ہو؟، اور یہ سب تم کیسے جانتے؟"

لیلی نے مشکوک نظروں سے ہڈی میں چھپے اس کے چہرے کو دیکھنے کی
کوشش کرتے ہوئے پوچھا

میں نے آپ کو کنگ موبی سے یہ کہتے ہوئے سنا تھا، کیا آپ حبہ احسن "
" کے متعلق سب کچھ جانتی ہیں؟

"ہاں۔۔۔ مگر تم ہو کون؟"

اب کی مرتبہ لیلی نے جھلا کر پوچھا تھا

وہ اس کے سوال کا جواب دیئے بنا خود ہی مسلسل سوال کئے جا رہا تھا

جس پہ وہ اپنے سر سے ہڈی اتار گیا

"تم۔۔۔ تم۔۔۔؟"

اور اس کی شکل دیکھ لیلی جیسے شذر ہوئی تھی

"تو پھر آپ یقیناً جانتی ہو گئیں کہ صائم کون ہے؟"

اس نے حیرت سے شل لیلی سے کہا تھا

جو تصویر کو سامنے کئے کبھی تصویر کو دیکھتی تو کبھی اسے۔۔۔

"کیا آپ جانتی ہیں؟"

"..ہاں۔"

اس کے پوچھنے پہ لیلیٰ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"تو پھر بتائیں صائم کون ہے؟"

"تم یقیناً صائم ہو"

"اور میں۔۔ یعنی کہ صائم۔ کون۔۔ ہوں؟"

تم صائم احسن ہو، حبہ احسن کے چھوٹے بھائی، جو حبہ سے چار سال کی عمر

میں بچھڑ گیا تھا اور تب سے حبہ آج تک صرف تمہیں ڈھونڈ رہی ہیں۔۔۔

"اللہ کا شکر ہیں کہ تم مل گئے۔۔"

کہتے ہوئے لیلیٰ کی آنکھیں جھل ملا گئی تھیں۔

جبکہ لیلیٰ کی بات سن کر 2357، نعمان عرف صائم احسن گویا پتھر کے

بت میں تبدیل ہوا تھا

-----*-----*-----*

مرحہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ یہ اس کے بابا نہیں بلکہ افروز علی تھا
جو کہ اس کی فیملی کا قاتل تھا
مگر کوئی اس کی بات نہیں مان رہا تھا
سب اسے پاگل سمجھ رہے تھے اور افروز علی کو ترحم آمیز نگاہوں سے دیکھ
رہے تھے
افروز علی مرحہ کو بازو سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لے جا رہا تھا کہ اسے رکنپڑا
"ہینڈ زاپ افروز علی"

مرحہ کا سر جھکا ہوا تھا آواز پہ جھٹکے سے سراٹھا کر بے یقینی سے دیکھا
جہاں وہ افراز علی کے سامنے کھڑا کہہ رہا تھا
وہ شدید زخمی نظر آ رہا تھا، چہرے اور بازو پہ جا بجا خراشیں تھیں
اور بایاں بازو پلستر میں جکڑا تھا

ڈاکٹر رضامرزا اور ان کی فیملی کو قتل کرنے، اور پھر اس کے بعد ان کی "جعلی پہچان اپنانے، الحیات ہاسپٹل میں غیر قانونی طور سے انسانی اعضاء کو بیچنے، ان سب کے جرم میں تمہیں گرفتار کیا جاتا ہیں

کیپٹن دعان عرش کی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ اس کے پیچھے ملٹری یونیفارم میں موجود ملٹری آفیسر نے آگے بڑھ کر افروز علی کو گھیر لیا تھا، اور اسے ہتھکڑیاں لگا رہے تھے

جو اچانک عرش کو اپنے سامنے صحیح سلامت دیکھ دنگ ہوا تھا، تو اب چلا رہا تھا کہ اس پر جھوٹا الزام لگایا جا رہا ہے۔

مگر ملٹری آفیسر نے اس کی ایک نہیں سنی اور اسے گھسیٹتے ہوئے لئے گئے۔

اور تب عرش مرحہ کی جانب متوجہ ہوا جو بت کی مانند ساکت سی اسے دیکھی جا رہی تھی۔

وہ اتنی ساکت تھی کہ اس کے آنکھوں میں موجود آنسوؤں تک آنکھوں میں
ساکت ٹھہر سے گئے تھے۔

"تم ٹھیک تو ہو مرحہ؟"

وہ بے قراری سے مرحہ کے قریب گیا تھا

اور اپنے داہنے ہاتھ سے اس کے رخسار کو چھوتے ہوئے پوچھا

جو بنا کوئی جواب دیئے اگلے ہی پل لہرا گئی تھی

جسے عرش نے بمشکل اپنے داہنے بازو سے سنبھالا تھا

-----*-----*-----*

ایکس کنگ کی نگاہیں واز میں موجود سیاہ گلاب پہ جمی تھی

جو ایک ٹائمر تھا

اور اس کے سارے سیاہ پیٹلز (پنکھڑیاں) گر چکے تھے

سوائے ایک کہ جو ایکس کنگ کی آنکھوں میں خوف کا سماں باندھ گیا
نجانے وہ کب گر جائے اور کب بشار کے کہے کے مطابق اس کا کنگ ڈم
اس دنیا کے صفحہ ہستی سے مٹ۔۔۔

تبھی دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

جس پہ وہ اپنے سیلف کنٹرول و ہیل چیئر کو آنے والے کی جانب گھوما گیا
روم میں داخل ہوتے ہی بشار کی نگاہ سب سے پہلے واز میں رکھے گلاب کے
آخری سیاہ پیٹل پہ گئی تھی
جس کے سبب اس کے خوبصورت لبوں پہ سرد استہزاء آمیز مسکراہٹ اٹھ
اٹی

تو ایکس کنگ خوفزدہ ہیں۔۔ گڈ ویری گڈ، آپ کو ٹھیک اسی طرح"
خوفزدہ ہونا چاہئے جس طرح میں تھا، پل پل ہر پل جس کھونے کے خوف
میں آپ نے مجھے مبتلا کر رکھا تھا وہی خوف میں آپ کے آنکھوں میں دیکھنا
چاہتا ہوں، پھر کھودینے کا درد جس سے آپ نے مجھے روشناس کروایا ٹھیک

اسی طرح کا درد آپ کو بھی تو محسوس ہونا چاہئے، میں نے کہا تھا کہ میں کنگ ڈم کو صرف اسی وقت قبول کروں گا جب مجھے اسے تباہ و برباد کرنا "ہوگا، آپ کو اپنی محبت مجھے نہیں سوپنا چاہئے تھی گرینڈپا "صحیح کہا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی"

ایکس کنگ نے تھکے تھکے لہجہ میں کہا تھا

"مگر خیر وہ تو ہو گئی، مجھے تمہیں کچھ بتانا تھا موبی۔۔"

ایکس کنگ نہایت مطمئن سے لہجہ میں بشار سے مخاطب تھا

جس پہ بشار جو کھڑکی سے کنگ ڈم کی بڑی بڑی عمارتوں کو دیکھ رہا تھا

اس نے انتہائی سکون میں مبتلا ایکس کنگ کو پلٹ کر دیکھا

"تم جانتے ہو نعمان کون ہے؟"

وہ میرا پی اے ہیں، اور اب اس کے متعلق کوئی جھوٹ گھڑ کر مجھے بے

"وقوف بنانے کی ہر گز کوشش مت کرنا

کنگ کے پر سکون انداز پہ پہلے ہی بشار کا دماغ کھٹک چکا تھا،

پھر کنگ کا سوال نعمان کے متعلق سن کر وہ ناگواری سے بولا

"تم اس پر بہت بھروسہ کرتے ہو نا؟"

"آپ کی بکو اس کا مقصد کیا ہے آخر؟"

اس نے بھویں اچکا ایکس کنگ کا چہرہ بغور دیکھا

گویا وہ یہ جاننا چاہ رہا تھا کہ اب خالی ہاتھ رہ جانے والا فقیر بادشاہ اس کے

ساتھ کونسا گیم کھیل کر بدلا لینا چاہ رہا تھا

جبھی تم نے اس لڑکی کو نعمان کے حوالے کیا تھا تا کہ نعمان اسے صحیح

"سلامت کنگ ڈم کے باہر چھوڑ آئے

آپ چاہے کچھ بھی بکو اس کرے مجھے اس پر زہرہ برابر بھی بھروسہ نہیں"

"آئے گا اس لئے چپ ہو جائے

بشار نے انتہائی ناگواری سے کہا اور اپنے قدموں کو دروازے کی جانب کیا

تا کہ کنگ کی مزید بکو اس سنے بنا وہ یہاں سے جاسکے

"مگر جانتے ہو وہ تمہاری بیوی کے ساتھ کیا کرے گا؟"

بشار کے قدم جیسے ناچا ہتے ہوئے بھی ر کے حالانکہ۔۔۔

نجانے کیوں اس کا ہر گھڑی دھیرے دھیرے سہمتا دل اب اسے کچھ بھی

سنے بغیر وہاں سے بھاگ کھڑا ہونے کے لئے کہہ رہا تھا

وہ تمہارا پلان نہیں تھا کہ تم اپنی بیوی کو کنگ ڈم کے باہر بھیجو، تمہیں لگا

تم اپنی بیوی کو محفوظ ہاتھوں کے سپرد کر کے محفوظ کر رہے ہو مگر تم نے اتنا

ہی اسے غیر محفوظ کر دیا، اور نعمان جس پر تمہیں بھروسہ تھا وہ تمہاری

"بیوی کے ساتھ وہ کر چکا ہو گا جو میں نے اسے حکم دیا تھا

کنگ نے بشار کا چہرہ دیکھ کہا جو اس کی بات سن کر سفید پڑ چکا تھا

آپ جھوٹ بول رہے ہیں، بھلا نعمان ایسا کیوں کرے گا؟، آپ کا حکم وہ"

"کیوں مانے گا؟

بشار نے سفید چہرے کے ساتھ انتہائی اعتماد سے انکار کیا

کیونکہ اسے نعمان پہ بھروسہ تھا۔۔۔ اپنی ذات سے بھی زیادہ

"کیونکہ وہ میرا وفادار ہیں"

"اور کچھ؟"

کنگ کی بات سن کر بشار بے ساختہ ہنس پڑا

وہ پچھلے آٹھ سال سے میرا پی اے ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کا

"وفادار ہے"

سر جھٹک کر انتہائی طنزیہ انداز میں اس نے ایکس کنگ سے کہا تھا

اور ایکس کنگ نے اسے ترحم آمیز نگاہوں سے دیکھا

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب اس کے جملے بشار تقی کی پوری دنیا کو ریزہ ریزہ

کرنے والے تھے

اور اس سے بھی پہلے سے وہ میرا غلام اور وفادار تھا جو میرے کہنے پہ

تمہارے پاس گیا تھا، تاکہ وہ مجھے تمہاری پل پل کی خبریں دیتا رہے، تو کنگ

موبی وہ تمہارا نہیں بلکہ میرا وفادار ہیں، اور اس نے میرے کہنے پہ تمہاری

"بیوی کو مار دیا"

-----*-----

"کیا کھاجہ کنگ ڈم میں نہیں ہیں"

"ہاں"

لیلیٰ کے حیرت سے چیخ کر پوچھنے پہ صائم نے دھیرے سے کہا
آپ بے فکر رہیں میں آپ کو بھی بحفاظت کنگ ڈم کے باہر چھوڑ دوں گا

میں اکیلی نہیں آئی یہاں، میرے مزید دو فرینڈز میرے ساتھ یہاں آئے

صائم کے تسلی آمیز لہجہ پہ لیلیٰ بولی
"وہ کہاں ہے؟"

پتا نہیں، مگر ہم نے طے کیا تھا کہ پانچ بجے بازار کے چوراہے پہ دوبارہ ملے گا

"ابھی ساڑھے چار ہو رہے ہیں۔۔"

لیلیٰ کے کہنے پہ صائم نے اپنی کلائی پہ بندھی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا
 ٹھیک ہیں پھر ہم وہاں جائے گے آپ کے فرینڈز کو لے گے اور پھر میں
 "آپ تینوں کو کنگ ڈم کے باہر حبه احسن تک سیفلی پہنچا دوں گا
 حبه احسن؟.. بیٹا آپی ہیں وہ تمہاری۔۔ صرف حبه ہی نہیں میں بھی اور"
 باقی کے دو مزید آپی ہیں جو تمہاری ایسے کان کھینچے گی نا، بیٹا ساری اکڑ بھول
 "جاؤں گے"

صائم کے لئے حبه کے اتنے اجنبی انداز پہ
 لیلیٰ نے بے ساختہ اس کو ڈپٹا تھا

جو واپس ہڈی کو سر پہ چڑھاتا

بنالیلی کو کوئی بھی جواب دیئے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا
 اس کے پیچھے جاتی لیلیٰ نے دروازے کے باہر دو گارڈز کو افسوس سے بے
 ہوش پڑا دیکھا

اور براسا منہ بنا کر بڑائی تھی جسے صائم سن نہیں پایا تھا

-----*-----

صائم اور لیلیٰ بازار کے چوراہے پہ کھڑے انتظار کر رہے تھے۔
صائم ایک مرتبہ پھر واپس دیکھتا نظر آیا، صرف پانچ بجنے میں پانچ منٹ رہ گئے تھے۔

اور تبھی اچانک انہیں چاروں جانب سے گھیر لیا گیا
بازار میں افراح تفریح سی مچ گئی،

لوگ اس جگہ سے دور بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے
اچانک بدلتے حالات کی وجہ سے لیلیٰ بے ساختہ ہراساں ہوئی تھی
اس نے دیکھا کہ قریب ہی زن سے ایک بڑی سی سیاہ کار آ کر رکی،
جس میں سے کنگ نکلتا ہوا دکھا۔

جس کے ہاتھ میں سیاہ پستول تھا
اور اس کی سپاٹ و انتہائی سرد نظریں ہڈی میں ملبوس صائم پہ جمی تھی

اچانک بدلتے حالات کی وجہ سے لیلی بے ساختہ ہراساں ہوئی تھی
اس نے دیکھا کہ قریب ہی زن سے ایک بڑی سی سیاہ کار آ کر رکی،
جس میں سے کنگ نکلتا ہوا دکھا۔

جس کے ہاتھ میں سیاہ پستول تھا
اور اس کی سپاٹ و انتہائی سرد نظریں ہڈی میں ملبوس صائم پہ جمی تھی
جسے لیلی بھی بھانپ گئی تھی،

("پتہ نہیں یہ تراب کہاں رہ گیا تھا؟، اسے ابھی تک تو آ جانا چاہیے تھا")
لیلی نے بے قراری سے اطراف پہ نگاہ ڈالتے ہوئے سوچا تھا
جہاں دور دور تک ان کے سوا کوئی نہیں تھا۔

گویا بازار بالکل خالی ہو چکا تھا

"تم ڈرنا نہیں صائم، میں یعنی تمہاری آپہ تمہیں کچھ نہیں ہونے دے گی"
لیلیٰ نے قریب آتے بشار کو دیکھ صائم کے سامنے ڈھال کی طرح جمتے ہوئے کہا

جس پر ساکت سے صائم نے ایک نگاہ لیلیٰ پہ ڈالی
اور اپنی ہڈی سر سے اتار دی

"آپ بے فکر رہے میں سنبھال لوں گا"

صائم نے قریب آکر رکتے بشار کو دیکھ لیلیٰ سے کہا تھا

"ایسے کیسے بے فکر ہو جاؤں، اس شخص کی نیت مجھے ٹھیک نہیں لگتی"

لیلیٰ نے بشار کو کینہ توڑ نظروں دیکھ کہا

جس کے اشارہ کرنے پہ ایک گارڈ نے آگے بڑھ کر لیلیٰ کو بازو سے پکڑ صائم کے سامنے سے ہٹایا تھا

"چھوڑو مجھے میں نے کہا چھوڑو۔۔"

لیلی نے خود کو چھڑانے کے لئے جدوجہد کی مگر اس لمبے تڑنگے سیاہ فام کے سامنے اس کی کوشش کسی بچے کی طرح کمزور سی کوشش کے سوا کچھ نہیں تھا

"سرا نہیں کچھ مت کریں پلیز"

بدستور مزاحمت کرتی لیلی کو گردن موڑ کر دیکھنے کے بعد صائم نے بشار سے کہا تھا جس کی نظریں یک ٹک اس پہ جمی تھی
گویا اس نے صائم کی بات سنی ہی ناہو۔
آج سے آٹھ سال پہلے کیا تم ایکس کنگ کے کہنے پہ میرے پاس آئے
"تھے؟"

بشار کا لہجہ انتہائی سرد و سپاٹ تھا،
اور ساتھ ہی بے حد خالی بھی۔

صائم نے پہلو میں لٹکتے ہاتھ میں موجود گن کو دیکھا اور پھر بشار کے چہرے کو جہاں ہمیشہ کی طرح سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ خون کو جمادینے والا خالی پن بھی تھا۔

"ہاں۔۔۔۔"

صائم نے لمحہ بھر کے لئے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے کہا

اور اب اس کا چہرہ بھی بے تاثر تھا

اس کا جواب سن ایک لمحہ کے لئے ان خالی خالی کر سٹل آنکھوں میں کرب و افیت کی پرچیاں سی نظر آئی تھی۔

جس کے سبب آنکھیں لمحوں میں سرخ ہوئی۔

جن سے صائم بے ساختہ نظریں چرا گیا

"تو تم نے بھی مجھے دھوکہ دیا"

بشار کے کہنے پہ صائم نے بے ساختہ نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جس کے

چہرے پہ انتہائی عجیب سی مسکراہٹ تھی

"کیونکہ میں کسی اور سے وفا کرنے کا پابند تھا"

صائم نے خود کو کہتا سنا

اس سے بہتر تو یہ ہوتا کہ تم مجھے مار ڈالتے نعمان، تم سے بہتر مجھے کون
جانتا کہ مجھے دھوکہ سے کتنی نفرت ہے، کیونکہ زندگی میں ہر ایک نے
مجھے دھوکہ دیا رہ گئے تھے تم۔۔۔ تو تم بھی انہیں میں سے ایک نکلے

"آئی ایم سوری سر"

بشار کے لہجہ میں افیت سی افیت تھی جس پہ اس نے فوراً کہا
کیا تمہارے ان مصنوعی لفظوں سے کچھ بدلے گا؟، کیا تم وفادار ہو جاؤں
"گے، یا وہ مجھے واپس مل جائے گی؟"

صائم کی معذرت نے گویا بشار کے اندر ایک بھڑکتی ہوئی آگ سلگادی
وہ گن اس پہ تانے غرایا

تمہارا دھوکہ ایک طرف مگر تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟۔۔ تم جانتے تھے
"کہ وہ میرے لئے کیا تھی تم اسے مار کیسے سکتے ہو؟"

اس کے لہجہ میں غم، غصہ، صدمہ سا تھا جس کی گویا کوئی انتہا نہیں تھی
تم اسے کچھ نہیں کرو گے مسٹر کنگ ورنہ میں تمہیں جان سے مار ڈالوں"
"گی

لیلیٰ بشار کو صائم پہ گن تانے دیکھ بے ساختہ غرائی تھی
"سر۔۔۔"

اور بشار کی بات سن کر صائم کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ بشار پر نا صرف
اس کی حقیقت آشکار ہوئی تھی
بلکہ بشار ایک بڑی غلط فہمی کا بھی شکار تھا،
جس کی سبب وہ شدید صدمے میں تھا،
اور وہ صدمہ بشار تقی کو کسی بھی انتہاء تک لے جاسکتا تھا
اور اس انتہاء تک جانے سے بشار تقی کو کوئی نہیں روک سکتا تھا
سوائے ایک ہستی کے۔۔

پلیز تم اسے کچھ مت کرو۔۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم اتنے بھی برے نہیں " "ہو۔۔۔"

لیلی بشار کی انگلی کی گرفت ٹریگر پہ بڑھتے دیکھ اب کی مرتبہ منت کرتے ہوئے بولی

جس کی بات کو جیسے بشار تقی نے سنا ہی نہیں تھا

وہ لب سختی سے بھیجنے انتہائی ضبط کی سبب سرخ انگارہ ہوتے کر سٹل آنکھوں کو صائم پہ اور گن کی پوائنٹ کو صائم کے سینے پہ جمائے وہ کسی بھی لمحہ شوٹ کرنے کے لئے تیار تھا

کہ تبھی پیچھے سے کچھ قدموں کے بھاگ کر آنے کی آواز آئی "صائم۔۔۔"

وہ قدم بھاگ کر آتے ہوئے صائم کو دیکھ بے ساختہ رکے تھے اور اب وہ قدم دھیرے دھیرے ان کی جانب بڑھ رہے تھے "صائم میں نے تمہیں بلا آخر ڈھونڈ ہی لیا۔۔۔"

اس کی آنکھیں گلابی ہوتے ہوئے نمکین پانی سے بھر گئی
 جس کے سبب نظروں کے سامنے دھندلاہٹ سی چھا گئی تھی
 آنکھوں کو سختی سے بند کر کے کھولنے پر آنسوؤں کے کئی موٹے موٹے قطر
 ے پھسل کر رخسار پہ گرے

جس کے بعد اسے سب کچھ انتہائی صاف دیکھنے لگا
 اور صائم کی جانب تنی ہوئی گن بھی۔۔۔

جسے دیکھ حبا حسن کی سانسیں تھمی تھمی۔۔۔

اور نظریں بے ساختہ صائم سے ہٹ کر گن کو تھامے ہستی پہ گئی
 "بشار نہیں۔۔۔"

انتہائی دھیرے سے اس کے لب کپکپائے تھے کہ کوئی سن نہیں پایا تھا
 اور اگلے ہی پل وہ دوڑتی ہوئی صائم کے سامنے آئی
 ٹھیک بشار کے گن پوائنٹ پہ۔۔۔

جسے دیکھ بشار بے یقینی سے ساکت ہوا

جیسے سب کچھ رک سا گیا ہو

دنیا، وقت، ہوا یہاں تک کہ اس کی سانسیں بھی۔۔

ایک واحد حقیقت اس کے سامنے کھڑی تھی۔

'اور تھی' حبہ احسن

"بشار وہ گن مجھے دے دو پلینز۔۔۔"

جو اس کے سامنے آنسوؤں بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ

پھیلا گئی

نجانے وہ حقیقت تھی یا خواب۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پار ہاتھ،

مگر پھر بھی اس نے اپنی گن بنا پلکیں جھپکائیں بنا اس پہ سے نظریں ہٹائے

اس کے ہاتھ پہ رکھ دی

وہ ایک لمحے کے لئے بھی نا پلکیں جھپکانا چاہتا تھا

اور نا ہی اس پہ سے نظریں ہٹانا،

کیونکہ اسے لگا اگر اس نے ایسا کچھ بھی کیا تو وہ اسے ایک بار پھر کھودے گا
چاہے خواب میں ہی سہی۔۔۔

مگر وہ اسے خواب میں بھی کھونے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔
اور تبھی نجانے کہاں سے ایک بلٹ آئی اور بشار کے سینے سے جا لگی
"نہیں بشار۔۔۔"

اس کی جانب خوفزدہ سی آنکھیں پھیلائے دوڑ کر آتی حبابہ احسن،
اور ہر گزرتے پل بڑھتا سینے کا درد اسے بتا رہا تھا کہ وہ خواب نہیں بلکہ ایک
حقیقت تھا

"بشار۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی"
اس کا سر حبابہ کے گود میں تھا

اور اس کے بادامی آنکھوں سے آنسوؤں قطار در قطار بہہ رہے تھے۔
"وہ زندہ تھی"

افیت و تکلیف میں ہونے کے باوجود اس کے وجود میں ناقابل بیان سکون
سادوڑ گیا

کئی دن بعد اس کے عنابی لبوں پہ دلفریف مسکان دوڑ گئی تھی
اس نے ہاتھ بڑھا کر ان بادامی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کو انگلیوں
کے پوروں پہ سمیٹنا چاہا تھا
کہ تبھی اسے یاد آیا۔۔

تمہیں یہاں۔۔۔ نہیں آنا چاہئے تھا۔۔۔ جب۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکے "
"یہاں سے چلی جاو۔۔ کسی بھی لمحہ ڈانٹاؤٹ۔۔۔

ابھی بشار کی بات پوری نہیں ہو پائی تھی
اور ادھر ایکس کنگ کے کمرے میں سائیڈ ٹیبل پہ رکھے واز میں موجود
گلاب کا آخری پیٹل ٹوٹ کر واز میں گر رہا تھا
جسے دیکھ ایکس کنگ نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کی تھی اور ٹھیک اسی
وقت۔۔۔

ایک انتہائی زوردار دھماکا ہوا
جس نے کنگ ڈم کی زمین کو ہلا کر رکھ دیا

-----*-----*-----*

کر سٹل آنکھیں دھیمے سے کھلی اور سفید چھت سے جا ٹکرائی۔
خالی ذہنی کی کیفیت میں اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر کر رہ گیا۔۔۔
تبھی اس کی جانب کوئی بڑھا۔
"ایک منٹ میں ہیلپ کرتا ہوں"

کہتے ہوئے اس نے اسے اٹھ کر بیٹھنے میں مدد کی
چونکہ بلٹ پروف ہونے کی وجہ سے بلٹ سے تو بچت ہو گئی مگر آپ کے
سینے اور بازو کے کچھ مسلنز اور ٹینڈون ڈیماج ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے

ڈاکٹر نے آپ کو یہ پہنے رہنے کے لئے کہا، تاکہ آپ کے ڈیج ہوئے مسلنز
 "پہ اسٹریس ناپڑے

کہتے اس نے اس کے بائیں ہاتھ کو گردن سے لٹکتی کف میں جکڑا تھا
 جس کی وجہ سے ہاتھ گردن سے ٹائی ہو گیا
 "اب کیسی ہے طبیعت آپ کی کنگ موہی؟"

اس کے پوچھنے پر بشار نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا
 وہ ڈیوڈ تھا، جو اس کے جواب کا منتظر تھا
 "ٹھیک ہوں مگر۔۔۔"

اس نے کہتے ہوئے اطراف پہ نگاہ ڈالی
 یہ اس کا لکڑی کا وہ دو منزلہ گھر تھا جو اس نے اسپیشلی حبہ کے لئے بنوایا تھا
 ساتھ ہی اسے گذر اسار وقت یاد آیا
 جس کے سبب اگلے ہی پل وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا
 "حبہ۔۔۔"

"وہ سیف ہے بلکہ سب سیف ہیں سوائے۔۔۔"

بشار کی بے قراری دیکھ ڈیوڈ نے جیسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور آخر میں کہتے کہتے رک سا گیا

"مگر کیسے؟، سب سیف کیسے ہو سکتے ہیں۔۔؟"

بشار نے حیران گی سے پوچھا

آپ نے جو ڈائنامائٹ لگایا تھا، کنگ ڈم میں داخل ہونے کے بعد ہمیں"

اس کے متعلق فوراً پتا چل گیا تھا، کیونکہ مس حبہ نے کنگ ڈم کی سکیورٹی

سسٹم کو ہیک کر لیا تھا، اور ساتھ ہی انہوں نے ڈیفیوز بھی کر دیا، اس لئے

سب سیف ہیں، مگر کیسل کے بیس مینٹ میں جو ڈائنامائٹ سیٹ تھا باقی

کے ڈائنامائٹ سے کنیکٹ نہیں تھا اس کا سینٹر الگ تھا جس کا ہمیں علم نہیں

تھا اس لئے ہم کیسل کو بچا نہیں سکے اور نا ہی کیسل میں موجود ایکس کنگ

"کو۔۔"

ڈیوڈ نے کہتے ہوئے بشار کو دیکھا جو سپاٹ چہرے کے ساتھ اسے سن رہا تھا

-----*-----*

اس خوبصورت سے لکڑی کے دو منزلہ گھر کے ماسٹر بیڈروم کے گیلری
سے جھانکنے پر لان دیکھتا تھا
جو موسمی پھولوں سے سجا تھا
اور ان پھولوں کے درمیان ایک لکڑی کا خوبصورت سفید گول ٹیبل تھا
جس کے ارد گرد سفید کرسیاں لگی تھیں
اور ان کرسیوں پہ وہ چاروں موجود تھیں
حبہ، اور حبہ کی تینوں سہیلیاں۔۔

وہاں مقررہ وقت پہ ٹھیک پانچ بجے آسہ بھی ظویا کے ساتھ آئی تھی
مگر وہاں مچے ہنگامہ سے کافی دور رہ کر انہوں نے سب ملاحظہ کیا تھا

اور رہ گئی تھی شاہینہ جسے جوزف نے خریدا تھا، خوفزدہ سی شاہینہ نے
جوزف کے رحم لی بھرے استفسار پہ سب بتا دیا تھا کہ وہ اور اس کی دوست
یہاں کیوں آئیں تھیں۔

اس لئے ابھی کچھ دیر پہلے جوزف شاہینہ کو حبہ کے پاس چھوڑ گیا تھا
جس کا حبہ نے دل سے شکریہ ادا کیا تھا
مگر جوزف نے یہ کہہ کر حبہ کا شکریہ قبول نہیں کیا کہ دوستوں کے
درمیان اس طرح کی فار ملیٹیز کوئی معنی نہیں رکھتی
خیر اس وقت وہ چاروں ٹیبل کے گرد لگے چیئر پہ بیٹھے تھے
ٹیبل پہ سامنے ان کا مشترکہ فیورٹ پزا اور کولڈرنک موجود تھا
جس سے انصاف کرتے ہوئے، لیلی اور آسیہ شاہینہ کو اپنی آنکھوں دیکھا
حال بتا رہی تھی،

جسے شاہینہ نہیں دیکھ پائی تھی۔

یہ کہنا ٹھیک رہے گا کہ لیلی اور آسیہ حبہ کی خوب ٹانگ کھینچ رہی تھیں

"تم نے بھی کیا سین مس کر دیا شاہینہ۔۔"

آسیہ نے آہ بھر کہتے ہوئے کولڈ رنگ کا گھونٹ بھرا تھا اور لیلیٰ کو دیکھا
صحیح کہا میں اور تراب تو یوں ہی بدنام ہے اصل رمیو اور جیولٹ تو یہ
"دونوں ہے"

لیلیٰ نے بھی آسیہ کو دیکھ کر سر نفی میں ہلاتے ہوئے تنک کر کہا
"کون دونوں؟"

شاہینہ کا اشتیاق عروج پہ تھا

جو سب کچھ جاننے کے لئے قطعی بے چین تھی
اور حبه ان تینوں کو بے بسی سے دیکھی جا رہی تھی۔

کیونکہ جانتی تھی کہ ابھی ان تینوں نے اس کا کافی بینڈ بجانا تھا،
وہ تینوں ہر گز بھی اسے آسانی سے معاف نہیں کرنے والی تھیں
کیونکہ ناصرف حبه نے ان سے اپنی شادی کے متعلق کچھ بتایا تھا
بلکہ بشار کے متعلق بھی نہیں بتایا تھا

"ہماری حبہ اور اس کا مجرم جس کے پیچھے یہ تھی۔۔۔"

آسیہ کے کہنے پہ شاہینہ کا منہ حیرت سے کھلا تھا

اور اس نے بے یقینی سے حبہ کو دیکھا گویا اسے شک تھا کہ وہ حبہ تھی

۔۔۔ تو جب ہماری جیولٹ اپنے رومیو سے کہہ رہی تھی کہ ۔۔۔ تمہیں کچھ

"نہیں ہوگا، میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی

"اور آنکھوں سے سیل رواں کی جاری تھیں"

آسیہ نے کہتے ہوئے حبہ کی کاپی کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی جس کے

درمیان لیلیٰ نے لقمہ دیا

اوہ مائے گڈنس کیا یہ سچ ہے میں نے آج تک حبہ کو کبھی روتے نہیں

"دیکھا

شاہینہ ان دونوں کو دیکھ پھر سے حبہ کو دیکھا تھا،

جو بے چارگی سے انہیں دیکھ رہی تھی، اور انتظار کر رہی تھی ان کے رکنے کا

تاکہ وہ تینوں اپنی ساری دل کی بھڑاس نکال دیں

"تمہیں اس وقت دیکھنا تھا جب یہ آنسوؤں کی ندیاں بہا رہی تھی"

شاہینہ کی حیران گی پہ لیلی نے تیکھی نظروں سے حبہ کو دیکھتے ہوئے پیرا
 کے پیس کو منہ میں ٹھونسنا تھا

ٹھیک اسی طرح جس طرح فرہاد نے دودھ کی ندیاں کھود نکالی تھی، اسی"

"طرح یہ آنسوؤں کی ندیاں بہانے پہ تلی تھی

"یہ تو بالکل بدل گئی ہیں"

آسیہ کے کہنے پہ شاہینہ نے بدستور حبہ کو دیکھ کہا تھا جس کی حیرانگی کم ہی
 نہیں ہو رہی تھی

"وہ بھی ایسا ویسا۔۔"

"اب بس بھی کرو تم تینوں"

لیلی مزید کچھ گوہر افشائیاں کرتی، حبہ نے گویا تینوں سے منت بھرے لہجہ
 میں کہا

"اوہ۔۔"

لیلی حبہ کی منت پہ قطعی دھیان دیئے بغیر بے اختیار سیدھی ہو بیٹھی
جیسے اچانک اسے کچھ یاد آگیا ہو

"۔۔ میں اب سمجھی کہ ہماری جیولٹ کار میو مجھ پر ہنس کیوں رہا تھا؟"

لیلی کے کہنے پہ ان سبھی نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

کیوں کہ میں نے بڑے فخر سے کہا تھا کہ حبہ میری جان ہے، جی وہ یہ "

"سوچ کر ہنس رہا ہو گا کہ وہ اب تمہاری نہیں بلکہ میری جان ہے

"واقعی۔۔۔"

لیلی کے بات پہ آسیہ اور شاہینہ نے حبہ کو گھورا

تم تو بڑی شریف تھی، تم سے ہمیں یہ امید نہیں تھی حبہ کہ تم اتنی بگڑ
"جاؤ گی

"بس کر دو یا تم تینوں"

آسیہ کے ڈپٹنے پہ حبہ کان تک سرخ نظر آرہی تھی

اور پھر اٹھ کر اندر کی جانب چل دی

لیلی آسیہ اور شاہنیہ نے حبہ کو اس قدر شرماتے دیکھ ایک دوسرے
مسکراتے ہوئے دیکھا

وہ تینوں بہت خوش تھے کہ اس کی دوست کو کوئی حفاظت کرنے والا، بے
انتہا چاہنے والا، ایک قدر دان ہم سفر مل گیا تھا
"اتنی آسانی سے تمہیں معافی نہیں ملنی سویٹ ہارٹ"
وہ تینوں بھی ہانک لگاتے ہوئے حبہ کے پیچھے بھاگی تھیں
یہ ظاہر تھا کہ انہیں مزید حبہ کو تنگ اور زچ کرنا تھا

-----*-----

"میم آپ کا چھوٹا بھائی چھپ کر بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا"
حبہ آگے تھی اور وہ تینوں بدستور اس کے پیچھے تنگ کرنے کے لئے موجود
تھیں

جی انہیں رکنپڑا کیونکہ تحشم صائم کا بازو پکڑ کر کھینچتے ہوئے حبہ کے سامنے لا کھڑا کیا تھا

جو تحشم کے لفظوں پہ سخت ان کفر ٹیبل سا نظر آ رہا تھا

"مس۔۔ حبہ۔۔ احسن۔۔ مجھے جانا ہیں یہاں سے"

حبہ نے اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھا، جو نظریں چرائے کھڑا تھا

جو اسے آپی کے بجائے انتہائی اجنبیت سے حبہ احسن کہہ رہا تھا

جسے چار سال کی عمر میں اس نے کھو دیا تھا

اور تب سے اب تک وہ صرف اس کے لئے زندہ تھی کہ اسے اپنے بھائی کو

ڈھونڈنا تھا

اور اب جب وہ مل گیا تھا تو وہ اس سے بھاگنے اور چھپنے کی کوشش کر رہا تھا

حبہ کی بادامی آنکھیں دھندلائی تھیں

جب ماما اور آپی تمہیں اور مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھیں، تب تم صرف تین"

"سال کے تھے۔۔۔"

پلیز۔۔ کیا تم مجھے۔۔ اپنی آپي کو بھول گئے۔۔ میں زرا سا بھی یاد
 "نہیں۔۔۔"

بے تحاشا روتے ہوئے حبہ دو قدم قدم سے کنگ صائم کی جانب چلتی
 اس سے جا لگی تھی
 "آپی۔۔۔"

شدت سے روتی حبہ احسن کے گرد بے اختیار ہی ناچاہتے ہوئے صائم نے
 بازو کا حصار باندھا تھا

نجانے کیوں حبہ کا اس طرح رونا اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا
 اسے بے چین کر رہا تھا، اور پھر بلا آخر بے چین ہو کر وہ اسے پکارا اٹھا
 "آپی پلیز۔۔۔ اس طرح مت روئیں"

صائم کے آپی کہنے پہ تو گویا حبہ کے آنسوؤں نے مزید شدت اختیار کر لی
 اور پیچھے حبہ کی فرینڈز ایک دوسرے سے لگی سخت جذباتی سی ہوتی آبدیدہ
 ہو رہیں تھیں

کہ تبھی کوئی تیزی سے آیا اور جھٹکے سے صائم کو حبه سے دور کیا

"میری بیوی تمہاری وجہ سے اتنا رو رہی ہیں"

وہ بشار تھا جو سرخ چہرہ اور نم آنکھیں والے صائم پہ غرایا تھا

"بشار۔۔"

روانی سے بہتے آنسوؤں کو ہتھیلی کے پشت سے رگڑتے ہوئے حبه نے بے

ساختہ ہراساں ہو کر بشار کو پکارا

جس پر بشار نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید آگے کچھ کہنے سے روک دیا تھا

اور پھر وہ صائم کی جانب متوجہ ہوا جس کا کالر اس نے مٹھی میں اب تک

دبوچ رکھا تھا

جسے صائم نے چھڑانے کی قطعی کوشش نہیں کی تھی

"تو تم ہو صائم جسے حبه اتنے عرصے سے ڈھونڈ رہی تھی۔؟؟۔"

بشار کے سوال پہ صائم نے کوئی جواب نہیں دیا

وہ بس بشار کو دیکھا گیا

تم حبہ کے چھوٹے بھائی ہو تو۔۔۔ پھر آج سے تم میرے بھی چھوٹے"
"بھائی ہو"

بشار نے اب کی مرتبہ نرمی سے کہتے ہوئے صائم کا کالر ٹھیک کیا اور اسے
کھینچ کر گلے لگایا

"آئی ایم سوری سر۔۔"

"سر؟"

صائم کو اگلے ہی پل دھکادے کر دور کرتے ہوئے اس نے آبرو اچکا کر
پوچھا

اس سے پہلے کہ صائم کچھ کہتا ایک زوردار چپٹ پڑی تھی اس کے سر کے
پچھلے حصے پر

گدھا نہیں تو کبھی بہن کو حبہ احسن کہہ رہا ہے تو کبھی بہن کے شوہر کو سر،"
میرے حوالے کر دو اسے کچھ دنوں کے لئے، سب سیکھا پڑھا نادیا تو پھر
"کہنا"

وہ آسید تھی جو نہایت حق سے صائم پہ برس تھی
 جو براسا منہ بنائے اپنا سر سہلاتے ہوئے سن رہا تھا
 اب تو اسے سیکھانے اور پڑھانے کے لئے اس کی دلہن لانی ہوگی، تو ہے"
 "کوئی تمہاری نگاہوں میں حبہ؟

شاہینہ نے شرارت سے صائم کو دیکھتے ہوئے حبہ سے پوچھا
 "ہاں ہے نا بہت کیوٹ سی لڑکی، صائم کو بھی بہت پسند ہے"
 حبہ نے مسکراہٹ لبوں پہ دبائے انتہائی سنجیدگی سے کہا
 کون؟۔۔۔ کسے پسند ہے؟، کیا آپ اس بے وقوف لڑکی کا ذکر کر رہی ہیں،"
 "جسے کورین ہیروز پسند ہے، اور جو ہر بات پہ روتی رہتی ہیں؟
 صائم بے اختیار بدک اٹھا تھا
 اگر تمہیں وہ پسند نہیں ہے تو اس کے ان سب باتوں کے متعلق تم کیسے"
 "جانتے ہو؟

حبہ نے اسے جاچتی نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا

"ہاں بتاؤ ذرا"

آسیہ نے بھی تنک کر کہا

جس پر صائم بے ساختہ گڑ بڑایا تھا

اور بے بسی سے ان چاروں کو دیکھا جو اسے تیکھے تیوروں سے گھور رہیں
تھیں

اس نے مدد طلب نظروں سے بے ساختہ بشار کی جانب دیکھا جو نفی میں سر
ہلاتا اس کی جانب سے رخ ہی موڑ گیا تھا

آپ چاروں تو جانتیں ہی ہیں کہ میرا کام ہی یہی ہیں کہ لوگوں کے "

"بارے میں معلومات رکھنا، ہیں نابشار بھائی جان؟

میں نے کبھی نہیں کہا اسے کہ اس لڑکی کے بارے میں معلومات اکھٹا "

"کرے، یہ یقیناً اس کا خود کا فیصلہ تھا

ان چاروں کو خود کی جانب متوجہ ہوتا دیکھ بشار نے فوراً اپنا دامن بچایا

جس پر وہ چاروں پھر صائم کی جانب متوجہ تھیں

جو بری طرح پھنس گیا تھا

کہاں تو اس کیاب تک ایک بھی بہن نہیں تھی
اور اب جب پتا چلا کہ اس کی ایک بڑی بہن ہے، تو اس بڑی بہن پہ مزید
تین بڑی بہنیں پھری ملی۔

ایسی قسمت بھلا اس کے علاوہ کس کی ہو سکتی تھی
"تو پھر رشتہ پکا سمجھو"

اگلے ہی پل لیلی نے گویا اعلان کیا
"شاہینہ کی شادی سے نیٹ کر، صائم کی شادی بھی نیٹالیں گے"
"بلکل۔۔"

وہ چاروں آپس میں مشورہ کر رہی تھیں
اور حیرت سے گنگ صائم کا یہ احتجاج گویا دل میں ہی رہ گیا کہ 'شادی جس
"نے کرنی ہیں زرا اس سے بھی تھوڑا مشورہ لے لیں
کیونکہ تبھی وہاں تراب آیا تھا

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہیں"

اس کی سپاٹ آواز پہ سبھی نے پلٹ کر اسے دیکھا
جو اپنے تمام تر سرد تاثرات سمیت بشار تقی کی جانب متوجہ تھا

"تم امن کے موسٹ وانٹیڈ کریمینل ہو"

تراب نے بشار کو چبھتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا

"مگر میں ابھی امن میں نہیں ہوں"

بشار نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیا

وہ دنوں اس وقت لان میں سفید گول میز کے آمنے سامنے کھڑے تھے

اور حباب درمیان میں کھڑی انتہائی پریشانی سے کبھی بشار کو دیکھتی تو کبھی

تراب کو

"اسی لئے تو میں یہاں ہوں"

تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم یہاں اس لئے آئے تاکہ تم مجھے "

"اریسٹ کر کے امن لے جا سکو۔۔ واقعی تمہیں یہ اتنا آسان لگتا ہے؟

تراب کے کہنے پہ بشار نے استہزاء انداز میں کہتے ہوئے سر جھٹکا

"سر۔۔"

بشار کے تلخ استہزاء لہجہ پہ حبہ نے بے ساختہ پہلو بدلتے ہوئے تراب کے

سپاٹ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہنے کی کوشش کی۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ بشار نہیں جانتا تھا کہ وہ کس سے مخاطب تھا وہ کون

تھا؟

"بلکل۔۔۔"

تراب حبہ کی بات کا ٹٹا بشار سے بولا

"مگر میں ایسا نہیں کروں گا۔۔"

"تم ایسا کر بھی نہیں سکتے"

تراب کے سپاٹ لہجہ پہ بشار نے بدستور استہزاء آمیز لہجہ میں کہا

"بشار۔۔۔"

حبہ نے بے ساختہ بشار کو پریشانی سے دیکھا
وہ چاہتی تھی کہ بشار تھوڑا نرم پڑ کر بات کریں کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ
اس کا باس ابو تراب واقعی بشار تقی کو باندھ کر لے جائے۔
جو کہ ایسا کر سکتا تھا

بات یہ نہیں ہے کہ میں ایسا کر سکتا ہوں یا نہیں بات یہ ہے کہ میں ایسا"
کرنا نہیں چاہتا، کیونکہ اس لئے نہیں کہ میں تم سے ڈرتا ہوں بشار تقی، بلکہ
اس کنگ ڈم کے لوگوں کے لئے جسے تم اپنی جذبات کے تحت ختم کرنے
والے تھے، تم تو کہی بھی ایڈ جسٹ ہو جاو گے، کہی کے بھی جیل میں، مگر
"یہاں کے معصوم لوگ۔۔۔ ان کا کیا؟، کیا انہیں دنیا قبول کرے گی؟
تراب کے لہجہ سے جھلکتی سردی سے زیادہ اس کی سچائی نے بشار تقی کو
گنگ کیا تھا

میں انہیں ختم نہیں کرنا چاہتا تھا، اور ناہی میں نے تیسرے درجے کے "لوگوں کو ختم کرنا چاہا، میں نے صرف کنگ ڈم کے پہلے اور دوسرے "درجے کے لوگوں کو سزا۔۔۔"

بشار زخمی سے لہجہ میں بولا

اس کے کر سٹل آنکھوں میں شدید زخمی تاثرات ابھر آئے تھے
تم کون ہوتے ہو کسی کو ان کے کئے کی سزا دینے والے، کیا تم قدرت ہو "یا قانون؟"

"سر۔۔ پلیز۔۔"

بشار کے آنکھوں کے زخمی تاثرات دیکھ حبہ نے بے ساختہ تراب کو پکارا
جس پر تراب نے لمحہ بھر کے لئے اسے دیکھا،
حبہ کے آنکھوں میں تیرتی التجا کو تراب نے صاف پڑھا جو کہہ رہی تھی کہ
وہ بشار کے ساتھ اتنی سختی نا برتے

شاید تم نہیں جانتے کہ میں یہاں کاکنگ ہوں، تو قانون بھی پھر میں ہی "ہوں"

تراب کے سرد بے رحم سے جملے بشار کی ضمیر پہ جیسے سخت کوڑوں کا کام کر رہے تھے

مگر وہ لب بھیجے انہیں برداشت کرتا، اپنے اندر کی کیفیت کو چھپائے وہ بظاہر لا پرواہی اور ڈھٹائی سے مخاطب تھا

"کنگ۔۔؟۔۔ قانون۔۔؟"

تراب کے لبوں پہ استہزاء سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی
صرف بڑی پوزیشن کامل جانا ہی سب کچھ نہیں ہوتا بشار تقی، بلکہ جتنی "بڑی پوزیشن ہوتی ہیں اتنی ہی بڑی بڑی ذمہ داریاں بھی ساتھ لاتی ہیں، تو کیا تم بطور کنگ ان ذمہ داریوں کو انجام دے پاؤ گے؟، تم خود سے کیوں نہیں پوچھتے کہ کیا تم واقعی لائق ہو ایک کنگ بننے کے؟

تراب کے تلخ کاٹ دار لہجہ پہ شدید زخمی ہوتے روح کے ساتھ بشار، تراب کو سرخ پڑتی آنکھوں سے دیکھا گیا اور جب اس کی کرسٹل آنکھوں کو جو دھیرے دھیرے مزید سرخی میں ڈھل رہی تھی،

وہ سرخی یہ بتا رہی تھی کہ وہ شدید ضبط واذیت میں تھا۔
نہیں۔۔۔ میں نہیں ہوں۔۔۔ تم صحیح کہہ رہے ہو کہ میں ایک انتہائی "گناہ گار مجرم ہوں، اور مجھ جیسا مجرم کنگ بننے کے لائق نہیں ہے انتہائی ضبط کی بندھن میں بندھے اپنی انا کو ہرا کر بلا آخر بشار تقی مان گیا تھا کہ تراب جو کہہ رہا تھا وہ سچ تھا
"تو تم اپنے تمام گناہوں کو مانتے ہو؟"

"ہاں"

تراب کے کہنے پہ بشار کے لب دھیرے سے ہلے تھے

چونکہ ہم امن میں نہیں ہیں، اور عدالت وغیرہ قائم نہیں کر سکتے تو۔۔۔"

"ٹھیک ہیں پھر تمہارے ان گناہوں کی سزا کا تعین اب میں کروں گا۔۔۔"

تراب نے اپنے مخصوص سرد و سپاٹ لہجہ میں بشار سے کہا

اور پھر حبہ کو دیکھا جس کی بادامی آنکھوں میں خوف تیر رہا تھا

"مگر سر۔۔۔"

"اسے سزا کا تعین کرنے دو"

حبہ ہر اسماں سی کہنے کی کوشش کر رہی تھی کہ بشار نے حبہ کی کلائی پکڑ کر

اسے کہنے سے روکا اور حبہ کی خوف سے سچی بادامی آنکھوں میں دیکھ

افسردگی سے مسکرایا۔

گویا وہ اسے تسلی دینا چاہ رہا تھا

یایہ باور کروانا چاہ رہا تھا کہ وہ ٹھیک تھا

تو سزا یہ ہے بشار تقی کہ تم اس کنگ ڈم کے ایک لائق کنگ بننے کی"

کوشش کرو گے، یہاں سے ظلم و ستم کا خادمہ کرو گے اور ہر ایک کو انصاف

دلاؤ گے، تم آج سے خود سے زیادہ کنگ ڈم کے لوگوں کے لئے رہو گے
 ، ان کی پریشانی دکھ و تکلیفیں ان سے زیادہ تمہاری رہے گی، اور خود کی
 راحت سے زیادہ تم ان کی راحت کا فکر کرو گے، تم وہ تمام کوشش
 کرو گے جس کے سبب کنگ ڈم خوش حال رہے، اور دوسرے ممالک کی
 طرح آگے بڑھے، اور حبه احسن یہاں تمہارے ساتھ رہی گی جو کہ میری
 ایجنٹ ہیں وہ تم پر نظر رکھے گی، اور جب کبھی تم اپنی سزا سے زرا سا بھی
 بھاگنے کی کوشش کرو گے تب حبه احسن مجھے اطلاع دے
 گی۔۔۔ انڈر اسٹینڈ ایجنٹ بیوٹی

تراب مضبوط و سپاٹ لہجہ میں کہتے بشار کے شل صدے بھرے چہرے
 سے نظریں ہٹاتے ہوئے حبه کو دیکھا
 "ہاں۔۔۔ یس۔۔۔ یس سر۔۔۔"

حبه نے ہکلاتے ہوئے فوراً ہامی بھری تھی

ٹھیک ہیں پھر اب ہمیں جلد از جلد نکلنا ہیں اب جب تم سیف ہو گئی ہو تو "
"لیلیٰ کو بچوں کی فکر ستائے گی

تراب کہتا ہوا الان سے اندر کی جانب بڑھا

"ٹھیک ہیں۔۔۔"

حبہ نے بھی ایک نگاہ صدمہ سے شل بشار پہ ڈال کر تراب کے ساتھ اندر
کی جانب جاتے ہوئے کہا

وہ جانتی تھی کہ وہ ابھی شدید صدمے میں تھا

اور اسے سنبھلنے کے لئے کچھ وقت، اور تنہائی چاہئے تھی

"حبہ تمہارے بابا نے کافی کوشش کی کہ تمہیں۔۔۔"

تراب نے اندر جاتے ہوئے حبہ سے کہنا چاہا تھا جس پر وہ تراب کی بات
کاٹ گئی

آپ انہیں جا کر صائم کے زندہ ہونے اور مل جانے کی خوش خبری سنا"
 دیکھتے گا اور یہ کہ وہ دوبارہ کبھی اپنے دونوں بچوں کا چہرہ نہیں دیکھ پائے گے،
 "اور یہ ان کے کئے سزا ہیں

حبہ کا چہرہ کہتے وقت قطعی جذبات سے عاری تھا
 "اور تمہاری اسٹیپ سس وہ بھی یہی تھی نا؟"

وہ مرچکی ہیں، شہناز کے لئے بھی یہ سزا کافی ہوگی کہ اس کی اکلوتی چستی "
 "بیٹی اس کی لاپرواہی کے سبب ماری گئی
 یار بچوں کو کچھ نہیں ہوگا، روحی پھپھوان کا بہت اچھے سے خیال رکھ رہی "
 "ہو گئیں

تراب اور حبہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے انہیں شاہینہ کی آواز آئی
 "کیا ہوا لیلی کو؟"

انہوں نے دیکھا کہ لیلی صوفے کے وسط میں بیٹھی تھی اور ارد گرد شاہینہ
 اور آسیہ بیٹھے اسے تسلی دے رہیں تھیں

جسے دیکھ تراب نے فوراً پوچھا تھا
"تراب مجھے بچوں کے پاس جانا ہیں"
لیلی صوفے سے اٹھتی ہوئی نم آنکھوں کے ساتھ اسے بولی
اور لیلی کی آنکھوں کی نمی دیکھ تو تراب سدا کی طرح تڑپ اٹھا
"بلکل ہم ابھی نکل رہے ہیں"

جس پر آسیہ نے منہ بنا کر حبابہ اور شاہینہ دیکھا
جیسے کہہ رہی ہو لو شروع ہو گئی دونوں کی لواستوری۔۔

"جلدی سے سامان وغیرہ پیک کرو"

"پیک ہیں سر بس نکلنے کا انتظار ہیں"

تراب کے علان پہ تحشم نے فوراً کہا

جو لگج وغیرہ لادے کھڑا تھا

"اوہ اتنا فاسٹ۔۔؟"

بلکل یار میری بھی ایک فیملی ہیں میں بھی ایک عدد بیوی کا غلام ہوں، مجھے "
 "بھی کوئی شدت سے مس کر رہا ہے
 کسی کے حیرانگی سے پوچھنے پہ تحشم نے بے ساختہ رونی صورت بنا کر دہائی
 دی تھی
 جس پر سب بے ساختہ ہنس پڑے



تحشم انتہائی جوش و خروش سے امن پہنچتے ہی گھر کی جانب بھاگا تھا
 کہ دوریوں نے اس کی ساری ناراضگی، اور گلے شکوے اس کے دل سے
 اس طرح دھو دیئے تھے جیسے کبھی تھا ہی نہیں۔۔۔۔
 وہ بہت شدت سے اپنی لیڈی ڈان کو مس کر رہا تھا

دوڑتے ہوئے قدموں سے گیٹ۔۔، پھر لان کو عبور کرتا وہ جیسے ہی گھر کے اندر پہنچا تو جیسے اس کا سارا جوش خروش ملیا میٹ ہو گیا کیونکہ سارا گھر ماتم کدے میں ڈھلا تھا،

وجہ کمال اتقی، تحشم کے بابا تھے، جن کو ہارٹ اٹیک آیا تھا جس کے سبب انہیں ہاسپٹل لے جایا گیا تھا

اور پھر اگلے ہی پل تحشم سفری بیگ اور سامان وہاں چھوڑ کر وہ اٹے قدموں ہاسپٹل کی جانب دوڑا

جہاں ماما سے دیکھتے ہی روتے ہوئے اس سے جا لگیں

کون سی اولاد ماں باپ سے ناراض ہو کر انہیں چھوڑ دیتا ہیں جیسے تم نے " ہمیں چھوڑ دیا تھا؟۔۔ کیا ہماری جان لینی تھی تمہیں۔۔

" ماما میں نے آپ لوگوں کو نہیں چھوڑا تھا "

تحشم کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے کیونکہ اگلے ہی پل ماما بے ہوش ہو گئیں تھیں

جنہیں سنبھالنے کے لئے رومان فوراً آگے بڑھا
دونوں بھائیوں نے سنبھال کر ماں کو بیڈ پہ لٹایا تو رومان اس کی جانب متوجہ
ہوا

"پریشان مت ہو، اب تم آگئے ہو تو دیکھنا سب جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا"
رومان اس کا پیٹھ تھپک کر کہتا باہر چلے گیا اور وہ صدمے سے گنگ ماما کا چہرہ
دیکھتا رہ گیا،

جو بہت کمزور لگ رہی تھیں
وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کے بننا بتائے جانے پہ اس کے پیچھے یہ سب
ہو جائے گا

اگلے ہی پل لٹے پٹے بے جان قدموں سے وہ کمال اتقی کی روم کی جانب
بڑھا

جہاں کھلے دروازے سے اسے کمال اتقی بیڈ کے بیک گراؤنڈ سے ٹیک
لگائے بیٹھے دکھے،

وہ بھی بہت کمزور سے لگ رہے تھے۔
 ان کے سامنے بیٹھی ہستی انہیں فروٹس کاٹ کر دے رہی تھی۔
 "بابا۔۔"

جب وہ اندر داخل ہوتے ہوئے بھگتے آنکھوں کے ساتھ ان کے پیروں
 سے جا لگا

جہاں کمال اتقی ایک دم اچانک اسے اپنے سامنے دیکھ ساکت ہوئے تھے
 اور وہ ہستی جس کی تحشم کی جانب پشت تھی جھٹکے سے اٹھتی ہوئی، اس کی
 جانب پلٹی

اور پھر وہ بھی تحشم کو دیکھ کمال اتقی کی مانند ساکت رہ گئی

-----*

"دعان۔۔"

"میں یہی ہوں"

مرحہ کے خوف سے بیدار ہونے پہ عرش نے اس پہ جھکتے ہوئے فوراً کہا تھا
جس پہ مرحہ اگلے ہی پل اس سے جا لگی تھی
"مجھے لگا میں نے تمہیں کھو دیا"

وہ عرش سے لگی بے ساختہ سسک پڑی
"نہیں دیکھو میں یہی ہوں تمہارے پاس، تمہارے ساتھ"
وہ مرحہ کا سر سہلاتے ہوئے بولا

اب کوئی ڈر و خوف نہیں رہے گا ہماری زندگی میں، ان شاء اللہ اب ہم
"اطمینان سے ایک فیملی بنائے گے"

عرش نم ہوتی آنکھوں سے مرحہ کے بالوں کو نرمی سے لبوں سے چھوتا کہہ
رہا تھا

فیملی بنائے گے؟، یہ کیا بات ہوئی تمہیں کہنا تھا، ایک فیملی کی طرح رہے
"گے"

جی بھر کے رونے کے بعد وہ عرش کے سینے سے سراٹھائے جیسے اس کی
تصحیح کی

"کیا تمہیں واقعی نہیں سمجھا؟۔۔ فیملی بنائے گے کا مطلب؟"

وہ مرحہ کی معصوم سی شکل کو دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے بولا

جس پر اچانک ہی مرحہ کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے

اور ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ وہ دعان کے کتنے قریب تھی۔

اگلے ہی پل وہ لرزتی ہوئی جھٹکے سے اس سے دور ہٹی

مگر تب تک دیر ہو چکی تھی

کیونکہ اگلے ہی پل عرش نے اسے کلائی سے کھینچ کر اپنے مزید قریب کر لیا

پہلے ہی بہت عرصہ میں نے انتظار کیا اب مزید انتظار نہیں کر سکتا"

"جیسمین۔۔"

وہ اس کے کان پہ جھکے دھیرے سے کہہ رہا تھا

اور اس مرتبہ مرحہ مزید دور ناہوتے ہوئے بے ساختہ اس کے سینے سے جا لگی۔

گویا وہ بھی دل سے مانتی تھی کہ دنوں نے کافی لمبا عرصہ بہت کچھ برداشت کیا تھا۔

اب مزید دوری نہیں

اب ہر سانس انہیں ایک دوسرے کے ساتھ گزارنا تھا
کیونکہ اس دنیا میں ان دنوں کا ایک دوسرے کے علاوہ کوئی نہیں تھا

-----*-----

بیت اتقی کے تمام افراد وہاں جمع نم آنکھوں سے ان دونوں باپ بیٹے کی صلح دیکھ رہے تھے

جن کے درمیان ہمیشہ سے بدگمانیاں عروج پہ تھی

تمہارے گھر سے جانے کے تیسرے دن جب میں نے تمہارا سراغ " کھو دیا تھا، تم مجھے کہی نہیں ملے تب مجھے پتا چلا صرف میں ہی نہیں تھا جو تم پر نظر رکھے ہوئے تھا بلکہ بابا بھی تمہارے متعلق جانتے تھے کہ تم گھر سے جانے کے بعد کہاں رہ رہے تھے، اور تیسرے دن جب تم نے ملک چھوڑ دیا تب بابا کو تمہارے ملک چھوڑنے کی اطلاع ملی تو یہ سوچ کر انہیں دل کا "دودھ پڑا کہ تم ناراضگی کے سبب انہیں چھوڑ کر چلے گئے جب تمام گلے شکوے دور ہو گئے اور تحشم کمال اتقی کا ہاتھ تھا مے ان کے سامنے بیٹھا تھا

تب رومان تحشم سے کہہ رہا تھا

رومان کی آخری بات پہ تحشم کا دل جیسے بے ساختہ کسی نے مٹھی میں لے کر دبوچا تھا

جس پر اس کے ہاتھوں کی گرفت اپنے بابا کے ہاتھ پہ مضبوط ہوئی تھی

اور بابا کے ہاسپٹلائز ہونے کے دوسرے دن تمہارے باس بابا سے ملنے "

"آئے۔۔

"میرے باس۔۔؟"

تحشم کو زور کی ہچکی آئی اور اس نے بے یقینی سے کمال اتقی کو دیکھا جو اسے
ہی دیکھ رہے تھے
انہوں نے تحشم کے دیکھنے پہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا
تھا

ان کی مسکراہٹ تحشم کو کافی افسردہ لگی
ہاں تمہارے باس، اور تب ہمیں پتا چلا کہ تم جو ہمیشہ یہ دیکھا کرتے "تھے کہ تم کوئی کام نہیں کرتے آوارہ گردی کرتے ہو، وہ سب جھوٹ تھا،
بلکہ تم تو ملک کی خدمت کر رہے تھے، ملک کے ایک نہایت ہی ذمہ دار فرد
"تھے، اور تم ملک کی ہی خدمت کے لئے ملک سے باہر گئے تھے

رومان کہہ رہا تھا اور بیت اتقی کے سارے لوگ حیرت اور بے یقینی سے
تحشم کو دیکھ رہے تھے

کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتے تھے
اور تحشم نے اپنے بابا کو دیکھا جواب بھی ایک ٹک اسی کو نم آنکھوں سے
دیکھ رہے تھے

ان کی آنکھوں میں اسے اپنے لئے فخر سا نظر آیا
تحشم کو جو ہمیشہ سے یہ بدگمانی شدید تھی کہ اس کے بابا اس سے کوئی پیار
نہیں کرتے تھے

وہ اب سمجھا کہ وہ اسی سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے، تبھی وہ چاہتے
تھے کہ وہ ایک لائق اور کامیاب انسان بنے۔

شاید ہر والد اپنے اولاد کے لئے یہی چاہتے ہیں
مگر اس کی طرح بعض اولاد اپنے والدین کو اکثر غلط سمجھ بیٹھتے، اور بدگمان
ہو جاتے جیسے وہ ہو گیا تھا

"آئی ایم سوری بابا مجھے اس کے متعلق آپ کو پہلے بتادینا چاہئے تھا"

"کوئی بات نہیں بیٹا، مجھے بھی اپنے بیٹے پر بھروسہ رکھنا چاہئے تھا"

تحشم کی معذرت پر کمال اتقی نے تاسف سے کہا

اب چھوڑو بھی کمال یہ افسوس اور اداسی، اب تو بیٹے کی آنے کی خوشیاں

"مناؤ اور اپنے نالائق بیٹے کی لائق نکلنے پر مبارکبادی حاصل کرو

تبھی تحشم کے دادا دھیرے دھیرے لاٹھی ٹیک کر اندر آتے ہوئے اپنے

بیٹے کو ڈپٹتے ہوئے بولے تھے

جس پر بیت اتقی کے سبھی افراد اتفاق کرتے ہوئے کمال اتقی کو اتنے لائق

بیٹے کے لئے مبارکباد دے رہے تھے

جس پر تحشم اپنے والد کے سرخ ہوتے چہرے کی چمک دیکھا گیا جو اس نے

آج سے پہلے نہیں دیکھی تھی

پھر اس نے پلٹ کر بیت اتقی کے افراد کو دیکھا

جہاں گویا اس کی نگاہیں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں، جسے اس نے کچھ دیر پہلے
اسے محسوس کیا تھا

مگر اب وہ وہاں نہیں تھی۔

اور وہ اسے اگلے دن تک کہی نہیں ملی بس اس کی ہلکی سی جھلک دیکھتی تھی
اور پھر وہ نجانے کہاں اس کے نظروں سے اوجھل ہو جاتی تھی
رومان نے صحیح کہا تھا کہ اب وہ آگیا تو سب ٹھیک ہو جائے گا اور واقعی سب
ٹھیک ہو گیا تھا

کمال اتقی اگلے ہی دن ڈسچارج ہو کر گھر آ گئے تھے
اور گھر میں خوشیوں کا سماں چھا گیا تھا،

مگر تحشم شدید اس کیونکہ اس کی خوشیاں جس سے تھی وہ شاید اس سے
شدید ناراض تھی

اور اس سے چھپ رہی تھی۔

وہ اس وقت گھر کے ہنگاموں سے دور تنہائی میں افسردہ سائبر ویوں پہ بیٹھا تھا

اس نے ابھی ابھی آہینہ (راہی کی ماما) سے سیل فون پہ بات کی تھی جو اسے اور راہی کو گھر پہ ملنے کے لئے بلارہی تھیں،

جس پر اس نے جلد ہی ملنے جانے کا وعدہ کیا

"ماما ہمیں بلارہیں راہی، مگر آپ تو مجھے ہی نہیں مل رہی"

وہ سیل فون پہ راہی کی تصویر دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

کیونکہ حقیقت میں تو وہ میسر ہی نہیں تھی۔

تبھی نظریں اس کی زرادیر کے لئے اوپر اٹھی اور ٹھہر سی گئی۔۔۔

کیونکہ وہ جسے دیکھنے کے لئے بے تاب تھا۔۔۔ وہ سامنے سے چلی آرہی تھی

کیا واقعی وہ وہی تھی؟

وہ بے یقینی سے اسے اپنی جانب آتے ہوئے دیکھتا رہا تھا

میں نے سنا تم ایک جاسوس ہو، مگر کیسے جاسوس ہو کہ اپنی بیوی کو نہیں "

" ڈھونڈ پائے

اس نے ساکت سے نظر آتے تحشم کے قریب سے سیڑھیوں پہ سے

گذرتے ہوئے بے ساختہ طنز کیا

اس سے پہلے کے وہ مزید اوپر سیڑھیوں پہ بڑھتی تحشم نے بے ساختہ کلائی

سے تھام کر اسے اپنے جانب کھینچا تھا

جس سے وہ قطعی ان بیلنس سی ہوئی

جسے تحشم نے نہایت آرام سے سنبھالا تھا اور اب وہ حق دق سی ہوتی تحشم

کے اوپر تھی

"کک۔۔ کیا کر رہے ہو تم؟، ک۔۔ ک کوئی دیکھ لے گا"

راہی نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ گھبرا کر پوچھا اور ساتھ ہی ارد گرد

نگاہ ڈالی

اور پھر جلدی سے اس کے اوپر سے ہٹتی ہوئی اس کے باز سیڑھی پہ جا بیٹھی

"اور کیا کروں جبکہ میری بیوی مجھ سے چھپتی پھر رہی ہیں"

تحشم اس کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ بولا

"اور تمہاری بیوی کیوں چھپتی پھر رہی ہیں؟"

راہی نے سرخ چہرے کے ساتھ تنک کر پوچھا

یقیناً میری غلطی کی بنا پر اسی لئے تو میں اپنی بیوی سے سوری کرنا چاہتا"

"ہوں، مگر جب وہ ملیں گیں تبھی معافی مانگو گانا

زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں میں سب جانتی ہوں کہ تم کتنے پانی"

"میں ہو

تحشم کی بات سن کر راہی کا غصہ جیسے دھیمہ ہوا تھا مگر اس کے لہجہ میں اب

بھی ہلکی سی خفگی تھی

تحشم جانتا تھا وہ معافی مانگنے پہ جلدی معاف کر دینے والوں میں سے تھی

اور ٹھیک اس کے گمان کے مطابق میں پگھل رہی تھی

"بلکل آپ نہیں جانے گیں تو کون جانے گا"

کہتے ہوئے تحشم نے اپنے ہاتھ میں موجود راہی کا ہاتھ ہلکے سے دبایا
"زیادہ چھپچھورا بننے کی ضرورت نہیں"

راہی نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے اسے گھورا
"تو کم چھپچھورا بن جاتا ہو"
تحشم نے جیسے منت کی

جس پر راہی ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا پڑی
مگر فوراً ہی مسکراہٹ سمیٹا
"تم بننا بتائے بھاگ گئے تھے"

وہ دھیمے سے آنکھیں نکال کر غرائی تھی
"سوری آئندہ ایسا نہیں کروں گا"

کہتے ہوئے اس کا لہجہ ندامت سے بوجھل ہوا
اور دوسرے ہاتھ سے راہی کے چہرے پہ گرتے ریشمی زلفوں کو چھوتے
ہوئے دھیرے سے کان کے پیچھے کیا

وہی راہی اس کے انگلیوں کا لمس کان پہ محسوس کرتی ہوئی بلکل بے بس سی
ہوئی

ساری ناراضگی اور غصہ دھواں بن کر اڑا گیا

"تح۔۔ شم۔۔"

اپنے چہرے پہ تحشم کی انگلیوں کی بڑھتی گستاخیوں پہ راہی نے کپکپاتے

لبوں سے بے ساختہ پکارا

"! کہیں جان تحشم"

اور تحشم کے طرز تخاطب پہ تو وہ پوری جان سے لرزا اٹھی

"کک۔۔ کوئی دیکھ لے گا تحشم۔۔"

"تو کمرے میں چلیں"

"کیا؟"

تحشم کے ترنت کہنے پہ راہی جھٹکے سے نا صرف دور ہٹی

بلکہ اس کی پہنچ سے بھی دور ہوئی

کیا بھروسہ وہ کھینچتا ہوا واقعی کمرے میں لے جائے
 "گھر مہمانوں سے بھرا ہے اور تمہیں دل لگی سو جھ رہی ہیں"
 راہی نے اپنے بے تحاشا رفتار سے دھڑکتے دل کے ساتھ ساتھ تحشم کو بھی
 ڈپٹا تھا

"وہ سبھی تم سے ملنے آئے ہیں"
 کہتے ہوئے وہ جانے کے لئے پلٹ گئی تھی
 "مگر میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں"
 تحشم جست لگا کر اس تک پہنچتا بولا
 "میں تو ہمیشہ سے تمہارے پاس ہوں، تم ہی دور بھاگتے ہو"
 راہی نے گویا اس کی بے وقوفی پہ افسوس کرتے ہوئے کہا
 "اب مزید نہیں۔۔"

وہ آگے جاتی راہی کی کلائی پکڑ کر اسے روکتے ہوئے جذب سے بولا
 "دیکھتے ہیں، کب مجھ سے تنگ آکر پھر بھاگ کھڑے ہوتے ہو؟"

تحشم کے جذبوں سے پر آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے کہا
اور ہال کی جانب بڑھ گئی جہاں سب ان کا انتظار کر رہے تھے
"اور اگر کبھی بھاگ گیا تو؟"

"تو کان پکڑ کر کھینچ لاؤں گی"

تحشم نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے پوچھا جس پر راہی نے تنہ انداز میں
دھمکاتے ہوئے کہا

جس پر تحشم بے ساختہ ہنس پڑا

بلا آخر وہ اس کی لیڈی ڈان ہی تھی

"بلکل میں تو آپ کا بے دام خادم ہو ملکہ"

کہتے ہوئے تحشم نے راہی کے پیچھے ہال میں قدم رکھا

جہاں سب ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے

راہی نے تحشم کی آخری بات انتہائی خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ اسے

پلٹ کر دیکھا تھا

اور اس خوبصورت مسکراہٹ نے تحشم کے آنکھوں کی چمک میں اضافی کیا
تھا

اور وہ ان مہمانوں کی جانب بڑھ گیا جو اس سے ملنے کے لئے اٹھ کھڑے
ہوئے تھے

-----*-----*



"تم ٹھیک تو ہو؟"

حبہ نے بشار کے قریب جاتے ہوئے پوچھا جو بالکنی کے اندھیرے حصے میں
کھڑا اندھیرے کو گھور رہا تھا

"ہاں۔۔"

حبہ کے پکارنے پہ اس کی جانب رخ پھرتے ہوئے اس نے جواب دیا
جو بالکنی کے روشنی بھرے حصے میں کھڑی تھی۔

اور اس کے چہرے پہ دوستوں کے جدا ہونے کا غم تازہ تھا
"تمہاری فرینڈز چلی گئیں؟"

"ہاں۔۔"

بشار کے پوچھنے پہ گویا اس کا غم مزید بڑھا تھا
"مگر خیر جلد ہی ہم سب پھر ملنے والے ہیں شاہینہ کی شادی میں"
اگلے ہی پل اس کے گندمی دکتے چہرے سے غم کے سائے چھٹے تھے اور
وہاں امید کی کرنیں جگمگانے لگی
"اور تم کیا سوچ رہے ہو؟"

حبہ نے پوچھتے ہوئے اسے دیکھا

جواب بھی اندھیرے کا حصہ تھا

اور حبہ روشنی کا۔۔

"تم اندھیرے میں کیوں کھڑے ہو بشار؟"

حبہ نے بے ساختہ تشویش سے پوچھا کیونکہ اندھیرے میں ہونے کی وجہ سے وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پارہی تھی

"کیونکہ روشنی مجھے راس نہیں آتی۔۔"

بشار کے لہجہ موجود خالی پن محسوس کر کے وہ کئی لمحہ کے لئے جیسے ساکت سی ہوئی

"جبکہ تم وہ ہو جس سے ارد گرد روشنی ہوتی ہیں"

اگلے ہی پل کہتے ہوئے حبہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب روشنی میں کھینچا تھا

جس سے وہ حبہ کے بے حد قریب آگیا تھا، حبہ کے ساتھ روشنی میں۔۔۔

"کیا مطلب؟"

اس کے چہرے پہ نا سمجھی بھرے تاثرات تھے گویا وہ حبہ کی بات سمجھا نہیں تھا

وہ کچھ زیادہ ہی قریب آگیا تھا کہ اس کی سانسوں کی گرمی سے حبہ کو اپنا چہرہ
جھلستا ہوا سا محسوس ہوا

جس کے سبب حبہ نے بے ساختہ تھوڑا پیچھے ہو کر مطلب واضح کرنا چاہا
مگر بشار نے اس کے کمر کے گرد بازو جمائل کرتے ہوئے جیسے اسے خود
سے دور جانے سے روکا

تم میرے قریب تر رہو حب۔۔۔ تمہارے پاس رہنے سے مجھے مجھ میں "
"زندگی کا احساس ہوتا ہے

حبہ کو مزید اپنے قریب کرتے ہوئے اس نے حبہ کی بادامی آنکھوں میں
انتہائی قریب سے جھانکتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا

جہاں وہ ان بادامی آنکھوں میں اس کے اس قدر قربت پہ اٹڈ آنے والے حیا
و جھجک کے رنگ کو بخوبی دیکھ سکتا تھا

جو دنیا میں موجود کسی بھی رنگ سے زیادہ خوبصورت اور مبہوت کر دینے

والا تھا

حبہ نے چہرہ اور نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جس کا چہرہ حبہ کے چہرے پہ جھکا تھا،

حبہ کے لئے اس طرح کچھ بھی کہنا مشکل تھا جبکہ وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ اس کی مغرور سی ناک حبہ کی ناک سے مس ہو رہی تھی

اور بشار کی آنکھیں مسلسل حبہ کے چہرے کی طواف میں گردش تھیں گویا وہ آنکھوں کے ذریعے حبہ کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو انتہائی شدت سے چوم رہا تھا

میں جانتی ہوں کہ تم ڈرے ہوئے ہو، تمہیں لگتا ہے تم یہ ذمہ داری اٹھا " نہیں پاؤ گے جو تمہیں ملا، تم خود کو اس کے لائق نہیں سمجھتے، مگر تمہیں علم نہیں ہے کہ تم ایک ایسے چراغ کی طرح ہو جو خود تو اندھیرے میں ہوتا ہے مگر دوسروں کو روشنی پہنچاتا ہے۔ مجھے تم پر یقین ہے کہ تم اپنی ذمہ "داریوں کو بہترین طریقے سے ادا کرو گے، تم ایک بہترین کنگ بنو گے

حبہ دھیمے سرگوشتی بھرے لہجہ میں کہہ رہی تھی
گویا وہ کوئی راز کی بات بتا رہی ہو
اور بشار کی بے خودی بھری نگاہیں یک ٹک اس کے مسلسل ہلتے لبوں پہ
تھی۔

حبہ کے اتنے پر یقین انداز پہ بشار کی نگاہیں ہٹ کر بے ساختہ ان بادامی
آنکھوں میں ٹھہری جہاں لفظوں سے زیادہ یقین اور اعتماد تھا
مجھے بھی یقین ہے کہ تم مجھے کبھی سیدھے راستے سے بھٹکنے نہیں دو گی، تم"
کبھی مجھے واپس اندھیرے کی جانب جانے نہیں دوں گی، مجھے تم پر یقین
ہے حب۔۔ کہ کبھی بھی دوبارہ تمہاری وجہ سے میرے اندر کا بیسٹ واپس
نہیں زندہ ہو گا، وہ کبھی واپس نہیں لوٹے گا، کیونکہ تم میری ساری بیماریوں
کی شفا ہو

بشار نے ان بادامی آنکھوں کے یقین و اعتماد پہ بلا آخر ایمان لاتے ہوئے کہا
اور دھیرے سے ان بادامی آنکھوں پہ اپنے لب رکھ گیا

بلا آخر بشار تقی کا خواب پورا ہو چکا تھا
اسے اس کی "حب" (محبت) مل گئی تھی
اس کے پاس بھی کوئی ایسی ہستی تھی جو اسے کھونے کے ڈر میں شدت سے
مبتلا تھی۔

جو اس کے مرنے پہ بے تحاشہ رونے والی تھی۔
اور ساتھ ہی بشار تقی کو بھروسہ نہیں بلکہ یقین تھا کہ وہ دوبارہ کبھی گناہوں
کی جانب نہیں لوٹے گا
دوبارہ کبھی نائٹ میسر میں نہیں پھنسے گا
دوبارہ کبھی پرسنالٹیر کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوگا
کیونکہ اس کے پاس اب کوئی ایسا تھا جس کے سبب وہ ان سب سے محفوظ
تھا

نیچے لان میں میں کھلتے موسمی پھول سراٹھا کر ان دونوں کو مسکراتی نگاہوں
سے دیکھ اور سن رہے تھے اور ساتھ ہی گواہ تھے

گوہ تھے۔۔ حبہ احسن کے جو اپنے ہمسفر کو اندھیرے سے روشنی میں کھینچ کر لارہی تھی

اور گواہ تھے۔۔ بشار تقی کے جو اندھیرے سے روشنی میں کھینچا گیا تھا اور انسان کی زندگی کی کہانی اندھیرے اور روشنی پہ تو محیط ہیں اندھیرا جو گناہ ہیں اور روشنی جو نیکی ہیں

گناہ انجام دینا انتہائی آسان ہیں مشکل تو نیکیاں ہیں جس کی جانب نفس کو گھسیٹ کر لے جانا پڑتا ہے

اور جب آپ کو کوئی ایسا ہمسفر ملتا ہے جو آپ کو اندھیرے سے روشنی میں جانے پہ آپ کی مدد کرتا ہے تو بے شک اس ہمسفر سے بڑی دنیا کی کوئی نعمت نہیں ہوتی۔

-----*-----

کنگ ڈم سے لگ کر انتہائی گھنا جنگل تھا،
جس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہاں انتہائی خونخوار آدم خور درندے
موجود تھے

جس کے سبب کنگ ڈم کا کوئی فردادھر رخ کرنے کی کوشش نہیں کرتا تھا
اس گھنے جنگل کے اس پار ایک سنسان سا چرچ تھا
جسے دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ عموماً سنسان ہی رہتا ہو گا۔
چرچ کا قد آدم دروازہ چرچ اتنا ہوا کھلتا گیا،
اور اس کھلے دروازے سے سیاہ لباس میں ملبوس شخص لمبے لمبے ڈنگ
بھرتا اندر کی جانب بڑھتا گیا تھا

اس کا رخ چرچ کے بیس منٹ کی جانب تھا
جہاں سیڑھیوں پہ اس کی قدموں کی دھمک سن کر اگلے ہی پل نیچے بیس
مینٹ میں بنے کمروں میں سے ایک کمرے سے ایک نن تیزی سے باہر
نکلنے لگا اس کے جانب بڑھی تھی

"مالک۔۔"

اور اسے سامنے دیکھ گھٹنوں تک جھکی

"کیا وہ مر گئی؟"

اس کی آواز دھیمی تھی مگر درندگی اور بے رحمی لئے۔۔

"نہیں۔۔۔ ماما۔۔ مالک وہ زندہ ہیں مگر۔۔۔"

نن نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا اور جملہ بیچ میں ہی ادھورا چھوڑ دیا

"مگر کیا؟"

وہ جیسے دھیمے لہجہ میں غرایا تھا

۔۔۔ ماما۔۔۔ مگر مالک۔۔۔ اس کے سر پہ چوٹ لگنے کے سبب۔۔۔ اس کی

"یادداشت چلی گئی۔۔۔ وہ سب کچھ بھول گئی

نن نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا

"کیا کہا اس کی میموری لوں ہو گئی۔۔۔؟"

سن کر جیسے وہ انتہائی مایوس ہوا

اور اس کے قدم اس کمرے کی جانب بڑھے جس کمرے سے نن نکلی تھی
 -- یہ تو بہت برا ہوا جب کچھ یاد ہی نہیں ہوگا تو میں سزا کیسے اور کس کی "
 "دوں گا؟"

وہ کہتا ہوا جا رہا تھا

جسے اس کے پیچھے بدستور موجود نن خوف سے لرزتے ہوئے سن رہی تھی
 کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ کونے میں دبکی ڈری سہمی سی لڑکی پہ
 گئی

جو گھٹنوں کو کھڑا کئے اس پہ سر ٹکائے بیٹھی تھی

اور اس کے سنہرے بال اس کے اطراف پھیلے ہوئے تھے

جنہوں نے گویا اس کے وجود کو کسی چادر کی طرح ڈھانپ دیا تھا

اپنی جانب بڑھتے مضبوط قدموں کی چاپ کی آواز سن کر اس لڑکی نے

دھیرے دھیرے گھٹنوں سے سر اٹھا کر آنے والے کو دیکھا

وہ انتہائی خوبصورت لڑکی تھی،

جواپنی بڑی بڑی آنکھوں میں خوف لئے اسے دیکھ رہی تھی
 "تج۔۔ تم۔۔ تو۔۔ ایمن لگ ہی نہیں رہی ہو۔۔۔ تم تو کوئی انتہائی معصوم"
 ڈری سہمی سی لڑکی لگ رہی ہو جسے دیکھ کر تو مجھے بھی اب ترس آرہا
 "ہے۔۔"

وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اپنے مخصوص دھیمے لہجہ میں
 کہہ رہا تھا

البتہ لہجہ میں تاسف کا رنگ نمایا تھا
 اس کے اس طرح بیٹھنے پہ سہمی ہوئی سی لڑکی مزید سمٹ کر پیچھے ہوئی
 "تمہارا نام کیا ہے سہمی ہوئی لڑکی؟"
 "مم۔۔ میں نہیں جانتی"

اس کے پوچھنے پہ وہ آنکھوں میں آنسوؤں بھرتے ہوئے بولی

تو پھر ٹھیک ہے، آج سے نیا نام، نئی شناخت اور نئی زندگی ہوگی تمہاری،"
اب سے تمہارا نام للی ہے اور اس زندگی میں تم مکمل میرے کنٹرول میں ہو،
"میری پیدا نشی غلام

آخری لفظ ادا کرتے ہوئے ہوئے اس کا لہجہ بے حسی اور حقارت میں ڈھلا
تھا

ولنز اور بیسٹ کبھی پیدا نہیں ہوتے بلکہ حالات انہیں بناتے ہیں
ہر ولنز اور بیسٹ کے پیچھے ایک کہانی ہوتی ہے، حالات ہوتے ہیں۔۔۔
جوا نہیں ایسا بناتی ہیں۔۔۔

وہ بھی انہیں میں سے ایک تھا
ایک ولن یا بیسٹ۔۔۔

جوا انتظار کر رہا تھا

تاکہ مزید طاقتور بن کر واپس لوٹ سکے۔۔۔

تمت بالخیر

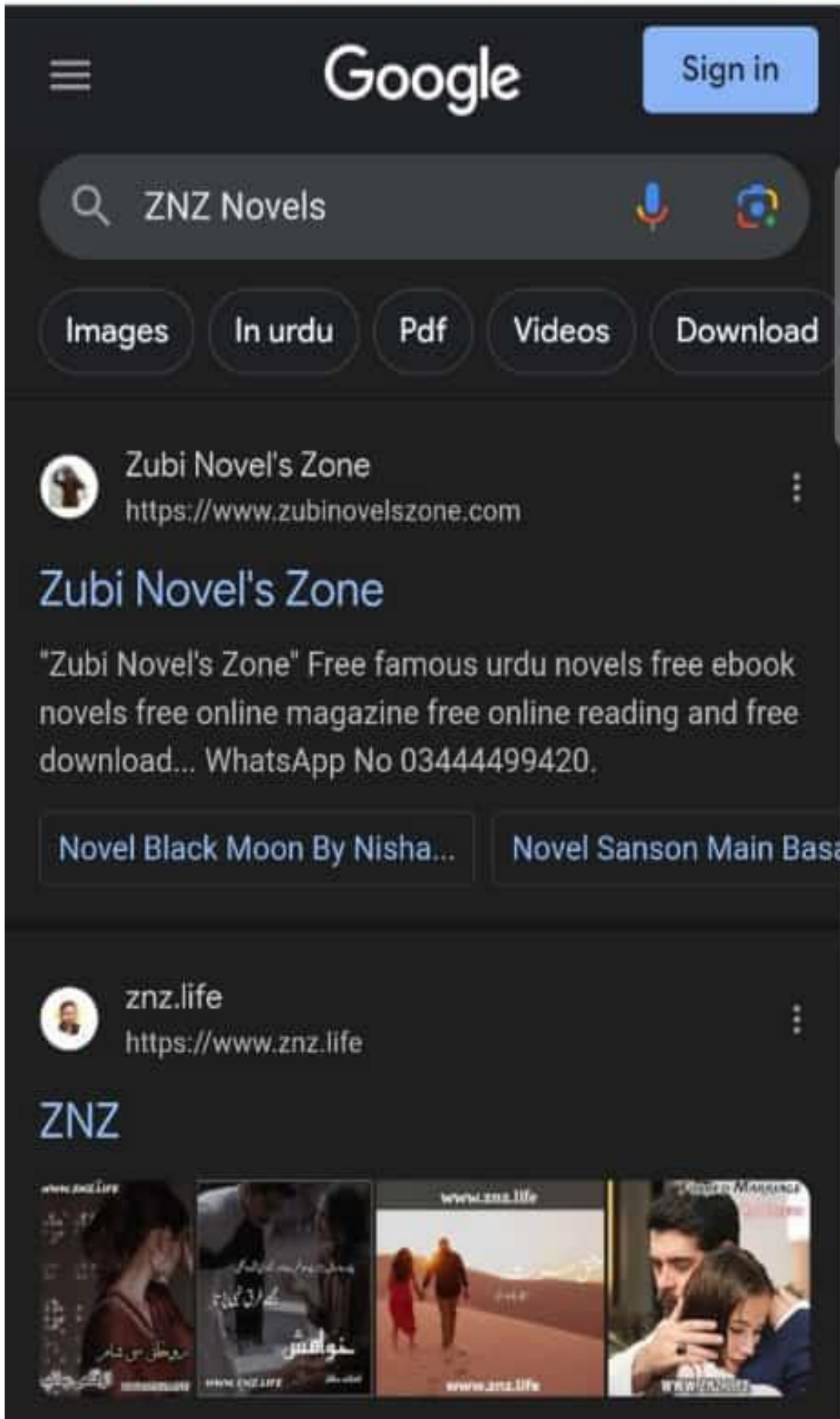


Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](https://www.zubinovelszone.com/) / [✉ 0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپ کے لئے لائے ہیں دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں جو ناولز آپ کو کبھی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM  **ZNZ.LIFE**



تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہیں کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
باسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

Click On The Link Above To Read More Novels /  /  [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.znzlibrary.com/>

<https://www.znz.today>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020)

<https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>